Ataunnabi.com

ataunnabi.blog

دیوبندیوں کے

لاجواب سوالات

مرتبہ

Click For More Books

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے دیوبند کی کفریہ اور متضاد عبارات سے متعلق

دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

مرتبہ : محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی بی ایڈ
ایم اے اسلامیات

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کامونکی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... دیوبندیوں سے لاجواب سوالات

مرتبہ .... محمد نعیم اللہ خاں قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے۔ اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر .... فیضان مدینہ پبلیکیشنز کاموکے

صفحات ۱۱۳۲

بار اول فروری ۲۰۰۳ء

ہدیہ .... 450/- روپے

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
مصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور
فون:042-6366385

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
فون:042-7112917

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست رسائل

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱۔	عقائد علمائے دیوبند کا انکشاف (مولانا ڈاکٹر محمد اعجاز انجم لطیفی)	۵
۲۔	مسئلہ تکفیر اور امام احمد رضا (علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی صاحب)	۵۲
۳۔	مسئلہ تکفیر جواب آں غزل (سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب)	۱۰۰
۴۔	مسئلہ تکفیر اور تحذیر الناس (علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی اوکاڑوی)	۱۳۱
۵۔	موت کا پیغام (شیخ الحدیث حضرت علامہ سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ)	۱۸۴
۶۔	تازہ فتوائے حرم مکہ و مدینہ (الجبل الثانوی علی کلوۃ التھانوی)	۲۱۳
۷۔	ظفر الدین الجید معروف بہ عطش جمیل	۲۲۹
۸۔	مذہب کی پہچان کا پیمانہ وجود (حضرت علامہ غلام حسن صاحب سی کی قادری)	۲۶۷
۹۔	امکانِ کذب کا فتنہ (علامہ مفتی بدار الدین احمد صاحب علیہ الرحمۃ)	۳۳۹
۱۰۔	کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟ (مبارک حسین مصباحی)	۳۵۳
۱۱۔	ضیاء القاسمی کا پُرفریب چیلنج قبول (سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب)	۳۸۴
۱۲۔	سپاہ صحابہ کیلئے لمحہ فکریہ (سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب)	۴۳۰
۱۳۔	سرپرست سپاہ صحابہ کے نام (سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب)	۵۱۴
۱۴۔	غلط فہمی کا ازالہ (مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی)	۵۳۶
۱۵۔	حرم سے دھرم تک (دیوبندیت اور ہندو نوازی) مولانا قاضی غلام رسول فاروقی سیالکوی	۵۴۳
۱۶۔	تحریک انسداد گاؤ کشی اور امام احمد رضا علیہ الرحمۃ (زین الدین ڈیروی صاحب)	۶۰۷
۱۷۔	شمع ہدایت (علامہ مولانا ابو الفیض محمد عبد الحفیظ قادری)	۶۳۴
۱۸۔	سید احمد بریلوی انگریز دوست یا انگریز دشمن (جناب عنایت اللہ چشتی چکڑالوی)	۷۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فہرست رسائل

صفحہ نمبر		نمبر شمار
۷۸۴	پاکستان اور کانگریسی علماء کا کردار (مولانا ضیاء القادری نقشبندی مجددی)	۱۹ـ
۸۲۰	اشرف الافاقات (مولانا عبدالواحد صاحب دیوبندی)	۲۰ـ
۸۳۸	دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر (مولانا علامہ حسن علی قادری رضوی)	۲۱ـ
۸۶۹	مرثیہ گنگوہی (حکیم اللہ بخش انصاری اسعد نظامی)	۲۲ـ
۸۹۱	مباہلہ کا جواب (محمد شمیم الحسن قادری رضوی)	۲۳ـ
۹۰۷	آئینہ حق و باطل	۲۴ـ
۹۲۳	ڈاکٹر خالد محمود کی ایمان سوز تحریف کاریاں (سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب)	۲۵ـ
۱۱۲۵	گستاخان رسول ﷺ سے قطع تعلق (علامہ مولانا محمد عبدالرشید صاحب قادری)	۲۶ـ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۴۸۶

کلکِ رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

فرقہائے باطلہ نجدی، دیوبندی، وہابی کے عقائد کی نقاب کشائی پر ایک کتاب۔ بنام !

عقائد علمائے دیوبند کا

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

انکشاف

از

ڈاکٹر مولینا محمد اعجاز انجم لطیفی ایم اے پی ایچ ڈی
مدرس مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انتساب

راقم الحروف اپنی اس کتاب کا انتساب اپنے والدین کریمین مغفورین کے نام کرتا ہے کہ جن کی محبت و شفقت اور دعا سحر گاہی نے راقم حصول تعلیم کی طرف راغب ہوا اور علم الدین حاصل کیا۔ ساتھ ہی ساتھ ان اساتذہ کرام کی طرف منسوب کرتا ہے کہ جن کی تربیت و تعلیم کی وجہ سے راقم الحروف تصنیف و تالیف کے لائق ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کریمین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اساتذہ کرام کے درجات میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ مدام ہمارے سروں پر قائم و دائم رہے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اعجاز انجم لطیفی
مقام ویلوسٹ مادھے پور
ولایا بارسوئی گھاٹ ضلع کٹیہار بہار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دعائیہ کلمات

حضرت علامہ مولانا الحاج
محمد سبحان رضا خان صاحب
سبحانی میاں قبلہ مدظلہ العالی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ حامدیہ نوریہ ریحانیہ سوداگران بریلی شریف

فقیر نے مکرمی حضرت مولانا اعجاز انجم صاحب لطیفی زید مجدہ مدرس مرکز اہلسنت دار العلوم منظر اسلام کی تالیف لطیف بنام "عقائد علماء دیوبند کا انکشاف" مطالعہ کی ماشاء اللہ تعالیٰ احقاق حق و ابطال باطل میں بہت کامیاب تالیف ہوئی ہے۔ اسی طرح جو کتب کے اظہار بعد اہل باطل دیوبندیہ وہابیہ کے رد و ابطال میں مولانا نے جو کاوش کی ہے وہ لائق تحسین ہے۔ اہل باطل کے سامنے ایک آئینہ رکھ دیا ہے جس میں وہ اپنے آپ کو اور اپنے باطل مذہب کو دیکھیں گے یا پھر انہیں کا جوتا اور انہیں کا سر ہے جس کی ضرب کی شدت وہ ہمیشہ محسوس کریں گے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلک اہل سنت کی تائید اور میرے جد کریم مجدد دین و ملت امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی حمایت میں اٹھے ہوئے مولانا محترم کے قلم کو دارین میں سرفرازی بخشے اور ان کی اس قلمی خدمت دینی کو مقبول عوام و خواص فرماتے اپنے مذہب مہذب کی تائید و اہل باطل کی تردید میں مزید تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر قادری محمد سبحان رضا خان سبحانی
خادم و سجادہ خانقاہ رضویہ رضا نگر بریلی شریف
۱۹ ربیع النور شریف ۱۴۱۹ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق قادری
صدر مفتی دار الافتاء مرکز اہل سنت منظر اسلام سوداگران بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ گرامی وقار قارئین کرام لکھنے والے نے کتنی سچی اور اچھی بات کہی ہے کہ :

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اسی حقیقت کے پیش نظر خطیب ملت ناشر مسلک اعلیٰحضرت مناظر اہل سنت حضرت علامہ محمد اعجاز انجم لطیفی صاحب مدرس مرکز اہل سنت دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف ایک باصلاحیت مدرس قادر الکلام خطیب اور ایک صاحب قلم عالم دین ہیں۔ حضرت مولانا موصوف ملک کے مختلف جرائد و رسائل میں اپنی بیباک تحریرات کے ذریعہ خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں بالخصوص مرکزی ماہنامہ (رسالہ اعلیٰحضرت) میں آپ کی تحریرات کسی نہ کسی عنوان سے شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور علامہ موصوف ان تحریرات کے ذریعہ ملک و بیرون ملک سے داد و تحسین حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حضرت علامہ موصوف کی تحریر احقاق حق اور ابطال باطل کی آئینہ دار ہوتی ہے اور پُر مغز اور دلائل و براہین سے آراستہ کر مخالفین کو دم مارنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ قارئین کرام! زیر مطالعہ کتاب مستطاب بنام "عقائد علمائے دیوبند کا انکشاف" حضرت علامہ موصوف کا ایک عظیم قلمی شاہکار ہے جو اتفاقی طور پر وجود پذیر ہوا ہے۔ اگر وہ اتفاق نہ ہوتا تو شاید یہ پُر دلائل و باحوالہ کتاب منظر عام پر نہ آتی۔ مکتب کے منظر عام پر آنے کا سبب خود صاحب کتاب علامہ موصوف نے پیش گفتار کے تحت نہایت شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ جو حقیقت و صداقت کا غماز ہے۔

حقیقت اور صد فی صد حقیقت ہے کہ فرقہائے باطلہ بالخصوص دیوبندیوں وہابیوں کے مقابل اہل سنت کا ہر عالم بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ مناظر ہے زمانہ جانتا ہے کہ جس علاقہ میں جب بھی کبھی وہابیوں دیوبندیوں نے سر ابھارا اور اپنی جہالت وبے دینی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی آواز بلند کی۔ اللہ رب العزت نے اسی علاقہ میں بلا تاخیر کسی نہ کسی عالم اہل سنت کو ان کی سرکوبی کے لئے اُن کے مقابل کھڑا کر دیا۔ یہ بات میں نے تنزلاً عرض کی ہے ورنہ بلا مبالغہ عرض کر رہا ہوں کہ اہل سنت کے علماء کی شانِ علمی تو بہت ارفع و اعلیٰ ہے اُن کے تلامذہ ان کے مدارس کے طلبہ کا علمی وقار یہ ہے کہ مدارس اہل سنت کے طلبہ کے سامنے اہل باطل دیابنہ وہابیہ آنے کی جرأت نہیں کر سکتے: ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء مناظرہ کرنے کی دھمکیاں دینا۔ لایعنی اعتراضات کرنا۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے بے ثبوت و بلا دلیل باتیں کرنا یہ آج کے دیوبندیوں وہابیوں کو اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا ہے۔ مناظرہ کرنے کی تو اُن کے بڑکھوں کو جرأت نہ ہو سکی تو آج کے یہ نادان دوست اہلسنت کے سامنے آنے کی کیا ہمت کر سکتے ایوں میں مشہور ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگتا ہے مثال صادق آئی اور اس علاقہ کے دیوبندیوں وہابیوں نے سر اُبھارا عقائد حقہ اہل سنت کے خلاف باتیں کیں۔ اپنی مجلس ناپاک تقاریر کے ذریعہ امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ کے دامن عزت و وقار پہ بیہودگی کی کیچڑ اچھالی اور بریلی شریف کی جانب بد نگاہی سے دیکھا۔ بس کیا ہوا کہ فوراً پکڑے گئے اور حضرت مناظر اہل سنت علامہ اعجاز انجم لطیفی صاحب کے آہنی پنجوں کے شکار ہو گئے۔ علامہ موصوف نے ایسے شکنجہ میں پھانس دیا کہ اب مرتے دم تک دیوبندیوں وہابیوں کا اس شکنجہ سے نکلنا غیر ممکن ہے۔ یہ مرکز اہل سنت بریلی شریف کی طرف بد نگاہی سے دیکھنے کا نتیجہ ہے کہ مذبوح وہابیت ہمیشہ سسکتی رہے گی۔

حضرت علامہ موصوف کی کتاب لاجواب حوالہ جات کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ کوئی دیوبندی وہابی اگر انصاف پسندی پر آیا تو وہ کتاب میں درج شدہ حوالوں کو خود دیوبندیوں وہابیوں کی کتابوں سے مطابقت کر سکتا ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیکھ سکتا ہے۔ کہ اہل سنت بحمدہٖ تعالیٰ غلط بیانی و بے سروپا باتوں کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے دکھانا۔ علماء اہل سنت کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور یہی ہمارے محترم خطیب الہند مناظر اہل سنت علامہ اعجاز انجم لطیفی صاحب نے کر کے دکھایا ہے مجھے یقین ہے کہ میرے بیان کی تصدیق قارئین کرام مطالعۂ کتاب کے بعد ضرور فرما دیں گے۔ مولیٰ تعالیٰ علامہ موصوف و ممدوح کو اس دینی کارنامہ کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے اور وہ عوام جو کسی بھی سبب سے دیوبندیت وہابیت سے متاثر ہیں۔ انہیں قبول حق کی توفیق ہو۔

آمین آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر قادری محمد فاروق نوری خادم الافتاء
دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

...SEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
SUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تاثرات

از قلم: حضرت علامہ مولانا محمد انور علی صاحب قبلہ
ایم۔اے۔ مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران
بریلی شریف

محب گرامی فاضل نوجوان ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا محمد اعجاز انجم لطیفی کی یہ تازہ ترین کتاب "عقائد علماء دیوبند کا انکشاف" میری نظر سے گزری اس کتاب میں انہوں نے علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ کو مدلل واضح طور پر بیان کیا ہے اور ان عقائد باطلہ کو انہیں کے اکابر کی تحریر کردہ کتابوں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے صاحب عقل و دانش اور منصف مزاج ایسے گروہ کے باطل عقائد کو پڑھ کر یقیناً بغیر لاحول پڑھے اور لعنت بھیجے ہوئے نہیں رہ سکتا لہٰذا ہر مسلمان پر ہر آن لازم ہے کہ ایسے بدعقیدہ لوگوں سے ہمیشہ دور و نفور رہے۔ اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کو بھی ان کی صحبت سے بچائے۔

مولانا موصوف ایک باصلاحیت مدرس ہونے کیساتھ بہترین قلم کار اور مضمون نگار ہیں۔ عربی فارسی، اردو، ہندی اور انگلش زبان سے بھی واقف ہیں اسی لئے آپ کی تحریریں عوام و خواص علماء ادباء و عقلاء میں وفور شوق اور کمال فکر کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ آپ کے مضامین و مقالات دنیائے سنیت میں مقبولیت حاصل کرچکے ہیں۔ زبان و بیان سے آشنا ہیں۔ اور میدان صحافت و خطابت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مولانا موصوف نے جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی سے فاضل درس نظامی، فاضل دینیات الٰہ آباد بورڈ، فاضل پرشیئن مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ بہار، ادیب کامل معلم اردو علی گڑھ، ڈی ایم پی بریلی کالج بریلی، ایم۔ اے اردو روہیلکھنڈ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یونیورسٹی بریلی، پی۔ایچ ڈی بہار یونیورسٹی مظفر پور بہار، عربک بائی ریڈیو مصر کی ڈگریاں حاصل کیں اور ماہنامہ اعلیٰ حضرت ڈائجسٹ کے مدیر بھی ہیں اور مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام کی عظیم درسگاہ کے مسند تدریس پر فائز ہیں۔

اس کتاب کے ذریعہ عقائد وہابیہ دیوبندیہ کے اصلی چہرے کی نقاب کشائی کی گئی ہے کہ وہابیت کی بنیادیں واقعی دروغ بیانی اور بہتان تراشی اور رسول دشمنی پر کھڑی کی گئی ہیں...... وقت کی سخت ضرورت اور اسلامی دینی حمیت نے آواز دی اور مناظر اہل سنت حضرت علامہ اعجاز انجم صاحب لطیفی ایک مرد مجاہد کی طرح قلم کی تلوار لیکر میدان میں کود پڑے اور ایک وقیع مختصر حقائق بیان مدلل کتاب بنام عقائد علماء دیوبند کا انکشاف تصنیف فرمائی ہم ان سے گزارش کریں گے کہ تصنیف و تالیف کے میدان میں رہ کر اپنے زور قلم سے قوم مسلم کی صحیح رہنمائی فرماتے رہیں اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو۔

دیکھنے میں یہ کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر افادیت میں کہیں زیادہ۔ صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خانصاحب قبلہ، اور قادر الکلام حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب صدر مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی نے اس پر دعائیہ کلمات اور تقریظ تحریر فرمائیں جو کتاب کے وزن و وقار میں اضافہ کر رہی ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے و طفیل اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

فقیر نوری عبید المصطفیٰ محمد انور علی رضوی نانپاروی
ایم۔اے۔ مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف۔ یوپی
۲۴-۷-۹۸ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پیش گفتار

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں!!

مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف سے احقر (محمد اعجاز انجم لطیفی) بقرعید کی تعطیل میں اپنے گھر بمقام مادھے پور ضلع کٹیہار پہونچا۔ تعطیل میں مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم طلبہ بھی اپنے اپنے گھر آئے ہوئے تھے۔ موقع غنیمت جان کر میرے چچا محترم جناب حبیب ڈیلر صاحب اور ان کے گھر والوں نے اپنے دروازے کے پاس [illegible] عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام رکھا مجمع عام کو خطاب فرمانے کے لئے انہوں نے احقر کو دعوت دی۔ احقر کے علاوہ طلبہ بھی شریک بزم تھے۔ طلبہ نے یکے بعد دیگرے نعت و منقبت کے اشعار پڑھے پھر افتتاحی تقریر بھی کی آخر میں راقم الحروف نے میلاد مصطفٰے اور علم غیب کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر احادیث کی روشنی میں کی۔ جس سے عوام کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اثنائے تقریر احقر نے کہا کہ کفار و مشرکین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو دیکھ کر ایمان لایا کرتے تھے لیکن آج اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے روزہ نماز کی تبلیغ کرنے والے دیوبندی وہابی تبلیغی لوگ نبی کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ اس پر احقر نے کہا کہ اگر علماء دیوبند کے باطل عقائد کو عوام الناس پر ظاہر کیا جائے تو انہیں کے عقیدتمند جو ان کے دام تزویر میں پھنسے ہیں اور انہیں فرشتہ صفت تصور کرتے ہیں وہی لوگ ان کے منھ پر جوتے اور طمانچے رسید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کرتے نظر آئیں گے۔ یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد تقریباً ۱۱ بجے شب جلسہ صلوۃ وسلام پر ختم ہوا۔ فاتحہ کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی۔

پانی وہیں مرتا ہے جہاں گڑھا ہوتا ہے

اس مقولے کے عین مطابق فدایان دیوبند و شیدائیان سہارن پور کے پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ میرے خلاف اپنے لوگوں کو بھڑکانا شروع کیا۔ میری زبان کھینچنے اور مارنے کی دھمکی دی جانے لگیں۔ میرے محبین نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا جب مجھے مرعوب کرنے کی کسارری سازشیں ناکام ہوگئیں تو دوسرے دن ان نام نہاد مولویوں نے اپنے حواریوں کی میٹنگ کر کے میری [illegible] کا اعلان کیا۔ اپنی برادری میں کافی ڈھنڈورا پیٹا۔ شام کو جب ان لوگوں نے اپنے پیشوا اور مقتدا کی روش کے مطابق ایمان و قرآن کا رنگ [illegible] اپنے آپ ڈینگیں مارنے لگے بقراط و سقراط باور کرانے لگے اپنے مقابل میں راقم الحروف کو بے علم و جاہل، یتیم العقل وغیرہ کہنا شروع کیا تو میں نے ان کی لاف زنی کو ریکارڈ کرنے کے لئے۔ اپنے لوگوں کو ٹیپ ریکارڈ لے کر ان کے جلسے میں بھیجدیا تاکہ ان نام نہاد مولویوں کے بیان کردہ تضادات کو عوام کے سامنے وقت ضرورت پیش کیا جاسکے حسن اتفاق سمجھئے کہ اسی دن شام کو حضرت مولانا امام اختر نوری صاحب قبلہ صدر المدرسین الجامعۃ النظامیہ فیض العلوم ملک پور ضلع کٹیہار میرے غریب خانے پر ایک تقریب سعید کی دعوت دینے آئے تھے۔ وہ واپس جارہے تھے میں نے ان کو بالقصد روکا۔ انہوں نے بھی ان کی واہی تباہی سنی۔ کم بختوں نے ان پر بھی کچھ چھینٹا کشی کی سے مجھے تو ان نام نہاد مولویوں نے دیدہ دہنی کے ساتھ برا بھلا کہا۔ دل کھول کر گالیاں دیں۔ جس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ جن کا شعار نبی، رسول، ولی وغیرہ کو گالی دینا ہو، وہ اگر مجھ احقر کو گالی دیں تو اس میں حیرت اور تعجب کی کیا بات ہے، لیکن ان نام نہاد مولویوں نے مجھ پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ان لوگوں نے پیشوائے اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ ستودہ صفات پر بہتان تراشی کی۔ ان کی علمی شخصیت کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی۔

ان سب کے سرغنہ مولوی منظور نے اعلیحضرت فاضل بریلوی کو اپنے حواریوں کے سامنے رسوا کرنے کی تمہید اس طرح گانٹھی۔

اس نے کہا کہ بریلوی حضرات احمد رضا کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں لفظ "اعلیٰ" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ [illegible] پر ساد تھا۔ اس نے اپنے دورِ حکومت میں اعلیٰ گھٹالہ کیا، چارہ گھٹالہ وغیرہ۔

اسی طرح ان کے اعلیٰ حضرت احمد رضا ہیں [illegible] ان کا سی۔بی۔آئی ہوں ان کے اعلیٰ حضرت نے بھی گھٹالہ کیا ہے۔ گھٹالے کی مثال اس کم عقل بے علم نے دی کہ اعلیٰ حضرت نے ایک سلام لکھا ہے اور وہ سلام اپنے بیٹے پر لکھا ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صرف اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے خود ساختہ سی۔بی آئی نے جو وضاحت کی ہے یقیناً وہ اس کی سفاہت اور جہالت پر دال ہے۔

اس کی جہالت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ اسے دو کا پہاڑا یاد نہیں جوڑ، گھٹاؤ کا حساب یاد نہیں لاعلمی کی حد تو یہ ہے کہ اسے یہ نہیں معلوم کہ سال میں کتنے دن ہوتے ہیں۔ اس خود ساختہ سی بی آئی نے اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تقریر میں کہا کہ سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں اس بے علم نے کہا کہ احمد رضا کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام حامد رضا دوسرے کا نام مصطفیٰ رضا تھا اور مصطفیٰ رضا کی ماں کا نام رحمت ہے۔

نام نہاد مولوی نے "مصطفیٰ جان رحمت" کی بے بنیاد اور غلط توضیح کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی بھرپور کوشش کی "مصطفیٰ جان رحمت" سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی جامع تعریف ہے کہ آج تک کسی شاعر نے ایسی تعریف نہیں کی۔ سرکار دو جہاں کو شعرا کرام نے رحمت عالم رحمت کونین جیسے الفاظ سے مخاطب کیا ہے۔ لیکن جان رحمت تو صرف اور صرف عاشق صادق فاضل بریلوی نے کہا ہے۔ اب رہا سوال اعلیٰحضرت کی بیوی کا نام، تو ان کا نام رحمت نہیں بلکہ ارشاد بیگم ہے "حیات اعلیٰحضرت" میں خاندان کا پورا شجرہ نسب مذکور ہے۔

میں نام نہاد مولوی سے پوچھنا چاہوں گا کہ آیا تم نے پورا سلام پڑھا ہے، یا کسی اندھے کا قول نقل کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سلام مذکور دنیائے شاعری میں ایک اچھوتا سلام ہے جو فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔ ایسا سلام کہ جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کے ایک ایک عضو کی تعریف ہو اور ان کے اوصاف حمیدہ و خصائل مبارکہ کا ذکر ہو۔ آج تک منصہ شہود پر نہیں آیا ہے یہ صرف اعلیٰحضرت کے عشق رسول کی بات ہے کہ انہوں نے ایسا انوکھا پیارا سلام پیش کیا کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ جہاں پر اس سلام کو اپنوں نے سراہا ہے وہیں پر غیروں نے بھی برملا اعتراف کیا ہے کہ "احمد رضا نے سلام والہانہ و عاشقانہ لکھ کر اپنی بخشش کا سامان مہیا کر لیا ہے۔" ؎۱ (حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سلام والہانہ بہت ہی طویل اور بے عدیل ہے۔ تقریباً ایک سو ستر[۱] اشعار پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر بعد میں علی الترتیب صحابہ، اہلبیت، ائمہ عظام اولیاء کرام، مؤمنین و مؤمنات پر سلام لکھا ہے۔ آخر میں فاضل بریلوی نے لکھا ہے۔

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

مذکورہ سلام پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے اس نے کہا کہ "احمد رضا زبان سے ایک بار سلام پیش کرتا ہے لیکن تحریر میں اس ایک بار کو لاکھوں سلام سے تعبیر کرتا ہے یہ حضرات کا تخیل تو اور کیا ہے۔"

اس نام نہاد مولوی سے کوئی پوچھے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایک ہی بار میں لفظ تین سے تین طلاقیں دیں تو بیوی پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔؟ اسی طرح سے حدیث و فقہ کی کتابوں میں جا بجا الف الف مرۃ کا لفظ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

برین عقل و دانش بباید گریست

اس مقولے کے مصداق **کھسیانی بلی کھمبا نوچے** ان نام نہاد مولویوں نے اپنی اپنی تقریر میں ایسی ایسی باتیں کہہ ڈالیں کہ اس سے ان ہی لوگوں پر کفر کا فتویٰ عائد

---

[۱] اس بات کی روایت مجھ سے خواجہ علم و فن حضرت مولانا خواجہ مظفر حسین مدظلہ نے اس طرح کی کہ میں ایک بار ٹرین میں سفر کر رہے تھے حسن اتفاق سے اس ڈبے میں دیوبند سہارنپور کے طلباء بھی تھے۔ جن کے وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوتا ہے ذیل میں ان کی تقریر کے چند جملے پیش کرتا ہوں جو ٹیپ شدہ ہیں سہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۱) ہم (دیوبندی) آقائے دوجہاں کی نسل سے ہیں۔ تم (بریلوی) ابوجہل کی نسل سے ہو۔

آقائے دوجہاں کی نسل کے صرف سادات کرام ہیں غیر سادات کو سرکار دوجہاں کی نسل بتانا کیسا ہے؟ جب کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین: دوسری روایت میں ہے من ادعی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام: مذکورہ احادیث کی روشنی میں مسئلہ علماء دیوبند سے دریافت کرلیں جو حکم علماء دیں اس پر عمل کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۲) فاتحہ کی شیرینی اہل نصاب کے لئے کھانا حرام ہے۔

DIGITAL ISLAMIC LIBRARY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

حرام ہے۔

فاتحہ کی شیرینی جو صدقہ واجبہ بھی نہیں ہے آخر اس میں وہ کونسی ایسی چیز شامل ہوجاتی ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، شیرینی خواہ مٹھائی ہو یا حلوہ یا کوئی اور دوسری میٹھی چیز جس کو آدمی روزمرہ استعمال کرتا ہے

• "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی آواز ان کو سنائی دی انہوں نے جھانک کر دیکھا تو کچھ طلبہ کو بہی والہانہ سلام پڑھتے ہوئے پایا۔ وہ ان کے قریب جاکر بیٹھ گئے اور از خود ان سے بات چیت شروع کردی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ دیوبند و سہارنپور کے طالب علم ہیں۔ آپ نے مزید دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ لوگ سلام پڑھ رہے تھے کیا بتا سکتے ہیں کہ یہ کس کا لکھا ہوا سلام ہے ان لوگوں نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا کہ یہ سلام احمد رضا کا لکھا ہوا ہے جو نہایت عمدہ ہے ہمارے اساتذہ فرمایا کرتے ہیں کہ احمد رضا اگرچہ بدعتی ہوگئے ہیں لیکن اگر ان کی بخشش ہوگی تو اسی سلام کی بدولت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مٹھائی اور حلوے کے تمام اجزائے ترکیبی حلال۔ جس مصلے پر یا جس جگہ رکھ کر فاتحہ دی جاتی ہے وہ جگہ پاک وصاف آخر وہ کونسی چیز شامل ہوگئی کہ جس سے اس کا کھانا حرام ہوگیا۔ سوائے اس کے کہ اس پر قرآن کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اور آخر میں نبی، رسول، اولیاء اور مؤمنین ومؤمنات کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ کیا اس کے حرام ہونے کی یہی وجہ ہے؟ جواب دیں۔

(۳) تین مسجدوں کے علاوہ سفر کرنا حرام ہے۔

اگر فی الواقع حدیث کا یہی مفہوم ہے جیسا کہ ان نام نہاد مولویوں نے سمجھا ہے۔ یا غرض مطلوب کا یہی حکم ہے تو یہ سب سے پہلے حرام کا ارتکاب دیوبندی لوگ ہی کرتے ہیں اور حرام کاری کثرت سے کرتے ہیں کیونکہ ہند و بیرون ہند اجتماع میں شریک ہونے کے لئے انہیں کے بزرگان اکثر سفر کرتے رہتے ہیں آیا وہ لوگ حرام کاری کرتے ہیں۔ یا کار ثواب کی نیت سے سفر کرتے ہیں؟ جواب دیں۔

(۴) تبلیغی جماعت والوں کا گھر بار مسجد ہے۔

مسجد تو صرف خدا کا گھر ہے اور وہ عبادت کے لئے وقف ہے غیر معتکف کو اس میں کھانا، پینا، سونا اور دیگر دنیا وی امور انجام دینا حرام ہے۔ لیکن اس کو گھر بار کہہ کر مسجد کو گھر جیسا برتنا یعنی اس میں کھانا پکانا دسترخوان سجانا، ہمبستر ہونا اور دنیا وی امور کی انجام دہی روا سمجھنا عند الشرع کیسا ہے؟ کیوں کہ "گھر بار" کے لفظ سے صاف واضح ہے تبلیغی جماعت والے مسجد کو اپنا گھر تصور کرتے ہیں۔ اور جو شخص

کی بنیاد پر ہوگی۔ اس پر کہنے والوں نے کہا کہ: الفضل ماشہدت بہ الاعداء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسجد کو اپنا گھر تصور کرے۔ یا گھر بار کہے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔ دیوبند کے دار الافتاء سے رجوع کریں۔

(۵) مردود، نالائق، جوتا خور، ایسے الفاظ سے مومن کو گالی دینا فسق و کفر ہے۔

نام نہاد مولویوں کے فتوے کی زد میں وہ اپنے آپ ہی کافر ہو گئے کیوں کہ ان میں سے اکثر نے دوران تقریر راقم الحروف نیز علماء اہلسنت کو مردود، نالائق، جوتا خور، کمینہ اور اس طرح کے ذلت آمیز الفاظ سے گالیاں دی ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سے جملے ہیں طوالت سے بچنے کے لئے انہیں چند جملوں پر اکتفا کرتا ہوں کیونکہ سو کفر ہو یا ایک کفر بکنا ہو کہ دونوں کا نتیجہ ایک ہی ہے یعنی وہ انسان شریعت کی روشنی میں کافر ہو جاتا ہے۔

خود پھنسے پھندے میں بلبل کیا خطا صیاد کی

فدایان دیوبند و شیدائیان سہارنپور کی بے ہودہ گوئی۔ الزام تراشی اور کفریات کی نشاندہی کرنے اور عوام کو علماء دیوبند کے عقائد باطلہ سے آگاہ و روشناس کرانے کے لئے راقم الحروف نے ۸/ اپریل ۱۹۹۸ء کو ایک جلسہ عام کا پروگرام رکھا جس میں حضرت علامہ مولانا رحمت حسین صاحب کلیمی سربراہ اعلیٰ تنظیم المسلمین بائسی پورنیہ۔ حضرت مولانا مظفر حسین صاحب قبلہ مدرس تنظیم المسلمین بائسی، حضرت علامہ مولانا امام اختر نوری صاحب قبلہ صدر المدرسین الجامعۃ النظامیہ فیض العلوم ملک پور کٹیہار، حضرت مولانا مختار عالم اشرفی صاحب قبلہ، نائب صدر المدرسین الجامعۃ النظامیہ فیض العلوم حضرت علامہ اعجاز اصغر نوری صاحب قبلہ تیلتا سیہور کو میں نے دعوت دی۔ بحمدہ تعالیٰ میری آواز پر سبھی حضرات تشریف لائے اور سب نے عقائد باطلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی تردید میں تقریریں کیں اور ساتھ ہی ساتھ مذہب اہل سنت کو قرآن و احادیث سے ثابت کیا۔ جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ آخر میں راقم الحروف نے علماء دیوبند کے عقائد باطلہ کا انکشاف کیا اور اعلان عام کر دیا کہ اگر کسی نے مذکورہ عقائد کو اسلامی عقائد ثابت کر دیا یا درج شدہ حوالہ جات کو غلط یا جعلی ہونا ثابت کر دیا تو میں ان کو اپنی جیب خاص سے پچپن ہزار روپے نقد انعام دونگا اعلان عام کے بعد بھی کوئی شور ما سامنے نہیں آیا۔ عوام میں اپنے آپ کو شیر ببر کہلانے والے چوہوں کی طرح بل میں گھس گئے۔

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

مذکورہ بالا چیلنج ختم ہو چکی تھی بمبئی کی والپی کا ریزرویشن ۲۳ اپریل شوئۂ کا بنا ہوا تھا میں نے اپنے لوگوں سے تاکید کہا کہ اگر وہ لوگ مناظرہ کرنے پر راضی ہو جائیں تو مجھے اطلاع کر دیں۔ تادم تحریر کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ علماء دیوبند کے عقائد کو جو ان کی کتابوں میں درج ہیں (جن عقائد کو پڑھنے کے بعد فاضل دیوبند جناب مولوی عامر عثمانی، ایڈیٹر ماہنامہ تجلی دیوبند نے لکھا ہے کہ "تقویۃ الایمان، فتاویٰ رشیدیہ، فتاویٰ امدادیہ، بہشتی زیور، حفظ الایمان، جیسی کتابوں کو چوراہے پر رکھ کر آگ لگا دی جائے اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں) ان عقائد کو کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے تاکہ عقائد دیوبند سے عوام کو مکمل طور سے واقفیت ہو جائے اور یہ جو عوام میں مشہور کیا گیا ہے کہ علمائے دیوبند کا ہرگز ایسا عقیدہ نہیں ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ ہی کوئی ایسی کتاب ہے۔ جس میں یہ کفریات مندرج ہیں۔ یہ علماء دیوبند پر بریلوی علماء کا الزام ہے۔

مذکورہ ڈھٹائی اور افترا کا علم تو مجھے تھا ہی لیکن مزید یقین اس وقت ہوا کہ جب جناب جمال تیلی ساکن مادھے پور سے پیدا شدہ حالات کے بعد گفتگو ہوئی۔ موصوف بہت ہی سیدھے اور بھولے بھالے انسان ہیں۔ وہ بھی انہیں نام نہاد مولویوں کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کے والد مجھ سے محبت و انسیت رکھا کرتے تھے اور برابر آیا جایا کرتے تھے۔ مگر آپ میرے گھر تشریف نہیں لاتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا کہ آپ دیوبندیت کی اشاعت کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے قطع تعلق کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "دیوبندی بریلوی میں آخر کیا فرق ہے؟ مجھے ذرا تفصیل سے بتائیے۔ میں نے ان کے سامنے علماء دیوبند کے عقائد باطلہ کو بیان کیا۔ عقائد باطلہ سنتے ہی وہ ان لوگوں پر لعنت اور لاحول پڑھنے لگے لیکن آخر میں انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ عقائد باطلہ ان کے نہیں ہیں۔ کیوں کہ ایسا عقیدہ جو بھی انسان رکھے گا وہ کافر و مرتد ہو جائے گا۔ ایسا ہی نظریہ عام پڑھے لکھے انسانوں کا بھی ہے۔

لہذا: اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے میں نے علمائے دیوبند کے عقائد باطلہ کو مع حوالہ کتب دو عنوان میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا عنوان "اللہ اور اللہ کے رسول سے علمائے دیوبند کی بدعقیدگی"

دوسرا عنوان "اکابر دیوبند سے علمائے دیوبند کی خوش عقیدگی"

اس کے بعد میں نے فاضل دیوبند مولوی عامر عثمانی ایڈیٹر ماہنامہ تجلی دیوبند کا وہ بے لاگ تبصرہ جو انہوں نے حضرت علامہ ارشد القادری صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

قبلہ کی کتاب "زلزلہ" پر لکھا ہے اسے آخر میں شامل کر دیا ہے۔
میری یہ کوشش صرف اور صرف احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام کو بہتر سمجھ عطا فرمائے۔ حق و ناحق میں امتیاز کرنے کی توفیق رفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اعجاز انجم لطیفی
مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف
۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۲ مئی ۱۹۹۸ء بروز پیر

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WA JAMAAT"

انتباہ

کتاب میں مذکورہ حوالہ جات اور صفحات کے بارے میں یہ بتا دینا اور واضح کر دینا نہایت ضروری ہے کہ جن کتابوں سے حوالہ اخذ کیا گیا ہے وہ کتابیں مختلف مطبع، مکتبہ سے بار بار چھپتی رہتی ہیں سائز میں بھی فرق یعنی چھوٹا بڑا ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے درج شدہ صفحات میں فرق ہونا ممکن ہے۔

لیکن حوالہ سو فیصد درست ہے۔ کسی بھی حوالہ کو غلط ثابت کرنے پر پچپن سو روپے کا نقد انعام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اللہ اور اللہ کے رسول سے بدعقیدگی علمائے دیوبند کی

عقیدہ نمبر ۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسا علم غیب تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں و دیگر رذائل کو بھی حاصل ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ مصنفہ سردار وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

عقیدہ نمبر ۲

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم شیطان لعین کو ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقیدہ نمبر ۳ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے

" اگر بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۸، مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

عقیدہ نمبر ۴ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

(الف) " لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد" (ترجمہ)

ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔" رسالہ یکروزہ صفحہ ۱۷، مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی (ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں " براہین قاطعہ صفحہ ۲ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی۔

عقیدہ نمبر ۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت عام انسانوں سے بھی کمتر ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

" ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (نبی ہو یا ولی) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔" کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ مصنفہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۶ انبیاء اولیاء ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

" اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اولیاء اس کے رُوبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔" کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸ مصنفہ امام الوہابیہ اسمعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۷ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات النبی نہیں بلکہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۵۳ مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۸ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار جیسے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"جیساکہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے" تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵۔

عقیدہ نمبر ۹ اللہ تعالیٰ کو غیب کا علم نہیں البتہ وہ اگر چاہے تو دریافت کر سکتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے" تقویۃ الایمان صفحہ ۱۸

عقیدہ نمبر ۱۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے!

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ تقویۃ الایمان ۵۲

عقیدہ نمبر ۱۱ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم غیب ماننا بھی شرک ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷۷۳، تقویۃ الایمان صفحہ ۹، ۲۳، ۵۰۔

عقیدہ نمبر ۱۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر اور بھی کروڑوں پیدا ہونا ممکن ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے" تقویۃ الایمان صفحہ ۲۶۔

عقیدہ نمبر ۱۳ نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آ جانا اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی بدتر ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"زنا کے وسوسے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے۔" صراطِ مستقیم صفحہ ۹۵ مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی۔

عقیدہ نمبر ۱۴ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد کرنا اور قیام تعظیمی کرنا سلام کیلئے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے۔ مثل کنھیا کے جنم کے ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"ملخصاً" براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸

عقیدہ نمبر ۱۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے مدد مانگنا شرک ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے

"ملخصاً" فتاویٰ رشیدیہ ۹۱ تقویۃ الایمان صفحہ ۷-۳-۱۰-۱۱-

عقیدہ نمبر ۱۶ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں" براہین قاطعہ صفحہ ۷

عقیدہ نمبر ۱۷ اعمال میں امتی انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" تحذیر الناس صفحہ ۵ مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقیدہ نمبر ۱۸ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یارسول اللہ کہنا شرک ہے حوالہ ملاحظہ فرمائیے:

"ملخصاً فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۶۶ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۳۴۔

عقیدہ نمبر ۱۹ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدرسہ دیوبند کے تعلق سے اردو بولنا آگئی حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔"

(براہین قاطعہ صفحہ ۳۰)

عقیدہ نمبر ۲۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی آخرت کا حال بھی معلوم نہیں حوالہ ملاحظہ کیجئے:

"جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔" تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳۔

عقیدہ نمبر ۲۱ وہابیوں کے نزدیک رام چندر اور لچھمن اور کرشن نبی ہیں جو ہندوؤں میں مشہور ہے۔ اسی طرح فارسیوں میں زرتشت اور چین و جاپان والوں میں کنفیوس۔ اور بدھ و سقراط اور فیثا غورس یونانیوں میں۔ مولوی وحید الزماں وہابی لکھتے ہیں۔

"ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کر سکتے۔ یہ انبیاء صلحاء تھے۔" ہدایۃ المہدی صفحہ ۸۵

عقیدہ نمبر ۲۲ وہابیوں کا مذہب ہے کہ مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

" ظفر اللاضی صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲، نواب صاحب) غیر مقلد کی عرف الجادی ص۲۳۶

عقیدہ نمبر ۲۳

کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے (" دلیل الطالب صفحہ ۴۱۳، مؤلفہ نواب صدیق حسن خان،) (وعرف الجادی صفحہ ۲۳۶ مؤلفہ نور الحسن خان،)

عقیدہ نمبر ۲۴

علمائے دیوبند کے نزدیک قرآن مجید و حدیث پاک کے معنی و مفاہیم سمجھنے کے لئے عالم دین ہونا ضروری نہیں۔ غیر عالم بھی قرآن و حدیث فہمی کی صلاحیت رکھتا ہے حوالہ ملاحظہ کریں:

" عوام الناس میں یہ مشہور کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہیئے یہ بات غلط ہے۔ انتہی ملخصاً تقویۃ الایمان ص۲۔

عقیدہ نمبر ۲۵

دیوبندیوں کے نزدیک قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

" حوالہ: ۱۔ اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ۔ ترجمہ: انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

تنبیہ: خوب یاد رہے اللہ اور اللہ کے رسول دونوں نے دولتمند کیا۔ ۲۔ و تبری الاکمہ والابرص باذنی۔ ترجمہ: اے عیسیٰ تو تندرست کرتا ہے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے۔ تنبیہ: یاد رکھنا اللہ کے حکم سے عیسیٰ علیہ السلام تندرست کرتے ہیں۔

۳۔ ابری الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ۔ ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تنبیہ ۱: یاد رہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتے ہیں اور اللہ کے حکم سے مردے جلاتے ہیں۔

اب مذکورہ آیتوں پر دیوبندیوں کے شہید اور علمبردار توحید مولوی اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ کیجئے:

"روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے۔ اور کسی انبیاء و اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اس سے مرادیں مانگنی مصیبت کے وقت اس کو پکارنا سو یہ بھی شرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے (انتہی ملخصاً)

(تقویۃ الایمان ص۱۱ مطبع صدیقی دہلی)

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اکابر دیوبند و علمائے دیوبند کی خوش عقیدگی

عقیدہ نمبر ۱
علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مربی خلائق ہیں۔ جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔

حوالہ ملاحظہ کیجئے:

WWW.NAFSEISLAM.COM

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولیٰ مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن۔ صـ ۱۲)

وضاحت: مذکورہ شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو "مربی خلائق" لکھا ہے۔ جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ (سارے جہان کا پالنہار) شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لکھا۔

عقیدہ نمبر ۲
اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مسیحا ہیں۔ یعنی مردے کو جلاتے ہیں۔ صرف جلاتے ہی نہیں بلکہ زندوں کو مرنے نہیں دیتے۔ حوالہ ملاحظہ کیجئے:

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ رشید احمد صـ ۳۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وضاحت : دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت آگے نکل چکی ہے کیوں کہ جو کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت پیغمبر نہ کر سکے اس کام کو رشید احمد صاحب نے کر کے دکھا دیا۔ مردے جلانے میں رشید احمد صاحب بزعم مرثیہ نگار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے برابر ہی تھے۔ مگر زندوں کو موت سے بچانے میں سبقت لیگئے لیکن مجھے حیرت ہے اس بات پر کہ آنجناب خود موت کے جنگل میں پھنس گئے اور مر بھی گئے۔

عقیدہ نمبر ۳ علماء دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے اور مانتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کیجیے!

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی۔

(مرثیہ رشید احمد ص ۶)

M.COM
AHLESUNNAT WAL JAMAAT

وضاحت : مذکورہ شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام کا ثانی لکھا ہے۔ اشرف علی تھانوی نے اپنے وعظ ذکر الرسول مطبع کانپور کے صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے کہ "بانی اسلام خدائے تعالیٰ ہے"۔ مذکورہ شعر میں بانی اسلام کا ثانی لکھ کر مرثیہ نگار نے بھی عوام کو یہ ذہن اور تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ مولوی رشید احمد خدا کا ثانی ہے۔ یعنی دوسرا خدا ہے (معاذ اللہ)

عقیدہ نمبر ۴ علماء دیوبند کے نزدیک گنگوہ کی خانقاہ کا مرتبہ اتنا عظیم ہے کہ وہ کعبہ شریف سے بھی بڑھ کر ہے۔ جبھی تو عرفائے دیوبند نے کعبہ شریف پہونچکر گنگوہ کا راستہ ڈھونڈا۔

حوالہ ملاحظہ کریں :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ رشید احمد صـ۱۳)

وضاحت: خانہ کعبہ وہ عظیم بابرکت جگہ ہے جہاں پر ایک رکعت نفل کا ثواب ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے۔ ایسی بابرکت جگہ پہنچ کر بھی اہل دیوبند کو تسکین نہیں ہوئی۔ بلکہ اپنی اندھی عقیدت کے مطابق گنگوہ جو کعبہ سے بھی بہتر اور افضل ان کی نگاہ میں ہے اس کا راستہ دوسروں سے معلوم کرتے رہے اور گنگوہ پہنچنے کی دھن میں حج کے سارے احکام کو پس پشت ڈال کر گنگوہ، گنگوہ کی رٹ لگاتے رہے۔

عقیدہ نمبر ۵: علمائے دیوبند کے نزدیک ہماری روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہئے ان کے سوا کوئی دوسرا حاجت روا نہیں۔

حوالہ ملاحظہ کریں:

حوائج دین و دنیا کے کہاں ہم لیجائیں یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ رشید احمد صـ۱۰)

وضاحت: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۶ پر ہے "غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی۔ شرک ہے" اس کے برخلاف مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہان کی حاجتیں انہیں (مولوی رشید احمد) سے مانگ رہے ہیں۔ قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں۔ لہذا فتاوی رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جاتا ہے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ فیصلہ اہل دیوبند خود کریں۔

عقیدہ نمبر ۶ علماء دیوبند کے نزدیک امتی کو رحمۃ للعالمین کہہ سکتے ہیں۔ اس مقولے کے بموجب مولوی رشید احمد صاحب رحمۃ اللعالمین ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کریں:

"رحمۃ للعالمین" صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر اولیائے کرام اور علماء ربانیین (علماء دیوبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲

وضاحت: علماء دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور انھیں کا حکم بھی ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ اللعالمین کہنا درست ہے لہٰذا مذکورہ حکم کے مطابق اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب رحمۃ اللعالمین ہیں حالانکہ قرآن مجید میں صرف رسول پاک صاحب لولاک کو رحمۃ اللعالمین کہا گیا ہے اور یہ صفت خاص ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے۔

عقیدہ نمبر ۷ علماء دیوبند کے نزدیک مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔ حوالہ ملاحظہ کریں:

"واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پیر دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔" (تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۱۱۳)

وضاحت: مذکورہ عقیدے میں شک و شبہات کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ کیوں کہ لفظ واللہ العظیم جو قسم کے لئے مستعمل ہے اس سے مذکورہ جملے کے شک و شبہات کو یکسر ختم کر دیا گیا ہے۔ اب کسی بات کا کوئی کھٹکا نہیں۔ اگر کھٹکا ہو بھی تو مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر دھو کر پی لو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

آخرت میں نجات مل جائے گی۔

عقیدہ نمبر ۸ علماء دیوبند کے نزدیک امتی اعمال میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں حوالہ ملاحظہ کریں۔

"انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی ص۵

وضاحت: "تھانوی صاحب نے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو عام انسان کے علم سے گھٹایا نانوتوی صاحب نے حضور کے عمل کو امتی سے گھٹایا اور دونوں فضیلتیں ختم ہو گئیں اگر علم و عمل میں فضیلت ہے تو صرف علماء دیوبند کو حاصل ہے

عقیدہ نمبر ۹ دیوبندی مذہب میں مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کا گھر میں رکھنا۔ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔ حوالہ ملاحظہ کریں۔

"اس کا (تقویۃ الایمان) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔" فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۸

وضاحت: جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔ جب کہ قرآن پاک کا پڑھنا اور رکھنا عین اسلام نہیں ہے۔ یعنی اگر کسی محروم القسمت نے قرآن پاک نہیں پڑھا یا اپنے گھر میں نہیں رکھ سکا پھر بھی وہ داخل اسلام ہی رہے گا۔ لیکن فتاویٰ رشیدیہ کی روشنی میں وہ شخص اسلام سے خارج ہے کہ جس کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے قبل کوئی شخص بھی مسلمان نہیں تھا۔

عقیدہ نمبر ۱۰

علماء دیوبند مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں جس سے چاہتے ہیں بات چیت کر لیتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ کریں

"ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے۔ بعد فاتحہ کہنے لگے کہ بھائی یہ کون بزرگ ہیں؟ بڑے دل لگی باز ہیں۔ جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ کسی مردہ پر پڑھیو۔ یہاں زندوں پر پڑھنے آئے ہو"

(ارواح ثلاثہ مصنفہ مولوی امیر شاہ خان) ص ۳

وضاحت: عالم غیب کا مشاہدہ کرنا جس سے چاہنا بات کر لینا اور جب چاہنا جھانک کر وہاں کا حال معلوم کر لینا۔ انبیاء و رسول کے لیے مشکل ہو تو ہو لیکن ان علماء دیوبند کے لیے تو گویا شب و روز کا معمول ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۱

قبر اور صاحب قبر سے علماء دیوبند کو فیض ملتا ہے۔ قبر کی مٹی مریض کو شفا بخشتی ہے حوالہ ملاحظہ کریں:

"(مولوی خیر الدین کے) وصال کے بعد ایک مدت تک مزار شریف پر لوگوں کا ہجوم رہنے لگا۔ اور پانی، تیل، نمک وغیرہ قبر شریف کے پاس نے جا کر لوگ رکھ دیتے۔ اور کچھ دیر کے بعد اٹھا لیتے۔ اس سے بکثرت لوگوں کو فوائد حاصل ہوئے۔"

"وصال کے بعد لوگوں کا ہجوم جو مزار کے پاس آیا وہ پانی وغیرہ رکھنے یا یوں کہئے کہ دم کرانے کے بعد تھوڑی تھوڑی مٹی بھی ہر ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اٹھاکر لے جانے لگا۔ چنانچہ چند روز میں ضرورت پڑ جاتی کہ دوسری مٹی مزار شریف پر ڈالی جائے۔ چنانچہ مولانا ایوب صاحب مرحوم (حضرت کے مجاہد والے) کچھ عرصہ تک جب مٹی کم ہو جاتی نئی نئی مٹی ڈال دیا کرتے۔" درس حیات مصنفہ مولوی فخر الدین ۲۵۶

وضاحت: اہل دیوبند کو صاحب قبر اور قبر سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ اور اس قدر ہوتا ہے کہ لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ اس کے برخلاف "انکشاف" کی ایک عبارت پڑھئے جس سے علماء دیوبند کی تضاد بیانی کا مکمل اندازہ ہو جائے گا۔

"جو شخص اپنی حاجت روائی کے لئے اجمیر جائے۔ یا سید سالار مسعود غازی کے مزار پر جائے یا دوسری جگہ جاکر مدد مانگے۔ یقیناً اس کا گناہ زنا اور ناحق قتل کرنے سے بھی بڑا ہے"

(انکشاف صفحہ ۱۴۳)

AHLESUNNAT.COM
AHLESUNNAT WAL JAMAAT

نوٹ: علمائے دیوبند کی تحریر میں تضاد بیانی کا وافر حصہ آخر کیوں ہے؟ میرے خیال سے وہ اس لئے ہے کہ ان لوگوں کا کوئی مستحکم عقیدہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی موقف ہے۔ اول الذکر عبارت اپنے لوگوں سے متعلق تھی۔ اس لئے اس میں بھرپور عقیدت و محبت کا اظہار ہے۔ آخر الذکر عبارت کا تعلق بریلوی مسلک سے ہے۔ اس لئے اس میں تنقید و عداوت کا عنصر غالب ہے۔ اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ علمائے دیوبند کو مذہب و ملت سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اشاعت مقصود ہے۔ اسکا مقصود صرف اور صرف نجدیت پھیلانا۔ اور مسلمانان عالم کے درمیان افتراق و انتشار پیدا کرنا ہے۔ جیسا کہ کتاب ارواح ثلاثہ میں مذکور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"اس لئے میں نے یہ کتاب (تقویۃ الایمان) لکھدی ہے گو اس سے شورش ہوگی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔"

صاحب کتاب کو مکمل یقین ہے کہ میری کتاب سے مسلمانوں کے اندر جنگ وجدال ہوگی۔

امر واقعہ بھی یہی ہے کہ جب سے تقویۃ الایمان شائع ہوئی ہے تب ہی سے بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ باپ بیٹے میں اختلاف ہے۔ شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں افتراق وانتشار ہے۔ اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہمارے پورے ضلع کٹیہار کا گذشتہ تازہ واقعہ ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عقیدہ نمبر ۱۲

گنگوہی ایک ہی وقت میں کئی جگہ موجود رہتے ہیں یعنی کعبہ معظمہ میں بھی نماز پڑھتے ہوتے ہیں اور خانقاہ گنگوہ میں بھی تشریف فرما ہوتے ہیں جوالہ ملاحظہ کریں:

"مولوی محمود حسن صاحب گنگوہی فرماتے ہیں کہ میری خوش دامن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں نہایت پارسا اور عابدہ زاہدہ تھیں بیسیوں احادیث بھی ان کو حفظ تھیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت (گنگوہی) کے بہت شاگرد ہیں مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا جن ایام میں میرا قیام مکہ معظمہ میں تھا روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا اور لوگوں سے سنا بھی کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں گنگوہ سے تشریف لایا کرتے ہیں۔ (تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الٰہی صدیقی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صفحہ ۲۱۲- جلد دوئم

وضاحت: روزنامہ کا لفظ بتا رہا ہے کہ کسی دن بھی مولوی رشید احمد صاحب صبح کی نماز حرم شریف میں ناغہ نہیں کرتے تھے۔ نہایت پارسا عابدہ زاہدہ خوش دامن صاحبہ کی مدت قیام کے مطابق یہ سلسلہ بارہ سال تک جاری رہا۔ روایت میں لفظ نہایت، پارسا، عابدہ زاہدہ اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ واقعہ بالکل سچا ہے۔ کذب بیانی کا ذرہ بھر بھی احتمال نہیں ہے۔ اس کے برخلاف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی اسی کتاب میں مولوی رشید احمد صاحب کے معمولات شبانہ روز کا جو گوشوارہ پیش کیا ہے۔ اس میں مولوی گنگوہی کو چوبیس گھنٹے گنگوہ میں موجود دکھلایا ہے۔ دونوں روایت کی صداقت پر لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی گنگوہی ایک ہی وقت میں مکے میں بھی موجود ہوتے تھے اور گنگوہ میں بھی حاضر رہتے تھے۔ مگر یہ کس قدر حیرت انگیز اور افسوسناک بات ہے کہ اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ انسان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ علماء دیوبند کی نظر میں کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔

کیا یہ رسول سے دشمنی اور اقرباء نوازی کی واضح ترین مثال نہیں ہے؟

عقیدہ نمبر ۱۳ علماء دیوبند کو علم غیب حاصل تھا وہ ہونے والے واقعات و حالات کو پہلے سے بیان کر دیا کرتے تھے۔

حوالہ ملاحظہ کریں۔

:- ایک دن تھانوی صاحب نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بابت فرمایا۔ کہ انہوں نے خبر دے دی تھی اس وبا کی جس میں ان کے اعزہ نے وفات پائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سختی۔

پھر فرمایا کہ مولانا تھے بڑے صاحب کشف! رمضان ہی میں خبر دے دی تھی کہ ایک بلائے عظیم رمضان کے بعد آوے گی۔ ابھی آجاتی لیکن رمضان کی برکت سے رکی ہوئی ہے۔ اگر لوگ بچنا چاہیں تو ہر چیز میں صدقات دے دیں۔ (الحسن العزیز ج ۱ ص ...)

وضاحت: آنے والے کل میں کیا ہوگا اس کا تعلق بھی علم غیب سے ہے۔ جس کے بارے میں علماء دیوبند ہی کا کہنا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی نبی و رسول، ولی کو ہرگز حاصل نہیں، مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۲۱ پر درج ہے

"جو کوئی دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی باتیں معلوم کرلوں۔ اور آئندہ باتوں کا معلوم کرلینا میرے قابو میں ہے۔ سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔ کہ وہ دعویٰ خدائی کرتا ہے۔"

حسن العزیز کی مذکورہ بالا عبارت سے صاف واضح ہے کہ مولوی محمد یعقوب صاحب کو آنے والے کل کا مکمل علم حاصل تھا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہ بھی معلوم تھا کہ وہ بلا ابھی آجاتی۔ مگر رمضان کی برکت سے رکی رہی۔ مزید اس کا بھی علم تھا کہ اگر لوگ صدقہ دیدیں تو وہ بلا واپس بھی لوٹ جائے گی۔ بروایت تھانوی صاحب مولوی محمد یعقوب صاحب کو علم غیب حاصل تھا۔ جب کے یہی تھانوی جی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کے بارے میں اپنی کتاب حفظ الایمان میں رقمطراز ہیں!

WWW.NAFSEISLAM.COM
SPIRITUAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ حفظ الایمان ص۸

علماء دیوبند جواب دیں کہ آیا حسن العزیز کی عبارت درست ہے یا تقویۃ الایمان اور حفظ الایمان کی عبارت صحیح ہے۔ کسی صورت میں گلو خلاصی ممکن نہیں ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اسی طرح کی بے شمار متضاد عقیدگیاں علماء دیوبند کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ میں انہیں چند پر اکتفا کرتا ہوں اس شعر کے ساتھ

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ!
اک بوند ہی بہت ہے اگر کچھ اثر کرے

آپ حضرات نے گذشتہ صفحات میں علماء دیوبند کی بدعقیدگی اور خوش عقیدگی دونوں کا مطالعہ کیا۔ مذکورہ بالا دونوں عنوان کی روشنی میں یہ بات مکمل طور سے واضح اور ثابت ہو گئی کہ علمائے دیوبند کے یہاں دو طرح کی شریعتیں ہیں۔ ایک ہی عقیدہ انبیاء و اولیاء کے حق میں شرک و کفر ہے۔ اور اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں عین اسلام ہے۔ علماء دیوبند کے انہی خرافات اور متضاد عبارات کو پڑھ کر فاضل دیوبند مولوی عامر عثمانی مدیر تجلی دیوبند نے حقائق کا انکشاف کرتے ہوئے ایک بے لاگ تبصرہ قلم بند کیا تھا۔ آپ حضرات کی معلومات کے لئے تبصرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا کچھ اقتباس آنے والے صفحات میں پیش کر رہا ہوں۔ خالی الذہن ہو کر آپ حضرات اس کا مطالعہ کریں۔ اور تبصرہ کی روشنی میں فیصلہ کریں کہ راہِ حق پر کون ہے۔؟ ؎

مانو نہ مانو اس کا تمہیں اختیار ہے
ہم نیک و بد جناب کو سمجھائے جاتے ہیں۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۔ پارہ ۲۶ سورۂ فتح۔ رکوع ۱

اطاعت رسول اور تعظیم نبی

نماز، روزہ اور دیگر اعمال سے مقدم ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رقمطراز ہیں)

DEPOSITORY
SUNNAT

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ ❁ لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز ❁ اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے ❁ اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز ❁ پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں ❁ اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اظہار حقیقت

بعنوان تبصرہ

فاضل دیوبند مولوی عامر عثمانی مدیر ماہنامہ تجلی دیوبند کا تبصرہ ڈاک نمبر دسمبر ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا تھا۔ سادہ لوح مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہم تبصرہ کا کچھ اقتباس شائع کر رہے ہیں۔

"مصنف: ارشد القادری۔ صفحات: ۳۰۴۔ کاغذ سفید، سائز چھوٹا۔ کتابت و طباعت معمولی۔ قیمت: چار روپے۔ مکتبہ جام نور فیض العلوم جمشید پور۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس کتاب کے فاضل مصنف بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس میں یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ان کا انداز تحریر عام بریلوی ارباب قلم کی معروف خامیوں سے خاصی حد تک پاک ہے اور ان کے علم کلام میں معقولیت کا عنصر بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ابھی اُن میں پوری پختگی نہ آئی ہو۔

اس کتاب میں صاحب کتاب نے علماء دیوبند کی تحریروں سے یہ واضح کیا ہے کہ یہ حضرات عقائد کے معاملہ میں سخت تضادات کا شکار ہیں اور جن امور کو یہ بریلویوں کے تعلق سے بدعت، شرک، اور کفر وغیرہ لکھتے ہیں۔ انہیں وہ اپنے بزرگوں کے لئے عین ایمان قرار دیتے ہیں۔ بات اگر اس اونچے علم الکلام کی ہوتی جس کا مظاہرہ بریلوی مکتب فکر کی طرف سے بالعموم پمفلٹوں اور پوسٹروں وغیرہ میں کیا جاتا رہا ہے تو ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نوٹس ہی نہیں لیتے۔ مگر یہ کتاب دستاویزی حقائق اور ناقابل تردید شواہد پر مشتمل ہے۔ اور فاضل مصنف اکثر و بیشتر سنجیدگی کا دامن تھامے رہتے ہیں۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ ہم بے لاگ تبصرے کا فرض ادا نہ کریں۔ کتاب کی ترتیب یوں ہے کہ مصنف ایک طرف تو حضرت اسماعیل شہید کی تقویت الایمان اور بعض علماء دیوبند کی کتابوں سے یہ دکھلاتے جاتے ہیں کہ انبیاء اولیاء کے حق میں علم غیب اور تصرف وغیرہ کے عقیدے کو علمائے دیوبند نے شرک و بدعت اور خلاف توحید کہا ہے۔ اور دوسری طرف یہ دکھلاتے ہیں کہ خود اپنے بزرگوں کے حق میں یہ سارے عقائد علماء دیوبند کے یہاں موجود ہیں۔ بات یقیناً تشویشناک ہے۔ مصنف نے ایسا ہرگز نہیں کیا ہے کہ ادھر ادھر سے سیاق و سباق سے کاٹ کر مختصر سے فقرے لیکر ان سے مطالب پیدا کئے ہوں بلکہ پوری پوری عبارتیں نقل کی ہیں اور اپنی طرف سے ہرگز کوئی معنی پیدا نہیں کئے ہیں۔ ہم اگرچہ حلقۂ دیوبندی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہمیں اس اعتراف میں کوئی تامل نہیں کہ اپنے ہی بزرگوں کے بارے میں ہماری معلومات میں اس کتاب نے اضافہ کیا۔ اور ہم حیرت زدہ رہ گئے۔ کہ دفاع کریں تو کیسے۔ دفاع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی بڑے سے بڑا منطقی اور علامۃ الدہر بھی ان اعتراضات کو دفع نہیں کر سکتا۔ جو اس کتاب کے مشتملات متعدد بزرگان دیوبند پر عائد کرتے ہیں۔ ہم اگر عام روش کے مطابق اندھے مقلد اور فرقہ پرست ہوتے تو بس اتنا ہی کر سکتے تھے کہ اس کتاب کا ذکر ہی نہ کریں۔ لیکن خدا بچائے اشخاص پرستی اور گروہ بندی کی باطل ذہنیت سے کہ ہم اپنا دیانتدارانہ فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو حق کہیں۔ اور حق یہی ہے کہ متعدد علماء دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام اس کتاب میں دلیل و شہادت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

یہ دیوبندیوں کے لٹریچر کی خاصی مشہور کتابیں۔ ارواح ثلاثہ، تذکرۃ الرشید، سوانح قاسمی، اشرف السوانح، الجمعیۃ کا شیخ الاسلام نمبر، انفاس قدسیہ وغیرہ ان کی صورتیں دیکھنے اور کہیں کہیں سے پڑھنے کا تو شاید ہمیں بھی اتفاق ہوا ہو۔ لیکن یہ "زلزلہ" ہی سے منکشف ہوا کہ ان میں کیسے کیسے عجوبے اور کیسی کیسی ان کہنیاں محفوظ ہیں۔

استغفر اللہ۔ ثم استغفر اللہ۔

واقعہ یہ ہے کہ فحش ناول بھی اپنے قارئین کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جتنا ان کتابوں نے پہنچایا ہوگا۔ ان کے باقی اوراق بھلا ہے حقائق و معارف کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں لیکن جو اقتباسات "زلزلہ" میں نقل کیے گئے ہیں وہ [illegible] لئے کافی ہیں کہ سادہ لوح قارئین کے تصورِ توحید کی دھجیاں اڑا دیں اور خدا پرستی کی جگہ انہیں بزرگ پرستی کا ایسا سبق دیں جس کے زہر کا کوئی تریاق نہ ہو۔ مصنف بار بار پوچھتے ہیں کہ علماء دیوبند کے اس تضاد کا جواب کیا ہے۔ انصاف تو یہ ہے کہ اس سوال کا جواب مولانا منظور نعمانی یا مولانا محمد طیب صاحب کو دینا چاہیے۔ مگر وہ کبھی نہ دیں گے کیوں کہ جو حرف ایک ناقابلِ تردید صداقت کی حیثیت رکھتا ہو اس کا جواب دیا بھی کیا جا سکتا ہے۔؟

ہمارا خیال ہے کہ تذکرۃ الرشید اور سوانح قاسمی اور اشرف السوانح جیسی کتابوں سے کبھی یہ توقع رکھنی ہی نہیں چاہیے کہ وہ افسانہ تراشیوں اور مغالطوں کی آمیزش سے پاک ہوں گی۔ ارادتمند حضرات جب اپنے ممدوحوں کے تذکرے لکھتے ہیں تو نا ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ فنِ روایت کے اس اعلیٰ اور محتوط معیار کا لحاظ رکھ سکیں جس کے ذریعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

احادیث کو جانچا پرکھا جاتا ہے۔ اسی لئے رونا صرف اُن مریدان باصفا کا نہیں جو غیر عالم ہیں بلکہ اس وادی میں تو اچھے اچھے علماء اور روشن فکر، حضرات بھی ایک ہی رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں۔ یہ سوانح قاسمی کے فاضل مرتب مولانا مناظر احسن گیلانی نور اللہ مرقدہٗ کیا معمولی درجہ کے عالم تھے، یہ تذکرۃ الرشید کے عالی قدر مرتب مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا جاہل کی صف میں تھے یہ انفاس قدسیہ کے محترم مدون مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری کیا بے پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ یہ الجمعیۃ کا شیخ الاسلام نمبر اور خواجہ غریب نواز [illegible] نے [illegible] کیا غیر عالم ہیں اور یہ [illegible] [illegible] تھے۔ نہیں [illegible] ماشاء اللہ لائق فائق علماء شریعت ہیں اور دوسروں کے افکار و عقائد پر اعتراضات کی بوچھار کرنے میں انکی اہلیت مشین گن سے کم نہیں ہے۔ مگر یہی مکرم حضرات جب اپنے ممدوحوں اور بزرگوں کے احوال بیان کرنے بیٹھتے ہیں تو نقد و نظر کی ساری صلاحیتوں کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اور یہ تک بھول جاتے ہیں کہ ہم نے کب کیا فتویٰ اور فیصلہ دیا تھا۔ خود ہم نے اور ہمارے معتمد بزرگوں نے کس قدر شد و مد سے توحید و شرک اور سنت و بدعت کے کیا کیا عقدے کھولے تھے۔ بات تلخ ہے مگر سو فیصدی درست کہ دیوبندی مکتب فکر کے خمیر میں بھی اندھی تقلید اور مسلکی تعصبات کی اچھی خاصی مقدار گندھی ہوئی ہے اس مکتب کا کم و بیش ہر عالم پہلے دن سے اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ اگر کسی نے قرآن کو پوری طرح سمجھا ہے تو وہ ہمارے فلاں

COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شیخ التفسیر ہیں۔ اگر علم الحدیث کی تہ تک کوئی پہنچا ہے تو وہ ہمارے فلاں شیخ الحدیث پہنچے ہیں۔ اگر ولایت و نبوت اور طریقت و تصوف کے اسرار و معارف پر کسی نے عبور حاصل کیا ہے تو ہمارے فلاں فلاں شیوخ ہیں۔ اس خوش فہمی کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی دلوں میں جاگزیں کر لیا گیا ہے کہ وہ محفوظ عن الخطا بھی ہیں۔ معصوم تو اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ ایک عامی بھی عصمت کو انبیاء کا مخصوص وصف سمجھتا ہے مگر محفوظ کی اصطلاح کا سہارا لیکر وہ عملاً انہیں معصوم ہی تصور کئے ہوئے ہیں۔ ان کا پختہ خیال ہے کہ ان کا ہر بزرگ نہ صرف تقویٰ میں کے علاوہ علم و دانش میں بھی یکتا اور سلف سے کسی طرح کم ہرگز نہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اگر مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بہرہ مودودیت کی تسلیم الکی تو اب سارے متوسلین اور ارباب حلقہ اور اہل تعلق پر واجب ہو گیا کہ یہی راگ مسلسل الاپے جائیں اور ایک ایک اعتراض و الزام کا جواب خواہ کتنی ہی قوت اور معقولیت کے ساتھ دے دیا گیا ہو مگر ضد اور اندھی تقلید کے محاذ سے بے تکان وگھڑے گرمائے نعرے اور ڈھلی ڈھلائی چرب زبانیاں نشر کئے جائیں۔

خیر مولانا مودودی کا اور ان علماء کا فیصلہ تو انشاء اللہ اب یوم حشر میں ہو گا۔ مگر یہ کتاب "زلزلہ" جو نقد جواب طلب کر رہی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کی صورت آخر کیا ہو گی اپنی کسی غلطی کو تسلیم کرنا تو ہمارے آج کے بزرگان دیوبند نے سیکھا ہی نہیں۔ انہوں نے صرف یہ سیکھا ہے کہ اپنی کہے جاؤ اور کسی کی مت سنو۔ انشاء اللہ اس کتاب کے ساتھ بھی ان کا سلوک مختلف نہ ہو گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس کتاب نے ہمارے بزرگوں کی جن محیر العقول کرامتوں سے آگاہ کیا ہے
ان کو تو خیر کیا کہیئے ایک نادر اقتباس یہاں ہم ضرور نقل کریں گے۔
جس نے ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے

سید اسماعیل شہید کے بارے میں ہم یقین رکھتے تھے کہ انہوں نے
اعلائے کلمۃ الحق کی راہ میں جان دی اور آج بھی یقین رکھتے ہیں :-
مگر یہ ہمارے مرحوم و مغفور۔ استاذ مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
کتاب "نقش حیات" میں فرماتے ہیں "سید صاحبؒ کا اصل مقصد
چوں کہ ہندوستان سے انگریزی تسلط اور اقتدار کا قلع قمع کرنا تھا
جس کے باعث ہندو اور مسلمان دونوں ہی پریشان تھے۔ اس بنا
پر آپ نے غیر مسلم ہندوؤں کو بھی شرکت کی دعوت دی اور
صاف صاف انہیں بتا دیا کہ آپ کا واحد مقصد ملک سے بدیسی
لوگوں کا اقتدار ختم کرنا ہے۔ اس کے بعد حکومت کس کی ہوگی اس سے
آپ کو غرض نہیں ہے۔ جو لوگ حکومت کے اہل ہوں گے۔ ہندو یا
مسلمان یا دونوں وہ حکومت کریں گے (نقش حیات جلد ۲ ص ۱۰۰
زلزلہ ص ۱۴۲) اس پر زلزلہ " کے مرتب نے جو ریمارک دیا ہے
وہ یہ ہے :- آپ ہی انصاف سے بتایئے کہ مذکورہ حوالہ کی روشنی
میں سید صاحب کے اس لشکر کے متعلق سوا اس کے اور کیا رائے قائم
کی جا سکتی ہے کہ وہ ٹھیک انڈین نیشنل کانگریس کے رضاکاروں کا
ایک دستہ تھا۔ جو ہندوستان میں سیکولر اسٹیٹ (لادینی حکومت) قائم
کرنے کے لئے اٹھا تھا ص ۱۴۲۔ ہم کتنی ہی جانبداری سے کام لیں
زیادہ سے زیادہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ریمارک میں لفظ تلخی آگئی ہے۔
لیکن کیا معنوی اور منطقی اعتبار سے بھی اس میں کوئی نقص ہے۔ کوئی افترا

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کوئی زیادتی ہے۔ کوئی شک نہیں اگر استاذ محترم حضرت مدنی کے ارشاد گرامی کو درست مان لیا جائے تو حضرت اسماعیل کی شہادت محض افسانہ بن جاتی ہے۔ مادی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے غیر ملکی حکومت کے خاتمے کی کوشش کرنا ذرا بھی مقدس نصب العین نہیں۔ اس نصب العین میں کافر و مومن سب یکساں ہیں۔ اس طرح کی کوشش کے دوران مارا جانا شہادت سے بھلا کیا تعلق رکھے گا۔ جو اسلام کی ایک معزز ترین اور مخصوص اصطلاح ہے۔ اور اس طرح کی کوششوں کے نتیجہ میں قید و بند کی مصیبتیں اٹھانا بھلا اجر آخرت کا موجب کیوں ہوگا

اگر ہم فرض کرلیں کہ ان بزرگوں کی طرف دیگر مصنفین نے جو کچھ منسوب کر دیا ہے وہ مبالغہ آمیز ہے، غلط ہے حقیقت سے بعید ہے تو بیشک ان بزرگوں کی حد تک ہمیں اعتراض سے خلاصی مل جائے گی لیکن یہ دیگر مصنفین بھی تو علماء دیوبند ہی ہیں۔ ان کی یہ کتابیں بھی حلقۂ دیوبند میں بڑے ذوق و شوق سے تلاوت فرمائی جاتی ہیں۔ اور کسی اللہ کے بندے کی زبان پر یہ اعلان جاری نہیں ہوتا کہ ان خرافات سے ہم برأت ظاہر کرتے ہیں۔ برأت کیا معنی؟ ہمارے موجودہ بزرگ تو پورا یقین رکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں علم غیب اور فریاد رسی اور تصرفات روحانی اور کشف و الہام کے جو کمالات ہمارے مرشدین کی طرف منسوب ہیں وہ بالکل حق ہیں۔

پھر آخر از الۂ اعتراض کی صورت کیا ہو؟ ہمارے نزدیک جان چھڑانے کی ایک راہ ہے کہ یا تو تقویۃ الایمان اور فتاویٰ رشیدیہ اور فتاویٰ امدادیہ اور بہشتی زیور اور حفظ الایمان جیسی کتابوں کو چولہے پر رکھ کر آگ دے دی جائے۔ اور صاف اعلان کر دیا جائے کہ ان کے مندرجات قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایمان کے بغیر اعمال بے کار

برادران اسلام! مذہب اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، مذکورہ پانچوں چیزوں میں پہلا درجہ ایمان کا ہے یعنی ایمان لانے کے بعد ہی نماز روزہ، حج، زکوٰۃ کا اعتبار ہوتا ہے۔ ایمان کے بغیر ان چیزوں کا کوئی اعتبار ہی نہیں ہے جب اعتبار نہیں تو باعث اجر و ثواب بھی نہیں اس سے واضح ہو گیا کہ اعمال کے لئے ایمان شرط ہے۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے ✽ اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

یعنی اگر کسی مرد مومن کے دل میں محبت رسول نہیں ہے۔ تو اسکا نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور دیگر اعمال صالحہ کرنا بے کار ہے۔ سب کچھ نامکمل ہے ؎

نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکار مدینہ کی ✽ عبادت لاکھ وہ کرے مسلماں ہو نہیں سکتا

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ ترجمہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہارے والد اور تمہارے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، فاضل بریلوی عظمت رسول بیان کرتے ہوئے۔ حدائق بخشش میں رقمطراز ہیں ؎

اللہ کی سر تا بہ قدم شان ہیں یہ ✽ ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں ✽ ایمان یہ کہتا ہے کہ مری جان ہیں یہ

مذکورہ حدیث اور اشعار سے یہ واضح ہو گیا کہ ایمان محبت رسول اور عظمت رسول کا نام ہے اگر کسی کے دل میں محبت رسول اور عظمت رسول نہیں ہے تو وہ ایمان سے خارج اور اسلام سے منحرف ہے۔ اگرچہ وہ نماز روزے کا پابند ہو۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

گیا شیطان مارا اک سجدے کے نہ کرنے میں ✽ ہزاروں سال گر سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

لہذا جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسول کی شان میں گستاخی کرتے ہیں وہ لوگ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کی ظاہری تقویٰ و طہارت، عبادت و ریاضت پر انہیں فرشتہ صفت ہرگز تصور نہ کریں بلکہ وہ تو شیطان سے بھی بدتر ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATIONAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مآخذ و مراجع

اسماء کتب	مصنفین
قرآن مجید	کلام الٰہی
بخاری شریف	شیخ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری
حدائق بخشش	امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
حیات اعلیٰ حضرت	مولانا ظفر الدین بہاری
المصباح الجدید	〃 عبدالعزیز مرادآبادی
الدیوبندیت	〃 〃 〃
زلزلہ	〃 ارشد القادری
حفظ الایمان	مولوی اشرف علی تھانوی
بہشتی زیور	〃 〃 〃
وعظ ذکر الرسول	〃 〃 〃
تحذیر الناس	〃 قاسم نانوتوی
تقویۃ الایمان	〃 اسماعیل دہلوی
صراط مستقیم	〃 〃
فتاویٰ رشیدیہ	〃 رشید احمد گنگوہی
مرثیہ رشید احمد	〃 محمود حسن
تذکرۃ الرشید	〃 عاشق الٰہی صدیقی
ارواح ثلاثہ	〃 امیر شاہ خاں
درس حیات	〃 فخر الدین
دلیل الطالب	〃 نواب صدیق حسن خاں
ہدایۃ المہدی	〃 وحید الزماں
ظفر اللاضی	〃 نواب صدیق حسن خاں

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

باسمہ تعالیٰ

اُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ حَقًّا

یہ لوگ یقیناً کافر ہیں (سورہ نساآیت ۱۵۱)

مسئلہ تکفیر

اور

امام احمد رضا

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLUSUNNAT WA JAMAAT

از

فقیہ الہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی شارح بخاری
دامت برکاتہم القدسیہ۔ صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور
اعظم گڑھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

★

WWW.NAFSEISLAM.COM
SPIRITUAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

امام احمد رضا اور مسئلہ تکفیر

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز ماضی قریب کے وہ عظیم المرتبت جامع جمیع علوم عالم تھے کہ ان کے مثل ان کے ہم عصروں میں تو کوئی کیا ہوگا اگر تعصب عناد سے ہٹ کر انصاف و دیانت اور خدا کا خوف دل میں رکھ کر دیکھا جائے تو زمانۂ ماضی میں صدیوں پہلے ان کی کوئی نظیر نہیں اکاون[51] یا باون[52] فنون میں ان کی تقریباً ایک ہزار تصنیفات جو ایک اندازہ کے مطابق کتابی سائز کے ایک لاکھ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں جن کے تقریباً چار کروڑ ساٹھ لاکھ الفاظ ہوتے ہیں یہ میرا تخمینہ ہے اور امید ہے کہ صحیح ہوگا۔ ویسے بعض حضرات نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرمایا کہ ایک بار اندازہ لگایا گیا تو یومیہ تحریر کا اوسط ساڑھے تین جز آیا، ایک جز سولہ صفحات کا، تو حاصل یہ نکلا کہ یومیہ ۵۶ صفحے تحریر فرماتے تھے۔

دس شوال ۱۲۷۲ھ کو ولادت ہوئی، ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو وصال فرمایا اس حساب سے عمر مبارک ۶۷ سال ۵ مہینے ۱۵ دن کی ہوئی۔

اگرچہ منصب افتاء پر فائز ہونے کی تاریخ ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ ہے اس طرح منصب افتاء پر فائز رہنے کی کل مدت ۵۳ سال ۶ ماہ گیارہ دن ہے۔

لیکن تصنیف و تالیف کا مشغلہ اس سے بہت پہلے شروع ہو چکا تھا، چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں "ہدایۃ النحو" کی عربی شرح لکھی نیز بہت سے فتاویٰ لکھے جو حضرت والد ماجد کی تصحیح و تصدیق سے مزین ہوئے، ان سب کو چھوڑ دیجئے صرف مسند افتاء پر فائز ہونے کے وقت سے حساب لگایئے تو [illegible] دس لاکھ پینسٹھ ہزار آٹھ سو تینتالیس صفحات ہوتے ہیں۔

اور اگر یہ نکتہ ذہن میں رکھا جائے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ فل اسکیپ سائز پر لکھتے تھے اور خط بہت باریک ہوتا تھا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی فل اسکیپ سائز کی تحریر کتابی سائز پر کم از کم ڈیڑھ صفحے ضرور ہوتی تھی تو کتابی سائز پر صفحات کی تعداد تقریباً سولہ لاکھ ہو جائے گی اس تفصیل کی روشنی میں میرا تخمینہ بہت کم ہے۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی تصنیفات کے بارے میں واقف کاروں کی تحقیق یہ ہے کہ لگ بھگ ایک ہزار ہیں اور یہ صحیح ہے، حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی مدظلہٗ العالی نے بڑی کدوکاوش اور تلاش و جستجو سے ایک فہرست تیار کی ہے جس میں ساڑھے سات سو کی تعداد درج ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے ہزارہا ہزار فتاویٰ رجسٹر میں درج نہ ہو سکے میں نے خود مارہرہ اور جبل پور میں بہت سے ایسے فتاویٰ دیکھے ہیں جو مطبوعہ فتاویٰ میں نہیں خود فتاویٰ رضویہ کی کئی جلدیں غائب ہو گئیں کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com https://ataunnabi.blogspot.com/

الطلاق، کتاب السیر، کتاب الحظر والاباحہ غائب ہوگئیں۔ اب جو کچھ چھپے ہیں وہ ان جلدوں کے غائب ہونے کے بعد جو لکھے گئے ہیں وہ چھپے ہیں۔ حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ "کتاب الطلاق" پہلی جلد سے بھی زیادہ ضخیم تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بجائے ۱۲ ہزار صفحات کے مطبوعہ فتاوی رضویہ کے کل صفحات سات ہزار سے کچھ زائد ہیں۔

رسائل کا حال یہ ہے کہ سیکڑوں رسائل غیر متعلق لوگوں کے پاس اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے دست مبارک کے تحریر کردہ موجود ہیں۔

رسالہ مبارکہ "فوز مبین در رد حرکت زمین" اعلیٰ حضرت کے کتب خانے سے غائب ہے وہ ایک مولوی صاحب کے یہاں ملا جسے انھوں نے کثیر رقم کے عوض فروخت کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

رسالہ مبارکہ "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں نے ایک صاحب کے پاس دیکھا اس وقت زیروکس کی مشین ہندوستان نہیں آئی تھی میں نے مانگا کہ دیجئے نقل کرکے واپس کردوں گا انھوں نے انکار کر دیا اب کہتے ہیں کہ غائب ہوگیا۔

مطبوعہ فتاوی میں جگہ جگہ ملے گا۔ کہ تحریر فرمایا۔ کما فصلنا ھا فی فتاوینا، مگر تفصیل کہیں نہیں ملتی " انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ ـــــ ان تفصیلات کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ جن صاحب کا اندازہ یہ ہے کہ یومیہ ۵۶ سطروں کے لکھنے کا اوسط تھا تو یہ مستبعد نہیں۔ میں بہت تو کیا زود نویس بھی نہیں مگر بعض دنوں میں دو دو سو سطریں لکھیں۔

اور اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی زود نویسی کا حال یہ تھا کہ جناب سید قناعت علی صاحب فرماتے تھے" کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اتنا تیز لکھتے تھے کہ جب تحریر فرماتے تو معلوم ہوتا کہ لکھ نہیں رہے ہیں، ہاتھ میں رعشہ ہے، کبھی کبھی ہنگامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ضرورتوں کے موقع پر اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ایک صفحہ لکھ کر ہم لوگوں کو صاف کرنے کے لیئے دیتے ہم لوگ جتنی دیر میں ایک صفحہ صاف کرتے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ چار پانچ صفحات لکھ لیتے حالانکہ ہماری زود نویسی مشہور تھی؟ ایسا زود نویس شخص ۵۳ سال تک روزانہ سولہ سولہ، سترہ سترہ گھنٹے تک مسلسل تصنیف و تالیف کا کام کرے تو کوئی مستبعد نہیں کہ اس کی تصانیف کے صفحات دس پندرہ لاکھ تک پہونچ جائیں لیکن میں نے جو اندازہ لگایا ہے وہ اپنی تحقیق کے لحاظ سے لگایا ہے، یہ معاملہ جذبات کا نہیں، حقائق کا ہے، اسلیئے اس پر بہت سنجیدگی متانت اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی حاجت ہے — بات ایسی کہی جائے کہ اگر کوئی اسے چیلنج کرے تو ثابت کیا جاسکے اگر ضرورت ہوگی تو میں ثابت کردوں گا کہ تصانیف کے صفحات کم تعداد [illegible] لاکھ سے کم نہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس وقت میں نزہۃ القاری جلد ہشتم کی تصحیح اور فہرست سازی میں مصروف ہوں۔

معاندین نے اب نیا شگوفہ چھوڑا ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے کل یا اکثر رسائل فتاویٰ رضویہ کے جز ہیں اہلسنت یہ فریب دیتے ہیں کہ فتاویٰ رضویہ کو الگ شمار کرتے ہیں اور فتاویٰ رضویہ میں چھپے ہوئے رسائل کو الگ۔

اس پر گذارش یہ ہے کہ کچھ رسائل فتاویٰ رضویہ میں شامل کرکے چھاپ دیئے گئے ہیں جن کی تعداد ایک سو اکتالیس (۱۴۱) ہے۔ چلئے مجموعی میزان سے (۱۴۱) نکال دیجئے پھر بھی تعداد آٹھ سو سے زائد ہوتی ہے یہ کیا کم ہے۔

رسائل کی تعداد تو ایک ضمنی بات ہے اور تحقیقی بات تو یہ ہے کہ معاصرین کے سارے فتاویٰ ایک طرف رکھیں سب پر فتاویٰ رضویہ جلد اوّل بھاری ہوگا انصاف و دیانت شرط ہے جو تحقیقات اور استیعاب اور ابحاث اس میں موجود ہیں ان سے معاصرین کے سارے فتاویٰ خالی ہیں بلکہ اس کی گرد تک نہیں پہونچے ہیں مثال کے طور پر ایک سوال یہ ہے کہ کن کن چیزوں سے تیمم جائز ہے اور کن کن چیزوں سے جائز نہیں اس کا مجمل جامع جواب فقہ کی کتابوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں یہ ہے کہ زمین اور زمین کی جنس سے جو چیزیں ہیں ان سے تیمم جائز ہے زمین کیا چیز ہے سب کو معلوم ہے زمین کی جنس سے کیا کیا چیزیں ہیں اور جنس ارض سے مطلب کیا ہے اس سلسلے میں اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے مطالعہ کی وسعت اور ساتھ ہی ساتھ تحقیق و تفتیش دیکھئے تو عقل دنگ رہ جائے گی زمین میں کیا کیا چیزیں پیدا ہوتی ہیں کیسے پیدا ہوتی ہیں ان کے مادے کیا ہیں ان سب پر وہ اعلیٰ درجے کی تحقیق فرمائی کہ معدنیات کا بڑا سے بڑا ماہر بھی اس کی گرد تک نہیں پہنچ سکتا۔ تحقیق فرمائی کہ ایک سو اسی (۱۸۰) چیزوں سے تیمم جائز ہے اور ایک سو تیس (۱۳۰) چیزیں ایسی ہیں جن پر بظاہر جنس ارض کا شبہہ ہوتا ہے مگر حقیقت میں جنس ارض سے نہیں اس لئے ان سے تیمم صحیح نہیں قسم اول میں ایک سو سات چیزیں اعلیٰحضرت قدس سرہ کی استخراج ہیں اور قسم ثانی میں تہتر (۷۳) کا استخراج ہے میں نے تو بار بار علانیہ کہا کہ متقدمین فقہاء [illegible] سے ہر علم میں بدرجہا فائق تھے۔

اور ہر تصنیف تحقیق و تدقیق کے اس اعلیٰ درجہ پر ہے جس میں کسی موافق کو نہ کسی اضافے کی گنجائش اور نہ کسی مخالف کو مجال دم زدن جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کی بحث کے تمام گوشوں کو ایسا واضح و آشکارا اور مبرہن، مدلل کر دیا جس میں نہ کہیں لوچ ہے نہ ابہام نہ خفا۔ علمائے حرمین طیبین نے جنکی چند تصنیفات کے مطالعہ کے بعد ان کے وسعت معلومات تبحر علمی، نکتہ رسی، تحقیق و تدقیق سے متاثر ہو کر یہ فرما دیا۔

لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

کے مصداق ہیں۔ ترجمہ۔ اللہ کے لئے یہ بڑی بات نہیں کہ ساری دنیا ایک شخص میں جمع فرما دے اور انکے ایک فتویٰ کو مطالعہ کرنے کے بعد فرمایا "لو [illegible] ابو حنیفة لقرت عینه ولجعله من اصحابه" اگر انھیں امام ابو حنیفہ دیکھ لیتے تو ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو جاتی اور انھیں اپنے اصحاب میں شامل کر لیتے۔

لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سب فضائل و کمالات پر پردہ ڈالنے کے لئے جوش عناد و تعصب میں انھیں بدنام کرنے کے لئے یہ رات دن پروپگنڈہ کرتے رہتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بہتے ہیں کہ انھوں نے سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں کیا ہے کہ اپنے سوا سب کو کافر کہہ کر مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہے اور فتنہ و فساد پھیلایا ہے اس لئے آج کے اس عظیم الشان امام احمد رضا سیمینار میں جس میں ملک کے مختلف طبقات کے ارباب علم و دانش اور محققین مجدد اعظم اعلیٰ حضرت کی زندگی کے بہت سے گوشوں پر روشنی ڈالیں گے میں نے اپنے لئے یہ تجویز کیا کہ مسئلہ تکفیر پر کچھ لکھوں سیمینار کے ارکان کی بھی یہی خواہش تھی جو لوگ داور محشر کے روبرو حاضر ہونے اور ذرّے ذرّے کے حساب دینے پر اعتقاد رکھتے ہیں ان سے میری یہ گذارش ہے کہ وہ فرقہ وارانہ عصبیت اور طبقاتی عناد سے بالاتر ہو کر میری ان سطور کو ٹھنڈے دل اور دیانت کے ساتھ پڑھیں اور پھر غور کریں اور حقیقت کی تہ تک پہونچنے کی کوشش کریں اس سلسلے میں پہلے چند بنیادی باتیں ذہن نشین کر لیں جن پر ان تمام لوگوں کا اتفاق ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، اور جو مسئلہ تکفیر کے اصل الاصول ہیں۔

کیا تکفیر جرم ہے؟

اس سلسلے میں پہلی بحث یہ آتی ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور اس کا بھی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں لیکن اس سے کوئی ایسا فعل یا اس کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل جائے جو واقعی کفر ہو تو کیا اس صورت میں اسے کافر کہنا جرم ہے یا اسے کافر کہنا فرض ہے۔ اسے کافر کہنا تخریب ہے یا تعمیر ہے، فتنہ پھیلانا ہے یا فتنہ ختم کرنے کی جد و جہد ہے ایسے شخص کو کافر کہنا تعمیر نہیں تخریب ہے اور فتنہ فرو کرنے کی جد و جہد نہیں بلکہ فتنہ انگیزی ہے۔

اس سوال کے جواب میں ہم حقیقت حال پر مطلع ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو دینیات کی کتابوں کے ابواب میں سے باب المرتد کے مطالعہ کی زحمت دیں گے۔

اسلاف کے عہد ہی سے عقائد و فقہ کی کتابوں میں بالاتفاق ہر طبقہ کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں ایک مستقل باب رکھا ہے جس میں ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

افعال اور ان کلمات کو تفصیل کے ساتھ لکھتے آئے ہیں اور نہایت صراحت کے ساتھ بغیر کسی اشتباہ کے واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جس نے یہ کام کیا وہ کافر اور جس نے یہ قول کیا وہ کافر۔

بلکہ خود قرآن مجید پہ نظر کی جائے تو اس میں عہد رسالت کے بہت سے نمازیوں غازیوں پہ قسمیں کھا کھا کر کلمہ پڑھنے والوں کو اس بنا پر کہ انھوں نے کوئی کلمہ کفر بکا کافر فرمایا۔ ابن ابی شیبہ، ابن منذر، ابوالشیخ، عدی بن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں یہ حدیث ذکر کی کہ کچھ لوگوں نے یہ کہہ دیا تھا " یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا فی یوم کذا وکذا وما یدریه بالغیب " محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے انھیں غیب کی کیا خبر ـــــــ یہ کہنے والے وہ لوگ تھے جنھوں نے [illegible] اعلان کیا تھا امنا باللہ وبالیوم الآخر الخ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور جنھوں نے ان زوردار الفاظ میں رسالت کا اقرار کیا تھا " نشھد انک لرسول اللہ " ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بلاشبہ ضرور اللہ کے رسول ہیں جنھوں نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمرکاب اور ان کے جھنڈے کے نیچے جہاد کے لئے نکلتے تھے مگر جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کی کیا خبر تو انھیں بلوایا اور ان سے مواخذہ فرمایا کہ تم لوگوں نے ایسا کہا ہے؟ تو انھوں نے کہا "انما کنا نخوض ونلعب" ہم تو یونہی ہنسی اور کھیل کر رہے تھے اس پر اللہ عزوجل نے ان زوردار کلمہ پڑھنے والے نمازیوں غازیوں مدنیوں کے بارے میں یہ حکم ارشاد فرمایا قل اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم

تفسیر درمنثور جلد ثالث ص۲۵۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(آیت ۶۵۔ ۶۶ سورۂ توبہ) اے محبوب ان سے فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ مسلمان ہونے کے بعد تم بلا شبہہ کافر ہو گئے۔

عہد رسالت میں دو شخصوں میں جھگڑا ہوا مقدمہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا حضور نے ایک کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے کہا کہ اس کی حضرت عمر کے یہاں اپیل کریں۔ دونوں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے معاملہ عرض کرنے کے اثنا میں جس کے حق میں فیصلہ ہوا تھا اس نے یہ بھی بتا دیا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے موافق فیصلہ فرما دیا ہے دریافت فرمایا کیا رسول اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے عرض کیا جی ہاں! فرمایا تم دونوں اسی جگہ ٹھہرو گھر کے اندر تشریف لے گئے اور تلوار لے کر باہر تشریف لائے اور اسے قتل کر دیا جس نے کہا تھا کہ حضرت عمر کے یہاں اپیل کریں دوسرا بھاگ کر خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ عمر نے میرے حریف کو قتل کر دیا۔ فرمایا عمر کسی مسلمان کو قتل نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى	اے محبوب تیرے رب کی قسم وہ مسلمان
يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ	نہ ہوں گے جب آپس کے جھگڑوں میں تمہیں حاکم
ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	نہ بنائیں اور تم جو فیصلہ کر دو اس سے دلوں میں
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا	رکاوٹ نہ پائیں اور اسے کما حقہ
تَسْلِيْمًا۔ (النساء آیت ۶۵)	مان نہ لیں۔

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قتل پر قصاص یا دیت کچھ بھی نہیں واجب فرمائی یہ بدنصیب جس نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور اس کی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں

۲۔ تفسیر در منثور جلد ثانی ص۱۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپیل کرنے گیا تھا۔ کلمہ گو تھا اپنے کو مسلمان کہتا تھا مگر اللہ عزوجل نے نہایت
واضح غیر مبہم الفاظ میں فرمایا کہ ایسے لوگ جو میرے رسول کے فیصلے کو نہ مانیں
مسلمان نہیں۔ اب نص قرآن سے ثابت ہوگیا کہ اگر کسی سے کوئی کفر سرزد ہو یا
اس نے کوئی کلمۂ کفر بکا تو وہ بلا شبہہ کافر ہے اگرچہ وہ کلمہ پڑھتا ہو، نماز پڑھتا
ہو جہاد کرتا ہو اور اگر بالفرض یہ جرم اہانت رسول کا ہے تب تو معاملہ بہت ہی
سنگین ہے اور ایسا سنگین کہ علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ اگر کوئی گستاخ رسول
توبہ بھی کرلے حاکم اسلام اسے زندہ نہ چھوڑے گا۔ اٹھا کے دیکھئے شفاء اور اس کی
شروح، درر غرر، درمختار وغیرہا اس سے ثابت ہوگیا کہ اگر کوئی شخص اپنے آپکو
مسلمان کہے اور نماز پڑھے، زکوٰۃ دے، روزے رکھے، حج کرے، دن رات
[illegible] مشغول رہے اور کبھی خلاف شرع تو کے
بھی نہیں لیکن اگر اس سے کوئی کفر سرزد ہو جائے یا کوئی کفری قول بک دے
تو اسے کافر کہنا نص قرآن فرض ہے یہ جرم نہیں بہت بڑی عبادت ہے یہ جہاد
بالقلم ہے، جہاد باللسان ہے اور اسلامی شریعت کو فاسد مادوں سے پاک
کرنے کی سعی مشکور بلکہ حقیقت میں سنت خدا ہے سنت رسول ہے اسے جرم
کہنا ایسے فرض شناس عالم کو مورد طعن و تشنیع بنانا خود بہت بڑا جرم ہے اس سلسلے
میں ایک بہت بڑا مغالطہ یہ دیا جاتا ہے کہ عقائد کا یہ مسلم الثبوت قاعدہ ہے کہ اہل
قبلہ کی تکفیر جائز نہیں یعنی جو کعبہ مقدسہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے اسے کافر کہنا
درست نہیں اس پر ہماری دوگذارش ہے کہ جو لوگ علماء کے اس ارشاد
کو اپنے لئے بطور سپر استعمال کرتے ہیں خود ان کا عمل اس کے خلاف ہے
مثلاً قادیانیوں کی تکفیر یہ لوگ بھی کرتے ہیں جب کہ قادیانی بھی ہمارے قبلہ
کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں اب ہر شخص کے لیے ملحوظ فکر یہ ہے کہ اگر اہل
قبلہ کا مطلب ہے کہ جو قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے وہ بہرحال مسلمان ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہ کتنے ہی بڑے کفر کا ارتکاب کرے تو پھر آپ لوگ قادیانیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں ——— دوسری بات یہ ہے کہ اہل قبلہ کا یہ معنیٰ نہیں جو آپ بتا کر اپنے لئے ڈھال بناتے ہیں اہل قبلہ کے معنی یہ ہیں کہ جو کعبہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کرتا ہو۔ لیکن اگر کوئی کعبہ کی طرف منھ کر کے نماز پڑھتا ہے اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ اہل قبلہ میں سے ہے ہی نہیں ——— آیئے اس توضیح کو اپنے عہد کے سب سے بڑے فقیہ اور محدث حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنئے

اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله بالكليات والجزئيات وما اشبه ذالك من المسائل فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفي الحشر او نفي علمه سبحانه بالجزئيات لا يكون من اهل القبلة وان المراد بعدم تكفير احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا يكفر ما لم يوجد شيء من امارات الكفر وعلاماته ولم يصدر عنه شيء من موجباته۔

(شرح الفقه الاكبر ص ۱۸۹)

اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین پر اتفاق رکھتے ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا جسموں کا حشر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام کلیات و جزئیات کو جانتا ہے اور اس کے مثل اور مسائل ——— اور جو شخص اپنی زندگی بھر طاعات و عبادات کا پابند رہے اور عالم کے قدیم ہونے کا اعتقاد کرے یا حشر کا انکار کرے یا اللہ تعالیٰ کے جزئیات جاننے سے انکار کرے وہ اہل قبلہ سے نہیں ہوگا ———

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے سے اہلسنت کے نزدیک مراد یہ ہے کہ اس کو اس وقت تک کافر نہ کہا جائے گا جب تک کفر کی نشانیوں اور اس کی علامتوں میں سے کچھ نہ پایا جائے اور کفر کے موجبات میں سے کوئی چیز اس سے صادر نہ ہو۔

اس سلسلے میں سب سے اہم اور قابل توجہ اور قابل حفظ امر یہ ہے کہ عہد صحابہ سے لے کر آج تک تمام کلمہ گو افراد کے رہنماؤں کا طریقہ عمل کیا تھا

صحابۂ کرام کا عمل

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد پاک میں خوارج پیدا ہوئے جنھوں نے صرف اس بنا پر کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صفین کے موقع پر تحکیم قبول کر لی تھی کہ دونوں فریق اپنا اپنا ایک ایک حکم بنا لیں اور وہ جو فیصلہ کریں اسے دونوں فریق قبول کریں حضرت علی کو کافر کہا اور دلیل میں یہ آیت پیش کی۔ ان الحکم الا للّٰہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے شدید قتال فرمایا حتیٰ کہ اس کی پوری جد وجہد فرمائی کہ ان سب کو نیست و نابود کر دیں جنگ کے اختتام کے بعد فرمایا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب تم نے بدترین خلق کو قتل کیا ــــــ انھیں کے عہد پاک میں وہ لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معبود کہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ انھیں پکڑ کر آگ میں جلا دیا جائے چنانچہ اسی پر عمل درآمد ہوا ـــــــ

تابعین کرام

تابعین کے عہد میں خوارج اور معتزلہ پیدا ہوئے جن میں خوارج نے بہت قوت پکڑ لی تابعین کرام نے مسلسل ان سے جہاد کیا اور ان کے گمراہ کن اقوال کا شدید رد فرمایا ائمہ مجتہدین کے عہد میں اور کچھ مزید گمراہ فرقے پیدا ہوئے۔ قدریہ، جہمیہ وغیرہ مجتہدین کرام نے ان سب کا پوری قوت کے ساتھ رد فرمایا۔ جب مامون کے عہد سے معتزلہ ابھرے تو تمام محدثین فقہاء نے مل جل کر ان کا قلع قمع کرنے کی جد و جہد کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

روافض دوسری صدی ہی میں پیدا ہو چکے تھے لیکن ان کی نہ کوئی تنظیم تھی اور نہ ان کے عقائد منضبط لیکن جب کسی بھی بزرگ کو ان کے گمراہ کن اقوال کی اطلاع ملتی تو اس کا شدید رد فرماتے یہاں تک کہ حضرت زید شہید سے جب دشمنوں سے مقابلہ کے وقت ان رافضیوں نے یہ مطالبہ کیا کہ حضرات شیخین پر تبرا کیجئے تو انھوں نے انکار فرما دیا اور انھیں اپنی جماعت سے الگ کر دیا اور صاف صاف ارشاد فرمادیا رفضونا فرفضناھم ۔ انھوں نے ہم کو چھوڑ دیا تو ہم نے بھی ان کو چھوڑ دیا اور جب روافض منظم ہو گئے اور ان کے عقائد مدون ہو گئے تو علماء اسلام نے ان کا مکمل رد کیا ____

ہمارے ہندوستان میں فرقہ مہدویہ پیدا ہوا تو علماء خاموش نہیں بیٹھے اور ان کے استیصال کی حتی الوسع پوری جدوجہد فرمائی۔

غرض کہ اسلام کی پوری تاریخ اس کی شاہد ہے کہ جب بھی سواد اہل اسلام کے خلاف کوئی کلمہ گو غلط عقائد و نظریات لے کر اٹھا تو علماء نے اسے نہیں بخشا کیسے بخشتے جبکہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اذا ظہرت الفتن او البدع ولم یظہر العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین جب فتنے یا گمراہیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنے علم کو ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے ____

ہماری اس گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی کلمہ گو سواد اہل اسلام کے خلاف کسی عقیدے یا نظریے کو پھیلانے کی کوشش کرے تو ذمہ دار علماء و مشائخ مفتیان عظام پر فرض ہے کہ اپنی وسعت و قوت بھر انکار کریں اس کے باطل نظریات کو غلط ثابت کریں اور شریعت کی رو سے اس پر جو حکم عائد ہوتا ہو اسے برملا بیان کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آمدم برسرِ مطلب

مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ نے جن افراد کی تکفیر کی ہے وہ مذکورہ بالا اللہ عزوجل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ سے لے کر آج تک کے تمام علماءِ اہلِ سنت کے اسوہ اور طریقہ کی پیروی میں کی ہے اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے جن لوگوں کی تکفیر کی ہے واقعی ان لوگوں سے کفر سرزد ہوا ہے یا نہیں؟ اور وہ کفر کے مجرم ہیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں چار نام قابلِ ذکر ہیں مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا خلیل احمد انبیٹھی، مولانا اشرف علی تھانوی قبل اس کے کہ ہم ان کا جائزہ لیں پہلے یہ بتادیں کہ ان لوگوں کا رابطہ کس طبقہ سے ہے یہ چار افراد مولانا اسمٰعیل صاحب دہلوی کے پیرو اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان، صراطِ مستقیم، یکروزی، ایضاح الحق وغیرہ کے مطابق عقیدہ رکھنے والے اور عمل کرنے والے ہیں ان چاروں میں سب سے مکرم و محترم مولانا رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھا ہے ــــ

"تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے" فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی ص۴۱

یہ مولوی اسمٰعیل دہلوی وہی ہیں کہ جب انھوں نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان لکھی تو ان کے ہم عصر دہلی کے تمام علماءِ اہلسنت نے بالاتفاق ان کا رد لکھا اور ان کی تکفیر کی جس کی تفصیل استاذ الاساتذہ حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کی کتاب تحقیق الفتویٰ یا ابطال الطغویٰ میں مذکور ہے۔ جس کی تصدیق اس عہد کے تمام ان علماء دہلی نے فرمائی ہے جو مسلّم الثبوت و معتمد علیہ تھے اسی کتاب تقویۃ الایمان کے رد میں خود مخالفین کے اہلِ خاندان بلکہ عمزاد مولانا محمد موسیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ور مولانا مخصوص اللہ نے معید الایمان لکھی اس کے علاوہ ملک کے ہر طبقہ سے
س کتاب کا رد لکھا گیا۔ مولوی اسمٰعیل کے مارے جانے کے بعد ان کے ہمنواؤں
نے ان کی تائید میں جو کتابیں لکھیں ان سب کا رد مسلسل ہوتا رہا جس کی ایک
بہت بڑی نظیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی کتاب فیصلہ ہفت مسئلہ ہے
ور ان کے مرید اور خلیفہ مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری کی کتاب انوار ساطعہ
ہے ____

مجدد اعظم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قدس سرہٗ جب مسند رشد و
ہدایت پر فائز ہوئے تو ملک کا ماحول یہ تھا کہ انھیں مولوی اسمٰعیل دہلوی کے
پیروکار مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کے خلاف پورے ملک میں
یک شورش بپا تھی جس کی تفصیل آگے آرہی ہے اور انھیں مولوی اسماعیل
دہلوی کے مذہب کی نشر و اشاعت کرنے والے مولوی رشید احمد گنگوہی اور
مولوی خلیل احمد انبیٹھی کی کتاب براہین قاطعہ نے ملک میں آگ لگا رکھی تھی جسکے
نتیجے میں سنہ ۱۳۰۶ھ میں ریاست بہاول پور میں خود کتاب کے مصنف مولوی خلیل احمد
نبیٹھی اور حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری کے مابین ایک اہم تاریخی مناظرہ
ہوا جس مناظرہ کے حکم نے مولوی خلیل احمد انبیٹھی وغیرہ کے خلاف اپنا فیصلہ
دیا ____ جب مجدد اعظم اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ تحذیر الناس
براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی ان عبارتوں پر مطلع ہوئے جن میں ضروریات دین
کا انکار اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین تھی تو یہ کیسے ممکن تھا کہ
اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اسے برداشت فرماتے آپ نے پہلے ان لوگوں کے رد میں
رسائل لکھے جیسے جزاء اللہ عدوہ، سبحان السبوح وغیرہ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں
مگر ان لوگوں نے نہ تو اعلیٰحضرت کے رسائل کا کوئی جواب دیا اور نہ ان عبارتوں
سے رجوع اور توبہ کیا اس لیے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے سنہ ۱۳۲۰ھ میں ان کی تکفیر

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرمائی اعلیحضرت قدس سرہٗ کی تکفیر حق ہے یا باطل، صحیح ہے یا غلط ـــــ اب آیئے اُسے عقائد کی کسوٹی پر رکھئے۔

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اور صحابۂ کرام نے اور سلف وخلف پوری امت نے خاتم النبیین کے معنی صرف آخر الانبیا بتایا یعنی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت نہیں مل سکتا اور کوئی نبی نہیں ہو سکتا ہے ـــــ وہ بھی اس قید کے ساتھ کہ اس میں نہ تو کسی تاویل کی گنجائش ہے نہ کسی تخصیص کی ـ تصریحیں فرما دیں کہ اگر کوئی اس میں کسی قسم کی تاویل یا کوئی تخصیص کرے تو وہ کافر ہے جس پر احادیث کریمہ اور ارشادات سلف وخلف نقل چلی ہیں جسے اس کی تفصیل دیکھنی ہو وہ مجدد اعظم اعلیحضرت قدس سرہٗ کا رسالہ مبارکہ (جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ) کا مطالعہ کرے جس میں ایک سو تیس احادیث کریمہ اور تین ارشادات علماء سے ثابت فرمایا ہے ـ

کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ایسا قطعی یقینی معلوم ومشہور ہے جس میں کسی قسم کے شبہہ کی گنجائش نہیں ـ جیسے علماء تو علماء عوام بھی جانتے ہیں ـ اگر عوام سے پوچھا جائے کہ خاتم النبیین کے معنی کیا ہیں ؟ تو وہ بھی بلا توقف بتا دیں گے کہ "آخری نبی" اسی وجہ سے یہ ضروریات دین سے ہے امام قاضی عیاض شفاء میں فرماتے ہیں ـ

(۱) لانہ اخبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس	نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور یہ خبر دی کہ اللہ عزوجل نے انھیں خاتم النبیین بنایا اور پوری مخلوق کا رسول بنایا تمام امت کا اس پر اجماع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جمعت الامة على حمل
هذا الكلام على
ظاهره وان مفهومه
المراد به دون تاویل
ولا تخصيص فلا شك في كفر
هولاء الطوائف كلها قطعا۔ جلد دوم

ہے کہ یہ کلام (خاتم النبیین) اپنے
ظاہری معنی پر محمول ہے اس کا جو مفہوم
ہے یعنی آخری نبی ہونا یہی مراد ہے جس میں
نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی تخصیص ہے تو
مذکورہ بالا لوگوں کے کافر ہونے میں ہرگز
کوئی شک نہیں۔

(۲) شفاء کی اس عبارت کو محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند نے بھی اپنی کتاب ختم النبوۃ فی الآثار میں قادیانیوں کے خلاف بطور سند ذکر کیا ہے۔

(۳) حجۃ الاسلام امام غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں۔

ان الامة فهمت من هذا [illegible]
انه افهم عدم نبي بعده ابدا
وعدم رسول بعده ابدا وانه
ليس فيه تاويل ولا تخصيص
ومن اول بتخصيص فكلامه
من انواع الهذيان لا يمنع
الحكم بتكفيره لانه مكذب
لهذا النص الذي
اجمعت الامة على انه
غير مؤول ولا مخصوص

امت نے اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ
حضور کے بعد کبھی بھی کوئی نبی ہوگا
نہ کوئی رسول نیز یہ کہ اس میں نہ کوئی
تاویل ہے نہ کوئی تخصیص اگر کوئی اس
میں تاویل و تخصیص کرے تو وہ ہذیان کی
قسم سے ہے اور اسے کافر کہنے سے کوئی
چیز مانع نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اس نص
کو جھٹلا رہا ہے جس کے بارے میں امت
نے اجماع کیا ہے کہ اس میں تاویل ہے نہ
تخصیص۔

(۴) علامہ عبد الغنی نابلسی شرح الفوائد میں لکھتے ہیں۔

فساد مذهبهم فی
یعنی فلاسفہ کا یہ قول کہ نبوت کسب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عن البیان بمشاهدة العیان کیف وهو یؤدی الی تجویز نبی مع نبینا صلی الله علیه وسلم او بعده وذلك یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین وآخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاهره وهذه احدی المسائل المشهورة کفرنا بها الفلاسفة لعنهم الله تعالی

مل سکتی ہے۔ ایسا کھلا ہوا فساد ہے جو محتاج بیان نہیں کیسے فاسد نہ ہوگا جب کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یا حضور کے بعد کسی نبی کا ہونا جائز ہے! اسے قرآن کی تکذیب لازم ہے اس لیے قرآن نے اس پر نص فرمادی ہے کہ حضور خاتم النبیین اور آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے کہ میں سب میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر باقی ہے اور یہ ان مسائل میں سے ایک ہے جس کی بنا پر ہم نے فلاسفہ کو کافر کہا ہے اللہ تعالیٰ ان پر لعنت فرمائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

(۱) ناظرین! غور کریں کہ ان تینوں عبارتوں سے ظاہر ہوگیا کہ پوری امت کا اس پر قطعی یقینی اجماع ہے کہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کے معنی صرف یہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی آخری رسول ہیں حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی نبی ہونے کو جائز جاننے والا کافر ہے خواہ وہ نبی بالفرض مانے یا ظلی بروزی بہر حال کافر ہے۔

(۲) حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کوئی نبی جائز ماننا خاتمیت محمدی کے منافی ہے اس کے معارض ہے، قرآن کی تکذیب ہے۔

(۳) لہٰذا یہ کہنا اگر حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو آپ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا قرآن کی تکذیب ہونے کی وجہ سے کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے۔

(۴) ان عبارتوں نے بتایا کہ امت کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اس میں نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے نہ کسی تخصیص کی بلکہ کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کرنے والا کافر ہے اس لئے یہ کہنا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے نہیں نبی بالذات کے ہیں ضرور کفر ہے اور ایسا کہنے والا ضرور کافر ہے۔

اب آیئے اس خصوص میں دیوبندی مکتب فکر کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

نانوتوی صاحب کی کفری عبارت

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۳،۴ پر لکھتے ہیں۔

اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنا چاہیئے کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب زیادہ گوئی کا وہم ہے۔
آخر اس وصف میں اور قد و قامت شکل و رنگ حسب و نسب سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ کیا فرق ہے؟ جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔

دوسرے رسول اللہ صلعم کی جانب نقصان قدر کا احتمال ہے۔
۳ کیونکہ اہل کمال کے کمالات کا ذکر کیا کرتے ہیں لہٰذا ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔
باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے۔

پر جملہ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔ اور جملہ" ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا؟ جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا۔
اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لیئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے ص ۳ ـــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کا انکار

ہم نے تحذیر الناس کی اس موقع کی عبارت پوری لفظ بلفظ نقل کر دی ہے۔ ناظرین اسے بغور پڑھیں۔ کیونکہ عبارت بہت گنجلک اور پیچیدہ ہے ہو سکتا ہے کہ ایک بار پڑھنے سے نہ سمجھ میں آئے تو بار بار پڑھیں اور عربی فارسی الفاظ کے ترجمے کسی لغت کی کتاب میں دیکھیں ہم نے اپنی طرف سے کوئی تشریح اس لیے نہیں کی کہ ہو سکتا ہے نانوتوی صاحب کے کسی نیاز مند کو یہ کہنے کی گنجائش مل جائے چونکہ تحذیر الناس کی عبارت کا مطلب غلط بتایا ہے اس لیے اس کے معنی کفری ہو گئے۔ البتہ ناظرین ہماری مندرجہ ذیل گذارش کو بغور پڑھ لیں اور خود فیصلہ کریں۔

نانوتوی صاحب نے اس عبارت میں بڑے شد و مد اور زور و شور سے یہ ثابت کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین نہیں ہیں نہ یہ معنی کسی طرح بن سکتے ہیں خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہونے کو انھوں نے سترہ طریقوں سے باطل مانا ہے

اوّل۔ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونا" ناسمجھ عوام کا خیال ہے۔ واضح ہو کہ یہاں اس عبارت میں عوام کے مقابلہ میں اہل فہم بولے ہیں جس سے متعین ہے کہ عوام سے مراد ناسمجھ لوگ ہیں۔

دوم۔ اسے خیال بتایا عقیدہ نہیں خیال کا معنی وہم گمان ہوا ہے وغیرہ کے ہیں اب اس کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی عقیدہ نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

جو قطعی یقینی غیر متزلزل ہوتا ہے۔ بلکہ ناسمجھ عوام کی رائے ہے جو انھوں نے از خود قائم کرلی ہے قرآن وحدیث واقوال سلف سے ثابت نہیں۔

سوئم۔ آخری نبی ہونے کو مقام مدح میں یعنی تعریف کے موقع پر ذکر کرنا صحیح نہیں۔ اور یہ آیت کریمہ مقام مدح میں ہے ۔۔۔ اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین آخری نبی کے معنی میں نہیں ۔۔۔ اس کا صاف صاف مطلب ہوا کہ آخر الانبیاء ہونے میں کوئی مدح نہیں کچھ فضیلت نہیں نہ بالذات نہ بالعرض۔

چہارم۔ اس آیت کو مقام مدح میں نہ مانیں اور خاتم النبیین کو اوصاف مدح میں سے تسلیم نہ کریں تو خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونا درست ہو سکتا ہے مگر چونکہ آیت کریمہ مقام مدح میں ہے اور خاتم النبیین وصف مدح ہے اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا درست نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE SPIRITUAL REPOSITORY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

پنجم۔ اگر خاتم النبیین کا معنی آخری نبی مرادلیں گے تو خدا کے بے ہودہ گو لغو گو ہونے کا وہم ہوگا ۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آخری نبی ہونا بیہودہ اور لغو وصف ہے جس میں کچھ بھی فضیلت نہیں نہ بالذات نہ بالعرض۔

ششم۔ آخری نبی ہونا قد وقامت وغیرہ ایسے اوصاف میں سے ہے جنھیں فضائل میں کچھ دخل نہیں اس کا صاف صاف بالکل واضح غیر مبہم یہ معنی ہوا کہ آخری الانبیاء ہونے میں کچھ فضیلت نہیں نہ بالذات نہ بالعرض۔

ہفتم۔ اگر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقصان قدر کا احتمال لازم آئے گا یعنی یہ کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کم ہے ۔۔۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ آخری نبی ہونا ایک ناقص وصف ہے جس میں کچھ فضیلت نہیں ہے نہ بالذات نہ بالعرض۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ھشتم۔ آخری نبی ہونا ایسے ویسے یعنی معمولی درجہ کے لوگوں کے عام اوصاف کی طرح ہے اس کا بھی حاصل یہی ہے کہ آخری نبی ہونے میں کچھ فضیلت نہیں نہ بالذات نہ بالعرض۔

نہم۔ اگر خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین لیں گے تو اس آیت کے پہلے والے جملے اور اس میں تناسب نہ رہے گا۔

دھم۔ ایک کا عطف دوسرے پر درست نہ ہوگا۔

یازدھم۔ ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک بنانا صحیح نہ ہوگا۔

دوازدھم۔ اللہ کے کلام معجز نظام میں بے ارتباطی لازم آئے گی۔

سیزدھم۔ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی اتباع کو روکنے کے لئے اس آیت میں خاتم النبیین نہیں فرمایا گیا اگر یہ روکنا مقصود ہوتا تو ضرور خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء ہوتے مگر چونکہ روکنا اس سے مقصود نہیں اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء نہیں۔

چہاردھم۔ اس کا یہ موقع نہیں اس کے بیسیوں اور دوسرے مواقع تھے۔

پانزدھم۔ آخری نبی ہونے پر بنائے خاتمیت نہیں کسی اور بات پر ہے۔

خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے نہیں خاتمیت کی بنا ء آخری ہونے پر نہیں۔ یہ ثابت کرنے کے بعد نانوتوی صاحب خاتم النبیین کے معنی اور جس پر خاتمیت کی بنا ہے صفحہ ۲ پر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ــــ

سو اسی طور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں ـــ اور سوائے آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ـــ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب یہ بات بالکل صاف ہو گئی کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ بالذات نبی ہوتا ہے اور خاتمیت کی بنیاد نبی بالذات ہونے پر ہے

شانزدہم: اسی لئے صفحہ ۱۴ پر یہ نتیجہ نکالا ——— "غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔

ہفدہم نیز صفحہ ۲۸ پر مزید نتیجہ یہ نکالا۔ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ کل سترہ وجوہ ہوئے جن سے نانوتوی صاحب نے اپنا یہ عقیدہ ثابت کیا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین نہیں بلکہ نبی بالذات کے ہیں ———

نیز یہ بھی واضح کر دیا کہ نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا کسی طرح لازم نہیں ———

(اولاً) نانوتوی صاحب جیسا بیدار مغز محقق ماہر مناظر اگر نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا لازم مانتا تو صفحہ ۱۴ پر یہ نہیں لکھتا۔

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں کوئی اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"

(ثانیاً) صفحہ ۲۸ پر یہ نہیں لکھتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بلکہ

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں ہوں۔ یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی نبی تجویز کیا جائے ـــ"

ظاہر ہے کہ اگر واقعی خاتمیت ذاتی کو زمانی لازم ہوتی تو حضور کے زمانہ میں کسی نبی کے ہونے سے آپ کا خاتم ہونا ختم ہو جاتا اور آپ کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت محمدی رخصت ہو جاتی۔ اس لئے کہ ہر ادنیٰ سی عقل رکھنے والے پر یہ بات واضح ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اسکے منافی ہے کہ حضور کے عہد مبارک میں یا بعد میں کوئی نیا نبی کہیں بھی پیدا ہو ـــ اور نانوتوی صاحب یہ تصریح کرتے ہیں کہ بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کسی جدید نبی کے ہونے کے باوجود آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا۔ اور آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ تو ثابت کہ وہ نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا لازم نہیں مانتے۔ اس لئے کہ جو چیز لازم کے منافی ہے وہ ملزوم کے بھی ضرور منافی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد میں کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی ضرور ختم ہو جائے گی اور جب یہ ختم تو اس کا ملزوم خاتمیت ذاتی بھی ختم ـــ جب صورت حال یہ ہے کہ خاتمیت ذاتی کو زمانی لازم مانیں تو دونوں ختم ـــ

ثالثاً۔ نانوتوی صاحب ابتدا ہی میں چودہ وجوہ سے یہ ثابت کر آئے کہ خاتم النبیین کے معنیٰ آخر الانبیاء ہونا باطل ہے اور بطلان لازم بطلان ملزوم کو مستلزم ہے تو اگر ان کے عقیدے کے خلاف کوئی صاحب خاتمیت ذاتی کو لازم مانیں تو لازم آئے گا کہ خاتمیت ذاتی بھی باطل ـــ اب نہ ذاتی رہی نہ زمانی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رابعاً۔ نانوتوی صاحب کے نیازمند ناحق ان پر تہمت رکھتے ہیں اس کا ہمارے پاس یا اگر خود نانوتوی صاحب ہوتے تو انھیں کے پاس کیا علاج نانوتوی صاحب نے خود لکھا۔

"ہاں اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور رتبی سے عام لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شان محمدی خاتمیت رتبی ہے نہ زمانی" تحذیر الناس صہ ۸

اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ خاتمیت زمانی یعنی آخر الانبیاء ہونا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے شایان شان نہیں تو اسے لازم ماننے سے کیا فائدہ ـــ بلکہ الٹے لازم آئے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان جو وصف نہیں اسے حضور کے لیے ثابت مانا گیا اس میں نقصان قدر کا احتمال اور اللہ عزوجل کی طرف بیہودہ گوئی کا توہم ہوگا ـــ بلکہ آخر کے اس جملہ میں خاتمیت زمانی کا بالکل صفایا کر دیا خواہ خاتمیت کو مطلق مانیں خواہ اس میں عموم مجاز کا قول کریں۔ کہ جب یہ شایان شان نہیں تو اس کا اثبات حضور کے لئے لغو بے فائدہ ہی نہیں نقصان قدر کا سبب ہوگا۔

ان سب سے ہٹ کر خود نانوتوی صاحب کا ایک اعتراف سن لیجئے وہ اپنے مکتوب میں ایک معتمد علیہ خصوصی کو لکھتے ہیں۔

معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستاں ہمی باشد کہ زمانہ نبوی آخر است از زمانہ گذشتہ بعض نبی دیگر نخواہد آید مگری دانی لیں سخن ایست کہ سندے است در آنسے

خاتم النبیین کا معنی ظاہر پرستوں کی نظر میں یہی ہے کہ زمانہ نبوی گذشتہ انبیاء کے زمانہ سے آخر ہے اور اب کوئی نبی نہ آئے گا مگر تم جانتے ہو کہ یہ ایسی بات ہے کہ اس میں نہ تو کوئی تعریف ہے اور نہ کوئی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ ذمے ـــــــ براہین۔ قاسم العلوم ص۵۵ مکتوب اول بنام مولوی محمد فاضل ـــــ۔

ہر شخص جانتا ہے کہ مصنف اپنی مراد کو بخوبی جانتا ہے جب نانوتوی صاحب نے بغیر کسی ایچ پیچ کے صاف صاف بیان کر دیا کہ آخر الانبیاء ہونا مدح اور تعریف کی بات نہیں اس میں کوئی مدح نہیں ـــ جب کہ اس میں کوئی مدح نہیں تو اسے خاتم بالذات کو لازم مان کر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کرنا بقول نانوتوی صاحب بیہودہ لغو وغیرہ وغیرہ ضرور ہوگا پھر یہ کہنا کہ نانوتوی صاحب ختم ذاتی کے لئے ختم زمانی لازم مانتے ہیں تو ان پر تہمت اور افترا کے سوا اور کیا ہے۔

اس کلام سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ [illegible] بالذات کچھ فضیلت نہیں" میں بالذات کی قید صرف دانستہ بکار آید کے طور پر ہے ـــــ

ثابت ہو گیا کہ نانوتوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء نہیں صرف نبی بالذات کے ہیں جسے آخر الانبیاء ہونا لازم بھی نہیں ـــــ

اسی وجہ سے انھوں نے ص۱۴ ص۲۸ پر صاف صاف بلا کسی ابہام کے لکھ دیا ـــــ

اگر حضور کے زمانہ میں کوئی اور نبی پیدا ہو جائے تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جاتے تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

نانوتوی صاحب پر شرعی مواخذے

نانوتوی صاحب نے دیدہ و دانستہ بالقصد والارادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحذیر الناس کی ان عبارتوں میں مندرجہ ذیل قطعی یقینی ایسے کفریات کا ارتکاب کیا جس میں کسی قسم کے ذرہ برابر شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں جسمیں کسی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں نہ تاویل قریب کی نہ تاویل بعید کی۔

(۱) قرآن مجید کے ارشاد خاتم النبیین کے معنی سب میں پچھلا نبی آخری نبی خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے صحابہ کرام نے بتائے ــــ پوری امت نے بتائے اور اس پر پوری امت نے قطعی یقینی اجماع کرلیا کہ خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں ــــ وہ بھی اس تشریح کے ساتھ کہ اس میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کی ذرہ برابر کوئی گنجائش نہیں اس کو نانوتوی صاحب نے عوام محض ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا۔

(۲) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو ناسمجھ عوام میں داخل کیا۔

(۳) اس اصلی اولاجہ کے وصف مدح کو مقام مدح میں ذکر کے قابل ہونے سے انکار کیا اور اس کو وصف مدح ماننے سے بھی انکار کیا۔

(۴) اسے زیادہ گوئی یعنی بیہودہ گوئی لغو گوئی کہا۔

(۵) اسے فضیلت سے بالکلیہ خالی کہا۔

(۶) اسے ایسے ویسے گئے گذرے لوگوں کے احوال میں داخل کیا۔

(۷) اسے اللہ عزوجل کے کلام معجز نظام کے منافی کہا۔

(۸) اسے قرآن کے تناسب اور ارتباط میں مخل مان کر کہا۔

(۹) اسے جھوٹے مدعیان نبوت کے جھوٹے دعوائے نبوت کے سد باب کے لیئے نہیں مانا۔ اس آیت مبارکہ کو اس کا موقع نہیں مانا۔

(۱۰) اسے بنائے خاتمیت ماننے سے انکار کیا۔ بنائے خاتمیت دوسری بات پر رکھا۔

(۱۱) خاتم النبیین کا معنی اپنے جی سے یہ گڑھا آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوائے آپ کے اور انبیاء موصوف بوصف ــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نبوت بالعرض۔

(۱۳) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جدید نبی پیدا ہونے کو خاتمیت محمدی کے منافی نہ ماننا۔

(۱۴) حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جدید نبی کے پیدا ہونے کو خاتمیت محمدی کے منافی نہیں ماننا۔

اب ناظرین سے سوال ہے؟ کیا اتنے کفریات کے ارتکاب کے باوجود بھی تحذیر الناس کے مصنف نانوتوی صاحب مسلمان ہی رہے؟ کیا اب بھی ان کی تکفیر فرض نہیں تھی اس کا فیصلہ آپ حضرات پر چھوڑتا ہوں۔

تحذیر الناس کے خلاف شورش

یہی وجہ ہے کہ تحذیر الناس جہاں بھی پہونچی تو خود نانوتوی صاحب کے زمانے میں وہاں کے علماء نے اس سے بیزاری ظاہر کی۔ اسکا زبانی بھی اور تحریری بھی رد کیا۔ تحذیر الناس سے پوری امت بیزار تھی اس کو اشرف علی تھانوی نے اپنے ان الفاظ میں بیان کیا۔

جس وقت مولانا نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں بجز مولانا عبد الحی کے۔

(الافاضات الیومیہ جلد چہارم صفحہ ۵۸ ملفوظ نمبر ۹۳)

نانوتوی صاحب ایکبار ریاست رامپور گئے اس کا قصہ ارواح ثلثہ میں یوں لکھا ہے۔

اپنے کو ایک ملازم کی حیثیت سے ظاہر کیا اس لئے کہ خفیہ پہونچیں جب رامپور پہونچے تو جناب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے اپنا نام خورشید حسن بتلایا اور لکھوا دیا۔ اور ایک نہایت ہی غیر معروف سرائے میں مقیم ہوئے اس میں بھی ایک کمرہ چھت پر لیا یہ وہ زمانہ تھا کہ تحذیر الناس کے خلاف اہل بدعات میں ایک شور برپا تھا۔ مولانا کی تکفیر تک نوبت پہنچ گئی تھی حضرت کی غرض اس اخفاء سے یہی تھی کہ میرے علانیہ پہنچنے سے اس بارہ میں جھگڑے اور بحثیں نہ کھڑی ہو جائیں۔ (ارواح ثلثہ صفحہ ۲۶۱)

ارواح ثلثہ کے جاہل متعصب راوی نے تحذیر الناس کے رد کرنے والے علماء کو اہل بدعات قرار دیا۔ اب آیئے ان کے ایک نیاز مند دیوبندی جماعت کے حضرت بڑے امام ہیں کیونکہ حضرت دیوبندی برادری میں ایک عالم ہی نہیں بلکہ جمیعۃ العلماء کی ہیں۔ وہ ہیں انور شاہ کشمیری بلکہ ڈھابیلی یہ تحذیر الناس کی تردید کرتے ہوئے اپنے رسالہ خاتم النبیین کے صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں۔

وارادۂ ما بالذات وما بالعرض عرف فلسفہ است نہ عرف قرآن مجید وعرب ونہ نظم قرآن را بہم چوں گونہ ایمان ودلالت براں پس اضافہ استفاضۂ نبوت زیادت است بر قرآن محض اتباع ہوا۔

یعنی ما بالذات وما بالعرض کا ارادہ (جیسا کہ تحذیر الناس میں ہے) فلسفہ کا عرف ہے قرآن مجید کا عرف یا عرب کا محاورہ نہیں اور نظم قرآن کا اس کی طرف کوئی اشارہ ہے پس اضافہ استفاضۂ نبوت محض اتباع ہوا کی وجہ سے قرآن پر زیادتی ہے۔

یہی بزرگ قریب قریب یہی مضمون اپنے دوسرے رسالہ "عقیدۃ الاسلام" کے صفحہ ۲۵۶ پر لکھ چکے ہیں۔

دیکھئے انور صاحب نانوتوی صاحب کے بہت نیاز مند ہیں مگر تحذیر الناس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ین کلام مجید کی تمام امت کے خلاف جو تفسیر بالرائے کی ہے اسے رد کیجیے
ہیں صرف رد ہی نہیں اسے ابتداع ہوا یعنی خواہش نفسانی کی پیروی میں
قرآن مجید پر زیادتی قرار دے رہے ہیں۔ اب یہ فیصلہ ناظرین کریں کہ تمام امت
کی قطعی یقینی اجماعی تفسیر کے خلاف خواہش نفسانی سے قرآن مجید پر زیادتی
کرنے والا مسلمان ہے یا کافر؟ غالباً انور صاحب کا یہی جرم وہ جرم نابخشیدہ
ہے جس کی سزا میں انھیں دار العلوم دیوبند چھوڑنا پڑا جس کو وہ بڑی حسرت
ویاس سے کہا کرتے تھے "ہم نے کلمۂ حق کہا تو اس کی وجہ سے یہاں ڈھابیل
میں آنا پڑا"

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

گنگوہی اور انبیٹھوی صاحب کی مشترکہ کفری عبارت

جب دیوبندیوں نے میلاد، قیام، عرس، چادر وغیرہ کے خلاف پوری طاقت
سے مہم چلائی۔ متعدد فتاوی کتابچے شائع کئے تو جناب حاجی امداد اللہ صاحب
مہاجر مکی کے مرید اور خلیفہ مولانا عبد السمیع صاحب رامپوری نے انتہائی سنجیدگی
اور متانت کے ساتھ ان معمولات کے ثبوت میں ایک مبسوط کتاب انوار ساطعہ
لکھی جس پر گنگوہی صاحب کو بہت طیش آیا اور انھوں نے اس کے رد میں براہین قاطعہ لکھوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لکھی جو اپنے مرید اور خلیفہ خلیل احمد انبیٹھی صاحب کے نام سے چھپوائی یہ کتاب گنگوہی صاحب ہی کی لکھی ہوئی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے مؤرخ عاشق الٰہی میرٹھی نے تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۲۱ پر اسے ان کی تصنیفات کی فہرست میں داخل کیا ہے۔ لکھتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔

براہین قاطعہ ـــ یہ انوار ساطعہ کا جواب اور رد بدعات و تحقیق سنت میں وہ لاثانی کتاب ہے جس کو حضرت کے (گنگوہی) کمالات علمیہ و عملیہ کا مظہر کہیں تو بجا ہے سنت کے عشق میں جو غیرت اور جو انداز اور شان جلالی کا اظہار اس میں نظر آتا ہے دیگر تصانیف میں کم ہے۔

قصہ یہ ہے کہ مولوی عبد الجبار عمر پوری دیوبندی نے لکھا تھا۔ حضرت کی نسبت یہ اعتقاد کہ جہاں مولود شریف پڑھا جاتا ہے تشریف لاتے ہیں شرک ہے ہر جگہ موجود اللہ تعالیٰ ہے اللہ سبحانہ نے اپنی یہ صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ (انوار ساطعہ بالائے براہین قاطعہ صفحہ ۵۵)

نانوتوی گنگوہی تھانوی صاحبان کے پیر بھائی مولانا عبد السمیع صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ نے انوار ساطعہ میں اس کو دو طریقہ سے رد فرمایا۔

(۱) ایک یہ کہ جہاں جہاں مولود شریف پڑھا جاتا ہے وہاں وہاں تشریف لانے کا مطلب ہر جگہ موجود ہونا کہاں ہے؟

(۲) زمین میں ہر جگہ تشریف لے جانے کو اللہ عزوجل کا خاصہ جاننا باطل ہے کیونکہ شرق سے غرب تک ہر روح کو حضرت عزرائیل علیہ السلام (ملک الموت) قبض کرتے ہیں ـــ ہر جگہ کو رات دن دیکھتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا ان کے آگے مثل چھوٹے سے خوان کے کر دیا ہے ـــ یہ تو ایک فرشتہ مقرب ہیں ـــ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ تمام بنی آدم کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ساتھ رہتا ہے حاصل یہ ہے کہ جب مخلوق اور غیر اللہ کو یہ قدرت دی گئی ہے تو ہرگز یہ خاصۂ الوہیت نہیں اور جب یہ خدا کی خاص صفت نہیں تو رسول کریم کے لئے اسے ثابت کرنا ہرگز ہرگز شرک نہیں ـــــ اس رد کا گنگوہی صاحب سے کوئی جواب نہیں بن پڑا اور نہ قیامت تک کسی سے بن پڑے گا ـــ گنگوہی صاحب نے اپنے دل میں یہ فرض کر لیا یہ رد نہیں استدلال ہے ـــ یعنی یہ کہ مولانا عبد السمیع صاحب نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے پر یہ دلیل دی ہے ـــ کہ جب شیطان اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہیں تو حضور چونکہ ان دونوں سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی ہر جگہ موجود ہیں ـــ حالانکہ مولانا موصوف پر یہ کھلا ہوا افترا ہے ـ مولانا عبد السمیع صاحب نے عمر بھر ایسا ناقص و لچر استدلال نہ کیا تھا نہ ایسے مدعی پر استدلال کیا تھا مگر ان بزرگوں کی یہ عادت متواترہ ہے کہ اپنے حریف پر افترا کرنے سے نہیں چوکتے گنگوہی صاحب نے اس نقص کو استدلال ٹھہرا کر اس پر یہ لکھا

> الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔
>
> براہین قاطعہ صفحہ ۵۵

اس پر ہمارے مواخذے

(۱) زمین کا علم محیط گنگوہی صاحب نے شیطان اور ملک الموت کے لئے نص یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرآن وحدیث سے ثابت مانا۔ پھر اسی علم کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے شرک بتایا۔ اور یہ شرک اسی وقت ہوگا جبکہ اسے باری عز اسمہ کی صفت خاصہ مانیں ۔۔۔ اور جب اسے اللہ عزوجل کی صفت خاصہ مانیں گے تو شیطان اور ملک الموت کے لئے اسے ثابت ماننے کا مطلب یہ ہوگا کہ شیطان اور ملک الموت خدا کے شریک ہیں ۔۔۔ اور گنگوہی صاحب نے ان دونوں کیلئے ثابت مانا۔ اب لازم آیا کہ انھوں نے شیطان اور ملک الموت کو خدا کا شریک مانا۔ یہ اس عبارت کا ایک صریح کفر تھا ۔۔۔

(۲) پھر اس کفر و شرک کو نص یعنی قرآن و احادیث سے ثابت مانا یہ دوسرا کفر تھا۔

(۳) اخیر میں ہے شیطان ملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

یعنی شیطان اور ملک الموت کے علم کی وسعت اور زیادتی نص یعنی قرآن وحدیث سے ثابت ہے اس لئے شیطان و ملک الموت کا علم وسیع اور زیادہ ہے ۔۔۔ مگر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعت علم یعنی علم کا زیادہ ہونا چونکہ نص قطعی سے ثابت نہیں اس لئے حضور کے لئے وسعت علم ماننا شرک ہے اس کا صریح مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا علم زیادہ نہیں ۔۔۔ جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک شیطان کا علم حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ تکاد السموٰت یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ قریب ہے کہ آسمان ٹوٹ پڑے ۔۔۔ زمین پھٹ جائے اور پہاڑ ڈھے جائیں ۔۔۔ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا۔ کیا اسے اس میں شک ہوگا کہ یہ کلمہ کفر نہیں کیا اس میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین نہیں؟ کیا اس کفر صریح کے بعد بھی گنگوہی صاحب اور ان کے مرید

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور خلیفہ انبیٹھی صاحب کے کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے؟ ایسے شنیع قول پر مجدد اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز نے گنگوہی اور انبیٹھی صاحبان کو کافر کہا تو کیا جرم کیا؟

لطائف ان صریح و شنیع کفریات کے علاوہ بہیں. براہین قاطعہ میں کچھ مزیدار باتیں ہیں۔ ناظرین ان سے محظوظ ہوں۔

(۱) شیطان کی وسعت علم کے ثبوت کے لیئے صرف نص پر قناعت کی گئی مگر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم کے لئے صرف نص کو کافی نہیں جانا۔ نص قطعی کا مطالبہ کیا۔

(۲) اس کے برخلاف حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کی نفی کے موضوع میں ایک بے اصل روایت پیش کیا اور اسے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کر دیا۔ عبارت مذکورہ بالا کے چند سطور پہلے ہے

M... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھے دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

یہ حضرت شیخ قدس سرہٗ پر افترا ہے۔ روایت تو بہت دور ہے انھوں نے مدارج النبوۃ جلد اول صو پر اس روایت کو بالکلیہ رد فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں

اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایت	اس جگہ اشکال لاتے ہیں کہ بعض روایتوں
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلے اللہ	میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علیہ وسلم من بندہ ام نمی دانم آنچہ در	میں بندہ ہوں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے
پس این دیوار است جوابش آنست	پیچھے کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت
کہ این سخن اصلے ندارد و روایت	کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بداں ہیچ نشدہ است۔ تہیں۔

کیا کسی مسلمان سے ایسی جسارت ممکن ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو گھٹانے کے لیے خود حضور پر جھوٹ باندھے اور من کذب علی فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ کا بھی خوف نہ کرے پھر جرأت بالائے جرأت یہ کہ جن بزرگ نے اسے ارشاد فرمایا انھیں کو راوی بتائے۔

دوسرے علماء کی تائیدات

آج سے ایک صدی تا ندرت ۱۳۰۶ھ کی بات ہے ریاست بہاولپور میں براہین قاطعہ کی گمراہ کن عبارتوں پر ایک انتہائی اہم اور فیصلہ کن مناظرہ ہوا تھا جس میں دیوبندیوں کی طرف سے اس وقت کے دیوبندی جماعت کے سب سے بڑے عالم ان کے شیخ الہند محمود الحسن کانگریسی اور خود انبیٹھی صاحب جن کے نام سے یہ کتاب چھپی ہے شریک تھے اور اہل سنت کی طرف امام المناظرین علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مناظر تھے یہ مناظرہ تحریری تھا اس مناظرہ کے حکم شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نواب کے مرشد تھے۔ موصوف نے اس مناظرہ پر جو فیصلہ دیا ہے وہ یہ ہے۔

مؤلف مذکور خلیل احمد انبیٹھی مع اپنے معاونین کے وہابی اہل سنت سے خارج ہے۔ تقدیس الوکیل ص۲

یہ مناظرہ تحریری تھا۔ اس کی روداد تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اس میں حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب نے براہین کی اس عبارت پر یہی اعتراض کیا ہے کہ اس عبارت میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو شیطان لعین کے علم سے کم بتایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فقیر کان اللہ لہ کا اعتراض یہ ہے کہ سرورِ کائنات اعلم مخلوقات
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وسعت علم کا جو انکار کیا ہے اور شیطان
کے علم سے آپ کے علم کو کم لکھ دیا ہے یہ نہایت درجہ کی توہین
ہے۔ ص۱۹۳

اسی تقدیس الوکیل کی تصدیق میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی نے
لکھا ہے۔

میں مولوی رشید احمد کو رشید سمجھتا تھا مگر میرے گمان
کے خلاف کچھ اور ہی نکلے بڑی کوشش اس میں کی کہ حضرت
کا علم شیطان لعین کے علم سے کم ہے اور اس عقیدہ کے
خلاف کو کفر فرمایا۔ تقدیس الوکیل ص۴۰ ۵۳

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی وہ بزرگ ہیں جنہیں سلطان ترکی نے پایۂ
حرمین کا خطاب دیا جنہیں کو دیوبندی ہی میں ہمارے شیخ الہند مولوی
رحمت اللہ لکھا۔ جو لوگ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ
پر الزام لگاتے ہیں کہ انھوں نے بلا وجہ ان لوگوں کو کافر کہا ہے وہ آئیں
اور دیکھیں۔ شیخ الہند مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور مولانا غلام دستگیر
قدس سرہٗ العزیز اعلیٰ حضرت کے مرید ہیں نہ خلیفہ نہ پیر بھائی ان لوگوں نے
بھی یہی کہا۔ لکھا کہ اس عبارت میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے
علم پاک کو شیطان لعین کے علم سے کم بتایا گیا ہے۔ اور یہ حضور
اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ کیا ایسی صورت میں بھی اعلیٰحضرت
قدس سرہٗ کو یہ طعن دینا درست ہے کہ انھوں نے ان دونوں کی بلا وجہ تکفیر
کی کسی مسلمان کو اس میں شک ہو سکتا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
کی توہین کرنا کفر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور توہین کرنے والا کافر ہے

تھانوی صاحب کی کفری عبارت

دیوبندی جماعت کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے
اپنے کتابچہ حفظ الایمان کے صفحہ، پر لکھا۔

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد
بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں
تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و
عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے
بھی حاصل ہے۔

چند سطر بعد ہے، اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج
نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔

اس عبارت کا صاف صاف صریح وہ بھی صریح متعین مطلب یہ ہے کہ تھانوی
صاحب نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و ناکس زید
عمر بکر بلکہ بچوں پاگلوں جانوروں چوپایوں کے علم سے تشبیہ دی یا حضور اقدس
صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ان کے مساوی بتایا اور اس پر فریقین کا

ع یہ تردید اس بنا پر ہے کہ تھانوی صاحب کے نیازمند خود آپس میں الجھے ہوئے ہیں
کہ اس عبارت میں ایسا تشبیہ کے لئے ہے یا مانا۔ اور "اس قدر" کے معنی میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اتفاق ہے کہ ان دونوں باتوں میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی انتہائی توہین اور تحقیر ہے۔ کسی نبی کی توہین وہ بھی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین باجماع امت کفر ہے اور توہین کرنے والا کافر ـــــ
اس عبارت سے مضمون مذکور بلا کسی ابہام و اختفار کے ظاہر ہے بہر حال پھر بھی واضح ہے مزید توضیح کے لئے عرض یہ ہے ـــــ ابتداء میں ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا ـــــ اس کا مطلب صرف یہ ہے ـــــ یہ کہنا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے
اس لئے کہ حکم کے یہی معنی ہیں کہ ایک چیز دوسرے کے لئے ثابت کی جائے آگے ہے ـــــ
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں ـــــ اس عبارت میں ـــــ اس کا اشارہ پہلے ذکر کردہ غیب کی طرف ہے یعنی وہ جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا ـــــ اس لئے بعض غیب سے مراد حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا بعض غیب ہوا اور یہی مراد ہونا متعین ہے ـــــ
اس لئے کہ مقسم کا اقسام پر صدق ضروری ہے ورنہ قسم قسم نہ رہے بیگانہ محض ہو جائے
اس کے بعد اسی بعض علم غیب کو جو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے ـ یہ کہا۔ اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بکر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔
اس لئے بلا کسی ادنیٰ شک و شبہہ اور بغیر ذرہ برابر تردد کے واضح ہو گیا کہ تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و ناکس زید و عمرو بکر بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہہ دی یا ان کے برابر بتایا ـــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسی کو اور مختصر عبارت میں یوں کہہ لیجئے ــــ کہ تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے بقول زید جو علم غیب حاصل مانا اس کی دو قسمیں کیں بعض غیب اور کل غیب ــــ کل کے حاصل ہونے کو عقلاً نقلاً باطل کہا تو لازم کہ انھوں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے بعض علم غیب حاصل مانا ــــ اور اسی کے بارے میں لکھا کہ ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو و بکر یعنی ہر کس و ناکس بچوں پاگلوں تمام حیوانوں تمام چوپایوں کو بھی حاصل ہے ــ

اب اگر لفظ ایسا کو تشبیہ کے لیئے مانیں جیسا کہ دیوبندیوں کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی کی تحقیق ہے تو انھوں (یعنی تھانوی) نے حضور اقدس (صلے اللہ علیہ وسلم) کے علم کو مرتبہ قوت و وقعت کے اعتبار سے پاگلوں چوپایوں کے کہتر و ادنیٰ علم سے تشبیہ دی ــــ اس میں یقیناً حتماً حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے ــــ اور اگر لفظ ایسا کو اتنا اور اس قدر کے معنی میں مانیں جیسا کہ مرتضےٰ حسن در بھنگی ناظم تعلیمات کی تحقیق ہے تو لازم کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے وافر و کثیر علم کو جس کی مقدار کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل بھی نہیں جان سکا۔ ان رذیل چیزوں کے علم کے برابر کر دیا۔ یہ بھی بدترین توہین ہے ــــ

غیر جانبداروں کی شہادتیں

دہلی کے مشہور سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی کے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ ابوالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

دہلوی میرٹھ آلٰہی بخش صاحب کی کوٹھی میں تھے وہاں امام الناظرین حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری کے حامی ایک بزرگ پیر سید گلاب شاہ اور تھانوی صاحب اور قاری طیب کے والد حافظ احمد بھی تھے

اب آگے کا قضیہ مولانا زید ابوالحسن صاحب کی زبانی سنئے۔

پیر سید گلاب شاہ نے مولوی اشرف علی صاحب کی کتاب حفظ الایمان کے ص۸ کا حوالہ دیتے ہوئے سنایا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ الی آخرہ۔ یہ سنکر آپ (مولانا ابوالخیر صاحب) نے مولوی اشرف علی سے کہا کیا یہی دین کی خدمت ہے تمہارے بڑے تو ہمارے طریقہ پر تھے تم نے اسکے خلاف کیا (مولوی اشرف علی صاحب) نے کہا میں نے اس عبارت کی توضیح اپنے دوسرے رسالے میں کر دی ہے۔ آپ (مولانا ابوالخیر صاحب) نے جواباً ارشاد فرمایا۔ تمہارے اس رسالے کو پڑھ کر کتنے لوگ گمراہ ہو گئے۔ ہم دوسرے رسالے کھولے کر کیا کریں گے ــ

(بزم خیر از زید ص ۔ مقامات خیر ص ۲۳۹)

اور خود تھانوی صاحب نے اسے بیان کیا کہ مولانا ابوالخیر صاحب نے تھانوی صاحب کو اپنی جماعت میں شریک ہونے سے روک دیا یہ دوسری بات ہے کہ اپنی فطری موروثی خوش اخلاقی کی وجہ سے خوش اسلوبی کے ساتھ لکھتے ہیں۔

جب جماعت تیار ہو گئی تو مولانا ابوالخیر صاحب نے مصلے پر جاتے ہوئے فرمایا میری جماعت والوں کے سوا جو اور لوگ ہوں وہ علیحدہ ہو جائیں (بزم جمشید)

حالانکہ جب تھانوی صاحب آئے تھے تو شاہ ابوالخیر صاحب باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے کھڑے ہو کر ملے تھے ــ مگر محبوب خدا کی شان اقدس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گستاخی پر مطلع ہونے کے بعد نماز میں شریک نہ ہونے دیا۔

دوسری شہادت انھیں حضرت مولانا ابوالخیر صاحب کے صاحبزادہ جناب مولانا ابوالحسن زید صاحب لکھتے ہیں۔

حفظ الایمان کی عبارت براہین قاطعہ کی (دکھنیا) والی عبارت سے قباحت و شناعت میں بڑھی ہوئی ہے وہ لکھتے ہیں کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب۔ الی آخرہ ۔۔۔ اس رسالے کے چھپتے ہی ہندوستان کے طول و عرض میں عام طور پر مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی اللہ کے نیک بندے متحیر تھے کہ مولوی صاحب نے کیا لکھا ہے کہاں محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم شریف چاہے وہ علم شریف کلی ہی یا بعض کا ہو، اور کہاں ہر بچہ و پاگل بلکہ جملہ حیوانات و بہائم کا علم (بحوالہ مقالات زید صفحہ ۲۲)

اس رسالے کے چھپتے ہی مولوی صاحب پر اعتراضات شروع ہو گئے مولوی صاحب اپنی عبارت پر صاف دل سے غور کرتے تو یقیناً ان پر ظاہر ہو جاتا کہ عبارت میں بڑا سقم ہے اور اس کا ازالہ واجب ہے لیکن دس سال تک مولوی صاحب نے خاموشی اختیار کی اور ۱۳۲۹ھ کو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب (در بھنگی) کے استفسار پر مولوی صاحب نے چار پانچ صفحہ کا رسالہ بسط البنان تحریر کر دیا اسی رسالہ میں انھوں نے اپنی عبارت کی تاویل کی ہے۔ حالانکہ یہ ایک امر بدیہی ہے کہ تشریح اور تاویل اسی وقت کی جاتی ہے جب کہ کلام میں کوئی غموض یا ابہام ہو یا پھر اس کے سمجھنے سے بیشتر افراد قاصر ہوں۔ مولوی صاحب کی تاویلات میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ لفظ ایسا ہمیشہ تشبیہ کے لیے نہیں آتا۔ بلکہ اہل لسان

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپنے محاورات میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے مثلاً الی آخرہ۔ مولوی صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ یہ رسالہ عوام کے لئے لکھا گیا ہے اس میں ایسی عبارت لکھنے کی کیا ضرورت تھی جسکے سمجھنے سے عوام کیا خواص اور علماء تک قاصر ہیں پھر لفظ ایسا تو لغوی بحث ہے اردو کی مستند کتابوں میں اس کو دیکھ لیا جائے صورت حال ظاہر ہو جائے گی کتابوں میں لکھا ہے کہ لفظ ایسا دو طرح استعمال ہوتا ہے ــــ یا تو یہ لفظ صفت واقع ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کے معنی مماثل مساوی اور اس قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ خط تم نے لکھا ایسا خط تو بچہ بھی لکھ سکے یہ کام ہے کیا تم کو کوئی چیز مند کرے ــــ اور یا یہ (ایسا) لفظ تابع فعل واقع ہوتا ہے اور اس صورت میں اس کے معنی اس قدر اور عدد کے ہوتے ہیں مثلاً تم نے ایسا خط لکھا کہ دل خوش ہوگیا۔ ایسی بات کہی کہ دل بیٹھ گیا مولوی صاحب کی عبارت میں لفظ ایسا صفت واقع ہو رہا ہے اور یہ عبارت کہ حضور ہی کی کیا تخصیص معاملہ کو واضح تر کر رہی ہے مولوی صاحب نے اس رسالہ میں اپنی دس سالہ خاموشی کی وجہ اس طرح بیان کی ہے کہ کسی نے پہلے ماتنوں کی طرح پوچھا ہی نہیں تھا ــــ

www.NAFSEISLAM.COM

سبحان اللہ کیا خوب علت بیان کی ہے مسئلہ کی نزاکت کا خیال نہیں عوام کے ایمان برباد ہونے کا احساس نہیں اور پہلے ماتنوں اور برے ماتنوں کے لکھنے کا اثر لیا جا رہا ہے آخر ایسی عبارت لکھی ہی کیوں جس سے مسلمانوں کے دل متألم (دکھی) ہوتے (بزم خیر ص ۲۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان دونوں حضرات کو مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ سے کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں تھا نہ استاذی شاگردی کا نہ پیری مریدی کا نہ نسبت کا نہ رشتہ کا حتی کہ دوستی کا بھی لگاؤ نہیں تھا۔ بلکہ ان میں سے مؤخر الذکر نانوتوی صاحب کے تلمیذ مولوی عبد العلی میرٹھی کے شاگرد تھے اور نانوتوی گنگوہی صاحبان شاہ عبد الغنی صاحب کے تلمیذ تھے جو حضرت مولانا ابو الخیر صاحب کے دادا شاہ احمد سعید کے بھائی تھے بلکہ گنگوہی صاحب شاہ احمد سعید کے تلمیذ بھی تھے اس طرح دیوبندی مذہب کے بانیوں سے ان حضرات کا یکگونہ تعلق تھا مگر پھر بھی انہوں نے حفظ الایمان کی عبارت کو ایمان برباد کرنے والی مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کرنے والی وغیرہ فرمایا۔ اور اس میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین بتایا۔ انھیں کیا حسد تھا کیا عناد تھا کیا غرض وابستہ تھی صاف تصریح ہے کہ ــــــ

اس رسالہ کے چھپتے ہی ہندوستان کے طول و عرض میں عام طور پر مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی مولوی صاحب پر اعتراضات شروع ہو گئے۔

کیا پورا ہندوستان مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ العزیز کا مرید تلمیذ تھا بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے ایمان نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین پر انھیں بے چین کر دیا۔

تیسری شہادت

مقامات خیر ص۲۱۶ کے حاشیہ پر حضرت مولانا پیر سید محمد جیلانی بغدادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رفاعی قادری نقشبندی خالدی حیدرآبادی ثم المدنی کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے پوتے سید نذیر الدین ولد سید معین الدین کہتے ہیں۔

میرے دادا (پیر سید محمد بغدادی) کے پاس حیدرآباد کے لوگ مولوی اشرف علی کا رسالہ حفظ الایمان لائے اور اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا آپ نے رسالہ پڑھ کر فرمایا علم غیب کے متعلق مولوی اشرف علی نے نہایت قبیح عبارت لکھی ہے اس کے چند روز بعد مکہ مسجد میں مولوی اشرف علی بیٹھے تھے میرے دادا نے کھڑے ہو کر مولوی اشرف علی کے رسالہ کی قباحت بیان کی اور کہا کہ اس عبارت سے بوئے کفر آتی ہے پھر چند روز بعد مولانا حافظ احمد (فرزند مولانا محمد قاسم) کے مکان پر علماء کا اجتماع ہوا چونکہ حافظ احمد صاحب کو میرے دادا سے محبت تھی اس لئے انھوں نے آپ کو بلایا اور آپ تشریف لے گئے وہاں حفظ الایمان کی عبارت پر علماء نے اظہار خیال فرمایا آپ نے اس رسالہ کی قباحت کا بیان کیا اور رسالہ کے خلاف فتویٰ دیا پھر تھوڑے دن بعد آپ نے خواب میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ (علیہ) وسلم آپ سے رسالہ حفظ الایمان کی عبارت رد کرنے اور اس کو قبیح کہنے پر اظہار خوشی فرما رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا ہم تم سے خوش ہوئے تم کیا چاہتے ہو تو آپ نے عرض کیا کہ میری تمنا ہے کہ اپنی باقی ماندہ زندگی مدینہ منورہ میں بسر کروں اور مدینہ پاک کی مٹی میں مدفون ہوں۔ آپ کی درخواست منظور ہوئی اور آپ اس کے بعد مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے دس سال وہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مقیم رہے اور ۱۳۶۲ھ میں رحلت فرما گئے

حفظ الایمان کی اس عبارت کے سلسلے میں جو حضرات بھی کسی قسم کے تذبذب کے شکار ہوں ان کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کہ ان مولانا حضرت سید محمد صاحب بغدادی کو تھانوی صاحب سے کیا حسد تھا کیا عداوت تھی کہ انھوں نے اس عبارت کے خلاف فتویٰ دیا وہ بھی تھانوی صاحب کے محب خاص کے گھر بیٹھ کر اور تھانوی صاحب کے روبرو رد فرمایا اور صاف صاف فرمایا کہ اس عبارت سے بوئے کفر آتی ہے اصل بات وہی ہے کہ یہ عبارت چینی جاپانی لاطینی سنسکرت میں نہیں کہ اسے کوئی نہ سمجھے ہر اردو داں جو معمولی سمجھ بوجھ رکھتا ہے وہ اس کو پڑھ کر اول ہی میں کہہ دیگا۔ اس میں بلا کسی شک و تردد کے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے

NAFSEISLAM

اب تمام منصف مزاج انصاف پسند مسلمانوں سے سوال ہے کہ جب تھانوی صاحب نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی صریح توہین کی تو اب اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز نے تھانوی صاحب کو کافر کہا تو یہ جرم ہے یا ایک دینی و ملی فریضہ؟ ——

شفاء اور اس کی شروح اور شامی میں ہے اجمع المسلمون علی ان شاتم النبی کافر۔ من شک فی عذابہ وکفرہ کفر ——
مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ——

اب ہم اس بحث کو دیوبندی جماعت کے بہت بڑے مناظر اور تعلم خود تھانوی صاحب کے وکیل مرتضیٰ حسین صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند کے ایک اہم بیان پر ختم کرتے ہیں انھوں نے اشد العذاب میں لکھا کہ اگر خانصاحب فاضل بریلوی کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہ انھوں نے سمجھا تو خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے اب رہ گیا مجدد اعظم اعلےٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے علمائے دیوبند کو جیسا سمجھا یہ سمجھنا صحیح اور واقعہ کے مطابق ہے یا نہیں اس کی پوری تفصیل اوپر گذر چکی اور اگر کوئی صاحب مزید تفصیل کے خواہش مند ہوں تو میرا رسالہ منصفانہ جائزہ کا مطالعہ کریں مجھے امید ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد جس کے اندر ایمان کی تھوڑی سی بھی رمق باقی ہے تو وہ ضرور بالضرور یہی فیصلہ کرے گا کہ جماعت دیوبند کے یہ اکابر یعنی قاسم نانوتوی صاحب رشید احمد گنگوہی صاحب خلیل احمد انبیٹھی صاحب اشرف علی تھانوی صاحب نے ضروریات دین کا انکار کیا اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جس کے بعد ایک مسلمان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ ان چاروں کو یقیناً حتماً کافر مانے اس لئے مجدد اعظم اعلےٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کو بدنام کرنا کہ انھوں نے بلاوجہ علمائے دیوبند کی تکفیر کی ہے دیانت نہیں بہت بڑی خیانت ہے اصلاح نہیں بہت بڑا فساد ہے

تمت بالخیر

شنبہ ہشتم شوال ۱۴۱۲ھ
گیارہ اپریل ۱۹۹۲ء

تصحیح :۔ مولانا مفتی محمد نسیم صاحب مصباحی، مولانا نفیس احمد صاحب مصباحی
اساتذہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسئلہ تکفیر

جوابِ آں غزل[1]

از جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

WWW.NAFSEISLAM.COM

آجکل ملک میں مسئلہ تکفیر پر طرح طرح کی موشگافیاں کی جا رہی ہیں۔ جن چند مخصوص تعلیم یافتہ حضرات کی رسائی اخبارات تک بہت زیادہ ہے وہ بھی اپنے خیالات کو غلط سلط انداز میں کھلم کھلا پیش کرنے لگے ہیں۔ اخبار والے چونکہ ہر اُس مضمون کو شائع کرنے کے حق میں ہیں جسے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مذہبی اختلافات کو ختم کرنے میں ممدو معاون ثابت ہو رہا ہے حالانکہ اخبارات والوں کی یہ سوچ اسوقت تک انتہائی غلط ہے جب تک وہ مکمل طور پر اسلامی تعلیم سے ناواقف ہیں) لہٰذا اس جذبے سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے یہ مخصوص طبقہ اپنی "پہنچ"

---

[1] "احقر نے یہ مضمون روزنامہ "پاکستان" میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے جواب میں لکھا تھا تاکہ بہت سے لوگ گمراہی کا شکار نہ ہوں، مگر جیسا کہ ہفت روزہ "ختم نبوت" ۳۰ اکتوبر تا ۵ نومبر ۱۹۹۲ء نے صفحہ ۱۴، ۱۵ اپر

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے بل بوتے پر اپنے مضامین میں بڑی عمدگی سے باطل نظریات بھی سمو رہا ہے۔ اس نازک مسئلہ کو اس قدر اُلجھا دیا گیا ہے اور اس قدر غلط رنگ و روپ میں اور عجیب طرح کا لیپ پوت کر کے پیش کیا جا رہا ہے کہ اصل حقیقت کہیں تہہ میں مستور ہو کر رہ گئی ہے۔ آئے روز اخبارات میں مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ فرقہ واریت کو ختم کیا جائے مگر فرقہ واریت ہے کیا، یہ کسی کو معلوم نہیں اور معلوم اس لیے نہیں کہ مذہبی مسائل میں بھروسہ اور یقین اُن افراد پر کیا جاتا ہے جو پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہوں۔ اُن کے نام کے ساتھ ڈاکٹر اور پروفیسر آتا ہو۔ اس کے برعکس جن علمائے حق کی تمام عمر علوم دینیہ پڑھانے میں صرف ہو چکی ہے ان کی باتوں پر اعتبار نہیں کیا جاتا۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے ایک واقعہ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL MAJORITY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) یہ لکھا ہے کہ مذکورہ اخبار قادیانیوں کی ترجمانی میں پاکستان کے تمام اخبارات میں ایک مقام رکھتا ہے اخبار نے اپنی ترجمانی کے جذبے سے مغلوب میرا مضمون بھی شائع نہ کیا۔ حفیظ الرحمٰن شیخ صاحب کا ایک اور مضمون غالباً یکم یا ۲ نومبر کو بھی شائع ہوا۔ جس میں کھل کر قادیانیوں کی ترجمانی کی گئی ہے۔ ۲۱ نومبر کو جناب عبد العزیز خالد کا ایک مضمون "شعائرِ اسلامی کا تحفظ" شائع ہوا ہے جس میں اصغر گھرال صاحب کے کسی مضمون کی تائید کی گئی ہے جو اسی عنوان سے روزنامہ "پاکستان" میں شائع ہوا۔ حالانکہ ہفت روزہ "ختمِ نبوت" کے مطابق اصغر گھرال، قاضی جاوید، ڈاکٹر اجمل نیازی اور عبد اللہ ملک، یہ وہ کالم نگار ہیں جو روزنامہ "پاکستان" میں قادیانیوں کی ترجمانی اور وکالت کا فریضہ ممبر بہ ممبر ادا کرتے ہیں۔ بندہ نے اس مضمون کی ترتیب میں مجدد ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عرض ہے۔ میرے ایک دوست ٹیچر ہیں، چند دن وہ ترقی پسندوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے رہے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نماز روزے سے لاتعلق ہوتے چلے گئے (اب اللہ کے فضل و کرم سے وہ نماز روزے سے رغبت رکھتے ہیں) ایک روز اخبار میں محترم جناب ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی کا ایک مضمون تراویح سے متعلق شائع ہوا انہوں نے مضمون پڑھا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ پہلے تو مجھے تراویح کے بارے میں کوئی خاص یقین نہ تھا مگر اب چونکہ ایک پی۔ ایچ۔ ڈی شخص نے بیس تراویح کو ثابت کیا ہے لہذا اب مجھے اعتراف ہے کہ واقعی اسلام میں تراویح کا وجود بھی ہے۔

جب حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہوں تو ہم جیسے واجبی سے علم رکھنے والوں کی حیثیت کسی اخبار والے یا عوام کے نزدیک کیا ہوگی بہر حال اللہ کے بھروسے پر مضمون بھیج کر اپنا فرض ادا کیا جا رہا ہے۔

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو روزنامہ "پاکستان" کے ادارتی صفحے پر جناب حفیظ الرحمٰن شیخ کا ایک مضمون بعنوان "تکفیر المسلمین" شائع ہوا۔ اس مضمون میں اس قدر فاش غلطیاں اور شدید مغالطے دیئے گئے ہیں کہ جس کے نتیجے میں ان کے اقوال سے استدلال کر کے منکرینِ ضروریاتِ دین کی بھی تکفیر نہیں کی جا سکتی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) "تمہیدِ ایمان" سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

؎ حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی پی۔ ایچ۔ ڈی کسی صحیح عالمِ دین کے سامنے طفلِ مکتب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ ہو سکتا ہے اس سے ہمارے کچھ دوست ناراض ہوں مگر کیا کریں حقیقت یہی ہے :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شیخ صاحب مضمون کے شروع میں فرماتے ہیں :۔

"قرآنِ مجید اور احادیثِ نبوی کی روشنی میں اکثر فقہائے کرام اور جاتب الرائے آئمہ دین کا اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ ہر ایک شخص جو خود کو مسلمان کہلاتا ہے اس کے لیے قرآن اور حدیثِ نبوی کے سوائے کوئی حجت نہیں "

اس عبارت کا مفاد یہ ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی کا ہر پہلو قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔ گویا حیاتِ انسانی کے سارے شعبے مکمل طور پر اسلام سے ہم آہنگ ہوں۔ اگر ہم اس عبارت کو دو لفظوں میں بیان کرنا چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لیے بنیاد پرست ہونا ضروری ہے۔ بنیاد پرستی اور کیا ہے یہی کہ اعمال و افعال کو مکمل طور پر قرآن و حدیث کے سانچے میں ڈھال لیا جائے یعنی خود کو آیت مقدسہ اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً کا مصداق بنا لیا جائے کہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ عقائد و اعمال اور ایمان و یقین کی بنیاد قرآن حکیم ہی تو ہے۔ اگر بنیاد قرآنِ مقدس ہے تو پھر اس پر دل و جان سے عمل کرنے والے اپنے بنیاد پرست ہونے پر ہزار بار نازاں اور لاکھ بار شاداں و فرحاں ہیں۔ اس بنیاد کی اس قدر اہمیت ہے کہ اسے ہمیشہ محفوظ رکھنے کے لیے اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لے لیا تاکہ یہ دین انسانی ہاتھ کی کارگزاریوں سے محفوظ و مامون رہے۔ فرمایا :

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ یہ بنیاد تو اللہ کا وہ بے مثال اور فصیح و بلیغ کلام ہے کہ جس کے مقابلے میں عرب کے بڑے بڑے فصحاء و شعراء اس کی فقط ایک آیت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مثل تک نہ لا سکے۔

حیرت تو شیخ صاحب کی تحقیق پر ہے کہ اس بنیاد یعنی قرآن و حدیث کے حجت ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے والے علمائے کرام کو مضمون کے آخر میں "بنیاد پرست" ہونے کا طعنہ بھی دیتے ہیں بلکہ شدید طنز کرتے ہوئے تحقیر آمیز لہجے میں فرماتے ہیں:

"بنیاد پرستی کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے پہلے ہی پاکستان کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر متعدد مسائل و مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے حال ہی میں موجودہ حکومت نے بعض بنیاد پرست مُلّانوں کے دباؤ میں آکر قومی شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ رکھنے کا مطالبہ بھی منظور کر لیا ہے جو نہ صرف انسانی حقوق کے بین الاقوامی چارٹر اور بین الاقوامی قانون انصاف کی طرح کھلی خلاف ورزی ہے بلکہ مساوات نسل انسانی کے متعلق اسلامی اصولوں اور رواداری کی تعلیمات کے بھی بالکل برعکس ہے"

یہ وہ خالص لادینی زاویۂ نگاہ ہے جو مسلمانوں کے اذہان و قلوب سے توحید و رسالت کی ایمانی و نورانی شمعیں بجھا کر گمراہیوں کے تاریک غاروں میں دھکیلنا چاہتا ہے، جو قرآن و حدیث کی پاکیزہ آفاقی تعلیمات سے بدظن کرنے کے درپے ہے، یہ سوچ اور زاویۂ فکر وہ ہے جو چاہتا ہے کہ

قرآن کی عزت و حرمت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال دیا جائے۔

دینی مدارس سے نئی پود کو متنفر کر دیا جائے۔

علمائے حق کو تہمت طرازیوں اور الزام تراشیوں سے خوب رسوا و بدنام کیا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کے مزاج، طبائع اور اندازِ فکر کو لادینی افکار و نظریات میں ڈبو دیا جائے۔

دینی روایات اور اسلامی ثقافت میں جدید مغربی تہذیب و تمدن کا رنگ بھر دیا جائے۔

آزاد خیالی کو خوب ہوا دی جائے اور

مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو مختلف حیلوں بہانوں سے کنٹرول کیا جائے۔

اس خالص لادینی زاویۂ نگاہ نے علماء اور عوام کے درمیان ایک اچھی خاصی خلیج حائل کر دی ہے، اس زاویۂ نگاہ کے حامل افراد نے اعلیٰ درجوں تک رسائی حاصل کر لی ہے اور اب عامۃ المسلمین کو [illegible] کوشاں ہیں۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ بنیاد پرستی دراصل قرآن و حدیث کے عین مطابق زندگی گزارنے کا نام ہے اس لئے شیخ صاحب کے مندرجہ بالا اقتباس میں اگر بنیاد پرستی کے الفاظ کی بجائے اس کا مفہوم رکھ دیا جائے تو عبارت پھر یوں بن جائے گی۔

"قرآن و حدیث پر عمل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے پہلے ہی پاکستان کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر متعدد مسائل و مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے .... الخ۔"

دیکھ لیجیے کس طرح زہر ہلاہل کو قند کے ملمع میں لپیٹ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ کون کہتا ہے کہ تنگ نظری اور تعصب کو بنیاد پرستی کہتے ہیں۔ قرآن کریم تو غیر قوموں کے ساتھ حسن سلوک، حسن اخلاق اور رواداری کا وہ سبق دیتا ہے کہ جس کا عشر عشیر بھی دیگر اقوام میں نہیں ملتا اگر بنیاد پرستی کی تعبیر و تشریح یہ نہیں جو احقر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عرض کر چکا ہے تو پھر اس کی تعریف ہی بتا دی جائے۔ کیا رواداری اور مساواتِ نسلِ انسانی اس بات کی مقتضی ہے کہ ایک جانب حرم کا طواف کیا جائے اور دوسری جانب مندر میں گھنٹیاں بجائی جائیں اور سنکھ پھونکے جائیں۔ یا ایک طرف مسجدوں میں اذانیں دی جائیں اور وہاں سے نکل کر چرچ کے اندر صلیبوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا جائے، کیا انسانی حقوق کا بین الاقوامی چارٹر اور قانونِ انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ مسلمانوں کی خاطر گائے بکری اور یہود و نصاریٰ کی دلجوئی کے لیے خنزیر کو بھی حلال سمجھ لیا جائے۔ غالباً آپ کے خیال میں وہ آدمی مُلّاں کہلوانا، تنگ نظر، متعصب، کٹر، کا منشا کیا، دقیانوسی [illegible] بنیاد پرست ہے جو اپنا ہر فعل قرآن و حدیث کی روشنی میں انجام دینا [illegible] اور [illegible] خیال مسلمان وہ ہے، جو ایک طرف داڑھی مونچھ صفا چٹ کرائے، ہاف بازو کی شرٹ پہنے پتلون لگائے، ٹائی باندھے ننگے سر مسجد میں بھی جا کھڑا ہو اور وہاں سے فارغ ہو کر نائٹ کلبوں میں رقص و سرود کی محفلیں سجائے اور بادۂ عشرت کے جام بھی لنڈھائے، جو اپنے مسائل کا حل آیات و احادیث میں نہیں بلکہ لینن، برٹرنڈرسل اور مرزا قادیانی کی کتابوں میں تلاش کرے۔ اگر شناختی کارڈ میں ایک مسلمان کا دین اسلام درج ہو جائے تو اس میں کون سی رواداری کا وجود مٹ جائے گا اور بین الاقوامی چارٹر کی عمارت کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ آپ کے نزدیک رواداری کا مطلب شاید یہ ہے کہ ہنود و یہود اور نصاریٰ و مجوس کی رضا و خوشی کے لیے تمام اسلامی شعائر کو ان کے مذاہب پر قربان کر دیا جائے اور اسلام کا نام لینا اور لکھنا ہی چھوڑ دیا جائے۔ اللہ اللہ! اتنی خود سپردگی کہ شناختی کارڈ میں لفظ اسلام گوارا نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور وہ بھی مسلمان ہو کر۔

شیخ صاحب! یاد رکھیے، مسلمانوں کے لیے "بنیاد پرستی" کا طعنہ دراصل اُن دہریوں اور کمیونسٹوں کا تجویز کردہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں، حضور کی توہین کرتے ہیں۔ احادیث کا مذاق اڑاتے ہیں اور تمام اسلامی شعائر کو تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج سے نہ تو کسی قوم کے جذبات مجروح ہونے کا اندیشہ ہے اور نہ یہ ملازمتوں کے حصول، تعلیمی اداروں میں داخلے اور ملکی مراعات حاصل کرنے میں رکاوٹ بنے گا۔ اگر آپ کے خیال میں حسنِ سلوک، رواداری، روشن خیالی اور وسعتِ قلبی وہ ہے جس کا مظاہرہ [illegible] صاحب [illegible] نے کیا ہے تو اس سے ہزار بار توبہ اور اللہ کی پناہ۔

آپ نے اپنے مضمون کا عنوان "تکفیر المسلمین" رکھا ہے یعنی مسلمانوں کو کافر کہنا۔ عنوان واقعی اپنی طرف کھینچتا ہے کہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہنا چاہیے اور آپ نے دلائل بھی دیے ہیں مگر یا تو یہ مسئلہ تکفیر آپ کی ذہنی اپروچ سے ماورا تھا کہ آپ سارے مضمون میں ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھاتے رہے اور یا پھر کسی خاص وجہ سے قصداً وہ دلائل دیے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کو بھی کافر نہ کہہ سکے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آپ کے مضمون کا نچوڑ درج ذیل ہے (خوفِ طوالت سے کچھ اقتباسات درج نہیں کیے جا رہے)۔

۱ اہلِ قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے۔
۲ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دے اُسے کافر نہ کہا جائے۔
۳ اگر کسی شخص میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسلام کی ہو تو اُسے مسلمان ہی سمجھا جائے۔

۴ مودودی صاحب کے حوالے سے آپ نے لکھا ہے:

"جس شخص کے طرزِ عمل سے صاف طور پر نفاق ظاہر ہو رہا، جس کا حال صاف بتا رہا ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہے وہ بھی اگر کلمۂ اسلام اپنی زبان سے پڑھ دے تو اُسے کافر کہنا اور اس کے ساتھ کافروں کا سا معاملہ کرنا ہرگز جائز نہیں"۔[۱]

۵ جمہور کا تو اس امر پر کُلّی اتفاق ہے کہ مُؤوّل اپنی تاویل کے باعث کافر نہیں ہوتا۔ یعنی کسی کفریہ عبارت کی تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

"کوئی شخص کسی نصِ (آیت قرآنی) کے عام معنوں کا مفہوم چھوڑ کر [illegible] تو اُسے کافر تو درکنار فاسق بھی قرار نہ دیا جائے گا"۔

۶ جس شخص میں اسلام کی صرف موٹے موٹے ظاہری نشانات ہی موجود ہوں مثلاً یہ کہ وہ میل جول کے وقت السلام علیکم کہتا ہو، مسلمانوں کی نماز پڑھتا ہو، نماز پڑھتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو۔ مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتا ہو اور خود کو مسلمان کہتا ہو تو از روئے قرآن وحدیثِ نبوی اور اقوالِ آئمہ کرام اُس کے مسلمان ہونے کے لیے یہی باتیں کافی ہوتی ہیں اور اس کے خلاف فتویٔ کفر جاری کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ بلفظہٖ"

مندرجہ بالا دلائل کی حد تک اگرچہ حدیث اور علماء کی کتب سے لیے گئے ہیں مگر جس خاص انداز، خاص حالات اور ایک خاص موقعہ پر

---

[۱] ترجمان القرآن جمادی الاول ۱۳۵۵ھ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیئے گئے ہیں ان سے قادیانیت بھی عین اسلام ثابت ہو رہی ہے۔ تحقیق کی یہ طرز اگر قبولِ عام کا درجہ حاصل کر لے تو دُنیا کا کوئی فرد کافر نہ رہے۔ مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی ہی کو لے لیجئے وہ قبلہ کی طرف ہی نماز پڑھتا تھا، کلمۂ اسلام بھی پڑھتا تھا، اُس میں ایک وجہ اسلام کی نہیں بلکہ بہت ساری وجوہ اسلام کی تھیں، تاویل کے ذریعے ہی خود کو نبی کہتا تھا یعنی نصِ قرآنی وخاتم النبیین کے عام اور مشہور معنیٰ کا منکر تھا۔ اور اپنے طور پر اپنی رائے سے اُس میں تاویل کر کے خود کو نبی کہتا تھا، میل جول کے وقت السلام علیکم کہتا تھا اب فرمایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو آپ مسلمان ہی کہیں گے یا کافر؟ دیئے گئے اپنے دلائل کی روشنی میں آپ کا جو جواب ہو گا ارشاد فرمایئے، خیال رہے کہ اسلام کا سارا دار و مدار آپ نے انہی ظاہری موٹے موٹے نشانات پر رکھا ہے اور یہ لکھ کر فرمایا

"کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کے لیے پوشیدہ حالات کی جستجو کرنے اور باریک تاویلات کو سہارا بنانے کی اسلام میں سخت ممانعت کی گئی ہے۔"

اگر آپ فرمائیں کہ اُس نے اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اس لیے کافر قرار پایا تو پھر میں یہ پُوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ جن موٹے موٹے ظاہری نشانات پر آپ نے اسلام کا دار و مدار رکھا ہے اُن کی موجودگی میں وہ کس طرح کافر قرار پائے گا؟ اور اگر ان نشانات کے باوجود وہ آپ کے نزدیک بھی کافر ہی ہے تو آپ کے دلائل غرق ہو گئے۔

جناب! جن پوشیدہ حالات کی جستجو کرنے کی ممانعت اسلام میں ہے وہ دُنیا کے دیگر معاملات اور گھریلو حالات ہیں نہ کہ کسی

THE ... OF AHLESUNNAT WAL...

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی کفریہ حالتوں پر بھی نہ بولا جائے اور جستجو نہ کی جائے۔ اگر کوئی چھپ کر بھی کفر کا ارتکاب کرتا ہے تو ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کو باز رکھنے کی کوشش کرے اور توبہ کروائے بصورت دیگر اُس کی تشہیر کرے تاکہ دیگر مسلمان اُس کے ضرر سے محفوظ رہیں آپ کی تحقیق اور دلائل کی حقیقت و وقعت تو آپ پر ظاہر ہو گئی ہو گی مگر بندہ قرآن اور آئمہ کی کتب سے آپ کو آگاہ کرتا ہے کہ آپ کا نقطۂ نظر تکفیر اسلام کے برعکس ہے۔ چونکہ عام طور پر انہی دلائل کا حوالہ دیا جاتا ہے اس لیے دیگر قارئین بھی انشاءاللہ العزیز اس سے مکمل رہنمائی حاصل کر سکیں گے۔ ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

WWW.NAFSEISLAM.COM

پہلی بات کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کی جائے

سب سے پہلے یہ تعین کرنا ہوگا کہ اہلِ قبلہ کون ہیں۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

"اہلِ قبلہ کو یعنی وہ لوگ جو نماز قبلہ رُو ہو کر ادا کرتے ہوں اور کتاب و سنت پر ایمان رکھتے ہوں اور خدا اور اس کے رسول کی وحدانیت و رسالت کی شہادت کا اقرار کرتے ہوں کافر نہیں کہا جا سکتا۔ اگر اُن کے بعض کلمات سے کفر بھی لازم آتے ولیکن ایسے کفریہ کلمات پر تواتر سے اقرار کرنے والے کو ضرور کافر کہنا پڑے گا۔"[1]

اس عبارت کا مفہوم یہ ہوا کہ اگر کسی میں ساری باتیں اسلام کی ہوں مگر کسی ایک کفر پر اڑ جائے اور اُس کا مسلسل اقرار کرنے لگے تو پھر اُس کی اسلامی باتوں کو نہیں دیکھا جائے گا بلکہ اُسے کافر ہی کہنا

[1] تکمیل الایمان صـ ۱۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پڑے گا۔ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تواتر کا لفظ فرمایا ہے یہ لزوم کفر اور التزام کفر کے فرق کی وجہ سے ہے یعنی کسی مسلمان سے کوئی کفریہ کلمہ یا فعل سرزد ہو جائے تو اُسے اس کے اس کفر پر آگاہ کیا جائے گا فوراً کفر کا فتویٰ نہیں جڑ دیا جائے گا۔ اس کے کلمے یا فعل کو کفریہ کہا جائے گا خود اُسے کافر نہیں کہیں گے۔ مگر مطلع ہونے کے بعد بھی اگر وہ توبہ نہ کرے اور اپنی بات پر اڑ جائے یا اس صریح کفریہ فعل کی فاسد تاویل کرنے تو اب اُسے بھی کافر کہا جائے گا۔ تو اہلِ قبلہ وہ شخص ہوگا جس کے اندر کفر کی کوئی ایک بات بھی نہ ہو۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ "حضرت امام ابو حنیفہ اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے"۔ اس کا اگر یہی مطلب لیا جائے کہ جو قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہو اُسے کافر نہ کہا جائے چاہے اس کے اندر ہزار کفر موجود ہوں تو میرے خیال میں یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت بڑا افتراء و اتہام ہوگا۔ دیکھئے قرآن حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

ترجمہ :- "کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر"۔[1]

صاف پتہ چل گیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل اسلام ہے صرف قبلے کی طرف منہ کرنا کافی نہیں۔ ایک اور آیتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیے :-

ترجمہ :- "اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند

---

[1] پ ۲ البقرہ ۱۷۷۔ ترجمہ امام احمد رضا خاں بریلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ ہوا مگر اسی لیے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔[۱]

یہاں جن لوگوں کو اللہ و رسول کا منکر کہا گیا ہے وہ نماز بھی پڑھتے تھے یعنی اہلِ قبلہ میں سے تھے مگر اس عمل کے باوجود انہیں اللہ و رسول کا منکر کہا گیا اور ایسے لوگ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے۔

دین پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے کافر قرار دیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

ترجمہ:۔ "پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لیے۔ اور اگر عہد کرکے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (یعنی طعن کریں) تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں الخ"[۲]

یہاں تو انہیں بھی کافر کہا جا رہا ہے جو نماز پڑھتے تھے اور زکوٰۃ بھی دیتے تھے گویا مسلمان ہی کہلاتے تھے مگر دین پر طعن کرنے کی وجہ سے اللہ نے اُن کی نماز زکوٰۃ نہیں دیکھی اور صرف کافر ہی نہیں اُن کا پیشوا قرار دیا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دیگر نماز روزے کو بُرا کہے گا یا شعائرِ اسلام کا مذاق اُڑائے گا۔ وہ کفر کا پیشوا ہے۔

شیخ صاحب! آپ نے اہلِ قبلہ والی پوری عبارت لینے کی بجائے نامکمل عبارت لے کر اپنی منشاء پوری کرلی جیسے آیت

---

[۱] پ ۱۰ توبہ آیت ۵۴ [۲] پ ۱۰ توبہ ۱۱، ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ولا تقربوا الصلوٰۃ لے لی جائے اور و انتم سکاریٰ و الا جملہ چھوڑ دیا جائے۔ آپ نے بھی یہی کچھ کیا ہے۔ اس لیے کہ شرح فقہ اکبر میں ہے :-

"مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہا جائے مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا۔"

مزید آگے لکھا ہے :-

"اور بعض تو حضرت علی کو خدا کہتے ہیں یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے یعنی جبکہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات ایمان کے منافی نہ ہو۔"

اور اسی جا شرح فقہ اکبر میں ہے :-

"جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں۔"

پھر آگے درج ہے :-

"اور اہلِ سنت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت اور نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔"

بتائیے آپ نے حوالہ لیتے وقت یہ اگلی عبارتیں کیونکر چھوڑ دیں۔ پسِ پردہ بات کیا ہے ؟

امام اجل عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں :-

"بد مذہب اگر اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معلوم ہونے کی شہادت تو امت کے لیے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لیے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے"۔

اور ردالمحتار میں ہے:-

"ضروریات اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو"۔

اسی طرح چاہے کوئی کتنا ہی مسلمان کہلائے مگر پیغمبر کی صرف ایک گستاخی اسے کافر بنا دے گی۔

دیکھیے شفا شریف، بزازیہ، درر، غرر اور فتاویٰ خیریہ وغیرہ میں ہے:-

"تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"۔

یہی عبارت مجمع الانہر اور درِ مختار میں بھی ہے۔ لہٰذا جو مطلب و مفہوم اہلِ قبلہ ہونے کا آپ نے لیا ہے وہ قطعی طور پر غلط اور گمراہ کن ہے۔ اہلِ قبلہ صرف اُسے کہیں گے جو ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کرتا ہو۔ یہ نہیں کہ دُنیا جہان کے کفر کرتا پھرے اور محض قبلہ کی طرف نماز پڑھنے سے کافر نہ ہو مسلمان ہی رہے۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔

آپ کی دوسری دلیل کہ جو شخص کلمۂ اسلام پڑھ لے اُسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کافر نہ کہا جائے۔ یہ دلیل بھی مکر وفریب کے سوا کچھ نہیں۔
کلمۂ اسلام اُسی وقت مقبول ہے جب دیگر کوئی بات کفریہ نہ
ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
ترجمہ :۔ "کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ
دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ
ہوگی۔"[1]

یہ آیت کریمہ تو اہلِ اسلام کو خبردار و ہوشیار کر رہی ہے
کہ صرف کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر نہ بیٹھے رہنا، صرف
اس پر چھٹکارا نہیں بلکہ تمہاری آزمائش بھی ہوگی۔ ظاہر ہے
ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی
واقعی ہونے میں درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں اسی لیے زمانۂ
نبوی میں لوگوں کو شدائد تکالیف، انواع مصائب، ذوق
طاعات، جان ومال، بھوک وپیاس، اولاد ووطن اور جہاد
وغیرہ کے ذریعے آزمایا۔ سچے مسلمان اس پر پورے اُترے
اور جو منافق وغیرہ تھے وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے حالانکہ بظاہر وہ
بھی زبان سے کلمہ پڑھنے والے تھے۔ ان منافقین کو کلمۂ اسلام کام
نہ آیا بلکہ اُنہیں فی الدرک الاسفل کی ہولناک وعید سنائی گئی۔
حدیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل
الجنۃ اس کا ہرگز وہ مطلب نہیں جو آپ نے اپنے مضمون میں بتایا
ہے۔ کلمۂ اسلام پڑھ لینے کے باوجود دیگر کسی کفریہ عمل سے انسان
کافر ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت پر خصوصاً دعوتِ فکر ہے :۔

[1] پ ۲۰ عنکبوت ۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترجمہ :۔ "جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔"

اس آیت کو بار بار پڑھیے اور فرمائیے کہ کلمۂ اسلام اور کیا ہے! منافق یہ پڑھا کرتے تھے یا نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کے جھوٹے ہونے کی گواہی دی۔ اگر واقعی آپ قرآن کو حجت تسلیم کرتے ہیں تو اب مان لیجیے کہ صرف کلمۂ اسلام پڑھ لینا ہی مسلمان ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی [illegible] ہم صرف کلمے کیوجہ سے اُسے کافر قرار نہ دیں تو یہ صراحۃً قرآنِ عظیم کا رد ہو گا۔

(مودودی صاحب کی عبارت پر بھی ذرا غور کر لیجیے)

زمانۂ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کچھ لوگ بظاہر تو کلمہ پڑھتے تھے مگر حضور اکرم کی گستاخی کے سبب کافر کہلائے اللہ نے اُن کا زبان سے کلمہ رٹ لینے کو ہرگز نہ دیکھا۔ فرمایا :

ترجمہ :۔ "اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہو گئے۔"[1]

قرآن حکیم سے ثابت ہوا کہ نبی کی شان میں گستاخی و بے ادبی کا کلمہ خالص کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا دعویٰ کرتا پھرے اور کروڑ بار کلمہ گو و اہلِ قبلہ ہو کافر ہو جاتا ہے! اسیطرح

---

[1] پ ۱۰ توبہ ۷۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو لوگ زمانۂ نبوت میں اللہ، اس کے رسول اور اس کی آیات سے ہنسی مذاق کرتے تھے انہیں بھی کافر کہا گیا۔ ارشاد فرمایا گیا :-

ترجمہ :- "بہانہ نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر"۔[۱]

قرآن حکیم میں جن کو کافر کہا گیا وہ کلمہ گو نہ تھے؟ کیا وہ اہل قبلہ میں سے نہ تھے؟ سب کچھ تھے مگر ایک بے ادبیٔ رسول نے انہیں کافر بنا دیا۔ حضرت شیخ مجدد الف ثانی فرماتے ہیں :-

ترجمہ :- "اسلام میں صرف کلمۂ شہادت پر ایمان کافی نہیں ہے بلکہ دین کی دوسری ضروری باتوں کی تصدیق کرنا بھی ضروری ہے اور کفر اور کافر پر اپنی برتری قائم کرنا بھی ضروری ہے۔ تب اسلام کی صحیح صورت قائم ہوتی ہے"۔[۲]

آپ کی تیسری دلیل کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو اسے مسلمان ہی کہا جائے کافر نہ گردانا جائے۔

یہ اتنا خوبصورت دھوکہ اور فریب ہے کہ اس میں اچھے خاصے پڑھے لکھے حضرات مبتلا ہیں۔ اگر اس دلیل کو صحیح مان لیا جائے تو سوائے دہریوں کے (جو سرے سے ہی اللہ تعالیٰ کی ذات کا انکار کرتے ہیں) باقی تمام کفار، مشرکین، مجوس، نصاریٰ اور ہنود وغیرہ وغیرہ سب کے سب بڑے بھاری مسلمان ٹھہرتے ہیں کیونکہ ایک بات ان سب میں اسلام کی موجود ہے اور وہ ہے خدا کا قائل ہونا اور یہ بات سب اسلامی باتوں سے بڑھ کر بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے۔ اگر محض ایک اسلامی وجہ سے کسی کو مسلمان سمجھ

---

[۱] پ ۱۰ توبہ ۶۶ [۲] مکتوبات شریف۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لیا جائے چاہیے اور سب کا سب کافر ہو تو بیان کردہ تمام آیات کریمہ سے ایمان اٹھانا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ننانوے اسلام کی وجوہ کیوں نہ دیکھیں اور صرف ایک کفر کی وجہ سے کیوں کافر قرار دیدیا۔ ویسے اگر بات کہنے والی ہوتی تو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور عرض کرتے کہ اے علیم وخبیر عالم الغیب رب! کاش تم نے شیخ صاحب جیسے محقق وریفارمر سے اُس وقت مشورہ لے لیا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی ہے جو اللہ کے کلام کے کچھ حصہ کے منکر ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دُنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت کا عذاب بھی کبھی موقوف نہ ہوگا۔

کیا یہ لوگ جس حصے کو مانتے تھے وہ اللہ کا کلام نہیں تھا؟ کیا یہ ننانوے کلام کو ماننے والے کلمہ گو اور اہل قبلہ میں سے نہ تھے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے آدھے حصے کا اقرار کیوں رد کر دیا۔ اور ایک حصہ نہ ماننے کی وجہ سے کلی کافر قرار دے دیا؟ ننانوے اسلامی وجوہ کیوں لائقِ التفات نہ سمجھی گئیں؟ ہے کوئی جواب آپ کے پاس؟ آپ کے لیے مقامِ غور وفکر ہے۔

فقہاء کرام نے جو کچھ فرمایا ہے اُس میں سخت تحریف کر دی گئی اور من مانے مفہوم ومطالب کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے لفظوں کی تبدیلی نے مسئلے کو کچھ کا کچھ بنا کر رکھ دیا ہے۔ وگرنہ ۹۹ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار نو سو ننانوے سجدے اللہ کو کیے جائیں اور صرف ایک سجدہ بت کے آگے کر دیا جائے تو وہ صریح کافر ہو جائے گا۔ ننانوے قطرے گلاب کے ہوں اور ایک بوند پیشاب کی ملا دی جائے تو سب کا سب پیشاب سمجھا جائے گا مگر شیخ صاحب مُصر ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب ڈال دیا جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

توسب طیب و طاہر ہو جاتے گا۔

اصل مسئلہ اصل مسئلہ یوں ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس ایک لفظ کے سو پہلو نکل سکیں۔ ان میں ننانوے پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے، آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے، کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد لیا ہو اور ساتھ ہی فقہاء یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ عنداللہ کافر ہی ہوگا۔ مسئلہ تو یہ تھا کہ ایک لفظ کے سو پہلو ہوں مگر لوگوں نے اصول دیکھو" [illegible] بنا لیے۔ حضور [illegible] مسئلے کو کہیں کا کہیں پہنچا دیا۔ مثلاً ایک آدمی اللہ کو نہیں مانتا، انبیاء کا انکار کرتا ہے، آسمانی کتابوں پر یقین نہیں رکھتا، ملائکہ کا منکر ہے یوں کرتے کرتے ننانوے باتیں کفر کی رکھتا ہے مگر ایک وجہ اسلامی بھی رکھتا ہے کہ قیامت برحق ہے اب بتائیے وہ آدمی مسلمان کہلائے گا یا کافر؟ کوئی جاہل سے جاہل بھی اُسے مسلمان نہیں سمجھے گا۔ اور پھر فقہاء کا یہ قول بھی دیکھیے کہ اُس لفظ کے سو پہلوؤں میں سے اگر اُس نے وہ ایک پہلو اسلام کا نہیں لیا تو کافر ہے۔

چوتھی دلیل جو آپ نے مودودی صاحب کے حوالے سے دی ہے کہ جو زبان سے کلمہ پڑھ لے مگر دل سے اُس کا مسلمان نہ ہونا واضح اور کھلے طور پر ثابت ہو اس کے ساتھ کافروں جیسا سلوک نہ کیا جائے۔ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ پچھلی سطور میں دیئے گئے دلائل کی روشنی میں آپ کی اس دلیل کا بھی رتی بھر وزن نہیں رہتا۔ دوسرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
1 https://ata...blogspot.com/

مودودی صاحب کی عبارت ہمارے لیے ہرگز حجت نہیں اسلیے کہ وہ خود الزامات کی زد میں ہیں۔ اور اگر آپ انہیں بطورِ حجت ہی لاتے ہیں تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایسے منافقوں کو حضور اکرم نے نام لے لے کر مسجد سے نکال باہر کیا تھا۔ کیا عبداللہ بن ابی زبان سے کلمہ نہیں پڑھتا تھا پھر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھنے پر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کے لیے جنازے کی نماز اور دفن کی شرکت سے کیوں منع فرما دیا کہ جو بظاہر کلمہ پڑھیں مگر دل سے مسلمان نہ ہوں ان کے ساتھ یہ مسلمانوں جیسا سلوک نہ کیا جائے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فاسق ہی مرگئے۔"

جن کے متعلق یہ فرمایا گیا وہ کھلم کھلا کافر ہرگز نہیں تھے بلکہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے مگر دل سے مسلمان نہ تھے لہذا اُن سے کافروں جیسا سلوک کرنے کو کہا گیا۔ اس ممانعت کے بعد آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ حضور اکرم نے پھر بھی ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھائی یا اُن کی قبر پر بغرضِ دُعا کھڑے ہوئے۔ اسی آیت سے ایک سطر پہلے دیکھیے کہ منافقین کو جہاد میں شامل کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو منع فرما دیا ہے۔ فرمایا:-

ترجمہ: "اور وہ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگے تو تم فرمانا کہ تم کبھی میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو، تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے

۱؎ پ ۱۰ توبہ ۸۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رہ جانے والوں کے ساتھ "۱؎

ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع ظاہر ہوا اُس سے انقطاع اور علیحدگی ضروری ہے۔ ایک طرف مسلمانوں کو جہاد میں شامل کیا جا رہا ہے اور منافقین کے لیے آیت نازل ہو رہی ہے کہ یہ آزمائش میں چونکہ پورے نہیں اُترے اس لیے انہیں جہاد میں ہرگز ساتھ نہ لے جانا۔

بتلائیے شیخ صاحب! یہ سلوک جو منافقین کے ساتھ فرمایا گیا کیا یہ مسلمانوں والا سلوک اُن کے ساتھ تھا یا اُنہیں کافر سمجھ کر اور دشمن دین جان کر بیٹھے رہنے کو کہا گیا۔

قرآنِ کریم کا حکم چونکہ قیامت تک کے لیے ہے اس لیے ثابت ہوا کہ جو بظاہر تو زبان سے کلمہ پڑھے لیکن اُس کا دل ساتھ نہیں تو اُس کی نمازِ جنازہ نہ ہوگی نہ کفن دفن ہوگا نہ اُس کی قبر پر کھڑا ہونا ہے اور نہ اُس کے لیے استغفار جائز ہے اور نہ ایسے لوگوں کو جہاد میں شامل کیا جائے گا۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

ترجمہ:۔ "یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۲؎"

جب صرف زبان سے کلمہ پڑھنے والوں مگر بباطن کافروں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے پکی مہر کر دی تو اُن سے مسلمانوں جیسا سلوک کس لیے؟

جب دل کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے تو پھر

۱؎ پ ۱۰ توبہ ۸۳ ۲؎ پ ۲۸ المنافقون ۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اُس سے مسلمانوں جیسا سلوک مودودی صاحب اور آپ ہی کر سکتے ہیں ہمارا ذہن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مودودی صاحب کی عبارت کے یہ الفاظ خصوصی توجہ چاہتے ہیں :

"جس شخص کے طرزِ عمل سے صاف طور پر نفاق ظاہر ہو رہا، جس کا حال صاف بتا رہا ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہے"

بتائیے جب کفر اتنا کھل کر سامنے آ جائے پھر کس آیت یا حدیث کی رُو سے آپ اُسے مسلمان ہی سمجھیں گے اور مسلمانوں جیسا سلوک کریں گے۔

آپ کی پانچویں دلیل کہ "کفریہ عبارت کی تاویل کرنے والے کو کافر نہیں کیا جائے گا" اگر آپ کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی کافر نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ وہ

THE NATURAL PHILOSOPHY

تاویل سے ہی خاتم النبیین کے معنی بدل کر اپنی نبوت ثابت کرتا ہے۔ تاویل سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہونا ثابت کرتا ہے اور تاویل ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعہ معراج کو روحانی طور پر ثابت کرتا ہے جسمانی طور پر نہیں۔

بلکہ آپ کی یہ دلیل تو ہر بددین و بدباطن کے کام آسکتی ہے کہ اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکتا پھرے مگر گرفت پر تاویل کی "برکت" سے خلاصی حاصل کرے۔ گویا آپ کے نزدیک لفظ "تاویل" جادو کی ایک ایسی چھڑی ہے کہ جس کفر کے ساتھ لگائی اسلام بن گیا۔ والعیاذ باللہ ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّاں — کارِ طفلاں تمام خواہد شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شفا شریف میں ہے او عادۃ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل یعنی صریح لفظ میں تاویل کا دعوی نہیں سُنا جاتا۔ ورنہ تو کوئی بات بھی کفر نہ رہے مثلاً زید کہتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں اور تاویل یہ گھڑ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی اللہ ہی نے میری رُوح بدن میں بھیجی تو ایسی تاویلیں ہرگز مسموع نہیں۔

شرح شفائے قاری میں ہے:۔

ہو مردود عند قواعد الشرعیہ یعنی ایسا دعوی شریعت میں مردود ہے۔"

نسیم الریاض میں ہے:۔

لا یلتفت لمثلہ و یعد ہذیانا یعنی ایسی تاویل کیطرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فصول عمادیہ و جامع الفصولین۔

اور فتاوی ہندیہ وغیرہ میں ہے:۔

واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیہ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا اُس کی یہ تاویل نہ سنی جائے گی۔

اسی طرح اگر کوئی کسی سے کہے کہ تُو ولد الحرام ہے اور تاویل یہ کرے کہ حرام بمعنی حرمت و عزت۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے — مسجد الحرام۔ تو کیا اس کی یہ تاویل سُنی جائے گی اور کیا کوئی غیرت مند مسلمان اپنے لیے ایسے الفاظ برداشت کر سکتا ہے۔ کتابیں اُٹھا کر دیکھ لیجیے، تمام علماء نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ ضروریات دین میں تاویل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کفر کو دفعہ نہیں کرتی بلکہ تاویلِ فاسد مثل کفر کے ہے۔ اسی طرح صلوٰۃ و زکوٰۃ میں بھی ہرگز کوئی تاویل نہیں سُنی جائے گی بلکہ ان کی ادائیگی اُسی طرح ہوگی جیسے تواتر سے ثابت ہے۔ ایسے صریح اور متواتر امور میں تاویل کرنا استہزاء اور دین کے ساتھ تمسخر ہے۔

آپ کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ کوئی شخص جب کسی نص (یعنی آیت) کے عام معنوں کا منکر ہو اور وہ اس کی اپنے طور پر تاویل کرتا ہو تو اُسے کافر تو درکنار فاسق بھی قرار نہ دیا جائے۔

یہاں میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین آیا ہے، اس کا مشہور و معروف اور عام معنیٰ "آخری نبی" ہے جو معنیٰ متواتر ہے اور اجماعِ اُمت مسلمہ سے ثابت ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس متواتر اصطلاحی معنیٰ کا انکار کر دے اور کہے کہ یہ معنیٰ تو ویسے ہی عوام میں مشہور ہے درحقیقت اس کا معنیٰ تو وہ صحیح ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہے یعنی جو بھی نبی آیا یا آئیگا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر سے آئے گا۔ مطلب یہ کہ وہ عام معنیٰ کا منکر ہے اور اپنے معنیٰ کو تاویل سے ثابت بھی کرتا ہے، بتایئے اُسے کافر کہا جائے گا یا نہیں؟

بینوا و توجروا۔

اور ساری دُنیا جانتی ہے کہ جب ہم لفظ "رسول اللہ" بولتے ہیں تو اس کا معنیٰ صرف اور صرف اللہ کا رسول لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو رسول اللہ کہنے لگے یعنی اس کے عام معنوں کا منکر ہو اور اس کی تاویل یہ کرے کہ میں لغوی معنیٰ مراد لیتا ہوں تو کیا وہ شخص مسلمان ہی رہے گا یا کافر ہو جائے گا اُس کی یہ تاویل سُنی جائے گی یا نہیں؟ یا آپ خود کیا "رسول اللہ" کے عام معنوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا انکار کرکے تاویلاً کسی کو لغوی معنوں کے لحاظ سے "رسول اللہ" کہنا گوارا فرمائیں گے؟ بیّنوا و توجروا۔

یاد رکھیے کہ جو کسی نص کے عام، قطعی اجماعی اور متواتر معنیٰ کا منکر ہوا اور اپنی ذاتی رائے سے خلاف اجماع تفسیر کی تو وہ ہرگز مسلمان نہیں رہے گا۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔

آپ کی ساتویں دلیل کا رد سابقہ تمام سطور میں ہو گیا کہ جس میں مسلمانوں کے موٹے موٹے ظاہری نشانات ہوں اُسے ہرگز کافر نہیں کہا جائے گا تاوقتیکہ وہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی منکر نہ ہو۔ البتہ اگر کسی شخص نے دل کا کفر ظاہر نہ ہونے دیا اور بظاہر تمام ضروریات دین کا اقرار رہا تو یہ چونکہ غیب کی بات ہے اور عالم الغیب فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لیے ہم اُس پر کفر کا حکم نہیں کر سکتے، وہ اگر دل سے کافر ہے تو پھر عند اللہ کافر ہی ہوگا۔ لیکن جب کسی کا کفر آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے اور توبہ بھی نہ کرے تو اُسے کافر ہی کہا جائے گا۔

ورنہ تو کیا منافقین میں موٹے موٹے ظاہری نشانات موجود نہ تھے؟

کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے؟

کیا وہ پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے؟

کیا وہ السلام علیکم نہ کہتے تھے؟

کیا وہ مسلمانوں کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے؟

کیا وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہتے تھے؟

اگر یہ سب ظاہری نشانات اُن میں موجود تھے تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کو یہ وعید کس لیے سُنائی۔ ذرا توجہ سے پڑھیے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ارشادِ پروردگارِ عالم ہوا :-

ترجمہ :- "اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے، وہ انہیں بس ہے، اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے" [۱]

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا انجام کفار کے ساتھ کیا ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے۔ ایک آپ ہیں کہ فرما رہے ہیں کہ جس کے دل کا کفر بھی صاف ظاہر ہو جائے اُسے کافر تو کیا فاسق بھی نہ کہا جائے کیونکہ اُس نے زبان سے کلمہ رٹ کر جو ہمیں سنا دیا ہے وہ نہ اوہ فاسق بھی نہیں بلکہ بڑا پکا سچا مومن ہے۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس مسئلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اسی طرح کسی کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ اس میں یہی احتیاط ہے۔ احتیاط یہ ہرگز نہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہا جائے۔ اور کافر صرف وہی لوگ نہیں جو اپنا نام دشوا ناتھ اور ارجن داس رکھتے ہیں اور بتوں کو پرنام کرتے ہیں یا رام رام جپتے رہتے ہیں بلکہ وہ بھی ہیں جو آیات و احادیث پر طعن کرتے ہیں اور اسے پرانے زمانے کے قصے کہانیاں قرار دیتے ہیں، وہ بھی ہیں جو مسلمان کہلوا کر ختم نبوت کا انکار بھی کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جو ان عقائد والوں کو پکا سچا مسلمان ہی سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ قرآن و حدیث کا بظاہر علم بھی رکھتے ہیں۔ تو دیگر تمام

---

[۱] پ ۱۰ سورۂ توبہ آیت ۶۸ :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ناظرین کرام بھی یہ بات پلّے سے باندھ لیں کہ اس مسئلہ میں احتیاط اسی کا نام ہے کہ جو ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو اُسے کافر کہا جائے بظاہر وہ کلمہ گو ہی کیوں نہ ہو۔ باقی رہا کفر کے فتووں کا رواج تو عرض ہے کہ علمائے حق نہ جلد باز ہیں اور نہ کم فہم کہ بلا سوچے سمجھے فتویٰ دیں گے۔ اور کسی کو کافر قرار دینے سے پہلے تو سو بار نہیں ہزار بار سوچنا پڑتا ہے، یہ کام کسی عام مفتی اور عالم کا نہیں ہوتا بلکہ کسی اجل، جید، معتبر، جلیل القدر اور متبحر عالم و مفتی کا کام ہے یہ ہرایرے غیرے کے بس کا روگ نہیں۔ اسی طرح سابقہ مفسرین و محدثین اور فقہائے کرام نے جس عقیدہ کو کفر کہا ہے وہ آج بھی کفر ہی ہوگا۔ شرح الخطابات للامام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ حضور اکرم آخری نبی ہیں اور اس پر غیر متزلزل یقین ہونا چاہیے۔

شناختی کارڈ کے اندر مذہب کا خانہ رکھنے کو آپ نے جو انسانی حقوق کے بین الاقوامی چارٹر اور قانون انصاف کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ اس کا پول بھی اگر کھول دیا جائے تو مناسب رہے گا۔ اس سے آپ کی باطنی کیفیت کا آسانی سے پتہ چل جائیگا۔

آرڈی ننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء، جو قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی ممانعت اور سزا کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کہلاتا ہے، گزٹ آف پاکستان کی غیر معمولی اشاعت مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا تھا۔ اس آرڈی ننس نے مجموعۂ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) اور پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈی ننس مجریہ ۱۹۶۳ء کی بعض دفعات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں ترمیم کر دی۔ دو درخواستیں، ایک قادیانی گروہ کے چند ارکان کی جانب سے اور دوسری لاہوری گروہ کے دو ارکان کی جانب سے بمطابق نمبر ۱/۱۷ آئی ۱۹۸۴ء اور ۲/ایل ۱۹۸۴ء وفاقی شرعی عدالت میں دائر کی گئیں۔ جن میں آرڈی ننس کے مندرجات کو چیلنج کیا گیا تھا۔ درخواست دہندگان کے حق میں دلائل دینے والوں میں سے ایک ایڈووکیٹ مسٹر مجیب الرحمٰن بھی تھے۔ چیف جسٹس جناب فخر عالم نے مزید تین جج صاحبان کی موجودگی میں مورخہ ۱۲-۸-۸۴ کو فیصلہ سنایا اور آخر میں لکھا:۔

"مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر ان دونوں پٹیشنز میں کوئی وزن نہیں پایا اور انہیں خارج کیا جاتا ہے"

دلائل دینے کے دوران مسٹر مجیب الرحمٰن نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اس اعلان سے بھی حوالے پیش کیے جو ۱۹۴۸ء میں منظور ہوا تھا۔ دفعہ ۱۸ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

"ہر شخص کو سوچ، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق حاصل ہے اس حق میں اپنا مذہب یا عقیدہ بدلنے کی آزادی اور خواہ انفرادی طور پر یا برادری میں دوسروں کے ہمراہ یا عوام میں یا نجی طور پر، اپنے مذہب یا عقیدے کو تعلیم، عمل، عبادت اور رسوم میں ظاہر کرنے کی آزادی شامل ہے"[1]

یہ چارٹر چونکہ اقوام متحدہ میں مختلف غیر اسلامی مذاہب کے زیر اثر ترتیب دیا گیا ہے اس لیے اس کے مندرجات کے بھی قرآن و حدیث کے دلائل سے پرخچے اڑائے جا سکتے ہیں مگر احقر

---

[1] فیصلہ شرعی عدالت:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو یہاں صرف اپنا مدعا مقصود ہے لہٰذا شیخ صاحب! اس چارٹر
کے اندر تو یہ کہا جا رہا ہے کہ ہر شخص کو ہر طرح سے مذہبی آزادی
حاصل ہے پھر آپ کے پاس وہ کون سا بین الاقوامی انسانی حقوق
کا چارٹر ہے کہ مذہب کا خانہ درج کرنے سے اُس کی خلاف ورزی
ہو جائے گی۔ چارٹر تو ہمیں یہ حق فراہم کر رہا ہے کہ ہم اپنے مذہب کا
خانہ شناختی کارڈ میں بلا روک ٹوک رکھ سکتے ہیں۔

آپ کے تحقیقی تابوت میں آخری کیل کے طور پر آپ ہی کے مضمون
سے دو پیرے درج کر رہا ہوں۔ ایک چھوٹے سے مضمون میں اتنا
بڑا انتشاد، یہ آپ ہی کی تحقیق کا حصہ ہے۔ ایک طرف آپ فرماتے ہیں:۔

"کسی مسلمان کو کافر قرار دینے کے لیے پوشیدہ حالات کی جستجو
کرنے اور باریک تاویلات کو سہارا بنانے کی اسلام میں سخت
ممانعت کی گئی ہے"

ان سطور کی سیاہی ابھی خشک بھی نہ ہونے پائی تھی کہ
شیخ صاحب نے فرمایا:

"پس جو شخص اللہ تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہو اور
جس کو اس کا کچھ احساس ہو کہ کفر میں مبتلا ہو جانے کا کتنا بڑا خطرہ
ہے وہ کبھی کسی مسلم کی تکفیر کی جرأت نہیں کر سکتا تاوقتیکہ اسے
خوب چھان بین کرنے کے بعد اس کے مبتلائے کفر ہو جانے کا پورا
علم نہ ہو جائے۔

شیخ صاحب یہ کیا؟ ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ پوشیدہ
حالات کی جستجو کرنے کی اسلام میں سخت ممانعت کی گئی ہے اور
چند سطور بعد یہ فرماتے ہیں کہ خوب چھان بین کرنا بہت ضروری ہے۔
"پوشیدہ حالات کی جستجو" اور "خوب چھان بین" کا فرق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تو بتایئے ________

تمام علماء ایک جیسے نہیں ہوتے اس لیے علماء کی توہین سے باز رہنا چاہیے۔ کنز العمال جلد ۱۰ صفحہ ۷۷ میں کہا گیا ہے کہ

"علماء دنیا کے چراغ اور انبیاء کے جانشین ہیں"

اسی میں ہے :۔ "علماء کی عزت کرو اس لیے کہ وہ نبیوں کے وارث ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہاری خرابی ہے اُن باتوں سے جو بناتے ہو (کنز الایمان)

التنویر

لدفع ظلام

التحذیر

یعنی مسئلہ ختم نبوت

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE ... PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

از قلم

ابوالفضل حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی قدس سرہٗ
شیخ القرآن والحدیث جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسئلہ تکفیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد۔ یہ مقالہ بہت قابل مکرمی و معظمی محترم جناب حکیم محمد رضا صاحب اوکاڑوی اور عزیز مکرم جناب اختر شاہجہانپوری اور دیگر احباب کی فرمائش پر تحریر کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ امام اہلسنت اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز نے جن اکابر دیوبند کی تکفیر کی ہے وہ بالکل برحق ہے۔ دیوبندیوں کی وہ عبارات صریح کفر اور گستاخی ہیں ہرگز محتمل نہیں ہیں اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مندرجہ حسام الحرمین جذباتی نہیں بلکہ واقعاتی ہیں۔ اکابر علمائے عرب و عجم نے اعلیٰحضرت کے ان فتاویٰ کی تصدیق و توثیق فرمائی ہے۔ فقیر نے بہت اس مقالہ میں علمائے دیوبند کے اصل اقوال نقل کیے ہیں جو مسئلہ تکفیر کو صحیح طور پر سمجھنے میں ضروری مقدمہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ماحصل ان کا ختم نبوت اور اہل سنت کا اتفاقی عقیدہ بیان کیا ہے پھر کتاب مصنف نے ان کا ثبوت نقل کرکے بعد تحذیر الناس کی عبارات کفریہ اور ان کی شرح کے بیان کی گئی ہیں۔ اور آخر میں ان تمام تاویلات فاسدہ کاسدہ کا تفصیلی طور پر پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ جو دیوبندی مناظرین اور محررین نے نانوتوی کی عبارات کو کفر سے بچانے کے لیے بے جا طور پر بیان کی ہیں۔ اور وہ تاویلات حقیقت میں تمام دیوبندی علماء کی محنت اور کاوش کا آخری نتیجہ ہیں۔ اسی لیے دیوبندی مناظر منظور سنبھلی نے ان تحریفات اور ترمیمات کا نام بھی معرکۃ القلم الملقب بہ فیصلہ کن مناظرہ رکھا ہے۔ مقالہ فی الحال مجموعہ انوار رضا کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو قسط ثانی اس میں باقی عبارات دیوبندیہ پر تفصیلی بحث شامل کی جائے گی اور الگ بھی اس کو شائع کیا جائیگا۔

احقر الوریٰ فقیر غلام علی القادری غفرلہٗ ولوالدیہ ولمشائخہ
اوکاڑہ ضلع ساہیوال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسئلہ تکفیر کے متعلق چند مسلّمہ اصول

کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے

علمائے اسلام جلد باز نہیں، نہ فروعی اختلافات اور اجتہادی امور میں کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہ ہوجائے۔ یہ مقدس جماعت کسی ایسی جرأت نہیں کرتی۔ حتی الوسع کلام میں تاویل کر کے صحیح معنی بیان کرتے ہیں۔ مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جا چکا ہے اور وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہوجائے تو علمائے اسلام مجبور ہیں جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔ اسی طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے (ارشاد الطالب ...) علماء نے بہت احتیاط کی مگر جب کلام میں تاویل کی گنجائش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہوجائے تو مجبوراً تکفیر کے چارہ ہی کیا ہے؟

1۔ ایسے وقت میں اگر علماء سکوت کریں اور خلقت گمراہ ہوجائے تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟ آخر علماء کا کام کیا ہے؟ جب وہ کفر اور اسلام میں فرق بھی نہ بتائیں تو اور کیا کریں گے؟ (ارشاد الطالب ص ...)

۲۔ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے۔ (ارشاد الطالب ص ۹)

۳۔ احتیاط۔ جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کے ہوتے ہوئے کافر کہنا کفر ہے۔ کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا، اسی طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے۔ کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بتایا۔ حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں۔ حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروریات دین ہو اسے کافر کہا جائے کیا منافقین توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے؟ پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے؟ مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے؟ انہیں بھی مسلمان کہو گے؟

(ارشاد الطالب ص ۹، احسن البیان محمد ادریس کاندھلوی، کفر قادیان مفتی محمد شفیع)

۴۔ جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ (ارشاد الطالب ص ... ، کلمۃ الفاصلین، کفر قادیان۔ (احسن قادیان)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ دیوبندی مناظر کا اعترافِ حقیقت۔

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کا فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی لکھتے ہیں: "بعض علمائے دیوبند کو خانصاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے (جیسا کہ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا ہے) بچوں پاگلوں و جانوروں کے علم کو آپکے علم کے برابر کہتے ہیں۔ (جیسا کہ حفظ الایمان میں تھانوی کی عبارت ہے) شیطان کے علم کو آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) علم سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔ تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خانصاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بیشک کفریہ عقائد ہیں (اشد العذاب صـ۱۲،۱۳)۔

اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کو کافر کہنا فرض تھا اگر [illegible] جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے [illegible] تو [illegible] مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں [illegible] وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔

کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے (اشد العذاب صـ۱۳، صـ۱۴)۔

۶۔ کلمات کفر بکنے والا جب تک اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرے اسکا دعویٰ اسلام بیکار ہے۔ دربھنگی اسی اشد العذاب میں لکھتا ہے۔

"مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے۔ عیسٰی علیہ السلام کی تعلیم اور عظمتِ شان کا اقرار ہے اسکا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے ایک مدت تک مسلمان رہے اور چونکہ دجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے۔ تو پہلی عبارات مفید نہیں۔ جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھائیں۔ کہ میں نے جو فلاں معنی ختم نبوت کے لکھے ہیں وہ غلط ہیں۔ صحیح معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی حقیقی نہ ہوگا یا عیسٰی علیہ السلام کو جو فلاں جگہ گالیاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے بولتے ہیں

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس وجہ سے مسلمان دھوکا میں آجاتے ہیں کہ یہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں۔ لیکن معنی وہ نہیں جو قرآن و حدیث نے بتلائے ہیں۔ معنی ان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کرکے کفر کی بنیاد ڈالی ہے۔ لہٰذا یہ عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں توان کا کچھ اعتبار نہیں (اشد العذاب ص۱۰) اب دیوبندی مناظر کی اس تحریر کو پیش نظر رکھ کر مرزا اور مرزائیوں کی جگہ علمائے دیوبند اور دیوبندی رکھ لیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ دیوبندیوں کا ختم نبوت اور قرآن پاک کو ماننے کا دعویٰ اس وقت تک بیکار ہے جب تک کہ یہ اپنی عبارات کفریہ سے توبہ نہ کریں۔

۷۔ کیا بغیر قصد و ارادہ کے بھی حکم کفر عائد ہوگا؟

اگر کوئی شخص عمداً کلمات کفر بکے اور بعد میں یہ کہدے کہ میری نیت توہین کی نہیں تھی۔ تو اسکی نیت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا اور اس پر کفر عائد ہوگا۔ اگر اس قسم کا عذر قابل قبول ہو تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ کسی بڑے سے بڑے گستاخ کو بھی جب کہا جائیگا کہ تو نے کفر کیا ہے۔ گستاخی کی ہے شان رسالت میں صریح توہین کی ہے۔ تو وہ جواب میں کہہ دیگا کہ میری نیت توہین کی نہیں تھی دیکھیے اگر کوئی شخص دوسرے کو گالی دے کہ اے ولد الحرام! اور وہ جوتا لے کر اس کے سر پر سوار ہو جائے تو کیا صریح گالی دینے والا یہ کہہ کر بچ سکتا ہے کہ میری نیت گالی کی نہیں تھی۔ دیکھو قرآن کریم میں مسجد الحرام موجود ہے۔ حرام، حرمت اور عزت سے ماخوذ ہے۔ لہٰذا علمائے اسلام نے اس مسئلہ میں یہ قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

انما المدار فی الحکم بالکفر علی الظواهر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حاله (الاعلام بقواطع الاسلام علی هامش الزواجر جلد دوم ص۱۲۸۔ اکفار الملحدین ص۲۲)۔

(ترجمہ) اس لیے کہ کفر کے حکم کا دارومدار ظواہر پر ہے۔ دلوں کی نیتوں اور قرائن حال پر نہیں۔

ایسے ہی انور شاہ صاحب کشمیری نے اکفار الملحدین ص۸۶ پر لکھا ہے: وقد ذکر العلماء التهور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر۔ اور علمائے اسلام نے فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت اور دلیری کفر ہے۔ اگرچہ کہنے والے نے توہین کا قصد نہ کیا ہو۔ دیوبندیوں کا مطاع اکمل مولوی رشید احمد گنگوہی خود لطائف رشیدیہ صہ۲۴ پر لکھتا ہے۔

"جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں۔ اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے" (شہاب ثاقب صہ۹۱)۔

ان عبارات مذکورہ کو پیش نظر رکھ کر تھانوی کے اس منافقانہ عذر لنگ کا جائزہ لیں۔

"جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا تو میری مراد کیسے ہو سکتی ہے۔" ہاں جناب آپ کی مراد ہو یا نہ ہو مضمون خبیث ہے جو حفظ الایمان میں آپ نے لکھا ہے۔ گستاخی اور توہین کے لیے الفاظ کو دیکھا جاتا ہے قائل کی مراد نہیں دیکھی جاتی خود تھانوی لکھتا ہے "جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے [illegible] میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں (بسط البنان)

۸۔ تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ حضور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی و توہین کرنے

شرح شفاء میں ہے۔ محمد بن سحنون نے فرمایا کہ "اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتنقص لہ کافر ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر"۔ یعنی تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شاتم اور تنقیص کرنے والا کافر ہے اور جو اس کے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(شرح الشفاء مولانا علی القاری صہ۳۹۲/ج۲۔ اکفار الملحدین۔ الشہاب الثاقب صہ۱۸)

۹۔ صریح کلام میں تاویل مقبول نہیں ہوتی۔

"قال حبیب بن الربیع ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل"۔ حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ صریح لفظ میں ادعائے تاویل مقبول نہیں ہے۔ (نسیم الریاض صہ۳۴۸/ج۴، اکفار الملحدین صہ۴۳، شرح شفاء للقاری صہ۳۹۰/ج۲، احسن البیان صہ۶)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۰- حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء ماننا ضروریات دین سے ہے۔

" قال فی الاشباہ فی کتاب السیر اذا لم یعرف ان محمدا علیہ السلام آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات " جو شخص حضور علیہ السلام کو آخر الانبیاء نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے اس لیے کہ حضور کو آخری نبی ماننا ضروریات دین سے ہے۔

۱۱- ضروریات دین میں تاویل کفر کو دفع نہیں کرتی۔

" ان التاویل فی ضروریات الدین لا یدفع القتل بل لا یدفع الکفر "۔
(اکفار الملحدین ص۱۵)

" فالتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر " (حاشیہ علامہ سیالکوٹی علی الخیالی)

" بلکہ تاویل فاسد شخص کو کافر کہہ دے [illegible] التاویل الفاسد کالکفر "
(اکفار الملحدین ص [illegible])۔

۱۲- متواترات میں تاویل بھی کفر ہے

جس طرح دین کے کسی حکم قطعی اور متواتر کا صریح انکار کفر ہے اسی طرح قطعیات اور متواترات میں تاویل کرنا بھی کفر ہے کیونکہ قطعی امور کی تاویل بھی انکار کے حکم میں ہے۔ مثلاً جس طرح نماز اور روزہ کا صریح انکار کفر ہے اسی طرح نماز اور روزہ میں ایسی تاویل کرنا جو امت محمدیہ کے اجماعی معنی اور اجماعی عقیدہ کے خلاف ہو وہ بھی کفر ہے اور اس قسم کے تاویلی کفر کو اصطلاح شریعت میں الحاد و زندقہ کہتے ہیں۔ (احسن البیان ص۳۔ اکفار الملحدین ص۲ بالمعنیٰ)۔

ختم نبوت کے بارے میں تمام امت کا اجماعی عقیدہ

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا مسلمان پر جس طرح " لا الٰہ الا اللہ " پڑھنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو احد صمد اور لاشریک لہ جاننا فرض اوّل و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

باطل جاننا فرض اجل و جزو ایقان و ایمان ہے۔ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک بلکہ ضعیف احتمال خفیف سے توہم سے خلاف عقیدہ رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک اور تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ (بزازیہ، درمختار، شفا، اعلام بقواطع الاسلام و فتاویٰ حدیثیہ وغیرہ ــــ از جزاء اللہ عدوہ ص ۳، ص ۴ از امام اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ختم نبوت کا عقیدہ اُن اجماعی عقائد میں سے ہے جو کہ اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں سے شمار کیے گئے ہیں اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اُن پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں اور یہ مسئلہ قرآن کریم کی آیات اور احادیث متواترہ اور اجماع اُمت سے ثابت ہے جس کا منکر قطعاً کافر مانا گیا ہے) اور کوئی تاویل و تخصیص اس باب میں [illegible] (ص ۲ از مولوی [illegible] کاشمیری)

دیوبندی علامہ انور شاہ کشمیری اپنے رسالہ عقیدۃ الاسلام ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں ــ "ثم ان الامۃ اجمعت علی ان لا نبوۃ بعدہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا رسالۃ اجماعاً قطعیاً وتواترت بہ الاحادیث ثم ملحد حدیث فتاویلہ بحیث ینتفی بہ الختم الزمانی کفر بلا شبہۃ"۔

یہی علامہ صاحب اکفار الملحدین ص ۱۲۷ پر لکھتے ہیں "وکذالک نکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی او ادعی نبوۃ احد بعدہ فانہ خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث فھذا تکذیب للہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کالعیسویۃ (فرقۃ من الیھود)

بلکہ اسی کتاب کے ص ۱۲۴ پر لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد جو کسی نبی کا آنا جائز مانے وہ بھی کافر ہے "او کذب رسولاً او نبیاً او نقصہ بای منقص کان صغر اسمہ مریداً تحقیرہ او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی قبل فلا یرد" (تحفہ شرح منہاج)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسکے بعد لکھا ہے "فساد مذھبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان کیف وھو یؤدی الی تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم او بعدہ و ذالک یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھذہ من المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفۃ لعنھم اللہ تعالٰی۔" (شرح الفرائد للعلامۃ العارف باللہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ)۔

اب مفتی محمد شفیع دیوبندی کی بھی سنیئے "اگر خاتم النبیین اور لا نبی بعدی میں تاویلاتِ باطلہ کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائے تو پھر بت پرست اور مشرکین کو بلکہ ان کے معلم امام ابلیس کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج و کافر نہیں کہہ سکتے۔ اور جو لوگ ایسی تاویلاتِ باطلہ کر کے امت کے اجماعی عقائد اور قرآن و حدیث کی واضح تصریحات کی تکذیب کرنے والوں کو امت اسلامیہ سے علیحدہ کرنے کو اس لئے برا سمجھتے ہیں کہ اس سے اسلامی برادری کو نقصان پہنچتا ہے، ان کی تعداد کم ہوتی ہے یا ان میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے تو انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اگر تفرقہ اور اختلاف سے بچنے کے یہی معنی ہیں کہ کوئی کچھ ہی کیا کرے اور کہا کرے مگر اس کو دائرۂ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائے تو پھر ان مٹھی بھر ملاحدہ و زنادقہ سے ملت کو کیا سہارا لگتا ہے؟ ایسی لچر تاویلات کے ذریعے تو سارے جہان کے کافروں کو ملتِ اسلامیہ میں شامل کیا جا سکتا ہے اگر ایسی ہی رواداری کرنا ہے تو پیٹ بھر کے کی جائے تاکہ دنیا کی ساری قومیں اور ملتیں اپنی ہو جائیں اور یہ کفر و ایمان کی جنگ ہی ختم ہو جائے۔" (کفر و ایمان، قرآن کی روشنی میں ص۳۵)۔

عہدِ نبوت سے لیکر اب تک تمام امت کے علماء صلحاء مفسرین، محدثین، فقہاء، متکلمین اور اولیائے عارفین سب کے سب ختم نبوت کے یہی معنی (حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) سمجھتے چلے آئے ہیں اور بطریق تواتر یہ عقیدہ ہم تک پہنچا ہے۔

جس طرح صلوٰۃ و زکوٰۃ کے معنی میں کوئی تاویل قابلِ التفات نہیں اسی طرح ختم نبوت کے معنی میں بھی کوئی تاویل قابلِ التفات نہ ہوگی بلکہ ایسے صریح اور متواتر امور میں تاویل کرنا استہزا اور تمسخر کے مترادف ہے۔ (احسن البیان ص۷)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

آگے لکھا ہے — "ہمیں اس بحث کی ضرورت نہیں کہ مرزا صاحب (اور نانوتوی صاحب) کی تاویلات جہلا کی طرف کوئی توجہ کریں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس نبی پر خاتم النبیین کی آیت اتری اس نے اس آیت کے کیا معنی سمجھے اور امت کو کیا معنی سمجھائے اور عہد صحابہ سے لے کر اس وقت تک پوری امت اس آیت کا کیا معنی سمجھتی رہی؟ کیا تیرہ سو سال کے علمائے امت اور ائمہ لغت وعربیت کو اتنی بھی خبر نہ تھی جتنا کہ قادیان کے دہقان (اور نانوتہ کے نیچرل کودک نادان) کو ٹوٹی پھوٹی عربی کی خبر تھی" (احسن البیان ص…)۔

خاتم النبیین کا معنی اہلِ لغت کے نزدیک

— الخاتم والخاتم من اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح اسم ای آخرھم وبالکسر اسم فاعل (مجمع بحار الانوار جلد اول زیر لفظ ختم خاتم النبیین)

— لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ۔ یعنی حضور کو خاتم النبیین اس لیے کہتے ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی اپنی تشریف آوری سے اس کو مکمل کر دیا۔ (مفردات امام راغب اصفہانی علی ہامش النہایہ ابن اثیر جلد اول ص۳۱۳)

ختمِ نبوت اور قرآنِ کریم

قال اللہ تعالیٰ — ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیء علیما۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور سب آخر الانبیاء ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

ختمِ نبوت اور مفسرینِ عظام

۱۔ اس آیت میں لفظ خاتم النبیین کی تین قرأت ہیں۔ ماسوا حسن اور عاصم کے باقی قرأت خاتم بمعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لٰکِنْ خَتَمَ النَّبِیّیْنَ ہے۔ عبداللہ بن مسعود کی قراءت میں "ولکن نبیاً ختم النبیین" ہے۔ پس یہ قراءت بھی دلیل ہے یعنی انہ الذی ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم۔ حسن اور عاصم کی قراءت خاتَم النبیین یعنی انہ اٰخر النبیین ہے ختامہ مسك میں بھی ایک قراءت خاتَمہ مسك بمعنی اٰخرہ مسك ہے۔ (ابن جریر جلد ۲۲ ص۱۲)

۲۔ روح المعانی میں یہ قراءتیں بیان کرنے کے بعد مزید فرمایا "وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا کتاب و سنت سے صراحۃً ثابت ہے اور اس پر اجماعِ اُمت ہے۔ اور اس کے خلاف دعوٰی کرنے والا کافر ہے اور اگر اصرار کرے تو قتل کیا جائے گا۔ (روح المعانی جلد ۲۲ ص۳۴)۔

۳۔ ابن کثیر میں ہے "فہذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی والاحری [illegible] وبذلك وردت الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم" یعنی یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور جب آپ کے بعد نبی نہیں ہو سکتا تو بطریق اولٰی اور انسب رسول بھی نہیں ہو سکتا (کیونکہ جمہور کے نزدیک نبی، رسول سے عام ہے۔ جب عام کی نفی ہوگی تو خاص کی نفی بھی ہو جائے گی۔) اس مضمون کی احادیث متواترہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی ہیں۔

پھر آخر میں فرمایا "فمن رحمۃ اللہ بالعباد ارسال محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ثم من تشریفہ لہم ختم الانبیاء والمرسلین بہ واکمال الدین الحنیف لہ وقد اخبر اللہ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ فھو کذاب افاك دجال ضال مضل۔"

ترجمہ :۔ پس حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت بندوں پر اللہ تعالٰی کی رحمتِ تامہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے پھر مزید شرف یہ کہ نبیوں اور رسولوں کو حضور کی تشریف آوری سے ختم کر دیا اور حضور علیہ السلام کے دین حنیف کو کامل فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اللہ کے رسول نے سنت متواترہ میں خبر دی ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگ جان لیں کہ جو شخص حضور کے بعد منصب نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب افاک دجال ضال اور مضل ہے۔

پھر علامہ ابن کثیر نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی لعنۃ اللہ علیہما کا ذکر کرنے کے بعد لکھا وکذالک کل مدع لذالک الی ـــــ یوم القیامۃ حتی یختموا بالمسیح الدجال: اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی طرح قیامت تک جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب و دجال ہوگا۔ یہانتک کہ یہ دجاجلہ، مسیح کے دجال پر ختم ہونگے۔ (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۹۳)

جو شخص مزید تفصیل کا خواہاں ہو اس کی سہولت کے لیے باقی معروف تفاسیر کے حوالے درج کر دیے جاتے ہیں۔ اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو متعلقہ عبارتیں بھی نقل کر دی جاتیں حوالے ملاحظہ ہوں تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۷۸۶ ، ابو السعود جلد ۱ صفحہ [illegible] ، روح البیان جلد [illegible] صفحہ [illegible] ، بیضاوی ، خازن ، مدارک ، ابن عباس ج ۱ صفحہ ۱۲۳۰ ، صاوی ج ۳ صفحہ ۲۲۳ ، تفسیر ثنائی احمدیہ صفحہ ۳۲۱ ، مراح لبید ، روح المعانی جلد دوم صفحہ [illegible] ، جمل علی الجلالین ، مظہری ، دیلمی ، [illegible] الاتقان جلد چہارم۔ مذکورہ تفاسیر اس وقت پیش نظر ہیں سب میں خاتمیت کا مطلب بلحاظ زمانہ آخری نبی بتایا ہے۔

خاتم النبیین کی تفسیر و تشریح احادیث صحیحہ مرفوعہ کی روشنی میں

یہ امر ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت کی جو تفسیر خود صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے بیان فرمائی ہو اس کے خلاف کسی قادیانی یا نانوتوی کا قول کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) مسلم شریف پھر مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔ (ترجمہ) مجھے نبیوں پر چھ فضیلتیں دی گئیں مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کلمات جامعہ عطا فرمائے گئے، رعب سے میری مدد کی گئی، میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی قرار دی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا اور میرے ساتھ نبی ختم کر دیئے گئے۔ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ختم ماضی کا صیغہ استعمال کر کے منکرین ختم نبوت کی جملہ تاویلات باطلہ کو ختم کر دیا)۔ (مسلم جلد اول ص ۱۹۹، مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۵۱۲)۔

(۲) میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کے مانند ہے جس کی عمارت بہت خوبصورت ہو اُس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ پس دیکھنے والے اُس کا چکر لگائیں اور اس عمارت کے حسن سے تعجب کریں مگر اُس اینٹ کی جگہ ـــــ سو میں نے اُس اینٹ کی جگہ بند کر دی میرے ساتھ (نبوت) کی عمارت کو ختم کر دیا گیا اور میرے ساتھ رسُولوں کو ختم کر دیا گیا۔" وفی روایۃ انا اللبنۃ و انا خاتم النبیین" اور ایک روایت میں ہے میں ہی وہ آخری اینٹ ہوں اور میں ہی آخر الانبیاء ہوں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۱ بخاری ص ۵۰۱، مسلم ج ۲ ص ۲۴۸، ترمذی ج ۲ ص ۱۴۱)۔

(۳) بخاری و مسلم میں حدیث شفاعت کو بیان کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے کہیں گے کہ آج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جاؤ۔ پس لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے۔ " انت رسول اللہ وخاتم النبیین " آپ اللہ کے رسُول اور آخری نبی ہیں۔ (رواہ مسلم ج ۱ ص ۱۱۱ و ترمذی عن ابی ہریرہ)۔

(۴) بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا " کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی " بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام ان کی نگہداری کرتے تھے۔ جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو دُوسرے نبی اُس کے جانشین ہو جاتے لیکن میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ (بخاری و مسلم۔ واللفظ مسلم۔ کتاب الامارہ ص ۱۲۶)۔

(۵) دارمی پھر مشکوٰۃ شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا " انا قائد المرسلین ولا فخر و انا خاتم النبیین ولا فخر و انا اول شافع و مشفع ولا فخر " میں رسُولوں کا قائد ہوں اور یہ فخریہ نہیں کہہ رہا۔ اور میں آخری نبی ہوں مگر یہ فخریہ نہیں کہہ رہا اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اور وہ جس کی سب سے پہلے شفاعت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قبول کی جائے گی وہی ہوں لیکن یہ فخریہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ (دارمی۔ مشکوٰۃ ص۵۱۳)۔

(۶) عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راوی فرمایا "انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ" میں بیشک اللہ کے ہاں آخری نبی لکھا ہوا تھا دراں حالیکہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۴۹۴۔ مشکوٰۃ ص۵۱۳)

(۷) ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم" میں سب نبیوں سے آخری اور تم سب امتوں سے آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ ص۳۷)۔

(۸) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی"۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ تجھے میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر تحقیق شان یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (مسلم ج ۲ ص۲۷۸۔ بخاری جلد ۲ ص۶۳۳۔ واللفظ مسلم)

(۹) عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب"۔ اگر (بفرض محال) میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ باب مناقب عمر ص۵۵۸)

(۱۰) انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ "ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی"۔ بیشک رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن کثیر ج ۳ ص۴۹۳)

(۱۱) "انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی"۔ (ابوداؤد ج ۲ ص۲۲۹، ترمذی ج ۲ ص۳۲۳ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔
بیشک میرے بعد میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۱۲) یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے جس کے آخر میں یہ بھی فرمایا ہے۔ "وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی" میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر الاوسط والبزار ورجال البزار رجال الصحیح۔ مجمع الزوائد ج ۸، ص ۲۳۲)

بارہ کا عدد متبرک سمجھ کر انہی احادیث پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ اس باب میں احادیث کثیرہ وارد ہیں جنہیں امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف "جزاء اللہ عدوہ" میں اور مفتی محمد شفیع دیوبندی نے "ختم النبوۃ فی الاحادیث" میں جمع کیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں۔ جس نبی پر یہ آیت اتری اُس نے اس آیت کے یہی معنی سمجھے اور یہی بتائے اور یہی صحابہ کرام نے اس نبی سے قرآن اور اُس کی تفسیر پڑھی انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے اور بعد والوں کو بتائے۔ "فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر" الغرض یہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ (مسک الختام ص ۲۱)

"جملہ لا نبی بعدی جملہ خاتم النبیین کی تفسیر ہے اور لا نفی جنس کا ہے جو نکرہ پر داخل ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد یہ جنس ہی ختم ہے۔" (مسک الختام ص ۲۲)

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ذاتی، عرضی، اصلی، ظلی، بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی اس زمین میں یا کسی اور طبقے میں، حضور کے زمانہ ظاہری میں یا حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا بلکہ کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں ہے۔

"مسند امام احمد اور معجم طبرانی کی روایت کے ماتحت اس روایت میں بھی خاتم النبیین کے بعد لا نبی بعدی بطور تفسیر مذکور ہے۔ اور اسی وجہ سے اس جملہ کا پہلے جملہ پر عطف نہیں کیا گیا اس لیے کہ بلاغت کا قاعدہ ہے کہ جب جملہ ثانیہ جملہ اولیٰ کے لیے عطف بیان ہو تو پھر عطف ناجائز ہو جاتا ہے اس لیے کہ عطف نسق چاہتا ہے تغایر کو اور عطف بیان چاہتا ہے بکمال اتحاد کو ـــــ اور کمال وحدت اور مغائرت جمع نہیں ہو سکتی۔"

(مسک الختام ص ۲۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاصۂ کلام

الحاصل آیت کریمہ خاتم النبیین میں لغوی معنی اور احادیث، تفاسیر اور اجماع امت بلکہ خود
دیوبندی علماء کی تصریحات کی رُو سے شرعی معنی متواتر اور قطعی اجماعی یہی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا زمانہ سب انبیائے کرام کے زمانوں کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں ——
اور یہ آخری نبی ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے فضل جلیل ہے۔ کیونکہ آخری نبی ہونے
سے حضور کی شریعت مطہرہ کو شرف افضلیت حاصل ہوا حضور علیہ السلام ناسخ الادیان ہوئے اور
حضور کے دین متین کا ناسخ کوئی نہیں آئے گا۔ حضور سب سے بلند و بالا ہیں اور آپ سے
بلند و بالا کوئی نہیں ہوگا۔ خاتم النبیین کے اس معنی پر ایمان لانا ضروریات دین سے ہے اور اس کا انکار
قطعی کفر ہے۔ یہ انکار خواہ صراحتًا ہو یا تاویل فاسد سے جیسا کہ نانوتوی صاحب اور پھر اُن کی اتباع
میں مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام دینیات کو بالکل باطل کر دیا۔ تابعین کرام اس کے مقابل جناب نانوتوی
صاحب کی تحذیر الناس کی پوری عبارتیں مع سیاق و سباق بغور ملاحظہ فرمائیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

اما بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ
فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے
یہ اختصار سوء ادب ہے) کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے
بعد اور سب میں آخری ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں
پھر مقام مدح میں "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا
ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ
دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے
کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس
وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت
یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں، کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اور وں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لیے سدِباب مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدذاتہٖ قابلِ لحاظ ہے۔ پر جملہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر سدِباب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لیے اور بیسیوں موقعے تھے بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِباب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے۔ اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ انتہی بلفظہٖ (تحذیر الناس ص۳ مطبوعہ کتب خانہ ملیح قاسمی دیوبند) اس عبارت مذکورہ کو غور سے پڑھیے اور دیکھئے کہ اس میں کتنے کفریات ہیں۔

(۱) خاتم النبیین کے معنی سب سے آخری نبی کہ جو قطعی طور پر احادیث اور اجماعِ امت سے قطعی اور متواتر ثابت ہو چکے ہیں، عوام جاہلوں کا خیال بتانا۔ (۲) تمام امت کو عوام اور نافہم ٹھہرانا۔

(۳) بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ عوام اور نافہم کہنا کیونکہ خاتم النبیین کا معنی لا نبی بعدی حضور نے خود بیان فرمایا ہے۔ (۴) معنی تفسیر و حدیث اور اجماع کے مخالفین کو اہلِ فہم بتانا (۵) معنی متواتر و قطعی میں کچھ فضیلت نہ ماننا۔ (۶) اس معنی متواتر کو مقام مدح میں ذکر کرنے کے قابل نہ جاننا (۷) یہ کہنا کہ اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ (۸) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانا جائے اور اس وصف کو مدح قرار دیا جائے تو معاذ اللہ خدا کی طرف زیادہ گوئی کا وہم ہوتا۔ (زیادہ گوئی بیہودہ بکواس کو کہتے ہیں۔ اس میں خدا کی توہین بھی ظاہر ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ)۔ (۹) اور حضور کی جانب نقصانِ قدر اور کم رتبہ ہونے کا احتمال پیدا کرنا۔ (۱۰) یہ کہنا کہ تاخر زمانی قد و قامت و شکل و رنگ وغیرہ ان اوصاف سے ہے جنکو نبوت اور فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ (۱۱) ختم زمانی کو کمالات سے شمار نہ کرنا اور یہ کہنا کہ اہلِ کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے اس قسم (آخری نبی ہونا) کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ گویا نانوتوی صاحب کے نزدیک تمام امت جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر الزمان نبی مانتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضور کو ایسے ویسے لوگوں میں شمار کرتی ہے (خاک بدہن ناپاک) (۱۲) یہ کہنا کہ اگر حضور کو خاتم النبیین بمعنی آخری مانا جائے تو کلام اللہ میں بے ربطی اور بے ارتباطی لازم آتی ہے اور جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کوئی تناسب نہیں رہتا۔

(۱۳) یہ کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء پر حضور کی خاتمیت کی بنا نہیں ہے۔ بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے (۱۴) خاتم النبیین کی ایسی تفسیر بالرائے کرنا جو تیرہ سو سال سے کسی نے نہیں کی۔ اور اس منگھڑت معنی کو ثابت کرنے کے لیے تمام امت کے مسلمہ متفقہ اجماعی قطعی معنی کی تغلیط و تکذیب کرنا (۱۵) حضور علیہ السلام کے سوا تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو عرضی کہنا۔ چنانچہ موصوف بالذات اور موصوف بالعرض کا مفہوم بیان کرتے ہوئے نانوتوی صاحب نے ص۳ پر لکھا ہے۔

بالعرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے لیے کسی اور [illegible] یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض ہیں۔ انتہیٰ بلفظہ [illegible] عرضی کا معنی خود بیان کرتا ہے " اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال اور کبھی بے کمال رہتے ہیں ۔۔۔ سو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے۔ پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ آپ پر سلسلہ نبوت (بایں معنی) مختتم ہو جاتا ہے۔ وصف کا معنی صفت، نبوت کا پیغبری، خاتمیت کا خاتم ہونا، موصوف بالذات وہ ہستی ہے جس کو کوئی صفت اپنی ذات سے بغیر کسی کے واسطے حاصل ہوئی ہو۔ موصوف بالعرض وہ ہستی ہے جسکو کوئی صفت اپنی ذات سے نہیں بلکہ کسی دوسرے کے واسطے سے حاصل ہوئی ہو۔ مختتم ہو جاتا ہے۔ ختم ہو جاتا ہے۔ اب دیکھئے نانوتوی صاحب کے نزدیک اس عبارت کا صاف صریح مطلب یہ ہوا کہ آیۂ کریمہ میں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو بغیر کسی دوسرے کے واسطے کے خود بخود اپنی ذات سے نبوت حاصل ہوئی ہے۔ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت عرضی یعنی بالعرض کبھی موجود کبھی معدوم کبھی تو نبی صاحب کمال اور کبھی بے کمال۔ (معاذ اللہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نانوتوی صاحب نے اپنے اس منگھڑت معنی کا نام ختم ذاتی رکھا ہے۔ اور خاتم النبیین کا وہ معنی جو اگلے پچھلے تمام مسلمانوں کا اجماعی اور قطعی عقیدہ ہے اس کا نام ختم زمانی رکھا ہے۔ چنانچہ حسین احمد صاحب ٹانڈوی نے بھی نانوتوی صاحب کی اس تحقیق جدید سے مستفید ہو کر یہی کچھ لکھا ہے۔ مثلاً۔

"ختم نبوت کے دو معنی ہیں۔ اول ختم زمانی کہ جس کے معنی ہیں کہ خاتم کا زمانہ سب نبیوں کے آخر میں ہو۔ اس کے زمانہ کے بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہو۔ اس کو ختم زمانی کہتے ہیں۔ پس جو شخص سب کے بعد ہو۔ زمانہ میں اس کو خاتم اس اعتبار سے کہہ سکیں گے۔ چاہے وہ اپنے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو۔ یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اسفل ہو۔

دوم:۔ ختم رتبی اور ذاتی ۔۔۔ اس سے عبارت ہے کہ مراتب نبوت کا اس پر خاتمہ ہوتا ہو۔ اس سلسلہ میں کوئی اس سے بڑھ کر نہ ہو۔ جتنے مرتبے اس سلسلے کے ہوں سب اس کے نیچے اور اس کے محکوم ہوں۔ (الشہاب الثاقب ص ۷۳)

نانوتوی بھی اس کو کہتا ہے کہ اگر خاتم النبیین سے ختم زمانی مراد لی جائے تو اس سے حضور علیہ السلام کا سب نبیوں سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ آخر الزمان چاہے پہلے والوں سے افضل ہو یا سب سے کم درجہ کا ہو۔ یا بعض سے اعلیٰ اور بعض سے اسفل ہو۔ (اسفل)

اور خاتم ذاتی کا معنی چونکہ سب کا سردار اور رئیس اعظم ہے۔ اگلے پچھلے اور اس کے زمانے والے سب اس کے خوشہ چین ہوں گے۔ وہ ان میں سے کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔ لہٰذا بنظر اس کے علو مرتبہ اور اس کی ذات والاصفات کے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر۔ بالفرض اس کے زمانے میں کوئی نبی پیدا ہو جائے یا اس کے بعد اس زمین یا اور کسی زمین میں تجویز کر لیا جائے تو اس کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔ کیونکہ اس کے زمانے میں یا اس کے بعد جو نبی پیدا ہوگا۔ وہ اس خاتم ذاتی کا ظل ہوگا عکس ہوگا۔ اس کی نبوت بالعرض ہوگی اس نے نبوت کا استفادہ اس خاتم ذاتی سے ہی کیا ہوگا یہ ہے مفہوم خاتمیت نانوتوی صاحب اور ان کے اتباع کے نزدیک۔ اسی بنا پر نانوتوی صاحب نے ص۳ پر لکھا ہے۔ "چنانچہ اضافت الی النبیین باین اعتبار کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے بیچ کر اس مفہوم کا مضاف الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں" یعنی حضور خاتم النبیین مراتب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نبوت کے خاتم ہیں۔ زمانہ نبوت کے خاتم نہیں؛ لہٰذا ان کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی مفہوم کو شاہ ندوی صاحب نے الشہاب الثاقب ص۴۳ پر لکھا ہے۔ پھر اسی کو نانوتوی صاحب مثبت پہلو سے بیان کرتے ہیں: "شایانِ شانِ محمدی خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی"۔ اسی مضمون کو آگے یوں صراحتاً بیان کیا ہے: "بعد عرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ اگر بالفرض[1] آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (تحذیر الناس ص۱۴) اس عبارت کا صریح مطلب یہ ہوا کہ خاتم النبیین کے اگر یہ معنی لیے جائیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ تو بقول نانوتوی صاحب اس میں یہ خرابی ہے کہ حضور اس صورت میں صرف انہیں انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہوں گے جو حضور سے پہلے تشریف لا چکے ہیں۔ لیکن اگر خاتم کا وہ معنی تجویز کیا جائے جو نانوتوی صاحب نے بیان کیا ہے کہ حضور بغیر کسی واسطے کے اپنی ذات سے خاتم و نبی ہیں تو اس میں کوئی خرابی لازم نہیں کہ اگر حضور کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو یا حضور کے بعد بھی حضور ہی خاتم النبیین رہیں گے کیونکہ حضور کے زمانے میں جو اور نبی ہوں گے وہ بالذات نہیں بالعرض نبی ہوں گے یعنی اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور سے ہی فیض حاصل کر کے نبی بنیں گے۔ تو اس طرح خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔

پھر یہی نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی[2] بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[1] محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے حاشیہ میں لکھا ہے ــــ "یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ خاتم کے لیے بنظر اس کے علو مرتبہ اور اس کی ذات والاصفات کے نہ زمانہ اول ضروری ہے نہ اوسط نہ آخر" (کما صرح بہ المنقی عن المدینۃ فی الشہاب الثاقب اخذ من تحذیر الناس)۔

[2] اتصاف ذاتی بوصف نبوت کے معنی اپنی ذات سے خود بخود نبی ہونا۔

Click For More Books...
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تو پھر سوا رسول اللہ صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کسی کو افراد مقصود بالخلق[1] میں سے مماثل نبوی[2] (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی[3] ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی۔ افراد مقدرہ[4] پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ (تحذیر الناس طبع اول ص ۲۸، طبع ثانی ص ۲۵)۔

اب اس عبارت سراپا شرارت کا صاف صریح مطلب یہی ہوا۔ کہ اگر خاتم النبیین کے یہ معنی لیے جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باعتبار زمانے کے سب سے پچھلے نبی ہیں (جیسا کہ تمام امت کا قطعی اجماعی عقیدہ ہے) تو اس میں یہ خرابی ہے۔ کہ حضور کا صرف انہی انبیاء علیہم السلام میں بے مثل ہونا ثابت ہوگا جو دنیا میں پیدا ہو چکے ہیں لیکن اگر خاتم النبیین کے وہ معنی مُراد لیے جائیں جو خود دیوبندی نانوتوی صاحب نے بیان کیے کہ حضور بالذات نبی اور دوسرے نبی آپ کے واسطے کے اپنی ذات سے خود بخود نبی نہیں۔ تو اس میں یہ خوبی ہے کہ جو نبی پیدا نہیں ہوئے اور حضور کے بعد ان کا پیدا ہونا مقدر ہے ان سے بھی حضور کا افضل ہونا ثابت ہو جائیگا۔ اور خاتمیت محمدی میں بھی کوئی فرق نہیں آئیگا۔ کیونکہ حضور کے زمانے کے بعد جو نبی پیدا ہوں گے وہ سب کے سب اپنی ذات سے نہیں بلکہ حضور کے واسطہ اور حضور ہی کے فیض سے نبی ہونگے پھر اسی مفہوم کو تحذیر الناس میں آگے یوں بیان کیا ہے "اور انبیاء میں جو کچھ ہے۔ وہ ظل اور عکس محمدی ہے۔ کوئی کمال ذاتی نہیں۔ (تحذیر الناس ص ۲۹)۔

آگے لکھا ہے "اس صورت میں اگر اصل و ظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت

[1] ۔ افراد مقصود بالخلق وہ لوگ جن کو پیدا کرنا اللہ تعالٰے کو مقصود ہے۔
[2] ۔ مماثل نبوی کا معنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل۔ [3] انبیاء کے افراد خارجی سے مُراد وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو دنیا میں تشریف لا چکے۔ [4]۔ انبیاء کے افراد مقدرہ سے مراد وہ نبی جو دنیا میں پیدا تو نہیں ہوئے لیکن ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونا مقدر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بوجہ اصلیت پھر بھی ادھر رہے گی۔" (تحذیر الناس ص ۳۰)۔

ان دونوں عبارتوں کا صریح مطلب بھی یہی ہے کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد نبی پیدا ہوں تو حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئیگا کیونکہ وہ نبی حضور ہی کا ظل اور عکس ہوں گے۔ بلکہ اگر اصل اور ظل میں تساوی بھی ہو یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی خاتم النبیین اور وہ بھی خاتم النبیین ہوں تو بھی کچھ حرج نہیں کیونکہ بوجہ اصلی اور ذاتی نبی ہونے کے افضلیت پھر حضور کے لیے ہی ہوگی۔ چنانچہ آگے اور صاف لکھ دیا اب خلاصہ دلائل بھی سنیئے کہ دربارہ وصف نبوت فقط اس زمین کے انبیاء علیہم السلام ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مستفید و مستفیض نہیں۔" جیسے آفتاب سے قمر و کواکب بلکہ اور زمینوں کے خاتم النبیین بھی آپ سے اسی طرح مستفید و مستفیض ہیں۔ یعنی ساتوں زمینوں میں سات خاتم النبیین ہیں۔ مگر چونکہ باقی زمینوں کے خاتم ہمارے حضور علیہ السلام ہی سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ جیسے چاند اور ستارے سورج سے اس لیے حضور کا خاتمیت میں ... [illegible] (تحذیر الناس ص ۳۴)

"... سورج کا فیضان ہے" (جیسے نور قمر نور آفتاب سے مستفید ہے ایسے ہی بعد لحاظ مضامین مسطورہ فرق مراتب انبیاء کو دیکھ کر یہ تحقیق کہ کمالات انبیاء سابق اور انبیاء ماتحت کمالات محمدی سے مستفاد ہیں" (تحذیر الناس ص ۳۵) ناظرین کرام ذرا اس پر غور فرمائیں کہ انبیاء سابق تو وہ ہوئے جو حضور سے پہلے گذر چکے یہ انبیاء ماتحت کون سے ہوئے۔ وہی جن کا آنا حضور علیہ السلام کے زمانے میں اور حضور کے بعد پیدا ہونا جائز مانا ہوا ہے۔ ان صریح اور واضح ترین عبارات کو پیش نظر رکھ کر اب آپ ہی انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے نانوتوی صاحب پر کیا زیادتی کی ہے؟ کونسا افترا کیا ہے؟ کیا نانوتوی صاحب نے ان عبارات میں، مولوی حسین احمد ٹانڈوی، مرتضیٰ حسن دربھنگی، عبدالشکور کاکوروی اور محمد منظور سنبھلی وغیرہ کے لیے تاویل کی کوئی گنجائش باقی چھوڑی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ نانوتوی صاحب نے ان عبارات خبیثہ میں حضور پر نور شافع یوم النشور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کی صریح تکذیب کی ہے۔ حالانکہ حضور کا خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء ہونا۔ وہ ضروری دینی عقیدہ ہے۔ جسکا انکار صریح کفر ہے کاش اور خود اپنی ذاتی رائے سے ختم نبوت کے ایسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

معنی گھڑے ہیں جن سے قیامت تک ہزاروں لاکھوں جدید نبیوں کے لیے بروزی، عرضی و ظلی وغیرہ کی اختراعی اصطلاح کی آڑ میں نبوت کا دروازہ کھول دیا۔

لہ (۱) نانوتوی صاحب نے انبیاء کے افراد متعدد بتلائے تو مرزا صاحب نے انبیاء کے افراد متعددہ میں سے خود کو گنوا دیا۔

(۲) نانوتوی صاحب نے دیگر انبیاء کی نبوت کو بالعرض کہا تو مرزائے قادیان بھی اپنی نبوت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیض، خود کو حضور کا غلام اور ظلی بروزی نبوت کا حامل لکھتا رہا۔

(۳) نانوتوی صاحب نے خاتمیت زمانی کو عوام اہل فہم کا خیال ٹھہرایا تو مرزا صاحب نے تصدیق کر دی۔

(۴) نانوتوی صاحب نے لکھا کہ خاتمیت زمانی کو کمالات نبوت میں کوئی دخل نہیں تو مرزا جی نے تائید کر دی۔

(۵) نانوتوی صاحب نے کہا کہ زیر بحث آیۃ (وخاتم النبیین) میں بعد کے مدعیان نبوت کے سد باب کا کوئی موقع اور محل نہیں ہے تو مرزا جی نے [illegible] کہا [illegible]

WWW . NAFSEISLAM

(۶) نانوتوی صاحب نے حضرت اللہ تعالیٰ کی قدرتی باہری خاتمیت زمانی کو ٹھکرا کر خاتمیت مرتبی تراشی تو مرزا صاحب نے اُسے بسر و چشم قبول کر کے قبول کیا۔

OF AHLESUNNAT WAL

(۷) نانوتوی صاحب نے جس طرح مصرعہ کہا کہ حضور کے بعد ہزاروں نبی آ سکتے ہیں تو مرزا صاحب نے پیوند لگا دیا کہ میں بھی اُن آنے والوں میں سے ایک ہوں۔

(۸) نانوتوی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد انبیاء کا آنا تجویز کیا تو مرزا جی نے اُن کی تجویز کو عملی جامہ پہنا دیا۔

(۹) نانوتوی صاحب نے لکھا کہ حضور کے زمانہ میں کوئی نبی ہو یا بالفرض بعد زمانہ نبوی تجویز کیا جائے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ مرزا صاحب پکارے کہ جب بعد زمانہ نبوی اور نبی آنے سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ تو لیجئے ہم خود ہی آ گئے۔

(۱۰) نانوتوی صاحب نے بتایا کہ خاتمیت کا مطلب بتانے میں بڑوں سے غلطی ہو گئی اسی لیے خاتمیت زمانی کی رٹ لگاتے رہے دراصل انہوں نے بے التفاتی برتی اصل مفہوم تک ان کا (خدا اور رسول تک کا)

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی نانوتوی صاحب کی طرح حضور کو سید الکل اور افضل الانبیاء ماننے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنے آپ کو ظلی اور عکسی نبی ظاہر کرتا ہے۔ آگے چل کر ہم اس کی بعض عبارات پیش کریں گے۔

اس موقع پر یہ ضروری بات بھی مجھے عرض کرنی ہے کہ نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین کی جو من گھڑت تفسیر بلکہ تحریف کی ہے۔ وہ تفسیر بالرائے ہے۔ اور خود نانوتوی کو بھی تسلیم ہے کہ اس سے پہلے کسی نے یہ معنی بیان نہیں کیے۔ وہ خود لکھتے ہیں۔

"یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ ماننے تو اُن کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئیگی یہ انہی لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے۔ جو بڑوں کی بات فقط از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی نفسہ اپنا یہ وتیرہ نہیں۔ نقصان شان اور چیز ہے۔ اور خطا و نسیان اور چیز۔ اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا فرق آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔
گاہ باشد کہ کودک ناداں
از غلط بر ہدف زند تیرے
(تحذیر الناس ص ۲۶)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ نانوتوی کو یہ تسلیم ہے کہ تیرہ سو برس سے آج تک کسی عالم کسی مفسر، کسی متکلم، کسی محدث، کسی امام کسی تابعی کسی صحابی نے حتیٰ کہ خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۂ خاتم النبیین کے وہ معنی ہرگز ہرگز نہیں بتائے جو بقول کودک ناداں نانوتوی صاحب نے گھڑے۔ یہ بڑوں نے غلطی کی وہ بھول گئے مگر اس خطا و نسیان سے اُن کی شان میں کوئی کمی نہیں آئی اور میاں مرتبہ کچھ بڑھ نہیں گیا۔ کم التفاتی کی وجہ سے بڑوں (ائمۂ دین، تابعین، صحابہ کرام بلکہ حضور علیہ

پچھلے صفحے کا حاشیہ۔

ذہن نہیں پہنچ سکا۔ اور یہ جیسے کودک ناداں نے غور و فکر کرکے اصل مفہوم بتایا اور ٹھکانے کی بات کہی ہے (یعنی خاتمیت زمانی) تو مرزا صاحب مارے خوشی کے اُچھل کر بولے:۔ ؎
آپ کا فرمان ہمارا دین و ایمان ہو گیا۔ (اختر شاہجہان پوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا فہم اس مضمون تک نہیں پہنچا۔ نانوتوی صاحب نے خود یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ تفسیر بالرائے کرنے والا کافر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے: "اب یہ گزارش ہے کہ ہر چند آیت اللہ الذی خلق سبع سموات کی یہ تفسیر (کہ ہر زمین میں ایک خاتم النبیین ہے) کسی اور نے نہ لکھی ہو جیسے مفسران متاخر نے مفسران متقدم کا خلاف کیا ہے میں نے بھی ایک نئی بات کہدی تو کیا ہوا معنی مطابق آیت اگر اس احتمال پر منطبق نہ ہوں تو البتہ گنجائش تکفیر ہے اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ موافق حدیث مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ
ترجمہ: جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کرے پس تحقیق وہ کافر ہو گیا۔ (تحذیر الناس ص۳۶)

پھر آگے لکھا ہے: "جب کوئی دلیل ہے نہ قرینہ تو پھر ترجیح انہیں احتمالات کو بعض اپنی عقل نارسا کا ڈھکوسلا ہے۔ اور اس کو تفسیر بالرائے یعنی تفسیر بالھوٰی اور تفسیر من عند نفسہ کہہ سکتے ہیں" (تحذیر الناس ص۳۶)
اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہوا کہ بغیر دلیل (کتاب و سنت اور لغت عرب) اور بغیر کسی قرینہ (سابقہ یا لاحقہ) متبادر لغت عرب اور محاورات عرب اور عرف قرآن مجید کے خلاف محض عرف فلسفہ و منطق کی بنا پر اپنی ناقص رائے سے بیان کیا جائے وہ محض عقل نارسا کا ڈھکوسلا ہے۔ نیز یہ بھی نانوتوی صاحب کی عبارت سے واضح ہوا کہ تفسیر بالرائے، تفسیر بالھوٰی اور تفسیر من عند نفسہ ایک ہی چیز ہے۔ اب دیوبندیوں کے مشہور علامہ انور شاہ کشمیری کی سنیے اور جناب نانوتوی صاحب کے متعلق خود ہی فیصلہ کیجئے کہ وہ کیا ہیں؟

نانوتوی انور شاہ کشمیری کی زد میں [1]

"وارادۂ ما بالذات و ما بالعرض عرف فلسفہ است نہ عرف قرآن مجید و محاورۂ عرب ورنہ نظم قرآن بچیزے گویا ایماء و دلالت برآں۔ پس اضافۂ استفادۂ نبوت زیادت است بر قرآن بمحض اتباع ھوی" (رسالہ خاتم النبیین ص۳۹) یعنی ما بالذات اور ما بالعرض کا ارادہ (جیسا نانوتوی صاحب نے بیان کیا ہے، عبارت پہلے گذر چکی ہے) عرف فلسفہ ہے۔ عرف قرآن مجید اور محاورہ عرب نہیں ہے اور نظم قرآن کو اس معنی کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے، اور نہ نظم قرآن اس پر دلالت کرتی ہے۔ پس اضافہ و استفادہ نبوت محض اتباع ھوی کی وجہ سے قرآن پر زیادتی ہے۔" استفادہ نبوت کا قول بھی نانوتوی صاحب کا بیان کردہ معنی ہے۔ عبارات بلفظہ پہلے منقول ہو چکی ہے۔ اضافۂ استفادہ نبوت اتباع ہوٰی ہے، اور اتباع ہوٰی تفسیر بالرائے ہے، اور تفسیر بالرائے کرنے والا کافر ہے چونکہ یہ سب مقدمات نانوتوی اور انور شاہ دیوبندی کے مسلم ہیں۔ اس لیے نتیجہ قطعی ہے۔

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور لیجئے یہی انور شاہ کشمیری اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: "واما الختم بمعنی اتصاف ما بالعرض الی ما بالذات فلا یبعد ان یکون ظہر ھذہ الآیۃ لان ھذا المعنی لا یعرفہ الا اھل المعقول والفلسفۃ والتنزیل نازل علی متفاھم لغۃ العرب لا علی لذھنیات المخترعۃ" (عقیدۃ الاسلام ص۲۵۶)

یعنی نبوت کی یہ تقسیم کہ حضور علیہ السلام بالذات نبی ہیں اور باقی انبیاء بالعرض حضور کی نبوت اصلی ہے اور باقی انبیاء کی عکسی اور ظلی یہ خالص مرزائی نظریہ کی تائید ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے تمام نعمتوں اور کمالات کے ملنے کا یہ معنی نہیں ہے کہ جس کو حضور علیہ السلام سے کوئی کمال ملا ہو اُس کو معاذ اللہ نبی کہا جائے۔ کمالاتِ نبوت اور کمالاتِ رسالت کا حصول اولیاء اللہ کے لیے ثابت ہے۔ اور یہ سب حضور ہی کے اتباع کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں لیکن ان کمالات کے حاصل کرنے والوں کو نبی نہیں کہا جا سکتا ہے۔ قادیانیوں اور اُن کے ہمنواؤں کا یہ استدلال سراسر باطل ہے کہ جو شخص فنافی الرسول ہو اسے حضور کی کمال [illegible] علیہ السلام حاصل ہو اس کو نبی کہہ سکتے ہیں

THE NATURAL PHILOSOPHY

پچھلے صفحے کا حاشیہ: قادیانی اور بابیت ازہری منکر منطقی نکتہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ حضرت خاتم الانبیاء کی نبوت سے مستفاد ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔" (فیصلہ کن مناظرہ ص۴۵) اب دیوبندی ہی بتائیں کہ بقول مولوی انور شاہ کشمیری استفادہ نبوت کا قول اتباع ہوٰی ہوا یا نہیں؟ اور بقول نانوتوی تفسیر بالرائے اور تفسیر بالھوٰی ایک ہی چیز ہے یا نہیں؟ پس نتیجہ ظاہر ہے کہ نانوتوی کی تفسیر خاتم النبیین محض اتباع ھوٰی ہے۔ تفسیر بالرائے ہے۔ اور تفسیر بالرائے خود نانوتوی صاحب کے نزدیک بھی کفر ہے۔ علامہ انور شاہ نے اگرچہ صراحۃً نانوتوی صاحب کا نام نہیں لیا مگر خاتم النبیین اور عقیدۃ الاسلام کی ان عبارتوں سے صریح طور پر تحذیر الناس کی عبارات کفریہ کا رد کیا ہے۔ کما لا یخفٰی علی العارف الفطن۔

؎ ۔ مرزائی حضرات اور اُن کے ہمنواؤں کے اس کلیہ کی رُو سے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نہ صرف نبی بلکہ خدا ماننا ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اُن حضرات سے بڑھ کر فنا فی الرسول اور فنا فی اللہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سکتے ہیں، اور اس سے حضور کی ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ کیونکہ تمام کمالات کا اصل حضور ہی ہیں۔ اور فنا فی الرسول کے کمالات ظلی اور عکسی طور پر ہیں اگر اس استدلال کی رو سے فنا فی الرسول کو نبی اور رسول کہہ سکتے ہیں تو کیا جس شخص کو فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہو اسے اللہ کہا جائیگا۔ (العیاذ باللہ تعالےٰ)۔

مولوی حسین احمد صاحب اور عبارات تحذیر الناس

مشہور کانگرسی مولوی منتی حسین المدینی یعنی صدر دیوبند ، مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے مولوی قاسم نانوتوی کی تحذیر الناس والی عبارات کے متعلق اپنے مشہور رسالہ نامہ "الشہاب الثاقب" کے ۷ صفحات تو سیاہ کیے ہیں، جس میں ادھر نانوتوی کی دل کھول کر تعریف کا حق دیا اور ادھر امام اہلسنت اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو خوب گالیاں بھی دیں جن میں تحذیر الناس کے مختلف اوراق سے کچھ عبارات پیش کر دیں اور اپنی خود فہمی علمیت و قابلیت کی فہم نمائش بھی ماریں۔ لیکن اعلیٰ حضرت نے جن عبارات تحذیر الناس پر مواخذہ فرمایا اور علمائے عرب و عجم نے جن پر حکم کفر لگایا تھا نہ تو ان عبارات کو ان صفحات میں نقل کیا نہ ان کی ایسی تشریح کی جس سے وہ کفری معنی سے ہٹ جائیں نہ ان کی ایسی تاویل کی
۔ پچھلے صفحہ کا حاشیہ

کون ہے؟ نیز ان بزرگوں کے کمالات عالیہ میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں، اس کے باوجود وہ حضرات قدسی صفات بھی نبی نہ ہوئے تو اور کوئی کس کھیت کی مولی ہے؟

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں۔

یا علی! اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ وَلٰکِنْ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ط۔

اے علی! تیری میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو حضرت ہارون کو موسیٰ علیہ السلام کیساتھ تھی۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائیگا۔

جب حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ جیسا کامل الولایت شخص حضور علیہ السلام کے بعد نبی نہیں ہو سکتا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے ملہم کامل اَلَّذِیْ وَافَقَ لِاِنْبِیَائِہٖ بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ کو فرمادیا گیا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی بنایا جاتا تو عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ہوتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پیش کیں، جن سے اُن کا مفہوم تعلیمات اسلامیہ کے موافق ہو جاتا جب مصنف "شہاب ثاقب" کو نانوتوی صاحب کی حمایت ہی مقصود تھی تو چاہیئے تھا کہ تحذیر الناس کی اصل عبارات متنازعہ فیہا کو بلفظہٖ نقل کرتے اور ان سے کفری الزام کو اٹھاتے اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں ان عبارات کا صحیح اور بے غبار ہونا ثابت کرتے اور اپنے مخالفین کو بھی نانوتوی صاحب کا حجۃ اللہ علی العٰلمین اور مرکز دائرہ التحقیق والتدقیق وغیرہ ہونا باور کراتے، مگر ادھر تو مصنف میں یہ دلیری اور جرأت نہیں تھی اور اُدھر اُن عبارات تحذیر الناس میں ایسی گنجائش اور صلاحیت ہی نہیں کہ ان کی کوئی صحیح تاویل ہو سکے۔ اس لیے صدر دیوبند نے یہی مصلحت سمجھی کہ ان عبارات کو نقل ہی نہ کیا جائے۔ ہاں عوام کو قابو میں رکھنے کے لیے تو صفحے محض سخن پروری اور لغویات سے بھر دیئے گویا اپنے اس عمل سے اعتراف کر لیا کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مواخذات لاجواب ہیں۔ کاش! دیوبندی فرقہ کا یہ مایۂ ناز سپوت تحذیر الناس کی ہر سہ کفری عبارات کو بلفظہٖ نقل کرتا۔ تو ہر شخص اس کی نقل کردہ عبارات کو اعلیٰ حضرت کی نقل کردہ عبارات سے ملاتا، مطابقت دیکھتا، پھر خود فیصلہ کر لیتا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے ان عبارات کو بعینہٖ و بلفظہٖ بالکل مطابق اصل اور موافق نقل شہاب ثاقب نقل فرمایا ہے یا نہیں؟ پھر قارئین پر مصنف "شہاب ثاقب" کا اس کو صریح کذب و افتراء کہنے کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ اس صورت میں وہ ایک بھی نازیبا کلمہ اعلیٰحضرت کی شان کے خلاف نہیں لکھ سکتے تھے۔ اور یوں منہ بھر بھر کر گالیاں نہیں دے سکتے تھے ممکن ہے کہ مصنف نے تحذیر الناس کی کفریہ عبارات کو اس لیے شہاب ثاقب میں نقل نہ کیا ہو، کہ اگر ان عبارات کو بلفظہٖ نقل کر دیا۔ اور وہ عبارات اردو زبان میں ہیں۔ اور تحذیر الناس اردو خوانوں کے لیے ہی لکھی گئی ہے۔ لہٰذا ہر اردو جاننے والا جب ان عبارات کو دیکھے گا۔ تو اُن کے معنی کفری پر مطلع ہو جائیگا۔ اور اعلیٰحضرت کے فتویٰ تکفیر کی تصدیق کے لیے اُس کا ایمان اُس کو مجبور کر دیگا۔ اور نانوتوی صاحب کا کفر آشکارا ہو جائیگا۔ ہم نے اس مقالہ میں ہر سہ کفری عبارات نانوتوی صاحب کو بلفظہٖ نقل کر کے ان کی توضیح کر دی ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ اعلیٰحضرت کا فتویٰ بالکل برحق ہے۔ اور حسین احمد صاحب اور دیگر علمائے دیوبند کا یہ کہنا کہ عبارات میں قطع و برید کر کے یا سیاق و سباق کو حذف کر کے اعلیٰحضرت نے کفر ثابت کیا ہے، سراسر افتراء و بہتان ہے۔ مصنف "الشہاب الثاقب" مولوی حسین احمد صاحب جو اعلیٰحضرت کو مفتری اور کذاب کہنے والے ہیں یہی جب تحذیر الناس کی کفریہ عبارات کا کوئی جواب نہ دے سکے تو اپنی عاجزی اور مجبوری پر پردہ ڈالنے کے لیے دوسرا طریقہ اختیار کر کے کہتے ہیں: "حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولانا صاف طور سے تحریر فرما رہے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں، بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکتا ہے

اقول کیا ٹانڈوی صاحب کا یہ صریح کذب اور جیتا جاگتا جھوٹ نہیں کہ مذکورہ بالا تحذیر الناس کی عبارت ہے مصنف شہاب ثاقب تو مر کر مٹی میں مل گئے ان کا کوئی پیرو بتائے کہ فلاں صفحہ پر یہ عبارت بلفظہٖ تحذیر الناس میں موجود ہے۔ اور اگر اس سے ہم قطع نظر بھی کریں اور تسلیم بھی کر لیں کہ یہ عبارت تحذیر الناس میں بلفظہٖ تو نہیں معناً موجود ہے تو بھی یہ عبارت ہمارے خلاف نہیں، اور اس میں خود اپنے اوپر کفر کا فتویٰ دے کر اپنی ہر سہ کفری عبارات ص۳، ص۱۴ اور ص۲۸ کو کفریہ قرار دے دیا۔ دیوبندی حضرات بتائیں کہ کسی کافر کا محض اقرارِ کفر اس کو مسلمان ثابت کر سکتا ہے؟ اگر اس عبارت کو نانوتوی صاحب کی عبارت تسلیم کر لیا جائے تو اسے بقول حسین احمد صاحب،

نانوتوی صاحب نے خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کا انکار کرنے اور آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد [illegible] کو کفر قرار دیا اور خود تحذیر الناس کے ص۳ پر خاتم النبیین کو آخر النبیین کے معنی میں لینے کو خیال عوام قرار دے کر انکار کیا اور اسی طرح آپ کے زمانہ کو انبیاء کے زمانے کے بعد ہونے کو خیال عوام ٹھہرا کر اس کا انکار کیا، اور اسی طرح ص۱۴، ص۲۸ کی عبارتوں میں آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکنے کی تصریح کر کے خود اپنے اوپر کفر کا حکم دیا تو یہ عبارت اپنے ہی کافر ہونے کی اقبالی ڈگری ہوئی لہٰذا مصنف شہاب ثاقب نے اس عبارت کو پیش کر کے بیچارے نانوتوی صاحب کی حمایت نہیں کی، بلکہ اسے کفر کو مزید مستحکم کر دیا ہے۔ گویا (مصرعہ) ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو؟ اگر کوئی کافر و مرتد اپنے کفریات سے توبہ نہ کرے بلکہ عوام کو دھوکا دینے کے لیے یہ بھی کہتا رہے کہ میں ان کفریات کو کفر سمجھتا ہوں۔ تو کیا اس سے اس کا بری ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر نانوتوی صاحب اور اس کے مؤیدین فی الواقع حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخر الانبیاء تسلیم کرتے ہیں، تو انہیں تحذیر الناس کی ص۳، ص۱۴، ص۲۸ کی عبارات کفریہ سے کھلے طور پر توبہ کرنی چاہیئے تھی۔ اس کے برعکس ان صریح کفریات کو تو ایمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنا دینی بھرم رکھنے کی غرض سے لوگوں کے سامنے یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضور کو آخری نبی مانتے ہیں۔ اور منکر کو کافر جانتے ہیں۔ جیسے کوئی بت پرست شب و روز بت پرستی میں گرفتار رہے اور یہ اعلان بھی کرتا رہے کہ میں بت پرستی کو کفر سمجھتا ہوں۔ مجھ پر خواہ مخواہ بت پرستی کی تہمت لگائی جاتی ہے۔

([illegible])

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحذیر الناس اور دیوبندی مناظر مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی

مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی "فیصلہ کن مناظرہ" میں لکھتے ہیں کہ "اس فتویٰ کے غلط اور محض تلبیس و فریب ہونے کے چند وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ :۔ مولوی احمد رضا خان صاحب نے اس جگہ تحذیر الناس کی عبارت نقل کرنے میں نہایت افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے۔ جس کے بعد کسی طرح اس کو تحذیر الناس کی عبارت نہیں کہا جاسکتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت تحذیر الناس کے تین مختلف صفحات کے متفرق فقروں سے جوڑ کر بنائی گئی ۔۔۔۔ خانصاحب موصوف نے فقروں کی ترتیب بھی بدل دی ہے۔ اس طرح کہ پہلے صفحہ ۱۴ کا فقرہ لکھا ہے اس کے بعد صفحہ ۲۸ کا پھر صفحہ ۳ کا خانصاحب کے اس ترتیب بدل دینے کا یہ اثر ہوا کہ تحذیر الناس کے تینوں فقروں کو اگر علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو انکار ختم نبوت کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہاں انہوں نے جس طرح تحذیر الناس کی عبارت نقل کی ہے اس سے صاف ختم نبوت کا انکار مفہوم ہوتا ہے۔"

جواب :۔ دیوبندی مناظر کا اعلیٰحضرت کی طرف تلبیس و فریب کی نسبت کرنا اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے ہے۔ اعلیٰحضرت نے تینوں عبارتیں بلفظہٖ نقل کی ہیں۔ کسی عبارت میں اپنی طرف سے ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہیں کی۔ اور ان عبارات پر جو حکم کفر لگایا ہے۔ وہ بھی بالکل درست ہے۔ جس کا اعتراف مذکورہ بالا عبارات میں خود مولوی منظور صاحب کو بھی کرنا پڑا ہے۔ مناظر وکیل دیوبند کا کہنا کہ تحذیر الناس کے تینوں فقروں کو علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو انکار ختم نبوت کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ دعویٰ سراسر باطل ہے۔ پہلے ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں کہ تحذیر الناس کی یہ تینوں عبارتیں اپنی اپنی جگہ مستقل کفر ہیں۔ ان کی تقدیم و تاخیر سے نانوتوی صاحب کے کفر میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور یہ عبارت منقولہ جن کو مولوی منظور صاحب نامکمل فقرے کہہ کر مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک عبارت کلام تام ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دُوسری وجہ :۔ اور دُوسری دلیل سنبھلی صاحب نے یہ پیش کی ہے کہ خانصاحب نے عبارت تحذیرالناس کے عربی ترجمہ میں ایک افسوسناک خیانت یہ کی ہے۔ کہ تحذیر ص۳ کی عبارت یا سطر یا تھی۔

"مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"

ظاہر ہے کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے جو بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے مگر خانصاحب نے اس کا عربی ترجمہ اس طرح کر دیا۔ مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفھم جس کا یہ مطلب ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہل فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں۔ اور اس میں ہر قسم کی فضیلت کی نفی ہو گئی اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے (ڈگا و تحقیق)۔

جواب :۔ اس دیوبندی وکیل نے اعلیٰحضرت پر تو یہ الزام لگایا کہ انہوں نے عبارت میں قطع و برید کے سے اور سیاق و سباق نقل نہیں کیا ہے۔ مگر اسے خود معلوم ہی نہیں کہ خود سنبھلی صاحب نے بدترین خیانت کا ارتکاب کیا ہے اور تحذیرالناس کی صرف ایک سطر نقل کر کے الفاظ کی ہیرا پھیری سے یہ ثابت کرنے کی سعی کی ہے کہ بطور مفہوم مخالف یہ ثابت ہوتا ہے کہ نانوتوی صاحب فضیلت بالعرض کے قائل ہیں۔ جناب سنبھلی صاحب نانوتوی صاحب کے نزدیک خاتم بمعنی آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال ہے اس سے خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہوتا ہے۔ اس وصف کو فضائل میں کچھ دخل نہیں چنانچہ نانوتوی کی اصل عبارت ص۳ ہم ناظرین باانصاف کی خدمت میں بلفظہ نقل کرتے ہیں ۔ "بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں۔ تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا

---

۱ مصنف وغیرہ تحفہ خرماتا ہوا خرانبیاء کے کلام کی شان میں تخفیف اور سخت مخروی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔ کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے۔ آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلعم کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہلِ کمال کے کمالات کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں۔

(تحذیر الناس مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند۔ یوپی ص۳)۔

عبارت مذکورہ تحذیر الناس کو ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں مندرجہ ذیل کفریات ہیں۔ (۱) خاتم النبیین کا جو معنی تفاسیر، احادیث اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ سب سے آخری نبی ہیں۔ اسے عوام جاہلوں کا خیال بتانا (۲) خاتم النبیین بمعنی آخری نبی بتانے والوں کو نافہم ٹھہرانا۔ (۳) تمام امت بلکہ معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور نافہم کہنا نیز مخالفین معنی تفسیر و حدیث و اجماع کو اہلِ فہم بتانا (۴) خاتم بمعنی آخر [illegible] (۵) تاخرِ زمانی کو ان اوصاف میں داخل کرنا جن کو [illegible] نانوتوی صاحب نبوت اور فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ کاش! سنبھلی صاحب تحذیر الناس کے ص۳ کی اس عبارت کو بغور نظر دیکھتے "آخر اس وصف میں (یعنی تاخرِ زمانی) اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے" تو ان کو یہ بات ماننی پڑتی کہ نانوتوی کے نزدیک تاخرِ زمانی (بالذات یا بالعرض) کو فضائل میں کچھ دخل نہیں جس کا صاف مطلب وہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں اہلِ فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں۔ فضائل میں کچھ دخل نہیں اور بالکل فضیلت نہیں میں کیا فرق ہے؟ پس سنبھلی صاحب کا نانوتوی صاحب کی عبارت سے وہ فرضی مفہوم اصل عبارت کے خلاف تراشنا کہاں کی دیانت داری ہے؟ عبارت تحذیر الناس پر باقی مواخذات ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ فلا نعیدھا۔

تیسری وجہ مولوی منظور سنبھلی نے اعلیٰحضرت کے فتویٰ کے خلاف یہ لکھی ہے۔

"تیسری وجہ اور تیسری دلیل ہمارے اس خیال کی یہ ہے۔ کہ تحذیر الناس کے جو فقرے مصنف حسام الحرمین نے اس موقع پر نقل کیے ہیں ان کا ماسبق اور ما لحق حذف کر دیا ہے۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جواب :- سنبھلی صاحب کا یہ خیال خام ہے۔ ہم اس سے پہلے نانوتوی کی ان ہر سہ عبارات کا سیاق اور سباق بلفظہٖ نقل کر کے ثابت کر چکے ہیں کہ ان عبارات کا سیاق و سباق اعلیٰحضرت کے فتویٰ کی تائید کرتا ہے۔ سابق اور لاحق کا بیان نانوتوی کو کفر سے نہیں بچاتا جیسا کہ تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔

چوتھی وجہ میں سنبھلی صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ نانوتوی ختم زمانی کا قائل ہے اور تصانیف نانوتوی صاحب کی دس عبارتیں پیش کی ہیں جن سے اپنے دعویٰ کی تائید کی ہے سنبھلی اور اس کے ہم مشرب دیوبندیوں سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ اگر کوئی ختم نبوت کا صراحۃً انکار کرے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ، تابعین تبع تابعین اور تیرہ سو سال کے اجماعی معنی کو عوام اور نافہموں کا خیال بتاتے اور یہ کہے کہ تاخر زمانی کو فضیلت نبوی میں کوئی دخل نہیں۔ اور اگر خاتم الانبیاء کا معنی آخر الانبیاء زمانے کے اعتبار سے لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا کلام بے ربط ہو جاتا ہے۔ خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔

اگر بقول سنبھلی صاحب پیش کردہ عبارات ان کے لئے ثابت ہوتا ہے کہ نانوتوی صاحب ختم زمانی کو مانتے ہیں کہ نانوتوی صاحب تو ان کی عبارات میں تصریح کر چکے ہیں کہ اگر خاتم کو آخر کے معنی میں لیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شمار ایسے ویسے لوگوں میں ہوتا ہے۔ (یہ ایسے ویسے کا لفظ اہل فہم کے مقابلے میں استعمال کیا ہے) "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے" (ص۱۴) "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا (ص۳۴) اگر ان صریح کفریات کا قائل اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور ہزار بار یہ۔ اعلان بھی کرتا رہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخر الانبیاء نہ مانے وہ کافر ہے، ملحد ہے۔ بے دین ہے تو کیا اس سخن سازی سے اس کا وہ کفر مٹ جائیگا؟ اس صورت میں تو آپ کسی قادیانی کو بھی کافر نہیں کہہ سکیں گے۔ لیجئے میں آپ کے سامنے قادیانیوں کی عبارات پیش کرتا ہوں۔

(۱) امکان نبوت بعد از خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کرتے ہوئے قادیانی صاحب لکھتے ہیں:- مولوی قاسم صاحب تحذیر الناس ص۳۴ پر فرماتے ہیں۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی (مذکورہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبارت) پھر نتیجہ نکالتے ہیں: پس آنحضرت کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کی شریعت کا کامل ہونا کسی طرح سے بھی ظلی نبوت کے دروازوں کو بند نہیں کرتا۔ بلکہ اسکے برعکس پورے طور پر کھول دیتا ہے۔ (تبلیغی ٹریکٹ ختم نبوت مطبوعہ قادیان ص)

(۲) اگر یہی معنی جو ہم نے بیان کیے ہیں نہیں ہیں اور خاتم النبیین کا معنی نبیوں کے ختم کرنے والا ہے تو یہ کوئی فضیلت کی بات ہے اور نہ کوئی کسی قسم کی خصوصیت حضرت سرور کائنات کی ثابت ہوتی ہے کیونکہ آخری نبی ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں۔ برخلاف اس کے جو معنی ہم نے پیش کیے ان سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت تمام نبیوں پر ثابت ہے۔ (بحث خاتم النبیین ص)

(نوٹ مجھے) خدا را ذرا عناد اور تعصب کو چھوڑ کر دیانت اور انصاف سے غور فرمایا جائے کہ قادیانی صاحب کی ان عبارات اور نانوتوی صاحب کی عبارتوں میں کیا فرق ہے؟

(۳) اسی خاتم النبیین کی بحث میں پھر ص پر قادیانی نے اپنی تائید میں لکھا ہے۔

"ہم تحذیر الناس کی عبارات اس زمانے کے مشہور عالم مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ضلع سہارنپور اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۳ سطر ۲۵ پر فرماتے ہیں۔ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (اجرائے نبوت از ملک عبدالرحمن بی۔اے۔ خادم گجرات مطبوعہ احمدیہ کتابستان)

(۴) خاتم بمعنی مہر کے معنی ختم کرنے والا کرنا عربی زبان سے سخت جہالت کا ثبوت ہے۔ پھر خاتم الشعراء کی مثال دیکر آخر میں لکھا ہے اس کے معنی ہی افضل الانبیاء کے ہوئے سنبھلی اور اس کے ہمنوا غور کریں کہ ان کے نانوتوی صاحب کہتے ہیں کہ خاتم بمعنی آخر ماننا جاہلوں کا خیال ہے اور خاتم کا معنی ختم ذاتی ہے یعنی آپ سب سے افضل ہیں کیونکہ بالعرض کا قصہ بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ "تم انفرق بین العلماء بندیہ والقادیانی فی ہذا التحریف القرآنی"

(۵) جماعت احمدیہ کا یہی عقیدہ کہ حضرت سرور کائنات فخر دو عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن مجید آخری اور کامل شریعت ہے۔ اور اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو حضرت کی نبوت کا تابع نہ ہو۔ (نبوت کی حقیقت احمدیہ کتبخانہ قادیان ص)۔

(۶) آنجناب سرور کائنات کی ذات کے لیے خاتم النبیین کے یہی معنی و مفہوم شایان ہیں (یعنی نبیوں کی مہر یا افضل الانبیاء) اور جو معنی و مفہوم ہمارے مخالف مولوی صاحبان پیش کرتے ہیں وہ آنجناب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے شایانِ شان نہیں۔

(۶) "خاتم النبیین، علمائے دین کے بالمقابل حکیم خلیل احمد احمدی کی تحریر احمدیہ کتب خانہ قادیان ص

اب ذرا نانوتوی صاحب کی تحذیر الناس کی طرف بھی رجوع فرمائیں لکھتے ہیں "منافی شان محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی"۔ اب ناظرین باتمکین سے گزارش ہے کہ دیوبندی تو ضد و عناد کی وجہ سے نانوتوی صاحب کی عبارت کفریہ کی مریضانہ غلط تعبیریں کر رہے ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہے کہ قادیانی اور دیوبندی تحریر میں کوئی فرق نہیں۔ قادیانی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف مولوی جو معنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی زمانا کرتے ہیں وہ آنجناب کے شایانِ شان نہیں، اور یہی بانیِ دیوبند نے کہا ہے کہ خاتمیت زمانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان نہیں۔

(۷) "خاتم النبیین کے معنی ختم کمالات۔ ہاں اگر ختم کے معنی ختم کمالات لیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اکمل اور اتم طور پر نبوت کی انتہائی نعمت آپ پر ختم ہے ...... تو ہم کہیں گے کہ بیشک اس معنی سے آنحضرت پر نبوت ختم ہے۔" (خاتم النبیین کتب خانہ احمدیہ قادیان ص)

(۸) "خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء کے معانی بالا ہی آخری کے یہ معنی ہیں کہ اس کے بعد کوئی نہیں۔ تو صرف تاخر زمانی میں کوئی خوبی نہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شایانِ شان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی اس معنی سے ہیں کہ اب تمام انعامات جس میں نبوت بھی داخل ہے حاصل کرنے کا آخری ذریعہ آنجناب کی ذات بابرکات ہے۔" ملخصاً

(خاتم النبیین ص احمدیہ کتب خانہ قادیان)

قادیانی کی یہ تقریر بالکل تحذیر الناس کی ص ۳ کی عبارت کا چربہ ہے۔

(۹) "میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہماری کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے ...... اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول اولادِ آدم کے سردار اور رسولوں کے سردار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا۔" ترجمہ (آئینہ کمالات اسلام مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)۔

(۱۰) "میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رو سے مسلّم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی:"

(مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مورخہ ۲؍ اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۲)

(۱۱) "ان تمام امور میں میرا وہی مذہب ہے جو دیگر اہلسنت وجماعت کا مذہب ہے اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانۂ خدا (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں۔ کہ میں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں:"

(مرزا غلام احمد کا تحریری بیان جو بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء جامع مسجد دہلی کے جلسے میں دیا گیا۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص۴۴)۔

یہ تینوں عبارات بطور مثال کے منقول ہیں قادیانی مرزا اور اس کے اذناب کی اس قسم کی عبارات بیسیوں پیش کی جا سکتی ہیں۔ جس میں وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے ختم نبوت کے منکر کو کافر، بے دین، ملحد اور خارج از اسلام ہونا قرار دیتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود خاتم النبیین کے معنی میں تحریف کرتے ہیں اور محمد قاسم صاحب نانوتوی کی طرح ختم ذاتی۔ ختم کمالات۔ ختم مراتب اور افضل الانبیاء وغیرہ اس قسم کے خود ساختہ معنی بیان کرتے ہیں۔ اور دعوٰی کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا سوادِ اعظم جو خاتم کا معنی آخر زمانی بتاتا ہے۔ اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ کوئی کمال نہیں۔ بلکہ یہ معنی شایانِ شان محمدی نہیں ہیں۔

مسلمانو! حقیقت یہ ہے۔ کہ ان دیوبندیوں ہی نے مرزا قادیانی کے لیے میدان صاف کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام تر قوت نانوتوی صاحب کی حمایت میں صرف کر دی ہے۔ اور صریح الفاظ میں یہ کہہ دیا کہ اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اس لیے کہ خاتمیت کا مفہوم ختم زمانی نہیں بلکہ ختم ذاتی اور ختم رتبی ہے۔ اور اس محرف معنی کے متعلق تحذیر الناس، اصحاب المدرار اور شہاب ثاقب اور فیصلہ کن مناظرہ کے دیوبندی مصنفین نے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ نانوتوی نے یہ معنی کر کے حضور علیہ السلام کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ یہی کچھ مرزا اور اس کے متبعین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہہ رہے ہیں۔ جیسا کہ مرزائیوں کی عبارات مذکورہ سے خوب ظاہر ہو گیا ہے (دیوبندی مرزائیوں کے کیوں مخالف ہیں؟) اب دیوبندی مرزائیوں سے اس لیے مخالف ہیں کہ اجرائے نبوت کے لیے میدان تو انہوں نے صاف کر دیا تھا۔ اور دعویٰ قادیانی نے کر لیا۔ چنانچہ قادیانی بھی اپنے کتب و رسائل میں دیوبندیوں کو نانوتوی صاحب کی ان عبارات سے خاموش کر دیتے ہیں کہ جب نانوتوی صاحب کے نزدیک جس کو تم ہمیشہ خوش بہت کچھ مانتے ہو اُن کے نزدیک حضور علیہ السلام کے بعد نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ تو آخر مرزا صاحب نے کیا قصور کیا ہے؟ ہاں تم نے حضور کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن کہا اور مرزا صاحب نے بالفعل نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ مگر مرزا صاحب بھی اپنے آپ کو مستقل۔ بالذات اور حقیقی نبی نہیں مانتے بلکہ مجازی۔ عرضی۔ بروزی۔ ظلی نبی ہونے کے دعویدار ہیں۔ اور مرزا صاحب کے ان دعاوی کی بنیاد زیادہ تر تحذیر الناس ہی پر ہے۔ تحذیر الناس کی عبارتوں کا جواب مولوی محمد منظور صاحب سنبھلی نے جو دیا ہے۔ وہ ایک تحریف ہے ——— اور تاویل القول بما لا یرضی بہ القائل کا اعلیٰ نمونہ۔ سنبھلی کی اصل عبارت [illegible]

قولہ:۔ اس کے بعد ہم ان تینوں فقروں کا اصل مطلب عرض کرتے ہیں۔ جن کو جوڑ کر مولوی احمد رضا خان صاحب نے کفریہ مضمون بنایا ہے۔ ان میں سے پہلا فقرہ صفحہ ۳ کا ہے۔ تو ادھر یہاں حضرت مرحوم اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خاتمیت ذاتی کا بیان فرما رہے ہیں (ص۳) اس موقع پر پوری عبارت اس طرح تھی۔

ملہ۔ (۱) جب دیوبندی حضرات مرزا جی کی عقیدہ ختم نبوت کی بنا پر تکفیر کرتے ہیں تو نانوتوی صاحب کی بھی تکفیر کیوں نہیں کرتے جبکہ عقیدہ مشترک ہے (۲) اگر نانوتوی صاحب نے کفر نہیں کیا تو مرزا صاحب کو دیوبندی حضرات کافر کیوں کہتے ہیں! (۳) چونکہ ختم نبوت کے نانوتوی صاحب اور مرزا صاحب ایک جیسے مخالف ہیں اس لیے علمائے اہلسنت دونوں کی تکفیر کرتے ہیں لیکن دیوبندی حضرات مرزا صاحب کی تکفیر کے بارے میں اتفاق کرتے اور نانوتوی صاحب کی تکفیر پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ عجیب معاملہ ہے کہ ایک قادیان کا رہنے والا ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات بھی اس کی تکفیر پر متفق لیکن نانوتہ کا باشندہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے تو دیوبندی حضرات کے نزدیک وہ کافر ہونے کی بجائے حجۃ الاسلام قرار پاتا ہے۔ یہ کیا معمہ ہے؟ (اختر شاہجہانپوری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور رہتا ہے۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص۲۷)

یہ عبارت نقل کرنے کے بعد نانوتوی صاحب کی طرف سے سنبھلی صاحب نے جو جواب دیا ہے، وہ یہ ہے کہ مولانا کی یہ عبارت خاتمیت ذاتی کے متعلق ہے نہ کہ زمانی کے متعلق۔

اس کے بعد ص۲۸ کی عبارت اس طرح نقل کی ہے۔

"ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی بلکہ افراد مقدرہ پر بھی آپ کی فضیلت ثابت ہو جائیگی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم[1] بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا"

WWW.NAFSEISLAM.COM

اس عبارت کا بھی سنبھلی صاحب کے نزدیک یہ جواب ہے کہ یہاں صرف خاتمیت ذاتی کا ذکر ہے نہ کہ زمانی کا (ص۲۹)

OF AHLESUNNAT

(دیوبندی گورکھ دھندا) منظور سنبھلی دیوبندی فرقہ کا مایہ ناز مناظر اور انشاء پرداز ہے (جس نے یہ کتاب ان تمام دیوبندی تصنیفات سے اخذ کر کے آخر میں لکھی ہے۔ جو ان عبارات کفریہ کے جواب میں بزعم خود دیوبندی اکابر نے لکھی تھیں۔ اور اسکا نام معرکۃ القلم اور فیصلہ کن مناظرہ رکھا) ان عبارات نانوتوی صاحب کا جواب دیتے ہوئے ایسا بوکھلا گیا ہے کہ ایک ہی سطر میں اوپر جو کچھ شد و مد سے لکھا، نیچے آکر خود ہی اس پر پانی پھیر دیا۔ لکھتا ہے: "تحذیر الناس کے ص۵ پر حضرت مولانا (نانوتوی) نے جس (خاتمیت) کو خود مختار بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ خاتمیت کو جنس مانا جائے اور ختم زمانی و ختم ذاتی کو اس کی دو نوعیں قرار دیا جائے اور قرآن عزیز کے لفظ خاتم سے یہ دونوں نوعیں بیک وقت مراد لی جائیں۔

[1] ہم مسلمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ درود شریف کا یہ اختصار دیوبندیوں کی ایجاد ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لفظ خاتم النبیین کی تفسیر کے متعلق حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے مسلک کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے۔ جس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم زمانی بھی ہیں اور خاتم ذاتی بھی اور یہ دونوں قسم کی خاتمیت آپ کے لیے اس لفظ خاتم النبیین سے متعلق ہے۔ اسی صفحہ پر نیچے جا کر ص۳۳ کی عبارت کے جواب میں لکھا ہے۔

تحذیر الناس کی عبارتوں کا صحیح مطلب ..... التفات پہلا فقرہ ص۳ کا ہے اور یہاں حضرت مرحوم اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خاتمیت ذاتی کا بیان فرما رہے ہیں۔ (مورخ گرامی قدر ناشر) تو مشہور ہی ہے۔ مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ دیوبندیوں کے اس ذمہ دار معتبر وکیل نے کیسی دھاندلی کا مظاہرہ کیا ہے کہ ایک ہی صفحہ میں اوپر تو نانوتوی کا عقیدہ و محقق معنی یہ بیان کرتا ہے کہ خاتمیت جنس ہے اور ختم زمانی و ختم ذاتی اس کی دو نوعیں ہیں۔ اور قرآن عزیز کے لفظ خاتم میں یہ دونوں نوعیں بیک وقت مراد ہیں۔

آگے نیچے اسی صفحہ کی عبارت میں کہتا ہے کہ حضرت مرحوم اپنی مذکورہ بالا تحقیق کے موافق خاتمیت ذاتی کا بیان فرما رہے ہیں۔ اب دیوبندی ہی اس گورکھ دھندا کو حل کریں۔ کہ مذکورہ بالا تحقیق "اوپر" مذکور تھا زیریں تحقیق ان میں کیا جوڑ ہے۔ اگر مذکورہ بالا تحقیق درست ہے تو سنبھلی صاحب نے نیچے غلط لکھا ہے اور اگر نیچے والی تحقیق ٹھیک ہے تو اوپر بالکل خلاف واقعہ بیان دیا ہے کوئی مرد میدان ہے جو اس صریح تضاد بیانی میں تطبیق دے سکے؟

دیوبندیو! خدارا کچھ تو انصاف و دیانت سے کام لو۔ یہی اکابر پرستی تمہیں سیدھی دوزخ میں لے جائے گی۔ قیامت کے روز یہ مولوی جن کی تم ناجائز حمایت اور طرفداری کر رہے ہو کبھی کام نہیں آئیں گے بروز قیامت سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کام آئیں گے جن کی عظمت و احترام کو تم پس پشت ڈال کر اپنے گستاخ اور بے ادب ملاؤں کی صریح کفریہ عبارات کو اسلامی ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہو مگر تمہاری اس بیجا حمایت اور طرفداری نے ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا بلکہ ان دور ازکار اور باطل تاویلات نے ان کو مزید کفر کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ آج بھی اس ناجائز طرفداری سے باز آجاؤ بصدق دل توبہ کرلو۔ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پکے محب اور غلام بن جاؤ۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے حق کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نانوتوی محرفِ قرآن اور منکرِ ختمِ نبوت کا دامن ہاتھ میں رکھو یا خاتم النبیین شفیع المذنبین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت میں آجاؤ۔

یہ چند سطور تو بطور نصیحت کے طور استطراداً نوکِ قلم پر جاری ہو گئی ہیں۔ اب مجھے ناظرین کرام سے عرض یہ کرنا ہے کہ نانوتوی صاحب کی ص۳ اور ص۲۸ کی عبارات کو تسلیم کرنے کے بعد نہ تو خاتمیت زمانی باقی رہتی ہے نہ ذاتی۔ سنبھلی اور دوسرے ہمنواؤں کی یہ توجیہ کہ یہاں پر نانوتوی صاحب نے خاتمیت زمانی نہیں بلکہ خاتمیت ذاتی مراد لی ہے۔ اگر خاتمیت زمانی مراد ہوتی تو عبارت ضرور کفر ہوتی۔ کیونکہ کوئی ذی ہوش یہ نہیں کہہ سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اقول۔ جب فرق آتا ہے تو ختمِ نبوت کا انکار ہوا اور یہ کفر ہے اور مولوی حسین احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا (نانوتوی) صاف طور پر تحریر فرما رہے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر النبیین ہونے کا منکر ہو اور کہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء کے زمانہ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔ تو وہ کافر ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY"

(نوٹ) یہ عبارت تحذیر الناس میں ان الفاظ کے ساتھ اوّل سے آخر تک ہرگز کسی جگہ نہیں ہے خود اپنی طرف سے مصنف شہاب ثاقب نے گھڑ کر نانوتوی صاحب کی طرف منسوب کر دی ہے۔

بہرکیف سنبھلی اور ٹانڈوی صاحبان ہر دو کی عبارات سے واضح ہوا کہ خاتمیت زمانی کا انکار کفر ہے اور نانوتوی کو اس کفرِ صریح سے بچانے کی صورت یہ بتائی ہے۔ کہ یوں کہا جائے کہ تحذیر الناس کی ص۳، ص۲۸ کی عبارتوں میں خاتمیت سے مراد خاتمیت ذاتی ہے زمانی نہیں۔ کیونکہ مولانا کا معنی مختار اور محقق ذاتی ہی ہے۔ جو وہ پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

(۲) ختم زمانی و ختم ذاتی کو اس کی دو نوعیں قرار دیا جائے اور قرآن عزیز کے لفظ سے یہ دونوں نوعیں بیک وقت مراد لی جائیں۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص۳۰)

سنبھلی صاحب نے مذکورہ بالا نسخہ تحذیر الناس ص۱۰ کی عبارت سے نکالا ہے۔ نانوتوی صاحب نے لکھا ہے:۔ اگر یہاں خاتم مثل رجس جنس عام رکھا جائے تو بدرجہ اولیٰ قابل قبول ہے۔

میں کہتا ہوں۔ کہ نانوتوی کے اس قول مختار و محقق کو تسلیم کرنے کے بعد یہ کہنا کہ ص۱۴،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ص۲۸ میں خاتمیت سے مراد اس نے صرف خاتمیت ذاتی لی ہے۔ سراسر باطل ہے۔ کیونکہ اس کا قول مختار تو بقول تمہارے یہ تھا کہ "لفظ خاتم سے دونوں قسمیں بیک وقت مراد لی جائیں" اور اب تم صرف ایک نوع مراد لے رہے ہو جب نانوتوی ان عبارات میں صرف خاتمیت ذاتی ہی مراد لیتے ہیں تو ص۲۹ فیصلہ کن مناظرہ کی وہ تینوں صورتیں بھی غلط ہو جاتی ہیں جن میں تم نے دعویٰ کیا تھا کہ نانوتوی صاحب کو خاتمیت زمانی اور ذاتی دونوں تسلیم ہیں۔ اور اس کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ لفظ خاتم کو خاتمیت زمانی اور ذاتی کے لیے مشترک معنوی مانا جائے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک معنی کو حقیقی اور دوسرے کو مجازی کہا جائے اور آیہ کریمہ میں بطور عموم مجاز ایک ایسے عام معنی مراد لیے جائیں۔ جو دونوں قسم کی خاتمیت کو حاوی ہو جائیں۔

اب ان دونوں صورتوں کے ساتھ اپنی اس تاویل فاسد کو ملا لیجئے جو ص۲۸ اور ص۲۹ کی عبارتوں کو صحیح ثابت کرنے کے لیے تم نے بیان کی ہے کہ یہاں صرف خاتمیت ذاتی کا ذکر ہے۔ نہ کہ زمانی کا۔
(فیصلہ کن مناظرہ ص۲۸)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایضاً۔ "رہا ختم زمانی اس کا یہاں کوئی ذکر نہیں اور نہ کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی میں کوئی فرق نہیں آتا۔" (فیصلہ کن مناظرہ ص۲۹)

بہر تقدیر۔ اس تاویل سے تمہاری وہ دونوں صورتیں باطل کر دیں جن میں تم نے عموم و اطلاق کا قول کیا جب خاتمیت زمانی مراد ہی نہیں تو پھر صرف خاتمیت ذاتی پر جنس عام اور مشترک معنوی۔ عموم مجاز کس طرح صادق آئے گا؟"

اب رہ گئی تمہاری تیسری صورت جس سے تم نے بزعم خویش یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ختم زمانی ختم ذاتی کو لازم ہے۔ اس لیے جب ختم ذاتی پائی جائے گی تو زمانی بھی ضرور پائی جائیگی۔

"نانوتوی صاحب لکھتے ہیں ــــــ " ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔" (تحذیر الناس ص۱۱) سنبھلی صاحب فرماتے ہیں۔

تیسری صورت یہ ہے کہ قرآن کریم کے لفظ خاتم سے صرف خاتمیت ذاتی مراد لی جائے مگر چونکہ

۱؎ خاتم کو جنس عام ثابت کرنے کیلئے اس اجہل نے مثال بھی اجہل ہی پیش کی ہے۔ کل اناء یترشح بما فیہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

1 https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس کے لیے جملہ دلائل عقلیہ و نقلیہ خاتم زمانی لازم ہے۔ لہٰذا اس صورت میں بھی خاتمیت زمانی پر تحریر کی دلالت بطور التزام ہوگی۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص۲۴)۔

صدر دیوبندیہ مولوی حسین احمد صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فقط ایک ہی معنی خاتم سے مراد ہوں اور وہ خاتمیت مرتبی (ذاتی) ہے اور اس کو خاتمیت زمانی لازم ہے۔ (شہاب ثاقب ص۸۳) نانوتوی صاحب اور ان کے نکمے خواہوں کی ان عبارات مذکورۃ الصدر کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ذاتی کو خاتمیت زمانی لازم ہے (لاحول بحولہ الشابجول) نانوتوی صاحب کی عبارت ص۲۸ میں جب یہ تسلیم کر لیا کہ اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ تو یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نبی تجویز کرنے سے خاتمیت محمدی میں تو ضرور بالضرور فرق آجاتا ہے کہ اس صورت میں خاتمیت زمانی بالکل ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔ چنانچہ سنبھلی صاحب بھی مانتے ہیں: "نہ کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے۔ کہ آنحضرت علیہ السلام کے بعد کسی نبی کے آنے سے خاتمیت زمانی میں کوئی فرق نہیں آتا" جب خاتمیت زمانی اس عبارت نانوتوی سے باطل ہو گئی تو خاتمیت ذاتی جو نانوتوی اور ان کے پیرو ملزوم مان رہے ہیں وہ بھی باطل ہو گئی۔ کیونکہ بطلان لازم بطلان ملزوم کی دلیل ہے۔ کما لا یخفی علی من له ادنیٰ تعلق بالمعقول۔ لازم کے باطل ہونے سے ملزوم کا باطل ہونا اگرچہ مسئلہ کلیہ ہے۔ تاہم اتمام حجت کے لیے ہم ان حضرات کے معتمد علیہ کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ حکیم الامۃ الدیوبندیہ جناب اشرف علی صاحب تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان مع تغییر العنوان کے ص۱۹ پر لکھتے ہیں۔

"اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے" تمہی لاکھوں پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

ثابت ہوا کہ بانی دیوبند نانوتوی صاحب کی اس عبارت نے خاتمیت ذاتی اور زمانی ہر دو کا خاتمہ کر دیا ہے۔ خاتمیت ذاتی کا صفایا تو سنبھلی وغیرہ نے خود ہی تسلیم کر لیا اور ذاتی کے انکار سے زمانی کا انکار بھی ان کے مسلمات سے پایا گیا۔ تو اب اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بالکل حق ہوا اور وہابیہ کا اعلیٰحضرت پر افتراء پردازی اور قطع و برید کا الزام تنکا تنکا سراسر باطل ہو گیا۔ یوں دیوبندی تحقیق اور مرشد آخر کا بھانڈا بھی چوراہے میں پھوٹ گیا۔

؎ وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحذیر الناس کی مذکورہ عبارت ص۳ کا جواب مولوی منظور سنبھلی نے یہ دیا ہے کہ خاتم سے ختم زمانی مراد لینے کو مولانا نے عوام کا خیال نہیں بتلایا بلکہ ختم زمانی میں حصر کرنے کو عوام کا خیال بتلایا ہے اور عوام کے اس نظریہ سے مولانا کو اختلاف ہے ورنہ خاتمیت زمانی مع خاتمیت ذاتی مراد لینا خود مولانا مرحوم کا مسلک مختار ہے جیسا پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ (ص۲۲ ملخصاً از فیصلہ کن مناظرہ)

میں کہتا ہوں کہ یہ حصر کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ نانوتوی کی عبارت ص۳ میں کوئی کلمہ حصر کا موجود نہیں مگر کسی دیوبندی میں ہمت ہے۔ تو نانوتوی کی عبارت سے کوئی کلمہ حصر نکال کر دکھلائے۔ سنبھلی صاحب نے عبارت ص۳ یوں نقل کی ہے: "بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں ـــــــ کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔" سنبھلی صاحب نے اعلیٰحضرت پر اعتراض کیا کہ انہوں نے عبارات کا ماسبق و مالحق نقل نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خود سنبھلی صاحب سیاق و سباق سے صرف نظر کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک فرضی مفہوم نکال کر ہمارے نانوتوی کے ذمہ مڑھ رہے ہیں۔ اب یہیں دیکھئے "مع حصر" والی بحث اپنی طرف سے نکالی ہے چنانچہ شروع میں ہم تحذیر الناس کی عبارت کا بیان مع تفصیل کر آئے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء زمانا کو مصنف تحذیر نہیں مانتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر مولانا نانوتوی کا مسلک مختار خاتمیت زمانی اور خاتمیت ذاتی ہے تو اس مسلک مختار کے بالکل برخلاف ص۲۵، ص۲۸ کی عبارتوں میں سنبھلی صاحب نے خاتمیت سے مراد صرف خاتمیت ذاتی کیوں لی ہے ہاں جناب اس مسلک مختار کے مطابق اس عبارت کا کیا معنی ہوگا۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔" یعنی معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی تجویز کر لیا جائے تو حضور کی خاتمیت زمانی اور ذاتی میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال:- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابی سے حصر ثابت نہیں۔ بلکہ ائمہ لغت میں سے بھی کسی نے (ختم زمانی میں) حصر کی تصریح نہیں فرمائی۔

اور اگر علمائے سلف میں سے کسی کے کلام میں حصر کا کوئی لفظ پایا بھی جائے تو وہ حصر حقیقی نہیں۔

جو کہ مولانا مرحوم عوام کا خیال بتاتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد حصر اضافی بانظر الی تاویلات الملاحدہ ہے۔"

(فیصلہ کن مناظرہ)

جواب:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے امت نے خاتم النبیین کا معنی صرف آخرالانبیاء و زمانی ہی کیا ہے۔ یہ دوسرا معنی آپ کے "کودک نادان" کی اپنی ایجاد ہے۔ ورنہ دیوبندی بتائیں کہ نانوتوی صاحب سے پہلے یہ معنی کس نے کیے ہیں۔ تحذیر الناس میں خود نانوتوی صاحب کو تسلیم ہے۔ "اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں (حضور علیہ السلام، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور مفسرین سابقین) کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا فرق آگیا اور کسی طفل نادان (نانوتوی) نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

سو گاہ باشد کہ کودک نادان — از غلط بر ہدف زند تیرے

(تحذیر ص۳)

THE NATIONAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ہاں نانوتوی صاحب نے جو من گھڑت معنی بیان کیے ہیں، بالکل اسی کے مطابق مرزا قادیانی اور اس کے اتباع نے لکھا ہے۔ نانوتوی اور قادیانی صاحبان سے قبل ذاتی، عرضی، اصلی اور ظلی کے الفاظ سے نبوت کی تقسیم کسی نے نہیں کی۔

قولہ۔ علمائے راسخین میں سے کسی نے حصر کی تصریح نہیں کی۔

اقول۔ جب حضور علیہ السلام و صحابہ کی تفسیر کو تم نہیں مانتے پھر اس کے بعد والے علمائے راسخین کو کیا مانو گے لیکن کم از کم یہ تو خیال رکھا ہوتا کہ تمہارے اپنے اکابر نے بھی حصر کی تصریح کی ہے جن کے راسخین فی العلم ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیجئے اپنے شیخ العرب والعجم ہی کی تصریح ملاحظہ کیجئے: "حضرت مولانا ...... کا نزاع عام مفسرین کے ساتھ اس بارہ میں ہے۔ کہ اس آیت میں کونسے معنی لینے چاہئیں اور کونسے معنی اعلیٰ اور احسن ہیں۔ (شہاب ثاقب ص۸۸، ص۸۹)۔

اب بتائیے کہ مولانا کا نزاع عام مفسرین سے کیا ہے۔ کیا اس میں تسلیم نہیں کہ عام مفسرین تو یہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ملتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مفہوم زمانے کے اعتبار سے حضور علیہ السلام کا آخر الانبیاء ہونا ہے اور اسی کو تاقیامت عوام کا خیال بتاتے ہیں۔

خاتم النبیین کے معنی مفتی شفیع کی زبانی

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی لکھتے ہیں، ان اللغۃ العربیۃ حاکمۃ۔ بان معنی خاتم النبیین فی الآیۃ ھو آخر النبیین لا غیر (ہدیۃ المہدیین ص۲)
بے شک لغت عربی اس پر حاکم ہے کہ آیت میں جو خاتم النبیین ہے اس کے معنی آخر النبیین ہیں نہ کچھ اور۔

یہی مفتی صاحب تفسیر روح المعانی سے اس حکم پر اجماع امت نقل کرتے ہیں۔
اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ (ہدیۃ المہدیین ص۲)
امت نے خاتم کے یہی معنی ہونے پر اجماع کیا ہے تو اس کے خلاف کا دعوٰی کرنے والا کافر ہے۔

یہی مفتی صاحب ختم النبوۃ فی الآثار مطبوعہ دیوبند ص۴ پر تصریح کرتے ہیں: "آپ نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اور اس پر اُمت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور جو اس کا مفہوم ظاہر الفاظ سے سمجھ میں آتا ہے۔ وہی بغیر کسی تاویل یا تخصیص کے مُراد ہے پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی اور اجماعی عقیدہ ہے۔"

دیوبندی علامہ انور شاہ کاشمیری خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
وَالظَّاهِرُ الْخَتْمُ الزَّمَانِیُّ وَلَا يَجُوزُ تَرْكُهُ فَانّ مراد الآیۃ بِحَسْبِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ اِنَّهُ انتفت الابوۃ لِاَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَخَلَفَ عليها نبوتہ وختمها فكما ان الابوۃ انتفت راسًا فَكَذَا النبوۃ بَعْدَهٗ
وَاَمَّا الختم بمعنی انتهاء ما بالعرض الی ما بالذات فَلَدَيْهِمْ وَاِن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یکون ظاهر هذه الآیة وان هذا المعنی لا یعرفه الا اهل المعقول والفلسفة والتنزیل تأول متعاصم لغة العرب لا اهل الذهنیات المخترعة۔ (عقیدۃ الاسلام ص۳۶)

یعنی آیت کا ظاہر ختم زمانی ہے اور اس کا ترک جائز نہیں اس لیے کہ لغت عرب کے اعتبار سے آیت کا مفاد یہ ہے کہ تمہارے مردوں میں سے ہر ایک کے لیے ابوت منتفی ہے۔ اور اس کی جگہ ختم نبوت نے لے لی ہے۔ پس جس طرح ابوت بالکلیہ منتفی ہے اسی طرح حضور علیہ السلام کے بعد ختم نبوت بھی بالکلیہ منتفی ہے لیکن ختم کا یہ معنی کرنا بالعرض کا قصہ بالذات پر ختم ہو جاتا ہے (جیسا کہ قاسم نانوتوی صاحب نے تحذیر الناس میں کیا ہے) ایسا نہیں جائز ہے کہ یہ آیت کا ظاہر ہو درست ہے کیونکہ یہ معنی صرف اہل معقول اور فلسفہ کے ان ہی معروف ہے اور قرآنی لغت عرب کے متعارف پر اترنے والا کر دیا گیا ہے (پر بیچ) انور شاہ کشمیری اسی کتاب کے ص۳۶ پر لکھتے ہیں۔

"ان الامة اجمعت علی الختم الزمانی والخاتمیت الحقیقیة فالقرآن لقطعیة الثبوت والاجماع القطعیة الدولة ومثل هذا الاجماع یکفر مخالفه" ختم زمانی اور خاتمیت حقیقیہ پر اُمت کا اجماع ہے پس قرآن سے لیں

ے: نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ عرض خاتم ہونا ایک امر اضافی ہے سب مضاف الیہ متحقق نہیں ہوسکتا سو جس قدر اسکے مضاف الیہ ہونگے اسقدر خاتمیت کو افزائش ہوگی (تحذیر ص۲۳) اسلئے حضور کے بعد بھی نبی آنے کی تجویز کرتے ہیں۔ اور یہ زعم کیا ہے کہ صرف انبیاء گزشتہ کے اعتبار سے ہی حضور علیہ السلام خاتم نہیں بلکہ بعد میں آنے والوں کے اعتبار سے بھی خاتم ہیں۔ اور یہ گمان کیا ہے کہ اس معنی سے حضور کی شان دوبالا ہو جاتی ہے اور یہی مرزا صاحب کہتے ہیں۔ فما الفرق بینه و بین القادیانی

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAH WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے قطعی الثبوت ہونے کی وجہ سے لہٰذا اجماع سے اس کے قطعی الدلالۃ ہونے کی وجہ سے اور ایسے اجماع کا مخالف کافر ہوتا ہے۔

یہی دیوبندی فاضل اپنے رسالہ خاتم النبیین میں لکھتے ہیں۔

"وارادۂ ما بالذات وما بالعرض عرف فلسفہ است نہ عرف قرآن مجید و محاورہ عرب نہ نظم را ہیچگونہ ایما و دلالت برآں (خاتم النبیین صـ۳۳) اور ما بالذات اور ما بالعرض کا ارادہ عرف فلسفہ ہے نہ عرف قرآن مجید اور محاورہ عرب اور نظم قرآن کی (نانوتوی کے اس منگھڑت معنی پر) نہ اس پر دلالت ہے نہ ایما۔ یہ ہے دیوبندیوں کے فاضل محقق کی تحقیق جس نے نانوتوی، سنبھلی، ٹانڈوی، دربھنگی اور کاکوروی کی تمام تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور لیجئے۔ خاتم کے عام ماننے کے بعد صرف خاتم ذاتی پر اس کو محمول کرنا اصول فقہ کی رو سے بھی درست نہیں۔ دیوبندیوں کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں۔

الاجماع منعقد [illegible] لا یحمل علی الخاص [illegible] عام [illegible] کے نزدیک خاص پر محمول نہیں ہو سکتا ہے۔ (فتح الملہم ج ا صـ [illegible])

دیوبندیوں کی معروف درسگاہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولوی ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں۔

"لفظ خاتم جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہوگا تو اس کے معنی صرف آخر اور ختم کرنے والے کے ہونگے۔ (مسک الختام صـ۹)

یہ صرف کلمہ حصر کا ہے یا نہیں۔

ایضاً۔ "خاتم النبیین کے جو معنی ہم نے بیان کیے یعنی آخر النبیین تمام آئمہ امت اور علمائے عربیت اور تمام علمائے شریعت عہد نبوت سے لیکر اب تک سب کے سب یہی معنی بیان کرتے آئے ہیں۔ انشاء اللہ ثم انشاء اللہ تعالیٰ ایک حرف بھی کتب تفسیر اور کتب حدیث میں اسکے خلاف نہ ملے گا۔" (مسک الختام صـ۱۷)۔

ایضاً۔ خلاصہ کلام یہ کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے ہی ہیں۔ جس نبی پر یہ کتاب اتری ہے اُس نے اِس آیت کے یہی معنی سمجھے اور سمجھائے اور جن صحابہ نے اِس نبی سے قرآن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس کی تفسیر پڑھی انہوں نے بھی یہی معنی سمجھے۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔" (مسلک الختام ص ۲)

خاتمیت زمانی کے ماننے والے بفضلہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت ہیں اور اس میں تاویل وتحریف کرنے والے نانوتوی، قادیانی اور اس کے اتباع ہیں۔

سنبھلی صاحب نے پہلے تو سرے سے ختم زمانی میں حصر سے انکار کیا، پھر آخر میں یہ پھبتی لگائی۔ "اور اگر علمائے سلف میں کسی کے کلام میں حصر کا کوئی لفظ پایا جائے تو وہ حصر حقیقی نہیں بلکہ حصر اضافی ہے۔ بالنظر الی تاویلات الملاحدۃ" (ملخصاً۔ فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۸)

عجب کہی جناب وہ ملاحدہ نانوتوی اور اس کے حامی ہی ہیں۔ جنہوں نے معنی خاتمیت زمانی میں فاسد تاویلیں کی ہیں اور قادیانی کے لیے میدان صاف کر دیا تھا۔ ورنہ عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے۔

جیسا کہ آپ کے ٹانڈوی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ "عام مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ مراد خاتمیت سے فقط خاتمیت زمانی ہے" (الشہاب ثاقب ص ۹۴)

سوال: صاحب تحذیر الناس نے خاتمیت محمدیہ کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ اس کی ص ۲۸، ۱۴ کی دونوں عبارتوں کے شروع میں لفظ بالفرض موجود ہے اور مراد اس فرض سے فرض محال ہے جیسا کہ قرآن کریم میں وارد ہے۔ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ۔ اگر (بالفرض) رحمن کی اولاد ہوتی تو میں پہلے عبادت کرنے والوں سے ہوتا۔ ایسے ہی لو کان فیهما اٰلهة الا اللّٰه لفسدتا ۔ اگر زمین و آسمان میں متعدد الٰہ ہوتے تو وہ دونوں فاسد ہو جاتے (ای خرجتا من النظام) یہ دیابنہ اور ان کے ہمنواؤں کا زعم خویش مایۂ ناز استدلال ہے مگر سنبھلی صاحب نے باقی تحریفات کی طرح اس پر اتنا زور نہیں دیا، صرف فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۵ پر صفحہ ۱۴ کی یہ عبارت نقل کر کے "بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" نیچے حاشیہ پر ص ۱۴، ۲۸ کی ہر دو عبارات کے بالفرض پر یہ حاشیہ لکھا ہے: "یہ بالفرض کا لفظ بھی قابل لحاظ ہے" مگر اس پر کوئی مزید تبصرہ نہیں کیا کہ اس قابل لحاظ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ کونسا مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

جواب :۔ اولاً۔ یہ بالفرض فرضِ محال کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ سنبھلی وغیرہ نے ان جملوں کی تاویل کی ہے کہ یہاں پر خاتمیت ذاتی مراد ہے۔ تو معنی یہ ہوا کہ بفرض محال اگر حضور علیہ السلام کے زمانہ میں یا ان کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔
جب خاتمیت سے مراد ذاتی ہے تو پھر یہ فرض محال کیسے ہوا۔ اگر اس فرض کا وقوع بھی ہو جائے تو نانوتوی کی اس مزعومہ خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ فرق تو خاتمیت زمانی میں آتا ہے جو تیرہ سو سال سے مسلمانوں کا قطعی اجماعی عقیدہ ہے۔

ثانیاً۔ نانوتوی صاحب نے ص۲۸ کی عبارت کے منتہیٰ میں اور سنبھلی صاحب نے بھی ص۹۲ میں لکھا ہے کہ

"اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد اور کوئی نبی ہو تب بھی آپ کی اصل خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئیگا تو ظاہر ہے کہ بالفرض دونوں عبارتوں میں ایک فیصلہ ہے۔ اب نانوتوی کی تحذیر الناس سے میں ثابت کرتا ہوں کہ ان کے نزدیک یہ فرض محال نہیں بلکہ اس کا وقوع بھی مانا جائے تو اس محرف قرآن کے نزدیک حضور علیہ السلام کی شان بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ تو صفت[1] خاتم کا قائل ہے۔ ایک طبقہ کا حضور کو خاتم ماننے سے حضور کی شان کے بڑے حصے کم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "درصورت انکار اثر مسلّم خاتمیت کے سات حصوں میں سے ایک ہی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔" (تحذیر ص۲۵) اور اسی تحذیر کے ص۳۵ پر لکھا ہے۔ "بعد لحاظ مضامین مسطورہ فرق مراتب انبیاء کو دیکھ کر یہ کہیں کہ کمالات انبیاء سابق اور انبیاء ماتحت کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفاد ہیں۔" انبیاء سابق کے بالمقابل یہ انبیاء ماتحت کون ہوئے؟ وہ جن کے آنے کو حضور کے زمانے میں اور بعد ص۳، ص۲۸ میں جائز قرار دیا ہے۔
ان کی زیادہ تفصیل دیکھنی ہو تو تحذیر الناس ص۲۵ کا مطالعہ کیجئے۔

[1] بلکہ اگر اوروں کو دو ملکہ اوپر نیچے اسی طرح زمینیں تسلیم کر لیں (تحذیر ص۲۵) اور ان سب کا ایک خاتم ہو تو بھی نانوتوی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ کیونکہ ان سب کی نبوت عرضی ہو گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نانوتوی صاحب کے نزدیک انبیاء ماتحت والا قول اہل فہم کا ہے اور انبیاء ماتحت نہ ماننے والوں کو بد فہم اور خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء ماننے والوں کو جاہل ٹھہرا دیا۔ تماشا اگر اس بالفرض کو فرض محال سے بھی تعبیر کیا جائے تو ہمارا کلام بالفرض پر تو نہیں بلکہ اس عبارت پر ہے کہ خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا" ہمارے نزدیک اس فرض کے باوجود بھی خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئیگا۔ مندرجہ ذیل تینوں فقرے پڑھ کر قارئین کرام فیصلہ خود فرمائیں۔

(۱) اگر بالفرض دو خدا بھی مان لیے جائیں تو توحید خداوندی میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔
دیوبندیو! بتاؤ کیا توحید میں فرق آئیگا یا نہیں؟

(۲) اگر بالفرض ختم نبوت کے منکرین کے سر تن سے جدا کر دیئے جائیں تو ان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند! فرق آئیگا یا نہیں؟

(۳) اگر بالفرض کوئی گستاخ رسول نام نہاد حنفی جیسے علمائے دیوبندی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے والے تو پھر بھی ان کے نکاح میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔
نانوتوی صاحب کی بیجا حمایت کرنے والے اب بتائیں کہ بالفرض تین طلاقیں دینے کے بعد نکاح میں فرق آئیگا یا نہیں آئیگا؟

تو جناب والا! ہمارا اعتراض بالخصوص اس جملہ پر ہے "فرق نہیں آئیگا" اور بالکل یہی اسی طرح دیوبندیوں کے "حجۃ الاسلام بانی دیوبند محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی لکھا ہے۔
"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا" (تحذیر الناس ص۲۸)

ہماری پیش کردہ مثالوں میں لفظ بالفرض موجود ہے۔ فرض محال ماننے کی صورت میں وہ قابل اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ قابل مواخذہ یہ لفظ ہیں "کچھ فرق نہیں آئیگا"
جملہ اہل اسلام کہتے ہیں۔ کہ بالفرض حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔ کیونکہ اس صورت میں حضور زمانے کے اعتبار سے آخری نبی نہیں رہیں گے۔ حالانکہ حضور کی خاتمیت زمانی قرآن کریم احادیث متواترہ اور قطعی اجماع امت سے ثابت ہے کما مرسابقاً۔ اور نانوتوی صاحب چونکہ اس ختم زمانی کو جہال کا خیال بتاتے ہیں۔ اس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کوئی فضیلت نہیں مانتے لہٰذا اوصاف مدح میں سے شمار نہیں کرتے۔ آیت خاتم النبیین سے ختم زمانی ثابت کی جائے تو قرآن کریم کو بے ربط بتاتے ہیں۔ اور خاتم کا ایک مجازی معنی کتاب وسنت واجماع امت سب کے خلاف گھڑتے ہیں۔ اس لیے یہ لکھتے ہیں کہ حضور کے بعد نبی کے پیدا ہونے سے خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئیگا۔ ناظرین کرام ہم نے بفضلہ تعالیٰ دیابنہ کی تمام تاویلات فاسدہ کا رد بلیغ کر دیا ہے۔ اہل انصاف اس سے اچھی طرح سمجھ جائیں گے کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ کا فتویٰ بالکل برحق ہے۔ اب بھی اگر کوئی شخص عناد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اعلیٰحضرت پر طعن وتشنیع کرے تو اس کی مرضی ہے مگر یہ یاد رکھے۔

فسوف تری اذا انکشف الغبار
افرس تحتک ام حمار

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

موت کا پیغام

WWW.MAKTABAH.ORG / FAESEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان

حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مقدمہ از مصنف رسالہ موت کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ الہٖ و صحبہ اجمعین

اما بعد

یہ فقیر سراپا تقصیر غفرلہ المولی القدیر حضرات کی خدمت میں مودبانہ گزارش کرتا ہے کہ اس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمانے سے پہلے بغض و عداوت ضد و تعصب کو دور کر لیں اور نہایت اخلاص و صدق کے ساتھ اس مختصر رسالہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ فقیر سے جو غلطی اس رسالہ میں صادر ہوئی ہو اس کی تصحیح فرمائیں اور فقیر کو فقیر کی غلطی پر ضرور مطلع فرمائیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جو شخص اردو زبان سے ادنیٰ واقفیت رکھتا ہے اگر وہ فقیر کے اس رسالہ کو انصاف کے ساتھ مطالعہ کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے عبارت حفظ الایمان میں بلاشبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ من ذالک۔ مولیٰ عزوجل تبارک وتعالیٰ گمراہوں بدمذہبوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور راہ راست دکھائے اور اہلسنت وجماعت کو صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم ابداًلآبدین

مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی ناپاک عبارت

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

اس ناپاک عبارت میں حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ عرب و عجم، ہند و سندھ کے علمائے اہلسنت و جماعت و مشائخ عظام و فضلائے کرام نے اس ناپاک عبارت کو صریح کفر بتایا اور اس ناپاک عبارت کے لکھنے والے پر کفر کا فتویٰ دیا مگر دیوبندی مولویوں نے اس ناپاک عبارت پر پردہ ڈالنا چاہا اسے صاف و بے غبار بتایا لہذا فقیر نے ارادہ کیا کہ ان کی دہن دوزی کے لئے خود ان کے اقرار سے ثابت کر دکھائے کہ یقیناً اس ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ اب فقیر علماء و عمائد دیوبند و مدعیان وکالت مولوی اشرف علی تھانوی کے اقرار سے ثابت کرتا ہے کہ بلاشبہ مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ نہایت خلوص و اخلاص کے ساتھ بہ نیت احقاق حق غور سے ملاحظہ فرمائے۔

وما علینا الا البلاغ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

عبارت حفظ الایمان کی صفائی میں دیوبندی مولویوں کی خانہ جنگی کی پہلی تشکیل

عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا پہلا رُخ صدر دیوبند کے قلم سے

مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب کے ص ۱۱۱ پر عبارت حفظ الایمان کی توضیح میں لکھا ہے "حضرت مولانا (اشرف علی تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، چارپایوں) کے علم کے برابر کردیا"۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ اگر مولوی اشرف علی صاحب حفظ الایمان کی عبارت مذکورہ میں لفظ ایسا کے بجائے لفظ اتنا لکھتے تو اس وقت یہ احتمال ضروری ہوتا کہ مولوی اشرف علی نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے برابر کردیا۔ والعیاذ باللہ من ذالک۔ مگر جب کہ لفظ ایسا لکھا ہے لفظ اتنا نہیں لکھا تو اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے ساتھ بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چارپایوں کے علم کی برابری کا احتمال نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صدر دیوبندی کی پیش کردہ صفائی غلط ہے

ناظم شعبہ تبلیغ دیوبندی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی کے قلم سے

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی حفظ الایمان کی عبارت مذکور کی شرح میں اپنے رسالہ توضیح البیان کے ص ۷ پر لکھتے ہیں۔ "عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا ہے" اور اسی رسالہ کے ص ۸ پر ہے "واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ (یعنی عبارت حفظ الایمان میں) متعین ہیں"۔ ان دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا کے معنی ہی اتنا اور اس قدر کے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

صدر دیوبندی کی پیش کردہ صفائی غلط ہے

مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی کے قلم سے

مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے مناظرہ بریلی میں بیان کیا کہ "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے" اور ایک دفعہ یہ بیان کیا کہ "حفظ الایمان کی عبارت میں بھی جیسے کہ میں بدلائل قاہرہ ثابت کر چکا ہوں (یعنی لفظ ایسا) بغیر تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے"۔ پہلی عبارت مناظرہ بریلی کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ مسماۃ فتح بریلی کا دلکش نظارہ کے ص ۳۳ پر ہے اور دوسری عبارت اس روئداد کے ص ۴۰ پر ہے اور اسی روئداد کے ص ۴۸ پر ہے "ایسا تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت میں وہ بلا تشبیہ کے اتنا کے معنی میں مستعمل ہے"۔ مولوی منظور صاحب دیوبندی کی ان تینوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حفظ الایمان کی عبارت میں لفظ ایسا کے معنی تشبیہ کے نہیں بلکہ لفظ ایسا کے معنی اتنا کے ہیں۔

نتیجہ: دوستی کے پردہ میں دشمنی:

حضرات ناظرین! للہ انصاف! غور سے ملاحظہ فرمایئے کہ صدر دیوبند نے جو وجہ عبارت حفظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الایمان کی صفائی میں بیان کی مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے کیسے اس وجہ کو صاف اڑا دیا۔ صدر دیوبند کا بیان ہے کہ اگر عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کی بجائے لفظ اتنا ہو تو اس وقت عبارت حفظ الایمان سے یہ احتمال ضروری پیدا ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں یعنی بچوں' پاگلوں' جانوروں' چارپایوں کے علم کے برابر کر دیا۔ والعیاذ باللہ من ذلک۔ اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی اور منظور صاحب دیوبندی دونوں کا قول کر یہ بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کے معنی ہی اتنا اور اس قدر کے ہیں۔ اب صدر دیوبند اور ان دونوں دیوبندی مولویوں کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو اشارۃً بچوں' پاگلوں' جانوروں و چارپایوں کے علم کے برابر بتایا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ من ذلک۔

اس نتیجہ پر فتوے خود مولوی اشرف علی تھانوی کے قلم سے

بسط البنان مصنفہ اشرف علی تھانوی کے ص۸ پر ہے ''جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی''۔

حضرات ناظرین! دیوبندی مولویوں کے بیانات اور خود اشرف علی تھانوی کے فتویٰ سے ثابت ہو گیا کہ عبارت حفظ الایمان کے مصنف یعنی مولوی اشرف علی تھانوی اسلام سے خارج ہے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ...... اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دشمنی

صدر دیوبند عبارت حفظ الایمان میں اتنا کا انکار کر رہے ہیں کہ دوسرے دونوں دیوبندی اسی عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں لے رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دونوں فریق میں سے ایک سچا اور دوسرا قطعاً جھوٹا ہے۔

سوال نمبر۱: کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلہ میں کہ صدر دیوبند اور اس کے مقابل دونوں دیوبندیوں میں سے بیان بالا میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صدر دیوبند اور دیوبندی مولویوں کی یہی مخالفت دوسرے پیرایہ میں

صدر دیوبند کا بیان

"حضرت مولانا (اشرف علی تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرما رہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرما رہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں (بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں) کے علم کی برابر کر دیا"۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

نتیجہ عبارت حفظ الایمان میں اگر لفظ ایسا کی جگہ لفظ اتنا ہو تو یہ عبارت صاف و بے غبار نہیں بلکہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا شائبہ اور احتمال ضروری ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری دیوبندی کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

"عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا" (توضیح البیان ص ۱۷) "حفظ الایمان کی عبارت بے شک آئینہ کی طرح صاف و بے غبار ہے"۔ (توضیح البیان ص ۴) نتیجہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا کے معنی اتنا اور اس قدر مراد لینے پر بھی عبارت صاف اور بے غبار رہتی ہے۔

مولوی منظور صاحب دیوبندی کا بیان

"حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے"۔ (روئداد مناظرہ بریلی مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ ص ۳۴) "بہرحال حفظ الایمان میں جو عبارت ہے اور اس کے متعلق میرا دعویٰ ہے کہ اس میں توہین کا شائبہ بھی نہیں" (روئداد مذکورہ ص ۶۳)۔

نتیجہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے معنی اتنا ہونے کی صورت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا احتمال اور شائبہ نہیں حضرات ناظرین! غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ صدر دیوبند عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے بجائے اتنا ہونے کی صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا احتمال ضروری بتا رہے ہیں اور باقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دونوں دیوبندی مولوی عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنے کے معنی میں لیتے ہیں اور پھر بھی عبارت حفظ الایمان کو صاف و بے غبار اور توہین کے احتمال سے خالی بتارہے ہیں ان دونوں فریقوں میں سے ایک فریق سچا اور دوسرا جھوٹا ضرور ہے۔

سوال نمبر۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ اوپر کے بیانات میں صدر دیوبند اور اس کے مقابل دوسرے فریق دیوبند میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔

صدر دیوبند کو اپنی بدقسمتی پر رونے کی دھمکی اور صدر دیوبند کی عقل کی ہتک مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی دیوبندی کے قلم سے

"جس کی عقل سلیم میں اب بھی مطلب نہ آئے اور پھر بھی یہی کہے کہ نہیں اس عبارت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی ہے یا کم از کم یہ عبارت محتمل شان اطلاع و توہیم ہے تو چاہیئے کہ وہ اپنی خوش قسمتی پر روئے کلام کا قصور نہیں اس کی عقل کی خوبی ہے"۔ (توضیح البیان ص ۱۴) یعنی عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں لے کر بھی جو شخص یہ کہے کہ اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں صریح گالی ہے یا اس عبارت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں تنقیص و توہین کا احتمال و وہم ہوتا ہے تو وہ شخص اپنی بدقسمتی پر روئے عبارت حفظ الایمان کا قصور نہیں بلکہ اس شخص کی عقل و سمجھ کا قصور ہے فقیر نے اوپر وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ صدر دیوبند کے نزدیک عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے بجائے اتنا ہونے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کا احتمال ضروری ہوتا ہے۔ تو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی دیوبندی کے اشتہار کے بموجب چاہیئے کہ بے چارہ صدر دیوبند اپنی خوش (بد) قسمتی پر روئے کلام و عبارت حفظ الایمان کا قصور نہیں اس (صدر دیوبند) کی عقل کی خوبی (کمی اور ہتکی) ہے۔

عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا دوسرا رُخ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب در بھنگی دیوبندی کے قلم سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"اور اگر تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید وعمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے خلاف کلام بلکہ مسخ کلام کا"۔ (توضیح البیان ص ۱۳)

"عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی" (توضیح البیان ص ۱۷) اسی صفحہ پر ہے۔ "نہ اس میں (یعنی عبارت حفظ الایمان میں) تشبیہ ہے نہ توہین" اسی رسالہ کے ص ۸ پر ہے۔ "واضح ہو کہ ایسا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں"۔ ان عبارات کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے لینا غلط ہے۔ تشبیہ کی صورت میں عبارت حفظ الایمان سرے سے باطل ہے۔ ہاں اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو بے شک عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہے اور اس صورت میں مولوی اشرف علی تھانوی کو کافر کہنا صحیح ہے مگر عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں لہٰذا توہین نہیں۔

عبارت حفظ الایمان کی مذکورہ صفائی پر روشنائی

مولوی منظور صاحب دیوبندی کے قلم سے

"ایسا تشبیہ کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور حفظ الایمان کی عبارت میں وہ بلا تشبیہ کے اتنا کے مستعمل ہوتی ہے"۔ (روئداد مناظرہ بریلی مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ ص ۲۸) "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے"۔ (روئداد مذکورہ ص ۳۴) "اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو ہمارے نزدیک بھی وہ موجب کفر ہے"۔ (ص ۳۵۔ روئداد وہابیہ) اس فقیر ناچیز نے مناظرہ بریلی میں بیان کیا تھا کہ عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ لہٰذا اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین اور گندی گالی ہے۔ مناظرہ بریلی کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ کے ص ۳۰ پر بھی فقیر کی تقریر میں یہ مضمون درج ہے۔ مولوی منظور صاحب دیوبندی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عبارت کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے معنی اتنا ہے لہذا عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں ہے۔ ہاں اگر عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہو تو اس عبارت میں ضرور توہین ہے اور کفر ہے۔ حضرات ناظرین! غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی دونوں کا مل کر اتفاقیہ بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ نہیں اگر تشبیہ ہو تو اس صورت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی ہے۔

ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی کی پیش کردہ صفائی غلط ہے صدر دیوبند کے قلم سے

صدر دیوبند نے عبارت حفظ الایمان کی توضیح میں لکھا ہے "لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۱۱) کتاب مذکور کے ص ۱۱۲ پر ہے "ادھر لفظ ایسا کا نہیں کہا حق مولوی اشرف علی نے بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں"۔ کتاب مذکور کے ص ۱۱۳ پر ہے "الغرض سیاق عبارت اور سیاق کلام ہر دونوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں کہ نفس بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے"۔ کتاب مذکور کے ص ۱۱۵ پر ہے۔ "حضرت مولانا تھانوی دامت برکاتہم کا دامن تقدس بالکل پاک و صاف ہے"۔ ان عبارات سے نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ موجود ہے مگر پھر بھی اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں۔ تھانوی صاحب کی عبارت صاف ہے۔ حضرات ناظرین پہلے دونوں دیوبندی مولویوں کا بیان ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہو تو اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے۔ اب علمائے دیوبند سے سوال نمبر ۳ ہے کہ صدر دیوبند اور اس مقابل کے دیوبندی فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ جواب بغیر رورعایت ہونا چاہیئے۔

دوستی کے پردے میں کھلی دشمنی

صدر دیوبند کا بیان: مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند اور منظور دیوبندی دونوں کا مل کا اتفاقیہ بیان

مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین ہے۔ نتیجہ صاف یہ نکلا کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین ہے اور جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرے ظاہر ہے وہ اسلام سے خارج ہے۔ لہذا صدر دیوبند اور منظور دیوبندی کے بیانات سے بھی آخر یہی نتیجہ نکلا کہ مولوی اشرف علی تھانوی اسلام سے خارج ہے۔ اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں کھلی دشمنی۔

اُردو کے محاورہ سے صدر دیوبند یا منظور دیوبندی کی نادانی ایک دوسرے کی زبانی

"میں (مولوی منظور) [illegible] حفظ الایمان کی عبارت میں جیسا کا لفظ نہیں ہے۔ لہذا اس میں تشبیہ نہیں۔" (مناظرہ [illegible] ص ۳۳) اسی روئداد کے ص ۳۳ پر ہے۔
"حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے" نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے نہیں اس لئے کہ اس عبارت میں جیسا نہیں ہے۔

اب عبارت حفظ الایمان کی شرح میں صدر دیوبند کی سنئے

"لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے"۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۱۱) کتاب مذکور کے ص ۱۱۳ پر ہے۔
"غرض سیاق عبارت وسیاق کلام ہر دونوں بوضاحت دلالت کرتے ہیں کہ نفس بعضیت میں تشبیہ دی جارہی ہے"۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہے اگرچہ اس عبارت میں لفظ جیسا نہیں ہے یہ دونوں نتیجے آپس میں بالکل مخالف ہیں۔ اب علمائے دیوبند سے سوال نمبر ۲ ہے کہ کس کا نتیجہ صحیح اور کس کا غلط؟ صدر دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی دونوں میں سے کون اُردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون واقف؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اُردو کے محاورہ سے صدر دیوبند یا مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کی نادانی ایک دوسرے کی زبانی

صدر دیوبند (عبارت حفظ الایمان میں) لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۱۱۱)

ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند: عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو تشبیہ کے لئے لینا غلط ہے۔ اس لئے کہ اس صورت عبارت حفظ الایمان میں ایک اور کلام محذوف ماننا پڑے گا بلکہ تشبیہ کی صورت میں عبارت حفظ الایمان کا مطلب ہی خبط اور باطل ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو توضیح البیان اس کے ص ۱۳ پر ہے "اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید و عمر ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے۔ حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا"۔

سوال نمبر ۵: کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس مسئلے میں کہ صدر دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند میں سے کون اُردو کے محاورہ سے نادان ہے اور کون واقف۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

عبارت حفظ الایمان میں دیوبندیوں کی خانہ جنگی کی تیسری تشکیل

عبارت حفظ الایمان کی صفائی کا تیسرا رُخ مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی ایڈیٹر النجم کے قلم سے

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی نے مباحثہ مونگیر میں حفظ الایمان کی عبارت کی شرح میں بیان کیا کہ "جس صفت کو ہم مانتے ہیں اور اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اسکو منع کرتے ہیں۔ لہذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی"۔ ملاحظہ ہو مباحثہ مونگیر کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبند مسماۃ نصرت آسمانی ص ۲۷ یعنی مولوی اشرف علی صاحب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہی نہیں بلکہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانے اس کو منع کرتے ہیں ہاں اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے تو یقیناً عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں توہین ہوتی۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر پہلا وار ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند کے قلم سے

عبارت حفظ الایمان کی شرح توضیح البیان کے ص ۱۳ پر ہے۔ "بیان بالا سے یہ ثابت ہو گیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے نہ یہاں ہو سکتی ہے"۔ اسی رسالہ کے صفحہ ۴ پر ہے۔ "حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے"۔ یعنی مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہیں۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر دوسرا وار صدر دیوبند کے قلم سے

WWW.NAFSEISLAM.COM

عبارت حفظ الایمان کی شرح میں صدر دیوبند نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب کے صفحہ ۱۱۴ پر لکھا ہے "غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں دو شقیں فرمائی ہیں اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علم غیب رسول علیہ السلام کو حاصل تھا وہ سب میں موجود ہے بلکہ اس معنی کو سب میں موجود مانتے ہیں" یعنی مولوی اشرف علی صاحب نے عالم الغیب کے معنی میں دو صورتیں بیان کی ہیں پہلی صورت کل علم غیب اور دوسری صورت بعض علم غیب۔ دوسرے معنی یعنی بعض علم غیب کو مولوی اشرف علی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور باقی سب چیزوں میں موجود مانتے ہیں۔

ایڈیٹر النجم دیوبندی کی پیش کردہ صفائی پر تیسرا وار ایڈیٹر صاحب کے خاص شاگرد مولوی منظور دیوبندی کے قلم سے

"تمام کائنات حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض غیوب کا علم حاصل ہے اور یہی حفظ الایمان کی عبارت کا پہلا اہم جزو ہے"۔ (مناظرہ بریلی کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ ص ۸۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسی روئداد کے ص ۸۹ پر ہے۔ "حفظ الایمان کی عبارت میں توہین کا شائبہ بھی نہیں اور اس میں زید و عمر اور صبیان و مجانین اور حیوانات و بہائم کے لئے مطلق بعض غیب کا علم تسلیم کیا گیا ہے نہ کہ وہ علم جو واقع میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے"۔ ان دونوں عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بلکہ سب چیزوں کے لئے علم غیب مانتے ہیں۔

دیوبندی مولویوں کی اپنے پیشوا اشرف علی تھانوی کے ساتھ دوستی کے پردہ میں دشمنی

مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ اگر مولوی اشرف علی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے تو عبارت حفظ الایمان میں یقیناً توہین ہوتی۔ صدر دیوبند و ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند و مولوی حشمت دیوبندی سب کے بیان کا حاصل یہ ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہیں۔ نتیجہ صاف نکلا کہ ان کی عبارت حفظ الایمان میں یقیناً توہین ہے (اس لئے کہ وضع مقدم سے نتیجہ وضع تالی کا ہی نکلا ہے انتہی)

حضرات ناظرین! ملاحظہ کیجئے علمائے دیوبند ہی کے بیانات سے صاف یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ مولوی اشرف علی نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے اور اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والا خارج از اسلام کافر و مرتد و بددین ہے۔ دیکھا اسے کہتے ہیں دوستی کے پردے میں دشمنی دیوبندیو اب تو توبہ کرو اور ایمان لاؤ۔

سوال نمبر ۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دیوبند اس مسئلہ میں کہ ایک دیوبند کا فریق یہ کہتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب نہیں مانتے بلکہ جو مانے اس کو منع کرتے ہیں اور دیوبند کا دوسرا فریق جس میں صدر دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند بھی داخل ہیں یہ بیان کرتا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہیں اور ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ بینوا توجروا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان

مولوی اشرف علی تھانوی کا خود بیان۔ "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچے) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں و چارپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے" ۔ دیکھئے مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض علم غیب مانتے ہیں اور پھر حضور کے علم غیب کو بچوں' پاگلوں' جانوروں' چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ من ذالک۔ ادھر مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی کی چال دیکھئے عبارت حفظ الایمان کی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ "جس صفت کو ہم مانتے اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم (مولوی اشرف علی و دیگر دیوبندی) نہیں مانتے اور جو مانتے اس کو منع کرتے ہیں۔ لہذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان کرنا ہرگز توہین نہیں ہو سکتی" (الصوارم آسمانی ص ۲۴)

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرات ناظرین! انصاف ہے مولوی اشرف علی تھانوی تو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مان کر حضور کے علم شریف کو بچوں' پاگلوں' جانوروں' چارپایوں کے علم سے تشبیہ دے۔ والعیاذ باللہ اور مولوی اشرف علی کے مذہبی ٹھیکیدار مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی انصاف کا خون کر کے زبردستی مولوی اشرف علی کی عبارت کی یہ تاویل گڑھے کہ مولوی اشرف علی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہی نہیں بلکہ جو مانے اس کو منع کرتے ہیں۔ ہاں اگر مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مان کر بچوں' پاگلوں' جانوروں' چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی۔ اس ناچیز کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب مولوی اشرف علی تھانوی خود ایک بات کو تسلیم کر رہا ہے تو ایڈیٹر النجم دیوبندی کیوں خواہ مخواہ زبردستی اپنے پیشوا تھانوی کے اقرار کو انکار اور تسلیم کو عدم تسلیم سے بدل رہا ہے۔ یہی ہے جھوٹے کی پہچان۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں بھی کوئی راز ہے کہ دوستی کے پردے میں دشمنی کا ساز ہے یعنی لکھنوی صاحب اپنے پیشوا تھانوی صاحب کو ڈھیل دے رہا ہے اور زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ اے تھانوی جی تم جو چاہو کہہ جاؤ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

والسلام کی شان میں توہین کرو ہم تمہارے دیوبندی چیلے جب تک موجود ہیں گے کسی نہ کسی طرح آپ کی باتوں کی تاویلیں گھڑتے رہیں گے خواہ آپ کی مخالفت ہو یا موافقت' دیوبندیو اب تو توبہ کرو اور ایمان لاؤ

مولوی منظور دیوبندی سنبھلی کی عمر بھر کی کمائی ان کے تحریری اقرار نے اک دم خاک میں ملائی

مولوی منظور صاحب نے اپنے ماہواری رسالہ میں مناظرہ بریلی کی روئداد بھی شائع کی ہے اور اس روئداد کے ص ۳۳ پر لکھا ہے۔ "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے"۔ اس عبارت پر اسی صفحہ میں یہ حاشیہ لکھا ہے "واضح رہے کہ لفظ ایسا کی طرح لفظ اتنا بھی کبھی تشبیہ کے لئے آتا ہے اور کبھی بلا تشبیہ کے صرف مقدار کے لئے مثلاً کہتے ہیں زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو۔ اس مثال میں اتنا تشبیہ کے لئے ہے اور کہا جاتا زید اتنا مالدار ہے جس کی حد نہیں۔ یہاں لفظ اتنا تشبیہ [illegible] ناظرین ہمارے اس نوٹ کو یاد رکھیں"۔ ناظرین کی خدمت میں فقیر عرض کرتا ہے کہ مولوی منظور صاحب نے عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو اتنا کے معنی میں بتایا اور یہ اس لئے کہ مولوی منظور صاحب کے نزدیک اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو اس عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہے اور یہ عبارت موجب کفر ہے حاشیہ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مولوی منظور صاحب اپنے گمان میں تشبیہ سے بچنے کے لئے اگرچہ ایسا کے معنی اتنا کے بیان کئے ہیں مگر پھر بھی عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ کے معنی مولوی منظور صاحب کے نزدیک برقرار ہیں۔ اس لئے کہ اتنا کے معنی تشبیہ کے آتے ہیں اور عبارت حفظ الایمان میں اتنا کے استعمال کی وہی صورت ہے جس میں اتنا تشبیہ کے لئے ہوتا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولوی منظور صاحب نے اتنا کے دو معنی تسلیم کئے ہیں۔ پہلے معنی مقدار میں تشبیہ کے لئے دوسرے معنی صرف مقدار کے لئے پہلے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو۔ دوسرے معنی کی مثال یہ دی ہے کہ "زید اتنا مالدار ہے جس کی حد نہیں"۔ اب عبارت حفظ الایمان "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تخصیص ہے ایسا (اتنا) علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" کی طرف توجہ کیجئے۔ یہ عبارت بلاشبہ "زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو" کی نظیر ہے جیسے اس مثال میں تشبیہ ہے اور مولوی منظور صاحب کو مسلم ہے اسی طرح حفظ الایمان میں بھی ایسا کو اگرچہ اتنا کے معنی میں لیا جائے بلاشبہ اس عبارت میں تشبیہ موجود ہے۔ اگر کوئی دیوبندی اُردو کے محاورہ سے ناواقف اعتراض کرے کہ اس مثال میں لفظ جتنا ہے لہذا اس میں اتنا تشبیہ کے لئے ہے اور عبارت حفظ الایمان میں لفظ جتنا نہیں لہذا اس میں ایسا بمعنی اتنا تشبیہ کے لئے نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مثال یعنی "زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو" کے مضمون کو اگر یوں ادا کیا جائے کہ "بعض مال میں زید کی کیا تخصیص ہے اتنا مال تو عمرو کے لئے بھی حاصل ہے" تو اول: بالعموم مخفی نہیں کہ اس عبارت میں اور پہلی عبارت میں معنی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں جو معنی پہلی عبارت کے ہیں وہی معنی اس عبارت کے ہیں اگرچہ پہلی عبارت جو مولوی منظور صاحب نے مثال میں پیش کی ہے اس میں لفظ جتنا ہے اور دوسری عبارت میں نہیں مگر تشبیہ ہے اسی طرح عبارت حفظ الایمان میں ایسا بمعنی اتنا بھی تشبیہ کے لئے ہے جس طرح اس ناپاک گندی عبارت کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنا علم غیب ہے جتنا زید و عمرو بلکہ بچوں، پاگلوں، جانوروں، چار پایوں کے لئے حاصل ہے" میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ اسی طرح عبارت حفظ الایمان کہ "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا (بمعنی اتنا) علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے" میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع و اعلیٰ میں بھی صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے ان دونوں ناپاک عبارتوں کا مضمون ایک ہی ہے اگرچہ پہلی عبارت میں اتنا کے ساتھ جتنا بھی ہے اور دوسری عبارت میں اتنا کے ساتھ جتنا نہیں جیسے پہلی ناپاک عبارت میں اتنا تشبیہ کے لئے ہے ایسے ہی حفظ الایمان کی ناپاک گندی گھنونی عبارت میں بھی ایسا بمعنی اتنا تشبیہ کے لئے ہے۔ صدر دیوبند نے عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو تشبیہ کے لئے بتایا مولوی منظور نے جب دیکھا کہ ایسا کو تشبیہ کے لئے ماننے کی صورت میں عبارت حفظ الایمان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین نکلتی ہے تو براہ مکاری یہ چال اختیار کی کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ ایسا اس عبارت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اتنا کے معنی میں ہے پھر اس پر حاشیہ یہ چڑھایا کہ اتنا کے دو معنی ہیں تشبیہ اور غیر تشبیہ اور یہ نہ سوچا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا اگرچہ اتنا کے معنی میں ہو جب بھی اس کے معنی تشبیہ کے رہتے ہیں اور مولوی منظور نے حاشیہ میں دو مثالیں دے کر بالکل واضح کر دیا کہ بے شک عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ ہے۔ مولوی منظور صاحب نے اتنا کے غیر تشبیہ ہونے کے لئے یہ مثال دی کہ "زید اتنا مالدار ہے کہ جس کی حد نہیں"۔ اگر عبارت حفظ الایمان یوں ہوتی کہ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنا علم غیب حاصل ہے جس کی حد نہیں" تو اس وقت اس میں تشبیہ نہ ہوتی مگر عبارت حفظ الایمان میں یوں نہیں بلکہ وہ یوں ہے "اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا (اتنا) علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ یہ عبارت مولوی منظور کی اس مثال کہ زید اتنا مالدار ہے جتنا عمرو کی نظیر نہیں ہے۔ ایسا ہی تشبیہ موجود ہے لہٰذا عبارت حفظ الایمان میں کھلی تشبیہ موجود ہے۔ دیکھئے مولوی منظور صاحب نے جس بات کا انکار کیا اسی کا اقرار انھیں کی زبانی ثابت ہو گیا۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ زہے دیو بندیت۔ اس حاشیہ کی آخری عبارت یہ ہے۔ "ناظرین ہمارے اس نوٹ کو یاد رکھیں"۔ فقیر کہتا ہے کہ بے شک یہ نوٹ سنیوں کے لئے قیمتی ہے۔ بے شک یہ نوٹ یاد رکھنے کا ہے یہی وہ نوٹ ہے جس نے مولوی منظور کی عمر بھر کی کمائی اک دم خاک میں ملائی ہے۔

نوٹ: حفظ الایمان کی ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں اس قدر زیادہ توہین ہے کہ اس میں کوئی صحیح تاویل نہیں چلتی۔ دیوبندی مولوی جو تاویل کرتے ہیں دیوبندیوں کے اقرار سے ان تاویل میں بھی عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین رہتی ہے۔ دیوبندیو اب تو توبہ کرو۔ اب تو ایمان لاؤ۔

عبارت حفظ الایمان کے متعلق دیوبندی مولویوں کے نام کھلے خطوط

پہلا خط بنام جناب مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی و مدعی وکالت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

سلام مسنون! آپ کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں ایک ناپاک عبارت لکھ کر حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گستاخی کی ہے وہ عبارت یہ ہے۔

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔ (حفظ الایمان ص ۶)

آپ نے اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں عبارت مذکورہ کی صفائی میں بیان کیا ہے کہ ایسا اس عبارت میں تشبیہ کے لئے ہے۔ اس عبارت میں ایسا کے بجائے اگر اتنا ہوتا تو ضرور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا معاذ اللہ احتمال ہوتا اور آپ کے پیشوا تھانوی صاحب کی وکالت کے دوسرے مدعی مولوی مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے آپ کی کامل حمایت کی ہے اور اسی عبارت کی صفائی میں اپنے رسالہ "توضیح البیان" میں بیان کیا ہے کہ ایسا اس عبارت میں تشبیہ کے لئے لینا غلط ہے بلکہ ایسا معنی میں اس قدر اور اتنا کے ہے ملاحظہ ہو توضیح البیان کے ص ۸ پر ہے۔

"اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید و عمر ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام بلکہ مسخ کلام کا"۔

اور اسی رسالہ کے ص ۷ پر ہے:

"عبارت متنازعہ فیہا (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا ہے تو پھر تشبیہ کیسی"۔

اور اسی صفحہ ۷ پر ہے:

"نہ اس (یعنی عبارت حفظ الایمان) میں تشبیہ ہے نہ توہین"

اور اسی رسالہ کے صفحہ ۸ پر ہے:

"واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تھانوی صاحب کی وکالت کے تیسرے مدعی مولوی منظور سنبھلی دیوبندی صاحب نے بھی اسال مناظرہ بریلی میں آپ کی بات کو غلط ٹھہرایا اور بیان کیا کہ "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدون تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے"۔ (ملاحظہ ہو مناظرہ بریلی کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ مسماۃ فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۳۴) اسی روئداد کے صفحہ ۵۳ پر ہے کہ "حفظ الایمان کی عبارت میں وہ (یعنی ایسا) تشبیہ کے لئے نہیں ہے" بلکہ مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے مناظرہ میں علانیہ بیان کیا تھا کہ اگر حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو کفر ہے۔ آپ ایسا کو تشبیہ کے لئے لے رہے ہیں اور اتنا کا رد کر رہے ہیں اور آپ کے دوسرے دونوں ساتھی دیوبندی ایسا کو اتنا کے معنی میں لے رہے ہیں اور تشبیہ کو غلط بلکہ کفر بتا رہے ہیں جب آپ بظاہر قرآن پاک پر ایمان رکھنے کے مدعی ہیں۔ لہذا تو قرآن کریم کا فرمان واجب الاذعان لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ (یعنی شرعی حکم ضرور لوگوں سے بیان کرنا اور ہرگز نہ چھپانا) کو یاد کرکے سچ سچ بتا دیجئے کہ آپ اور مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ کون حق پر اور کون باطل پر ہے اور آپ کے دونوں ساتھیوں دیوبندیوں نے حفظ الایمان کی عبارت میں جو ایسا کے معنی اتنا اور اس قدر کے بیان کئے ہیں اس معنی کی بنا پر آپ کے نزدیک آپ کے اقرار سے مولوی اشرف علی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی یا نہ۔ انصاف سے سچ سچ بتانا یہ کوئی آپ کا اور میرا دنیوی معاملہ نہیں بلکہ حضور اقدس سرور دو عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا معاملہ ہے لہذا آپ تعصب و عداوت کو دور کرکے اس مکتوب کا انصاف سے جواب ارسال کریں۔ وما علینا الا البلاغ

ان ارید الا الا صلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

نوٹ: آپ نے عبارت حفظ الایمان میں تشبیہ کے معنی مراد لئے ہیں اور مولوی منظور سنبھلی دیوبندی نے عبارت مذکورہ میں تشبیہ مراد لینے والے کو عقل کا دشمن لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو دیوبندی سنبھلی صاحب کی سیف یمانی اس کے ص ۲۴ پر ہے"۔ ان عقل کے دشمنوں (یعنی تشبیہ مراد لینے والوں) کے نزدیک ابطال تشبیہ کا نام ہی تشبیہ ہے"۔ اب آپ فرمان مذکور کو مد نظر رکھ کر سچ بتایئے کہ آپ کے سنبھلی صاحب نے جو آپ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقل کا دشمن لکھا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟

فقیر سردار احمد غفرلہٗ گورداسپوری خادم جمعیۃ خدام الرضا محلہ سوداگراں

بریلی شریف از دیال گڑھ ضلع گورداسپور پنجاب ۲ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

دوسرا خط بنام جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی ناظم شعبۂ تبلیغ دیوبند و مدعی وکالت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

سلام مسنون! آپ کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے حفظ الایمان کی جس ناپاک عبارت میں حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے وہ عبارت یہ ہے۔ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان ص ۶) آپ نے اس عبارت کی صفائی میں اپنے رسالہ "توضیح البیان" میں دو باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس عبارت میں ایسا کے معنی اتنا اور اس قدر متعین ہیں اور ایسا کے معنی تشبیہ کے نہیں ہیں اور آپ کے تھانوی صاحب کے دوسرے مدعی وکالت مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی صدر دیوبند نے اس بارے میں آپ کی بالکل مخالفت کی ہے اور بیان کیا ہے کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہے ایسا معنی میں اتنا کے نہیں ہے اور بیان کیا ہے کہ اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا کے بجائے اتنا ہوتا تو عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا احتمال معاذ اللہ ضرور ہوتا۔ ملاحظہ ہو صدر دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" اس کے ص ۱۱۱ پر ہے۔

"جناب یہ تو ملاحظہ کیجئے کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی عبارت میں لفظ ایسا فرمار ہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرمار ہے ہیں۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں (جانوروں، چارپایوں، بچوں، پاگلوں) کے علم کے برابر کر دیا"۔ اسی کتاب کی عبارت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مذکورہ کے بعد ہی دوسری سطر میں ہے "فقط ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے" اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے۔ "ادھر فقط اتنا نہیں کہا بلکہ تشبیہ فقط بعضیت میں دے رہے ہیں" اور دوسری بات آپ نے یہ بیان کی ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے تھانوی صاحب کے تیسرے مدعی وکالت مولوی عبدالشکور صاحب دیوبندی لکھنوی نے آپ کی اس بات کا کھلا ہوا رد کیا ہے اور "مباحثہ مونگیر" میں بیان کیا کہ

"جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم (یعنی میں اور مولوی اشرف علی تھانوی اور دیگر دیوبندی) نہیں مانتے اور جو مانے اس کو منع کرتے ہیں لہذا (حفظ الایمان) میں علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز (یعنی جانور چارپایہ پاگل) میں [illegible] نصرت آسمانی ص ۲۷۔

آپ قرآن پاک پر بھی ایمان رکھنے کے مدعی ہیں لہذا آپ قرآن کریم کے فرمان واجب الاذعان لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ (یعنی تم ضرور ضرور لوگوں سے بیان کرنا اور ہرگز نہ چھپانا) کو یاد کر کے سچ سچ بتا دیجئے کہ آپ اور مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی دیوبندی اور صدر دیوبند مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور صدر دیوبند نے جو عبارت حفظ الایمان میں ایسا کو تشبیہ کے لئے بتایا ہے اس معنی کی بنا پر آپ کے اقرار سے مولوی اشرف علی صاحب نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی یا نہ۔ انصاف سے کہنا میرا اور آپ کا کوئی دنیوی معاملہ نہیں ہے بلکہ حضور اقدس سرور دو عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا معاملہ ہے۔ لہذا آپ تعصب و بغض و عداوت کو دور کر کے اس مکتوب کا انصاف سے جواب ارسال کریں۔ وما علینا الا البلاغ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

فقیر سردار احمد غفرلہٗ گورداسپوری خادم جمعیۃ خدام الرضا اہلسنت والجماعت

محلہ سوداگراں بریلی شریف۔ از قصبہ دیاں گڈھ ضلع گورداسپور پنجاب

۲ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تیسرا خط بنام جناب مولوی عبدالشکور صاحب دیوبندی لکھنوی

ایڈیٹر النجم ومدعی وکالت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

سلام مسنون! آپ کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں ایک ناپاک عبارت

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت

طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ

مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون

بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

لکھ کر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ آپ نے اس ناپاک عبارت کی صفائی میں مناظرہ ہوگئے میں بیان کیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی تو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کلی مانتے ہی نہیں بلکہ جزئی ماننے اس کو منع کرتے ہیں۔ ہاں اگر مولوی اشرف علی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم سے تشبیہ دیتے تو البتہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہوتی اور آپ کے پیشوا تھانوی صاحب کے مدعیان وکالت مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی دیوبندی ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی صدر دیوبند اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے اس بارے میں آپ کی کھلی مخالفت کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مولوی اشرف علی صاحب کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب حاصل ہے۔ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی دیوبندی نے عبارت حفظ الایمان کی شرح توضیح البیان کے ص ۱۲ پر لکھا ہے۔

"بیان بالا سے یہ ثابت ہوگیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے نہ یہاں ہوسکتی ہے" اور مولوی منظور صاحب سنبھلی دیوبندی نے مناظرہ بریلی میں بیان کیا کہ

"تمام کائنات حتیٰ کہ نباتات و جمادات کو بھی مطلق بعض غیوب کا علم حاصل ہے اور یہی حفظ الایمان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عبارت کا پہلا اہم جزو ہے"۔ ملاحظہ ہو مناظرہ بریلی کی روئداد وہابیہ مسماۃ فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص ۱۸ اور مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی صدر دیوبند نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب کے ص ۱۴ پر لکھا ہے۔

"غرض یہ کہ لفظ "عالم الغیب" کے معنی میں دو شقیں فرماتے ہیں اور ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں (مولوی اشرف علی صاحب) یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ جو علم غیب رسول اللہ علیہ السلام کو حاصل تھا وہ سب میں موجود ہے بلکہ اس معنی (بعض علم غیب) کو سب میں موجود مانتے ہیں"۔

آپ نے بیان کیا کہ مولوی اشرف علی تھانوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے نہیں آپ کے باقی تینوں ساتھی بیان کر رہے ہیں کہ مولوی اشرف علی مانتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب حاصل ہے [illegible] ہیں لہذا آپ قرآن کے فرمان واجب الاذعان لتبیننه للناس ولا تکتمونه (یعنی شرعی حکم ضرور ضرور لوگوں سے بیان کرنا اور ہرگز نہ چھپانا) کو یاد کر کے صاف صاف بتایئے آپ اور آپ کے باقی تینوں ساتھی دیوبندیوں میں سے کون حق پر ہے اور کون باطل پر ہے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ نیز صدر دیوبند مولوی حسین احمد صاحب حفظ الایمان کی عبارت مذکورہ میں تشبیہ بتا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو صدر دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" اس کے ص ۱۱۱ پر ہے "لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے" اور صدر دیوبندیہ بھی بتا رہے ہیں کہ مولوی اشرف علی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بعض علم غیب مانتے ہیں اور آپ نے مناظرہ مانگیر میں علانیہ بیان کیا کہ "جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے"۔ ملاحظہ ہو مناظرہ مونگیر کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ مسماۃ النصرت آسمانی ص ۲۷۔

اب آپ فرمان مذکور کو یاد کر کے سچ سچ بتایئے کہ حفظ الایمان کی ناپاک عبارت کو جو مطلب صدر دیوبند مولوی حسین احمد صاحب نے بیان کیا ہے اس کی بناء پر آپ کے نزدیک مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی یا نہیں۔ کہو اور انصاف سے کہو۔ کی اور ضرور کی۔ وسیعلموا الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ میرا اور آپ کا کوئی دعویٰ معاملہ نہیں بلکہ

NAFSEISLAM.COM
ARCHIVE OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضور اقدس سرور عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا معاملہ ہے۔ بغض و عناد دور کر کے انصاف کے ساتھ اس مکتوب کا جواب ارسال کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ الاحد گورداسپوری

از قصبہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور پنجاب

قطعی سچا فیصلہ

چوتھا خط بنام جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی مصنف حفظ الایمان

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

جناب تھانوی صاحب آپ نے اپنی حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں یہ ناپاک عبارت "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (جانوروں چارپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے"۔ لکھ کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو بے چین کر دیا ہے۔ علماء حرمین شریفین ومشائخ عرب و عجم نے آپ کی اس ناپاک عبارت کو صریح کفر بتایا اور اس کی بناء پر آپ پر حکم کفر لگایا آپ اپنی بسط البیان میں اس ناپاک عبارت کی تاویلیں کرنے بیٹھے تو آپ نے اس میں اپنے کفر پر خود رجسٹری کرا دی اور اپنے خارج از اسلام ہونے کی قبولیت لکھ دی۔ آپ کے اس اقرار کے بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی قدس سرہٗ نے آپ کو حق کی طرف توجہ دلائی اور ایمانی معاہدہ کی طرف دعوت دی۔ مگر آپ نے حق سے منہ موڑ کر اپنے منہ پر مہر سکوت لگائی اور اپنے عجز پر اپنے ہاتھوں رجسٹری کرا دی۔ آپ اپنے اقرار کفر پر اقرار کرنے سے ساکت ہیں مگر آپ کے خاص دیوبندی چیلے جو آپ کی وکالت کے مدعی ہیں یعنی صدر دیوبند و ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند و مولوی منظور سنبھلی و مولوی عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر النجم یہ سب کے سب ملکر آپ پر کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور آپ کو اسلام سے خارج بتا رہے ہیں اپنے رسائل و کتابوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔ دیوبندی دنیا میں آپ کا بھرم بنا تھا اور وہابیت کے بازار میں آپ کا راستہ کھلا تھا مگر آپ کے خاص ان دیوبندی چیلوں نے آپ کی سکوت کے پردے کھول دیئے اور آپ کو اسلام سے خارج ہونے کے بول بل کر صاف بول دیئے۔ اب آپ کے سکوت کی تمام گلیاں بند ہو گئیں۔ آپ کے دیوبندی چیلوں نے آپ کے بھاگنے کے تمام راستے مسدود کر دیئے۔ آپ کی عبارت کی جو تاویلیں کرتے ہیں وہ سب دیوبندی آپس میں ایک دوسرے کی تاویل کو غلط ٹھہراتے ہیں۔

صدر دیوبند آپ کی عبارت میں ایسا کو تشبیہ کے لئے بتا رہے ہیں اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور سنبھلی اس کا رد کر رہے ہیں اور صدر دیوبند کا قول صراحۃً غلط بتا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو صدر دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" اس کے ص ۱۱۱ پر ہے "لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے" اور ملاحظہ ہو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند کی "توضیح البیان" اس کے ص ۱۲ پر ہے "اور اگر وجہ تکفیر کی تشبیہ علم نبوی بعلم زید و عمرو ہے تو یہ اس پر موقوف ہے کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو حالانکہ یہ یہاں غلط ہے اور علاوہ غلط ہونے کے محتاج ہے حذف کلام کا بلکہ صحیح کلام کا" اور ملاحظہ ہو مناظرہ بریلی کی روئداد مرتبہ وہابیہ دیوبندیہ اس کے صفحہ ۱۵ پر آپ کے مولوی منظور کی تقریر میں ہے "اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہے جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں جب تو وہ ہمارے نزدیک بھی وہ موجب کفر ہے"۔ فقیر نے مناظرہ میں یہ بیان کیا تھا کہ عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہے لہذا اس میں توہین ہے اور آپ کے مولوی منظور صاحب نے بھی اقرار کیا کہ ہاں اگر عبارت حفظ الایمان میں ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو وہ عبارت کفری ہے۔ ذرا آنکھ کھول کر دیکھئے آپ کے صدر دیوبند نے جو آپ کی عبارت کے معنی بیان کئے آپ کے ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند مولوی منظور دیوبندی نے اس معنی کی بنا پر آپ پر صریح صاف حکم فرما دیا اور ان دونوں دیوبندیوں نے آپ کی عبارت میں ایسا کو اتنا کے معنی میں بتایا۔ ملاحظہ ہو توضیح البیان ص ۸ "واضح ہو کہ ایسا کا لفظ فقط مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں جو اس جگہ متعین ہیں" اور اسی کے صفحہ ۱۷ پر ہے۔ "عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر و اتنا ہے" اور ملاحظہ ہو روئداد وہابیہ اس کے صفحہ ۳۲ پر آپ کے مولوی منظور دیوبندی کا بیان ہے۔ "حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ یہاں بدوں تشبیہ کے اتنا کے معنی میں ہے"۔ ان دونوں نے تو آپ کی عبارت میں ایسا کو اتنا کے معنی میں بتایا اور صدر دیوبند نے ان دونوں کے قول کو غلط ٹھہرایا اور بیان کیا کہ آپ کی عبارت میں لفظ ایسا ہے لفظ اتنا نہیں اگر آپ کی عبارت میں لفظ ایسا کی جگہ لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت آپ کی عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کا احتمال ضرور ہوتا۔ والعیاذ باللہ ملاحظہ ہو الشہاب الثاقب اس کے صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔ "حضرت مولانا (اشرف علی تھانوی) عبارت میں لفظ ایسا فرمارہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اور چیزوں (بچوں، پاگلوں، جانوروں) کے علم کے برابر کردیا"۔ دیکھئے آپ کی عبارت کے معنی جو پہلے دونوں دیوبندیوں نے بیان کئے صدر دیوبند نے اس معنی کی بناء پر آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشارۃً توہین کرنے والا ضرور ٹھہرایا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشارۃً توہین کرنے والا آپ کے بسط البیان والے اقرار سے قطعاً کافر اسلام سے خارج ہے۔ آپ کو کفر سے بچانے کے لئے آپ کے ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے اپنی توضیح البیان کے صفحہ پر لکھا ہے کہ "حفظ الایمان میں بھی اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطائے الٰہی حاصل ہے" اور صفحہ پر لکھا ہے کہ "بعض علوم غیبیہ جو واقع میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہیں اس سے تو نہ یہاں (عبارت حفظ الایمان میں) گفتگو ہے نہ کوئی عاقل مراد لے سکتا ہے"۔ اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اگر آپ عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب تسلیم نہ کرتے تو کفر ہوتا۔ مگر جب آپ کو تسلیم ہے تو اس عبارت میں کفر نہیں۔ دوسری طرف آپ کے خاص مذہبی ٹھیکیدار مولوی عبدالشکور ایڈیٹر النجم نے آپ کو کفر سے بچانے کے لئے یہ بیان کیا ہے "جس صفت کو ہم مانتے ہیں اس کو رذیل چیز سے تشبیہ دینا یقیناً توہین ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا میں صفت علم غیب ہم نہیں مانتے اور جو مانے اسے منع کرتے ہیں۔ لہٰذا علم غیب کی کسی شق کو رذیل چیز میں بیان ہرگز توہین نہیں ہوسکتی"۔ اس کا صاف یہ مطلب ہے کہ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب تسلیم نہیں کرتے۔ لہٰذا بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں کے علم کے ساتھ تشبیہ نہ توہین ہے نہ کفر ہاں اگر آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے اور پھر تشبیہ دیتے تو آپ کی عبارت میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

توہین ہوتی اور کفر ہوتا دیکھئے جو مطلب ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے بیان کیا آپ کے ایڈیٹر النجم نے اس معنی کی بناء پر آپ کو کفر سے بچانے کے لئے آپ کی عبارت کی جو تاویل صدر دیوبند نے بیان کی اس کو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی دونوں نے غلط بلکہ کفر بتایا اور جو تاویل ان دونوں نے آپ کی عبارت میں گڑھی اس کو صدر دیوبند نے صاف غلط بلکہ آپ کے اقرار سے کفر ٹھہرایا اور جو تاویل ایڈیٹر النجم نے گڑھی اس کو ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے غلط بتایا اور جو معنی ناظم نے بیان کئے اس کو ایڈیٹر النجم نے غلط اور یقیناً آپ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں یقیناً توہین کرنے والا اور کفر بتایا۔ کیا اس خانہ جنگی کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کے صدر دیوبند اور ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند اور مولوی منظور دیوبندی اور ایڈیٹر النجم دیوبندی کا اتفاق و اجماع مولف ہے کہ آپ نے یقیناً عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ علمائے اہلسنت و جماعت قدست اسرارہم و مشائخ عرب و عجم نے آپ کو بار بار تنبیہ کی کہ آپ کی ناپاک عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے آپ کی جماعت بھی کوئی تاویل نہیں کی تھی۔ آپ نے جواب سے عاجز آ کر سکوت کیا۔ یہی ایک سکوت کی گلی آپ کے لئے کھلی تھی۔ مگر آپ کے خاص چیلوں دیوبندیوں نے آپ کی عبارت میں صریح کفر بتا کر اس گلی کو بھی بند کر دیا۔ علمائے اہلسنت نے جو فرمایا آپ کے دیوبندی چیلوں نے بھی اس کا گیت گایا۔ علمائے اہلسنت نے یہ فرمایا تھا کہ آپ نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ لہذا آپ کافر ہیں آپ کے دیوبندیوں نے بھی یہی بیان کیا کہ آپ نے عبارت حفظ الایمان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ آپ اسلام سے خارج ہیں۔ حق اسی کا نام ہے سچ اسے ہی کہتے ہیں جو آپ کے مسلمان ہونے کی جھوٹی اشاعت کرتے تھے وہی آج دنیا میں آپ کے کافر ہونے کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ سچ ہے کہ دروغ کو فروغ نہیں ہوتا۔ آپ اپنے چیلوں کی بات کا پاس کریں اور اپنے کفر کا اپنے قلم سے اشتہار کر کے اپنی توبہ کا اعلان شائع کریں کفر سے توبہ کرنا اور اس توبہ کا اعلان کرنا مولیٰ عزوجل تبارک و تعالیٰ کو نہایت پسند اور خلق کو مقبول ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔ فقیر محمد سردار احمد گورداسپوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی اشرف علی تھانوی اور دیوبندی مولویوں کی عاجزی اور بدحواسی.

یہ خطوط رجسٹری کے ذریعہ سے دیوبندی مولویوں کے نام روانہ کئے گئے مگر آج تک دیوبندی مولوی جواب سے عاجز ہیں۔ بدحواس ہیں اخبار الفقیہ امرتسر میں بعض خطوط شائع ہوئے اور پرچہ اہلسنت سنبھل ضلع مراد آباد میں تو ماہ بماہ ہر ایک خط شائع ہوا مگر دیوبندیہ وہابیہ میں سے کسی کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک انشاء اللہ العزیز کوئی دیوبندی وہابی اس کا جواب دے سکے۔ ہے کوئی وہابیت کا فرزند جو اس کا جواب دے سکے۔ ہے کوئی تھانوی صاحب کا چیلا جو اس بحث میں کچھ گفتگو کر سکے۔ ہے کوئی دیوبندیوں کی لاج رکھنے والا تھانوی صاحب کے سر سے کفر اٹھا سکے۔ ہے کوئی تھانوی جی کو پیشوا ماننے والا جو تھانوی جی کا اسلام ثابت کر سکے اور تھانوی جی کی صفائی میں ایک حرف بول سکے۔

اے تمام دنیا کے دیوبندیو [illegible] آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ تمہارے دیوبندی مولویوں کی خانہ جنگی نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ تمہارے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح گستاخی کی ہے۔ اب تو توبہ کر لو۔ اب تو ایمان لے آؤ ہماری نہ مانو تو اپنے دیوبندی مولویوں کی تو مانو کچھ تو غور کرو۔ ذرا تو عقل و انصاف سے کام لو۔ حجت تم پر تمام ہو چکی۔ تمہارا کوئی عذر سنا نہیں جائے گا۔ تمہارا کوئی حیلہ بہانا مسموع و مقبول نہیں ہوگا۔ اگر توبہ نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ ایک دن وہ آنے والا ہے کہ اللہ جل جلالہ کے دربار میں اس کے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم بنا کر کٹہرے کئے جاؤ گے۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

عبارت حفظ الایمان کے متعلق ایک سنی اور دیوبندی کا مکالمہ

زید اور عمر دونوں صاحب ایک ساتھ سفر میں کہیں جا رہے ہیں۔ ان دونوں میں یوں گفتگو ہوتی ہے۔

زید: جناب کا مزاج کیسا ہے؟

عمرو: میں اچھا ہوں آپ تو خیریت سے ہیں۔ جناب کا مزاج کیسا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

زید: الحمد للہ یہ ناچیز بزرگان دین کی دعا سے اچھا ہے۔ ذرا یہ تو فرمایئے کہ جناب کا دولت خانہ کہاں ہے اور جناب اس شدت کی گرمی میں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔

عمرو: میرا غریب خانہ دیوبند ہے اور اس وقت میں اپنے پیشوا مولانا اشرف علی تھانوی کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ کیا آپ مولانا اشرف علی تھانوی کو جانتے ہیں۔

زید: جی ہاں خوب جانتا ہوں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی وہی تو ہیں جس نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں ایک ناپاک عبارت لکھ کر حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی کی ہے۔ کیا آپ اور آپ کی جماعت دیوبند کا پیشوا وہی ہو سکتا ہے جو سید الانبیاء حضور پر نور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح گالی دے۔ والعیاذ باللہ

دیوبندی: ما شاء اللہ جناب آپ نے تو بہت بڑا سوال اٹھا دیا ہے تو کس کتاب میں ہمارے مولانا تھانوی صاحب نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی ہے۔

سنی: کتاب میں ابھی دکھائے دیتا ہوں مگر آپ ذرا یہ تو بتائیے کہ اگر میں نے آپ کے پیشوا تھانوی جی کی کتاب میں وہ عبارت دکھا دی تو آپ توبہ کر لیں گے۔

دیوبندی: حضرت پہلے وہ عبارت تو دکھایئے توبہ کا مطالبہ بعد میں کرتے رہنا۔ وہ عبارت بری ہوگی تو توبہ کر لوں گا۔

سنی: دیکھئے یہ ہے آپ کے تھانوی جی کی کتاب حفظ الایمان اور یہ ہے وہ ناپاک عبارت "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا .... حاصل ہے۔ (ص ۶)

دیوبندی: اس عبارت میں تو بظاہر بے ادبی معلوم ہوتی ہے مگر اس عبارت میں اگر لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو اس میں کیا خرابی ہے۔

سنی: معاذ اللہ اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح توہین اور کھلی گستاخی ہے۔ دیکھئے آپ کے مولوی منظور سنبھلی دیوبندی اور سابق ناظم شعبہ تبلیغ دیوبند نے اپنے رسالوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں تسلیم کیا ہے کہ اس ناپاک عبارت میں اگر ایسا تشبیہ کے لئے ہو تو یہ عبارت کفری ہے اور اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہے آپ نے ایسا کو تشبیہ کے لئے بتاتے ہیں اور آپ کے ان دونوں دیوبندیوں نے ایسا کو تشبیہ کے لئے لینا غلط بتایا ہے فرمایئے آپ اور ان دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

دیوبندی: اچھا ہم ایسا کو تشبیہ کے لئے نہیں لیتے ایسا کو تو اتنا کے معنی میں لیتے ہیں۔

سنی: معاذ اللہ ایسا کو اتنا کے معنی میں لینے کی صورت میں بھی توہین رہتی ہے۔ آپ کے دیوبند کے صدر مولوی حسین احمد صاحب نے اقرار کیا ہے کہ اگر اس عبارت میں ایسا کی بجائے اتنا ہوتا تو اس عبارت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں توہین کا احتمال ضروری ہوتا اور صدر دیوبند نے ایسا کو تشبیہ کے لئے بیان کیا ہے آپ ایسا کے معنی اتنا کے بتا رہے ہیں اور آپ کے دیوبند کے صدر ایسا کو تشبیہ کے لئے بیان کر رہے ہیں آپ دونوں میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

دیوبندی: اچھا ہم ایسا کو نہ تشبیہ کے لئے لیتے ہیں اور نہ اتنا کے معنی میں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ عبارت میں توہین اس وقت ہوتی ہے جب اشرف علی تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے علم غیب تسلیم نہ کرتے ہمارے تھانوی صاحب تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے ہیں

سنی: آپ یہ بیان کرتے ہیں اور آپ کے پیشوا تھانوی کے مذہبی ٹھیکیدار مولوی عبدالشکور دیوبندی ایڈیٹر النجم کا یہ بیان ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے علم غیب تسلیم نہیں کرتے ہاں اگر مولانا تھانوی صاحب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے علم غیب مانتے تو یقیناً اس عبارت میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین ہوتی۔ ذرا مہربانی کر کے فرمایئے تو کہ آپ اور ایڈیٹر النجم دیوبندی میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

دیوبندی: تمام راستے بند دیکھ کر دیوبندی صاحب پریشان ہیں خاموش ہیں۔ بدحواس ہیں۔ مولوی اسمٰعیل سنبھلی دیوبندی کی طرح روٹھ کر عجب انداز سے چپ بیٹھے ہیں۔ (مؤلف)

سنی: دیکھا آپ نے میں نے آپ کے دیوبندی مولویوں مبلغوں کے اقرار سے ثابت کر دکھایا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بے شک حفظ الایمان کی ناپاک عبارت میں آپ کے تھانوی صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ اب آپ بلا پس و پیش و بلا چون و چرا اپنے وعدے کے موافق توبہ کریں اور اپنے پیشوا تھانوی جی کو قطعاً چھوڑ دیں۔ دیوبندی (خاموش ہیں اور نہایت پریشان)

سنی: کیوں جناب آپ خاموش کیوں ہیں توبہ کیجئے اور جلد توبہ کیجئے اپنے وعدے کو پورا کیجئے۔

دیوبندی: آپ کی نہایت اخلاص سے میرے ساتھ گفتگو کا میرے دل پر اثر پڑا ہے۔ واقعی مولوی اشرف علی تھانوی نے اس ناپاک عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں صریح گستاخی کی ہے۔ میں اس عبارت سے توبہ کرتا ہوں اور اس ناپاک عبارت کے لکھنے والے تھانوی جی کو بھی چھوڑتا ہوں۔ اہلسنت میں واپس جاتا ہوں اور دوسرے دیوبندیوں کو بھی اس گفتگو سے مطلع کروں گا کیا جانوں دیوبند کے مولویوں نے ان کی باتوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اگر مولوی تھانوی صاحب کے مریدوں دیوبندیوں کو یہ گفتگو سنا دی جائے تو اکثر توبہ کر جائیں اب اس گفتگو کی تبلیغ کرونگا آپ دعا کیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے راہ ہدایت پر قائم رکھے

سنی: میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے آپ کو ہدایت پر قائم رکھے۔ آمین۔ دیکھنا حق بات کی تبلیغ کرتے رہنا اور دیوبندی مولویوں سے پرانے تعلقات منقطع کر دینا اور سچ بات کہنے میں کبھی نہ شرمانا۔ والسلام۔

****

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بحمدہ تعالیٰ

تازہ فتوائے حرم مکہ و مدینہ

۱۳۳۸ھ

اشرف علی تھانوی صاحب نے جو اشرف علی رسول اللہ و نبینا اشرف علی کہنے کو تسلی بخش بتایا جناب ماحی بدعت مولانا الحاج الزائر مولوی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی قادری برکاتی رضوی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حالت موجودہ حجاز میں تھا اکابر علماء حرمین طیبین کے سامنے [illegible] واپسی کا ٹکٹ جس کے لیے عجلت دونوں حرم محترم کے وقت واحد میں یہ تصدیقات لیں مولیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مسمی بنام تاریخی

الجبل الثانوی

علیٰ

کلوۃ التھانوی

۱۳۳۸ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس پر خوشیاں مناتا ہوا بلکہ اپنے مریدوں کو اس طرف بلاتا ہوا کہ اس کی تعظیم اور اس کی فضیلت کی ترجیح فان ھذا الجریدۃ ان یجسد ھا فی ارشاد ھم رشیلۃ فما حکم الشریعۃ الغراء فیھما و اشرفعلی ھذا ھو الذی کتب فی رسیلۃ لہ لاتزید علیٰ ثلاث و ریقات فی ابطال نسبۃ علم الغیب الیٰ محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ ان اریدبہ کل العلوم بحیث لایشذ منھا شی فبطلانہ ظاھر عقلا و نقلا و ان اریدا لبعض فای خصوصیۃ فیہ لہ فان مثل ھذا حاصل لزید و عمرو بل لکل صبی و مجنون بل لکل بھیمۃ وحیوان و قد حکم علیہ بقولہ ھذا اکابر علماء الحرمین الکریمین انہ کفر و ارتد و من شک فی کفرہ فقد کفر کما ھو مفصلا فی حسام الحرمین فاکتبوا اجزل اللّٰہ تعالیٰ ثوابکم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

الجواب

اللھم لک الحمد۔ صل علیٰ نبیک نبی الحمد۔ والہ و صحبہ العبد۔ رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین۔ و اعوذبک رب ان یحضرون۔ ائمۃ الدین لم یقبلوا عذر ازال اللسان فی الکفر ولا لا جتراء کل خبیث القلب ان یجاھر بسب اللّٰہ و رسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ویقول زلت لسانی قال الامام القاضی فی الشفاء الشریف لا یعذر احد فی الکفر یدعوے زلل اللسان اہ و فیہ ایضاً عن محمد بن ابی زید لا یعذر احد بدعوی زال اللسان فی شتم ھذا۔ و فیہ ایضاً افتی ابو الحسن القابسی فیمن شتم النبی ﷺ فی سکرہ یقتل لانہ یظن بہ انہ یعتقد ھذا و یفعلہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایسا ہی غلو کریں اس لیے کہ اس رسالہ کا مقصود ہی یہ ہے کہ مریدین اسے اپنی ہدایت میں راہ راست پر جائیں تو ان دونوں شخصوں کے بارے میں شریعت روشن کا کیا حکم ہے اور یہ اشرف علی وہی ہے۔ جس نے اپنی ایک رسلیا میں تین ورق سے زائد نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت باطل کرنے کو لکھا کہ ''اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے اور بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔'' اور بے شک اس کے اس قول کے سبب اکابر علمائے حرمین شریفین نے اس پر حکم لگایا کہ وہ کافر مرتد ہو گیا اور یہ کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ حسام الحرمین میں مفصل بیان ہے ہمیں فائدہ دیجیے اللہ آپ کا ثواب کثیر کرے۔

THE NATURAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

الجواب

الٰہی تیرے ہی لیے حمد ہے اپنے نبی پر درود بھیج جو حمد کے نبی ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر کہ دین کے ستون ہیں اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطانوں کے جھٹکوں سے اور اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔ ائمہ دین نے دربار کفر زبان بہکنے کا عذر قبول نہ فرمایا ورنہ ہر خبیث دل والا جرأت کرتا کہ کھلم کھلا اللہ و رسول کو گالیاں دے اور کہے کہ میری زبان بہک گئی۔ امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں فرمایا۔ ''کوئی شخص زبان بہکنے کے دعوے سے دربارۂ کفر معذور نہ سمجھا جائے گا اور اسی میں امام محمد بن ابی زید سے ہے کہ ایسی بات میں زبان بہکنے کا عذر کسی کا نہ سنا جائے گا۔ اھ ملخصاً اور اسی میں ہے کہ امام ابوالحسن قابسی نے اس شخص کے بارے میں جس نے نشہ کی حالت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ فتویٰ دیا کہ قتل کیا جائے اس لیے
کہ اس پہ ظن ہوتا ہے کہ یہ اس کا عقیدہ ہے اور اپنے ہوش میں بھی ایسا کہا کرتا تھا
فی صحوہ ا ؁ ثم الزللی انما ایکون بحرف اوحرفین لا ان تزل
اللسان طول النهار هذا غیر مقبول ولا معقول قال ا ؁ جامع
الفصولین الفصل الثامن والثلثین ابتلیٰ بمصیبات متنوعة فقال اخذت
عالی وولدی و اخذت کذاوکذا فماذا تفعل ایضاً و ماذا بقی لم تفعله
وما اشبهه من الالفاظ کفر کذا حکی عن عبد الکریم فقیل له اره یت
لوان المریض قال و جریٰ علی لسانه بلا قصد لشدة مرضه قال
الحرف الواحد یجری علی اللسان بلا قصد اشارالیٰ انه یحکم بکفره
و لا یصدق ا ؁ الم تصدق فی نصف سطر کیف یصدق فیما کرره
مناما و یقظة طول النهار بل هو قطعا مسرف کذاب الم تران الله تعالیٰ
جعل الدعوا رجع تحت ارادة القلب قال نبینا الحق المبین صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد
کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الاوهی القلب فما فسد قوله و
لسانه، الا وقد فسد قبله قلبه و جنانه، و هذا یدعی ان لسانه فی فیه
حیوان مستقل بار ادته غیر تابع للقلب کفرس جموح شدیدة
الجموح تحت راکب ضعیف قوی الضعف یرید الیمین والفرس
لاتنعطف الا للشمال کلما ار ادها للیمین لم تاخذ الاذات الشمال

ا ؁ قال الامام قاضی خان فی فتاواه انما یجری علیٰ لسانه
حرف واحد و نحو ذالک لماثل هذه الکلمات الطویلة لاتجری
علیٰ لسانه من غیر قصد فلا یصدق ۱۲ منه قدس سره.

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حتی تنازع القلب و اللسان طول النهار فلم یک الغلبة الاللسان هذا غیر معقول ولا مسموع. فلاشک انه محکوم علیه بالکفر۔

پھر زبان بہکنا اگر ہو تو ایک دو حرف میں نہ یہ کہ دن بھر بہکے یہ نہ قابل قبول نہ کسی طرح معقول جامع الفصولین کی فصل ۳۸ میں ہے۔ ''ایک شخص طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہوا۔ اس پر بولا کہ تو نے میرا مال لیا اور میرا بچہ لے لیا اور یہ یہ چیز لے لی اب تو اور کیا کرے گا۔ اور رہ بھی کیا گیا ہے جو تو نے نہ کیا اور اسی طرح کے اور الفاظ کہے وہ کافر ہو گیا ایسا ہی امام عبدالکریم سے مروی ہوا ان سے عرض کی گئی بھلا اگر بیمار نے ایسا کہا اور شدت مرض کے سبب اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا دو ایک حرف بلا قصد زبان سے نکل سکتے ہیں۔ اس میں اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ ایک دو حرف کا اور زبان بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائے گا تو جب آدمی سطریں زبان بہکنے کا عذر نہ مانا گیا تو اس میں کیونکر مان لیا جائے گا جتنے اس نے بولے اور چلا گئے دن بھر رہا بلکہ وہ بے شک حد سے گزرا ہوا سخت جھوٹا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اعضا کو ارادۂ قلب کا تابع بنایا ہے اور ہمارے سچے اور سچ کے روشن فرمانے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد کیا سنتے ہو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے کہ وہ سنورے تو سارا بدن سنور جائے اور وہ بگڑے تو سارا بدن بگڑ جائے سنتے ہو وہ دل ہے تو اس کی بات اور اس کی زبان نہ بگڑی مگر یہ کہ اس سے پہلے اس کا دل اور اس کا باطن بگڑ چکا تھا اور یہ شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ زبان اس کے منہ میں ایک خود سر جانور ہے کہ دل کی تابع نہیں جیسے کوئی سرکش نہایت شریر گھوڑا کسی کمزور حد بھر کے ناتواں سوار کے نیچے ہو کہ وہ تو داہنی طرف جانا چاہتا ہے اور گھوڑا نہیں پھرتا مگر بائیں طرف وہ جب اسے داہنی طرف پھیرتا ہے گھوڑا خاص بائیں جانب جاتا ہے یہاں تک کہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سارے دن زبان و دل میں جھگڑا رہا۔ اور زبان ہی غالب رہی یہ نہ عقل میں آنے کی بات ہے نہ سنی جائے تو بلا شبہ اس پر کفر کا حکم ہے۔ غیر مدفوع و هل سمعتم با حد يدعى الاسلام و يقول طول النهار فلان رسول الله مكان محمد رسول الله او يقول لابيه يا كلب ابن الكلب يا خنزير ابن الخنزير و يكرره من الصباح الى المساء ثم يقول انما كنت اقول يا ابت يا سيدى فينا زعنى اللسان و يذهب من الاب والسيد الى الكلب والخنزير حاش لله ماكان هذا ولا يكون ولن يقبله احد الا مجنون هذا حكم ذالك القائل اما ما كتب اليه اشرف على فى الجواب فاستحسان منه لذالك الكفر واستحسان الكفر كفر بلا ارتياب و ما هو [illegible] من تعظيم نفسه [illegible] رسول الله ذى القوة والصلاة عليه استقلالا لا [illegible] النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و مدحه بالنبوة. فانبجح و اجاز كل ذالك. وجعله تسلية لذلك الهالك. ارئيت لو سبه و امه و اباه احد طول النهار ثم قال انما كنت اريد مدحك فلم يطيع اللسان فى الخطاب. و بقيت تسبک و اباک و امک من الصباح حتى توارت بالحجاب هل كان اشرفعلى او احد من اراذل الناس و لو خصانا او زبالا او ارزل منهم يقبل هذه المعاذير. كلا بل يحرق غيظا. و يموت غنظا. او يفعل به ما قدر عليه. حتى القتل ان وجد سبيلا اليه. فتسلية ههنا ليس الا لا ستخفافه بحمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم. و بمرتبة النبوة والرسالة و ختم النبوة الاعظم. واستحسان و عتوا عتوا كبيرا. فلاريب ان اشرفعلى و مريده المذكور. كلاهما.

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسا حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا اور کبھی تم نے کسی دعویٰ اسلام رکھنے والے کو سنا کہ دن بھر محمد رسول اللہ کہنے کی جگہ فلاں رسول اللہ کہے یا اپنے باپ سے کہے اے کتے کے پلے کتے اے سور کے بچے سور اور صبح سے شام تک اسے دہراتا رہے پھر کہے کہ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ اے میرے باپ اے میرے سردار زبان میری مخالفت کر کے باپ اور سردار سے کتے اور سور کی طرف جاتی تھی۔ پاکی ہے اللہ کو یہ نہ ہوا اور اسے پاگل کے سوا کوئی نہ قبول کرے گا یہ تو اس کہنے والے کا حکم ہے اور وہ جو اشرف علی نے اسے جواب میں لکھا تو وہ کفر کو پسند کرنا ہے اور کفر کو پسند کرنا بلاشبہ کفر ہے اور اس پسند کرنے کا یہی سبب ہوا کہ اس نے اس میں اپنی تعظیم دیکھی اور اپنے آپ کو اللہ قوی کا رسول بتایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے بالا ٹھہرایا اپنے لیے مرتبۂ نبوت سے اپنی تعریف کو سنا اور اس کذب کو جائز رکھا اور اسے اس تباہ ہونے والے کے لیے تسلی ٹھہرایا بھلا دیکھو تو اگر کوئی شخص تھانوی اور اس کے ماں باپ کو دن بھر گالیاں دیتا اور کہتا میں تو تیری مدح کرنا چاہتا تھا زبان نے اس گفتگو میں میرا کہنا نہ مانا تجھے اور تیری ماں اور تیرے باپ کو صبح سے گالیاں دیتی رہی یہاں تک کہ آفتاب چھپ گیا تو کیا اشرفعلی یا کوئی کمینہ آدمی اگرچہ چمار یا بھنگی یا ان سے بھی زیادہ کمینہ اس عذر کو قبول کر لیتا اور کہتا اس میں تمہارے لیے تسلی ہے کہ وہ جسے تم دوست رکھتے ہو اور گالیاں دیتے ہو وہ ضرور سوروں کی نسل سے ہے ہرگز نہیں بلکہ غصہ سے جل جاتا اور جھنجلاہٹ سے مرجاتا جو کچھ بن پڑتا اس کے ساتھ کرتا یہاں تک کہ موقعہ پاتا تو قتل کر دیتا تو اشرفعلی کا یہ تسلی دینا اسی سبب سے ہے کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو ہلکا کیا اور مرتبہ نبوت و رسالت اور سب سے بڑے رتبہ ختم نبوت کی تحقیر کی اور اپنے نفس امارہ کی طرف جو بکثرت اسے بدی کا حکم دیتا ہے نبوت و رسالت کی نسبت کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کو پسند کیا بے شک وہ اپنے جی میں جی بہت مغرور ہوئے اور بڑی سرکشی کی تو کچھ شک نہیں کہ اشرفعلی اور اس کا وہ مرید مذکور دونوں نے۔

کافر بالرب الغیور:. عزتهما الا مانی و عزهما بالله الغرور بل اشرفعلی اشد کفرا. فان المرید زعم ان ما یقوله غلط. صریح: و باطل قبیح. و هذالم یقبح.

تکرار القول و لا وبخ قائله بل استحسنه و جعله تسلیة له و لکن لا غرو فان من یسب رسول اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم تلک السبة الفاحشة الماثورة فی السوال عنه. المحکوم علیه لاجلها بالکفر والارتداد من اسیادنا علماء الحرمین الکریمین فبای کفر یتعجب منه. و اذ کان علم محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم بالغیب حاصلا لکل صبی و مجنون و بهیمة و لا فکل الله اعلم عنده من هؤلاء الاخساء التسفلة؟ فکان ابو علمه آعلم و اکرم من محمد صلی اللّٰه علیه وسلم؟ فحق له ان لا یدعی النبوة والرسالة لنفسه لا لمحمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم. کذلک یطبع اللّٰه علی کل قلب متکبر جبار و لکن واللّٰه ان رب محمد لبالمرصاد ولمن شانه عذاب النار. واللّٰه اعلم بمایوعون و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون واللّٰه سبحنه و تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و احکم۔

کتبه عبده المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنه بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی ﷺ۔

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بڑے غیرت والے اللہ کے ساتھ کفر کیا انہیں نفس کی خواہشوں نے فریب دیا اور اس بڑے دھوکے باز نے انہیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا بلکہ اشرفعلی کا کفر سخت تر اور مرید سے اس کا وبال بڑھ کر کہ مرید نے تو یہ گمان کرنا کہا بھی کہ جو کچھ کہہ رہا ہے صریح غلط اور قبیح باطل ہے اس نے نہ قول کو برا بتایا اور نہ قائل کو جھڑکا بلکہ اسے پسند کیا اور قائل کے لیے تسلی ٹھہرایا مگر کچھ تعجب نہیں کہ وہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی فحش گالی دی جو سوال میں اس سے منقول ہوئی۔

جس کے سبب ہمارے سرداروں علمائے حرمین شریفین نے اس پر کفر کا حکم کیا تو اس سے کس کفر کا تعجب کیا جائے اور جب اس کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سا علم غیب ہر بچے اور پاگل اور چوپائے کو حاصل ہے اور اس میں شک نہیں کہ وہ بعض خود دیکھ ان [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اللہ یونہی مہر لگا دیتا ہے ہر مغرور ظالم [illegible] کے دل پر مگر خدا کی قسم بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رتبہ [illegible] کے مخالف کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں بھری ہے اور اب جاتا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ محمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
کن عبد مصطفیٰ
۱۳۲۸ھ
آل رسول
عبد المصطفیٰ احمد رضا خان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تصدیقات مکة المعظمه

(۱) لا ریب ان مـا اجـاب بـه هـذا الفـاضل العلامة هو الحق الصـریح الـذی لاعـدول عنه والصواب الذی لا محیص منه. والله اعلم.

(۲) ۲۰ ذی ۱۳۳۲ھ قـاضـی الـقـضاة و مفتی الاقطار العربیة و رئیس العلماء بمکة المحمیة۔

اسعد دهان ۱۳۰۰	و ما تـو فیقـی الا باللّٰه عبد اللّٰه بن عبد الرحمان سراج ۱۳۲۵ھ

(۳) المفتی المالکیة محمد عابد بن حسین المالکی (۴) مفتی الشافعیه عبد اللّٰه محمد صالح الزواوی

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(۵) تصدیق جده

جـمیع ما ذکـر فی هـذا الافـتـاء صحیح کتبه العبد الفقیر علی الطیب امین فتوی الشـافعیه بالمدینة المنوره۔

تصدیقات المدینة المنوره

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم.

(۶) لاشـک ان قائل الکلمت المقدمة ماترک شیئًا من الادب

ای کـمـا قـال اللّٰـه تـعـالـیٰ فـی ابـن ابـی الثـا لقین ومن معنه من بثا الشـیـاطین هم لکفر یومئذ اقرب منهم للایمان ولاشـک انهم کا نوا اخبث الکفرین ا ھ قدس سره۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

مع صاحب الشرع صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ واصحبہ وسلم و من قال انہ ا م قارب الکفر فلا یقبح قولہ بل یحسن حتی ینقاد القائل المتقدم للشرع بالومن واللہ یوفقنا کلنا لمحابہ۔

تصدیقات مکہ معظمہ

(۱) کچھ شک نہیں کہ ان فاضل علامہ نے جو جواب دیا وہی صریح حق ہے جس سے عدول کی گنجائش نہیں اور ایسا صواب جس سے مفر نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ قاضی مکہ معظمہ۔ مکہ معظمہ کے قاضی القضاۃ اور تمام بلاد عرب کے مفتی اور علمائے معظمہ کے سردار۔

وما توفیقی الا باللہ عبد اللہ بن عبد الرحمان سراج ۱۳۲۵ھ	اسعد دھان

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(۳) مفتی مالکیہ محمد عابد بن حسین۔ (۴) مفتی شافعیہ عبد اللہ محمد صالح زواوی

تصدیق جدہ۔

(۵) جو کچھ اس فتویٰ میں ذکر کیا گیا صحیح ہے۔ لکھا اس کو علی طیب نے امام فتویٰ شافعیہ مدینہ منورہ

تصدیقات مدینہ منورہ

:

ا یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے سرغنہ ابن ابی اور اس کے ساتھی خبیث شیطانوں کے حق میں فرمایا کہ وہ اس دن کفر سے زیادہ نزدیک ہیں بہ نسبت ایمان کے اور کچھ شک نہیں کہ وہ سب کافروں سے خبیث تر کافر تھے۔ ۱۲ منہ قدس سرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۶) کچھ شک نہیں کہ اقوال مذکورہ کے قائل نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اصلا کچھ نہ رکھا اور جس نے اسے کفر سے نزدیک بتایا اس نے کچھ برا نہ کیا بلکہ اچھا کیا تا کہ وہ قائل شریعت کی طرف بتی کے زور سے کھنچے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق دے آمین۔

عبد ربه احمد الشمس كان الله له فى الدارين والدمس امين.

(۷) المقالة المنسوبة لاشرفعلى كفر صراح قبيح شحيح لا يقبل من صاحبه زلل اللسان عندنا باجماع من يعتد به من علمائنا محمد تقى الله.

(۸) الحمد لله يقول من لافعل له ولا قول حمد ان الونيسى خادم العلم بالحرم النبوى الشريف كل من تكلم بكلمة تفيد كفرا او تشير الى اهانة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقبل منه زلل اللسان ولا اتفاق للمقال بل يحكم اليه بالكفر الصراح باجماع وكيف يقول اشرفعلى رسول الله فى اليقظة من غير ان يكون مجنونا ولا غالب العقل ثم يقول زل لسانى هذا ممالا يعذر به عند المتا جميعهم ومن افتاه بغير ذالک فالله حسيبه و متولى الانتقام منه و اظنه ان لم يتب من هذه الفتوى يحشر الىٰ جهنم بلا زبانيه اعاذنا الله والمسلمين من امثال هذه الفتن و جزى الله الشيخ احمد رضا خير الجزاء و متع الله المسلمين بوجوده امين قاله بلسانه. كتبه بيده حمدان الونيسى المدرس بالحرم النبوى الشريف . تحريرا فى ۲۲ ذى الحجه عام ۱۳۳۷ھ.

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURE OF ISLAM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تصدیق بمبئی

(۹) جمیع ما ذکر فی هذه الفتوی صحیح کتبه بیناه احمد ابن الشیخ یوسف امام مسجد اسمعیل حبیب فی بمبئی.

اللہ کا چھوٹا بندہ احمد حرس اللہ تعالی دنیا و آخرت و قبر میں اس کا ہو آمین۔

(۷) وہ قول کہ اشرفعلی کی طرف نسبت ہوا صاف صریح کفر قبیح ہے ہمارے علماء کے اجماع سے زبان بہکنے کا عذر مقبول نہیں۔

محمد تقی اللہ

(۸) سب خوبیاں خدا کو وہ کہتا ہے جو نہ قول کا مالک نہ فعل کا (کہ سب کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک لہ کیلئے) یعنی حمدان الونیسی کہ خدام حرم شریف نبوی میں علم کا خادم ہے جو اس کی بابت کہے کہ اس نے کفر کہا یا اہانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنے والا ہو اس کا یہ عذر کہ زبان بہک گئی یا کہ بلا ارادہ خطا ایسا نکل گیا مقبول نہ ہوگا بلکہ اجماع اس پر صاف کفر کا حکم لگایا جائے گا اور کیونکر جاگتے ہیں اشرف علی رسول کہے گا حالانکہ نہ پاگل ہے نہ عقل غائب ہے پھر دعوی کرے گا۔ میری زبان بہک گئی یہ ہمارے تمام اماموں کے نزدیک مردود ہے اور جس نے اس پر کفر کا فتوی نہ دیا (یعنی اشرفعلی جس نے اسے تسلی بتایا) اللہ اس سے حساب و انتقام لینے والا ہے اور میرا گمان تو یہ ہے کہ اگر وہ اپنے اس بتانے سے توبہ نہ کرے تو بغیر زبانیہ کے (خود اپنے پاؤں) جہنم کی طرف اس کا حشر ہوگا۔ اللہ تعالی ہمیں اور سب مسلمانوں کو ایسے فتنوں سے بچائے اور حضرت احمد رضا کو بہتر جزا عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کے وجود سے فیضیاب رکھے آمین۔

اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا حمدان الونیسی مدرس حرم شریف نبوی

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے۔

تحریر ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

تصدیق بمبئی

(۹) جو کچھ اس فتویٰ میں ذکر کیا گیا صحیح ہے۔ لکھا اس کو اپنی انگلیوں سے احمد بیٹے شیخ یوسف امام مسجد اسماعیل حبیب بمبئی۔

☆☆☆

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

ظفر الدین الجید ۱۳۲۳ھ معروف بہ بطشِ غیب ۱۳۲۳ھ

جس میں مسلمانوں نے دیوبندی گروہ کے سرگروہوں سے (جنھوں نے اللہ عزوجل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت سخت گالیاں لکھ کر چھاپیں) تصفیۂ دینی کے لئے ایمانی سوالات کئے اور سالہا گزر گئے پھر بھی وہ سب ان کے جواب سے عاجز رہے ان کے سرغنہ تھانوی صاحب نے مناظرہ سے فرار کا کھلا اقرار کیا اور صاف کہہ دیا کہ آپ جیتے میں ہارا اگر نفسانیت یہ کہ معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا

ظفر الدین الطیب ۱۳۲۴ھ معروف بہ صلائے مناظرہ ۱۳۲۴ھ

جس میں دیوبندیوں اور غیر مقلد وہابیوں کے احزاب متفقہ کھڑ دمنا نہیے رجانکیہ محدث میں مناظرہ کی نمائشی پکار کا کشف راز ہے دیوبندیوں کی سالہا سال کی چپ توڑنے والی تحریر صاف کھات تکذیب خدا کی بولتی تصویر مسماۃ اسکات المعتدی کا پہلا جواب مظہر صواب جس سے آشکار کہ وہ دیوبندی تحریر فحش و کذب و افترا کا انبار علانیہ ان سب کے عجز و فرار کا مکرر اقرار

مکانز ظفر الدین ۱۳۹۳ھ معروف بہ قرانِ مضراب ۱۳۹۳ھ

جس میں صدر مجلس شرائط مناظرہ بھیونڈی منجانب دیوبند برادر بھائی عبدالسلام صاحب لکھنوی کے سوالات جو کہ اسکات المعتدی سے ماخوذ ہیں، ان کے جوابات جو حضور مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے صادر فرمائے ہیں، حضور مجاہد ملت کے سوالات جو آپ نے قائم مقام بھائی عبدالسلام صاحب لکھنوی صدر مجلس شرائط مناظرہ بھیونڈی منجانب دیوبندیہ سے کئے تھے، اور خود حضور مجاہد ملت کے صادر فرمائے ہوئے اپنے ہی سوالات کے جوابات کو جمع کر دیا گیا ہے ان تمام ہی سوالات کے جوابات دیوبندیہ سے بھی طلب کئے گئے تھے اور ابھی تک یہ بوجھ بھی ان پر سالہا سال کے سوالات کے بوجھ کی طرح لدا ہوا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۴۸۶
۹۲

مقدمۂ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اولی الفضل العظیم

ہر فرعونے را موسیٰ۔ وہابیہ اور دیوبندیہ خذلھم اللہ تعالیٰ کی گمراہیاں اور کفریات سامنے آتی گئیں تو آستانۂ عالیہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا رد بلیغ ہوتا گیا۔ سنہ ۱۲۹۲ھ سے سنہ ۱۳۲۵ھ تک ۳۳ سال کے عرصے میں ان کے رد میں صدہا تصانیف شائع ہوئیں۔

اسی کے درمیان میں حرمین شریفین کے علمائے کرام نے اکابر دیوبندیہ قاسم نانوتوی، اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہم کی تکفیر فرمائی۔ ان اکابر دیوبندیہ کے رد میں کثیر تعداد میں رسالے شائع کر کے انہیں کے پاس بذریعہ ڈاک رجسٹرڈ بھیجا گیا۔ کبھی کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور کبھی تھوڑا شوری رہی کہ جواب لکھا جائے گا لیکن سوائے بے تکی سے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ انہیں مناظرہ کی دعوت دی گئی لیکن جیسا کہ "ظفر الدین الطیب ۱۳۲۲ھ" میں مذکور ہے، گنگوہی صاحب نے لکھ بھیجا" مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا نہ اس قدر مجھے فرصت ملی"۔ سنہ ۱۳۲۳ھ میں چند علمائے اہل سنت جو اس وقت مدرسہ اہل سنت وجماعت بریلی شریف کے طلبہ تھے اشرفعلی صاحب تھانوی کے پاس چند سوالات لیکر پہنچے تھانوی صاحب مضطرب ہو گئے اور کہا "معاف کیجئے"، "آپ جیتے میں ہارا" اور" میں مباحثہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں یہ فن فساد آپ کو مبارک رہے"۔ رسالہ "ظفر الدین الجید" ۱۳۲۴ھ میں اسی کا تفصیلی بیان ہے۔ اس طرح ان لوگوں کا عجز ظاہر ہوگیا اور حق آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا۔ جب ان اکابر دیوبندیہ میں سے کچھ اپنے مقر میں پہونچ گئے اور کچھ سسکنے لگے' اور آشکار ہوگیا کہ وہ مناظرہ کے نام سے پناہ مانگتے ہیں اور ۳۲ سال کے سوالات کا بھاری بوجھ ان پر لدا ہوا ہے' اس وقت نوزائدہ مرتضیٰ حسن چاندپوری دیوبندی معروف بہ دربھنگی ان ۳۲ سال کے سوالات ہضم کر کے بے حیائی سے چند سوالات لیکر آگے بڑھے جنہیں سوالات کو ۱۳۲۶ھ میں "اسکات المعتدی" میں دیوبندیہ نے جمع کیا ہے اور اسی کا پہلا جواب ہے "ظفر الدین الطیب" جو ۱۳۴۲ھ میں شائع کیا گیا۔ اس جواب میں اہل ایمان کے اصول واضحہ کو بیان کر دیا گیا ہے دیوبند کے اس نئے داؤں کو رد کر دیا گیا ہے اور اکابر دیوبندیہ میں کے زندہ افراد کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ اصول پر قائم ہو کر جب چاہیں تصفیہ نزاع کو سامنے آئیں' آپ ڈرتے ہوں تو دربھنگی یا جسے اپنا شکلک شا جانیں اسے اپنی جھرول سے وکیل بنائیں۔ دیوبندی اس دعوت کو ہضم کر گئے اور آج تک اس کا عملی جواب سامنے نہ آیا۔ سنہ ۱۳۹۱ھ میں ایک غیر معروف ابن ابی المصباح مچھلی شہری کے نام سے الٰہ آباد کے دیوبندیوں کا شائع کیا ہوا ایک رسالہ بنام "نسخۂ عجیب" نظر سے گذرا جس میں اسی "اسکات المعتدی" میں سے ماخوذ ۱۹ سوالات ہیں جن پر سالہا سال کے سوالات کا بوجھ لدا ہوا تھا ان کے اس رسالہ کی اگرچہ کوئی قیمت نہ تھی پھر بھی اس کے جواب میں اہل سنت کی جانب سے ایک کھلی چیٹھی شائع کی گئی جو حسب ذیل ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۴۸۶

کھلی چٹھی

بنام

جناب نوزائیدہ ابن ابی المصباح صاحب

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

جناب کا کتابچہ "نسخہ عجیب یعنی فیصلہ کن انیس ۱۹ سوالات" نظر سے گذرا، ابتک ہمیں یہی نہ پتہ چل سکا کہ ابن ابی المصباح الہ آباد میں کون صاحب ہیں۔ اور غالباً ہماری ہی طرح اس شہر کی ایک بہت بڑی آبادی آپ جیسے غیر معروف اور مجہول شخص سے ناواقف ہوگی، اس میں تو شبہ نہیں کہ آپ کا "نسخہ عجیب" متعدد وجوہ سے عجیب و غریب ہے بلکہ اگر اسے ایک عجائب خانہ ہی کہا جائے تو مقام تعجب نہیں۔

(۱) سنہ اشاعت غائب یہ بھی عجیب ہے
(۲) تاریخ اشاعت غائب یہ بھی عجیب ہے
} حالانکہ جواب کے لئے وقت اشاعت سے ایک سال کی مدت دی گئی ہے۔

(۳) اساطین دیوبند کی تصدیق غائب یہ بھی عجیب ہے (جو کسی جماعت کے غیر معروف وغیر مستند شخص کے لئے ہونی چاہیے)

(۴) نسخہ عجیب کس پریس میں چھپا اس کا نام و نشان تک غائب یہ تو عجیب تر ہے

(۵) سنہ اور تاریخ اشاعت کے غائب ہونے کے باوجود ایک سال کے اندر جواب کا مطالبہ یہ بھی عجیب ہے۔

سچ ہے آپ کا "نسخہ عجیب" بالکل اسم با مسمی ہے۔ ہر لحاظ سے عجیب ہی عجیب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بہر حال ہر چند عجائب خانہ ہونے کے باوجود آپ نے چھوٹا منہ اور بڑی بات کے تحت ڈینگ و تعلی اور لاف گزاف کی حدیں توڑ دی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آپ جیسے گمنام شخص کو اگر جواب دیکر آپ کی جہالتیں و شناعتیں ظاہر کر دی گئیں تو کیا اساطین دیوبندیہ نجدیہ یہ کہہ کر نہ ٹال دیں گے کہ ایک مجہول و غیر معتمد شخص کی حرکت کے نہ تو ہم ذمہ دار ہیں اور نہ ہی اس کا ہماری جماعت پر کوئی اثر لہذا ــــــ جناب سے گذارش ہے کہ سوالات سے متعلق جو جناب کی مفروضہ گل افشانیاں ہیں۔ ان کے متعلق حسب ذیل اساطین دیوبند میں سے کل کی یا ایک ہی کی تصدیق حاصل کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دیوبند، مفتی دیوبند، مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور، مفتی مظاہر العلوم، مولانا محمد میاں شیخ الحدیث و صدر مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔ اگر ان لوگوں سے تصدیق حاصل کرنے کی آپ میں ہمت نہ ہو یا ان میں تصدیق کرنے کی جرأت نہ ہو تو کم از کم مولانا وصی اللہ صاحب کے مدرسہ میں پہونچ جائیے۔ صدر مدرس و مفتی دونوں یا کسی ایک کی اپنے رسالہ پر تصدیق شائع کریں۔

انشاء المولی تعالی آپ کے مضمون پر ایسی تشفی کر دی جائے گی کہ ہمیشہ ہمیش کیلئے آپ کا کامیاب علاج ہو جائے گا۔ پھر آئندہ اپنے لیے جناب کو "نسخہ عجیب" کے ترتیب دینے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے گی۔ اور سوال و جواب کی بیماری کا یہ بھوت سر سے اتر جائیگا۔ کسی بنیادی و کلیدی مسئلہ پر سوال و جواب کا جو حسن طریقہ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کر دیا گیا تاکہ تقریر و تحریر کی جو عمارت اٹھے وہ نتیجۂ ریت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیوار نہ ثابت ہو بلکہ دلائل و براہین کا اسے ایک آہنی قلعہ سمجھا جائے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ معتمد علماء دیوبند کی تصدیق آپکے نسخہ عجیب کو حاصل ہو جائے۔ ورنہ آپ کا "نسخہ" تو ع نیم حکیم خطرۂ جان کا نسخہ سمجھا جائے گا۔

"اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت"

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جناب نے نسخہ عجیب میں جہاں بہت سے عجائبات کا نمائش کی ہے اس میں ایک شاطرانہ چال یہ بھی ہے کہ علماء اہلسنت دیوبند اور بریلی کے اختلاف کو ہوا دیتے ہیں کیا خوب! دوسروں کی آنکھ میں تنکا دیکھنے والا اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا وہی حال جناب کا ہے۔ جناب نے تاریخ کا مطالعہ ذرا اپنے گھر کی خبر لیجئے ابھی حال ہی میں اختلاف کی دبی ہوئی چنگاری کو ہوا دینے کے لئے مکتبہ فکر دیوبند سے متعدد زہریلی کتابیں اور اشتعال پیدا کرنے والے پوسٹر شائع ہوئے ہیں مثلاً "اعلحضرت کا دین" "حضرت تھانوی اور اعلحضرت" چالیس بدعتیں، بریلی کا نیا دین، زواجر المفتری ابن الوقت کی خانہ تلاشی، رضا خانی عقائد باطلہ ان کے اقوال کے آئینہ میں آئینہ عبرت شائع کردہ الجمعیۃ الصوفیا بمبئی،

فرمایئے۔ یہ پہل علماء اہلسنت نے کی یا علمائے دیوبند نے اور آج بھی جب ہم آپ کو مخاطب کر رہے ہیں تو اس میں بھی جناب ہی کی پہل ہے نسخہ عجیب کے ذریعہ جناب نے افتراق و انتشار کی آگ نہ بھڑکائی ہوتی تو اس من و تو کی نوبت کیوں آتی؟ ہر جگہ چھیڑ کی ابتداء آپ کی جماعت کی طرف سے ہوتی رہی اور رہی ہوئی اور جواب دیا جائے تو الٹا چور کو توال کو ڈانٹے کے مطابق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الزام اہلسنت پر یہ بھی ایک نسخہ عجیب ہے۔ چنانچہ خود تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمٰعیل دہلوی کا اقرار ہے کہ اس کتاب کی اشاعت پر مسلمانوں میں شورش پھیلے گی، لیکن لڑ بھڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے۔ فرمایئے افتراق وانتشار کی بنیاد کس نے ڈالی اس یقین کے باوجود کہ تقویۃ الایمان کی اشاعت پر مسلمان لڑیں گے مگر کس کو اس کی فکر تھی؟ اپنا الو سیدھا کرنا تھا وہ ہو گیا۔ خواہ مسلمان کا کچھ بھی حشر ہو۔

علی ہذا القیاس۔ صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی تحذیر الناس مصنفہ بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی۔ براہین قاطعہ مصنفہ مولانا خلیل احمد انبیٹھوی۔ حفظ الایمان مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ وغیرہ اسی سلسلہ کی کتابیں ہیں جن کی اشاعت کے بعد ان کی کفری وگندہ عبارات پر مناظرہ ومجادلہ ابھی کچھ ہو رہا ہے۔ مگر کجلکی بلی بن کر گویا "انما نحن مصلحون" کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

خوشخبری

اخیر میں جناب کی ضیافت طبع کے لئے معروض ہے کہ آپ کے حکیم الامت تھانوی صاحب مصنف حفظ الایمان پر ان کے رسالہ مذکورہ وغیرہا سے متعلق ۲۹۲ سوالات "وقعات السنان الی حلق المسماۃ بسط البنان" اور "ادخال السنان الی حنک الحلقی بسط البنان" میں ۱۳۳۰ھ اور ۱۳۳۱ھ میں کئے گئے تھے (وقعات السنان میں بظاہر ۶۰ سوالات ہیں جو معنیً ۱۳۲ سوالات ہیں اور بقیہ سوالات ادخال السنان میں ہیں) مرکر مٹی میں مل گئے لیکن جواب نہ دے سکے۔ ان کے بعد ان کے مشہور خلیفہ مولانا وصی اللہ صاحب جو براہ راست مرکر مٹی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نہ مل سکے بلکہ غالباً سمندری جانوروں کے پیٹ میں جاکر خاص راستہ سے نکل کر مٹی میں مل گئے ان سے بھی نہ بن پڑا۔ کذلک العذاب وعذاب الآخرۃ اکبر فقط وھو الھادی الی سواء السبیل ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ

فقط

(مولانا مولوی) محمد صدر الحق عفی عنہ مدرس درجہ عربی
جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم الہ آباد۔ ۳

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL HISTORY OF AHLESUNNAT

ومصدقہ مولانا رشید احمد گنگوہی عــہ (۹ ذوقعدہ ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۱ء)

عــہ ملاحظہ ہو ارواح ثلاثہ ملت

حجاز پریس الہ آباد

اس چٹھی کو بذریعہ ڈاک رجسٹرڈ ابن ابی المصباح مچھلی شہری مذکور کو کتبخانہ احمدیہ کے پتہ پر بھیجا گیا، صدر مدرس صاحب مدرسہ وصیۃ العلوم کو بھی۔ لیکن دونوں جگہ سے رجسٹرڈ ڈاک واپس آگئی اور اس کھلی چٹھی میں جس تصدیق کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ آج تک نہ ہوئی۔ اس کے بعد مجلس شرائط مناظرہ بھیونڈی منعقدہ ۵ رجمادی اولیٰ ۱۳۹۳ھ کے اختتام پر صدر مجلس مذکور منجانب دیوبندیہ آنجہانی عبدالسلام صاحب لکھنوی نے دس سوالات بذریعہ ارشاد احمد صاحب فیض آبادی مبلغ دارالعلوم دیوبند حضور مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ دامت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

برکاتہم العالیہ کی خدمت میں بھیجے۔

"ظفر الدین الطیب" میں مذکور اہل ایمان کے اصول واضحہ کی رو سے اکابر دیوبندیہ کے مناظرہ سے گریز کر کے سالہا سال کے سوالات کے بوجھ کو لاد کر دنیا سے سدھار کر اپنے مقر میں پہونچ جانے کے بعد آنجہانی لکھنوی صاحب مذکور کے ان سوالات کو لینے اور ان کے جوابات دینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ تاہم، حضرت مولانا ارشد القادری صاحب کے کہنے پر حضور مجاہد ملت قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے ان سوالات کو لے لیا۔ اس کے کچھ روز بعد عبد السلام صاحب لکھنوی اپنے مقر میں پہونچ گئے۔ جواب لکھتے وقت حضور مجاہد ملت موصوف کو خیال آیا کہ قائم مقام آنجہانی عبد السلام صاحب لکھنوی سے بھی ان سوالات کے جوابات طلب کئے جائیں اور چند مزید سوالات کے جوابات قائم مقام لکھنوی صاحب بھی دیں اور حضور خود بھی سوالات سابقہ کے جوابات کے ساتھ ان کا جواب دیں اور ان تمام سوالات کے جوابات مقام مناظرہ پر مناظرہ کے پہلے ہی دن مناظرہ سے قبل ہر فریق اپنے مخالف فریق کو دے دے۔ چنانچہ حضور مجاہد ملت نے مزید سوالات پر مشتمل اپنی تحریر فریق دیوبندیہ کو بھیجی جسے ۲۱؍اکتوبر ۱۹۶۳ء کو دیوبندیہ کی جانب سے ان کی انجمن کے سکریٹری شبیر احمد صاحب راہی نے وصول کر لیا۔ بتاریخ ۱۱؍شوال ۱۳۸۳ھ مجلس مناظرہ میں حضور مجاہد ملت قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے تمام سوالات کے جوابات قائم مقام آنجہانی عبد السلام صاحب لکھنوی صدر منجانب دیوبندیہ جناب ارشاد احمد صاحب فیض آبادی مبلغ دار العلوم دیوبند کو دیدئے۔ لیکن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیوبندیہ کی طرف سے ان کے جوابات آج تک نہ مل سکے نہ آئندہ امید ہے۔ یہاں پر ایک خاص بات قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ حضور مجاہد ملت قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کے جوابات کی نقل (دمشقی) کے اخیر میں ارشاد احمد صاحب نے یہ تو تحریر کر دیا کہ "جوابات وقت گذرنے کے بعد وصول ہوئے ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۹۱ھ مطابق ۳، نومبر ۱۹۷۱ء بوقت ۹ بجے دن یوم چہار شنبہ" لیکن اپنا دستخط نہ کیا۔ جب ان سے اس کے بارے میں کہا گیا وہ اسے دوبارہ لیکر اس کے ہر صفحہ پر دستخط کرنے لگے۔ لیکن بعد میں جب دیکھا گیا معلوم ہوا کہ چھ صفحات پر مشتمل جوابات کی اس نقل (دمشقی) کے پہلے پانچ صفحات پر انھوں نے دستخط کیا ہے اور چھٹے صفحہ پر ان کی مذکور بالا تحریر تو موجود ہے لیکن دستخط نہیں ہے۔ ایک ہے دیوبندیہ کی اسکاڈری ملا آبجہانی عبد السلام صاحب لکھنوی کے سوالات حضور مجاہد ملت موصوف کے نام مزید سوالات جن میں سے اکثر "قعات السنان الی حلق المسماۃ بسط البنان" اور "ادخال السنان الی حنک الحلقی بسط البنان" ۱۳۳۰ھ ۱۳۳۱ھ سے ماخوذ ہیں، اور حضور مجاہد ملت موصوف کے دیئے ہوئے ان تمام سوالات کے جوابات کو "تمکانز ظفر الدین" ۱۳۹۲ھ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے کہ آنجہانی عبد السلام صاحب کے ان سوالات میں سے اکثر "اسکات المعتدی" ہی سے ماخوذ ہیں اور "نسخہ عجیب" میں بھی موجود ہیں۔ "تمکانز ظفر الدین" ۱۳۹۲ھ میں جہاں وہ سوالات آئیں گے وہیں بتا دیا جائیگا کہ وہ "اسکات المعتدی" اور "نسخہ عجیب" میں کس جگہ ہیں۔ حضور مجاہد ملت کے جوابات میں پہلے آنجہانی عبد السلام صاحب کے سوالات کے جوابات ہیں اور ضمیمہ میں خود حضور مجاہد ملت کے قائم مقام آنجہانی عبد السلام صاحب سے کئے ہوئے سوالات کے اپنی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے دئے ہوئے جوابات ہیں۔ "اسکات المعتدی" اور "نسخہ عجیب" یا اسکات المفتری اور نسخہ غریب سے یا اس قسم کے سوالات سے نہ وہابیہ دیوبندیہ کی کفریات دور ہوسکتی ہیں نہ ان پر لدا ہوا سالہا سال کے سوالات کا بوجھ اتر سکتا ہے۔ دیوبندی واقعی چاہتے ہوں تو اصول پر قائم ہو کر تصفیۂ نزاع کے لئے سامنے آئیں۔ ان نرید الا الاصلاح وما توفیقنا الا باللہ علیہ توکلنا والیہ ننیب۔

محمد علی جناح حبیبی مدرس درجہ عربی جامعہ حبیبیہ الہ آباد

WWW.NAFSEISLAM.COM

لسان العصر حضرت علامہ الحاج محمد عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی قادری

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

صدر مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظفر الدین الجید
۱۳۲۳ھ

معروف بہ

بطش غیب

۱۳۲۳ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۴ ربیع الاول شریف کو جو وہابیہ نے عین مجلس مبارک میں کہ ۵۰۰ سے زائد مسلمان جمع تھے ایک مولوی صاحب کو دربارۂ علم غیب سوال کرنے کے لئے آمادہ کیا اور بحمد اللہ تعالیٰ فوراً جواب شافی پایا جسے برملا اُن مولوی صاحب نے تسلیم کیا اور ٹھیک ہے فرمایا جس پر اہل مجلس نے اُن کی انصاف دہی کی تعریف کی اور وہ تشریف لے گئے اُسی وقت اُن کے افسر صاحب نے کہا تھا کہ اُن کی زبان بند ہو گئی یعنی تسلیم کرکے نہیں اُٹھے بلکہ ہیبتِ حق سے بند ہو گئے حاضرانِ مجلس نے فوراً لقمہ دیا کہ حضرت وہ ٹھیک ہے کہہ کر تو اُٹھے ہیں آپ فرماتے ہیں فقط بند ہو گئے پھر بار بار خود اُن کے ان افسر صاحب سے فرمایا گیا کہ آپ کو شک ہو تو آپ سمجھ لیجئے اس کا جواب کچھ نہ تھا۔ آخر مع اپنے ہمراہیوں کے بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ناکامی کے ساتھ تشریف لے گئے اُس روز سے تمام وہابیہ شہر کو فکر رہی
کہ کسی طرح اس عار کو دفع کریں دو مدرسے کہ باہم سخت مخالفت رکھتے تھے
اہل سنت کے مقابل ملتٌ واحدة ہو گئے۔ اہل سنت کے متعدد وعظوں میں
اُن کے طلبہ و مدرسین غول باندھ باندھ کر بڑے ارادوں سے گئے مگر
بحمداللہ تعالیٰ کبھی ہمت نہ پڑی آخر یہ ٹھہرائی کہ اپنے اکابر کو بُلائیں
اور اہل سنت کو جس طرح ممکن ہو نقصان پہنچائیں مہینوں سے خبریں
اُڑاتے تھے کہ فلاں فلاں صاحب بُلائے جائیں گے مباحثہ ہوگا ہنگامہ
کریں گے۔ یہاں تک کہ ۱۱ ماہ حال روز دوشنبہ کو قریب عصر خبر آئی
کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی
آگئے اور رات کی گاڑی میں مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی و مولوی
احمد حسن صاحب امروہی بھی آنے والے ہیں بعد عشاء ہم طلبہ کو اپنے سبق
وغیرہ سے فارغ ہو کر خیال آیا کہ ان چاروں حضرات سے مسائل دائرہ
کی نسبت بعض شرعی ضروری سوالات کریں کہ علماء کا جواب عالمانہ
ہوتا ہے ممکن کہ اُن کے منصفانہ جواب ہی سے جہالات وہابیہ شہر
کا علاج ہو جائے اور جب خود اپنے ہی علما کا جن کو اپنی مدد کے لئے بُلایا
ہے جواب دیکھیں تو ان وہابیہ کا فتنہ بآسانی ازالہ پائے اس توقع پر
شب ہی کو یہ سوالات لکھ کر صبح معززین و عمائد شہر مثل جناب خواجہ
محمد حسن صاحب والی جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب و رئیس
دیندار جناب شیخ محمد تصدق حسین خاں صاحب و جناب منشی محمد

www.NAFSEISLAM.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور صاحب و جناب محمد عثمان خاں صاحب و دیگر بعض معزز و معظم سادات کرام کے ہمراہ مولوی اشرف علی صاحب کے فرودگاہ پر حاضر ہوئے خیال تھا کہ چاروں صاحب وہیں تشریف رکھتے ہوں گے مگر معلوم ہوا کہ صرف مولوی تھانی صاحب تشریف فرما ہیں باقی صاحبوں کے آنے کی خبر حضرات نے محض بے پر کی اڑائی تھی پھر بھی مولوی صاحب کا ملنا غنیمت جانا کہ اب بعد مولوی گنگوہی صاحب کے یہی سرگروہ دیوبندیان گنے جاتے ہیں اور یہ کوئی مناظرہ بھی نہیں جس میں مولوی صاحب کو وہابیۂ ہر دو مدرسہ کی طرح استعانت بالغیر کی ضرورت پڑے یہ تو دینی مسائل کے چند سوال ہیں اور وہ بھی خود آپ کے اور آپ کے برادرِ بزرگ مولوی گنگوہی صاحب کے عقائد کے متعلق مگر بہزار افسوس کہ مولوی صاحب موصوف ان سوالات کا سرنامہ دیکھتے ہی سخت مضطرب ہوگئے اور بہت منت سماجت سے انھیں فوراً واپس دیا ہر چند گزارش کی گئی کہ یہ کوئی مباحثہ نہیں چند مسائل کا جواب مطلوب ہے مگر مولوی صاحب بات زبان سے نکلنے نہ دیتے تھے برابر معاف کیجئے معاف کیجئے فرماتے تھے ہوا خواہوں کی اڑائی ہوئی خبر مباحثہ مباحثہ مولوی صاحب کے کانوں تک پہنچی ہوئی تھی اور وہی تصویر آنکھوں کے سامنے تھی حتیٰ کہ مجبوراً اس لفظ پہ ختم فرمایا کہ آپ جیتے میں ہارا ہم طلبہ اور تمام اہلسنت حضار واقعہ سخت حیران تھے کہ عالم سے چند مسائل دریافت کیے جائیں اس پہ اس قدر گھبراہٹ کس لئے آخر بمجبوری سب حضرات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

واپس آئے اسی وقت وہی پرچہ سوالات بصیغۂ رجسٹری رسید طلب مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج دیا آج تیسرے دن انکاری ہو کر واپس آیا اب بذریعہ طبع حاضر کئے جاتے ہیں مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ ان سوالات میں ایسی کیا بات تھی جس سے مولوی صاحب کو اس درجہ وحشت و اضطراب کی حالت ہوئی ہم تحریراً طلبہ اُمیدوار کر اب بغور تنہائی میں انھیں ملاحظہ فرما کر ایک ہفتہ میں یعنی جمعہ ۲۲ ماہ حال تک باطمینان جواب عطا فرمائیں آیۂ کریمہ کہ آغاز سوالات میں لکھی ہے پیش نظر رکھ کر عہد الٰہی کی مخالفت پسند نہ کریں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL NURSERY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بملاحظہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی و مولوی خلیل احمد صاحب انبہٹی و مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی و مولوی احمد حسن صاحب امروہی خصوصاً و اولاً و سائر موافقین و متبعین اہل گنگوہ و دیوبند عموماً و ثانیاً قال اللہ تعالیٰ عز من قائل وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا

لہ ان صاحب کے تشریف لانے کی خبر بعض حضرات نے اڑائی تھی لہٰذا ان کا نام لکھ دیا کہ مولوی مناسب سوال کو کیا درکار ورنہ ہمیں ان کا بوجہ موافق دیوبندیاں ہونا معلوم نہیں ۱۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

الکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ ۔ اور جب عہد لیا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جنھیں کتاب دی گئی کہ البتہ ضرور تم اُسے صاف بیان کر دینا لوگوں سے اور اُسے چھپانا نہیں یہ آیۂ کریمہ یاد دلا کر آپ حضرات سے چند سوال ضروری دینی محض بنظر خیر خواہی دین گزارش ہیں اُمید کہ صاف صاف جواب بے پردہ و حجاب بیان فرمائیں اگر کسی جواب میں کوئی اجمال یا اہمال رہ جائے گا دوبارہ صاف کر لیا جائیگا مقصود محض تصفیہ امور دین ہے اہم فالاہم کے لحاظ سے ان چند سوال سے ابتدا کی جاتی ہے بقیہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ معروض ہوں گے حتیٰ لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین

WWW.NAFSEISLAM.COM

سوال اوّل — جو شخص یا آنکہ اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہو کہ کذب باری سبحٰنہ و تعالیٰ ممتنع بالغیر ہے اور اُس کے امتناع بالغیر پر اجماع و اتفاق بتاتا ہو با ایں ہمہ جو وقوع کذب باری مانے اُس کی نسبت کہے[1] کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اُس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے اور کہے کہ اس کو کوئی کلمہ سخت نہ کہنا چاہیے اور اس اختلاف کو حنفی شافعی سا اختلاف بتائے تو آیا یہ شخص مسلمان ہے یا کافر اگر کافر ہے تو جو اسے مسلمان جانے وہ مسلمان

[1] یہ عبارت مولوی گنگوہی صاحب کے ایک مہری و دستخطی فتوے کی ہے وہ اصل فتویٰ یہاں موجود ہے ۱۲

یہ عبارت کتاب ہذا مطبوعہ ۱۳۲۰ھ سے نقل کی گئی ہے۔ اس کی ذمہ داری ناشر حال پر نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے یا کافر۔

سوال دوم۔ جو شخص باوصف اعتقاد مذکور کہ کذب باری بالاتفاق ممتنع بالغیر ہے[1] قائل وقوع کذب کی حمایت میں مسئلہ خلف وعید پیش کرے اور کہے کہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے اور واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے کیونکہ کذب بولتے ہیں قول خلاف واقع کو سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے گاہ وعدہ گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا وجود جنس کا لازم ہے جیسے انسان اگر موجود ہوگا تو حیوان بالضرور موجود ہووے گا لہٰذا وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر اور جو اسے مسلمان کہے وہ مسلمان ہے یا کافر۔

سوال سوم۔ جس وصف کا اثبات مخلوق میں کسی ایک فرد کے لئے شرعاً شرک ہو آیا وہ تمام مخلوق میں جس فرد کے لئے ثابت کیا جائے شرک ہی ہوگا یا بعض کے لئے اُس کا اثبات شرک ہو اور بعض کے لئے نہیں کیا شرک میں تفصیل ہے کہ بعض مخلوقات اللہ تعالیٰ کی شریک ہو سکتی ہیں اور بعض نہیں اور اگر یہ تفصیل باطل ہے اور جس صفت کا ایک فرد کے لئے اثبات شرک ہو ہر فرد میں مطلقاً یہی حکم

---

[1] یہ عبارت بھی اُسی فتویٰ گنگوہی صاحب کی ہے مسلمان دیکھیں کہ گنگوہی صاحب نے کیسا صراحۃً خدا کا جھوٹا ہونا ثابت کیا ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے تو جو شخص[۱] ایک صفت کو ایک فرد کے لئے ثابت ماننا شرک بتلائے اور خود اسی صفت کو دوسرے فرد کے لئے ثابت مانے تو آیا خود وہ اپنے مُنہ سے مشرک ہوا یا نہیں۔

سوال چہارم۔ جس طرح فروع و اعمال میں چار اصول ہیں کتاب و سنّت و اجماع و قیاس آیا اصول عقائد میں بھی یہی اصول ہیں یا کچھ اور بر تقدیر ثانی وہ اصول کیا اور کتنے ہیں کہ جن کے علاوہ کسی اور دلیل سے عقائد میں استدلال ناجائز و باطل ہو۔

سوال پنجم۔ آپ عقائد جس میں قطعیات کے سوا احادیث آحاد بھی کافی سمجھی جاتی ہیں وہ کیا باب ہے آیا متعلقات افعال مکلفین کے سوا ہر مسئلہ مطلقاً اسی باب عقائد سے ہے اور کسی کے لئے کوئی فضیلت ثابت یا اُس سے اُس کا سلب ماننا علی العموم ایسا ہی ہے کہ بے دلیل قاطع باطل و نامقبول یا یہاں کوئی تخصیص و تفصیل ہے اگر ہے تو کیا ہے اور اُس کا ثبوت کہاں سے۔

سوال ششم۔ عقائد میں تقلید جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو کس کی آپ عقائد میں صرف امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں یا کس کس عالم محدث مفسر وغیرہ کے۔

سوال ہفتم۔ جو مسئلہ باب عقائد سے ہو اُس کی دونوں جانب ایجاب و سلب اسی باب سے ہوں گے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ایک جانب

[۱] یہ شخص بھی مولوی گنگوہی صاحب و مولوی انبیٹھی و عام وہابیہ ہیں ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بے قطع نامقبول اور دوسری جانب ظنیات بھی قبول بر تقدیر ثانی اس کا کیا ثبوت اور وہاں کیا فارق۔

سوال ہشتم۔ ائمہ کرام نے تصریح فرمائی ہے یا نہیں کہ باب فضائل میں ضعاف بھی مقبول وہ کون سا باب ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے کسی فضیلت کا اثبات اس باب سے ہے یا نہیں۔

سوال نہم۔ روز اول سے روز آخر تک ماکان و مایکون جو کچھ ہوا اور ہوگا۔ کیا علم الٰہی عزوجل کا علم صرف انہی ماکان و مایکون میں منحصر اس کے سوا مولیٰ تعالیٰ معاذ اللہ کچھ نہیں جانتا یا یہ اس کے علوم سے ایک نہایت قلیل حصہ ہے جو ایک قطرے اور لاکھوں بحار کی بھی نسبت نہیں رکھتا بر تقدیر ثانی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس کا اثبات شرک ہے یا کفر یا ضلالت یا ان سب سے پاک۔

سوال دہم۔ روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہوگا وہ سب لوح محفوظ میں مکتوب ہے یا نہیں اگر ہے تو اللہ تعالیٰ اُس میں سے کتنی بات کا علم عطا کرنے پر قادر ہے بعض کا یا کُل کا اگر اُس مجموع کا علم دینے پر قادر ہے تو دوسرے کے لئے اُس کا بعطائے الٰہی ثابت ماننا کیونکر شرک ہو سکتا ہے کیا اللہ تعالیٰ دوسرے کو اپنا شریک بنالینے پر قادر ہے اور اگر نہیں تو وہ حد معین کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اتنی باتوں کا علم دینے پر قادر ہے اس سے زیادہ پر قدرت نہیں رکھتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال یازدہم۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی بعض مغیبات کا علم ہے یا کسی غیب کا علم اصلاً نہ دیا گیا جو شخص مطلقاً علم غیب بعطائے الٰہی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسلوب ملنے وہ قرآن مجید کا مکذب اور نبوت کا منکر اور زندیق کافر ہے یا نہیں۔

سوال دوازدہم۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب کی خبریں بتانے تشریف لاتے ہیں یا شہادت کی جنھیں لوگ خود بھی اپنے حواس وعقل سے سمجھ سکتے ہوں۔ برتقدیر اول ان علوم غیب میں اُن کو تمام عالم پر تفصیل ملے یا نہیں اگر اُن سب میں حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن پر فضیلت ہے یا نہیں جو شخص اس باب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت و تخصیص کا منکر ہو مسلمان ہے یا کافر۔

سوال سیزدہم۔ وہ کے علوم غیب ہیں اور کن باتوں سے متعلق ہیں جو لازم نبوت ہیں اور وہ سب انبیا میں یکساں ہیں یا بتفاوت اور ہر نبی کو نبوت کے ساتھ معاً عطا ہوتے ہیں یا بتدریج ملتے رہتے ہیں۔ برتقدیر ثانی بعض کا بعض وقت میں استفادہ دوسرے وقت حصول کو منافی ہے یا نہیں۔

سوال چہاردہم۔ آیات واحادیث کے اطلاقات وعمومات جب تک اُن کی تقیید وتخصیص دلیل وحجت شرعی سے ثابت نہ ہو اُنھیں اپنے اطلاق وعموم پر رکھنا اور نصوص کو اُن کے ظاہر پر حمل کرنا واجب

لہ یہ شخص خود مولوی اشرفعلی صاحب ہیں اپنے رسالہ حفظ الایمان صفحہ ۔ میں اس کے منکر ہوئے ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یا نہیں۔

سوال پانزدہم - تخصیصات عقلیہ یا عرفیہ معروفہ عام کو اپنی قطعیت سے نازل کرتی ہیں یا نہیں۔

سوال شانزدہم - اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام متاخرین مفسرین و شراح کے اقوال غیر ماثورہ و بے سند پر مقدم ہے یا ان کے اقوال خدا و رسول کے کلام پر حجت ہیں ان کے مقابل ان کا پیش کرنے والا مؤمن صالح ہے یا گمراہ فاسق۔

سوال ہفدہم - کس دلیل شرعی سے ثابت ہے کہ تمام صبیان و مجانین و بہائم کو بھی علم غیب ہے اگر ہے بعض کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ گدھے کو کتنا علم غیب ہے اور بھینس کتنا غیب جانتی ہے اور اُلّو کتنے غیب کا عالم ہے جو شخص[۱] ان سب کے لئے علم غیب ثابت کرے مسلمان سنی صالح ہے یا کافر یا گمراہ یا فاسق۔

سوال سیزدہم - جو شخص[۲] یہ کہے کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے اس نے نبی

---

[۱] یہ شخص بھی یہی مولوی اشرفعلی صاحب اُسی رسالہ حفظ الایمان میں ہیں ۱۲

[۲] یہ عبارت بھی انھیں مولوی اشرفعلی صاحب کی اُسی رسالہ صفحہ ۷ میں ہے مسلمان دیکھیں ان مولوی صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کس درجہ تحقیر کی ہے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی یا نہیں کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے ایسا کہنے والا مسلمان ہے یا کافر اور جو اُسے مسلمان جانے وہ مسلمان ہے یا کافر۔

سوال نوز دہم۔ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی و مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور خود آپ حضرات کہ عالم کہلاتے ہیں آیا اُن کا یا آپ کا علم علم الٰہی کے برابر اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہے یا اُنھیں اور آپ کو صرف بعض کا علم ہے تو تخصیص کیا ہے اگر کوئی کہے کہ ان اشخاص مذکورین کو عالم کہنے کی کیا تخصیص ہے مولوی اسمٰعیل صاحب کا سا علم ہر گائے کو ہے اور مولوی گنگوہی صاحب کا سا علم ہر بھینس کو ہے اور تھانوی انبیٹھی[1] دیوبندی امروہی صاحبان کا سا علم ہر بھیڑ اور بکری کو تو اس قائل نے دہلوی اور گنگوہی اور آپ صاحبوں کی توہین کی یا نہیں اگر کی تو کیا وجہ کہ یہ الفاظ آپ صاحبوں کے حق میں تو توہین قرار پائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین نہ ٹھہریں اور اگر نہیں تو وجہ تخصیص بتائیے کہ اُنھیں اور آپ حضرات کو مولوی کہا جائے اور ان چوپایوں کو باوصف اس کے کہ آپ کے نزدیک علم میں آپ صاحبوں کے برابر ہیں اس لقب سے محروم رکھا جائے۔

سوال بستم۔ آپ کے ایمان میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم وسیع تر ہے یا ابلیس لعین کا

---

[1] یہ عبارت مولوی انبیٹھی صاحب و مولوی گنگوہی صاحب کی ہے مسبحٰہ دیکھئے براہین قاطعہ صفحہ ۴۷ طبع اول ۱۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہے کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی
وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے اُس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم کی توہین کی یا نہیں ایسا شخص مسلمان ہے یا کافر۔

آپ کے ملال و کلال کے خیال سے فی الحال یہ پیش سوال حاضر
خدمت ہیں سوالات مزید انشاء اللہ المجید بعد جواب متعاقب حاضر
ہوں گے۔ اول مخاطب آپ حضرات ہیں آپ چاروں صاحب اگر
جواب سے عجز کا اقرار تحریر فرمائیں تو کسی اور کا جواب قابل التفات
ہوسکے گا اگر آپ نے جواب نہ دیا اور کوئی بالجمال شخص برائے نام مجیب
بنا تو جب تک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائیں اُس کی بات قابل التفات
نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو میں میں نہیں بلکہ تصفیۂ امور دین اور
جناب گنگوہی صاحب کے بعد آپ ہی چار صاحب فرقۂ دیوبندیہ کے
سرگروہ و حامی مبین تو آپ کے سوا زید و عمرو سے خطاب نہیں بینوا
توجروا۔ مورخہ ۱۲ جمادی الآخرہ روز سہ شنبہ ۱۳۲۳ھ۔

المستفتی

خادمان اہلسنت عبدالرشید و غلام مصطفیٰ ابراہیم بہاری و غلام محمد
بہاری و ظفرالدین قادری و دیگر اہلسنت۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشی سوالات پر مولوی اشرفعلی صاحب کی حالت

آج بتاریخ ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ روز سہ شنبہ وقت چاشت ہم طلبہ محمد ظفر الدین و محمد عبد الرشید طلبائے مدرسہ اہلسنت وجماعت مع جناب خواجہ محمد حسن صاحب و جناب شیخ تصدق حسین خاں صاحب و جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب و جناب منشی محمد ظہور صاحب و جناب محمد عثمان خاں صاحب وغیرہم معززین کرام یہ بیس سوال لے کر مولوی اشرفعلی صاحب کے پاس سیت گنج گئے اور سوالات کا مسودہ فقیر عبدالرشید نے اُن کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ ان کے جواب مرحمت فرمائیے مولوی صاحب نے ہاتھ میں لے کر واپس کیا۔ جب کہا گیا کہ آپ انھیں دیکھو تو لیجئے جواب دیا کہ میں نے آپ سے لے لیا اور اب آپ مجھ سے لے لیجئے میں مباحثے کے واسطے نہیں آیا ہوں اور نہ[1] مباحثہ کرنا چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں یہ فن فساد آپ کو مبارک رہے جو شخص تم سے دریافت کرے تم اُسے ہدایت کرو۔ طبیب کا کام نسخہ لکھ دینا

---

[1] یہی عذر غلط مولوی گنگوہی صاحب نے بھی سنایا تھا دیکھئے رسالہ دفع زیغ زاغ ۱۲۰۲۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یہ نہیں ہے کہ مریض کی گردن پر چھری رکھ دے کہ تو پی لے تم اپنی اُمت میں سب کو داخل کرلو جب کہا گیا کہ یہ مباحثہ نہیں ہے بلکہ چند سوالات ہیں تو کہا کہ آپ کتنا ہی کہیں میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اور لکھ چکا ہوں وہی کہوں گا اور اگر مجھے تھوڑی دیر کے واسطے معقول بھی کر دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔ مجھے معاف کیجئے، آپ جیتے اور میں ہارا اُس وقت مولوی صاحب کے پاس حافظ احمد حسن صاحب مہتمم مدرسہ مداری دروازہ و مولوی ابراہیم مدرس مدرسۂ مذکورہ و حاجی محمد سعید صاحب سوداگر رکن مدرسۂ مذکورہ و حسین الدین و حسن نواز طلبائے مدرسہ سرائے حنام و مسمی اکبر علی صاحب [illegible] خان و [illegible] مسیح الدین صاحب ولد ڈپٹی خیر الدین صاحب و مولوی ولی اللہ صاحب بنگالی طالب علم مدرسہ رام پور اور بعض حضرات اور بھی موجود تھے۔ فقط راقم محمد حسین بقلم خود

العبد العبد العبد العبد العبد
محمد تصدق حسین بقلم خود - غلام قادر - محمد ظہور - عثمان خاں بقلم خود - حافظ ضیاء علی

NAFSEISLAM

اہل اسلام سے انصاف طلب

مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ عالم کہلا کر دینی مسائل کے نام سے اتنا گھبرا جانا کیا معنی رکھتا ہے مگر افسوس کہ مولوی صاحب کو یہ سخت تکلیف اُن کی ذریات اہل مدرستین و دیگر وہابیہ شہر کے ہاتھوں پہنچی مولوی صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جسے فساد بتاتے ہیں اس کے بانی وہی حضرات ہیں انھیں نے مہینوں سے مناظرہ مناظرہ کی رٹ لگائی اُسی طرف سے آپ کو برائے مباحثہ بلانے کی خبریں اُڑیں ادھر ہی سے آپ کے آنے پر شورشیں ہوئیں اور بحکم اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ بزعم خود اہلسنت کے ڈرانے کو اور وں کے آنے کی غلط خبریں دیں ان وجوہ پر سمجھا گیا کہ آپ اُن کے عمدہ ہیں لہٰذا آپ کی خدمت میں سوالات حاضر ہوئے ورنہ پہلے کبھی کسی نے آپ کی طرف التفات بھی نہ کیا تھا بہر حال دینی سوالوں کے نام پر اتنا اضطراب عجب العجاب آپ کا اقرار جہل اگرچہ قد یصدق کی تصدیق ہو اور آپ کا فرمانا کہ میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں آپ کی سعادت مندی مگر مناظرہ دینی کہ زمانہ رسالت سے سنت چلی آ رہی ہے اُسے فساد بتانا سخت عجیب ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ خود آپ کا حفظ الایمان ایسے ہی متعلق عقائد سوالات کا جواب ہے اگر ایسے سوالوں کا جواب دینا فساد ہے تو یہ فساد تو آپ ہی کا ہے پھر دفع فساد کو فساد بتا کر بچنا فساد کا مقام رکھتا ہے اور سنئے تو جناب مولوی گنگوہی صاحب نے جو خاص مناظرہ میں کتابیں لکھیں جیسے ردالطغیان و ہدایۃ الشیعہ اور براہین قاطعہ پر وہ حرف بہ حرف قبول کی تقریظ جمائی آپ کے نزدیک وہ کتنے بڑے مفسد و فساد پسند تھے یا یہ ٹھہری ہے کہ جہاں دو حرف کہنے کی گنجائش سمجھے مناظرہ دینی کام ہوا اور جہاں سخت سے مقابلہ پایا مناظرہ فساد ہو گیا للہ انصاف یہ کیا دین یہ کیا دیانت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ سخت توہینیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیجیے اور جب کوئی مسلمان اس کا تصفیہ چاہے تو دینی سوال کو فساد کہہ دیجیے اور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین پر وہ سخت اصرار کہ منقول بھی کر دو مگر میں وہی کہے جاؤں گا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خیر ایک ہفتہ کی مہلت آپ کو اور ہے اس میں جواب دیجیے یا توہین نبوت سے توبہ کیجیے اللہ توفیق بخشے آمین۔ العبد محمد ظفر الدین و محمد عبد الرشید طلبہ مدرسہ اہل سنت وجماعت واقعہ بریلی۔

۱۴ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL ... OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

ادارہ فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز کی عنقریب منظر عام پر آنے والی اہم پیشکش

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت و نورانیت

تالیف: محمد نعیم اللہ خان قادری
بی ایس سی۔ بی ایڈ
ایم اے اردو۔ پنجابی۔ تاریخ

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بطش اللہ بین الطیش

۱۳۲۷ھ

معروف بہ

صلائے مناظرہ

۱۳۲۷ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE NATURAL PHILOSOPHY
JAMAAT

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہدایت طلبی کے نام لیوؤں کو اسلامی دعوت مناظرہ

مناظرہ کی نمایشی پکار کا کشف حقیقت

قال اللہ تعالیٰ وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا اہل
انصاف ان معروضات کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں جو سچے دل سے
انصاف کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر حق واضح فرمادیتا ہے وہ اس
آیت کریمہ میں فرماچکا کہ جو ہماری راہ میں کوشش کریں ہم ضرور ضرور
اُنھیں اپنی راہوں کی ہدایت فرمائیں گے آپ کا نیاز مند اولاً صاف واضح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اصول اہل ایمان وانصاف کے سامنے پیش کرے جس کا جواب کسی ذی عقل[1] کے نزدیک سوا ہاں کے کچھ نہیں ہو سکتا پھر واقعہ خاصہ پر اُن کی تطبیق گزارش ہوگی۔

اصول واضحہ

(۱) الحمد للہ ایمان ہی وہ نعمت ہے جس کی حفاظت تمام دینی عظیم کاموں سے بھی اہم واعظم ہے نہ کہ دنیوی مشغلے جن کا مقصود خدا نہ ہو۔

(۲) اہم فالاہم کی ترتیب عقل ونقل کا اجماعی مسلمہ مسئلہ ہے جس پر امر اہم کا بھاری مطالبہ عائد ہو چکا اور وہ اُسے چھوڑ کر غیر اہم میں وقت برباد کرے تو وہ یا تو عقل سے مس نہیں رکھتا یا بڑا فریبی بالمغالطہ اپنا گہرا عیب چھپاتا کاری زخم سے جان بچاتا ہے کہ بالائی باتوں میں عظیم مطالبہ ٹل جائے اور عوام پر اپنا عجز اپنا سخت عیب نہ کھلنے پائے۔ ایک شخص پر دس لاکھ اشرفی کے سرقہ کا دعویٰ دائر ہے وہ اس کا جواب کچھ نہ دے بلکہ یہ کہے کہ دس پیسے جو اُس دن میں نے قرض لئے تھے کیا میں ادا نہیں کر چکا۔ آؤ اس میں بحث کر لو عقلاء سے انصاف طلب کہ ایسے شخص کو کیا کہا جائے گا۔

(۳) ایک فرقہ کے اکابر کا سالہا سال سے رد بجو رسائل وخطوط

---

[1] اسی بیان کے عیاں کرنے کو ان میں اکثر اصول بطرز استفسار معروض ہوئے کہ ہر عقل وانصاف والا اپنے باطن کی طرف رجوع کرکے سمجھ سکتا ہے کہ ان کا جواب ہاں ہی ہو سکتا ہے وبس ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رجسٹری ہو کر جائیں اور ہمیشہ لاجواب رہیں بلکہ صراحۃً جواب دینے سے انکار آئے تو اہل انصاف کے نزدیک مناظرہ کس طرف سے ہوا اور سکوت و فرار کس جانب سے جو اُلٹی نسبت کرے وہ پکا مجنون یا ڈھٹائی کے ساتھ پورا کذاب ہے یا عاقل راستگو۔

(۴) جو مباحث سالہا سال سے برروئے کار آچکے انھیں قطعًا لاجواب چھوڑنا نہ اُنھیں قبول کرنا نہ اُن کے جواب سے اپنا عجز ماننا اور پھر عوام کے آگے مناظرہ مناظرہ پکارنا صریح مکاری ہے یا نہیں۔

(۵) جس فریق پر سالہا سال سے سوالات کا قرضہ ہو کس قانون عقل یا نقل سے [illegible] اُن کا جواب تو اصلا نہ دے اور اپنی طرف سے سوال نئے وہ ڈالے کیا یہ صراحۃً جان بچانا اور اپنا عجز و عیب چھپانا نہیں کیا ایسے سوال از روئے قانون مناظرہ مستحق جواب ٹھہر سکتے ہیں یا اس حیلہ گری سے وہ برسوں کا قرضہ چھوٹ سکتا ہے۔

(۶) جو مضامین سالہا سال سے چھاپ چھاپ کر تمام ملک بلکہ عرب و عجم میں شائع کئے جائیں وہ موافق مخالف سب کے سامنے پیش ہوئے یا اُن کی نسبت یہ کہنا صحیح ہے کہ صاحب مضامین کو خوف ہے اُن مضامین کی نسبت تزلزل ہے اُن کو مخالف کے روبرو پیش کرنے کے قابل نہیں جانتا کیا ایسے قائل کو نہ کہا جائے گا کہ وہ یا تو کور و کر ہے کہ آنکھ نہ کان یا پرلے درجہ کا بیحیا کذاب کہ دین نہ ایمان۔

(۷) مناظرہ وہ ہے جس میں احقاق حق مقصود ہو بے اس کے غرغا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حرام و معصیت اور عقلاً جہالت و نفسانیت۔ احقاق حق میں ہر فرقہ کی قسمت اُس کے اکابر سے وابستہ ہوتی ہے اُنھیں کا عجز اُس سارے فرقہ پر اثر ڈالتا ہے اصاغر کی اسکات میں کوشش بے سود ہوتی ہے کہ اول تو اُن کو بوجہ بے وجاہتی و کم حیثیتی بات بدلنے کہنے مکرنے ڈھٹائی کے ساتھ آفتاب کا انکار کرنے کی زیادہ جرأت ہوتی ہے جو بڑے کہلاتے ہیں اپنے نام کی لاج سے پھر بھی کچھ شرماتے ہیں اور اصاغر تو جانتے ہیں کہ ع

بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

ایسی حالت میں تو تو میں میں کے سوا وضوح حق کی کیا اُمید اور بالفرض طرف مقابل کی طرف نے ایسا ہی جواب دیا کہ سالہا سال ہی ہوتا پڑا پھر بھی کیا فائدہ اُس فریق والوں کا اصل جواب یہ ہے کہ یہ کون سے تھے ان کی غلطی سے ہمیں کیا ضرر اہل انصاف نظر فرمائیں کہ یہ امور کیسے حق مرجح ہیں کہ جو حقیقۃً طالب حق ہو اُسے ان میں کلام نہیں ہو سکتا پھر ایک فرقہ کے اکابر کہ سالہا سال دوسرے فریق کے معظم سے خائف و ترساں اور اُس کے مقابل ساکت و بے زبان رہے ہوں رَدّ چھپیں تقاضے ہوں سوالات جائیں کبھی ایک حرف کے جواب کی ہمت نہ ہو تو کیا اُن کا عجز صراحۃً نہ کھل گیا کیا وضوح حق میں کوئی دقیقہ رہا کس قانون کے رو سے اُن کو حق ہو سکتا ہے کہ خود بدستور پردہ نشین رہ کر معظم فریق مخالف کے مقابل اپنے اصاغر

۱؎ یعنی اگر وہ اپنے اذن و اجازت و نیابت و وکالت سے اپنے کسی چھوٹے یا کالے چور کو بھیجیں تو اگرچہ واضح ہوگا کہ وہ عاجز ہو گئے تھے انھوں نے اس کو اپنا خشک تختہ بنایا مگر سر سے بلا ٹالنے کا الزام نہ آسکے گا کہ اب جو بلا اس پر ہے اُن سب پر ہے ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو ہلکا ریں کیا اس سے صاف نہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے سر سے بلا ٹالتے اور احقاق حق کو توتو میں میں پر ڈھالتے ہیں مسلمانو اللہ و قیامت کو یاد کرکے ان ساتوں اصول کو پیش نظر رکھو۔

اب آپ کا خیر خواہ نیاز مند واقعہ خاصہ پر ان اصول کی تطبیق عرض کرتا ہے:۔

(۱) بفضل الٰہی و عنایت حضور پُر نور رسالت پناہی جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۹۳ھ ہجریہ قدسیہ سے سال حال ۱۳۲۱ھ تک پینتیس سال ہوئے آستانہ علیہ اعلیٰحضرت عالم اہل سنت صاحب حجت قاہرہ مجدد المائۃ الحاضرۃ دام ظلہم العالی سے وہابیہ و غیر مقلدین کے علما اور مولوی اسمٰعیل دہلوی مولوی نذیر حسین دہلوی مولوی قاسم نانوتی مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی اشرف علی تھانوی کے خصوصاً وقتاً فوقتاً رد ہوتے رہے اور بحمد اللہ ہوتے ہیں جن سے تمام ملک آگاہ ہے قدرے تفصیل کے لئے رسالہ المجمل المعدد لتالیفات المجدد ۱۳۰۰ مطبوعہ مطبع حنفیہ عظیم آباد ملاحظہ ہو جس میں ساڑھے تین سو تصانیف کا مع ذکر فن و زبان و سال تصنیف و حال طبع و تبییض وغیرہ نام بنام شمار ہے بکثرت رسائل چھاپ چھاپ کر شائع کئے کبرائے طائفہ کے پاس رجسٹری کرکے بھیجے اکثر پر صدائے بر نخاست اور بعض برسوں غوغا رہا کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا چھپنے گیا نتیجہ وہی نکلا کر حشر تک جاگنا قسم ہے یعنی وہ چھپنا بالکسر تھا نہ بالفتح بالآخر مولوی گنگوہی صاحب نے جواب سوالات میں لکھ بھیجا کہ مناظرہ کا نہ مجھے شوق ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ اس قدر مجھے فرصت ملی دیکھو دفع زیغ زاغ صفحہ ۵ ا جسے طبع ہوئے
ساتواں سال ہے ادھر مولوی تھانوی صاحب نے جواب سوالات میں کہہ دیا
کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ کرنا چاہتا ہوں میں اس فن
میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں یہ فن فساد آپ کو مبارک
رہے دیکھو ظفر الدین الجید صفحہ ۸ جسے طبع ہوئے پانچواں سال ہے اُدھر
مولوی نذیر حسین صاحب کو اُن کا رد بلیغ حاجز البحرین چھاپ کر بھیجا
جس میں دلائل ساطعہ سے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگوار جو آج سارے
غیر مقلدوں کے مالک اور آپ کے شیخ الکل فی الکل کہلاتے ہیں علم
حدیث علم رجال علم اصول حدیث علم جرح و تعدیل غرض جملہ فنون حدیث
سے محض بے بہرہ ہیں کہ اہل سنت کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی اتنا بے تمیز نہ
ہوگا افسوس کہ وہ کل فی الکل بھی بُکل در بُکل ہو گئے اور جواب کے نام وہی
مہر خموشی یہ وہ ظاہر و باہر وقائع ہیں کہ مخالفین بھی جن سے انکار نہیں
کر سکتے انھیں کو تو ہمیشہ رویا کرتے ہیں کہ ہائے کافر کہہ دیا ہائے یہ کر دیا
ہائے وہ کر دیا مگر اس مرثیہ کے سوا کسی طرح اپنے بزرگوں کی جانوں پر جو گزری
اُن کے لبوں سے مہر خموشی اُٹھائیں یہ بفضلہ تعالیٰ ناممکن۔ اب کچھ دنوں
سے ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسری بھی اس ہائے وائے اس
مرثیہ خوانی میں خواہ بااجرت یا للہ واحدہٗ کی طرح ان کے شریک ہو گئے
جو رو رو کر فرماتے ہیں آپ کی تصنیفیں ہمیشہ کفر کے فتووں ہی سے چھپا کرتی
ہیں اس کا جواب مبسوط تو محبنا مولانا مولوی ظہیر حسن صاحب نے دو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مجلد میں لکھا ہے پہلا مجلد بفضلہٖ تعالیٰ عنقریب چھپ کر پاس مسٹر ایڈیٹر کے پہنچا دیا جائے گا یہاں اتنا مقصود کہ ہمیشہ سے ان بدمذہبوں کا رَد یہاں سے شائع ہوتا رہنا انھیں بھی قبول۔ رہا جواب وہ نصیب ہوتا تو مرثیے ہی کیوں پڑھے جاتے خوبیٔ قسمت سے اُن لوگوں کے نام بھی گِنا دیئے جن کا رَد کیا گیا وہ کون یہی صاحبان تھانوی نانوتوی گنگوہی نذیر حسین دہلوی خلیل احمد انبیٹھی اور ساتھ لگے امیر احمد امیر حسن سہوانی مگر کچھ سوچ سمجھ کر اپنے اور ان سب کے امام الائمہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کو الگ رکھا یا شاید وہ یوں ٹرا لگا کہ جہاں تقویت الایمان میں اُس نے وہابیت کا ابلیس ہوگیا صراط مستقیم میں اُس کی اجازت بھی کر گیا غرض یہی لوگ کہ ہمیشہ سے جن کا رَد یہاں سے ہوا کرتا سب کو مسلّم کیا کوئی ان میں سے کسی کی کوئی چھوٹی موٹی چھ ورقی دو ورقی بھی دکھا سکتا ہے کہ اس ۳۵ سال میں ادھر کے کسی رسالے کے رَد یا سوالات کے جواب میں لکھی گئی ہو۔ الحمد للہ حق واضح ہوگیا اب ہم اہل عقل و انصاف کو اگرچہ وہ ہمارے مخالف ہی ہوں اصل ہفتم کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ الحمدُ للہ اُن کے اکابر کا عجز روشن ہوگیا اب اصاغر کا حال سُنئے۔

(۲) انھیں دیوبندی حضرات ایک نو پرواز کوئی صاحب مرتضیٰ حسن سابق در بھنگی حال دیوبندی اصل چاند پوری ہیں جب ان کے اکابر بحمد اللہ العزیز القادر لوہا مان مان کر اکثر اپنے مقر کو سدھارے دو ایک رہ گئے تھکے ہارے بڑے بڑے سفید جھنڈی ہلا کر مناظرہ سے الامان الحفیظ پکارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تو اب یہ سوجھی کہ ان نوسکھ کو اُبھارو ۳۵ برس کا بوجھ پیٹھ سے اُتار دو ظاہر ہے کہ خصم ناقابل التفات سمجھ کر مُنہ نہ لگائے گا احمقوں کے سامنے کہنے کو ہو جائے گا مسکنا تو اصل ہفتم پھر ملاحظہ ہو کیا یہ پوچ پھُسپھُسی تحریر سراسر اُن کے عجز کی تصویر ڈوبتے کے سوا رسے کچھ بہتر آ یہ رو بہ بازی قابل التفات غیر نز۔

(۳) وہابیت کی شومیِ قسمت کہ بڑے بڑوں کی مشکلکشائی فریادرسی حاجت روائی ان نوسکھ کے سر رہی جن کی اُردو عبارت تک درست نہیں املا تک ٹھیک نہیں ان کی [illegible] ہمارے پاس موجود ہے واقعی ایسی قوم کی نحوست [illegible] کو [illegible] تھی

(۴) صاحب ایڈیٹر اپنے [illegible] اور تیر آں نوسکھ سے بھی بدرجہا کمتر ان بیچارے پر اپنے خاص طائفے کے کل فی الکل کی عجز و سکوت کی مصیبت کیا کم تھی کہ اپنے مخالف دیوبندیوں گنگوہیوں کے سوز خواں ہو کر ان کی علت اور اپنے پیچھے لگالی طائفے بھر میں کچھ سکت ہوتی تو پہلے اپنے کل فی الکل کی ہڈیاں بار قرضہ شیر سے چھُڑانا فرض تھا وہ تو بجہنم اب نیا گٹھ جوڑا باندھا تو وہ بھی اُن سے جن پر ۲۵-۳۵ برس کا قرض تھا۔ لطف یہ کہ اس سے پہلے صاحب ایڈیٹر اپنے آپ کو بزعم خود بھی مولانا مولوی عبدالاحد صاحب کا طرف مقابل بننے کے قابل مان چکے ہیں جن کو اس آستانہ سے ایک انتساب بھی پر فخر ہے صاحب ایڈیٹر کا مولوی صاحب موصوف سے ادعائے ہمسری اگر ٹھیک بھی ہو تو براہ طفرہ اس درجہ بلند پروازی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

چھوٹا منہ بڑی بات کیا معنی ارباب خرد اس سے یہ نتیجہ لیتے ہیں کہ صاحب ایڈیٹر نے مولوی عبدالاحد صاحب ہی کے حملہ سے ڈر کر جان بچانے کی یہ تدبیر نکالی ہے کہ اُن سے مانا ہوا مناظرہ ایک شرط محال پر معلق کر دو نہ تو وہ تکمیل ہوگا نہ صاحب ایڈیٹر مناظرہ فرمائیں گے ورنہ ملتے ہوئے جوڑ سے یوں گریز کیوں ؟

(۵) صاحب ایڈیٹر کا ادعا ہے کہ مولوی سلیمان صاحب پھلواروی نے بھی اُنھیں مناظرہ میں اپنا مشکلکشا مانا ہے پھلواروی صاحب وہ بزرگ ہیں کہ ہاتمام ندوہ پر اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ کے حضور اپنی تحریر بھیج چکے ہیں جو مطالعہ سے بھی چھپ کر پھلواروی صاحب کے سامنے شائع ہو چکی پھر اُسی سال رسالہ اشہارات خمسہ میں چھپی جس میں پھلواروی صاحب یوں گلفشاں ہیں اس میں شک نہیں کہ میں ندوہ کا حامی و رکن ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں نے اپنی دیانت و عقیدہ کو خراب کر ڈالا مخدوما میں تو آپ کا ہمخیال ہوں کا براعن کا بر میں بلا تقیہ پکار پکار کر کہوں گا کہ ندوۃ العلماء کے الف لام سے مراد یہی علمائے اہل سنت ہونا چاہئے نہ روافض و خوارج و نیچریہ و وہابیہ خذلہم اللہ تعالٰی و فکون آپکا خادم محمد سلیمن قادری چشتی از پھلواری شریف ۱۴ شوال ۱۳۱۷ھ اس کے بعد جب پھلواروی صاحب نے باوصف وعدہ حتمی شرکت ندوہ نہ چھوڑی اور شعبہ میں پھر وارد بریلی ہوئے یہاں سے دعوت طعام و کلام دونوں گئیں پھلواروی صاحب نے دعوت طعام قبول کی اور دعوت کلام سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

عدول کو صاف تحریر لکھ دی کہ میں مردِ میدانِ مناظرہ نہیں پھر اس
اندیشہ سے کہ مبادا طعام میں کلام پیدا ہو قبول کی ہوئی دعوتِ طعام بھی
چھوڑ دی عذر لکھ بھیجا کہ دست آتے ہیں باقی حالات کتاب دربارِ حق و
ہدایت[۱۳] وکتاب بارشِ بہاری[۱۴] بر صدفِ بہاری[۱۵] وغیرہا رسائل ردِ ندوہ
میں ملاحظہ ہوں بفرضِ محال عادی اگر صاحب ایڈیٹر نے خلافِ عادت
یہ سچ بیان کیا ہو کہ جناب مولوی پھلواروی صاحب نے اُن کو یہ خط لکھا
تو صاحب ایڈیٹر پر وہاں تک ڈو بار تھے ایک کُل فی الکل کا دوسرا حضرات
دیوبند و گنگوہ کا اب کا نہ تھا انھوں نے اور اپنے اوپر لیا کہ ندویوں کے
ابھی تک نائب بنے اور [illegible] کے نامۂ اعمال [illegible] الٰہی کی طرف [illegible] وقتاً فوقتاً
اُن پر اُترتے اُن کے بھی زیرِ بار ہوئے ہاں یاں ضرور لیا نہ فقط
انھوں نے بلکہ اپنے سبز النعمان ندوہ کے خلاف دربھنگی صاحب نے
بھی کہ اس خط کے صدق و کذب سے قطع نظر دربھنگی صاحب و صاحب
ایڈیٹر دونوں ندوہ کے بندۂ بے زر جیسا کہ اُن کی تحریرات سے جلوہ گر
تو دونوں ضرور اس تیسرے سے بارور۔

(۶) صاحب ایڈیٹر پر لئے تینوں قرض جلنے دیں خود اپنے ذاتی
قرضہ کی فکر کریں۔ چابکِ لیث بر اہلِ حدیث کہ ان کے مضمون
"ہندوستان میں دو مجدد" کے رد میں مولٰنا ظہیر حسن صاحب نے تحریر
فرمایا اور اس کا حجم دو مجلد مبسوط تک پہنچا مجلد اول بفضلہٖ عزوجل
قریبِ تیاری ہے جس میں ان کے ترکِ اسلام کی بھی پوری خدمتگزاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے پہلی ہی جلد میں صاحب ایڈیٹر پر ایک ہزار تازیانے کے قریب تک عدد پہنچا ہے جن میں صاحب موصوف کے صدہا کفریات تازہ کا انھیں کی تحریرات سے ثبوت دیا ہے۔ صاحب ایڈیٹر نے آپ ہی خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت سخت گندی گندی توہینیں کیا کم کی ہیں کہ فلاں و فلاں کے غلام و حمایتی و مرثیہ خواں بن کر عدد اور بڑھوانے کے ملتجی ہیں ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

ادھر تو رسالہ اس وجہ سے طویل ہوگیا ادھر اخبار پُر بہار اہل فقہ کا انقطاع لمدۃ طویلۃ معرض التواء میں پڑ گیا اور بوجہ حوادث الدہر زیادہ یوں کہ ہمارے سنی بھائی بسعت الٰہی ٹوٹے تو رہے اس شعر کے مصداق ہو رہے ہیں

ع کریماں را بدست اندر درم نیست خداوندانِ نعمت را کرم نیست

بد مذہبوں کے کتنے ماہواری کتنے ہفتہ وار رسالے اخبار حشرات الارض کی مانند ملک میں پھیل کر پلید پلیگ کی طرح اپنا زہریلا اثر پھیلاتے ہیں اور ہمارے بھائی عزت و عظمت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فدائی میٹھی نیند سوتے ہیں کچھ پرواہ نہیں گن گن کر ہندوستان بھر میں دو ایک پرچے حمایت مذہب حق کا بار اپنے دوش ہمت پر اٹھائے ہیں نہ اُن کی اعانت سے کام نہ اشاعت سے مطلب۔ جاری رہیں یا بند ہو جائیں کسی پہلو پر نگاہ نہیں۔ اللہ ہمارے بھائیوں کو توفیق خیر رفیق فرمائے کہ دین کو دین دُنیا کو دُنیا سمجھنے کا وقت آئے آمین یا ارحم الراحمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یہ دونوں سبب عارض نہ ہوتے تو چابک لیث اگر خدا چاہتا کب کا سر و پشت تک پہنچ کر کاسر ریاح مناظرہ ہو جاتا دو حرفی استعداد کا خمیازہ کھل کر شیری پنجاب کا نشہ ہرن بناتا خیر اب ان شاء اللہ المستعان وقت قریب آتا ہے اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ کا لطف دکھاتا ہے وباللہ التوفیق ولہ الحمد۔

(۷) یہود و مشرکین میں دربارۂ توہین و تکذیب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام گویا عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے محمد رسول اللہ و عیسیٰ کلمۃ اللہ علیہما صلوات اللہ کی تکذیب تک تو دونوں ملعون فرقے متفق ہیں مگر جہاں سے پوری غیر مقلدی کی حد شروع ہوتی ہے یعنی اصلاً کسی نبوت کو سرے سے نام ہی کو نہ ماننا اس میں مشرکین اکیلے ہیں پھر بھی باوصف اپنے بھاری تخالف کے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل ملت واحدہ ہو کر غزوۂ احزاب میں دونوں ملعون مل کر مقابلہ طلب ہوئے تھے پھر نتیجہ جو ہوا وہ سب نے سنا قال اللہ تعالیٰ وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِغَیۡظِہِمۡ لَمۡ یَنَالُوۡا خَیۡرًا ؕ وَکَفَی اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡقِتَالَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیۡزًا ۚ خدا نے کافروں کو ان کے غم و غصہ کے ساتھ پھیر دیا کہ کچھ بھلائی نہ پائی اور لڑائی میں اللہ ہی مسلمانوں کی طرف سے کافی ہوا اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔ وللہ الحمد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم سے زیادہ کریم ہیں ان کی عادت کرم ہے کہ جو نعمت سرکار عزت سے انھیں عطا ہوتی ہے اپنے غلاموں پر بھی اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پڑا تو ڈالتے ہیں جب آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی کہ اللہ اور اُس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ جو نعمت حضور کو ملتی ہے حضور ہم کو بھی اُس کے سایۂ کرامت میں لے لیتے ہیں اس پر آیۂ کریمہ اتری ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ اے مصطفیٰ کے غلامو اللہ اور اُس کے فرشتے اُن کے صدقے میں تم پر بھی درود بھیجتے ہیں ولله الحمد انشاء اللہ العزیز اُسی کرم قدیم کی نعمت ہے کہ سرکار نے اپنے غلام مجدد دین اسلام پر بھی اُس واقعہ (تصریح علی الاعراب [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ)۔ دیوبندی و گنگوہی و تھانوی وغیرہم مقلد وہابیوں اور غیر مقلدوں کی وہی نسبت ہے جو یہود و مشرکین کی۔ کہ توہین شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک سب متفق ہیں اور جہاں سے بتصریح صاف بے پردہ و تقیہ تمام ائمہ و اولیاء محبوبان خدا سے جدا و بیگانہ اور بالکل بے لگام آزاد وحشیانہ ہونے کے حدود آتے ہیں غیر مقلد اکیلے رہ جاتے ہیں خود صاحب ایڈیٹر کو اس نسبت کا اقرار ہے اسی پرچہ ۲۰ اگست ۱۹ء میں فرماتے ہیں یہ مشکوٰۃ اپنی نوعیت میں ایک ہوگا مرتضیٰ حسن صاحب مقلد ہیں اور خاکسار غیر مقلد۔ شرک و بدعت میں دونوں متفق ہوں گے مگر جہاں سے

علیٰ ان کی چند سطریں عبارت میں ہیں خلاصہ کی ہے کہ مطلب کا کوئی حرف متروک نہ ہوا صرف یہاں یہ لفظ تھا کہ شرک و بدعت کی تردید میں متفق ہوں گے تردید بمعنی رد کا لفظ صاحب ایڈیٹر

(بقیہ صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

غیر مقلدی کے حدود فرو دیا ہوں اُن میں یہ خاکسار اکیلا ہوگا گویا ہم دونوں میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوگی یعنی یہ اُن پر ہمیشہ محمول ہوں گے اور وہ اُن پر کبھی کبھی۔ مبارکباد۔ جیسے کافر و مرتد کہ کافر ہر مرتد پر ہمیشہ محمول ہے اور مرتد کا حمل ہر کافر پر نہیں۔ خیر یہ قرآن کی پیش کی چہل ہے مگر اسے اپنی نوعیت میں ایک کہنا صحیح نہیں۔ پہلے یہود و نصاریٰ بھی یہی کھیل کھیل چکے ہیں فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ٥ اب کہ مشرکین یہودی کی سنت پر قائم ہو کر یہ انواع اصناف انحراف باطل کو ظاہر در ظاہر کیا یہود و نصاریٰ ہی کے ہتھیار بھی پکڑیں یعنی کذب و افترا و مکر و دغا ان بیاد متون سے پہلی بسم اللہ دو سفید جھوٹ سے کی کہ چھپنا۔ خلوت خانہ میں تحریف رکھنا۔ جواب نہ دینا۔ مناظرہ نہ کرنا ادھر منسوب کیا اور اپنے بڑوں کو جن کی تکفیر کا رونا رو رہے ہیں یوں فرمایا کہ تمام عمر اہل باطل سے مناظروں میں صرف کر دی ہے اب ہم ذی انصاف مسلمانوں کو اصل سہم کی طرف متوجہ کرتے ہیں خدا را انصاف جس کے ارشادات سے شرق و غرب گونج اُٹھے عرب و عجم

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰) جیسا علامہ الدہر بھلا غلط معنی مراد دیتا ہے ایک صحیح معنی تکرار میں کما فی الناس یعنی شرک و بدعت کے بار بار بجا لانے میں دونوں مشتق ہوں گے اب یہ لفظ بھی انھیں تین سطر زائد سے ہو گیا جس کے حذف سے مطلب میں فرق نہ آیا۔ فافہم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں جس کی عظمت شان وحمایت دین و ایمان کے ڈنکے بجے جس نے ۲۵ سال سے اُن گمراہوں کے رد کئے رجسٹری شدہ اُن پر بھیجے وہ تو روپوش ٹھہرے اور جنھوں نے ایک حرف کے جواب کا نام نہ لیا بلکہ صاف صاف استعفا لکھ دیا صریح بر ملا فرار کیا وہ جنم بھر کے مناظر بنے اس شوخ چشمی کی کوئی حد ہے۔ کیا اس کی نظیر کوئی اس سے بہتر ہو سکتی ہے کہ خفاش کہے ہم نے تو بارہا مقابلہ چاہا مگر کیا کیجئے کہ آفتاب ہی سامنے نہیں آتا۔

(۸) لطف یہ کہ گنگوہی صاحب فرماتے ہیں مناظرہ کا نہ مجھے شوق مجھ نہ اس علم سے رغبت ہی ہوئی اور نہ بایں ہمہ فرمائیں تمام عمر مناظروں میں صرف کر دی ! ع کہئے دونوں میں کون جھوٹا

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۹) تھانوی صاحب بولیں میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا نہ مباحثہ چاہتا ہوں میں اس فن میں جاہل ہوں میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں اور یہ فرمائیں عمر مناظروں میں صرف کی ع
کہئے دونوں میں کون کذّاب

(۱۰) تھانوی صاحب مناظرہ کو فن فساد بتائیں یہ انھیں اور اُن کے بڑوں کو عمر بھر اسی کا مرتکب ٹھہرائیں ع
کہئے وہ سب جنم کے مفسد ہیں یا یہ کذّاب اُن کے مرشد ہیں

(۱۱) وہ سوالات کہ گنگوہی صاحب پر رجسٹری شدہ گئے اور انھوں نے اُن کے جواب میں مناظرہ سے اپنی نری بیگانگی جتائی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ سوالات کہ تھانی صاحب پر نازل ہوئے اور انھوں نے اُن کو دیکھ کر مناظرہ سے اپنی اور اپنے اُستادوں سب کی جہالت بتائی اگر وہ مناظرہ نہ تھے تو ان صاحبوں کے ان جوابوں کا کیا منشا۔ کیا اُن کو اتنی تمیز نہ تھی کہ مناظرہ اور اس کے غیر میں فرق کریں اب تم تمیزدار پیدا ہوئے یا وہ پہلے کے ایسے خوف زدہ تھے کہ خصم کا ہر مکالمہ اُنھیں مناظرہ ہی سوجھتا تھا اگر وہ مناظرہ تھے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ ادھر سے مناظرہ ہوتا اور اُدھر سے سکوت و فرار۔ پھر اُنکی نسبت والے کس حد کے کذاب کتنے حیادار مگر جو اپنے معبود ہی کو جھوٹا بنانا اپنے لیے جیسی تکمیل سمجھا تھا وہی فرض جانیں ورنہ معبود سے بندے جدا اصل ہو جائیں گے۔

(۱۲) اُس سے بڑھ کر اُس کا جھوٹ یہ کہ اعلیحضرت مجدد المائۃ الحاضرہ خذل اللہ اعداءہ فی الدنیا والآخرہ کی نسبت لکھ دیا کہ وہ اور اُن کے گروہ اپنے عقائد کے صدہا دلائل چھاپتے ہیں لیکن اُن کی نسبت خود اُن کو تزلزل ہے اُن کے سینے مخوف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مخالف کے روبرو ایک بھی پیش کرنے کے قابل نہیں ہے ہم ذی انصاف مسلمانوں کو اصل ششم کی طرف توجہ دلاتے ہیں خدارا انصاف جس شیر الٰہی کی صدہا تصانیف ہوں تمام ملک بلکہ عرب و عجم میں ۲۵ سال سے شائع ہو رہی ہوں جس کا رد ہو پہلے اُسی کو زجر کی شدہ جاتا ہو اُس کی نسبت یہ کلمات لکھنا کسی ایسے کا کام ہو سکتا ہے جسے حیا شرم ایمان دین کسی سے کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

علاقہ ہے۔ روشن دن میں مہر نیمروز کی تکذیب بھی تو اس سے بدتر نہ ہوگی۔ وہابیہ کی بدقسمتی کہ اب اُن کے مناظرہ کی پگڑی ایسوں کے سر بندھی۔ ایسوں ہی سے مخاطبہ تو احقاق حق کی اُمید والے گا جنھوں نے نام لیتے ہی وہ چیتا نگلا کہ اپنے جھوٹے معبود کو بھی مات کر دیا لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰی وَ لَبِئۡسَ الۡعَشِیۡرُ ۔

(۱۳) دربھنگی صاحب اپنی مناظرہ خواہی پر اُدھر کا جواب یہ جتاتے ہیں کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر اُمت سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ یہ ان کا زرد جھوٹ ہے مفاوضات عالیہ کہ مولنا مولوی محمد ظفرالدین صاحب قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے دربھنگی صاحب کو لکھے ان کا مطالعہ اس زرد جھوٹ کا منہ کالا کر دے گا۔ ایسے جواب کا حاصل یہ تھا کہ مناظرہ تو سالہا سال سے قائم ہے اکابر طائفہ جن کے تلمذ کے لائق بھی تم اپنے آپ کو نہ جتا نو اُن سے سوائے فرار کچھ نہ بنی مرتے مرگئے ایک تھانوی صاحب ابھی زندہ ہیں اُنھیں آمادہ کرو۔ اور اس کا منشا وہ اعلام تھا جو سوالات مندرجہ بطش غیب کے آخر میں لکھ دیا تھا کہ اوّل مخاطب آپ حضرات ہیں آپ چاروں صاحب اگر جواب سے عجز کا اقرار تحریر فرمائیں تو کسی اور کا جواب

لہ ظاہر الفاظ حقیر ملت اور اُمت سے یہ اُمت مرحومہ مراد۔ اس تقدیر پر یہاں کا نیلا جھوٹ ہوگا۔ کس نے کہا تھا کہ آپ کا طائفہ جو اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دے معاذ اللہ اس اُمت مرحومہ میں شمار ہو سکتا ہے حاشا نہ کبیر میں نہ صغیر میں نہ عیر میں نہ نفیر میں بلکہ کافران بے پیر میں اور توبہ نہ کرے تو ہمیشہ سقر میں ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قابل التفات ہوسکے گا اگر آپ نے جواب نہ دیا اور کوئی پانچواں مجیب
بنا تو جب تک آپ صراحۃً اقرار عجز نہ فرمائیں اُس کی بات قابل التفات
نہ ہوگی کہ مقصود مفت کی تو تو میں میں نہیں بلکہ تصفیہ امور دین اور
جناب گنگوہی صاحب کے بعد آپ ہی چار صاحب فرقہ دیوبندیہ کے سرگروہ
ہیں تو آپ کے سوا زید و عمرو سے خطاب نہیں بینوا توجروا تو اس کا بھی
وہی اصل ہفتم کا اتباع تھا اور دربھنگی صاحب کو اُن کے اکابر کے اصاغر
سے بتانا نہ یہ کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا گفتگو کرے۔ دربھنگی صاحب کی
پیدائش سولہ سے ڈھائی سال پہلے [illegible] ہوچکا تھا آپ بالفرض صاف
کھول کر نہ جتا دیا ہوتا جب بھی اصل ہفتم ہر عاقل کے نزدیک بدیہیات
سے تھی تو اُن کا خصم احقاقِ حق کو تو تو میں میں پر ڈھالنا کیوں مان لیتا
بلکہ اس سے بھی قطع نظر کیجئے تو ہرگز آداب مناظرہ و تہذیب نہیں کہ ایک
فریق کے اکابر سے مناظرہ قائم ہو وہ نہ جواب دیں نہ اپنے عجز کا اقرار
کریں اور اُن میں کا ایک طفل مکتب بے اذن و اجازت بے نیابت و
وکالت آ کودے کہ ہم سے مناظرہ کر لو۔ کیا عقلاً اُسے نہ کہیں گے کہ بے ادب
بے تمیز تیرے بڑوں سے بات چھڑی ہوئی ہے تجھے دخل دینے کا کیا موقع
اور اپنے اکابر کا ناتمام مناظرہ خواہی نخواہی اپنی طرف منتقل کرانے کا کیا
استحقاق۔ ہاں تیرے بڑے ہی تجھے بڈھوں کا بڑا اپنا مشکلکشا بنا کر بھیجیں
تو تجھے اختیار ہے۔ بالجملہ اُس جواب کو اپنی تعلّی پر ڈھالنا بوجوہ کثیرہ
محض جھوٹ۔ جب دربھنگی صاحب نہ تو تھانوی صاحب کو آمادہ کر سکے نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن میں آمادہ ہونے کی سکت ہی تھی نہ یہ اُس واضح اعلام سے دبے نہ عقل وحیا و تہذیب سے لجے لہٰذا اُن کی باگ ڈھیلی کر کے دوسرا جواب یہ گیا کہ تھانی صاحب اگر خود عاجز اگر تم کو اپنا مشکل کشا سمجھے ہیں تو مہر کر دیں کہ تمھارا جواب و فرار اُن کا جواب و مکرر فرار ہوگا کہئے کہاں یہ اور کہاں وہ خلاصہ جواب جو دربھنگی صاحب سمجھا رہے ہیں کہ جواب یہ ملا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے کیا مناظرے کرے مگر ان دروغ بافیوں کی اُن سے کیا شکایت فَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ -

(۱۴) حضرات آپ یہ بھی سمجھے کہ دربھنگی صاحب نے اپنے اندرونی زخم کا [illegible] جواب بنایا طلب مناظرہ کے جواب تو دے چکے جو اوپر گزرے اور یہ مضمون اُن کے اُس بخیہ کھولنے کو تھا جس سے انھوں نے اپنے اکابر کے چاک عجز کا رفو چاہا تھا دربھنگی صاحب کو معلوم تھا کہ اُن کے کبرائے طائفہ ہمیشہ سکوت مسکوت پر اڑے رہے خیر الٰہی سالہا سال سے حملے کرتا اور یہ آنکھیں میچے دم بخود پڑے رہے اُن کے اس مخمص عیب پر آخر کسی طرح پردہ بھی ڈالیں لہٰذا براہ پیش بندی خط میں پہلے ہی سے یہ عذر بدتر کی تمہید پیش کی کہ علما نے آپ کو قابل خطاب نہ سمجھا اس کو موجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہیں اس سے آپ کو دھوکا ہوا کہ میرا مقابل کوئی نہیں اس پر مولنا ظفر الدین صاحب نے وہ لاجواب جڑا کہ دیوبندی کنبا سب جُز بُز کر برسوں جوجھے جواب نہ سوجھے یعنی فرمایا یہ عذر اگر قابل سماعت نہیں جب تو اکابر

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مدرسؔ[1] کا عجز خود اقرار مدرس سے ثابت ہے اور اگر عذر صحیح و قابل قبول ہے تو جو بندۂ خدا مدرس کے اکابر کو بھی قابل خطاب نہ جانتا ہو صرف اس ضرورت سے کہ طائفہ گمراہ انھیں اپنے مقتدا و امام مانے ہوئے تھا اُن سے مخاطبہ کیا اور بعون العزیز المقتدر اُن کا عجز تمام عقلا پر ظاہر ہو گیا وہ ان اطفال مکتب کے طفل مکتب سے مخاطبہ کرے گا حاشا للہ ثم حاشا للہ دربھنگی صاحب کو شرم تو نہ آئی کہ انھیں کے منہ اُن کا زعم کیسا چاک چاک ہوا الٹا اُسے نا مہذب بتا کر سوال مناظرہ کا جواب ٹھہرا دیا حق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

(۱۵) یہ تو دربھنگی صاحب کی کہانی تھی کہ دربھنگی خیالی للے بھی چڑھ کر پھونی ہی چاہئے صاحب اڈیٹر خود فرماتے ہیں کہ گویا کا حمل ان پر ہمیشہ اور ان کا اُن پر کبھی کبھی سا سی زیادت کا اثر ہے کہ دربھنگی صاحب نے تو یہاں صرف ایک عالم دین پر افترا باندھا صاحب اڈیٹر نے ع قدم فسق پیشتر کہتے ہوئے خود حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کر دیا ظاہر ہے کہ دربھنگی صاحب نے جو یہ خلاصہ جواب بتایا کہ ایک مجدد ملت ایک حقیر اُمت سے گفتگو نہیں کر سکتا اس میں گفتگو سے قطعاً مناظرہ مراد نہ کہ مطلقاً کوئی بات۔ تحریر دربھنگی مندرجہ اہلحدیث ۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء ملاحظہ فرمائیے اول تا آخر گفتگو بمعنی مناظرہ کا ذکر ہے نہ مطلق کسی دُنیوی یا معمولی لفظ کا نہ اُس سے انکار کو کسی نے مجددیت پر محمول کیا نہ یہ بزور زبان اُس پر

[1] مدرس سے مراد یہی دربھنگی صاحب ہیں ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

محول کرنا بتا سکتے ہیں ہاں ان کے کذب کو راہ مل سکتی ہے تو اُسی گفتگو بمعنی
مناظرہ میں کہ اُس سے انکار اس بنا پر کیا کہ ایک مجدد ایک حقیر سے مناظرہ
نہیں کرسکتا اس پر صاحب ایڈیٹریہ نوٹ دیتے ہیں سید الانبیا مسیلمہ کذاب سے
کرسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علی سید الانبیاء وعلیہم وسلم ابن طرز ادا
کی اُن سے کیا شکایت کہ سید الانبیا کرسکتا ہے جو منہ بھر بھر کر گالیاں دیں حقیر
و مکروہ و ناپاک الفاظ سے یاد کریں اُن سے یہی غنیمت ہے کہ یہاں سید الانبیا
تو کہا اگر یہ کرسکتا ہے لکھا اپنے ترک اسلام کی طرح پبلیشن میں۔ ریفارمر طیش زدہ
تو نہ کہا یہ نصِ مبارک کا شائبہ عربی محاورہ کا انکار کرنے کا راستہ تو نہ بتایا
یہاں تو ان محاورات صاحب سے یہ پوچھنا تھا کہ اہل محاورات بنتے ہو ثبوت تو دو
کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارے ہم پیشہ تکذیب مسیلمہ کذاب لعنہ اللہ
سے کب مناظرہ فرمایا شق ثانی قانون پر تعیین نوعیت بحث کے لئے کتنے ممبروں کی
کمیٹی بیٹھی جو بحث قرار پائی اُس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدعی تھے
اور مسیلمہ ملعون سائل یا بالعکس وہ مناظرہ تحریری تھا یا تقریری برتقدیر
ثانی شق ثانی قانون پر طرفین کے کلام کو کتنے کتنے منٹ مقرر ہوئے کے بار کی اُلٹ پھیر
پر پنچایت کے سپرد کرنی ٹھہری حکم کون کون کس مذہب و ملت کے تھے بہرحال
جانب دعوی سے کیا کیا دلائل پیش ہوئے طرف دوم سے اُن پر منع نقض معارضہ
کیا وارد ہوا خاتمہ کس بات پر ہوا یا یوں ہی ناتمام چھوڑ گیا مسیلمہ ملعون نے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابحاث کا کوئی جواب دیا یا اکابر طائفہ کی طرح
سکوت و فرار ہی کا رستہ لیا۔ برتقدیر ثانی بحکم ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے عاجز پا کر دربھنگی و ایڈیٹر صاحبان کی طرح اُس کے کچھ لونڈے بیچ میں آ کودے کہ حضور ہم سے مناظرہ کرلیں یا اُس کے لونڈے بھی لتنے جری بے باک نہ تھے بر تقدیر اوّل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسیلمہ کو چھوڑ کر اب ان لونڈوں سے مناظرہ شروع فرما دیا یا کیا جواب عطا کیا۔ ان تمام سوالات کے جواب احادیث صحیحہ سے دیجئے ورنہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کا اقرار کیجئے۔ صحیحین بخاری و مسلم میں تو اتنا ہے کہ اُس نے خلافت کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رد کر دی اور اُس کی [illegible] تشریف لائے کہ ھذا ثابت یجیبک عنی یعنی تجھے کچھ کہنا منظور ہے تو یہ ثابت بن قیس بن شماس میری طرف سے آپ کو جواب دیں گے۔ معلوم ہوا کہ اُس خبیث کی بات سُننا اور جواب دینا بھی پسند نہ فرمایا نہ کہ اُس سے مناظرہ و مباحثہ کیونکہ صاحب ایڈیٹر ایک شخص بادشاہ سے زمین یا ولیعہدی کی درخواست کرے اور سلطان نامنظور فرما دے اور بحال سرکشی سزا کا حکم سُنا دے تو اسے کس بولی میں مناظرہ کہتے ہیں شاید یہ زمین کے طبقات زیرین کی بولی ہوگی جہاں آپ کے مولویوں امیر حسن امیر احمد کی گرہ صفت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کبھی چھ کبھی سات مثل بستے ہیں۔ ہاں شاید اسی بنا پر دربھنگی صاحب اپنے اکابر مثل گنگوہی و تھانوی صاحبان کو فرماتے ہیں کہ تمام عمر مناظروں میں صرف کر دی۔ واقعی بچپن میں ماں باپ سے کچھ مانگا یا کہیں آنا جانا چاہا اور بارہا انھوں نے جھڑک دیا ہوگا جوانی بڑھاپے میں زن و بچہ کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

خود یہ انکار پیش آیا اور آتا ہوگا۔ صاحب ایڈیٹر کی طور پر آپ ہی عمر منافرہ میں کٹی کہ درخواست و انکار کی کشمکش میں گئی مگر اس تقدیر پر شیخ جلی بہادر ان سب مناظرین کے امام ٹھہریں گے جنھوں نے تونگری و زوجہ و اولاد اور اُن کا پیسہ مانگنا سب خیالی پکایا اور اُس پر سر ہلا کر وہ جھٹکا کہ گھڑا زمین پر آیا۔

(۱۶) مسلمانو یہ بھی خیال فرمایا کہ دو بیرجۂ المحدیث میں مقلد و نامقلد وہابیہ کے احزاب ملتہ واحدۃ کے ہاتھوں میں یہ یہود و مشرکین کے ہتھیار سفید و سرخ و زرد و سیاہ جھوٹوں کے انبار اپنی کس پیش بندی کیلئے تھے؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویان پر جو کرمی مار بدوز شمار بجد و حساب پڑنے والی ہے اُس کی روک تو ناممکن قال اللہ تعالیٰ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ نہ اُن پر سے عذاب ہلکا ہو نہ کوئی اُن کی مدد کر سکے۔ مگر دُنیا میں بھی اُنھیں سزا سے چھٹکارا نہیں قال اللہ تعالیٰ وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ بیشک ضرور ہم اُنھیں اُس سب سے بڑے عذاب سے ادھر نزدیک کا کچھ عذاب بھی چکھائیں گے ہندوستان میں اسلام کا کوڑا مردوں نے اُٹھا گیا اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں کا پچّا کھل گیا واحد قہار کو معاذ اللہ جاہل بالفعل بتائیں تسبیح کے بدلے اُس کے لئے ہر عیب و آلائش کا تحفہ لائیں چوری بدکاری ہر ذلت و خواری پلٹے کٹنے مرنے مٹنے سب کا محل و قابل بنائیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپنے بزرگ ابلیس لعین کا علم زیادہ ٹھہرائیں۔ علم غیب میں ہر پاگل ہر
چوپائے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمسری دلائیں کبھی نئی
نبوت کی نیو جمانے کو ختم نبوت میں خاخشائی نکالیں خاتم النبیین بمعنی
آخر النبیین لینے کو خیالات عوام بتائیں امکان نظیر گاتے گاتے حضور پُرنور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چھ سات مثل موجود بتائیں امکان کذب
بکتے بکتے خدا کے کذب بالفعل ہونے کی خباثت پالیں اللہ اللہ نبی ایسے
خدا ویسا اور پھر ان کا اسلام جیسا کا تیسا آہا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ
پھر ان شدید و بیہودہ گالیوں پر جو انہوں نے اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو چھاپ چھاپ کر دی جاتی ہیں کس کی مجال کہ کوئی ان سے پوچھ
سکے کہ تمہارے منہ میں کے دانت تمہارے شیطان کی کتنی لمبی آنت حد
یہ کہ جو ان کا حکم شرعی ظاہر کرے کہ اللہ و رسول کی تکذیب و توہین کرنے
والے کافر مرتد ہیں وہ دائرۂ اسلام کا تنگ کرنے والا ٹھہرے یہ منہ بھر بھر کر
اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گندی گالیاں
دیں اور اس پر جو ان کو اُف کہے وہ بے تہذیب قرار پائے مگر الٰہکا وعدہ
ضرور پورا ہونا عذاب اکبر سے پہلے عذاب ادنیٰ ان کے سروں سے کہاں
جائے الحمد للہ مسلمانوں کے ہاتھ میں قلم کا نیزہ ہے کہ ذوالفقار حیدری کا
کام دیتا ہے قرآن گرز سے جگر چیتے تمام اکابر طائفہ پر صدہا سوالوں قاہر
رسالوں محمدی لشکر ظفر پیکر کے جنگی رسالوں کا متواتر ہجوم گھیر گھیر کر ان کا ناک میں دم کر

لہ جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

روندروندکر لپاٹا کر نیزوں تلواروں ٹاپوں کی دھوم کہیں دوسو سوال کہیں بس کبھی ستر کبھی چالیس کہیں دو سو تازیانے یک لخت اُڑا دیے کہیں اتنے کہ گنتے گنتے ہوش بھلا دیے طائفہ بھر کا دم ناک میں دل تپاک میں جان ہلاک میں ستر مغاک میں ستر ین سماک میں غرض خدا و رسول کے بدگویوں کے لئے ذلت خاک میں لعنت افلاک میں نارِ جہنم ہر دم تاک میں آخر برسوں قرنوں قرن الشیطان کی پارٹی بھر نے سر جوڑ کر جان توڑ کر یہ مکر گانٹھا کہ جواب کی مصیبت سے گردن نکالو گانِ ضعیفاہ کے القا و امداد سے تم بھی نام کو کچھ سوال بنالو مطلا ہے کہ سوال ان علی السوال مکر کی چال دابِ مناظرہ کے قطعًا خلاف ہر عاقل کے نزدیک جنون واعتسافات کے معنے لیے لفظا لفظ بیہودہ بے قاعدہ بات کا وہ جواب نہ دیں گے اپنے ۲۵ برس کے سوالوں رسالوں کے جواب کا تقاضا کریں گے اس کے لئے یہ تمہید گڑھو کہ تم نے کبھی نہ کیا اور ہماری تو عمر مناظرہ میں گزری تم گوشہ نشین رہے اور ہم بازاری رہگزری یہ وہ پیش بندی تھی جو احزاب متفقہ نے اُن سفید سُرخ زرد سیاہ جھوٹوں سے گڑھی یہ دمدمے باندھ کر اللہ[1] و رسول سے لڑائی باندھ کر فوج پادری اسکاٹ المعتدی سوالوں کی ڈھالوں میں آگے بڑھی پاؤں کو ستم ہی کچھ نام کی شرم آڑے تھی کہ سارے جہان میں غوغا پڑ جائے گا۔ چپ میں تو کچھ پردہ ڈھکا ہے یوں سارا بھرم قطعًا بگڑ جائے گا ہر جاہل سا جاہل بھی نفت کر دے گا کہ او گروہ بیوکیش ۲۵ برس کے سوالوں رسالوں کا جواب

---

[1] جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہضم اور اُلٹے سوال پیش یہ کیا داب ہے کون سا قانون ہے کچھ سعقل
سے لگاؤ ہے یا پکا جنون ہے متعہذا خصم اگر اپنے ۲۵ سالے شکاروں کو
سامنے دیکھ کر کھڑا ہو گیا تو پھر اسی قہر کا سامنا ہے تھمائے نہ تھمے گا جسے
تھامنا ہے اس سے اپنے کسی نوسکھ نوپرواز کو اگوا بناؤ خصم کسی طرح التفات نہ
کرے وہ صورت سامنے لاؤ کہ ایک تو ۲۵ سال کے بعد سوال علی السوال دوسرے
جن سے مناظرہ وہ مستورین پردہ ہیں اور لونڈوں سے مقال یوں جُل چل
جائے گا جعلی جال میں احمق تو آئے گا اس لئے چھانٹ کر وہ نوسکھ تجویز
ہوئے جنھیں [illegible] کے [illegible] کی طرح [illegible] لگنے [illegible] پر نہ لگے اس پر بھی نوسکھ
کا کلیجہ دھک دھک کرتا علاالنعم محض بے معنی خوف تھا خصم طائفہ ایسا
نہیں کہ اصل ہفتم کی وضع فطری بلکہ خلاف احکام چلائے کہ ہراسے طائفہ جن سے
مخاطبہ جن پر مطالبہ اُن پردہ نشینوں کو چھوڑ کر نوپرواز اطفال کو منہ
لگائے مگر روباہ وشوں کو غیرالٰہی کا ڈر کہاں جائے لہٰذا فکر رہی کہ نوسکھ
کی دوسراہت کو ایک ایسا ہی اور ہاتھ آئے سال بھر ڈھونڈھا اپنے طائفہ
میں کوئی نہ ملا ناچار استعانت بالغیر کا شرک اوڑھا صاحب ایڈیٹر کو
اُن سب گنوں میں دربھنگی صاحب سے بھی اونچے پائے پر پا کر اُن سے
گنٹھ جوڑا جوڑا یوں احباب متفقہ کے پیر یا دری اسکات المعتدی
نے ۲۵ سالہ سکوت طائفہ کا بھانڈا پھوڑا آن نوسکھوں پر تو اصل ہفتم
دیکھ چکے اُن پردہ نشینوں کے مقابل اصل چہارم پر نظر ہے مسکانو! یہ
ان کا کیسا مکر خبیث و کید ضعیف تھا اور ہونا ہی چاہیے کہ اِنَّ کَیْدَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیفاہ

(۱۷) مسلمانو ع خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے ٭

پردہ نشینوں کی چال تو یہ تھی کہ جتیا نکلو حیا کا گھونگھٹ اُلٹے نکلو کہ ہم نے تو
عمر بھی مناظرہ میں گنوائیں تم نے آج تک کیا ہی نہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ ابتدائی
سوال ہیں نہ کہ خلاف قانون سوال علی السوال مگر خدا کا دھرا کہاں جائے
اُن کے بیریا دری اسکاٹ المعتدی تمہید سوال میں یوں ندا پر آئے
برہ کی شادی کے رنگ رچائے اخیار امت کی تضلیل وتکفیر میں آپ نے
کوشش فرمائی علما نے جو مسائل بیان فرمائے تم اُن کے نہایت بدنما عنوان
عوام کے سامنے بیان کر کے اُن کو علماء سے متنفر کیا علما میں کسی نے آپ کو
قابل خطاب نہ سمجھا کسی نے اُس کو موجب ترقی درجات خیال کیا کیونکہ
اظہار حق کے واسطے پہلی تحریرات کافی ہیں اس وجہ سے آپ کو دھوکا ہو گیا
کہ اب میرا مد مقابل کوئی نہیں آپ بھی خوب کھل کھیلے ادھر بہت سے عوام
اور ناواقف دھوکے میں پڑ گئے عوام اور بعض خواص کالعوام کے رفع
اشتباہ کے واسطے بندہ نے آپ سے گفتگو کا ارادہ کر لیا ہے صفحہ ۱۶ سے ۱۷
تک یہ آٹھ فقرے ہیں کہ اُن کے تمام جھوٹوں سارے مکروں کے پر کترتے
ہیں اوّلاً پہلا اور دوسرا فقرہ ساتویں اور آٹھویں سے ملا کر دیکھیے صاف
کھلے گا کہ جن کی تضلیل وتکفیر ہوئی جن کے اقوال کی تذلیل وتشہیر ہوئی اہل اسلام
جن سے متنفر ہوئے اُن کے نزدیک دھوکے میں پڑے انھیں کی حمایت مدنظر
ہے انھیں کا خون یوں جوش پر ہے۔ ثانیاً تیسرا اور چوتھا صاف کہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اکابر طائفہ سُن کھینچے رہے کسی کو مقابلہ کی تاب نہیں اور بات بنانے کو یہ حیلہ کہ خصم قابل خطاب نہیں خدا و رسول کو جو گالیاں دی ہیں وہی ترقی درجات کو کافی ہیں تا آنکہ پانچواں اور چھٹا علانیہ مظہر کہ خصم خوب کھل کر برسا اس کے مقابل کوئی نہ آیا دیکھئے کیسا کھلا اقرار ہے کہ خصم مناظر اور طائفہ فرار ہے ملاحظہ ہو انھیں آٹھ فقروں نے اُن کے اگلے پچھلے جھوٹوں مکروں کو کیسا چاروں شانے چت کر دیا حجۃ اللہ یوں قائم ہوتی ہے والحمد للہ العلی الاعلیٰ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ م لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ہم مسلمانوں کو اہل علم کی طرف توجہ دلاتے ہیں خدارا انصاف اسکات المعتدی کے سؤال علی السؤال عجز طائفہ پر کیسی دلیل صاف جو اصلاً کسی عاقل کے نزدیک کسی قانون کی رو سے استحقاق جواب درکنار قابل التفات نہیں ہو سکتے مسلمانو خدارا انصاف فرض کیجئے کہ یہ دونوں تو سکھ نہیں بلکہ اکابر طائفہ ہیں بلکہ جن بڑوں سے ہمارا مخاطبہ ہے یہ ان کے بھی بڑے اور شیخ الطائفہ ہیں یعنی یہ ہوا کہ انھیں چھوڑ کر انھیں لیا مگر ہمارے سوالات کہ سالہا سال سے جن کا تقاضا ان پر سوار ان کے جواب سے یکسر فرار اور اپنی طرف سے سوال کا اظہار اگر یہ روا ٹھہرے تو مناظرہ کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے کوئی جاہل سا جاہل کسی امام اجل سے بند نہ ہو سکے آخر مخالف بند یوں ہی ہوتا ہے کہ خصم کی بات کا جواب نہ دے سکے۔ جب بغیر جواب دیئے سوال لازم دینا جواب ٹھہرے تو نہ سوال متناہی نہ زبان مقلوج پھر یہ سلسلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیونکر زکے الحمدللہ یہ اسکات المعتدی کا پہلا جواب کافی و وافی ہے جس سے عدول نرا مکابرہ کھلی بے انصافی ہے۔

(۱۸) ہاں ہاں کہاں ہیں بالا مناصب وسیع المناقب جناب مولوی تھانوی صاحب دیکھئے دنیا چل چلاؤ پر ہے۔ نانوتوی صاحب جان وتن سے مرگئے گنگوہی صاحب دین و دنیا سے گذر گئے نذیر حسین دہلوی صاحب مفر نہ پاکر مقر گئے امیر حسن سہسوانی تلاش اشتال میں طبقۂ زیریں اتر گئے رسالوں کے انبار سوالوں کے قرضے گردن پر دھرے سکون لے کر [illegible] آپ رہ گئے خدا سے شرمائیے بندوں سے لجائیے انھیں کے رستے آپ بھی نہ جائیے اللہ جانتا ہے ہم کو آپ حضرات سے نہ کوئی دنیوی خصومت نہ ذاتی مخالفت نہ رسائل و مسائل سے تعلی مراد نہ خالی ہار جیت بلا ضرورت دینی مفاد نہ کسی سے تو تو میں میں کی حاجت نہ اسکی فرصت نہ شرعًا اجازت صرف احقاق حق و ابطال باطل وحمایت عزت وعظمت خدا و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کام اور مقصود تائید خواص وتسدید عوام آپ حضرات کبرائے طائفہ کو محض اس لئے مخاطب کیا جاتا ہے کہ ہدایت پائیں تو اتباع واذناب بھی راہ پہ آجائیں اور مغلوب ہوں یا فرار ہی پر قرار لازم جیسا کہ بعونہ تعالیٰ سالہا سال سے مجرب ومشہود تو بحمدہ تعالیٰ حجۃ اللہ قائم اصاغر سے مخاطبہ میں یہ دونوں فائدے مفقود سوالات بطش غیب کے ساتھ بھی اس کا اعلان موجود پھر یہ کیا مصیبت ہے کیا آپ حضرات میں کسی کے

[illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ آنکھ نہ کان یا لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ آپ کی شان ہم نہیں کہتے کہ تم نہ ڈرو آپ ڈرتے ہو تو اپنا وکیل کسی کو کرو اس میں دربھنگی صاحب ہوں یا صاحب ایڈیٹر یا کالا چور یا پڑا وے گا۔۔۔ آپ کی توکیل سے ہمیں سب برابر اور یہ بھی نہ منظور ہو تو آپ ہی فرمائیے کہ آپ سے تصفیہ امور دینی کی کیا صورت للہ انصاف یہ کون سا دین یہ کہاں کی دیانت کہ اللہ و رسول کو یوں گالیاں دیجئے اور جب مسلمانوں کا عالم اس کا تصفیہ چاہے تو یوں پردہ نشینی کی آڑ لیجئے ۳ سال کے بعد اپنے پرانے بے تمیز نو سکھ سامنے کیجئے اور وہ بھی یوں کہ اُن کے حلق میں کبھی جواب نہیں بلکہ اُلٹے سوال علی السوال کی آڑ میں سایہ نشین ع

تف بریں دین و دیانت تف بریں شرم و حیا

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلان۔ اعلان۔ اعلان۔ مناظرہ۔ مناظرہ۔ مناظرہ۔ حاضر شو۔ حاضر شو۔ حاضر شو۔ العجل۔ الساعۃ الوحا کہئے کب تک آپ بذات خود جوابوں کی کلفت اٹھائیے گا یا دربھنگی صاحب یا صاحب ایڈیٹر یا جو آپ کا مشکلکشا ہو سکے اُسے اپنی طرف سے جواب دہی کا وکیل بنائیے گا۔ ؎

کھول دو چلمن کہ تم پر ذرہ ذرہ فیض نا ہو۔ وصال دے آپ چھپتے ہو چھپو بات چھپاتے کیوں ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۱۹) ہاں جناب تھانوی صاحب اصل اوّل و دوم محفوظ رہے سب سے زیادہ اہم یہ ہے کہ پہلے اسلام قبول کیجئے اس قابل بنئے کہ علمائے اسلام آپ کو کلمہ گو و اہل قبلہ کہہ سکیں قطعی اجماعی کفر و ارتداد سے باہر بتائیں اس کے لئے حسام الحرمین و تمہید ایمان بآیات قرآن کے اعتراضوں سے تخلصی ضرور ہے خواہ یوں کہ ان تمام اعتراضوں اور علمائے حرمین طیبین کے فتووں کی غلطی کا ثبوت دیجئے اور نہ دے سکئے تو جس طرح اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علانیہ گالیاں چھاپیں یونہی علانیہ ان کفروں سے توبہ اور ان سے اپنی بیزاری۔ کفر و ارتداد سے اپنی توبہ شائع کیجئے کہ حدیث میں ارشاد ہے السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ اور ان میں بھی اہم و اعظم باری عزوجل کی تکذیب بالفعل کا مسئلہ ہے کہ اس نے تمام مسائل ایمان و قرآن کی یکسر جڑ کاٹ دی قاتل کا قبر بالاستیعاب جملہ جمیع تمام انواع و اقسام ارتداد و کفر سے پاٹ دی۔ تم کو گمان تھا کہ یہ ناپاک خبیث ملعون ہر ملعون سے بدتر ملعون مسئلہ کہ گنگوہی صاحب کا ایجاد بندہ ہے انھیں سے آغاز تھا انھیں کے ساتھ اس کا بد انجام ہو گیا اذناب میں کوئی اتنا جیوٹ منچلا نہ ہوگا جو یوں منہ پھاڑ کر واحد قہار کو جھوٹا کاذب کہنا الحمد دین کا مذہب بتائے گا خدا کو سچا یا جھوٹا ماننا حنفی شافعی کا سا سہل اختلاف ٹھہرائے گا جس ملعون لعنہ اللہ ولعن من حماہ مراحۃً اس واحد قہار کو جھوٹا کہہ دیا اسے مسلمان سنی حنفی بنائے گا الا لعنۃ اللہ علی الظلمین ۰ آپ حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

وبقیۂ ذریات پر کسی ایسے مرتد کو مرتد نہ ماننے بلکہ عالم دین و پیشوائے مسلمین
جاننے کے سبب یہ کفر عائد ہوتا یہ معلوم نہ تھا کہ مرتد مردہ اور ارتداد
زندہ۔ آپ کا پادری اسکاٹ المعتدی بعینہ حرف بحرف یہی
ندائے ملعون سناتا آیا اس نے اپنے جدامجد یعنی استاد استاد سے بیتھا پاکر
سوال ۵۲-۵۳-۵۴ میں اسی ہر غلیظ سے بدتر غلیظ گندگی کو پھیلایا
مسلمانو مسلمانو کیا تم میں اسلام کا اتنا نام و نشان بھی نہ رہا کہ
اللہ واحد قہار کو جھوٹا بتانے والوں کو کافر مرتد جانو۔ خدارا
ایمان تو تصدیق ہی کا نام تھا جب صاف صریح جھوٹا کہکر بھی
ایمان باقی رہا تو ایمان نام کس جانور کا ہے ہاں ہاں جناب
تھانوی صاحب اور ان کے سب اولیٰ تھانوی صاحب اکھٹے
ہو جاؤ اور پہلے اسی کا ثبوت دو کہ تم خدا کو صریح جھوٹا کہہ کر
بھی مسلمان بنے اس کے بعد ان باقی گالیوں کا مرتبہ ہے جو تم سب نے
اللہ و مصطفیٰ کو دیں جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیسرا مرتبہ تمھارے
بقیۂ کفریات کا ہے جن کے رد میں سبحٰن السبوح۔ کسل السیوف۔
الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا اٹھارہ برس سے شائع ہو رہے ہیں چوتھا مرتبہ
بقیۂ سوالات و رسائل متعلق عقائد کا ہے پانچواں مرتبہ سوالات دفع زیغ
و زاغ وغیرہ فرعیات کا ہے رتبہ رتبہ نبٹتے جاؤ پھر کچھ ہوس باقی رہے
تو اس میں تمہیں احداث سوال کا اختیار ہوگا ہے کچھ ہمت۔ ہے کچھ
غیرت۔ آئے توبہ۔ خدا نے دیوبندی وثنائی احزاب میں غیرت کا حصہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رکھا ہی نہیں۔ غیرت دیوبند یا امرتسر کی منڈی بازار میں بکتی نہیں کہ مول
لے آئیں محتاج خانوں غریب فنڈوں میں بٹتی نہیں کہ بھیک مانگ
لائیں یہ تو تھانوی صاحب انبہٹی صاحب محمود حسن دیوبندی
صاحب اور بالکل ان کے ہمخیال ہوں تو مولوی احمد حسن امروہی صاحب
سے گذارشیں تھیں اور اگر در بھنگی صاحب کے سر وکالت کا ٹوکرا دھرا تو
وہ حامی ندوہ بھی ہیں اُن پر دو مجموعہ سوالات علی الندوہ کا قرضہ بھی سوار
ہوگا جن کی ابتدا سوالات حقائق نما جس کی طبع کو ۱۴ سال ہوئے
اور اب تک انتہا سوالات علما جسے چھ سال گزرے اور اگر یہ پلیڈری
دیکھو ماسٹر ایڈیٹر اے سچ اگر تم کچھ یا لو ان پیڑا ولولے تیسرے نمبر
میں چابک لیت پڑے گا یہ وہ در امرتسری کا تقاضہ چڑھے گا جو بیس
خود ان کے کفر و کفریات واضح کئے ہیں پانچویں نمبر میں حاجز السجوع
بڑھے گا جس میں ان کے گل فی الکل بالکل گل در گل کئے گئے ہیں۔ میاں تجھو
ترتیب وار چلو۔ وہ طوفان بدتمیزی نہ ہو کہ قادیانی مرتد تو مراحہ اپنی نبوت
کا ادعا پھیلائے مرسلین اولوالعزم کو گالیاں سنائے اور مناظرہ ہو رہا
ہے حیات مسیح میں ہاں یہی ضرور تھا کہ نئی نبوت کی ٹھیکا داری مرسلین اولوالعزم
پر دشنام باری خود پلوران کے اکابر کر چکے اس میں مناظرہ کیا کرتے صاحبو!
کسی رئیس کا بیٹھ یا سر ٹھونک دینا اگرچہ سچ بھی ہو تو جاہل کو عالم یا پاگل
کو عاقل نہیں کر دیتا۔ بہ ترتیب چل کر ۲۵ سال کے پھیلے ہوئے مناظرے
سمیٹ لو پھر جو چاہو ریز کرو ورنہ پہلو بدلنے بچ کر نکلنے جوڑ چلنے احمقوں کو چھلنے

[illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کام نہیں چلتا تم نے نہ سنا کہ سچے مسلمانوں کا سچا خدا فرماتا ہے۔ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ بُرا مکر اپنے صاحب ہی کو لے کر ڈوبتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین۔

(۲۰) آجکل ہمیشہ مکار غدار عیار لوگ مناظرۂ تحریری سے بھاگ کر زبانی تو تو میں میں کی رٹ لگاتے ہیں جس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنا جہل بھی نہ کھلے اور کہنے کہنے کا رستہ بھی ملے۔ اوّل تو تحریر کو لیاقت چاہئے زبان سے بک بک کرنے پر ہر جاہل قادر ہے دو چار لٹے پیدے لغت یا بعض مصطلحات فنون کچھ سنا کر سیکھ لئے اور موقع بے موقع اگل چلا دو چار عوام کالانعام میں [illegible] مقابلہ میں اگر تحریر [illegible] دام کھلتے ہیں تماشا یہ ہر عاقل جانتا ہے کہ لفظ منہ سے نکل کر ہوا میں غائب ہو جاتے ہیں جہل و مکابرہ والوں کی اسی میں بڑی پناہ ہے جو چاہا بک لیا جب پکڑا پڑا جھٹ پہلو بدل دیا صاف مکر گئے کہ ہم نے یہ کب کہا تھا وہ کہا تھا۔ چلئے اصل بات بالائے طاق رہی اور گفتی نگفتی میں گفتگو آپڑی۔ پھر اس سے بڑھ کر خلاف اشاعت کا بڑا موقع رہتا ہے ہارے بھاگے اور جا کر چند فقرے جی سے جوڑ کر چھاپ دیئے کہ ہم نے یوں کہا خصم نے یوں کہا ہم نے جواب دیا وہ چپ رہے۔ جیسا کہ صاحب ایڈیٹر اینڈ کو کی عملی کارروائیوں سے آشکار ہے یہاں یہ گنگر جلی بک کر اٹھے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا بھی علم غیر محدود ہونے میں تامل ہے پھر فرمایا ممکن و موجود ایک ہی ہیں ملا جلال کی عبارت تک نہ چل سکی اور اہلحدیث میں چھاپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیا کہ ہم ساکت کر آئے اسی لئے اہل کذب ہمیشہ زبانی زق زق مانگتے ہیں۔
مسلمانو! زبانی بات میں بہنے کرنے کی جگہ نہ ہوتی تو معاہدوں کی دستاویزیں
دستاویزوں کی رجسٹریاں کیوں رکھی گئی ہیں کیا تحریر کی ضرورت پر تمام
اہل عقل کا اجماع نہیں بلکہ یہ صرف عقلی مسئلہ نہیں مسلمانوں کا دینی مسئلہ بھی
ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ اے ایمان والو جب کسی معین میعاد تک باہم
کوئی اُدھار کا معاملہ کرو تو اُس کی لکھت کر لو عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے جب یہ آیت کریمہ اُتری رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کہہ کر جاتا ہے رواہ ابو داؤد الطیالسی والامام احمد
وغیرہ واحد یعنی لکھنے کا حکم اس لئے فرمایا کہ کہیں پلٹ نہ جائے سبحان اللہ
دس بیس روپے کے لئے یہ احتیاط ضرور اور اصل دین میں حروف و مجوز
لاجرم تحریر سے انکار اور زبانی زق زق پر اصرار وہی کرتے ہیں جنہیں
کہنا کرنا منظور۔ یہ مناظرہ نہیں وہی تو تو میں میں ہے جس کا حال اصل ہفتم
میں مسطور ہے ۲۷ برس ہوئے رسالہ فتح خیبر[۱۳۰۰] میں بھی اس کی اطلاع کر دی
تھی اور اب عام اعلان کیا جاتا ہے کہ گفتگو اگرچہ بالمواجہہ ہو مگر جو کچھ
کہا جائے زبانی قلم سے کہا جائے لکھ کر سنا دے اور وہ کاغذ اپنے دستخط
کرکے فریق کو سپرد کر دے وہ اس کا جواب لکھ کر سنا دے اور دستخطی کاغذ
فریق کو دیدے اس کے بغیر خالی زبانی زق زق ہرگز منظور نہ ہوگی۔
غرض ہمارے یہاں مناظرے کے یہ تین اصول اہم ہیں جو عقلاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نقلاً قطعاً مقبول ہیں ہمارے سُنّی بھائی ہمیشہ ان کو یاد رکھیں کہ مکاروں
غداروں کذابوں عیاروں کے چھل سے بچیں اصل اوّل مناظرہ میں
اہم فالاہم کی ترتیب ضرور جو اہم کو چھوڑ کر غیر اہم میں اُلجھنا چاہے
مجنون و ناقابل جواب ہے۔ اصل دوم سوال علی السوال عاجزوں کی
چال۔ جو کسی عاقل کے نزدیک اصلاً مستحق جواب نہیں۔ پھیلا ہوا مناظرہ
پہلے انجام کو پہنچا لینا ضرور اصل سوم جو کہا جائے زبان قلم سے ہو
اگرچہ بالمواجہ جس کا طریقہ ابھی مذکور ہوا تھانوی انبہٹی دیوبندی
[illegible] ان تینوں اصول پر قائم ہو کر
جب چاہیں تصفیہ نزاع کو سامنے آئیں آپ ڈرتے ہیں تو درجلی
یا آئندہ تحریر لے جئے اپنا منہ کالا جانیں ایسے اپنی مہروں سے وکیل بنائیں
کسی صورت سے ۳۵ سال کے مناظروں کا جواب تو دو ارے
تم میں کوئی زندہ ہے خدا[1] و مصطفیٰ[2] کو گالیاں دینے کے مردتھے
تصفیہ چاہتے وقت پردے میں نہ بیٹھو غیرت غیرت غیرت
غیرت شرم شرم شرم مگر حاشا شرم چہ کتی ست کہ پیش دُشنامیاں بیاید
ہم کہے دیتے ہیں کہ ان میں کوئی نہ آئے گا خدا و رسول کو سڑی سڑی گالیاں
دینے دلانے کے مردوے بحمد اللہ تعالیٰ مرد میدان نہیں ہوتے یاد رکھو کہ

غیرت دلانے والا مناظرہ کا اعلان

---

[1] امروہی صاحب بشرط مذکور جس کے لئے صرف اس قدر ضرور ہے کہ ان دُشنامیوں کو کافر نہ کہتے ہوں نہ ہوں جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

[2] جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مگر جعل فریب چال سے کام نہ چلے گا عقل و نقل کے اصول مسلمہ و آب مناظرہ قانون حق پسندی کے خلاف دو نہیں سو لوٹے لا رے شامت کے مارے پیش کرو سب ایہم بر علم ہوں گے اہم امور سے جان بچا کر پہلے مناظروں سے عاجز آ کر لکھ سوال علی السوال تراشو سب پامال تہِ قدم ہوں گے اور جب تک تم زندہ ہو تم سے مطالبہ جاری رہے گا یہاں تک کہ غیرت کھا کر سامنے آؤ یا اپنے اُن اگلوں کے پاس تم بھی پہنچ جاؤ آخر معاملہ حشر پر اُٹھ رہے گا وہاں دین کا مجدد ان شاء اللہ العزیز عرض کرے گا کہ الٰہی یہ ہیں جنھوں نے تجھے اور تیرے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سڑی سڑی گالیاں دیں یہ ہیں [illegible] جتنے سوالوں لتے رسالوں کے نیچے مارے مگر یہ نہ جواب پر آئے نہ صواب پر آئے بلکہ صاف کہہ دیا کہ معقول بھی کر دیجئے تو ادبی سمجھ جاؤں گا۔ تم سے ہو سکے تو یہ جواب دے لینا کہ الٰہی ہم نے ۲۵ سال مغزیں اُٹھا کر یہ کھیل کھیلا تھا کہ جوابوں کے عوض سوال علی السوال لے کر دو بچے خواندہ قابل نیک صالح مسکین کھڑے کئے تھے کہ بات بدل جائے آفت ٹل جائے اس نے نہ ہماری بے بسی پر خیال کیا نہ اُن صالح نیک بچوں کی بیکسی پر ترس کھایا اور اپنا ۲۵ سال کا قرضہ ہمارے ہی دم پر سوار رکھا ہم نے تو فقط اتنی ہی بات کی تھی کہ تجھے اپنا سمجھ کر گالی دی تھی تجھے جھوٹا کہا تھا وہ بھی تیرے نفع کو کہ ان لوگوں نے محمد [1] کو بڑھا کر ناممکن النظیر ٹھہرا دیا تھا

---

[1] ہم مسلمان کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ غفرلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور تیرے کلام وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے یہ فساد پھیلا
تھا اس لئے ہم نے تجھے جھوٹا کہہ دیا کہ یہ فساد تو مٹے یہ بھی تیرے ہی بھلے
کو کیا تھا کہ تیرے سوا کسی نبی یا رسول کی توقیر نہ ہونے پائے اور اسی لئے
تیرے نبی کو گالیاں سنائی تھیں خود ہمارا امام تقویۃ الایمان میں
جو بڑے چمار کہہ چکا تھا اس ہمارے مخالف نے اتنی سی بات پر یہ سخت
بے تہذیبی کی کہ ہم پر کفر کا حکم جڑ دیا۔ غرض تم سے ہو سکے تو خدا کو یہ
جواب دے لینا تمھارے یہ یادر ہوا عذر اگر وہاں چلیں تو ہم یہاں
بھی تمھاری پاس ہیں وہ بہتر حاکم عادل ہے جو اللہ بہتر فیصلہ فرمانے والا
ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ
وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین آمین وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فقیر سید محمد عبدالرحمٰن
قادری برکاتی غفرلہ

یہ اسکات المعتدی کا پہلا جواب ہے۔ اس میں دو پرچہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ر
جولائی و ۲۰ر اگست سنہ ۹ھ کی بھی خبر لی گئی ہے۔ اسکات المعتدی کا دوسرا جواب الصمصام
الحیدری ہے اور تیسرا جواب اہلاک المرتدی ہے۔ یہ دونوں چار باغ سنی کے باقی دو باغ
ہیں۔ ظفر الدین الجید اور ظفر الدین الطیب پہلے دو باغ ہیں۔ ظفر الدین الطیب مطبوع
سنہ ۱۳۲۶ھ کے آخری صفحہ میں درج تھا کہ "اگر اس سے پہلے دیوبندیوں کے ہوش درست
نہ ہوئے تو بعون اللہ تعالیٰ وہ دونوں بھی حاضر کر دئے جائیں گے وباللہ التوفیق" ۱۸ر شعبان
شام پنجشنبہ کو اسکات المعتدی یہاں آیا۔ آج ۲۰ر شعبان روز دوشنبہ کو بحمداللہ تعالیٰ
جواب چھپ کر طیار ہو گیا جلسہ عام خاص سرائے میں اگر مولوی تھانوی صاحب آئے تو ہمیں
پہونچا دیا جائے گا ورنہ رجسٹری مرسل ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۳ ۹۳ ۱۳ ۹۳
مکائدِ ظفر الدین معروف بہ قرانِ مضراب

نبسمل و نحمد و نصلی و نسلم

سوالات آنجناب مولانا عبدالسلام صاحب لکھنوی صدر مجلس شرائط مناظرہ بھیونڈی منجانب دیوبندیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

آپ کی زبان پر یہی رہتا ہے دیوبندی علماء کافر ہیں اور آپ مناظرہ میں اس کفر کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں لہذا گذارش ہے کہ کفر و ایمان کا فیصلہ کرنے کے لئے حسب ذیل بطور اصول کو موضوع پہلے سے حل کر لینا ضروری ہے

(۱) اسلام و کفر سنت اور بدعت کی تعریف کیا ہے (جزو ۳۴ و ۳۵ اسکات المعتدی)

(۲) اہل قبلہ اور اہل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کون لوگ ہیں۔ ان کی تکفیر اہل سنت کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔ (جزو ۳۲ اسکات المعتدی، ۱۸ نسخہ عجیب)

(۳) ضروریات دین (جن کے انکار سے آدمی کافر ہو جاتا ہے) کون کون سی چیزیں ہیں۔ (۲۴ اسکات المعتدی، ۲۷ نسخہ عجیب)

(۴) کافر کی تعریف کیا ہے اور اس کی شرعی علامات کیا ہیں۔ (۱۸ اسکات المعتدی، ۲۴ نسخہ عجیب)

(۵) وہ تاویلیں کون سی ہیں جن کی بناء پر انسان کلمہ کفر کہنے کے بعد بھی کافر نہیں ہوتا اور وہ کون سی تاویلیں ہیں جن کا اعتبار نہیں ہے (جزو ۱۳ اسکات المعتدی، ۲۹ نسخہ عجیب)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۶) اگر کسی کلمہ گو کے کسی کلام یا تحریر میں چند احتمالات کفر اور ایک یا چند احتمالات اسلام کے ہوں تو مذہب اہل سنت اور قول امام اعظم کے بنا پر ایسے شخص کو کافر کہا جائے گا یا نہیں (بحوالہ اسکات المعتدی، بحوالہ نسخہ عجیب)

(۷) ہر ایسے کلام کو جس میں متعدد و مختلف احتمالات ہوں جو شخص صرف کفر ہی پر محمول کرے اور اسلام والے پہلو کو نظر انداز کر دے اہل سنت کے مسلک اور امام صاحب کے مذہب کے رو سے وہ شخص کیسا ہے اس کا کیا حکم ہے (بحوالہ اسکات المعتدی، بحوالہ نسخہ عجیب)

(۸) اہل سنت و جماعت کی تعریف کیا ہے اور وہ عقائد و اعمال کیا کیا ہیں جن کے نہ ماننے یا انکار کرنے سے کوئی شخص اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جاتا ہے (بحوالہ اسکات المعتدی، بحوالہ نسخہ عجیب)

(۹) اہل سنت و جماعت کی رو سے عقائد کی مستند کتابیں کون کون ہیں اور کسی عقیدہ کے استنباط اور دریافت کرنے کے لئے کس درجہ کی دلیل درکار ہوتی ہے (بحوالہ نسخہ عجیب)

(۱۰) کوئی حنفی اگر غیر حنفی مالکی، شافعی، حنبلی، کی نماز میں اقتدار کرے تو اس پر کیا حکم کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ تاریخ مناظرہ سے دس دن قبل تک ان سوالات کا مکمل و مدلل جواب مناظرہ کمیٹی بھیج دیا جائے۔

(دستخط) محمد عبد السلام
۵/۵/۹۳

مطابق ۶ر جون ۳۰ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوالات حضور مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

۷۸۶
۹۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللهم لك الحمد والمنة حب حبيبك ومراعاة عظمته للناس جنه والصلوٰة والسلام عليه سيدنا مولانا محمد قاسم الجنه وعلى اله وصحبه وابنه وحزبه حافظی حقوقه الى جوم بطعنات الناس والجنة

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب قائم مقام آنجہانی مولوی عبد السلام صاحب لکھنوی صدر منجانب دیوبند یہ مجلس شرائط مناظرہ منعقدہ مورخہ ۵ رجادی اولی ۱۳۹۳ھ م تحریر ہے کہ آپ کی جماعت کی طرف سے مجلس شرائط مناظرہ کے صدر آنجہانی جناب مولوی عبد السلام صاحب لکھنوی نے مجلس شرائط مناظرہ کے اختتام پر جب ہم لوگ چلنے کی تیاری کر رہے تھے دس سوالات بذریعہ مولوی ارشاد احمد صاحب فیض آبادی مبلغ دار العلوم دیوبند فقیر کے پاس بھیجا فقیر نے اس کو پڑھ کر اسی وقت برجستہ کہا کہ کلمہ گو مثلاً قادیانی، رافضی کی آپ لوگ بھی تکفیر کرتے ہیں۔ اگر ظاہری کلمہ گو کی تکفیر ہی ان سوالات کی بنیاد نہ ہے تو اس اعتبار سے آپ لوگوں پر بھی یہ سوالات عائد ہوتے ہیں۔ اس وقت جناب قاصد صاحب نے یہ توضیح کی کہ جب اس کا موقع آئیگا دیکھا جائیگا۔ علماء دیوبند کو چونکہ آپ کافر کہتے ہیں اس وقت اسی کے مناظرہ کا وقت ہے۔ فقیر نے مزید گفتگو کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

چاہی تو عزیزی مولانا ارشد القادری صاحب نے سفارش کی کہ جانے دیجئے، لے لیجئے۔ فقیر نے لے لیا۔ اب جوابات لکھتے وقت یہ خیال آیا کہ جواب تو فقیر دیگا ہی لیکن ان کے اور حسب ذیل مزید سوالات کے جوابات آپ سے حاصل کر لئے جائیں جو آپ کے علماء کی تکفیر کی وضاحت میں بقول آپ کے بطور اصول موضوعہ کار آمد ہوں گے۔ لہذا کل سوالات کے جوابات مقام مناظرہ پر مناظرہ کے پہلے ہی دن مناظرہ سے قبل عنایت فرمائیں۔ اور جوابات فریقین کا دست بدست تبادلہ ہو اس لئے کہ دونوں جانب سے اگر تمام جوابات متفق علیہ ہو جائیں گے تو کیا کہنا وہی اعلیٰ درجے کے اصول موضوعہ ہو جائیں گے۔ ورنہ جتنے بھی متفق علیہ ہوں تو وہ اتنا ہی کار آمد ثابت ہوں گے۔

سوال زائد ۱؎ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات خصوصاً حضور اکرم نور مجسم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ توہین کرنے والا کافر ہے یا نہیں؟

سوال زائد ۲؎ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی مصنف حفظ الایمان وغیرہ دیگر اکابر دیوبند کی عبارات کفریہ قطعیہ، متبینہ، متعینہ کے وہ معانی کفریہ جن کے علاوہ مصنفین سے لے کر اذناب تک کوئی بھی کوئی صحیح معنی نہ بتا سکا انکی بنا پر فقیر و دیگر علماء اہل سنت تکفیر کرتے ہیں، وہ معنی کفری ہیں یا نہیں؟ اور ان کا معتقد کافر ہوگا یا نہیں؟ اگر ہوگا تو اس کے باوجود اگر کوئی شخص جان بوجھ کر تکفیر نہ کرے تو اس کا کافر ہونا لازم آئیگا یا نہیں؟

سوال زائد ۳؎ زید اللہ تعالیٰ کو مبدأ فیاض کہتا ہے اور اس پر استدلال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس طرح کرتا ہے کہ فیضان کی ابتدا اس سے ہے۔ زید کا یہ عقیدہ اور استدلال کیسا ہے؟ عمرو اس کے جواب میں کہے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ پر مبدئیت فیض کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس مبدئیت سے مراد باعتبار بعض اشیاء ہے یا باعتبار کل؟ اگر باعتبار بعض اشیاء مراد ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا مبدأ ہونا تو ہر کسگر، ہر کمہار اور کافروں اور جانوروں کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی اس سے ابتداء ہے۔ کسگر، کمہار نئی نئی مورتیں مٹی سے بناتے ہیں سٹیفنسن نے سب سے پہلے ریل گاڑی بنائی، مارکونی نے ریڈیو کی ابتداء، سب سے پہلے پیدا ہونے کی ہو یعنی کی ابتداء ہر بچے سے ہے۔ تو چاہئے کہ کمہار اور کافر اور جانور کو مبدأ فیاض کہا جائے۔ پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو مبدأ فیاض کہوں گا تو پھر مبدئیت فیض کو منجملہ کمالات الالٰہیہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات الوہیت سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جائے تو خدا اور غیر خدا میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام اشیاء کی مبدئیت مراد ہے اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات کا مبدأ نہیں ہے، اگر کسی ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مذکور ہے "خالق کل شیئ" یا مثل اس کے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں عموم و استغراق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حقیقی مراد نہیں کیونکہ اس کا استحالہ اوپر دلیل عقلی ونقلی سے ثابت ہوچکا ہے بلکہ عموم واستغراق اضافی مراد ہے یعنی باعتبار خالقیت بعض اشیاء کے اس پر قدرت کمالات ضروریہ متعلقہ بہ الوہیت سے ہے عموم فرمایا گیا۔ پس اس کا مقتضیٰ صرف اس قدر ہے کہ الوہیت کے لئے جو مبدئیتیں لازم وضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بتمامہا حاصل ہیں ہے۔ الفاظ عموم کا عموم اضافی میں مستعمل ہونا محاورات جمیع السنہ میں بلانکیر جاری ہے۔ اور خود قرآن مجید میں مذکور بلقیس کی نسبت فرمایا گیا" واوتیت من کل شئی " یعنی اس کے پاس تمام چیزیں تھیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس [illegible] اور گیس اور فوٹو وغیرہ ہرگز نہ تھے وہاں بھی اشیاء ضروریہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے پس ایسا عموم مثبت [illegible] جو مذکورہ جوابات سے واضح ہوگیا کہ زید کا یہ عقیدہ اور قول سرتاسر غلط ہے اور خلاف نصوص شرعیہ ہے۔ ہرگز اس کا قبول کرنا کسی کو جائز نہیں۔ زید کو چاہئے کہ توبہ کرے اور اتباع سنت اختیار کرے۔ عمرو کا یہ قول اللہ تعالیٰ کی شان کی تنقیص ہے یا نہیں اور یہ کفر ہے یا نہیں؟

سوال زاید ۲ (الف) مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی بسط البنان میں اپنی ناپاک نیت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ چال چلے ہیں کہ لفظ " ایسا " کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ " ایسا " سے وہی ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی مطلق بعض علم گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

چیز ادنیٰ ہی درجے کی ہو، کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارات آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وھو قولہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے۔ عمرو مذکور بھی اپنی ناپاک نیت پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک چال چلے کہ لفظ "ایسا" کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا مبدأ ہونا واقع میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے الخ نعوذ باللہ منہا بلکہ مراد اس لفظ "ایسا" سے وہی ہے جو اوپر مذکور ہے یعنی مطلق بعض شئی کا مبدأ ہونا ہے گو وہ ایک ہی چیز کا ہو اور گو وہ چیز ادنیٰ ہی درجے کی ہو کیونکہ اوپر بھی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے' اور عبارت آئندہ بھی اس کی دلیل ہے وھو قولہ کیونکہ ہر شخص کو کوئی دلیل بات کرتا ہے جس کی اس ابتداء ہے۔ ان دونوں کی یہ چال کیسی ہے؟ یہ دونوں مردود ہیں یا ایک مردود ہے اور دوسرا مقبول؟ بر تقدیر ثانی وجہ فرق کیا ہے؟

(ب) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بسط البنان میں دوسرا فریب یہ بنایا ہے کہ پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تصریح ہے کہ نبوت کے لئے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو تمام حاصل ہو گئے تھے' انصاف شرط ہے' جو شخص آپ کو جمیع علوم عالیہ شریفہ متعلقہ نبوت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ زید و عمرو و صبی و مجنون و حیوانات کے علم کو مماثل آپ کے علم سے بتلا دے گا؟ کیا زید و عمرو وغیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں؟ یہ علوم تو آپ کے مثل دوسرے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ عمرو مذکور بھی کہے پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں تصریح ہے کہ الوصیت کے لئے جو مبدئیتیں لازم و ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بتمامہا حاصل ہیں، انصاف شرط ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کو جمیع مبدئیات عالیہ شریفہ متعلقہ الوصیت کا جامع کہہ رہا ہے کیا وہ نعوذ باللہ، یزید مستغنون اور کمگروں کمہاروں، جانوروں کی مبدئیت کو اللہ کی مبدئیت کے مماثل بتلا دے گا؟ کیا یزید وغیرہ کو یہ مبدئیتیں حاصل ہیں؟ یہ مبدئیتیں تو انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ ان دونوں کے فریب میں کیا فرق ہے؟

سوال زائد ۵ کیا ان دونوں کی اس چال سے ان ملعون الفاظ کی شناعت اٹھ جائے گی کہ ایسی مبدئیت تو ہر کمگر کمہار کو حاصل ہے، ایسا علم تو ہر پاگل ہر جانور کو حاصل ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL ...

سوال زائد ۶ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی بسط البنان میں تیسری چال یہ چلے ہیں کہ بلکہ اس شق پر جو محذور لازم کیا گیا اس میں غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے چنانچہ مطلق بعض علوم غیبیہ کے مراد لینے پر یہ خرابی بتلائی کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے الخ یعنی اس صورت میں آپ کی تخصیص نہ رہے گی بلکہ زید عمرو وغیرہ بھی اس صفت میں آپ کے شریک و مشابہ ہو جائیں گے۔ حالانکہ آپ کی صفات خاصہ کمالیہ میں کوئی آپ کا شریک و مشابہ نہیں اس لئے یہ شق باطل ہوئی۔ عمرو مذکور بھی ایک نئی چال چلتا ہوا کہے بلکہ اس شق پر جو محذور لازم کیا گیا اس میں غور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے چنانچہ مبدئیت مطلق بعض اشیاء مراد لینے پر یہ خرابی جتلائی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی کیا تخصیص ہے الخ یعنی اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی تخصیص نہ رہے گی۔ بلکہ یزید وغیرہ بھی اس صفت میں اس کے شریک و مشابہ ہو جائیں گے۔ حالانکہ اسکی صفات خاصہ کمالیہ میں کوئی اس کا شریک و مشابہ نہیں ہے اس لئے یہ شق باطل ہوئی۔ ان دونوں کی اس چال میں کیا فرق ہے؟

سوال زائد ۷: کسی آیت کریمہ کے کسی لفظ کے معنی پر احادیث کریمہ و آثار صحابہ کی روشنی میں اجماع ہونے کے بعد اس معنی کے مفاد کے منافی معنی پیدا کرنا کفر ہے یا نہیں؟ اور ایسا کہنے والا کافر ہوگا یا نہیں؟

سوال زائد ۸: خاتم النبیین کے ایسے معنی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی جدید نبی نہیں ہو سکتا یہ معنی منصوص علیہ اور قطعی طور پر مجمع علیہ ہے یا نہیں؟

سوال زائد ۹: جو شخص اس معنی کو منصوص علیہ اور مجمع علیہ مانتا ہے اور اسے ضروریات دین میں سے قرار دیتا ہے وہ شرعاً مصیب ہے یا خاطی؟ اگر خاطی ہے تو کس مرتبے کا؟ یعنی اس خطاء کی بناء پر وہ کافر ٹھہرے گا یا فاسق یا معمولی خاطی یعنی نہ کافر نہ فاسق؟

سوال زائد ۱۰: حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا جو قرآن شریف میں منصوص اور مسلمانوں کے ضروریات دین میں سے ہے صرف یہ لفظ ضروریات دین میں سے ہے معنی خواہ کچھ گڑھ لیجئے یا ان کے کوئی معنی ضروریات دین میں سے ہیں؟ بر تقدیر ثانی وہ معنی کیا ہیں؟ مدلل لکھئے۔

THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال زائد ۱۲ ایسی عبارت جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی دوسرے مخلوق کا اعلم ہونا لازم آئے حضور کے لئے گالی ہے یا نہیں؟ فقط

وھو الہادی الی سواء السبیل ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ۔

فقیر محمد حبیب الرحمٰن قادری غفرلہٗ
(دستخط حضور مجاہد ملت)
۱۴ رمضان المبارک ۹۳ھ

مضمون بالا موصول پایا
مطابق ۱۲ اکتوبر ۷۳ء
(دستخط شیر احمد اٹھی)
روز جمعہ مبارکہ
الہ آباد

WWW.NAFSEISLAM.COM
NATIONAL DIRECTORY
AHLESUNNAT WAL JAMA... 21.10.1973

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جوابات حضور مجاہد ملت علامہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ

۷۸۶
۹۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ذی الجلال مستجمع جمیع صفات الکمال المتنزہ عن کل تغیر و زوال المتقدس عن النقص والمحال وکفی۔ کفی اللہ المؤمنین القتال والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ الی یوم السوال۔

جناب مقام آنجناب مولوی عبدالسلام صاحب لکھنوی

جناب کے سوالات مورخہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۷۴ء کے جوابات حسب ذیل ہیں

MAKTABAH
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLE SUNNAH

(۱) متکلمین محققین کے نزدیک اسلام اور ایمان ایک ہی ہے جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے والایمان والاسلام واحد اور ان کے نزدیک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جن امور کو لانے کا ضرورۃً علم معلومات تفصیلیہ میں تفصیلی طور پر اور معلومات اجمالیہ میں اجمالی طور پر ہوا ہے ان سب کی تصدیق ہے جیسا کہ مواقف میں ہے الایمان فی اللغۃ التصدیق..... واما فی الشرع وھو متعلق ماذکرنا من الاحکام فھو عندنا وعلیہ اکثر الائمۃ کالقاضی والاستاذ التصدیق للرسول فیما علم مجیئہ بہ ضرورۃ فتفصیلاً فیما علم تفصیلاً واجمالاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فی ما علم اجمالا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جن امور کو لانے کا علم ضروری ہوا ہے ان میں سے کسی میں آپ کی تصدیق نہ کرنا کفر ہے جیسا کہ مواقف میں ہے الکفر وھو خلاف الایمان عندنا تصدیق الرسول فی بعض ما علم مجیئہ ضرورۃ۔ سنت دین میں سلوک ایک طریقہ ہے بغیر افتراض و بغیر وجوب جس کے قائم کرنے کا مطالبہ مکلف سے ہوتا ہے۔ شرح منار ابن ملک میں ہے (وسنۃ وھی الطریقۃ المسلوکۃ فی الدین) التی یطالب المکلف باقامتھا من غیر افتراض ولا وجوب۔ یہ تعریف اکفار الملحدین میں مولوی انور شاہ کشمیری کی نقل کی ہوئی ہے عرفنا السنۃ بما اشتہر عن السلف ومع بطریق المنصوصیۃ سے ثابت ہے۔ شریعت مطہرہ میں بدعت کے دو اطلاق آتے ہیں: ایک اطلاق عام ہے جو حدیث شریف میں من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بھا بعدہ کتب لہ مثل اجر من عمل بھا ولا ینقص من اجورھم شئی ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعمل بھا بعدہ کتب علیہ مثل وزر من عمل بھا ولا ینقص من اوزارھم شئی اور حدیث شریف من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ سے ماخوذ ہے۔ اسی کی تعریف مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں نووی سے منقول ہے البدعۃ .... احداث ما لم یکن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ایک اطلاق خاص ہے جو حدیث شریف ما احدث

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قوم بدعة الا ان فيه مثلها من السنة سے ماخوذ ہے۔ اس معارض سنت بدعت کو بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ پہلے اطلاق عام کے اعتبار سے فقہاء نے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں جیسا کہ شامی میں ہے (قوله اى صاحب بدعة) اى محرمة والا فقد تكون واجبة كنصب الادلة للرد على اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كاحداث نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن فى الصدر الاول ومكروهة كزخرفة المساجد ومباحة كالتوسع بلذيذ المآكل والمشارب والثياب۔ اور دوسرے اطلاق کے اعتبار سے حدیث شریف کل بدعة ضلالة وارد ہے۔ مرقاۃ میں ہے وقوله كل بدعة ضلالة عام مخصوص۔ نیز ملا علی نے مطلقاً ہر بدعت کو سیئہ بتانے والوں کو جاہل بتایا ہے۔ شرح مقاصد میں ہے ومن الجهلة من يجعل كل امر لم يكن فى زمن الصحابة بدعة مذمومة وان لم يقم دليل على قبحه۔ جیسا کہ شامی کی عبارت میں گذرا بدعت کبھی واجب بھی ہو جاتی ہے اور ایسا ہی نسیم الریاض میں ہے والمراد البدعة التى هى ضلالة فان البدعة قد تحسن لعدم مخالفتها الشرع وقد تكون واجبة۔

(٢) جو لوگ ضروریات دین پر متفق ہوں ان کو اہل قبلہ کہا جاتا ہے جیسا کہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے اعلم ان المراد باهل القبلة الذين اتفقوا على ما هو من ضرورات الدين كحدوث العالم وحشر الاجساد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

وعلمہ اللہ بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذلک من المسائل جبتک اہل قبلہ میں کوئی علامت کفر نہ پائی جائے ان کی تکفیر اہل سنت کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن اگر ان میں کفر کی علامت پائی جائے تو ان کی تکفیر کی جائے گی۔ اسی شرح فقہ اکبر میں ہے وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لا یکفر مالم یوجد شئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شئ من موجباتہ۔ ایسی صورت میں وہ اہل قبلہ نہ جانیں گے۔ اسی میں ہے کہ اگر کوئی ساری عمر عبادت میں گذارے لیکن علامات کفر میں سے کوئی علامت پائی جائے تو وہ اہل قبلہ میں سے نہ رہ جائیگا۔ فرمایا فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحانہ بالجزئیات لا یکون من اھل القبلۃ۔ جیسے دیوبندیہ وہابیہ نماز روزے سب کچھ کرتے ہیں، اپنے کو حنفی، چشتی، صابری سب کچھ کہتے ہیں، لیکن ان کی کھلی ہوئی علامات کفریہ ہیں کہ وہ شان رسالت علی صاحبہا الصلوات والتحیات کی صریح تنقیص کرتے ہیں جو درجہ متعین تک پہونچ چکی ہے۔ جیسے حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرفعلی میں ہے "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے؟" اور براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ

[illegible]

www.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی رشید احمد گنگوہی میں ہے۔ "الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" اور تحذیر الناس مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی میں ہے" بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔ اور جیسے قادیانی اپنے مسلمان ہونے کا دعوی کرتے ہیں، نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کی کھلی ہوئی علامت کفریہ ہے کہ وہ بعد زمان نبوی جدید نبی کے آنے کو جائز کہتے ہیں بلکہ مانتے ہیں اور مرزا خود مدعی بھی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء بنام اخبار عام لاہور میں ہے " سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (منقول از قادیانی مذہب)

(۳) اللہ تعالی کی جانب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جن امور کو لانے کا ضرورۃ علم ہوا ہے وہ سب ضروریات دین ہیں۔ جیسا کہ جواب اول میں ایمان کی تعریف میں مواقف کی عبارت گزری ما علم مجیئہ بہ ضرورۃ۔ مولوی انور شاہ کشمیری نے اکفار الملحدین میں اس کو اس طرح بیان کیا ہے ضروریات الدین منحصرۃ عندھم فی ثلاثۃ مدلول الکتاب بشرط ان یکون نصا صریحا لا یمکن تاویلہ .... ومدلول السنۃ المتواترۃ لفظا او معنی سواء کان من الاعتقادیات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اوفی العملیات وسواء کان فرضا اونفلا... والمجمع علیہ اجماعا قطعیا۔

(۴) جس کا ایمان نہ ہو وہ کافر ہے۔ شرح مقاصد میں ہے الکافر اسم لمن لا ایمان لہ۔ بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست میں ڈالنا، کلمات کفر کہنا، وغیرہ امور جن کا کفر ہونا دلیل شرعی سے ثابت ہے وہ سب اس کی علامات ہیں۔ نبراس میں ہے (ولا نزاع فی أن من المعاصی ماجعلہ الشارع امارۃ التکذیب) ای علامتہ (وعلم کونہ کذلک) ای امارۃ لہ (بالادلۃ الشرعیۃ کسجود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات) ای النجاسات (والتلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک) مثل الاستہزاء باسم من الاسماء الالٰہیۃ اوحکم من الاحکام الشرعیۃ (مما ثبت بالادلۃ انہ کفر) فان الاجماع انعقد علی ان ھذہ الافعال کفر والثابت بالاجماع ثابت بکلام الشارع (وبھذا) ای بان الشارع جعلھا علامات الکفر (ینحل) ای یندفع (ما یقال) الخ۔ دیوبندیوں کی کتب حفظ الایمان، براھین قاطعہ اور تحذیر الناس کی عبارات کفریہ جو جواب دوم میں گذریں ایسی ہی علامات کفر ہیں۔

(۵) وہ تاویل جو سائغ فی اللسان ہو جس کے لئے کوئی وجہ فی العلم ہو جو صریح لفظ میں نہ ہو اور غایت بعد پر نہ ہو جس کی بناء پر ضروریات دین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں سے کسی بھی امر کا انکار نہ لازم آئے اس تاویل پر متأولین کی تکفیر نہ کی جائے گی
وہ تاویل جو صریح لفظ میں ہو یا غایت بعد پر ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں
ہے۔ فتح الباری میں ہے کل متأول معذور بتأویله لیس بآثم
اذا کان تأویله سائغا فی لسان العرب وکان له وجه
فی العلم۔ نسیم الریاض میں ہے (قال حبیب بن الربیع لان ادعاء
التأویل فی لفظ صراح لا یقبل) لبعد لا غایة البعد۔ اور وہ
تاویل جو ضروریات دین میں کی جائے وہ کفر کو دفع نہیں کر سکتی حاشیہ
عبدالحکیم علی الخیالی میں ہے والتأویل فی ضروریات الدین لا یدفع
الکفر

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۶) اس صورت میں اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی لیکن اگر یہ متعین
ہو جائے کہ کفری کا احتمال اس کی مراد ہے تو مفتی کا فتویٰ اس کو کفر سے
بچا نہیں سکتا۔ اور اگر وہ خود ہی تصریح کر دے کہ کفر ہی کا احتمال اس
کی مراد ہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔ شرح فقہ اکبر میں ہے اذا کان
وجوہ توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی
ان یمیل الی الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ثم
ان کان نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم
وان کان الوجه الذی یوجب التکفیر لا ینفعه فتوی
المفتی۔ اور شامی میں ناقلا عن البزازیة ہے الا اذا صرح
بارادة موجب الکفر فلا ینفعه التأویل۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۷) امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ جو لفظ کفر کو تلفظ کرے گا اس کی تکفیر کی جائیگی۔ مولوی انور شاہ کشمیری کی اکفار الملحدین میں ہے قال ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ مما نقلہ عن کتب الحنفیۃ "من تلفظ بلفظ الکفر یکفر"۔ نیز فرماتے ہیں الذی تحرر انہ بالنسبۃ لقواعد الحنفیۃ والمالکیۃ تشدید انہم یکفر عندھم مطلقا واما بالنسبۃ لقواعدنا وما عرف من کلام ائمتنا فاللفظ اما ظاہر فی الکفر وعند ظہور اللفظ فیہ لا یحتاج الی نیتہ کما علم من [illegible] بین عملنا بما دل علیہ لفظہ صریحا وقلنا لہ انت حیث اطلقت ھذا اللفظ ولم تؤول کنت کافرا وان کنت لم تقصد ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار الظاہر وقصدک وعدمہ انما ترتبط بہ الاحکام باعتبار الباطن فاللفظ اذا کان محتملا لمعان فان کان فی بعضھا اظہر حمل علیہ وکذا ان استوت ووجد لاحدھا مرجح والا سادۃ وعدمہا الاشتغال لثانیہ (منقول از الموت الاحمر)۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ فقہائے کرام کے نزدیک تکفیر کو متبین کافی ہے۔ لیکن متکلمین کے نزدیک تکفیر کے لئے تعیین کی ضرورت ہے۔ ایسے کلام کو جس میں اسلام اور کفر دونوں کے احتمالات ہوں اگر اسے کوئی صرف کفر ہی پر محمول کرتا ہو تو دیکھا جائیگا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہ وہ ایسا بغیر کسی تاویل کے کر رہا ہے یا کسی تاویل سے کر رہا ہے۔ اگر وہ بغیر تاویل کے ایسا کر رہا ہو تو وہ مستحق ذم تو ہوگا ہی، بعض اوقات میں کافر بھی ہو جائیگا۔ اور اگر وہ تاویل سے ایسا کر رہا ہو تو دیکھا جائیگا کہ وہ تاویل غیر سائغ ہے یا سائغ ہے۔ اگر وہ تاویل غیر سائغ سے ایسا کر رہا ہو تو وہ مستحق ذم ہوگا۔ لیکن اگر وہ تاویل سائغ سے ایسا کر رہا ہو تو وہ مستحق ذم نہ ہوگا۔ فتح الباری میں ہے والحاصل ان من اکفر المسلم نظر فان کان بغیر تاویل استحق الذم وربما کان ھو الکافر وان کان بتاویل نظر ان کان غیر سائغ استحق الذم ایضا ولا یصل الی الکفر بل یبین لہ وجہ خطئہ ویزجر بما یلیق بہ ولا یلتحق بالاول عند الجمہور وان کان بتاویل سائغ لم یستحق الذم بل تقام علیہ الحجۃ حتی یرجع الی الصواب۔

(۸) وہ گروہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کی سنت پر چلتا ہو، جن کے بارے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ما انا علیہ واصحابی وہ گروہ اہل سنت وجماعت ہے۔ ان کے عقائد کے خلاف عقائد رکھنے والا اہل سنت وجماعت سے خارج ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ارشاد نبوی ما انا علیہ واصحابی کی شرح میں ہے المراد ھم المھتدون المتمسکون بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی فلا شک ولاریب انھم ھم اھل السنۃ والجماعۃ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۹) فقہ اکبر، شرح فقہ اکبر، عقائد نسفیہ، شرح عقائد نسفیہ، مواقف، شرح مواقف وغیرہ اہل سنت وجماعت کے عقائد کی مستند کتابیں ہیں لیکن کسی مستند کتاب کا قول غیر مستند سے خالی ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو عقیدہ جس درجے کا ہوگا اس کی دلیل بھی اسی درجے کی ہونا چاہیے۔

(۱۰) اگر غیر حنفی امام مواضع خلاف کی رعایت کرتا ہو تو اس کی اقتدا جائز ہے ورنہ نہیں۔ شامی میں ہے وفی رسالۃ الاھتداء فی الاقتداء لمنلا علی القاری ذھب عامۃ مشائخنا الی الجواز اذا کان یحتاط فی موضع الخلاف والا فلا۔ لیکن اگر کسی مدعی شافعیت یا مالکیت یا حنبلیت پر کسی بد عقیدگی کی بنا پر کفر لازم آتا ہو تو اس کے پیچھے مطلقاً نماز ناجائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے وان کفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا۔

ضمیمہ

۱۴ / رمضان المبارک ۹۳ھ مطابق ۱۲ / اکتوبر ۷۳ء کو جناب کے کئے ہوئے سوالات کے جوابات کا جناب سے بھی مطالبہ کرنے کے ساتھ فقیر نے جو مزید سوالات کے جوابات جناب سے طلب کئے ہیں، فقیر خود بھی ان کے جوابات دے رہا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کافر کہہ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۲) وہ معنی کفری ہیں اور ان کا معتقد کافر ہوگا۔ ان کی ان عبارات کفریہ قطعیہ متبینہ متعینہ کے معانی کفریہ اور کلام، متکلم و متکلم کا علم قطعی رکھتے ہوئے جو ان کے کفر میں شک کرے گا وہ کافر ٹھہرے گا۔ یہ ان میں سے ہے جن کے متعلق فقہاء نے ارشاد فرمایا ہے من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر کما صرح به علماء الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما۔

(۳) زید کا یہ عقیدہ اور استدلال معنی کے رو سے درست ہے۔ عمرو کا یہ قول یقیناً شان الوہیت کی تنقیص اور کفر ہے۔

(۴) (الف) مرزائیوں کی یہ چال ایک ہی قسم کی ہے اور ناپاک و کفری ہے۔ یہ دونوں مردود ہیں۔

(ب) یہ دونوں ایک ہی قسم کے قریب ہیں۔

(۵) ہرگز نہ اٹھیگی۔

(۶) یہ دونوں ایک ہی قسم کی کفری چال ہیں۔ ورنہ تمام کمالات الہیہ اور تمام کمالات نبویہ میں اسی قسم کی بیہودگیاں جاری ہو جائیں گی اور کفریات کا دروازہ کھل جائے گا۔

(۷) کھلا ہوا کفر ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہے۔

(۸) یہ معنی منصوص علیہ اور قطعی طور پر مجمع علیہ ہیں، یہ دیوبندیوں کو بھی تسلیم ہے۔ ان کی جماعت کے مقتدر و مسلم عالم مولوی انور شاہ کشمیری نے اکفار الملحدین میں اس کی وضاحت کی ہے، اور مولوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قاسم نانوتوی نے جو نئے معنی ایجاد کئے ہیں وہ معنی منصوص علیہ اور سلف صالحین کے بیان کردہ معنی کے علاوہ و مخالف ہے۔ اسی بناء پر انھوں نے لکھا ہے "اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہونچا ہو تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ باشد کہ کودکے ناداں
بغلط بر ہدف زند تیرے

(۹) وہ بالکل معیب ہے اتنے غلطی کہنے والا خود خاطی ہے۔

(۱۰) اس کے معنی طرز دریات وبخاری میں لکھے ہیں۔ اور وہ معنی یہ ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہیں۔ آپکے بعد کسی کو نبوت جدیدہ نہیں ملے گی۔ اس کی مولوی انور شاہ کشمیری نے اکفار الملحدین میں اور مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری دربھنگی نے اشد العذاب میں قادیانیوں کی تکفیر کی بحث میں تسلیم اور تصریح کی ہے کہ خاتم الانبیاء بمعنی آخر الانبیاء ہے۔

(۱۱) یہ یقیناً عیب لگانا اور تنقیص ہے اور اس کا حکم سب کا حکم ہے نسیم الریاض میں ہے من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ اور شفا میں ہے ان جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوعابہ اوالحق بہ نقصا فی نفسہ اونسبہ اودینہ اوخصلۃ من خصالہ اوعرض بہ اوشبہہ بشئی علی طریق السب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

له او الا خبر اء علیه او التصغیر لشانه او الغض منه او العیب له فهو ساب والحکم فیه حکم الساب۔ فقط وهو الهادی الی سواء السبیل۔

فقیر محمد حبیب الرحمٰن قادری غفرلہ
(دستخط حضور مجاہد ملت)
۱۱ر شوال المکرم ۹۳ھ
مطابق ۷ر نومبر ۷۳ء
روز چہار شنبہ
جواہرات وقت لکڑ کے حضرت مطلوبل ہوئے
اسناد مطابق ۷ر نومبر ۷۳ء
بوقت ۹ بجے دن یوم چہار شنبہ

MAKESEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
WAHAB ISLAM BAHAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مختصر رسالہ ہدایت قبالہ محمدی فوج کا فتح مند رسالہ وہابیت و دیوبندیت قلعوں میں زلزلہ ڈال دینے والا وہابیوں دیوبندیوں کو آئینہ میں انکی صورت دکھانے والا

مسمّیٰ بنام تاریخی:

مذہب کی پہچان کا پاکیزہ فوٹو

THE NATURAL PHOTOGRAPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

١٣٢٥ھ

دکھائی گئی ہے جس میں وہ سربستہ راز طشت از بام کیے گئے ہیں جو وہابیت دیوبندیت کے اندر پوشیدہ تھے۔ اس کے دیکھنے کے بعد ہر با انصاف وہابیت دیوبندیت پر نفرت کریگا۔ تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین جو تقویۃ الایمان کو مانتے ہیں سب کو اعلان عام ہے۔ قیامت تک کے لئے اعلام تام ہے۔ آئیں اور اس قاہرہ رسالے کے وار سے وہابیت دیوبندیت کی فانی جان زار کو بچائیں۔ ورنہ بتوفیق الٰہی بچی توبہ کر کے سنی مسلمان بن جائیں۔

مولفہ:

حامی سنت ماحی بدعت جناب حضرت حاجی غلام حسن صاحب سنی حنفی قادری برکاتی نوری دام مجدہم ساکن سورت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نجدیوں، دیوبندیوں، وہابیوں کیلئے آسانی حکیم الامت تھانوی جی کی

اچھوتی علم دانی رسول تھانوی کی اپنی امت پر نرالی مہربانی

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب بہشتی گوہر کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں۔ "حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے اور اس کو بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ یہ تھانوی جی وہی ہیں جن کا مرید لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ جپتا ہے۔ دن بھر اللھم صل علی سیدنا و نبینا اشرف علی پڑھتا ہے۔ تھانوی جی اسکا جواب دیتے ہیں کہ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ [illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ وہی تھانوی جی ہیں جنہوں نے بہشتی زیور حصہ اول کے صفحہ ۴۸ پر کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ کے جپنا بھی (یعنی ورد کرنا) کفر و شرک لکھ دیا۔ یہ وہی تھانوی جی ہیں جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں سے ملا دیا۔ (دیکھو حفظ الایمان صفحہ ۸)

اب یہ وہی تھانوی جی ہیں جو صاف تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص بے عذر حرام کام چھوڑے اور حرام نہ کرے، وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ تھانوی جی تو بہت بڑے متبع سنت بلکہ حکیم الامت ہیں تو ضرور حرام کرتے ہونگے۔ ورنہ فاسق ہو جائیں گے اور فاسق سے اللہ راضی نہیں۔ فاسق متبع سنت نہیں ہو سکتا۔ اب حرام بہت سی قسم کے ہیں۔ چند حرام یہ ہیں چوری کرنا، شراب پینا، ڈاکہ ڈالنا، زنا کرنا، ماں، بہن، بہو بیٹی، نانی، دادی سے معاذ اللہ جتلا ہونا۔ یہ سب اور ان کے سوا بہت سے حرام ہیں اور یہ حکم سب سے پہلے مصنف یعنی تھانوی جی اور ان کے بعد ان کے سارے معتقدین و متبعین کے لئے لازم العمل ہوگا۔ تھانوی جی کے ماننے والے سب مردوں پر ایسا کرنا لازم ہے۔ ورنہ تھانوی جی کے فتوے سے فاسق اور عذاب کے مستحق ہو جائیں گے۔ اسی طرح تھانوی جی کی ماننے والی ساری عورتوں پر لازم ہوگا کہ وہ حرام کریں۔ ورنہ اپنے پیر تھانوی جی کے فتوے سے فاسقہ اور عذاب کی مستحق ٹھہریں گی۔ اگر کوئی شخص نماز، روزہ، زکوٰۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حج سارے فرائض وواجبات ادا کرے۔ سراپا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بن جائے مگر حرام سے پرہیز کرے۔ تو تھانوی جی کے فتوے سے وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ کیوں نہ ہو چودھویں صدی کا رسول تھانوی اور حرام کو حلال نہ کرے تو بات ہی کیا ہوئی؟ آج تک وہابیہ حرام کو حلال کرنے کی کوشش میں تھے۔ آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہے تھے۔ کبھی کوا حلال کیا۔ کبھی بکرے کے کپورے (خصیے) جائز کیے۔ کبھی ہولی دوالی کی پوری کچوری کو حلال کیا مگر رسول تھانوی کو اپنی امت کی دھیمی رفتار دیکھ کر جوش آیا اور ایکدم سے سارے حرام کاموں کو اپنی امت پر فرض ولازم کر دیا۔ صاف لکھ دیا کہ جو حرام نہ کرے وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ اب معلوم ہوا کہ تھانوی جی اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کو ممکن ہے کہ حرام جانتے ہوں اور اسی لئے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں کہ ڈرتے ہیں کہ اگر حرام نہ کریں گے تو فاسق ہوں گے عذاب کے مستحق بنیں گے مگر مسلمان یوں کیا ان کا پیچھا چھوڑیں گے؟ وہ پوچھیں گے کہ اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آپ کے نزدیک حرام ہے یا نہیں؟ اگر کہیں نہیں تو کافر، اور اگر کہیں ہاں تو خود اپنے اقرار سے توہین نہ کرنا گناہ مانا یوں کافر۔

والعیاذ باللہ العزیز القادر۔

مسلمانوں کا خادم

فقیر حاجی غلام حسن قادری برکاتی غفرلہٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہابیوں دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی سے ایک ضروری سوال مزیدار مسالہ دار بہشتی گوہر کی فاحش غلطی کا اظہار

قبلہ دیوبندیہ وکعبہ وہابیہ حکیم امت نجدیہ جناب مولوی اشرف علی تھانوی دام بالسنا قب السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپ اپنی بہشتی زیور کے گیارھویں حصہ بہشتی گوہر مطبوعہ ابوالعلائی اسٹیم پریس آگرہ صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا منکر کافر ہے اور اس کو بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ اس عبارت کا صاف وصریح مطلب یہی ہے کہ اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی شخص حرام کاری چھوڑ دے تو وہ فاسق و عذاب کا مستحق اور جہنمی ہے۔ بہت اچھا حضور تھانوی صاحب بالقابہٗ۔ اب ہم غربائے اہل سنت آپ سے آپ کی خدمت میں ایک سوال کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے امید ہے کہ آپ ہمیں جلد جواب دے کر ممنون فرمائیں گے۔

تھانوی جی آپ کے بہشتی گوہر نے تو حرام کے بے عذر چھوڑنے والے کو فاسق اور عذاب کا مستحق بتا کر ہمارے تمام صلحاء زہاد عباد وعلماء اولیاء ائمہ و صحابہ بلکہ تمام انبیاء ومرسلین بلکہ خود سید الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کو جو سب کے سب حرام کے قطعاً پاس نہیں جاتے اس کے بے عذر چھوڑنے کو نہیں بلکہ نہ چھوڑنے اس کے کرنے کو سخت اشد موجب غضب جبار اور سبب استحقاق عذاب نار جانتے مانتے بتاتے تھے۔ بغیر کسی ہیر پھیر کے نہایت وضاحت وصراحت سے معاذ اللہ فاسق جہنمی بنا ڈالا۔ کیا اپنے اس فتوے کی حقیقت کھولنے کے لئے آپ ہم غربائے اہلسنت کو خود آپ ہی اس قدر دریافت کرنے کی اجازت دیں گے۔ کہ آیا آپ کے باوا جان اور آپ کی والدہ صاحبہ دونوں حرام کار تھے یا نہیں؟ اگر نہیں تو فرمائیے آپ کے فتوے سے وہ دونوں فاسق جہنمی ہوئے یا نہیں؟ اور اگر فرمائیے کہ وہ دونوں حرام کار تھے اور حرام کاری کرتے تھے تو آپ انہیں کے صاحبزادے ہیں۔ اب فرمائیے کہ خود آپ اپنے فتوے سے حلالی ہوئے یا کون؟ اور اگر یوں فرمائیے کہ حرام کاری نہ کرنے والے کو فاسق جہنمی تو میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپنی طرف سے لکھا ہے یہ فتوے میرے والدین پر جاری نہیں ہو سکتا تو اولاً وجہ بتا دیجئے۔ آپ کی گھریلو شریعت غریب سنیوں اور ان کے ائمہ و اکابر اولیاء و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہی محض بزور زبان و افتراء و بہتان فاسق جہنمی بنانے کو ہے۔ آپ کے گھر کے لئے برأت فی الاثر ہے۔ ثانیاً حرام نہ کرنے والے کو جو تمام صلحاء و اکابر امت اور خود جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ فاسق جہنمی کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور ضرور ہے تو فرمایئے کہ خود آپ اپنے فتوے سے مسلمان ہیں یا کون؟ پس آپ کے لئے بھی تین راستے ہیں یا اپنے آپ کا مسلمان نہ ہونا صاف لکھئے یا اپنے آپ کا حلالی نہ ہونا صاف تحریر فرمایئے یا اپنے والد صاحب اور والدہ صاحبہ دونوں کے فاسق جہنمی ہونے کی اشاعت کیجئے۔ اب فرمایئے آپ کو ان تینوں میں سے کون سا پسند ہے۔ ہاں ایک چوتھا ہم بھی آپ کو بتاتے ہیں۔ مانیئے تو دین و دنیا میں آپ کا بھلا ہے وہ یہ کہ جس قدر کثیر تعداد میں آپ کی بہشتی گوہر کی اشاعت ہوئی ہے اسی طرح اتنے ہی تعداد میں اپنا توبہ نامہ شائع کرایئے اور صاف لکھئے کہ بہشتی گوہر کے سولہویں حصے کے صفحہ ۱۲ پر مجھ سے سخت غلطی گمراہی و ضلالت کا کلمہ صادر ہو گیا ہے۔ اب میں اس پر نادم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ حضور تھانوی صاحب حق باتوں میں شرم نہ چاہیئے۔ اگرچہ نفس نے برسوں حکیم الامتی کے مزے اٹھائے ہیں۔ وہ طرح طرح سے بہکائے گا اور توبہ نہ کرنے دے گا۔ مگر آپ اسے سمجھایئے کہ اے نفس سرکش دیکھ تکبر نے عزازیل جیسے عابد و زاہد معلم الملکوت کو کافر ملعون بنا کر چھوڑا۔ تکبر اور گھمنڈ اچھا نہیں۔

آخری التماس:

حضور تھانوی صاحب ہم غریب سنیوں کا یہ سوال آپ کو برا نہ لگے۔ آپ کے فتوے سے تو دنیا بھر کے اولین و آخرین تمام ائمہ و علماء و اولیاء و صالحین جو حرام کاموں سے ہمیشہ بچتے رہے۔ معاذ اللہ سب فاسق اور جہنمی ہوتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہ کیا۔ صرف اتنا ہی کیا ہے کہ آپ کے آئینہ میں آپ کی صورت زیبا آپ کو دکھائی ہے کہ آپ اپنے ہی فتوے سے کون ہوئے اور آپ نے تو ہمارے آقا و مولیٰ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا ہے۔ دیکھو (حفظ الایمان صفحہ ۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کو تسلی بخش فرمایا ہے۔ (رسالہ الامداد تھانہ بھون صفر ۱۳۳۶ھ)

اگر توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔ تو ان گستاخیوں گالیوں کی سزا تو خدا نے چاہا کل قیامت میں آپ کو ملے گی۔ مولیٰ عزوجل تمام سنی بھائیوں کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

مورخہ ۱۱ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ

خادم اہلسنت حاجی غلام حسن قادری برکاتی غفر لہٗ از سورت

****

وسیع المناقب مولوی اشرف علی تھانوی دامت تھانویہ ..

السلام علی من اتبع الہدیٰ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF THE SUFI ISLAM

اس سے قبل دو مضمون آپ پر نازل کر چکا ہوں۔ آج یہ تیسرا اور آپ پر اتارتا ہوں۔ غصہ کو دور کیجئے۔ غصہ میں آدمی کو حق نہیں سوجھتا۔ ہوش و حواس سے سنیئے ہو سکے تو جواب دیجئے۔ توفیق ہو تو توبہ کیجئے آپ نے اپنے بہشتی زیور کے گیارھویں حصہ بہشتی گوہر کے صفحہ ۳ پر لکھا۔ "حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہے اور اس کو بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ جس کا صاف و صریح کھلا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے حرام نہ کرے وہ گنہگار اور جہنمی ہے۔ اس پر یہ چند سوال وارد ہوتے ہیں۔

سوال اوّل: آپ شراب پینے کو حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو شریعت اسلامیہ کے مطابق آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ شراب پیتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں پیتے تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق اور جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر پیتے ہیں تو شریعت اسلامیہ کے حکم سے آپ شرابی فاسق اور مستحق عذاب ہیں یا نہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال دوم: آپ زنا کرنے کو حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو اسلامی احکام کی رُو سے آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ زنا کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کرتے ہیں تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اگر آپ زنا کرتے ہیں تو احکام شریعت کے اعتبار سے آپ زانی فاسق مستحق عذاب ہیں یا نہیں؟

سوال سوم: آپ جُوا کھیلنے کو حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو شریعت مطہرہ کے مطابق آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ جوا کھیلتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کھیلتے ہیں تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر آپ جُوا کھیلتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ جواری فاسق مستحق عذاب ہیں یا نہیں؟

سوال چہارم: آپ سود کھانے کو حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ سود کھاتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کھاتے تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر آپ سود کھاتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ سود خوار فاسق مستحق عذاب ہیں یا نہیں؟

سوال پنجم: آپ چوری کرنے کو حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ چوری کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کرتے تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر آپ چوری کرتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ چور فاسق اور مستحق عذاب ہیں یا نہیں؟

سوال ششم: آپ لواطت کو یعنی معاذ اللہ ایک مرد جو دوسرے مرد سے خبیث فعل کرتا ہے۔ اسے حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو آپ خود اس فعل خبیث کو کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کرتے ہیں تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر کرتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ لوطی فاسق عذاب کے مستحق ہیں یا نہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال ہفتم: آپ لواطت کرانے کو خود مفعول بننے کو یعنی معاذ اللہ ایک مرد جو دوسرے مرد سے ناپاک فعل کراتا ہے اسے حرام جانتے ہیں یا حلال؟ اگر حلال جانتے ہیں تو شریعت کے حکم سے آپ کافر ہیں یا نہیں؟ اور اگر حرام جانتے ہیں تو آپ خود اس ناپاک فعل میں مبتلا ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو آپ اپنے فتوے سے گنہگار فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہاں تو شریعت کے حکم سے آپ لواطت کرنے والے فاسق عذاب کے مستحق ہیں یا نہیں؟

سوال ہشتم: آپ کے نزدیک معاذ اللہ محرمات یعنی اپنی ماں، بہن، بہو، بیٹی، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی، دادی، پوتی، نانی، نواسی کے ساتھ منہ کالا کرنا۔ ان کے ساتھ ناپاک فعل کرنا حرام ہے یا حلال؟ اگر حلال ہے تو شریعت مقدسہ کے حکم سے آپ ان حرام کاموں کو حلال جان کر کافر مرتد ہوئے یا نہیں؟ اگر آپ کے نزدیک یہ تمام کام حرام ہیں تو آپ ان حرام کاموں کو کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر کرتے ہیں تو آپ اپنی ماں، بہن، بہو، بیٹی، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی، دادی، پوتی، نانی، نواسی کے ساتھ زنا کرنے والے اور شریعت کے حکم سے فاسق گنہگار جہنمی ہوئے یا نہیں؟ اور اگر آپ یہ کام نہیں کرتے ہیں تو آپ اپنے ہی فتوے سے فاسق گنہگار دوزخی ہوئے یا نہیں؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

سوال نہم: تمام حرام کاموں میں سب سے بدتر حرام کفر و شرک و ارتداد ہے۔ اب فرمایئے آپ کفر و شرک ارتداد کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو آپ اپنے ہی فتوے سے فاسق گنہگار دوزخی ہوئے یا نہیں؟ اور اگر آپ کفر و شرک ارتداد کرتے ہیں تو فرمایئے آپ کافر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں؟

یہ تو صرف نو سوال ہیں۔ حقیقت میں نو ہزار سوال آپ پر نازل ہو سکتے ہیں۔ جتنے حرام کام ہیں ایک ایک کو گنا کر آپ سے پوچھا جا سکتا ہے کہ آپ اسے کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو اپنے ہی فتوے سے فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو شریعت کے حکم سے فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ آپ اگر توبہ نہ کریں تو آپ کے وہی تین راستے ہیں یا تو اپنا کافر مرتد ہونا صاف صاف لکھئے یا اپنے آپ کو شرابی، زانی، جواری، سود خور، چور، لوطی، لواطت کرانے والا، ماں، بہن، بہو، بیٹی، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی، دادی، پوتی، نانی، نواسی سب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

سب بدکاری کرنے والا بلکہ کفر وشرک وارتداد میں مبتلا ہونے والا صاف صاف لکھئے یا اپنا فاسق گنہگار جہنمی ہونا صاف صاف لکھئے۔ بتایئے آپ کو ان تینوں میں سے کون سا پسند ہے؟ تھانوی جی ہمیں معلوم ہے کہ میرا یہ مضمون آپ کو اور آپ کے مریدوں اور آپ کے حواریوں کو سخت بُرا لگے گا۔ نازک صورتیں گھبرائیں گی۔ نازنین مورتیں شرمائیں گی۔ مگر شعلہ خو آتشیں مزاج طبیعتیں گرمائیں گی۔ لب نازک پر گالیاں لائیں گی مجھ کو بُرا بھلا فرمائیں گی۔ ہزاروں بے نقط سنائیں گی۔ مگر یاد رکھئے ہم آپ کی یا آپ کے گروہ کی گالیوں سے ڈرنے والے نہیں۔ آپ لوگوں کی گالیاں سنیں گے اور آپ کو حق کی طرف دعوت دیں گے۔ یہاں تک کہ آپ توبہ کریں یا آپ کو موت آئے۔ تھانوی جی ہم نے جو کچھ کہا ہے۔ اس میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ آپ ہی کے بہشتی گوہر کا آئینہ آپ کو دکھایا ہے۔ ہمیں معاف کریں ہم قصوروار نہیں۔ قصور جو کچھ ہے وہ آپ کی بہشتی گوہر کا۔ آپ کو اختیار ہے اسے جس قدر چاہیں سزا دیں۔ تھانوی جی انصاف تو ہم سنیوں کا دیکھئے۔ آپ نے ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چوپایوں کی طرح لکھ دیا۔ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں ہم تمام مسلمانوں کی پیاری ماں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تعبیر اپنی جورو سے دی۔ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ میں اپنا کلمہ اور دن بھر جاگنے میں ہوش کے ساتھ اللھم صل سیدنا و نبینا اشرف علی پڑھنے کو تسلی بخش بتایا۔ بہشتی گوہر کی اسی عبارت میں تمام صحابہ و تابعین و اولیاء و صالحین اور دین کے بڑے بڑے اماموں کو بلکہ تمام انبیاء و مرسلین کو اور خود سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمیشہ حرام کاموں سے پرہیز کرتے رہے۔ سب کو عمر بھر کر فاسق اور عذاب کا مستحق لکھ دیا۔ خیال فرمایئے کہ ہمارے دل پر ان گالیوں کا کس قدر صدمہ ہوگا کیا ہمارا دل نہیں چاہتا ہوگا کہ آپ کو اچھی طرح گالیاں دے کر اپنا غصہ ٹھنڈا کریں۔ مگر نہیں نہیں۔ دیکھو ہم غصہ کو ضبط کرتے ہیں آپ کو گالیاں نہیں دیتے۔ صرف آپ کو آپ ہی کا آئینہ دکھاتے ہیں۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

تھانوی جی کو حق کی دعوت کرنے والا

فقیر حاجی غلام حسن قادری برکاتی غفرلہٗ۔ از سورت

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آریوں کے نیوگ کا بہشتی گوہر تھانوی سے سنجوگ

جناب تھانویت مآب وسیع الالقاب اشرف علی صاحب تھانوی۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

آپ نے اپنی بہشتی گوہر صفحہ ۳ پر لکھا۔ "حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر ہے اور اس کو بے عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ جس کا کھلا ہوا مطلب یہی ہوا کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے حرام نہ کرے۔ وہ فاسق یعنی گنہگار اور عذاب کا مستحق یعنی دوزخی ہے۔ اس سے قبل میرے تین مضمون آپ پر اتر چکے ہیں۔ آج بعونہ تعالیٰ یہ چوتھا مضمون آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ سنئے اور غصہ سے کام نہ لیجئے۔ بن پڑے تو جواب دیجئے۔ ورنہ توبہ کیجئے' یہ کیا بات ہے کہ حکیم الامت ہونے کا دعویٰ کر لیا۔ اپنے نام کا کلمہ پڑھوا لیا۔ اپنے نام پر اللھم صل علیٰ نبینا اشرف علی پڑھنے کو تسلی بخش بتا دیا۔ کتابیں لکھ لکھ کر مسلمانوں [illegible] تو آپ دم سادھ لیتے ہیں۔ گپ چپ سے کے لڈو کھا لیتے ہیں۔ شاید تھانہ بھون میں جو تمباکو بہت سستا ملتا ہے کہ آپ کو ناس لینے کے لئے منوں مل جاتا ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ آپ جواب نہیں دیتے۔ آپ کو رجسٹری بھیجی جاتی ہے اس پر بھی آپ کی مہر خاموشی نہیں ٹوٹتی۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ نے جو عقائد کفریہ اور گمراہ کرنے والے مسائل لکھے ہیں۔ ان کو ثابت کریں اُن پر جس قدر اعتراضات ہوتے ہوں سب کا جواب دیں۔ خیر اگر آپ نہیں سنتے نہ سنیں۔ آپ کو اختیار ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا ہی کروں گا۔ آپ کروٹ نہ لیں نہ سہی۔ اللہ کی قدرت سے امید ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو ہدایت ہوگی اور جو ناواقف بھولے مسلمان آپ کے جال میں پھنس گئے ہیں ان کو اس سے نجات مل جائے گی۔ آمین۔

سنئے: آریہ دھرم میں نیوگ کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ جس کا بیان یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو یا مر جائے۔ یا سفر کو جائے تو عورت دوسرے شخص سے صحبت کرائے جس کو ویرج داتا (منی کی بھیک دینے والا) کہتے ہیں اور اس سے اولاد حاصل کر لے یہ اولاد اس کے پہلے شوہر کی ہوگی یعنی بونے جوتنے سینچنے ہل چلانے والے کا پیداوار میں کچھ حق نہیں۔ بلکہ ساری کھیتی زمین والے کی ہوگی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح اُسے دس مردوں سے نیوگ کرنے کی آریہ سماج میں دعوت دی گئی ہے۔

اسی طرح اگر عورت حاملہ ہے اور میاں بیوی دونوں سے نہ رہا جائے تو بھی دونوں کو غیر مرد یا غیر عورت سے نیوگ کی اجازت ہے۔ جس کا مفصل بیان پنڈت دیا نند کی ستیارتھ پرکاش میں ہے۔

کیوں تھانوی جی آپ کے نزدیک یہ نیوگ حرام ہے یا حلال؟ اگر حلال ہے تو مہربانی فرما کر صاف لکھیے تاکہ مسلمانوں کو آپ کا اصلی عقیدہ معلوم ہو جائے اور اگر آپ کے نزدیک نیوگ حرام ہے تو آپ کے فتوے سے جو مرد یا عورت نیوگ نہ کرے وہ فاسق گنہگار عذاب کے لائق دوزخی ہے یا نہیں؟ آپ کے قول سے تو آپ کے جتنے ماننے والے ہیں۔ ان سب پر لازم ہے کہ اگر ان کی عورتیں بیمار یا حاملہ ہوں تو وہ دوسری وہابی عورتوں سے نیوگ کر لیا کریں اور جس قدر عورتیں آپ کو ماننے والی ہیں۔ خواہ وہ راندیر، ڈابھیل کی رہنے والی ہوں یا سورت کی یا گنگوہ کی یا دیوبند یا تھانہ بھون کی۔ ان سب پر آپ کے فتوے سے لازم ہے جب ان کے شوہر بیمار ہوا کریں یا سفر کو جایا کریں تو یہ یہاں نکمی بیٹھی رہا نہ کریں بلکہ غیر مردوں سے نیوگ کرا کر اپنے پتی کے لیے اولاد پیدا کیا کریں۔ بولئے بولئے آپ کا اور آپ کے ماننے والوں کا اور آپ کے ماننے والی عورتوں کا نیوگ پر عمل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو آپ کے فتوے سے فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟ تھانوی جی! سخت افسوس ہے آپ مسلمان بلکہ مولوی بلکہ حکیم الامت کہلوا کر اسلام کو مٹانے کی تدبیریں کر رہے ہیں؟ اپنے ہاتھوں سے ہتھیار بنا بنا کر آریوں کو اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ ان سے مقدس اسلام پر حملہ کریں۔ میدان ارتداد میں آریہ پنڈت آپ کی حفظ الایمان بغل میں دبائے پھرتے تھے اور بھولے نادان ملکانوں کو یوں کہہ کر مرتد بناتے تھے کہ تم ایسے ہی کو نبی مانتے ہو جس کا علم بچوں، پاگلوں، جانوروں، چارپایوں جیسا تھا اگر کوئی ثبوت مانگتا تو آپ کی حفظ الایمان کھول کر دکھا دیتے کہ دیکھو مسلمانوں کے اتنے بڑے مولوی اور حکیم الامت نے ایسا لکھا ہے۔ اب اگر بہشتی گوہر کی یہ عبارت آریوں کو مل جائے گی۔ تو خوب اچھی طرح اُچھل کود کر نیوگ کو جائز بتائیں گے اور ثبوت میں آپ کی بہشتی گوہر دکھائیں گے۔ خدا بھلا کرے اس سنی بھائی کا جس نے اس آریہ پنڈت کے منہ میں پتھر دے دیا اور اسے یہ کہہ کر لاجواب کر دیا کہ حفظ الایمان کا مصنف مسلمان نہیں بلکہ چھپا ہوا آریہ ہے جس طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آریہ پیغمبر علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی مسلمان بن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا ہے۔ اس کا قول ہمارے نزدیک کچھ معتبر نہیں۔ اس کا قول پیش کرنا ایسا ہے جیسے پنڈت دیانند کا قول پیش کرنا۔ جس سے وہ آریہ لاجواب ہو گیا۔ اب بہشتی گوہر کے لئے بھی جواب ہو گا۔

السلام علی من اتبع الہدیٰ۔

مسلمانوں کا خادم:

حاجی غلام حسن قادری برکاتی غفرلہٗ از سورت

****

بہشتی گوہر اور تقویۃ الایمان میں مزید ارپُر لطف لتیاؤ

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب مولوی تھانوی صاحب السلام علی من اتبع الہدیٰ آپ اپنی بہشتی گوہر کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ "حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا منکر کافر ہے اور بے عذر اس کا چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ اس کا صاف مطلب اس کے سوا کچھ ہو ہی نہیں سکتا کہ جو شخص بغیر کسی عذر کے حرام کاموں کو چھوڑ دے۔ وہ فاسق گنہگار اور عذاب کا مستحق دوزخی ہے۔ ہم نے پہلی نظر میں یہ سمجھا کہ ممکن ہے کاتب سے غلطی ہو گئی۔ اس نے کرنے کی جگہ چھوڑنا لکھ دیا ہو گا۔ اس لئے مختلف پریسوں کی بہشتی گوہر منگائی گئی۔ ہر ایک میں یہی مضمون نکلا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ مضمون اصل کتاب میں ضرور ایسا ہی ہے اور کاتب کی غلطی نہیں ہے کیونکہ کاتب کی غلطی اگر ہوتی۔ تو ایک پریس میں ہوتی دو میں ہوتی۔ یہ کیا بات ہے کہ ہر پریس کے کاتب نے یہی غلطی کی۔ کیا کاتبوں کا باہم مشورہ ہو گیا تھا کہ سب یہی غلطی کریں گے۔ دوسرے یہ کہ ہمیں ہر ایک پریس کی چھپی ہوئی بہشتی گوہر میں مکروہ تحریمی کی تعریف بھی نظر آئی۔

"مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔ اس کا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسا کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور بغیر عذر اس کا ترک کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے"۔ یعنی جو شخص بغیر عذر کے مکروہ تحریمی سے پرہیز کرے وہ بھی گنہگار اور عذاب کے لائق ہے۔ اس سے بھی اس کی تائید ہوتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ یہ مضمون اصل کتاب میں ہی اسی طرح ہے۔ ورنہ کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک جگہ ہوتی دونوں جگہ نہ ہوتی یا ہوتی بھی تو کسی پریس میں ہوتی کسی میں نہ ہوتی۔ آخر اس کے کیا معنی کہ ہر پریس کی چھپی ہوئی کتاب میں حرام کی تعریف بھی یہی چھپتی ہے اور مکروہ تحریمی کی تعریف بھی یہی چھپتی رہتی ہے۔ تیسرے یہ کہ راندیر میں آپ کے قائم مقام و جانشین اور گجرات میں وہابیت پھیلانے والے دیوبندی دھرم کے پرچارک میاں غلام محمد راندیری نے جو ترجمہ بہشتی گوہر کا گجراتی زبان میں خود لکھا اور خود اپنے ہی اہتمام سے راندیر میں چھپوایا اس میں بھی یہی عبارت ہے۔ (حرام تے چھے کے جے مجبوب دلیل (قرآن آیت اتھوا متواتر حدیث) تھی ثابت ہوئے تے نو نکار کرنا کافر چھے۔ انے وگر اُجرے تیتے چھوڑ نار گنے گار آنے اجاب نے پاتر چھے) اس کا بھی وہی مطلب ہوا جو بغیر عذر حرام نہ کرے وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ تھانوی جی بھلا فرض کیا جائے اردو پریسوں میں ہر ایک کاتب نے غلطی کر دی مگر یہ آپ کے ماننے چاہنے والے آپ کا ہر ایک پیا کہ منہ اگر کے یہاں لانے والے میاں راندیری جی کا کیا ہوا گجراتی ایک ہی بولی بول رہے ہیں انہیں ترجمہ کرتے وقت بھی نہ سوجھا کہ ہم کیا لکھ رہے ہیں۔ اس لئے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ضرور اصل کتاب میں یہی مضمون ہے۔ کاتب کی غلطی نہیں۔ یہی آپ تھانوی جی نے لکھا۔ یہی تمام پریسوں میں چھپا اسی کا گجراتی ترجمہ میاں راندیری جی نے کیا۔ یہی آپ لوگوں کا مذہب ہے۔ ان ہی باتوں کی بناء پر میں اعتراضات آپ کے اوپر کرتا رہا اور آپ کو ایسی ناپاک غلطی سے توبہ کرنے کی ہدایت کرتا رہا۔ میرے چار مضمون اسی موضوع پر شائع ہوئے۔ آج ایک دیوبندی مولوی زکریا کاندھلوی کی فرمائش سے محبوب المطابع برقی پریس دہلی کی ابھی تازہ چھپی ہوئی بہشتی گوہر میرے پیش نظر ہے۔ اس کے صفحہ ۳ پر فرض واجب سنت حرام وغیرہ کی تعریفوں پر ایک حاشیہ دیا ہے کہ یہ مضمون اہل مطابع میں سے کسی نے بڑھایا ہے یعنی تھانوی کا یہ مضمون ہی نہیں کسی پریس والے نے بڑھا دیا ہے۔

اوّل: تو یہ کہ اگر یہ مضمون آپ تھانوی کا نہ مانا جائے تو آپ کی سخت غلطی بلکہ حماقت اور بیوقوفی ثابت ہوتی ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کیلئے آپ بہشتی زیور کے دس حصے لکھتے ہیں۔ لڑکوں کے لئے گیارھواں حصہ بہشتی گوہر اور زائد لکھتے ہیں۔ بہت سے مسائل بیان کر جاتے ہیں۔ کسی بات کو فرض کسی کو واجب کسی کو حرام کسی کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکروہ تحریمی بتاتے ہیں۔ مگر بچوں کو یہ آپ نے بتایا ہی نہیں کہ فرض کسے کہتے ہیں۔ واجب کیا ہوتا ہے؟ حرام کیا چیز ہے۔ مکروہ تحریمی کس چڑیا کا نام ہے۔ ساری کتاب میں کہیں اس کا بیان ہی نہیں اور جہاں ہے اُسے آپ پریس والے کے سر تھوپتے ہیں مگر نہیں تھانوی جی ہم آپ کو احمق اور بے وقوف یا گجراتی زبان میں گانڈو نہیں کہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ مضمون آپ ہی کا ہے۔ مسلمانوں نے جب اس پر آپ کا پیچھا لیا تو آپ کو توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ سنا اپنے سر سے اعتراض اٹھا سکے تو جھٹ طویلے کی بلا بندر کے سر چپٹ دی۔

دوم: یہ کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ یہ مضمون کسی پریس والے کا ہے تو بھی یہ الزام آپ [illegible] اوپر نہیں اٹھ سکتا۔ کیونکہ آپ کے دستخط سے برسوں آپ کی بہشتی گوہر اسی مضمون کے ساتھ چھپتی رہی۔ آپ اس پر راضی رہے تو جیسا الزام پریس والے پر ہوگا ویسا ہی آپ کے اوپر ہوگا۔

سوم: اس نئی بہشتی گوہر [illegible] حرام کی تعریف [illegible] لکھی ہے۔ ”حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو [illegible] منکر کافر ہے اور اس کا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے“۔ تھانوی جی اس طرح بدل کر عبارت لکھ دیجئے اور خود اپنی کتاب میں اُلٹ پھیر کر دینے سے آپ بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ آپ نے کھلم کھلا حرام نہ کرنے والوں کو فاسق جہنمی لکھا ہے اور اس طرح تمام لوگوں کو حرام کرنے کا حکم دیا اور اسے چھپوا کر شائع کیا۔ ایسا سخت ناپاک کفر کس قدر اعلان کے ساتھ شائع ہوا۔ اب اس کی توبہ بھی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ جس قدر کثیر تعداد میں آپ کے بہشتی گوہر میں یہ ناپاک کفر شائع ہوا ہے۔ اسی قدر اتنی ہی تعداد میں اپنا توبہ نامہ شائع کرائیے۔ صاف صاف لکھئے کہ بہشتی گوہر میں یہ ناپاک مضمون چھپ گیا ہے۔ میں اس پر نادم ہو کر توبہ کرتا ہوں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہوں۔ جب آپ اس طرح لکھ دیں گے اس وقت آپ بری الذمہ ہوں گے ورنہ وہ الزام آپ پر قائم رہے گا۔ توبہ کے سوا آپ کے لئے نجات کا کوئی راستہ نہیں۔ مسلمانوں کے ڈر سے صرف عبارت بدل کر لکھ دینا شریعت میں کوئی چیز نہیں۔ یہ ہرگز توبہ نہیں ہو سکتی۔

چہارم: تھانوی جی آپ تو عبارت بدل کر اگر بالفرض الگ بھی ہو سکیں مگر بیچارے راندیریوں کو بڑی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مشکل ہوگی۔ میاں راندیری جی آپ کی تقلید میں حرام نہ کرنے والوں کو فاسق جہنمی لکھ گئے۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ہم جس کی پیروی میں ایسا ناپاک کفر لکھ رہے ہیں وہی ہمارے مرنے کے بعد سنیوں کے ڈر سے عبارت بدل ڈالیں گے اور ہمارا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ میاں راندیری جی کے ترجمہ کے مطابق جس قدر دیوبندی وہابی راندیری جی کے ماننے والے اور جس قدر عورتیں راندیری جی کو ماننے والی ہیں ان سب پر لازم ہے کہ وہ خوب حرام کریں، حرام کرائیں، کوئی حرام کام نہ چھوڑیں۔ کیونکہ جس حرام کام کو چھوڑیں گے۔ راندیری جی کے فتوے سے فاسق جہنمی ہوں گے۔ اب اس میں راندیر خواہ سورت کے رہنے والے ہوں یا ڈابھیل نوساری کے۔ یا بمبئی بڑودہ کے جس قدر راندیری جی کے ماننے والے ہیں۔ ان کے لئے بھی صرف تین راستے ہیں۔ یا تو حرام کریں یا اپنے فاسق جہنمی ہونے کا اقرار کریں یا اگر خدا توفیق دے تو راندیری کا پیچھا چھوڑ کر دیوبندی وہابیت سے توبہ کر کے پکے سچے سنی مسلمان بن جائیں اور ہدایت اللہ عزوجل کے ہاتھ ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

پنجم: تھانوی جی آپ نے سنیوں کے خوف سے عبارت تو بدل ڈالی مگر کچھ خبر بھی ہے کہ اس بیچاری تقویۃ الایمان کا ستیاناس لگ گیا۔ آپ تو اب یوں لکھتے ہیں کہ "جو شخص بغیر عذر حرام کرے وہ فاسق اور عذاب کا مستحق ہے"۔ مگر سنیے وہ آپ کے اور تمام وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے امام جی میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ رحمانی پریس کے صفحہ ۳۲ پر فرماتے ہیں۔ "اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی اس میں بلکہ شیطان بھی اس میں ہے۔ پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوتے ہیں۔ سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں۔ اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے۔ اس لئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اس کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت نہیں چلتی اور کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا"۔ دیکھئے امام الوہابیہ کا کیسا کھلا اقرار ہے کہ آدمی شرک سے پورا پاک ہو کر جس قدر گناہ کرے گا اسی قدر اس پر اللہ کی بخشش بھی زائد ہوگی اور جس قدر کم گناہ ہوں گے اسی قدر بخشش بھی کم ہوگی اور اگر گناہ بالکل نہ ہوئے تو اس کی بخشش بھی نہ ہوگی کیونکہ خود امام الوہابیہ کا قول ہے کہ جتنے اس کے گناہ ہیں۔ اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ آپ تو سنیوں کے ڈر سے یوں کہتے ہیں کہ جو حرام کرے وہ فاسق گنہگار دوزخی ہے اور امام الوہابیہ کا مذہب یہ ہے کہ جتنے حرام کار کرے گا اتنی ہی اس پر بخشش ہوگی۔ فرمایئے تھانوی جی آپ سچے ہیں یا آپ کے امام میاں اسماعیل دہلوی جی۔ آپ کی نئی بہشتی گوہر سچی ہے یا تقویۃ الایمان۔

ششم: ہر شخص جانتا ہے کہ بخشش طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور امام الوہابیہ کے دھرم میں بخشش کا حاصل ہونا گناہ پر موقوف ہے تو امام الوہابیہ کے دھرم میں گناہ کرنا بھی فرض ہو گیا۔ کیونکہ بغیر گناہ کے بخشش نہیں ہوگی۔ اب بولئے خدا کی بخشش چاہتے ہیں یا نہیں اگر نہیں چاہتے ہیں تو مہربانی فرما کر اس کا صاف اقرار فرمایئے اور اگر آپ خدا کی بخشش چاہتے ہیں تو آپ کے امام جی کے قول سے لازم کہ آپ خوب حرام کیا کریں۔ کیونکہ جس قدر زائد آپ حرام کریں گے اسی قدر زائد بخشش ہوگی۔ آپ بتائیے آپ حرام کاری کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو امام الوہابیہ کے قول سے آپ کی بخشش نہیں اور اگر آپ حرام کاری کرتے ہیں تو آپ اپنی نئی بہشتی گوہر کے قول سے فاسق جہنمی ہیں یا نہیں؟

ہفتم: ہاں ہاں راندیریو ڈابھیلیو تاراپوریو خرمادیو بریادیو سامرودیو دربھنگیو کاکوریو امروہیو انبیٹھویو امرتسریو دہلویو سارے کے سارے وہابیو نجدیو دیوبندیو غیر مقلدو سب کے سب ایک سرے سے بول چلو تم لوگ حرام کاری اور گناہ کرتے ہو یا نہیں؟ اگر نہیں کرتے تو امام الوہابیہ کے فتوے سے تمہاری بخشش نہیں اور اگر کرتے ہو تو حرام کار ہو یا نہیں؟ اور شریعت کے حکم کے مطابق تم لوگ فاسق جہنمی ہو یا نہیں؟

ہشتم: تم سب کے سب یہ بھی بولو کہ تم لوگوں کی عورتیں بھی حرام کاری کرتی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں کرتی ہیں تو تقویۃ الایمانی دھرم کے مطابق ان کی بخشش نہیں ہوگی اور اگر کرتی ہیں تو اقرار کرو کہ تمہاری عورتیں حرام کار اور شریعت کے مطابق فاسق گنہگار مستحق عذاب نار لائق دوزخ اور جہنم کی سزاوار ہیں یا نہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہم: اتنا ہی نہیں بلکہ وہابی دھرم میں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ماننا ہر حرام سے بدتر حرام اور ہر گناہ سے بدتر گناہ ہے۔ امام الوہابیہ اپنی تقویۃ الایمان مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۴۱ پر لکھتا ہے۔ "آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور محض بے حیا ہی بن جائے اور پرایا مال کھا جانے میں کچھ قصور نہ کرے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نہ کرے مگر تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوائے اور کسی کے ماننے سے بہتر ہے"۔ دیکھو تھانوی جی کیسی کھلی تصریح ہے کہ گناہوں میں بالکل ڈوب جانا محض بے حیا بن جانا۔ چوری یا ظلم سے پرایا مال کھا جانے میں کچھ قصور نہ کرنا۔ بھلے بُرے میں امتیاز نہ کرنا یعنی خدا کے حرام کو حرام نہ جاننا اور اس کے حلال کو حلال نہ سمجھنا۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے بہتر ہے۔ بس معلوم ہوا کہ وہابی دھرم کا اصل الاصول یہی ہے کہ جو آدمی صرف اللہ ہی کو مانے اور اس کے سوا نہ کسی نبی کو جانے نہ کسی رسول کو نہ جنت کو نہ دوزخ کو نہ کسی قبر کو اور خواہ کتنا ہی گناہ کرے اور حرام کرے حرام کرائے۔ وہابی دھرم میں وہی خدا کا پیارا ہے وہی موحد اور مسلمان ہے جس قدر زائد اس کے گناہ ہیں۔ اسی قدر اس پر خدا کی رحمت و بخشش ہوگی لعنت ہے ایسے دھرم پر اور تف ہے ایسے دھرم کے ماننے والوں پر۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

دہم: تھانوی جی ہم سنا کرتے تھے کہ جس طرح آریہ لوگ اپنی لڑکیاں دے کر آریہ بناتے ہیں۔ اسی طرح دیوبندیوں اور غیر مقلدین کا طریقہ ہے۔ جس طرح آریوں کے یہاں نیوگ ہے اسی طرح وہابی دھرم میں بھی ہے مگر ہمیں آپ جیسے نمبری وہابیوں کی لمبی لمبی داڑھیاں' بڑے بڑے عمامے' نیچے نیچے کُرتے' لمبی چوڑی نمازیں' پیشانی کے کالے کالے داغ دیکھ کر اس بات کا یقین نہیں آتا تھا مگر اب جو آپ کی بہشتی گوہر کے رد کے سلسلہ میں تقویۃ الایمان دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تب جا کر اصلی راز معلوم ہوا اور یہ بھی سمجھے کہ ان لمبی لمبی داڑھیوں ہی کی آڑ میں شکار کھیلے جاتے ہوں گے اور وہابیہ دیوبندیہ و غیر مقلدین ضرور نیوگ کرتے اور اپنی بیوی' بیٹی' ماں' بہن' بہو سے کرواتے ہونگے کیونکہ نیوگ زیادہ سے زیادہ ایک حرام و گناہ ہے اور امام الوہابیہ کہہ چکا کہ جس قدر گناہ ہونگے اسی قدر بخشش ہوگی۔ آج معلوم ہوا کہ ہندوؤں میں آریہ دیانندی ہیں اور مسلمانوں میں آریہ دیوبندی ہیں۔ آج ہمارا وہ تعجب بھی جاتا رہا جو وہابی دھرم کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تیزی رفتار پر ہوتا تھا کہ آخر یہ دھرم اس قدر جلد کیوں پھیلتا جاتا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ بیچارے نادان مذہب سے ناواقف مسلمانوں کی مسلمانی اور بے پڑھے نوجوان سنیوں کی سنت پھانسنے کے لئے وہابی دھرم بہت سی مقناطیسی کشش والے حلقے رکھتا ہے اور ایک وہابی دھرم پر کیا موقوف ہے۔ تمام باطل اور جھوٹے مذہبوں کو اپنے نئے مہمانوں کی اسی طرح دعوت کرنی پڑتی ہے۔ آریوں کے یہاں نیوگ ہے کہ ایک ایک عورت کے بلئے گیارہ گیارہ شوہروں کی وسعت دیتا ہے۔ عیسائیوں کے یہاں کفارہ ہے یعنی معاذ اللہ تمام عیسائیوں کے گناہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اوپر لاد کر پھانسی پا کر لعنت کی موت مر گئے اور تین روز تک تمام عیسائیوں کے بدلے خود جہنم کا عذاب بھگتتے رہے لہٰذا اب کوئی عیسائی کسی قدر بھی گناہ کرلے اس پر کچھ الزام نہیں۔ رافضیوں نے اپنے یہاں متعہ رکھا ہے کہ ایک رقم پر کچھ مدت کے لئے جماع کی ایک تعداد اور بوسوں کی ایک مقدار پہلے سے طے کر لیں ہے کہ اس کے لئے بہت بڑے بڑے ثواب ہیں۔ وہابیوں نے اپنے دھرم میں چھانٹ کر چہر توحید کا مسئلہ رکھا ہے کہ آدمی کل اصول لا الٰہ الا اللہ مانے اور اس کے سوا کسی نبی رسول فرشتہ کو نہ مانے پھر جس قدر زائد گناہ کرے گا حرام کرائے گا اسی قدر زائد اس پر بخشش و رحمت ہو گی۔ مگر یاد رکھو تھانوی جی آریوں کا نیوگ' عیسائیوں کا کفارہ' رافضیوں کا متعہ' تم وہابیوں' دیوبندیوں' غیر مقلدوں کا مسئلہ چہر توحید چاروں جھوٹے ہیں۔ حق کے سامنے چاروں اوندھے اور اندھے پڑے رہیں گے۔ جو مسلمان حق پسند ہیں وہ کبھی بدبودار چہرے کے پیچھے اپنی مسلمانی اور سنت کو برباد کرنا گوارا نہ کریں گے۔ تم چاروں فرقوں کے چاروں ناپاک مسئلوں پر تھوک کر الگ ہو جائیں گے اور وہ اپنے ایمان و اسلام کو سلامت رکھیں گے۔ قال تعالیٰ لابلیس:

ان عبادی لیس لک علیہم سلطٰن الا من اتبعک من الغوین.

(پ ١٤ سورۃ الحجر آیت نمبر ٤٢)

لاملئن جہنم منک و ممن تبعک منہم اجمعین. (پ ٢٣ سورۃ ص آیت نمبر ٨٥)

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ (پ ١٦ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ٤٧)

****

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہشتی گوہر کے فتوے پر تمام دیوبندیوں، وہابیوں کا عمل

دیوبندی دھرم کے ایک گرو انبیٹھی ایک رسالہ جعلی المہند میں لکھتے ہیں کہ علماء حرمین شریفین کے حضور میں یہ رسالہ پیش کیا۔ تو انہوں نے کفر سے ہماری برءت کر دی۔ میں نے دیکھا کہ راندیری کے مناظرہ میں راندیری جی نے المہند پیش کی اور کہا کہ اس میں علماء حرمین شریفین کی پچاس مہریں ہیں اور علماء مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ نے دیوبندیوں کو بالخصوص تھانوی صاحب کو مسلمان لکھا ہے۔ حضرت شیر بیشہ سُنت حافظ قاری ابو الفتح عبید الرضا مولانا مولوی محمد حشمت علی خاں صاحب رضوی لکھنوی دامت برکاتہم مفتی و مناظر جامع رضویہ بریلی شریف نے فرمایا کہ المہند میں صرف پانچ مہریں حرمین شریفین کی ہیں۔ باقی ساری مہریں علامہ برزنجی کے رسالہ پر تھیں۔ ان پر سے انبیٹھی صاحب نے المہند پر اتار لیں۔ ان کے سوا سب مصر و دیوبند وغیرہ کے وہابیوں کی مہریں ہیں۔ پھر ان پانچ میں حضرت مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب کی نسبت المہند میں خود اقرار ہے کہ ان دونوں حضرات نے اپنی تقریظیں واپس لے لیں اور نقل دونوں کی المہند میں موجود ہے۔ تو قول تو یہ کہ جب ان دونوں حضرات پر انبیٹھی صاحب کی فریب کاری کھل گئی تو انہوں نے اپنی تصدیق واپس لے لی اور المہند کو قابل تصدیق نہ جانا پھر ان کی مہر نقل کرلانا اور واپسی کا اقرار چھاپ دینا وہی مضمون کہ ع..... چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

دوسرے یہ کہ یوں تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ تھانوی نے گنگوہی انبیٹھی و نانوتوی پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اور گنگوہی نے تھانوی انبیٹھی و نانوتوی و دربھنگی پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور نانوتوی نے تھانوی گنگوہی انبیٹھی وایڈیٹر النجم کاکوروی پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اور انبیٹھی نے گنگوہی و تھانوی و نانوتوی و راندیری و تاراپوری پر کفر کا فتویٰ دے دیا ہے اور ثبوت مانگنے پر انبیٹھی جی کی طرح کہہ دے کہ ان لوگوں کے ایسے فتوے میرے پاس موجود تھے تو ضرور مگر پھر ان لوگوں نے واپس لے لئے۔ لعنۃ اللہ علی الکٰذبین اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ المہند ایک جعلی جھوٹی بناوٹی فرضی مصنوعی کتاب ہے۔ اس میں اصل عبارتیں دیوبندیوں کی نہیں ہیں۔ تحذیر الناس۔ تقویۃ الایمان۔ براہین قاطعہ۔ حفظ الایمان کو میں نے بغور دیکھا مگر ان کتابوں کی عبارتیں المہند میں نہیں تو معلوم ہوا کہ دیوبندی وہابی بھی سمجھتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان کتابوں کی عبارتوں میں ضرور بالضرور توہین وکفر ہے۔ اگر ان کتابوں کی پوری عبارتیں لکھتے تو پھر مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ سے قسمت کا لکھا کفر کا تمغہ مل جاتا اور جن وہابیوں نے المہند پر دستخط کیے ہیں۔ وہ سب کے سب سارے دجالین کذابین ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ کتاب جعلی اور دجالوں کی بنائی ہوئی ہے کیونکہ حفظ الایمان میں حضور کے علم کو بچوں، جانوروں، پاگلوں سے مثال دی ہے۔ براہین قاطعہ میں شیطان کے علم کو نص سے ثابت کیا ہے اور حضور کے علم کے لئے نص نہ سوجھی حضور کے لئے علم غیب ماننے کو کفر وشرک لکھ دیا اور تحذیر الناس میں ہے کہ ”اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ اور المہند میں ان عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں۔ میں نے وہابیہ کی کتابیں کبھی دیکھی نہ تھیں مگر منشی عمر خاں علی گڑھی کا ایک رسالہ فضل رب خبیر دیکھنے میں آیا اس میں علماء اہلسنت پر اس نے حملہ کیا تھا اور حسام الحرمین کی عبارت کا حوالہ دیا تھا تو میں نے کتاب حسام الحرمین شریف میں وہ عبارتیں دیکھیں۔ حسام الحرمین میں جن کتابوں کی عبارتوں پر فتویٰ کفر تھا اس میں سے ایک کتاب حفظ الایمان اشرف علی تھانوی کی ایک شخص کے ذریعہ سے مجھے ملی۔ میں نے اس کی عبارت کو حسام الحرمین کی عبارت سے ملایا تو اسی کے مطابق پایا۔ پھر میں نے سمجھ لیا کہ عمر خاں کی بالکل غلطی ہے ایک اشتہار مسمی با ظہار حق چھاپ کر اعلان کر دیا کہ منشی عمر خاں کی کتاب فضل رب خبیر جھوٹی اور جعلی ہے اور جسکے جواب میں ایک اشتہار بنام تحقیق حق مصنفہ سید علی اکبر قادری کا مجھے ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ آپ اگر علماء دیوبند کے رسائل دیکھتے تو آپ مغالطہ نہ کھاتے۔ لہٰذا دیوبندیوں کے بہت سے رسالے خرید کر مطالعہ کئے اور حسام الحرمین شریف کو بھی دیکھا۔ تو جن جن کتابوں کی عبارتوں پر کفر کا فتویٰ ہے مثلاً براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس ان کتابوں کی عبارتوں سے حسام الحرمین شریف میں ان کی منقولہ عبارتوں کو ملایا تو برابر پایا اور المہند میں براہین قاطعہ و حفظ الایمان وتحذیر الناس کی عبارتیں پوری نہیں۔ لہٰذا المہند خود گواہی دیتی ہے کہ میں جعلی کتاب ہوں کیونکہ مجھ میں تحذیر الناس، براہین قاطعہ وحفظ الایمان کی عبارتیں نہیں ہیں اور کیونکر ہو۔ حسام الحرمین میں جو پوری عبارتیں حفظ الایمان و براہین قاطعہ وتحذیر الناس کی ہیں۔ اگر مجھ میں وہ اصلی عبارتیں ہوتیں تو ضرور کفر کا فتویٰ ملتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ المہند بالکل جعلی بناوٹی جھوٹی کتاب ہے اور المہند خود کہتی

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLUSUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ اگر تمہیں یقین نہ ہو تو براہین قاطعہ حفظ الایمان تحذیر الناس تینوں کو مجھ سے ملالو اور مقابلہ کر کے دیکھو۔ مجھ میں ان کی کفریات کی عبارتیں پوری ہرگز نہ پاؤ گے اور المہند پر جن علماء دیوبند وہابیہ نے مہریں کی ہیں وہ تمام دجالی فریبی گروہ کے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین۔

پیارے سنی مسلمان بھائیو آپ سمجھے بھی یہ کیا بات ہے۔ تھانوی نے بہشتی گوہر میں فتوے دیا کہ جو شخص حرام نہ کرے وہ فاسق جہنمی ہے۔ امام الوہابیہ نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ جس قدر گناہ ہونگے اسی قدر خدا کی بخشش ہوگی اور حرام کاموں میں جھوٹ بولنا۔ افترا کرنا۔ بہتان باندھنا۔ تہمت اٹھانا دھوکے فریب دینا بھی ہے۔ تو میاں خلیل احمد انبیٹھی اور تھانوی اور جتنے وہابیوں دیوبندیوں نے المہند پر دستخط کیے ہیں سب نے بہشتی گوہر اور تقویۃ الایمان کے فتووں پر عمل کر کے حرام کرنے کا نمونہ دکھایا ہے۔ المہند میں کسی مقام پر تقویۃ الایمان و براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس کی کوئی اصلی عبارت نہیں لکھی اپنا عقیدہ ان کتابوں کے خلاف لکھا صاف انکار کیا کہ ہم میں اور ہمارے دیوبندی مولویوں میں کسی نے ایسا نہیں لکھا۔ نئی عبارتیں گڑھیں اور پوری بے حیائی سے کہہ دیا کہ یہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ کی عبارت کا خلاصہ ہے بلکہ بالکل ایک نئی عبارت جو دنیا بھر کی نئی پرانی کسی حفظ الایمان میں نہیں لکھ کر اسے المہند میں تھانوی کا کلام بتایا بلکہ جو مضمون تقویۃ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس و حفظ الایمان میں ہے۔ صاف صاف ان کے ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ دے دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

ان دجالیوں، مکاریوں، عیاریوں کا اس کے سوا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ انبیٹھی و تھانوی اور سارے کے سارے وہابیہ دیوبندیہ نے عمل کر کے دکھایا ہے کہ دیکھو جس طرح ہم نے یہ حرام کاریاں کی ہیں۔ اسی طرح وہابی، دیوبندی مردوں، عورتوں کو چاہیئے کہ بہشتی گوہر و تقویۃ الایمان کے مطابق عمل کریں۔ خوب حرام کرا کر جہنم سے بچیں اور خدا کی بخشش حاصل کریں اور جس طرح ہم جیسے دیوبندی مولویوں کو ایسی حرام کاریاں کرتے ہوئے کچھ شرم نہ آئی بلکہ کھلم کھلا ایسی ناپاک ملعون حرکتوں کو علی الاعلان چھاپ کر شائع کر دیا۔ اسی طرح تمام وہابی، دیوبندی مرد اور عورتیں سب کی سب علی الاعلان حرام کرانے اور حرام کروانے میں کچھ شرم نہ کریں۔ لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ ان ظالموں پر خدا کی پھٹکار۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ارے وہابیو! دیوبندیو! غیر مقلدو خدا کے لئے ذرا آنکھیں کھولو۔ حق و باطل کو انصاف کی ترازو میں تولو۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ

فقیر حاجی غلام حسن قادری برکاتی نوری عفی عنہ ذنبہ المعنوی والصوری

از سورت محلہ گوپی پورہ سوداگر واڑ۔ ۲۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۳۵ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امکانِ کذب کا فتنہ[1]

از افادات حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جھوٹ ایک ایسا عیب ہے جس سے سبھی لوگ نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ خود جھوٹا آدمی بھی جھوٹ کو برا جانتا ہے چنانچہ اگر بھری محفل میں اس کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا جائے تو وہ جھینپ جائے گا شرمائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا بڑا بھاری عیب ہے لیکن محترم قارئین کو یہ جان کر سخت حیرت ہوگی کہ وہابی مذہب نے سبوح قدوس رب العزۃ جل شانہ کے حق میں جھوٹ بولنا جائز قرار دیا ہے۔

امکان کذب الٰہی کا فتنہ سب سے پہلے ملائے دہلوی مولوی اسمٰعیل نے ایک اعتراض کے جواب میں کھڑا کیا۔ واقعہ یوں ہے کہ قدیم زمانے سے مسلمانوں کا یہ اعتقاد چلا آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے مثل پیدا فرمایا ہے۔ حضور کا مثل ہونا محال ہے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اس اعتقاد کی مخالفت کرتے ہوئے یہ نیا عقیدہ پیدا کیا کہ سرکار مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بے مثل نہیں بلکہ سرکار جیسے سینکڑوں محمد پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس پر اس زمانے کے علمائے اسلام نے اعتراض کیا کہ حضور کا مثل کیونکر ممکن ہے

---

[1] بحوالہ "محاسن بدر ملت" مرتب مولانا عبد الصمد قادری مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی سنہ ۱۹۹۹ء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے حق میں فرمادیا وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنی پیارے مصطفےٰ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں تو اب حضور کا مثل ہرگز ممکن نہیں۔

توضیح اس مقام کی یہ ہے کہ ختم نبوّت کا وصف شرکت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا جس کا معنی یہ ہے کہ آخری نبی صرف ایک ہی شخص ہو سکتا ہے کسی دوسرے کا آخری نبی ہونا عقلاً محال بالذات ہے اب رہی یہ بات کہ وہ ایک شخص کون ہے جس کو ختم نبوّت کا تاج پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ جَلَّ مَجْدُہٗ نے خبر دی کہ وہ ایک شخص پیارے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جنہیں آخری نبی بنایا گیا تو خود ربّ العزّۃ جَلَّ جَلَالُہٗ نے حضور کو خاتم النبیین کہہ کر خبر دے دی کہ میرے مصطفےٰ کا مثل ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے۔ سابق علمائے اسلام نے یہی اعتراض مولوی اسمٰعیل دہلوی پر کیا کہ تم جو حضور کا مثل ممکن بتلاتے ہو اس سے خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا لازم آرہا ہے لیکن چونکہ خبر الٰہی کا جھوٹا ہونا بالاتفاق محال ہے ہرگز ممکن نہیں اس لیے سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل بھی ہرگز ممکن نہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں مُلّا اسمٰعیل دہلوی نے امکان کذبِ الٰہی کا فتنہ کھڑا کیا اور مسلمانوں میں یہ کفری عقیدہ پھیلایا کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے محال نہیں ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِکَ)

آیت کریمہ: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے بارے میں مُلّا دہلوی نے یہ جواب دیا:۔

"بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول قول بامکان وجود مثل اصلاً منجر بتکذیب نصے از نصوص نہ گردد"[1] یعنی اللہ

---

[1] یکروزی بحوالہ السبحٰن السبوح ص۹۴۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تعالیٰ نے جو آیت کریمہ میں حضور کے خاتم الانبیاء ہونے کی خبر دی ہے اس خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ یہ آیت لوگوں کو بھلا دی جائے لہذا حضور کا مثل پائے جانے کو ممکن ہے کہنا اس سے کسی آیت قرآن کا جھٹلانا لازم نہیں آتا۔ ملائے دہلوی کے جواب کا معنی یہ ہے کہ جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل پیدا ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ خاتم النبیین والی آیت کریمہ لوگوں کے دلوں سے بھلا دے گا اور جب آیت کریمہ کسی کو یاد ہی نہ رہ جائے گی تو خبر الٰہی کو کون جھٹلائے گا۔ حاصل جواب یہ ہے کہ امام وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی خبر کا جھوٹا ہونا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہاں اس بات میں حرج ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کے کہنے میں آگاہ ہو جائیں۔ اس حرج سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ قرآن کی آیتوں کو بندوں کے دل سے بھلا دے گا۔ معاذ اللہ رب العلمین یہ ہے باطل کفری عقیدہ وہابیوں کا۔

مسلمان کہلانے کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی افضلیت پر حملہ نہ کرتے اور اس بات پر ایمان لاتے کہ ختم نبوت کے وصف میں سرکار کا مثل و نظیر محال بالذات ہے لیکن وہ اگر شیطان کے بہکانے سے بہک گئے تھے تو علمائے اسلام کے ٹوکنے پر تو ان کو سنبھل ہی جانا چاہیے تھا مگر بُرا ہو پندار علم کا جس نے اُن کو اپنے ایک دوسرے کفری عقیدہ کی طرف دھکیل دیا۔ یعنی امکان نظیر کے اعتقاد باطل نے ان کو امکان کذب الٰہی کا معتقد بنا دیا۔ چنانچہ انھوں نے خاص مسئلہ امکان کذب کے ثبوت میں ایک کتاب یکروزی لکھ کر اُمت میں ایک فتنۂ عظیم کھڑا کر دیا۔ اس کتاب کے دلائل کا حال یہ ہے کہ جس طرح ایک جھوٹی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے دسوں جھوٹ گڑھنا پڑتا ہے ٹھیک اسی طرح اللہ رب العزت کا کذب ثابت کرنے کے لیے ان کو ایسی ایسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دلیلیں گڑھنی پڑیں جو سینکڑوں کفریات کا پشتارا ہیں جس کو اس کا مشاہدہ کرنا ہو وہ سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس تصنیف سُبحٰن السبوح صد ۳۳ تا صد ۱۶ کا مطالعہ کرے۔

بہت سے سادہ لوح حضرات کا گمان ہے کہ سُنّیت اور وہابیت کے درمیان صرف چند فروعی اُمور میں اختلاف ہے لیکن یہ گمان شدید غلط ہے کیونکہ سُنّیت اور وہابیت کا اختلاف فروعی امور میں ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی مسائل میں بھی ہے یہاں تک کہ خود ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا شدید بنیادی اختلاف ہے۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کا صدق ازلاً و ابداً واجب ہے لیکن اس کا کذب ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے اور وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ہے لہٰذا صدق واجب نہیں۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ وجوبِ صدق کا عقیدہ اور امکانِ کذب کا عقیدہ ان دونوں میں قطعی بنیادی اختلاف ہے اس لیے ثابت ہو گیا کہ ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا سنگین بنیادی اختلاف ہے۔

یوں تو جس مسلمان کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پر ایمان ہے اس کا فطری طور پر یہ عقیدہ ہے کہ اللہ ربّ العزۃ جل جلالہٗ کا جھوٹا ہونا ہرگز ہرگز ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ازلاً صادق رہا اور رہے اور ابد تک صادق رہے گا تو کذب کے امکان کی جڑ تو یہیں سے کٹ گئی لیکن چونکہ وہابیوں نے اسلامی عقیدہ کے نام سے مسلمانوں میں یہ فتنہ پھیلا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹا تو نہیں مگر اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے اس لیے ہم سادہ لوح مسلمانوں کے اطمینان کی خاطر عقائد اسلامیہ کی قدیم کتابوں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

چند حوالے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

(۱) شرح مقاصد میں ہے اَلْکِذْبُ مُحَالٌ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ لِاَنَّ الْکَذِبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ[۱] یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب باجماع علماء محال ہے اسلیے کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(۲) شرح عقائد نسفی میں ہے کِذْبُ کَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ[۲] یعنی کلام الٰہی کا جھوٹا ہونا ممکن نہیں۔

(۳) طوالع الانوار میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ[۳] یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

(۴) مواقف کی بحث کلام میں ہے ثُمَّ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکَذِبُ اِتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ فَلِاَنَّ الْکَذِبَ قَبِیْحٌ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ لَا یَفْعَلُ الْقَبِیْحَ وَاَمَّا عِنْدَنَا فَلِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ اِجْمَاعًا[۴] یعنی اہل سنت اور معتزلہ سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ممکن نہیں محال ہے۔ معتزلہ تو اسلیے محال کہتے ہیں کہ جھوٹ برا ہے اور اللہ تعالیٰ برا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ پر بالاجماع محال ہے۔

(۵) امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد مسایرہ میں فرماتے ہیں یَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ تَعَالٰی سِمَاتُ النَّقْصِ کَالْجَھْلِ وَالْکِذْبِ[۵] یعنی جتنی نشانیاں عیب کی ہیں جیسے جہل و کذب وہ سب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

۱؎ بحوالہ سبحٰن السبوح ص۱۷ ۲؎ ایضاً ۳؎ ایضاً
۴؎ ایضاً ص۱۱۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(٦) علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اس شرح مسایرہ میں فرماتے ہیں، لَاخِلَافَ بَیْنَ الْاَشْعَرِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ اَنَّ کُلَّ مَاکَانَ وَصْفَ نَقْصٍ فَالْبَارِیْ تَعَالٰی عَنْہُ مُنَزَّہٌ وَھُوَ مُحَالٌ عَلَیْہِ تَعَالٰی وَالْکِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ[1] یعنی اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔

(٧) کنز الفوائد میں ہے قُدِّسَ شَانُہٗ عَنِ الْکِذْبِ شَرْعًا وَعَقْلًا اِذْ ھُوَ قَبِیْحٌ یُدْرِکُ الْعَقْلُ قُبْحَہٗ مِنْ غَیْرِ تَوَقُّفٍ عَلٰی شَرْعٍ فَیَکُوْنُ مُحَالًا فِیْ حَقِّہٖ تَعَالٰی عَقْلًا وَّشَرْعًا کَمَا حَقَّقَہُ ابْنُ الْھُمَامِ وَغَیْرُہٗ[2] یعنی بحکم شرع و بحکم عقل ہر طرح اللہ تعالیٰ کذب سے پاک مانا گیا ہے اس لیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبح کو جانتی ہے بغیر اس کے کہ اس کا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاً و شرعاً ہر طرح محال ہے جیسا کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس مسئلہ کی تحقیق افادہ فرمائی۔

علامہ جلال دوانی شرح عقائد میں لکھتے ہیں: اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَاتَشْمُلُہُ الْقُدْرَۃُ[3] یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا محال ہے قدرت الٰہی میں داخل نہیں۔

(٨) شرح عقائد جلالی میں ہے اَلْکِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَیْہِ مُحَالٌ فَلَایَکُوْنُ مِنَ الْمُمْکِنَاتِ وَلَاتَشْمُلُہُ الْقُدْرَۃُ کَسَائِرِ وُجُوْہِ النَّقْصِ عَلَیْہِ تَعَالٰی کَالْجَھْلِ وَالْعَجْزِ[4] جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہیں نہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اسے

---

[1] سبحٰن السبوح ص۱۱ [2] ایضاً ص۱۳ [3] ایضاً ص۱۱ [4] ایضاً ص۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و عجز الٰہی، کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

ہم اختصار کی خاطر اتنے ہی حوالوں پر بس کرتے ہیں جس کو مزید بائیس نصوص ائمہ اور تیس دلائل قاہرہ دیکھنے کا شوق ہو وہ سرکارِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف سبحٰن السبوح کا مطالعہ کرے۔ وہابی اپنے عقیدۂ امکانِ کذب کی حمایت میں جس مغالطہ آمیز دلائل سے کام لیتے ہیں ذیل میں ان کا بطلان پیش کیا جا رہا ہے۔

① امکانِ کذب کے ثبوت میں عام وہابی دیوبندی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور جھوٹ بھی ایک چیز ہے لہٰذا وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور جب جھوٹ بولنے پر قادر ہے تو اس کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہوا۔

جواب: جب وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا جھوٹ یہی کلام یعنی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ہو تو پھر اس کلام کو دلیل میں پیش کرنا کیونکر صحیح ہوگا۔

دوسرا فولادی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ کذبِ الٰہی عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ کے لیے محال بالذات ہے۔ لہٰذا کذبِ الٰہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات ممکن نہیں۔ ثابت ہوا کہ کذبِ الٰہی ممکن نہیں۔ پھر ذات باری تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر کہنا یہ وہابیوں کا سخت ترین مغالطہ ہے کیونکہ کذبِ الٰہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات زیرِ قدرت نہیں۔ لہٰذا کذبِ الٰہی زیرِ قدرت نہیں تو پھر کذبِ الٰہی کو زیرِ قدرت بتا کر امکانِ کذب کو ثابت کرنا دجل و فریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہیں تو اور کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مفہوم کی تین قسمیں ہیں۔ واجب، ممکن، محال۔

واجب: وہ مفہوم ہے جس کا وجود ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات۔

ممکن: وہ مفہوم ہے جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم مثلاً عالم اور عالم کی چیزیں۔

محال: وہ مفہوم ہے جس کا عدم ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا کذب، جہل، عجز اور دوسرا خدا ہونا۔

واضح ہو کہ زیرِ قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہیں۔ واجب اور محال زیرِ قدرت نہیں، شرح مقاصد میں ہے لَا شَیْءَ مِنَ الْوَاجِبِ وَالْمُمْتَنِعِ بِمَقْدُوْرٍ[1] یعنی واجب اور محال ہرگز زیرِ قدرت نہیں۔

شرح مواقف میں ہے عِلْمُهٗ تَعَالٰی یَعُمُّ الْمَفْهُوْمَاتِ كُلَّهَا اَلْمُمْكِنَةَ وَالْوَاجِبَةَ وَالْمُمْتَنِعَةَ فَهُوَ اَعَمُّ مِنَ الْقُدْرَةِ لِاَنَّهَا تَخْتَصُّ بِالْمُمْكِنَاتِ دُوْنَ الْوَاجِبَاتِ وَالْمُمْتَنِعَاتِ[2] یعنی علمِ الٰہی ممکن، واجب اور محال سب مفہوم کو شامل ہے تو وہ قدرتِ الٰہی سے عام ہے کیونکہ قدرتِ الٰہی صرف ممکنات ہی سے متعلق ہے واجبات اور محالات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

حوالجات مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ میں کل سے مراد کل ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے تو وہ زیرِ قدرت نہیں اور جب وہ زیرِ قدرت نہیں تو ہرگز ہرگز ممکن نہیں، اب ہم اس مقام

---

[1] سبحٰن السبوح ص ۔ [2] ایضاً۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پر وہابیوں سے ان کے اس مغالطہ آمیز استدلال کے پیش نظر ایک سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے یا نہیں کہ شیطان کو وہابیوں کا خدا بنادے۔ اگر کہو کہ اللہ تعالیٰ قادر نہیں تو تم اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا انکار کرکے کھلم کھلا کافر ہوگئے اور اگر کہو کہ شیطان قدرتِ الٰہی سے وہابیوں کا خدا ہو سکتا ہے تو تم وحدانیت کا انکار کرکے کھلے عام مرتد ہوگئے۔ بولو! ہے کوئی وہابیوں میں دم خم والا جو وہابی مذہب کو برقرار رکھتے ہوئے اس سوال کا جواب دے سکے۔

(۲) وہابی کہتے ہیں کہ انسان کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہے تو اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربانی سے بڑھ جائے گی اور یہ محال ہے کہ قدرتِ انسانی قدرتِ ربانی سے بڑھ جائے، لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ انسان اور اس کے تمام اعمال، اقوال، احوال، اوصاف سب اللہ عزوجل کے پیدا کیے ہوئے ہیں، انسان کو صرف کسب یعنی ایک گونہ اختیار ملا ہے، لیکن اس کے سارے کام مولیٰ عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں۔ آدمی کی کیا طاقت کہ بے ارادۂ الٰہی کے پلک مار سکے۔ انسان کا صدق و کذب، کفر و ایمان، طاعت و عصیان جو کچھ ہے سب کو اسی قادر مطلق جل جلالہ نے پیدا کیا ہے تو جب انسان کا جھوٹ بولنا، کفر کرنا، فسق کرنا، بندگی کرنا سب اللہ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے تو پھر قدرتِ ربانی سے قدرتِ انسانی کیوں بڑھ سکتی ہے اور رہی یہ بات کہ اگر کذبِ الٰہی پر خدائے تعالیٰ قادر نہ ہوگا تو قدرتِ ربانی گھٹ جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گی تو ایسا سوچنا صرف بد دماغ وہابی کا کام ہو سکتا ہے اس لیے کہ کذبِ الٰہی محال اور ناممکن ہے اور کوئی محال زیرِ قدرت نہیں اور کذبِ الٰہی جب زیرِ قدرت نہیں تو قدرت گھٹنے کی کیا بات ہے؟

اس مقام پر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بہت سے انسان اس بات پر قادر ہیں کہ وہ پتھر کی مورتی بنا کر اس کو معبود قرار دیں اور صبح و شام اس کی پوجا کریں تو اگر خدا، پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دے کر صبح و شام اس کی پوجا پر قادر نہ ہو تو قدرتِ انسانی، قدرتِ ربانی سے بڑھ جائے گی اور چونکہ قدرتِ انسانی کا قدرتِ ربانی سے بڑھ جانا محال ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا کا پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دینا ممکن ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

بولو! ہے کوئی وہابیوں میں ہمت والا جو وہابی مذہب کو باقی رکھتے ہوئے اس عقلی کو ختم کر دے

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(۳) وہابی کہتے ہیں کہ متکلمین کے نزدیک یہ قاعدہ کلیہ مسلّم ہے کہ کُلُّ مَا هُوَ مَقْدُوْرٌ لِّلْعَبْدِ مَقْدُوْرٌ لِّلّٰهِ یعنی ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو جب آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو ایک کام ایسا ہوگا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا اور یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے لہٰذا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کام کو آدمی کر سکے اسے خدا نہ کر سکے اس لیے ثابت ہوا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔

جواب: مَعَاذَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ بے شک قاعدہ کلیہ حق ہے لیکن وہابی اس کے جو معنیٰ بیان کرتے ہیں وہ صریح غلط ہونے کے ساتھ ساتھ کھلا کفر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بھی ہے۔ قاعدۂ کلیہ کا صحیح معنی یہ ہے کہ بندہ جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے خلق و ایجاد ہی سے ہوتا ہے۔ محترم قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں کہ قاعدۂ کلیہ کو امکانِ کذب سے کیا تعلق ہے! لیکن جب وہابیوں کے نزدیک یہی طے ہے کہ ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو ان کے مذہب پر لازم آتا ہے

(الف) انسان قادر ہے کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی قادر ہو کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ب) آدمی قادر ہے کہ اپنی ماں کی تواضع و خدمت کے لیے اس کے تلوے ملے، پاؤں دبائے، آنکھیں ملے، باپ کی تعظیم کے لیے اس کے جوتے اپنے سر پر رکھ کر چلے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و تواضع پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ج) آدمی قادر ہے کہ پرایا مال چرا چھپا کر اپنے قبضہ میں کر لے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی دوسرے کی مملوک چیز چرا لینے پر قادر ہو، ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(د) آدمی قادر ہے کہ اپنے خدا کی نافرمانی کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے خدا کی نافرمانی پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

اب وہابی یا تو اقرار کریں کہ خدا کے لیے دوسرا خدا ہونا، اور خدا کے ماں باپ ہونا ممکن ہے ورنہ حقیقۃً امکانِ کذبِ الٰہی سے توبہ کریں۔

(۴) ملا رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ ص۳ میں لکھا ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"امکان کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں ردالمحتار میں ہے هَلْ یَجُوْزُ الْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ فَظَاهِرُ مَا فِی الْمَوَاقِفِ وَالْمَقَاصِدِ اَنَّ الْاَشَاعِرَةَ قَائِلُوْنَ بِجَوَازِهٖ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور تعجب کرنا محض لاعلمی اور امکانِ کذب خلف وعید کی فرع ہے۔"

جواب: محترم قارئین! پہلے آپ ملا گنگوہی کی مراد سمجھنے کی کوشش کریں۔ واقعہ یوں ہے کہ ضلع سہارنپور کے حضرت مولانا عبدالسمیع رام پوری نے امکانِ کذب کے خلاف اپنے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے انوارِ ساطعہ میں لکھا تھا کہ "کہیں جناب باری عز اسمہ، کو امکانِ کذب کا دھبہ لگ جاتا ہے ـــــ اس کے جواب میں گنگوہی صاحب فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو یا بالامکان جھوٹا کہنا یہ تو کوئی نئی بات نہیں اگلے زمانے کے بعض علمائے اسلام بھی تو خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن بتا گئے ہیں۔ دیکھو اشاعرہ اہلِ سنت خلفِ وعید کے قائل ہیں۔ امکانِ کذب خلف وعید کی ایک قسم ہے لہٰذا امکانِ کذب پر اعتراض کرنا اگلے زمانے کے علمائے دین پر اعتراض کرنا ہے ـــــ افسوس اور ہزار افسوس کہ گنگوہی جیسا وہابیوں کا شیخ ربانی جب اتنی سنگین افترا سازی اور بہتان طرازی کر سکتا ہے تو چھوٹے چھوٹے وہابی ملاؤں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حقیقت ہے کہ باطل عقائد کا طرفدار خود اندھا ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا اندھا سمجھتا ہے۔ بے شک اہلِ سنت کے بعض علماء خلفِ وعید کے ضرور قائل ہیں مگر اس کے ساتھ وہی علماء امکانِ کذبِ الٰہی کے عقیدہ کی سخت مخالفت کرتے ہیں، پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان کو امکانِ کذب کا قائل بتانا کتنا سفید جھوٹ اور کس قدر سنگین بہتان ہے۔

جیسا مواقف میں ہے لَا یُعَدُّ الْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ نَقْصًا یعنی خلفِ وعید عیب نہیں شمار کیا جاتا۔ اسی مواقف میں ہے: اِنَّہٗ تَعَالٰی یَمْتَنِعُ عَلَیْہِ الْکِذْبُ اِتِّفَاقًا۔ یعنی باری تعالیٰ کا کذب بالاتفاق محال ہے۔ جیسا شرح طوالع میں ہے اَلْخُلْفُ فِی الْوَعِیْدِ حَسَنٌ یعنی خلفِ وعید (سزا معاف کر دینا) کیا اچھی بات ہے اسی شرح طوالع میں ہے اَلْکِذْبُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مُحَالٌ یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔ جیسا علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد جلالی میں لکھا [illegible] اِلَّا اَنَّ الْخُلْفَ فِی الْوَعِیْدِ جَائِزٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَا فِی الْوَعْدِ وَلِھٰذَا وَرَدَتِ السُّنَّۃُ یعنی بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ وعید میں خلف اللہ تعالیٰ کے لیے جائز ہے نہ وعدہ میں۔ اور یہی مضمون حدیث میں آیا۔

وہی علامہ جلال تحریر کرتے ہیں اَلْکِذْبُ عَلَیْہِ تَعَالٰی مُحَالٌ لَا تَشْمَلُہُ الْقُدْرَۃُ۔ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الٰہی میں داخل نہیں [1]

محترم قارئین ملاحظہ فرمائیں مذکورہ بالا حوالہ جات نے خوب واضح کر دیا کہ ملا گنگوہی کا اتہام غلط ہے اور خلفِ وعید کے قائل علماء کا دامن، عقیدۂ امکانِ کذب کی نجاست سے پاک و صاف ہے۔

(۵) علماء وہابیہ کہتے ہیں کہ جھوٹ پر خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو خدا کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا جھوٹ بولنا اس

[1] اس میں راز یہ ہے کہ صدق و کذب خبر کی صفت ہے (بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے لیے ممکن ہوا۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ محال ہے اور محال پر قدرت نہ ہونے سے عجز لازم نہیں آتا۔ سیدنا علامہ عبدالغنی نابلسی اپنی کتاب مطالب وفیہ میں ابن حزم فاسد العزم کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں اِنَّ العَجْزَ اِنَّمَا یَکُوْنُ لَوْ کَانَ القُصُوْرُ مِنْ نَاحِیَۃِ القُدْرَۃِ اَمَّا اِذَا کَانَ لِعَدَمِ قُبُوْلِ المُسْتَحِیْلِ تَعَلُّقَ القُدْرَۃِ فَلَا یَتَوَھَّمُ عَاقِلٌ اَنَّ ھٰذَا عَجْزٌ[1] یعنی عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہ ہے کہ محال خود ہی تعلقِ قدرت کی قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزریگا۔ اس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ اگر شیطان کی پوجا کرنے پر وہابیہ کے خدا کی قدرت نہ مانی جائے تو اسکا عجز لازم آئیگا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہٰذا شیطان کی پوجا کرنا اچھا ہے خدا کیلئے ممکن نہیں جواب دیں وہابی یا تو شیطان کو اپنے خدا کا معبود مانیں یا اپنے خدا کا عاجز ہونا تسلیم کریں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بحمدہٖ تعالیٰ تم بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثنا ہماری ان چند سطروں سے خوب ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے حق میں وجوب صدق کا عقیدہ رکھنے والے صادق اور امکانِ کذب کا اعتقاد رکھنے والے کاذب ہیں۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَکْرَمِ خَلْقِہٖ وَاَعْلَمِ خَلْقِہٖ وَاَوَّلِ خَلْقِہٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِہٖ وَخَاتَمِ اَنْبِیَائِہٖ وَسَیِّدِ اَصْفِیَائِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَشَھِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْبَرَیْلَوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور وعید از قبیل خبر نہیں از قبیل انشاء ہے (امجدی)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] سبحٰن السبوح ص۳۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WA JAMAAT

اس موضوع پر

جمہور ائمۂ اسلام، امام احمد رضا اور ان کے
مخالفین کے موقف کا اجمالی جائزہ!

مبارک حسین مصباحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انتساب

اس جلیل القدر محقق، عالم ربانی اور پیکر اخلاص و تقویٰ

کے نام

جو

اہل عرفان و تقویٰ میں ہے پابند شرع، عاشق رسول اور پرہیزگار ہیں

بلند پایہ اساتذہ میں ہیں ــــ قابل فخر اور متبحر استاذ ہیں

ادیبوں اور قلم کاروں میں ــــ صاحب طرز ادیب اور مستند مصنف ہیں

حسن انتظام اور نظم و نسق کے میدانوں میں ــــ صاحب رائے منتظم اور فلک پیما مدبر ہیں۔

یعنی

استاذنا المکرم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

جن کے

دسترخوان علم کی خوشہ چینی ہی مجھ ہیچمداں کی تمام تر پونجی ہے۔

مبارک حسین مصباحی

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز چودھویں صدی ہجری کے مجدد اور اپنے عہد میں نابغۂ روزگار تھے آپ نے ستر علوم و فنون پر ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل تصنیف فرمائے۔ آج عالم اسلام میں علماء، مشائخ، محققین، پروفیسروں کے درمیان آپ کے علمی، فکری، اور تحقیقی سرمایہ کی دھوم ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT

جناب میر عبد الجبار ڈپٹی چیئرمین (SENATE OF PAKISTAN) اسلام آباد لکھتے ہیں:

> امام احمد رضا خاں ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے انہوں نے تقریباً ستر علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھیں۔[1]

امام احمد رضا ایک عظیم مصلح اور بلند پایہ فقیہ تھے آپ کی فکر و تحقیق اور فتویٰ نویسی کا سب سے ممتاز کمال یہ تھا کہ آپ نے اسلامی عقائد و نظریات کے تعلق سے جتنا کچھ لکھا سب

---

[1] مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۸۸ء ناشر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرآن وسنت اور مسلک جمہور کی روشنی میں تھا، اسلام کے بنیادی نظریات میں نہ اپنی فکری اختراع کی دخل اندازی کی اور نہ غیروں کی جانب سے کسی افراط و تفریط کو برداشت کیا۔ اس عقل پرستی اور فکری آوارگی کے دور میں یہی وہ اہم خصوصیت ہے جس نے آپ کو عالم اسلام کا سب سے مستند مفتی اور سواد اعظم کا پیشوا بنا دیا، بلکہ آج کے دور میں حقانیت کا علامتی نشان ۔ اسلامی عقیدہ وعمل کے تعلق سے آپ امام احمد رضا کی کوئی بھی کتاب یا فتویٰ اٹھا کر دیکھئے ہر مدعا پر قرآن وسنت کے دلائل کا انبار اور جمہور علما و فقہا و محدثین اور مفسرین کے اقوال و ترجیحات کا بحر ذخار نظر آئے گا ۔ ان حقائق کی روشنی میں ہم اعتماد و یقین کی سب سے بلند چوٹی سے یہ دعویٰ کر لانے میں حق بجانب ہیں کہ امام احمد رضا کسی نئے مسلک اور مکتب فکر کے بانی نہیں ہے بلکہ وہ انہیں عقائد و نظریات کے مبلغ و ترجمان ہے جو ہر دور میں جمہور علما و مشائخ کے رہے ہیں اور جو چودہ سو برس سے متواتر اور متوارث چلے آرہے ہیں ۔ اس کا اعتراف اغیار و اخیار سب نے کیا ہے ۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں:

> اس میں قطعاً کلام نہیں کہ علامہ اجل مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مائیہ ناز عالم تھے..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمالات سے بہرہ اندوز کیا اور آپ نے مدۃ العمر مسلک جمہور کی تائید کی لے

لے مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۵ء صفحہ ۱۴ ناشر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری ۱۹۳۷ء میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔

امرتسر میں مسلم آبادی، غیر مسلم آبادی، (ہندو، سکھ وغیرہ)
کے مساوی ہے۔ اسی سال قبل قریباً سب مسلمان
اسی خیال کے تھے۔ جن کو آج۔ بریلوی حنفی خیال کیا
جاتا ہے ۱؎

جناب امرتسری صاحب کی یہ تحریر ۱۹۳۷ء کی ہے جبکہ ان کا اعتراف ہے کہ اسی برس قبل امرتسر میں تمام مسلمان سنی حنفی بریلوی تھے یعنی ۱۸۵۷ء میں سارے مسلمان اہل سنت وجماعت تھے۔ چند لمحے ٹھہر کر ایک اور دھماکہ خیز اعتراف پڑھئے۔
دیوبندی مکتب فکر کے مشہور مؤرخ مولانا سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی قدیم روش پر قائم
رہا اور اپنے کو اہل السنۃ کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر
بریلی اور بدایوں کے علماء تھے ۲؎

شیخ محمد اکرم صاحب امام احمد رضا کی قدامت پسندی کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں

انہوں (امام احمد رضا) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی

۱؎ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ شمع توحید ص۴۰ مطبوعہ سرگودھا۔ ۲؎ مولانا سلیمان ندوی حیات شبلی ص۴۶ مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

طریقوں کی حمایت کی لے

یہ ان حضرات کی تحریریں ہیں جو نظریاتی اعتبار سے امام احمد رضا کے ہمنوا اور ہم فکر نہیں بلکہ مخالف گروہ کے مستند ہیں۔ کیا ان حقائق کے بعد بھی ہمارے اس دعا کے اثبات کے لئے مزید کسی اتمام حجت کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ امام احمد رضا کسی نئے مسلک اور نئے مکتب فکر کے بانی نہیں تھے، بلکہ آپ متوارث مسلک جمہور کے متبع اور سرگرم مبلغ تھے۔ میرے دعوے کی اس سے قوی دلیل یہ ہے کہ موجودہ اختلافات سے قبل پورے ہندوستان کے مسلمان انہیں عقائد و نظریات کے حامل اور متبع تھے جن کی ترجمانی امام احمد رضا نے کی ہے طول نویسی سے پرہیز کرتے ہوئے ہم صرف ایک تاریخی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں۔

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT

پروفیسر فیاض کاوش ہندوستانی مسلمانوں کی فکری اور مذہبی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

شروع شروع جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو ان سب کا ایک عقیدہ ایک مذہب اور ایک مسلک تھا طوطی ہند حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام بلاغت نظام میں اسی یک رنگی کا ذکر فرمایا ہے۔

لے شیخ محمد اکرام، موج کوثر ص ۳۵، مطبوعہ ادبی دنیا ۱۹۷۵ء [illegible] محل دہلی ۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "مردِ درویش" میں مسلمانوں کی اس فکری و مذہبی ہم آہنگی کا ذکر کیا ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت امیر کے اشعار پیش کئے ہیں۔ اس کے بعد ایران سے شیعانِ علی کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء تک ہندوستان کے مسلمانوں میں [illegible] ایک [illegible] اہلسنت و جماعت اور وہ [illegible] تھے چنانچہ انگریزی عملداری سے پہلے پہلے تمام مسلمان زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب کے قائل تھے، عرس و عراس اور مولود شریف کا اہتمام کیا کرتے تھے۔[1]

اب ہم اپنے ایک مدعا کے اثبات کے بعد دوسرا دعویٰ یہ کرنے جا رہے ہیں کہ ماضی قریب میں دیوبندی، وہابی، قادیانی، نیچری یا ان کی ہم خیال جن جماعتوں نے جنم لیا ہے ان کے عقائد اسلام کے مسلّم اور جمہوری عقائد سے مختلف ہیں اور ان کے زبان و قلم نے کچھ ایسے گل کھلائے ہیں کہ عہدِ رسالت سے آج تک ان کا سراغ نہیں ملتا۔ اور

---

[1] پروفیسر فیاض کاوش۔ ننگِ دین ننگِ وطن ص ۱۲ ناشر مکتبہ تعلامی شمع عمر بھیونڈی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض عقائد معتزلہ اور خوارج جیسے گمراہ فرقوں سے بھی مستفاد نظر آتے ہیں۔ اور اس پر بھی دعویٰ یہ ہے کہ ہم ہی آج علمبردار توحید ہیں اور باقی تمام امت مسلمہ شرک و بدعت کی دلدل میں ڈوبی ہوئی ہے۔

عالم اسلام کے مستند فقیہ علامہ ابن عابدین شامی متوفی سنہ ۱۲۵۲ھ وہابی مکتب فکر کے آغاز و ارتقاء سے متعلق لکھتے ہیں۔

> ہمارے زمانے میں محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار جو نجد سے نکلے اور حرمین پر متغلب ہو گئے، وہ اپنے آپ کو حنبلی المذہب کہتے تھے لیکن ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں جو ان کے ہم فکر ہیں اور جن کے عقائد ان سے مختلف ہیں وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ مشرک ہیں۔ اس بنا پر انہوں نے اہلسنت اور علماء اہلسنت کے قتل کو جائز رکھا۔ [۱]

NAFSEISLAM.COM

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہابی مکتب فکر کے بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی سنہ ۱۱۱۵ء ۱۷۹۱ء میں یہ تحریک علماء و مشائخ کی ہزار مخالفتوں کے باوجود سعودی دولت و حکومت کے سہارے وادی حجاز سے نکل کر عرب و عجم کے مختلف خطوں میں پھیل گئی۔

طنطاوی لکھتے ہیں: اَمَّا مُحَمَّدٌ، فَهُوَ صَاحِبُ الدَّعْوَةِ الَّتِي عُرِفَتْ بِالوَهَّابِيَّةِ محمد بن عبدالوہاب کی تحریک عرف عام میں وہابیت کے نام سے متعارف ہے [۲]

---

[۱] علامہ ابن عابدین شامی۔ رد المحتار جلد ۳ ص ۳۳۹ مطبوعہ مصر [۲] شیخ علی طنطاوی جوہری۔ سی متوفی سنہ ۱۳۵۰ھ
محمد بن عبدالوہاب نجدی ص ۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جب یہ تحریک ہندوستان میں آئی تو اس کی یورش سے پورا برصغیر جہنم کدہ بن گیا یہاں اس کے بطن سے اور بھی کئی فتنوں نے جنم لیا بلکہ سچائی تو یہ ہے کہ دیوبندیت و قادیانیت اسی نجدی وہابیت کے ہندوستانی ایڈیشن ہیں۔ اس حقیقت کا سنسنی خیز انکشاف عظیم مفکر ڈاکٹر اقبال نے بھی کیا ہے۔

> قادیانیت اور دیوبندیت اگرچہ ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کی پیداوار ہیں جو عرف عام میں وہابیت کہا جاتا ہے[۲]

اس تمہیدی اور اجمالی گفتگو کے بعد ہم ذیل میں امکان کذب باری تعالیٰ کے مسئلہ پر قرآن و سنت اور جمہور مسلک اسلاف کی روشنی میں بحث کریں گے۔

اس عقل پرستی اور نفسانی دور میں حق و باطل کا یہی سب سے بڑا معیار ہے، دین اسلام پر ایمان لانے کے بعد ہر اسلامی حکم پر سر تسلیم خم کرنا ہی عین ایمان ہے۔ اس حکم کی غایت و نوعیت سے انسانی عقل متفق ہو یا نہ ہو۔ ایمان لانے کے بعد عقلی سرکشی کی بنیاد پر اسلام کے مسلمہ عقائد اور متواتر معمولات سے سرمو انحراف زندیقیت اور گمراہیت ہے۔ آپ خود ضمیر سے فیصلہ کیجئے کہ اگر ہر انسان کو اپنی اپنی عقل اور من پسندی کی بنیاد پر اسلامی نظریات طے کرنے کی اجازت دے دی جائے تو اسلام جو امن و سلامتی

---

۲ نوشاد عالم چشتی۔ اقبالیات عبدالرزاق ملیح آبادی پر ایک نظر ص۱۲ ناشر رضا اکیڈمی لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا گھوارہ ہے اختلاف انتشار کا آتش کدہ بن کر رہ جائے گا پھر نہ کوئی اسلام کا عقیدہ محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی معمول۔

کیا خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہر بندہ مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ سے متصف اور تمام عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے اس عقیدے کی روشنی میں ایک عام انسان بھی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے افعال کا صدور ممکن نہیں جو انسانی تاریخ کے ہر دور میں قبیح اور باعث نقص و عیب تصور کئے گئے ہوں اور انبیاء و مرسلین بھی ان سے اجتناب کا درس دیتے رہے ہوں اور قرآن و حدیث میں بھی ان پر وعیدیں وارد ہوئی ہوں جیسے جھوٹ، وعدہ خلافی بدعہدی، زنا، چوری، ظلم، جفا اور حق تلفی وغیرہ ــــ اس گئے گزرے دور میں بھی یہ دعویٰ پورے جاہ و جلال کے ساتھ کیا جا سکتا ہے کہ کسی انسان میں اگر ذرہ برابر بھی ایمانی حرارت موجود ہے تو وہ انجام سے بے پرواہ ہو کر بھڑکتے شعلوں میں چھلانگ تو لگا سکتا ہے مگر یہ سننا گوارا نہیں کر سکتا کہ "خدا جھوٹ بول سکتا ہے" "یا وعدہ خلافی اور بدعہدی کر سکتا ہے۔" ہزار ناگواری خاطر اگر چند لمحوں کے لئے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے تو اسلام کا پہاڑ سے زیادہ مستحکم اور پرشکوہ قلعہ بھی اسی لمحہ زمین بوس ہو جائے گا: لِلّٰہ آپ خود انصاف کیجئے کہ جب خدا ہی جھوٹ بول سکتا ہے تو

THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرآن بھی جھوٹا ہو سکتا ہے اور اس کا رسول بھی، اب اگر قرآن اور رسول جو دین اسلام کی بنیادیں ہیں وہی متزلزل ہوگئیں تو باقی کیا رہ گیا۔!!!

وہابی اور دیوبندی مکتب فکر کے عقائد

اس گفتگو کے بعد ذرا نظر اٹھا کر ماضی قریب کا جائزہ لیجئے،

آزادئ فکر کی زمین سے وہ فتنہ بھی اٹھ کر تناور درخت بن چکا ہے جو سلف میں جس کے تصور سے بھی ایک بندہ مومن کانپ جاتا تھا۔ یعنی ایک نوزائیدہ مکتب فکر کے عقائد کی فہرست میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے" اب دل تھام کر یہ گمراہ عقیدہ صاحب عقیدہ کے قلم سے پڑھئے۔

برصغیر میں وہابی مکتب فکر کے مبلغ اعظم مولوی اسماعیل دہلوی پوری شان کج کلاہی کے ساتھ رقم طراز ہیں۔

عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہٗ می شمارند و اورا جل شانہٗ بآں مدح می کنند برخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را بعدم کذب مدح نمی کنند پر ظاہر است کہ صفت کمال ہمیں است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب میدارد و بابر رعایت مصلحت

جھوٹ نہ بولنے کو اللہ تعالیٰ کے کمالات سے مانتے ہیں اور اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدح کرتے ہیں اس کے برخلاف کوئی شخص گونگے اور پتھر کی تعریف جھوٹ نہ بولنے کی صفت کے ساتھ نہیں کریگا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ وصف کمال یہی ہے کہ کوئی شخص جھوٹ بولنے پر قدرت رکھنے کے باوجود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

و مقتضائے حکمت بہ تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہماں شخص ممدوح می گردد بسلب عیب کذب واتصاف بکمال صدق بخلاف کے کہ لسان او ماؤف شدہ باشد[1]

بر عایت مصلحت وتقاضائے حکمت اور جھوٹ کی آلائش سے بچتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتا۔ اسی شخص کی تعریف کی جائے گی کہ وہ عیب کذب سے پاک اور کمال صدق سے متصف ہے بخلاف اس کے جس کی زبان گنگ ہو۔

اس سرخیل گمراہیت کے ہم فکر وہم نوا اساطین دیوبند بھی ہیں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کی یہ ہوش اڑا دینے والی تحریر بھی پڑھیے۔ اگر غم وغصہ سے یارائے ضبط نہ رہے تو مجھے معاف رکھیں میں صرف ناقل ہوں۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں۔

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما، میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے کہ نہیں اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے، اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے[2]

اس کتاب پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی تقریظ جلیل بھی ثبت ہے موصوف رقم طراز ہیں۔

احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا، الحق یہ جواب کافی اور حجت وافی اور اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فسحت ذکاوت وفہم پر دلیل واضح ہے[3]

---

[1] مولوی اسماعیل دہلوی۔ یکروزی ص ۱۴۵ مطبوعہ دیوبند۔ [2] مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔ ملخصاً براہین قاطعہ ص مطبوعہ دیوبند۔ [3] مولوی رشید احمد گنگوہی۔ تقریظ براہین قاطعہ مطبوعہ دیوبند۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہیے کیا خیال ہے آپ کا ان بابائے وہابیہ اور اساطین دیوبند کے بارے میں جن کے برق بار قلم کی زد سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات بھی محفوظ نہ رہی۔ ایک بدمست شرابی کی طرح جو منہ میں آیا بکتے چلے گئے اور جو سمجھ میں آیا لکھتے چلے گئے ۔ کیا یہ لوگ روزِ محشر قہرِ الٰہی کی گرفت سے بچ سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ آہ پوری کائنات اپنے رب کی تسبیح و تہلیل میں مصروف ہے اور چند لوگ تنقیصِ الوہیت میں اپنے فکر و قلم کی توانائیاں صرف کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا کا نقطۂ نظر [illegible] کو سنبھالیے اور دلجمعی اور ذہنی یکسوئی کے ساتھ "امکان کذب باری تعالیٰ" کے حوالے سے امام احمد رضا کا عقیدہ و نظریہ ملاحظہ فرمائیے۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں

اَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَبِہٖ الْوُصُوْلُ اِلٰی ذُرَی التَّحْقِیْقِ مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کے سب صفات صفات کمالیہ بروجہ کمال ہیں۔ جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں یونہی معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا۔ اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں، ان کا کوئی ذرہ اس کے دائرہ سے خارج نہ ہو۔ نہ یہ کہ موجود و معدوم و باطل و موہوم میں کوئی شے و مفہوم بے اس کے تعلق کے نہ رہے۔ اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

محض اجنبی ہو۔ اب احاطۂ دوائر کا تفرقہ دیکھئے۔

(۱) خلاق کبیر جل وعلا فرماتا ہے۔ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۔ وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اسے پوجو، یہاں صرف حوادث مراد ہیں، کہ قدیم یعنی ذات و صفات باری عز مجدہ مخلوقیت سے پاک۔

(۲) سمیع وبصیر جل مجدہ فرماتا ہے۔ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ۔ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات قدیمہ وحادثہ سب کو شامل مگر معدومات خارج۔ یعنی مطلقاً یا جس چیز نے ازل سے اب تک کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلاً ہے ہی نہیں وہ نظر کیا آئے گا تو نقصان جانب قابل ہے نہ جانب فاعل۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

(۳) قوی قدیر تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ یہ موجود ومعدوم سب کو شامل، بشرط حدوث وامکان کہ واجب ومحال اصلاً لائق مقدوریت نہیں۔

(۴) علیم وخبیر عز شانہٗ فرماتا ہے۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ یہ کلیہ واجب وممکن وقدیم وحادث وموجود ومعدوم ومفروض وموہوم غرض ہر شیٔ ومفہوم کو قطعاً محیط جس کے دائرے سے اصلاً کچھ خارج نہیں۔ یہاں عمومات میں سے ہے جو عموم قضیہ مَا مِنْ عَامٍّ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ سے مخصوص ہیں۔

---

[۱] امام احمد رضا قادری الحنفی سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ص ۲۵ ۔ ناشر سنی رضوی دارالاشاعت شعبہ تبلیغ وترقی اہلسنت بریلی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مذکورہ سطریں اپنے اندر بڑی علمی گہرائی رکھتی ہیں۔

آپ ایک بار پھر گہری نگاہ سے مذکورہ بحث کو پڑھئے اور پھر ذیل میں زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے امام احمد رضا کے فکر انگیز قلم سے بحث کا حاصل پڑھئے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ منویان تازہ جو اس مسئلہ کذب و دیگر نقائص وغیرہا کی بحث میں بے علموں کو بہکاتے ہیں۔ کہ مثلاً کذب یا فلاں عیب یا فلاں بات پر اللہ عزوجل کو قادر نہ مانا تو عاجز ہوا اور اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا انکار ہوا۔

ایسے مسئلوں میں قدرت الٰہی کمال ہو کر ثابت ہوتی ہے نہ معاذاللہ صفت نقص و عیب اور اگر محالات پر قدرت مانئے تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے۔ وجہ سنئے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال محال سب ایک سے ـــــ لہٰذا تمہارے جاہلانہ خیال پر جس محال کو مقدور نہ کہئے اتنا ہی عجز و قصور سمجھئے، تو واجب کہ سب محالات زیر قدرت ہوں ـــ اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو۔ اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی۔ [1]

---

[1] امام احمد رضا قادری: سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ص ۹۱ ناشر سنی رضوی اکیڈمی اشاعت بریلی

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLUSSUNNAH

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امام احمد رضا قدس سرہ کی اس ایمان افروز تحریر سے ان کا یہ عقیدہ آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہوگیا کہ خدا کا جھوٹ بولنا کسی طرح ممکن نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر گمراہی ہے۔ امام احمد رضا نے اپنے اس عقیدے کو اپنی شہرۂ آفاق کتاب "سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح" میں سیکڑوں عقلی و نقلی دلائل سے مبرہن کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ:

امتناع کذب باری تعالیٰ پر تمام اشعریہ اور ماتریدیہ کا اجماع ہے اور یہ کہنا کہ یہ بھی ایک مسئلہ ہے جو متقدمین سے چلا آرہا ہے، بالکل غلط اور اسلاف پر بے بنیاد الزام ہے بلکہ سچائی یہ ہے کہ امکان کذب باری تعالیٰ کے بطلان پر اہل حق کا اجماع ہے بلکہ اس مسئلہ میں تو معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے بھی علماء حق کے ہم نوا اور ہم فکر نظر آتے ہیں۔[1]

امکان کذب باری تعالیٰ کے حوالے سے آپ نے بابائے وہابیہ، اساطین دیوبند کے عقائد اور امام احمد رضا قادری کا نقطۂ نظر ملاحظہ فرمایا — اس نظریاتی کشمکش میں ممکن ہے کسی ذہن میں ابھی وہابیت نوازی کے جراثیم موجود ہوں اور وہ اسلامی عقائد کی اس بنیادی بحث سے ارادی یا غیر ارادی طور پر صرف نظر کر کے گزر جائے کہ یہ مولویوں کے اختلافات ہیں ہمیں ان سے کیا لینا دینا یہ فکر کی اتنی بڑی

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے۔ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح از امام احمد رضا بریلوی۔ (۲) المعتقد المنتقد از علامہ فضل رسول بدایونی، حضور حافظ ملت (۳) انوار آفتاب صداقت، از قاضی فضل احمد نقشبندی (۴) فیصلہ حق و باطل، از مفتی اجمل شاہ سنبھلی وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

غلطی ہے کہ اس کے قیامت خیز اور بھیانک نتائج کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس بھری کائنات میں ایک بندۂ مومن کے لئے دولتِ ایمان ہی تو سب سے بڑی پونجی ہے اور آپ اسی کے تحفظ سے اتنی بے اعتنائی برتیں کہ اس موضوع پر چند لمحے غور کرنا بھی گوارا نہ کریں ہر شخص اپنے ایمان و عمل کا ذمہ دار ہے یہ کہہ دینا کہ یہ مولویوں کے باہمی اختلافات ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار انتہائی نادانی اور ایمانی کمزوری ہے ۔ عقیدہ کوئی ایسی معمولی اور بے وقعت چیز نہیں کہ جب جو چاہا چھوڑ دیا اور جو چاہا اختیار کر لیا، اس کے تحفظ کے لئے آپ کو ہر دم تازہ دم و مستعد رہنا ہے اور جو کچھ اختیار کرنا ہے بہت کچھ سوچ سمجھ کر اختیار کرنا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY

غیر اختیاری طور پر یہ گفتگو طویل ہو گئی تو عرض مدعا صرف اتنا ہے کہ گزشتہ اوراق میں آپ نے ایک ہی مسئلہ کے متعلق دو قسم کے عقائد ملاحظہ فرمائے ایک عام انسان کے لئے یہ لمحہ تلوار پر چلنے سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے کہ آخر وہ حق کسے جانے اور کسے مسترد کرے ۔ ایسی صورت میں ہمیں ایک انتہائی مستقیم راہ یہ نظر آتی ہے کہ اسلام اور اس کے عقائد و معمولات آج کی پیداوار تو ہیں نہیں بلکہ چودہ سو برس سے متواتر اور متوارث چلے آرہے ہیں، ہم اختلافی عقائد و مسائل کے اختیار کرنے کے سلسلہ میں قرآن و تفسیر، حدیث و فقہ کی تشریحات اور جمہور سلف صالحین کے عقائد و معمولات کو معیار بنا لیں بلکہ اسلامی عقائد کی تاریخ کے مطالعہ کے بعد آپ بھی اسی نتیجہ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پہونچیں گے کہ ہر دور میں مسلک جمہور ہی اسلام کا معیار حق رہا ہے۔

قرآن و تفاسیر کا اعلان حق

آئیے اب بلا تبصرہ پورے ذوق و شوق کے ساتھ ذیل میں زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے قرآن و تفاسیر کی تشریحات ملاحظہ فرمائیے۔ یہی معیار حق ہے اور اس عہد بلا خیز میں یہی راہ نجات ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا[1] اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی،

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا[2] اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ[3] اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ[4] سن لو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ[5] جب تو اللہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ کرے گا۔

قرآن عظیم میں اس قسم کی کثیر آیات موجود ہیں جن میں پورے زور بیان اور بھرپور وضاحت کے ساتھ یہ بیان موجود ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سچا ہے اور اس کا وعدہ حق ہے وہ نہ کبھی جھوٹ بولا ہے اور نہ کبھی بول سکتا ہے اس نے نہ کبھی وعدہ خلافی کی ہے اور نہ کبھی کر سکتا ہے۔ قرآن عظیم کے ان واضح بیانات کے بعد

---

[1] قرآن کریم، سورۂ نساء آیت نمبر ۸۷ پارہ ۵ [2] قرآن کریم، سورۂ نساء آیت نمبر پارہ ۵
[3] قرآن کریم سورۂ زمر آیت نمبر ۲۰ پارہ ۲۳ [4] قرآن کریم سورۂ یونس آیت نمبر ۵۵ پارہ ۱۱
[5] قرآن کریم سورۂ بقرۃ آیت نمبر ۸۰ پارہ ۱

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب ذیل میں چند مشہور زمانہ اور مقبول انام تفاسیر کا بھی مطالعہ کیجئے کہ امکان کذب باری تعالیٰ کے حوالے سے ان چوٹی کے مفسرین کے نظریات و عقائد کیا ہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

يَعْنِي لَا اَحَدَ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ — مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی سچا نہیں وہ وعدہ
فَاِنَّهٗ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ[1] — خلافی کرتا ہے اور نہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔

تفسیر مدارک شریف میں ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا تَمْيِيْزٌ وَهُوَ — اس آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر، وعدہ
اِسْتِفْهَامٌ بِمَعْنَى النَّفْيِ اَيْ لَا اَحَدَ اَصْدَقُ مِنْهُ — اور وعید کسی بات میں کوئی شخص اللہ سے
فِيْ اِخْبَارِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ لِاسْتِحَالَةِ — زیادہ سچا نہیں کہ اس کا جھوٹ بولنا کسی طرح
الْكَذِبِ عَلَيْهِ لِقُبْحِهٖ لِكَوْنِهٖ اِخْبَارًا عَنِ — ممکن نہیں کہ وہ خود اپنے معنی کے اعتبار سے قبیح
الشَّيْءِ بِخِلَافِ مَا هُوَ عَلَيْهِ[2] — ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کو کہتے ہیں۔

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

تفسیر بیضاوی شریف میں ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اِنْكَارٌ — اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکار فرماتا ہے کہ کوئی
اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ اَكْثَرَ صِدْقًا مِّنْهُ فَاِنَّهٗ لَا — شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو اس کی خبر میں تو
يَتَطَرَّقُ الْكَذِبُ اِلٰى خَبَرِهٖ بِوَجْهٍ لِاَنَّهٗ — جھوٹ کا کسی طرح کا کوئی شائبہ تک نہیں

---

[1] علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی تفسیر خازن جلد ۱ ص ۴۰۷ مطبوعہ مصر [2] عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی مدارک جلد ۱ ص ۲۴۱ ناشر دار الباز للنشر والتوزیع مکۃ المکرمۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ۔[۱]

کہ جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ کے لئے محال

تفسیر ابو سعود میں ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اِنْكَارٌ لِاَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ اَصْدَقَ مِنْهُ تَعَالٰى فِيْ وَعْدِهٖ وَسَائِرِ اَخْبَارِهٖ وَبَيَانٌ لِاِسْتِحَالَتِهٖ كَيْفَ لَا وَالْكِذْبُ مُحَالٌ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ دُوْنَ غَيْرِهٖ[۲]

اس آیت سے ثابت ہے کہ وعدہ اور کسی طرح کی خبر دینے میں اللہ تعالیٰ سے سچا کوئی نہیں اور اس کے محال ہونے کی وضاحت بھی ہے اور کیسے نہیں کہ جھوٹ بلا اختلاف لئے محال بخلاف دوسروں کے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تفسیر کبیر میں ہے:

فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ مُنَزَّهٌ عَنِ الْكِذْبِ فِيْ وَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ، قَالَ اَصْحَابُنَا لِاَنَّ الْكِذْبَ صِفَةُ نَقْصٍ وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ وَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ لِاَنَّ الْكِذْبَ قَبِيْحٌ لِاَنَّهٗ كِذْبٌ فَيَسْتَحِيْلُ اَنْ يَّفْعَلَهٗ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّ الْكِذْبَ مِنْهُ مُحَالٌ انتہی ملخصاً[۳]

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کرے گا اس مدعا پر واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر وعدے اور وعید میں جھوٹ سے پاک ہے ہماری جماعت اہلسنت اس دلیل سے کذب الٰہی کے ناممکن ہونے کی مدعی ہے کہ جھوٹ صفت نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ کے لئے محال اور معتزلہ اس دلیل سے منع مانتے ہیں کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اللہ تعالیٰ

---

۱ شیخ عبداللہ بن عمر بیضاوی۔ تفسیر بیضاوی ص ۱۵۰

۲ علامہ الوجود ابوالسعود عمادی، تفسیر ابو السعود جلد ۲ ص ۲۱۲

۳ امام فخر الدین رازی۔ تفسیر کبیر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے اس کا صادر ہونا محال

تفسیر روح البیان میں ہے:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا اِنْکَارٌ	اس آیت سے واضح ہے کہ کوئی خدا سے زیادہ
لِاَنْ یَکُوْنَ اَحَدٌ اَکْثَرَ صِدْقًا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَا	سچا نہیں کیونکہ جھوٹ بولنا ایک عیب ہے اور
یَتَطَرَّقُ الْکِذْبُ اِلٰی خَبَرِہٖ بِوَجْہٍ لِاَنَّہٗ	عیب اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے
نَقْصٌ وَھُوَ عَلَی اللّٰہِ مُحَالٌ دُوْنَ غَیْرِہٖ	بخلاف دوسروں کے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حنفی مسلک کے کیسے کیسے جلیل القدر اکابر علمائے کرام کی تصانیف سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ اگر ایک شخص نے بھی آپ کے اہل سنت علماء کا اور فقہ حنفیہ کی کتب تفسیر کا مطالعہ کیا ہے تفسیر کی وہ معتبر اور مقبول کتابیں ہیں جو مدعیان امکان کذب باری تعالیٰ کے دائرے کے لوگوں میں بھی حرف آخر اور قابل استناد ہیں۔ ان شواہد کے بعد بھی اس مدعا پر کہ خدا جھوٹ نہیں بول سکتا مزید کسی اتمام حجت کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ اس حقیقت کا انکار اب تو بالکل ایسا ہی ہے کہ سورج کی تیز شعاعوں سے پورا عالم جگمگا رہا ہو اور کوئی صاحب اپنے حرم کدہ کی چلمن سے جھانک کر ارشاد فرمائیں ابھی رات باقی ہے ۔ میرے عزیز ظہور حق کے بعد باطل پر اڑے رہنا اگر عین اسلام ہے تو مجھے بتایا جائے کہ پھر ضلالت و گمراہی کس چڑیا کا نام ہے۔ ممکن ہے برسوں سے الجھے ہوئے ذہنوں میں ابھی اس قسم کے شبہات کلبلا رہے ہوں کہ یہ بات تو کسی قدر صحیح ہے مگر

۱؎ شیخ اسماعیل حقی بروسوی تفسیر روح البیان سورۃ نساء ص ۲۶۵ جلد دوم ناشر مکتبہ اسلامیہ شالدرہ کوئٹہ۔

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ گذشتہ صدیوں میں جو ائمہ اسلام، فضلائے روزگار اور اساطین دین و دانش گزرے ہیں اس مسئلہ میں ان کے عقائد و نظریات کیا تھے تو لیجئے ــــ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے پیش خدمت ہیں جمہور علماء اسلام کے عقائد و نظریات۔

امکان کذب باری تعالیٰ اور مسلک جمہور

شرح مواقف میں ہے۔

إِنَّهُ تَعَالَى يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ اِتِّفَاقًا أَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ فَلِأَنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ سُبْحَانَهُ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيحَ وَأَمَّا عِنْدَنَا فَلِأَنَّهُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى مُحَالٌ إِجْمَاعًا۔ ؎

اہلسنت اور معتزلہ اس مسئلہ میں ہم خیال ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں، معتزلہ کے نزدیک اس لئے کہ جھوٹ برا کام ہے اور اللہ تعالیٰ برے کام سے پاک ہے اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس لئے نا ممکن ہے کہ جھوٹ عیب ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر عیب محال

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURE OF ISLAM

شرح مواقف کی بحث معجزات میں ہے۔

قَدْ مَرَّ فِي مَسْئَلَةِ الْكَلَامِ مِنْ مَوْقِفِ الْإِلٰهِيَّاتِ ؎ اِمْتِنَاعُ الْكَذِبِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ؎

موقف الٰہیات سے یہ مسئلہ گزر چکا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ہونا ہرگز ممکن نہیں۔

مسایرہ میں ہے:

يَسْتَحِيلُ عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ تَعَالَى سِمَاتُ النَّقْصِ

عیب کی تمام نشانیاں جیسے جہالت و کذب یہ

؎ علامہ سید شریف ملخصا از شرح مواقف ص [illegible] مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ؎ علامہ سید شریف، شرح مواقف ص [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

كالجهل والكذب [1]

سب اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔

مسایرہ کی شرح مسامرہ میں ہے:

لَاخِلَافَ بَيْنَ الْاَشْعَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ فِيْ اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَصْفَ نَقْصٍ فَالْبَارِيْ تَعَالٰى عَنْهُ مُنَزَّهٌ وَهُوَ مُحَالٌ عَلَيْهِ تَعَالٰى وَالْكِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ [2]

اشاعرہ اور غیر اشاعرہ کو اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر صفت عیب پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن بھی نہیں اور جھوٹ ایک صفت عیب ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

شرح عقائد میں ہے:

كِذْبُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ [3]

اللہ تعالیٰ کے کلام کا جھوٹا ہونا محال ہے۔

[illegible] OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

طوالع الانوار میں ہے:

اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ [4]

جھوٹ ایک عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ کے لئے محال۔

کنز الفوائد میں ہے:

تَقَدَّسَ تَعَالٰى شَانُهٗ عَنِ الْكِذْبِ شَرْعًا وَعَقْلًا اِذْ هُوَ قَبِيْحٌ يُدْرِكُ الْعَقْلُ قُبْحَهٗ مِنْ غَيْرِ تَوَقُّفٍ عَلٰى شَرْعٍ فَيَكُوْنُ مُحَالًا فِيْ حَقِّهٖ تَعَالٰى عَقْلًا وَشَرْعًا كَمَا حَقَّقَهُ ابْنُ الْهُمَامِ وَغَيْرُهٗ [5]

عقلی اور شرعی تقاضوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ ہر طرح جھوٹ سے پاک ہے کیونکہ شرعی آگاہی کے بغیر بھی جھوٹ عقلی طور پر ناپسندیدہ ہے تو جھوٹ عقلاً و شرعاً اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے جیسا کہ علامہ ابن الہمام وغیرہ نے اس کی تحقیق کی۔

---

[1] مسایرہ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین ابن ہمام ص [illegible] [2] مولانا کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف مقدسی مسامرہ ص [illegible]
[3] علامہ تفتازانی شرح عقائد نسفی ص [illegible] [4] طوالع الانوار بحث متعلق جھوٹ کلام [5] کنز الفوائد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسلم الثبوت میں ہے:

اَلْمُعْتَزِلَةُ قَالُوْا لَوْلَا كَوْنُ الْحُكْمِ عَقْلِيًّا لَمَا	معتزلہ نے کہا، اگر حکم عقلی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے لئے
اِمْتَنَعَ الْكِذْبُ مِنْهُ تَعَالٰى عَقْلًا وَالْجَوَابُ	امتناع کذب عقلی نہیں رہے گا۔ اہلسنت کا جواب
اَنَّهُ نَقْصٌ فَيَجِبُ تَنْزِيْهُهُ تَعَالٰى عَنْهُ	یہ کہ کذب اس لئے محال ہے کہ وہ نقص ہے اور اللہ
كَيْفَ وَقَدْ مَرَّ اَنَّهُ عَقْلِيٌّ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ	تعالیٰ کا اس سے پاک ہونا واجب ہے، امتناع
لِاَنَّ مَا يُنَافِي الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ مِنْ جُمْلَتِهِ	کذب کے عقلی ہونے پر تمام اہل دین و دانش کا اتفاق
لِيَتَمَشّٰى عَلٰى اَصْلِ الْاَشَاعِرَةِ تَعَالٰى عَنِ الْاِتِّصَافِ	ہے دلیل یہ کہ کذب ایک عیب کی قسم ہے اور جو چیز عیب
بِالنَّقِيْصَةِ الْعَقْلِيَّةِ سُبْحَانَهُ	کی قسم ہو وہ اللہ کے لیے اور اس کی شان میں محال عقلی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL APPROACH OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

فواتح الرحموت میں ہے۔

اَللّٰهُ تَعَالٰى صَادِقٌ قَطْعًا لَا يُتَصَوَّرُ الْكِذْبُ هُنَاكَ	یقیناً اللہ تعالیٰ سچا ہے وہاں جھوٹ کا امکان ہی نہیں۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

اَلْكِذْبُ عَلَيْهِ تَعَالٰى مُحَالٌ[3]	اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ ہونا محال ہے۔

شرح عقائد جلالی میں ہے:

اَلْكِذْبُ نَقْصٌ وَالنَّقْصُ عَلَيْهِ مُحَالٌ	جھوٹ عیب ہے اور جھوٹ اللہ تعالیٰ کے لئے محال
فَلَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُمْكِنَاتِ، وَلَا تَشْمَلُهُ الْقُدْرَةُ	تو جھوٹ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور قدرت الٰہی

---

۱ مولانا محب اللہ بہاری، مسلم الثبوت ... ۲ ... فواتح الرحموت ... ۳ ملا علی قاری، شرح فقہ اکبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

كما ثبت وجوه النقص عليه تعالىٰ ۔ (اور کمی کے وہ ساتھ جتنے تمام اسباب عیب مثلاً جہل و عجز کے رب اللہ

كالجهل والعجز له[1] ۔ تعالیٰ کے لئے محال اور صلاحیت قدرت سے خارج)

عقائد عضدیہ میں ہے:

متصف بجميع صفات الكمال ومنزّه عن ۔ اللہ تعالیٰ تمام اوصاف کمالیہ سے متصف اور صفات

صفات النقص اجمع عليه العقلاء[2] ۔ نقص سے پاک ہے اور اس پر تمام عقلاء دنیا کا اتفاق ہے۔

حوالے لئے چلے گئے اور میں نقل کرتا چلا گیا، ایک ہی مفہوم کی مسلسل عبارتیں [illegible] اس خیال سے میں نے قلم روک دیا، ورنہ میرے سامنے عقائد و کلام کے موضوع پر سیکڑوں پرانی کتابوں کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جن کی انتہائی واضح اور مدلل عبارتیں عقیدہ و ایمان کی سب سے بلند چوٹی سے چیخ چیخ کر یہ اعلان کر رہی ہیں کہ اسلام کے ہر دور میں ائمۂ متکلمین اور فقہاء و محدثین کا یہ اجماعی اور غیر مختلف فیہ عقیدہ رہا ہے کہ خدا کا جھوٹ بولنا کسی طرح ممکن نہیں بلکہ شرعاً و عقلاً بہر صورت محال ہے۔ اور امکان کذب باری تعالیٰ کے قائلین سراسر گمراہی اور بے دینی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اس طویل گفتگو کے بعد ہم اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے دلوں پر گمراہی و بدعقیدگی کی مہریں نہیں لگی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان گم گشتگان راہ کو

---

[1] شرح عقائد جلالی [2] عقائد عضدیہ ص ۳۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

مشاہیر اسلام کے فیصلہ کن عقائد

آپ نے مندرجہ بالا جن کتابوں کی عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ عام طور پر علماء و محققین کے زیر مطالعہ رہتی ہیں۔ اب ہم ذیل میں آپ کے ان جانے پہچانے بزرگوں کے عقیدے سپرد قلم کرتے ہیں جن کے اسمائے گرامی زبان زد عوام و خواص رہتے ہیں اور برصغیر میں عامۃ المسلمین کے لئے جن کے ارشادات حرف آخر اور سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ــــ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔

... کذبا ... خبرا ... لا یجوز ... قبول کرتا ہوں اور نسخ علیہ النسخ لانہ اذا نسخ صار کاذبا ... خبر اور قول منسوخ نہیں ہوتی کیونکہ اگر خبر منسوخ ہو تو وتعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اخبرالله مخبر جھوٹا ہو جائیگا اور ذات باری تعالیٰ اس پاک تعالی لا یقع بخلاف مخبرہ[1] اور اللہ تعالیٰ کی خبر اپنے مخبر کے خلاف نہیں ہو سکتی۔

مفتیان فتاوائے عالمگیری کا عقیدہ۔

اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کو ایسے وصف سے متصف کیا جو شان الٰہی کے لائق نہ ہو.... یا اللہ تعالیٰ کی طرف جہالت، عاجزی یا نقص کو منسوب کیا تو وہ کافر ہو گیا۔[2]

امام ربانی مجدد الف ثانی کا عقیدہ

---

[1] غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی۔ غنیۃ الطالبین ص ۱۹۱ [2] فتاوے عالمگیری اردو جلد دوم ص ۴۲۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

او تعالیٰ از جمیع نقائص وسمات حدوث منزہ و مبرا است۱	اللہ تعالیٰ تمام نقائص اور علامات حدوث سے پاک اور برتر ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا عقیدہ:

وَلَا یَصِحُّ عَلَیْهِ الْحَرَكَةُ وَالْاِنْتِقَالُ وَالتَّبَدُّلُ فِیْ ذَاتِهٖ وَلَا فِیْ صِفَاتِهٖ وَالْجَهْلُ وَالْكَذِبُ۲	اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے لئے حرکت انتقال بدلنا، جہالت اور جھوٹ کا انتساب صحیح نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.CO

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا عقیدہ:

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

خبر او تعالیٰ کلام ازلی است و کذب در کلام نقصانیست عظیم که هرگز بصفات او نیابد در حق او تعالیٰ که مبرا از جمیع عیوب ونقائص است خلاف خبر واقع مطلقاً نقصان محض است۳	اللہ تعالیٰ کی خبر کلام ازلی ہے اور کلام کا جھوٹا ہونا بہت بڑا نقص جو ہرگز اللہ تعالیٰ کی صفات میں داخل نہیں ہو سکتا کہ وہ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، خلاف واقع خبر مطلقاً نقصان محض ہے۔

علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی کا عقیدہ:

لَا یُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَةِ عَلَی الظُّلْمِ وَالسَّفَهِ وَالْكَذِبِ لِاَنَّ الْمُحَالَ لَا یَدْخُلُ تَحْتَ	اللہ تعالیٰ ظلم، حماقت اور جھوٹ سے متصف نہیں ہو سکتا کیونکہ محال قدرت کے تحت

۱ے شیخ احمد مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ ۲ے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حسن العقیدۃ
۳ے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، تفسیر عزیزی پارہ نمبر ۱ صفحہ ۲۱۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الْقُدْرَةُ[1] — داخل نہیں ہوتا۔

علامہ ابراہیم باجوری کا عقیدہ :

الْقُدْرَةُ لَا تَتَعَلَّقُ بِالْمُسْتَحِيْلِ فَلَا ضَيْرَ فِي ذٰلِكَ كَمَا لَا ضَيْرَ فِي اَنْ يُّقَالَ لَا يَقْدِرُ اللّٰهُ عَلٰى اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا اَوْ زَوْجَةً اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ[2]

قدرت محال کو شامل نہیں ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ اولاد اور بیوی وغیرہ کے بنانے پر قادر نہیں

ان جمہور علماء عظام اور مشائخ کبار کے عقائد کی روشنی میں یہ حقیقت چودہویں کے چاند کی طرح منور ہو گئی کہ مجدد اعظم امام احمد رضا بریلوی کسی جدید مکتب فکر کے بانی نہیں تھے بلکہ آپ انہیں عقائد و نظریات کے حامل و ترجمان تھے جو آن سے پہلے عہد رسالت تک تمام جمہور علماء حق کے رہتے ہیں۔ اب اس بحث کے آخر میں امام احمد رضا کے قلم سے ایک انتہائی بصیرت افروز اور فکر انگیز ہدایت نامہ پڑھیے اگر دل و دماغ کو واقعی حق کی تلاش ہے تو ان شاء اللہ ایمان تازہ اور مشام جاں معطر ہو جائے گی۔ اور اس دل آویز اسلوب حق کی چاشنی سے آپ زندگی بھر لطف اندوز ہوتے رہیں گے

امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنی تصنیف ۔ سُبْحَانُ السُّبُّوْحِ عَنْ عَيْبِ كِذْبٍ مَقْبُوْحٍ کے آخر میں ۔ التماس ہدایت اساس ۔ کے زیر عنوان رقم طراز ہیں ۔

---

[1] شمس الدین محمد بن عبد اللہ التمرتاشی، معین المفتی فی جواب المستفتی بحوالہ تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل از مولانا غلام دستگیر قصوری مصدقہ علماء حرمین شریفین۔

[2] حاشیہ متن سنوسیہ بحوالہ تقدیس الوکیل ص ۳۱۹

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اے میرے پیارے بھائیو! کلمۂ اسلام کے ہمراہیو! اگرچہ نفس امارہ رہزن عیارہ اور شیطان لعین اس کا معین و لہٰذا خطا کا اقرار آدمی کو ناگوار ۔ مگر واللہ وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ ۔ کی آفت سخت شدید ۔ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۔ خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ، خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ ۔ کچھ دیکھا بھی کس پر امکان کی تہمت دھرتے ہو ۔ کس پاک بے عیب میں عیب آنے کا احتمال کرتے ہو ۔ العظمۃ للّٰہ ۔ ارے وہ خدا ہے سب خوبیوں والا ۔ ہر عیب و نقصان سے پاک تعالیٰ ۔ خدا تو گرہان میں [illegible] عزّ شانہٗ [illegible] ان کے بارے میں تو زبان سنبھالو ۔ واللہ جیسے انصافی تمہیں کوئی چھوٹا کہے تو آپے میں نہ رہو ۔ اور ملک جبار واحد قہار کا جلوہ ظاہر ہوتا ہو لا ممکن کہو ۔ یہ کون دیانت ہے ۔ کیا انصاف ہے ۔ بس پر یہ قہر اصرار یہ بلا اعتساف ہے ۔

اس کے بعد امام احمد رضا کا یہ درد انگیز تیور بھی ملاحظہ فرمائیے ۔

اے طائفہ حائفہ ! اے قوم مفتون ! مانو تو ایک سہل تدبیر تمہیں بتاؤں ۔ میرا رسالہ تنہائی میں بیٹھ کر بغور دیکھو ۔ ان دو سو دلائل و اعتراضات کو ایک ایک کرکے انصاف سے پرکھو ۔ جان برادر احقاق حق کو ایک دلیل کافی ، ابطال باطل کو ایک اعتراض وافی ، نہ کہ دلائل باہرہ ، اعتراضات قاہرہ صدہا صنوا در ایک نہ گنو ۔ دل میں جانتے جاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب ۔ مگر ماننے کی قسم توبہ کی آن،

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ الٹے تائید باطل کی فکر سامان ۔ یہ تو حق پرستی نہ ہوئی ۔ بادہ مستی ہوئی۔ نشۂ تعصب میں سیاہ مستی ہوئی ۔ پھر قیامت تو نہ آئے گی۔ حساب تو نہ ہوگا۔ خدا کے حضور سوال وجواب تو نہ ہوگا۔ اے رب میرے ہدایت فرما اور ان بجلی آنکھوں کو کچھ تو شرما ۔ ؎

بی توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول
اے کہ در ساختہ قطرہ باراں فی راں

امام احمد رضا قدس سرہ کے قلم کی یہ دردمندانہ اپیل تعصب اور تنگ نظری سے بالاتر ہوکر ایک بار پھر پڑھئے اور آپ کے اخلاص و دردمندی کی اثر انگیزی سے الفاظ کا قالب تک جھنجھنا کر رہ گیا ہے۔ انھوں نے تقدیس الوہیت کے تحفظ کے لئے مدلل اور پر زور پیرایۂ بیان لکھا لیکن لطافت و سنجیدگی کے دل آویز لب و لہجہ تک کوئی گوشہ اٹھا نہیں رکھا۔

ایک جانب دیوبندی مکتب کے مولویوں کو یہ غرہ ہے کہ توحید پرست صرف وہی ہیں اور عقیدہ کی گمراہی کا عالم یہ ہے کہ وہ منزل امکان سے بھی چار قدم آگے بڑھ کر عالم واقعہ میں خدا کو جھوٹا کہنے والے کو بھی سچا پکا مسلمان کہتے ہیں ـــــ اب ذرا دل تھام کر ان کی گمراہی کا نقطۂ عروج امام احمد رضا کے قلم سے پڑھئے۔

لہ امام احمد رضا بریلوی ملخصاً سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح ص ۱۱۱ ـ ناشر سنی رضوی دار الاشاعت بریلی شریف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رشید احمد گنگوہی نے پہلے تو اپنے طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزّ و جل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے ـــــ میں نے اس کی بیہودہ بکواس کا رد ایک مستقل کتاب میں کیا، جس کا نام "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح" رکھا ـــــ میں نے یہ کتاب بذریعہ رجسٹری اس کی طرف اس پر بھیجی، اس کی طرف سے وصولیابی کی رسید بھی آگئی جسے گیارہ برس ہوئے (مگر کوئی جواب نہیں ملا) اس کے بعد (بجائے اصلاح قبول کرنے کے وہ ظلم و گمراہی میں آگے بڑھ گیا اور اپنا ایک فتوے میں نے جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ گیا کہ جو اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو ؎

دیکھ رہے ہیں آپ بارگاہ الٰہی کے ان گستاخوں کی بدمستی اور دریدہ دہنی

اب آپ اپنے ضمیر کی آواز سے آواز ملا کر مجھے جواب دیں کہ زیر بحث مسئلہ کے تعلق سے قرآن و سنت اور مسلک اسلاف کے عین مطابق امام احمد رضا کا عقیدہ و نظریہ ہے یا علماء دیوبند کا ؟ ـ واللہ الموفق والہادی

؎ امام احمد رضا حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین لکھنؤ، قادری بک ڈپو بریلی ص۲۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ضیاء القاسمی دیوبندی کا پرفریب چیلنج قبول

از سید محمد شاہ تبسم بخاری صاحب

WWW.NAFSEISLAM.COM

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ ماہنامہ "الفاروق" کراچی کے شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ کے شمارہ میں فیصل آباد کے معتبر دیوبندی عالم مولوی محمد ضیاء القاسمی صاحب کا ایک مضمون بعنوان "مولانا عبدالستار نیازی ——— اپنی عاقبت خراب نہ کریں" شائع ہوا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے موصوف فرماتے ہیں: ———

"اس وقت چند ضروری باتیں عرض کرنے کے لیے جو سطور سپرد قلم کر رہا ہوں وہ ان (یعنی نیازی صاحب) کا ایک انٹرویو ہے جو حرمت اسلام کے اکتوبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے نہایت دلیری سے علمائے دیوبند کی طرف ایک بہتان منسوب کیا ہے جس سے بڑا شائد کوئی کذب نہیں ہو سکتا۔ مولانا نیازی نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے کہ دیوبندیوں کی کتاب میں ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

"خدا جھوٹ بول سکتا ہے" "نبی مر کر مٹی ہو گیا ہے" یہ[1]

جس مسئلہ "امکانِ کذب" پر ایک عرصے سے جنگ جاری ہے، جس کی ہولناک گھن گرج نے اہلِ اسلام کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا ہے قاسمی صاحب کو اس کی خبر آج ہو رہی ہے لیکن ایسا نہیں بلکہ چور خود ہی "چور چور" کا شور مچا کر ذلّت و رسوائی سے بچنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ کیونکہ جس جھوٹ کے امکان کو زبردستی خدا کے پلّے باندھ کر اُسے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا مصداق مانا گیا اُس ناپاک امکان کے تحفظ اور دفاع میں بھی سر دھڑ کی بازی لگا دی گئی۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ ایک متعصب مولوی کو اس کی خبر ہی نہ ہوتی ہو۔ آج نیازی صاحب نے یہ کوئی نیا انکشاف ہرگز نہیں کیا بلکہ کافی سالوں سے یہ عقیدے علمائے دیوبند کے پیشوا مقتدا و پیشوا مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتابوں میں آج تک بہ نفسِ نفیس موجود ہیں۔ مجاہد آزادی، علامۂ اجل مولانا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل کے تمام باطل عقائد کا بھرپور و مدلّل ردّ اپنی کتاب "تحقیق الفتوٰی" میں فرمایا اور مولانا دہلوی صاحب کے اس "امکانِ کذب" کے مسئلہ پر "امتناع النظیر" لکھ کر ان کا ناطقہ بند کر دیا۔

مولانا نیازی کی زبان سے بتلائے گئے دیوبندیوں کے مذکورہ بالا دونوں ایمان سوز اور نجدیت افروز عقائد نے قلبِ اسماعیل دہلوی سے شفٹ ہوتے ہوئے سرزمین دیوبند میں پناہ حاصل کی پھر سینہ بہ سینہ مختلف قلوبِ علمائے دیوبند کو مسکن بنائے رکھا۔ اس سے زیادہ مناسب جگہ اور ہو بھی کہاں سکتی تھی۔ دیوبندیوں کے اس امکانِ کذب کے

[1] ماہنامہ "الفاروق" صفحہ ۴۱ (جامعہ فاروقیہ فیصل ٹاؤن کراچی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقیدے نے اخبارات میں بھی شہرت حاصل کی ، روزنامہ "نوائے وقت"
کے کالم "نورِ بصیرت" میں اس عقیدے کو "جہالت کے شاہکار" کے عنوان
سے اس طرح لکھا گیا :۔۔۔۔۔
"اگر کوئی اپنی کتاب میں لکھے جو شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
جھوٹ نہیں بول سکتے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو محدود کرتا ہے" تو اس
کے بارہ میں آپ کیا رائے قائم کریں گے کیا یہ فقرہ علم کی بات ہے
یا جہالت کا شاہکار ؟"[1]
اخباری پالیسی کے پیشِ نظر کتاب کا نام نہیں دیا گیا ورنہ دیوبندی
کتب میں یہ عقیدہ صراحۃً موجود ہے ۔ ابھی ان شاء اللہ العزیز
پیش کیے جائیں گے ۔
مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کو دیوبندیہ تعلقات کی
اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے جناب ضیاء القاسمی صاحب
فرماتے ہیں :۔۔۔۔۔
"نیازی صاحب! آپ نے یہ بات کہہ کر اپنی عاقبت خراب کی ہے
اور اس صدی کی سب سے بڑی غلط بیانی کی ہے اس سے بڑا اس
صدی کا اور کوئی بہتان نہیں ہو سکتا جو آپ نے علمائے دیوبند کے اکابر
کی طرف منسوب کیا ہے ۔"[2]
یہ تو چند لمحوں بعد پتہ چلے گا کہ اپنی عاقبت کون خراب کر بیٹھا
ہے اور اس وقت کی سب سے بڑی غلط بیانی کرنے والے اور سب
سے بڑا بہتان باندھنے والے کون لوگ ہیں ۔ دراصل جب آنکھ میں
بغض و شر ہو تو عقیدت کی ایک ایک سلائی پڑ جانے پہلا اکسیر کا کام

[1] روزنامہ "نوائے وقت" ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء [2] "الفارق" صفحہ ۴۱ :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی یہ ہوتا ہے کہ اپنے اکابر کی کتب کے صفحے قرآنی ورق دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں سطر سطر عظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مشتمل پاکیزہ عبارات دھندلی سی نظر آنے لگتی ہیں۔

غرض یہ ہے کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے علمائے دیوبند پر قطعاً کوئی بہتان نہیں باندھا بلکہ ایک بہت بڑا سچ اور سب سے بڑی روشن اور کھلی ہوئی حقیقت بیان کی ہے۔ اتنے بڑے سچ کو غلط بیانی اور بہتان سے تعبیر کرنا ہی دراصل سب سے بڑا کذب ہے۔ سرزمین قرن الشیطان کے شجرۂ عقیدت کا "کمال" یہ بھی ہے کہ بصارت مطلق غائب ہو جاتی ہے اور بصیرت پر خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ والی آیت کریمہ فٹ بیٹھ جاتی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM

قاسمی صاحب کی عقل و خرد کو جب عقیدتِ اکابر کی دبیز چادر نے ڈھانپ لیا تو عالم وارفتگی و سرمستی میں بڑے جوش و جذبے سے یہ چیلنج دے مارا:۔

"مولانا نیازی صاحب! ہمارے دیوبندی اکابر میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کا اسم گرامی محتاجِ تعارف نہیں قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور آیۃ من آیات اللہ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے اسمائے گرامی آسمانِ ولایت و علم کے تابندہ و درخشندہ ستارے ہیں۔ ان حضرات کی کتابوں میں سے اگر آپ دونوں باتیں ثابت کر دیں اور ان کے فوٹو سٹیٹ حرمت کے صفحات میں انہی الفاظ کے ساتھ ثابت کر کے شائع کر دیں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔ ان

لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الناس والحجارۃ اعدت للکفرین۔ ورنہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے انجام اور احتساب کا انتظار کیجئے۔" ؎۱

اگر ایسے گندے عقائد کسی کی طرف ناحق منسوب کرنے پر آپ بہت بڑے انجام سے آگاہ کر رہے ہیں تو جنہوں نے خود یہ عقائد اپنی اپنی کتب میں درج کئے ہیں اُن پر عذاب و پھٹکار اور نہایت ذلت و رسوائی کی مار کا تصور بھی توفیق ملے تو کر لیجئے گا۔

کچھ "تابندہ و درخشندہ" ستاروں کے نام آپ سے قصداً یا سہواً چھوٹ گئے ہیں یعنی آپ کے امام الہند محمد اسماعیل دہلوی تو قطبی ستارہ ہیں۔ اور آپ کے شیخ الہند محمود الحسن صاحب بھی کچھ کم نہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی چمک دمک بھی آپ کی نگاہوں کو خیرہ کیے ہوتے ہے اور عبقری جامع الکمالات مولوی منظور نعمانی اور مولوی سرفراز گکھڑوی صاحبان بھی فضائے دیوبندیت میں جگمگ جگمگ روشن و تابندہ ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس خیالِ نامراد نے آپ کو ان حضرات کے اسمائے گرامی درج کرنے سے باز رکھا۔ آپ بہر حال تسلیم کریں گے کہ مذکورہ علمائے دیوبند کے ڈنکے بھی دیوبندی مدرسوں میں اتنے زور و شور سے بج رہے ہیں کہ عظمت خدا اور رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی صدائیں بھی کانوں تک نہیں پہنچ پاتیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے بے پایاں فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت و برکت کے طفیل احقر آپ کا چیلنج قبول کرتا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

آپ نے جو فرمایا کہ "ان حضرات کی کتابوں میں سے اگر آپ دو لفظ بھی

؎۱ الفاروق صفحہ ۲۱ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ثابت کر دیں اور ان کے فوٹو سٹیٹ حرمت کے صفحات میں انہی الفاظ کے ساتھ ثابت کر کے شائع کر دیں تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا۔" تو آپ نے بھی جس دیدہ دلیری سے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی ہے میں اس کی بھی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ "انہی الفاظ" سے اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ جو الفاظ نیازی صاحب کی زبان سے نکلے ہیں بعینہٖ وہی الفاظ کتابوں میں دکھائے جائیں تو یہ آپ کے زبردست جہل کی دلیل ہے۔ کیونکہ لفظ بہ لفظ عبارت نہیں بلکہ معنیً و مفہوم دیکھا جاتا ہے۔ مثلاً آپ دورانِ تقریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے [illegible] آپ سے پوچھے کہ حدیث کی جملہ کتب میں [illegible] یہی الفاظ دکھا دیئے تو میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں گا، تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟ فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا۔

میرے خیال میں کذب کی تعریف آپ کو غلط بتائی بلکہ پڑھائی گئی ہے۔ کذب کی صحیح تصویر کیا ہے یہ میں بتاتا ہوں۔ آپ بس آنکھیں ذرا کھلی رکھ کر دیکھتے جائیں (اختصار ملحوظ ہے ورنہ دفتر بن جائے) آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا:۔

"پھر یہ کہ آپ (یعنی حضور علیہ السلام) کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید (یعنی جس نے سوال پوچھا ہے) صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض (یعنی جزوی) غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص (یعنی خصوصیت) ہے ایسا علم غیب تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

زید و عمر (یعنی ہر ایرے غیرے) و بلکہ ہر صبی (بچہ) و مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (یعنی تمام چارپاؤں) کے لیے بھی حاصل ہے۔[1]

اس عبارت پر جب حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لگا تو دیوبند کے نامور مناظر مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کے جسم میں چیونٹیاں سی رینگ گئیں۔ فوراً قلم اٹھایا اور اپنے مجدد و حکیم الامت تھانوی صاحب کی خدمت میں خط لکھا۔ پوچھا۔

"آیا آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی کتاب میں ایسی تصریح کی ہے؟ اور آپ ایسا لکھنے والے کو یعنی ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے (کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے) کیا آپ ایسے شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر؟"[2]

تو حفظ الایمان میں لکھنے والے اس مذکورہ عبارت کے مصنف نے اپنے مرید ناسعید کو یہ نوید سنائی: ——

"میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گزرا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔"[3]

اگر تھانوی صاحب نے یہ خبیث کفریہ مضمون کسی کتاب میں بھی نہیں لکھا تو یہ حفظ الایمان پھر کس اشرف علی تھانوی کی کتاب ہے اور اہنی تھانوی صاحب نے "المہند" میں اپنی عبارت کے خلاف

[1] حفظ الایمان صفحہ ۱۳ قدیمی کتب خانہ کراچی [2] بسط البنان صفحہ ۱۸ مشمولہ حفظ الایمان [3] بسط البنان صفحہ ۱۸، ۱۹ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

یوں کہا :۔ "جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم وبجانین (یعنی چارپاؤں) کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔"

قاسمی صاحب! یہ ہے آپ کا بہت بڑا کذب جسے آپ کی عقیدت کا ابر سات پردوں میں چھپائے بیٹھی ہے۔ اور دیکھئے۔

آپ کے مجوزہ قطب عالم گنگوہی صاحب کی مصدقہ کتاب "براہین قاطعہ" جسے مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے لکھا، اس میں کہا گیا۔

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے"[1]

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

نہایت دیانتداری سے اس کا آسان مطلب یہ ہے کہ شیطان جو پوری کائنات کے انسانوں کو ایک ہی وقت میں اپنے وسیع علم اور خبر رکھنے کی بناء پر گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ملک الموت جو ایک ہی وقت میں ہزاروں لاکھوں انسانوں کا روح اپنے وسیع علم کی بناء پر قبض کر لیتا ہے تو ان دونوں کے اس قدر وسیع علم کو دیکھ کر اس کا قیاس حضور علیہ السلام کے علم پر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی اس قدر وسعت پر نہ قرآن کریم میں کوئی دلیل ہے اور نہ حدیث میں۔ بلکہ حضور کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا قرآن وحدیث کے قطعی طور پر خلاف ہے اس پر کوئی دلیل نہیں اور یہ انتہائی بڑا گمان ہے اور حضور علیہ السلام کے

[1] براہین قاطعہ صفحہ ۵۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

علم کی وسعت کے متعلق یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ مان لینا ایمان کا حصہ ہرگز نہیں بلکہ یہ شرک ہے اس لیے کہ شیطان وملک الموت کے اس قدر وسیع علم پر قرآن و حدیث گواہ ہیں اور حضور علیہ السلام کے علم وسیع پر کون سی دلیل ہے دسیاق وسباق کے ساتھ اس کا یہی مفہوم ہے۔

اس کفریہ عبارت پر بھی جب علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی جانب سے کفر کا بھرپور فتویٰ لگا تو خلیل صاحب بدحواسی کے عالم میں "المہند" میں یہ عبارت "جھڑ بیٹھے" پر مجبور ہو گئے۔

"ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری تصنیف میں یہ جملہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔" [1]

اگر خلیل صاحب کی کسی تصنیف میں یہ کفریہ عبارت موجود نہیں تو پھر براہین قاطعہ کس خلیل احمد سہارنپوری کی ہے؟ قاسمی صاحب! یہ ہے آپ کا سب سے بڑا کذب جسے آپ کی ارادت مندی کی کشا فتوں نے اپنی اوٹ میں چھپا رکھا ہے۔

اور دیکھیے، بغور دیکھیے۔ اور اس طور دیکھیے کہ آپ کے احباب مجبور ہو کر آپ کی انصاف پسندی کے ڈونگرے برسانے لگ جائیں۔

آپ کے تجویز کردہ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی صاحب نے "حسام الحرمین" کے جواب میں ایک گالیوں کی ڈکشنری تیار فرمائی۔ نام "شہاب ثاقب" رکھا۔ اس کتاب میں موصوف نے دو کتابوں کے نام ایک دوسری کتاب "سیف النقی" کے حوالے سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے اکابر کی جانب منسوب کیے۔

---

[1] "المہند" صفحہ ۵۰۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس دھوکہ منڈی کی روداد حضرت علامہ مولانا اختر صاحب شاہجہان پوری منظری مدظلہ العالی کی حق پرست زبان سے سنیئے ؎ ———

"حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ کے منظرِ عام پر آنے سے بوکھلا کر علمائے دیوبند نے مل جُل کر سیف النقی نامی کتاب تیار کی۔ دیوبندی فوج کے ہر جرنیل نے پوری وفاداری سے اس کی تیاری میں حصہ لیا اور اُسے تیار کر کے مدرسہ دیوبند سے شائع کیا۔ علمائے دیوبند نے دیانت، صداقت کے تمام درجے طے کرتے ہوئے پوری حیا داری کے ساتھ اس کے اندر سات کتابیں اسی طرح اپنے مقدس اور سراسر پاکیزہ دماغوں سے گھڑیں اور اپنے نورانی ذہنوں سے اُنہیں فاضل بریلوی کے اکابر کی جانب منسوب کیا اور پورے رُوحانی تقدس کے ساتھ ان کتابوں کے مطابع، صفحے اور عبارتیں انہیں اپنے معمولات [illegible] من گھڑت کتابوں کی من گھڑت عبارتوں سے امام احمد رضا خاں بریلوی کے خلاف حجت قائم کرنے لگے کہ دیکھو تمہارے بڑے تو یوں فرماتے تھے حالانکہ یہ ساری کارگزاری لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ کی مُنہ بولتی تصویر تھی۔ اُسی (سیف النقی) میں دیوبندی فوج کے سارے جرنیلوں نے فاضل بریلوی کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مہر اپنے جنتی دماغوں سے گھڑی اور اس پہ مہر بنوانے کا سال ۱۳۰۱ھ لکھ دیا جبکہ مولانا نقی علی کا وصال ۱۲۹۷ھ میں ہو گیا تھا" ؎

اس دیوبندی من گھڑت کتاب ؎ میں سے جناب مدنی صاحب نے من گھڑت کتابوں کے حوالے کیوں لیے۔ وجہ یہ تھی کہ علمائے دیوبند سے

؎ کلمۂ حق صفحہ ۵۹ (من گھڑت مہر والے صفحے کا فوٹو سٹیٹ مضمون کے آخر میں دیکھیے) ؎ یہ کتاب "سیف النقی" حضرت مولانا محمد نقی علی خاں علیہ الرحمۃ

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تھانوی صاحب کی عبارت سے جب کفر نہ ہٹ سکا تو اسی طرح کی عبارت گھڑ کر اعلیٰ حضرت کے بزرگوں کی طرف منسوب کر دی اور کہا کہ تھانوی پر کفر کا فتویٰ ہے تو ان اپنے بزرگوں پر کیوں نہیں۔ یہ کارنامہ انجام دیتے ہوئے جناب مدنی صاحب نے بھی دو من گھڑت کے نام منتخب کر لیے پہلی گھڑنت کا ذکر یوں فرمایا:

"جناب شاہ حمزہ صاحب مارہروی مرحوم خزینۃ الاولیاء مطبوعہ کانپور صفحہ ۵۱ میں فرماتے ہیں"

اور دوسری گھڑنت کا ذکر اس طرح فرمایا:

"مولوی رضا علی خان صاحب ہدایۃ الاسلام مطبوعہ صبح صادق سیتاپور صفحہ ۲۰ میں فرماتے ہیں" ؎

قاسمی صاحب! آپ جیسا کوئی وہاں رہ سکتے ہیں مذکورہ دو کتب مدنی کی اس مجوزہ عبارت کے اگر لا کر دکھا دیجئے تو بندہ آپ کے جملہ ہدایت کر دے گا اور اگر نہیں دکھا سکتے اور ہرگز نہیں دکھا سکتے تو تسلیم کر لیجئے کہ یہ ہے اس وقت کا سب سے بڑا کذب جس کو آپ لوگ اپنے بزرگوں کی محبت کے حجاب میں محفوظ کیے بیٹھے ہیں اور جو شہاب ثاقب کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بنا ہوا ہے اور دیکھئے اسماعیل دہلوی صاحب اولیائے کرام کے بارے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اعلیٰحضرت کے والد ماجد کی ہرگز نہیں بلکہ مدرسہ دیوبند کے علماء کی گھڑنت ہے۔ دوسرے یہ کہ مدنی صاحب نے جو شہاب ثاقب شائع کروائی تھی اس میں بطور حوالہ اس کتاب کا نام درج نہیں یعنی سیف النقی کے حوالے بغیر من گھڑت کتابیں اور عبارات درج ہیں۔

؎ (حاشیہ صفحہ موجودہ) شہاب ثاقب صفحہ ۹۹ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں لکھتے ہیں کہ

"ان کو انبیاء سے وہی نسبت ہوتی ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے۔" ؎۱

اور یہی دہلوی صاحب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں :۔

"جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں خواہ انبیاء ہوں یا اولیاء ہوں وہ سب کے سب اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں مگر حق تعالیٰ نے انہیں بڑائی بخشی تو ہمارے بڑے بھائی کی طرح ہوئے۔" ؎۲

علمائے حق نے گرفت فرمائی تو مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے یہ مخصوص چکر لو پھیرا۔

"جو اس کا قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔" ؎۳

سہارنپوری صاحب کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہمارے مولانا شہید کی کسی کتاب میں یہ عقیدہ موجود نہیں۔ قاسمی صاحب! یہ ہے کہ اس دور کا سب سے بڑا کذب جس کو آپ کی اکابر پرستی کی تاریکی اپنے دامن میں سمیٹے بیٹھی ہے۔

لگے ہاتھوں ایک اور عجوبہ دیکھیں کہ سہارنپوری صاحب نے تو بے دھڑک مولوی اسماعیل پر کفر کا فتویٰ جڑ دیا مگر اپنے اُستاد گنگوہی صاحب کی یہ عبارت اُن کا اپنا دھڑن تختہ کر گئی۔

"(شاہ اسمٰعیل) ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے۔" ؎۴

؎۱ صراط مستقیم صفحہ ۴۳، ۴۷، ؎۲ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔
؎۳ المہند صفحہ ۵۴ ؎۴ فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۱۹۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہم جو کہتے تھے ہمیں چھیڑ نہ اے فرزانے

جناب بہتان اُس سچائی کا نام نہیں جو مولانا نیازی نے بتائی۔ بلکہ بہتان یہ ہے ملاحظہ فرمائیے :۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر بیگ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اُستاد تھے۔"[1]

(دھماکہ سے لیکر دیگر تمام دیوبندی کذب ناموں میں اس بہتان کو نقل کیا گیا۔)

میں کہتا ہوں کہ مرزے قادیانی کا بھائی مرزا غلام قادر بیگ دینا نگر کا معزول تھانیدار تھا۔[2] جو پچپن برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اُستاد مرزا غلام قادر بیگ جن سے فاضل بریلوی نے چند ابتدائی کتب پڑھی تھیں پہلے بریلی میں رہتے پھر کلکتہ چلے گئے۔ فتاوی رضویہ جلد سوم میں ایک استفتاء ہے جو مرزا غلام قادر بیگ کا ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ کا بھیجا ہوا ہے ثابت ہوا یہ قطعی طور پر دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ ایک قادیان کا معزول تھانیدار۔ ایک مدرس اور مولوی۔ معزول تھانیدار مرزا غلام قادر پچپن سال کی عمر میں مر گیا اور اعلیٰ حضرت کے اُستاد اسی سال کی عمر میں حیات تھے۔ وہ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء میں فوت ہوا۔ یہ مولوی غلام قادر ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۷ء میں حیات تھے کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ ۱۸۸۳ء میں کوئی آدمی مر جائے اور پھر ۱۸۹۷ء میں استفتاء پوچھتا پھرے جو فتاویٰ رضویہ میں رقم ہے۔

قاسمی صاحب! یہ ہے اس دَور کا سب سے بڑا کذب جس کو آپ کے دجل و تلبیس کے گھوڑوں نے اپنے اندر باندھ رکھا ہے

---

[1] رئیس قادیان صفحہ ۱۱ جلد اول مجلس ختم نبوت ملتان [2] رئیس قادیان صفحہ ۱۴ (ایضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ورنہ دینی غیرت کا ثبوت دے کر میرے دلائل کو غلط ثابت کیجئے۔

مزید دیکھئے! آپ سمیت آپ کا ہر مولوی اعلیٰ حضرت پر یہ الزام رکھتا ہے کہ وہ انگریز کے ایجنٹ تھے کیونکہ انہوں نے ہندوستان کو دارالحرب نہیں کہا۔ میں یہاں گنگوہی صاحب اور تھانوی صاحب وغیرہ کی عبارات نقل نہیں کرتا کہ انھوں نے بھی اعلیٰ حضرت کا ساتھ دیا ہے اور یہ بھی بیان نہیں کرتا کہ دارالحرب کیلئے کن شرائط کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔ بس اتنا کہتا ہوں کہ ٹھوس شواہد پیش کیجئے اور دینی غیرت کا ثبوت دے کر مجھے اپنا مرید بنا لیجئے۔ البتہ مجھ سے اپنے اکابر کے انگریز کے طلب گار رہنے کے ٹھوس ثبوت لینے ہوں تو کسی بھی عدالت میں لے سکتے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ہر وقت تیار ہوں۔ جناب! ایسے ہے آس مولانا کا سب سے بڑا کذب جو انھوں نے بہ شخصیت پرستی کی دبیز پٹی ہونے کی وجہ سے آپ کو دکھائی نہیں دیتا۔ جاتے جاتے ایک بات اور ملاحظہ فرماتے جائیے ممکن ہے تسلی نہ ہوئی ہو

موجودہ سرپرست سپاہِ صحابہ مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب آپ کے جگری یار ہیں آپ کو بھی پتہ ہے کہ وہ ایک طویل مدت تک اپنی ہر تقریر میں چیلنج دیتے رہے کہ میں ستائیس دلیلوں سے ثابت کرتا ہوں کہ مولوی احمد رضا خاں رافضی تھا۔ لوگوں نے جب اُن سے پوچھا تو "البریلویہ" میں درج شدہ پہلے درجے کے جھوٹ اپنی زبان سے پیش فرما دیئے۔ مثلاً "پہلی بھاری بھرکم وزن دار دلیل یہ پیش کی کہ اُن کا نام احمد رضا ہے لہٰذا وہ رافضی ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس باقی نام نہاد دلائل بھی اسی طرح کے تھے۔ میں نے ۱۹۹۱ء سے انہیں چیلنج دے رکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے رافضی ہونے پر صرف پانچ ٹھوس دلیلیں قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش فرمایئے کہ پہلے تو آپ انہیں رافضی دگویا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کافر) کہتے رہے اور اب اپنے سٹیج سے اُنہیں رحمۃ اللہ علیہ لکھ رہے ہیں۔ بتائیے وہ کیسے رافضی تھے کہ باقی رافضی کا لے کافر ہوں اور وہ رحمۃ اللہ علیہ۔ کیا آپ کے علمِ غیب نے آپ کو آگاہ کیا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اب اپنے مزار میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے؟ گیارہ سوالات کے ساتھ ایک مضمون مارچ ۱۹۸۰ء میں انہی صفحات میں شائع ہوا۔ پھر اُس کی الگ ہزاروں کاپیاں پمفلٹ کی صورت میں جھنگ چنیوٹ سے شائع کی گئیں۔ خود میرے شہر میں اُن کی آمد پر اُنہیں یہ رسالہ اور پمفلٹ پیش کیا گیا۔ فاروقی صاحب نے جھوٹ بولا اور کہا کہ میں نے اس کا جواب "خلافتِ راشدہ" میں لکھ دیا ہے۔ آ رہا ہے۔ اب چھ ماہ ہو گئے جواب کا نام و نشان نہیں۔ اور نہ وہ آئندہ دے سکتے ہیں۔ آپ اتفاق کریں تو مزید سوالات ارسال کر سکتا ہوں۔ فاروقی صاحب سے مزید پوچھ لیا کہ یزید جو اہل بیت سے محبت رکھنے والے ایک گنہگار مگر اس کی شفاعت پر یقین رکھنے والے نے آپ کی کس رگ پر ہاتھ رکھ لیا ہے کہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم والی صورتِ حال پیش آ گئی ہے۔ اللہ اکبر۔

قاسمی صاحب! یہ ہے اس دور کا سب سے بڑا کذب جس کو آپ نے دروغ گوئی اور فریب کاریوں کے خمیر میں بڑے ذوق سے مدغم کر رکھا ہے۔ اگر کوئی آپ کی کذب بیانیوں پر مواد اکٹھا کرنا چاہے تو دفتر کے دفتر بن جائیں۔ بہر حال آمدم برسرِ مطلب کہ مولانا نیازی صاحب کی بات کہاں تک درست ہے۔

پردہ اُٹھتا ہے

لیجئے قاسمی صاحب! اُن کتابوں کے فوٹو سٹیٹ جن کے بارے میں آپ نے بہت بڑا چیلنج کیا ہے کہ اگر یہ دونوں باتیں نیازی صاحب ثابت کر دیں تو میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اُن کے ہاتھ پر بیعت کرلیں۔ پہلی بات کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ یہ بات آپ کی کسی کتاب میں نہیں۔ دیکھئے یہ ہیں آپ کی خوش فہمیوں کے درخشندہ ستارے جناب مولوی محمود الحسن صاحب جنہیں آپ شیخ الہند کے لقب سے یاد فرماتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے ترجمۂ قرآن میں نہ آداب اُلوہیت کا خیال کیا اور نہ آدابِ رسالت کا۔ بس جو آیا دھر گھسیٹا۔ اُن صاحب نے ایک کتاب "الجہد المقل" لکھی۔ صدق و کذب کی بحث کرتے ہوئے مقدمۂ ہفتم کے عنوان سے لکھتے ہیں :-

"امر ہفتم یہ ہے کہ صدورِ قبائح اور قدرت علی القبائح میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ امر اول کو عند اہل سنت بہ نسبت ذات خالق اکائنات محال کہا جاتا ہے تو امر دوم مسلمات اہل سنت میں سے ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ذات تعالیٰ شانہٗ سے افعالِ قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدورِ باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو ان کے صدور میں ہے نفسِ مقدوریت میں اصلاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی اگر ہوتا ہے تو کمالِ قدرت ثابت ہوتا ہے بلکہ امورِ مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے میں عموم قدرۃ علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات اہلِ سنت میں سے ہے باطل ہو جائے گا۔" ؎

ممکن ہے بہت سے لوگ اس عبارت کا مفہوم نہ سمجھ سکے ہوں لیجئے مشکل الفاظ کے معانی اور آسان تشریح ملاحظہ فرمائیے (دیانت کو پوری طرح ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔)

○ صدور : (کسی کام کا) جاری ہونا۔ نافذ ہونا یا عملاً سرزد ہونا۔
○ قبائح : معیوب، مذموم (یعنی عیب دار اور قابلِ مذمت افعال

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جیسے جھوٹ)

- مقدورِ قبائح : عیب دار اور قابلِ مذمت افعال کا بالفعل جاری ہونا یا سرزد ہونا۔
- قدرت علی القبائح : بُرے کاموں پر محض قادر ہونا (یعنی بُرے کام کرسکنا مگر نہ کرنا)
- امر : مسئلہ، حکم۔
- امرِ اول : پہلا حکم (جس کو مصنف نے پہلے بیان کیا یہاں مراد مقدورِ قبائح)
- عند اہل السنۃ : اہل سنت وجماعت کے نزدیک۔
- بہ نسبت ذات خالق الکائنات : کائنات کو پیدا کرنے والی ذات کی طرف یا ذات کے ساتھ
- محال : ممکن نہ
- امرِ دوم : دوسرا حکم (جس کو مصنف نے دوسرے نمبر پہ بیان کیا۔ یہاں مراد قدرت علی القبائح)
- مسلمات : تسلیم شدہ، ثابت شدہ۔
- دیگر ممکنات ذاتیہ : وہ دوسرے افعال و امور جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہونے ممکن ہیں۔
- مقدورِ باری : جس پر اللہ تعالیٰ قدرت رکھے۔
- جملہ اہلِ حق : تمام حق پر چلنے والے علماء (مراد علمائے دیوبند)
- نفسِ مقدوریت : قادر ہونے کی حقیقت یا قدرت و طاقت کا وجود یعنی محض قدرت۔
- اصلاً : ہرگز، مطلق۔

(حاشیہ صفحہ بقیہ) ۱ الجہد المقل صفحہ ۴۱ ÷

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE SPIRITUAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آسان تشریح بُرے کاموں کے بالفعل کرنے اور بُرے کاموں پر محض قدرت وطاقت رکھنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بُرے کاموں کا بالفعل سرزد ہونا اہلِ سُنّت وجماعت کے نزدیک ناممکن ہے۔ لیکن ان بُرے کاموں (جھوٹ، چوری) پر محض قدرت و طاقت رکھنا (اس معنیٰ سے کہ بُرے کام کی قدرت ہے مگر کرتا نہیں) تمام حق پر چلنے والے علماء (یعنی علمائے دیوبند) کے نزدیک تسلیم شدہ ہے سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بُرے کاموں کے سرزد ہونے کی نوبت نہیں آ سکتی (مثلاً جھوٹ بول سکتا ہے، جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر بولتا نہیں) کیونکہ خرابی تو ان بُرے کاموں کے بالفعل کرنے میں ہے محض بُرے کاموں (جھوٹ چوری جو خود کیونکہ عیوب) پر محض قدرت و طاقت رکھنے میں ہرگز کوئی خرابی لازم نہیں آتی بلکہ ان تمام بُرے اور غلیظ کاموں پر قادر رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت ثابت ہوتی ہے بلکہ ان ذکر کیے گئے بُرے کاموں پر قادر رہنے کی حقیقت کو اگر اللہ تعالیٰ کی طاقت اور قبضہ واختیار سے خارج کر دیا جائے تو وہ تمام ممکن افعال جن پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اور جو اس کے فضل وکمال میں داخل اور (علمائے دیوبند) کے نزدیک تسلیم شدہ ہیں سب کے سب بے اصل اور غلط ہو جائیں گے۔

(یعنی جب تک تمام بُرے کاموں کے کرنے کی قدرت وطاقت (جس کو نفسِ مقدوریت کہا گیا) اللہ تعالیٰ کی ذات کے اندر موجود نہ مانا جائے اُس وقت تک اس کی دیگر تمام قدرت وطاقت بے معنی اور بے اصل ہو گی (عیاذاً باللہ ثم عیاذاً باللہ) ~~

اے کاش لائے کہیں سے کوئی عصا ایسا : جو تیرے من کے سبھی اژدہے نگل ڈالے

خلاصۂ مفہوم:۔ جنابِ "شیخ الہند" کی عبارت کا خلاصہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر بولتا نہیں۔ چونکہ مولوی صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے قدرت علی القبائح کے الفاظ لائے ہیں کہ تمام کے تمام بُرے کاموں پر قادر ہے تو مطلب یہ ہوا کہ جھوٹ بول سکتا ہے بولتا نہیں۔ شراب پی سکتا ہے پیتا نہیں، جوا کھیل سکتا ہے کھیلتا نہیں، خدا اپنا شریک بنا سکتا ہے بناتا نہیں، شمس و قمر اور حجر و شجر کو رب مان سکتا ہے مگر مانتا نہیں، بتوں کو سجدہ کر سکتا ہے کرتا نہیں کیونکہ بقول مولوی صاحب بیاری خرابی ان قبیح افعال کے بالفعل کرنے میں ہے ان پر قدرت رکھنے میں ہرگز کوئی خرابی نہیں۔ اور تو چلئے جو بھی ہے سو ہے یہ بتایئے کہ رب ذوالجلال چوری پر کس طرح قادر ہوگا۔ پہلے تو یہ قبول فرمایئے کہ چوری قبیح فعل ہے اور آپ کے مولانا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب قبیح افعال پر قادر ہے۔ اب [illegible] "قدرت علی القبائح" کا فائدہ لاکسی صورت [illegible] نہیں سمجھا کیونکہ چوری کے لیے مال و زر یا کوئی بھی شے ہو اس کا پرایا ہونا لازمی ہے یعنی غیر کی ملکیت ہونا شرط ہے جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے لیے پرائی نہ رہی تو اب چوری کی قدرت بھی نہ رہی۔ مراد یہ ہے کہ چوری کے لیے شے کا پرایا ہونا لازم ہے۔ تو جب یہاں لازم باطل ہو گیا تو ملزوم (یعنی قدرت) خود بخود باطل ہو گئی۔ لہذا اگر محمود الحسن صاحب کے نزدیک "قدرت علی القبائح" مسلمات میں سے ہے تو چوری بھی قبائح کے زمرے میں آتی ہے اس کا بالفعل تو کیا امکان بھی نہیں مانا جا سکتا کیوں کہ ہر شے کا مالک خدا خود ہے تو اب یہاں "امکانِ سرقہ" کا سوال بھی اُٹھ گیا۔ تو جب ثابت ہو گیا کہ وہ چوری کی قدرت بھی نہیں رکھتا تو اب مولوی اسماعیل دہلوی کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے سے کم ہو گئی کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے اندر جھوٹ کی قدرت نہ مانی جائے تو انسانی قدرت زائد ماننا پڑے گی کہ بندہ ایک کام کر سکے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اللہ نہ کر سکے۔ (تفصیل آرہی ہے انشاء اللہ) اب جب ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں چوری پر قدرت رکھنا بھی نہیں تسلیم کیا جا سکتا تو دیوبندیوں کے نزدیک اب خدا وہ خدا ہے جس کی قدرت فی الواقع بندے سے کم ہے ورنہ قاسمی صاحب! آپ سے گذارش ہے کہ چوری کا امکان اللہ تعالیٰ کے اندر پیدا کر کے دکھائیں۔ جس طرح جھوٹ کا امکان ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ہمارے اکابر کی کتب ایسی عبارات سے مبرا ہیں۔ آپ لوگ بھی رنگ بدلنے میں ماہر اور جوڑ توڑ کے بادشاہ ہیں خدا ہی جانے یہ آپ کے اکابرِ دیوبند کیا شے تھے کہ آپ نے عظمتِ خداوندی اور شانِ رسالت سب کچھ ان پر بیچ دیا مگر اُن کے نام پہ عزت پھر جب تم آپ نے ان کی [illegible] ضرور کی [illegible] ہمارے لیے اکابر کی کتابوں میں یہ بات موجود نہیں لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے اکابر اگر یہی لوگ ہیں تو ان کی کتابوں میں یہ عبارات موجود ہیں البتہ اگر آپ نے اصل کتابوں کے فوٹو سٹیٹ ملاحظہ فرمالیے ہوں گے۔ ان کتابوں کو "نیلام گھر" میں بھی بھیجا جا سکتا ہے (آپ کے اکابر کے ایصالِ ثواب کے لیے) بول اینڈ ورثائز بھی ہو جائے گی اور طارق عزیز صاحب گلا پھاڑ کر بتا دیں گے کہ یہ کتب کن علماء کی تصنیف شدہ ہیں۔ بہر حال آئیے میں دکھاتا ہوں کہ یہ عبارات آپ کے اکابر نے لکھی ہیں۔ مندرجہ ذیل دو جملے ملاحظہ فرمائیے۔

○ کسی کام پر قادر ہونا۔
○ کسی کام کا کر سکنا۔

ان دونوں میں الفاظ کا فرق ضرور ہے مگر معنوی لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ "میں پچاس کلو وزن اٹھانے پر قادر ہوں" اور آپ کے دوست فاروقی صاحب فرمائیں کہ "میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پچاس کلو وزن اٹھا سکتا ہوں" بتایئے دونوں جملوں میں بلحاظِ معنی کیا فرق ہے؟ جب کوئی فرق نہیں تو اب مولانا عبدالستار نیازی کا یہ کہنا کہ دیوبندیوں کی کتابوں میں ہے۔

○ "خدا جھوٹ بول سکتا ہے"

اور محمود الحسن صاحب کا یہ کہنا کہ

○ "قدرت علی القبائح مسلمات میں سے ہے" دونوں باتوں میں بہ اعتبارِ معنی او مفہوم ہرگز کوئی فرق نہیں۔ آپ میں جرأت ہے تو دونوں کا فرق ثابت کر کے دکھا دیجئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ○

WWW.NAFSEISLAM.COM

اب آتا ہوں آپ کے دوسرے مولانا کی طرف۔ یہ جناب رشید احمد گنگوہی صاحب ہیں۔ یہ صاحب بھی "امکانِ کذب" یعنی خدا کے جھوٹ بول سکنے کے قائل ہیں۔ فرماتے ہیں:۔۔۔۔۔

"امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو نہ کرے گا۔ یہ عقیدہ بندہ کا ہے اور اسی عقیدہ پر قرآن شریف اور احادیث صحاح شاہد ہیں اور علماء امت کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ مثلاً فرعون پر ادخالِ نار کی وعید ہے مگر ادخالِ جنت فرعون پر بھی قادر ہے اگرچہ ہرگز جنت اس کو نہ دیوے گا"۔ [1]

امکانِ کذب کا مطلب ہے جھوٹ پہ قدرت۔ گنگوہی صاحب اللہ تعالیٰ کا جھوٹ پہ قدرت ان معنوں میں مانتے ہیں کہ وہ اپنے ہی فرمائے ہوئے

[1] فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حکم کے خلاف کر دے۔ گنگوہی صاحب نے اللہ تعالیٰ کو بندے پر قیاس کر لیا ہے کہ بندہ جب اپنے کہے کے خلاف کرے تو جھوٹا کہلاتا ہے کہ پہلے کچھ کہا اور بعد میں کچھ اور۔ اسی طرح گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہے کہ خدا بھی اپنے حکم کے خلاف کر سکتا ہے۔ اس پر قدرت رکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جھوٹ پر قادر ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔ ساری دُنیا مانتی ہے کہ ربّ قدیر گنہگار کو جنّت بھیج سکتا ہے مگر مسلمانوں کے نزدیک یہ کذب نہ ہو گا بلکہ عفو و کرم ہو گا۔ دیو بندی جسے جھوٹ کہتے ہیں ہم اہلِ سُنّت اُسے کرم کہتے ہیں۔ خلف وعید[1] اور شے ہے اور امکانِ کذب دوسری شے۔ جنہوں نے خلف وعید کو جائز کہا ہے وہ پہلے یہ [illegible] وہابی لوگ کہتے ہیں کذب باری تعالیٰ محال ہے۔ ثابت ہوا کہ کذب باری ممکن نہیں۔ چونکہ کذب نقص ہے لہٰذا نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔ اور جو نقص ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن نہیں اور نہ اُسے قدرت شامل ہے۔

غزالیِ دوراں حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: —

"خلف وعید انشاء ہے اور امکان کذب ہمیشہ خبر ہی میں ہوتا ہے تو اخبار کا قیاس انشاء پر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اگر زمین کا آسمان پر اور پانی کا آگ پر اور ہوا کا مٹی پر قیاس کرنا جائز ہو تو یہ بھی جائز ہو گا۔" انشاء ایسا کلام ہوتا ہے جس سے کوئی خبر معلوم نہ ہو۔ علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کا مقصد یہ ہے کہ قیاس میں ضروری ہے کہ مقیس اور مقیس علیہ میں کوئی علت مشترکہ ہو مگر خلف وعید اور امکان کذب میں کوئی علت

[1] "کسی سزا کے وعدہ کرنے کے بعد اس کا خلاف کرنا" (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مشترکہ نہیں۔ اسی طرح خلف وعید جب انشاء ٹھہرا تو امکان کذب کا اس پر قیاس باطل ہوا۔ آگے چل کر علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ مزید فرماتے ہیں :۔

"نیز اس خلف وعید کو امکان کذب کا مقیس علیہ کہنا ایک اور وجہ سے بھی نہیں اس لیے کہ اگر امکانِ کذب کو اس پر قیاس کر لیا جائے تو وقوع کذب لازم آئے گا۔ تقریر اس کی یوں ہے کہ خلف وعید مجوزہ متکلمین کا قیامت کے دن وقوع ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ یوم مذکور میں مشرکین کے علاوہ ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار گناہگاروں کی مغفرت کرے گا تو وقوع خلف ہوا۔ اور جب وقوع خلف ہوا تو وقوع کذب ہوا۔ وہذا باطل بالاجماع "[1]

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہابیہ جو بار بار کہتے ہیں کہ متکلمین رحمہم اللہ بھی امکان کذب کو عقلی احتمال کے لیے ثابت کرنے کی عبارت رکھتے ہیں (وہابی) خلف وعید کو جائز سمجھتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ جس خلف وعید کو متکلمین جائز مانتے ہیں وہ صرف امکان کی حد تک نہیں بلکہ قیامت کے روز اس کا وقوع بھی ہوگا۔ تو وہابیہ اپنے "مجوزہ" امکانِ کذب کو متکلمین کے "خلف وعید" پر ہرگز قیاس نہ کریں ورنہ کذب امکان کی حد سے نکل کر وقوع میں داخل ہو جائے گا اس لیے کہ متکلمین کا خلف وعید یہ ہے کہ بروزِ محشر اللہ تعالیٰ ان گناہگاروں کو واقعی بخش دے گا۔ یعنی یہ بالفعل ہوگا۔ تو یہ خلف کا وقوع ہوگا اور اگر وہابیہ امکانِ کذب کو متکلمین کے خلفِ وعید پر قیاس کرتے ہیں تو لازم ہے کہ کذب کا بھی وقوع مانا جائے اور وہ فرماتے ہیں کہ ایسے اب

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ خلف الوعد اور خلف الوعید میں تفریق ہے۔ [1] مقالات کاظمی حصہ دوم صفحہ ۲۰۸ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [2] ایضاً صفحہ ۲۱۰-۲۱۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہابیہ بھی نہیں مانیں گے۔ لہٰذا متکلمین کے "خلفِ وعید" کا وہابیہ کے "امکانِ کذب" سے کچھ تعلق نہیں۔

اور پھر جناب گنگوہی صاحب کا اس خدا کے جھوٹ بول سکنے پر قرآن وحدیث کو گواہ بنانا تو اور بھی بہت بڑا ظلم ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

گنگوہی صاحب کی ایک اور تحریر دیکھیے۔ جس نے سارے حجابات سرکا دیئے ہیں جس کی زہر آفرینی آج بھی اپنا اثر دکھاتی ہوتی ہے امکانِ کذب پر مختصر سی بحث کرنے کے بعد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں :۔

"آیات واحادیثِ کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ ایک ایک مثال قرآن وحدیث کی لکھی جاتی ہے۔ ایک جگہ ارشادِ جنابِ باری ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا الآیۃ دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ الآیہ۔ آیتِ ثانیہ میں نفیِ عذاب کا وعدہ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے۔ مگر آیتِ اولیٰ سے اس کا تحت قدرتِ باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرتِ باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیٔ قدیر" [1]

دیوبندی جہان کے یہ کتبِ عالم خدا کا جھوٹ بول سکنے کے مسئلہ پر آیات واحادیث سے استدلال فرما رہے ہیں گویا خدا کا جھوٹ بول سکنا دیوبندی عقیدے میں نصِ قطعی سے ثابت ہے۔ اور جو مسئلہ نصِ قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر کافر ہوتا ہے جب ان

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۶، ۹۷ ج ۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کہ بڑے بڑے اکابر نصِ قطعی سے ثابت فرما رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مؤحدین نصِ قطعی کا انکار کر کے کافر ہونا کیونکر قبول کریں گے۔ عافیت اسی میں ہے کہ خدا کا جھوٹ پر قادر ہونے کو تسلیم کر کے ایک طرف اپنا مؤحد ہونا منوا لیا جائے اور دوسری جانب اللہ تعالیٰ کی کمالِ قدرت پر مہرِ تصدیق ثبت کر کے اُس کی عظمت میں چار چاند لگا دیئے جائیں (عیاذاً باللہ ثم عیاذاً باللہ) مگر ہمارے قاسمی صاحب ہیں کہ ایسی عبارات دکھانے کا چیلنج فرما رہے ہیں۔ ایں چہ بے جزی است۔ گنگوہی صاحب نے خدا کا جھوٹ پر قدرت رکھنے کے مسئلہ کو دو آیاتِ کریمہ سے ثابت فرمایا ہے۔ اس لیے کہ جھوٹ کو یہ لوگ صفتِ کمال میں شمار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابوں میں بڑی فراوانی سے اس صفتِ کمال کا مظاہرہ کیا گیا ہے ـــــ اور (یعنی منتہائے کمال) کے طور پر خدا کے پلّے بھی باندھنے سے نہیں چوکے ـــــ

ع ہمت کرے انساں تو کیا ہو نہیں سکتا

سوچا ہو گا کہ اپنے ہمعصر نانوتوی صاحب سے میں بھلا کیوں پیچھے رہوں۔ وہ اگر خاتم النبیین کے معنیٰ "آخری نبی" کو غلط ثابت کر سکتے ہیں تو کیا میں صدقِ خداوندی میں کذب کا ٹانکا نہیں لگا سکتا۔

خیر! دیکھیے گنگوہی صاحب نے استدلال کس طرح فرمایا: ـــــ

پہلی آیت لکھی: ـــــ "کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ تم پر عذاب بھیجے۔"

دوسری آیت لکھی: ـــــ "اور اللہ تعالیٰ اُن کو عذاب نہ دیگا جبکہ آپ ان میں موجود ہیں۔"

گنگوہی جی فرماتے ہیں کہ دوسری آیت میں عذاب نہ دینے کا وعدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے اور ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ عذاب دیدے یعنی اپنے کہے کے خلاف کر دے تو اُس کا جھوٹ بول سکنا لازم آئے (کہ پہلے تو کہا کہ عذاب نہیں دوں گا۔ مگر اپنے وعدے پر قائم نہ رہتے ہوتے عذاب دے ڈالا)

گنگوہی صاحب کے مطابق اس جھوٹ پر قدرت پہلی آیت سے ثابت ہے جس میں کہا گیا کہ وہ عذاب دینے پر قادر ہے تو فرماتے ہیں کہ پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قادر ہے۔ ؎

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

گنگوہی صاحب کی کم علمی دیکھیے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کر دے رحم ہو حقیقت خلاف نہ ہوگا کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا تو یہ گنہگار ہے (و قوا ہی) کو ترک کر کے وہ اسے اللہ کا کذب ماننے پر مجبور ہیں۔ دیکھئے الفاظ "ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے۔" ہم جسے عفو و کرم کہتے ہیں دیوبندی دُنیا میں وہ خدا کا جھوٹ ہے۔ پھر تو کوئی گستاخ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قرآن کریم میں ایک طرف اللہ نے فرمایا وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی نہیں اور دوسری طرف اس کے خلاف کہہ دیا۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ بے شک اللہ بھی تمہارا ولی اور اس کا رسول بھی تمہارا ولی۔ لہٰذا اپنے ہی کہے کے خلاف کہہ کر جھوٹ کا مرتکب ہوا (نعوذ باللہ من شرور انفسنا)

بعینہٖ اسی طرح کا استدلال گنگوہی صاحب نے دو آیات سے کیا ہے۔ نہ کوئی قرینہ دیکھا اور نہ کوئی ضابطہ نہ کسی اصول کو مدِ نظر رکھا اور نہ علمائے اُمت کی عبارات میں نظر کی۔ اور آخر میں بحث کے خاتمے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پر لکھ دیا :۔ ـــــــــــ

○ "پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل و علیٰ ہے ـــــ"

○ یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (یا جھوٹ پر قادر ہے)

اور آگے لکھ دیا کہ وہ جھوٹ پہ قادر کیوں نہ ہو وھو علیٰ کل شئ قدیر ط

ع عقل تو ویسے گوئے تھے دیکھے تھے ایسے گیا

گنگوہی صاحب کی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمائیے :۔

"الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں" [1]

پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اگر بفرضِ محال اُس کی قدرت مان بھی لی جائے تو کیا ضروری ہے کہ اُس کے اس خلاف کو جھوٹ بولنے پر محمول کیا جائے۔ آخر گنگوہی صاحب کیوں اس بات پر تلے ہوتے ہیں کہ خدا اپنے حکم کے خلاف کر دے تو یہ اُس کا جھوٹ ہوگا۔ آخر وہ کرم اور بخشش کی پاکیزہ صفت کا بھی تو مالک ہے۔ اُس کے پلے جھوٹ باندھنے کی بجائے اگر صفتِ کرم کو تسلیم کر لیا جائے تو کون سی مسلمانی ہاتھ سے چلی جائے گی۔ کرم کی پاکیزہ صفت کو مان لینا بہتر ہے یا جھوٹ جیسی رذیل و غلیظ صفت بد کو ماننا بہتر ہے۔ اور گنگوہی صاحب جب علمائے کرام کے سر ناحق یہ تہمت اور بہتان تھوپ رہے تھے وہ خلف وعید کے قائل ہیں تو کرم کی صفت کے ساتھ نہ کہ امکانِ کذب

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۹ ج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے ساتھ۔ یہ فرق خاص طور پر ذہن میں رہے۔ گنگوہی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت کا آسان سا مطلب یہ ہے کہ:

"امکانِ کذب سے مراد یہ ہے کہ جھوٹ اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں داخل ہے یا یہ کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ الگ بات کہ وہ کبھی بولے گا نہیں مگر جھوٹ بولنے پر قدرت رکھتا ہے۔"

جب خدا کی ذات کے اندر جھوٹ کے امکان کو مان لیا جائے تو پھر یہ شرط خود بخود اُڑ جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدے وعید کے خلاف ہی کرے تو کذب لازم آئے بلکہ جھوٹ کے ممکن ہونے کی صفت مان لینے پر اللہ تعالیٰ کے دیگر احکام میں بھی امکانِ کذب کا احتمال لازم آئے گا۔ اس لیے کہ جھوٹ پر قدرت کی صفت موصوف ہے۔ جب اپنی ذات کے اندر مانی جا رہی ہے تو اس ذات کا ہر حکم پھر امکانِ کذب کے احتمال کے ساتھ مانا جائے گا۔ مطلب یہ کہ جب خدا کی ذاتِ اقدس میں نقصِ امکانِ کذبیت مان لی گئی تو اب اس کا کوئی حکم اس نقصِ کذبیت سے خالی نہیں، کوئی حکم سو فیصد لائق اعتبار نہیں۔ تو جناب دیوبندیوں کا خدا وہ ٹھہرا جس کی ذات میں امکانِ کذب کی صفت موجود ہے۔ آپ کے "شیخ الہند" جناب محمود الحسن صاحب نے اللہ تعالیٰ کو تمام بُرے کاموں پر قادر ہونا ثابت فرمایا یہ کہہ کر کہ قدرت علی القبائح مسلمات میں سے ہے۔ جھوٹ بھی فعلِ قبیح ہے تو گنگوہی صاحب نے بھی اس فعلِ قبیح پر اللہ تعالیٰ کا قادر ہونا بتایا۔ یہ کہہ کر کہ "کذب داخل تحت قدرتِ باری تعالیٰ ہے" جس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ جیسے ہم کہیں "کرم داخل تحتِ قدرت باری تعالیٰ ہے" یعنی اللہ تعالیٰ کرم کر سکتا ہے۔ تو مولانا عبدالستار خاں نیازی نے قطعاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کوئی غلط بیانی نہیں کی اور نہ جھوٹ بولا بلکہ سو فیصد حقیقت کو آشکارا کیا۔

• اگر "قدرت علی القبائح" مسلمات میں سے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ تمام بُرے کام کر سکتا ہے مگر کرتا نہیں) تو ایک آدمی جھوٹ بول کر فعلِ قبیح کا مرتکب ہوا۔ اور ایک آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مان کر فعلِ قبیح کا مرتکب ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا بیٹا ماننے پر کس طرح قادر نہیں ہوگا؟ جواب سوچ سمجھ کر دیا جائے جھوٹ بھی فعلِ قبیح اور پتھر کی مورتی کو خدا بنا لینا بھی فعلِ قبیح۔ اگر ایک پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ممکن ہے تو دوسرے پر قدرت کیونکر ممکن نہ ہوگی؟ جواب سوچ سمجھ کر دیا جائے۔

NAFSEISLAM.COM

جب کہ محمود الحسن صاحب کے مطابق خرابی تو لفظ "صدورِ قبائح" میں ہے قدرت علی القبائح میں کوئی خرابی نہیں بلکہ یہ بات تو ثابت شدہ ہے اور اسی قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات میں کاملیت وکاملیت پیدا ہوگی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قاسمی صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کو فیصلہ کن مرحلے میں داخل کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا آپ تو خیر نہیں مانیں گے ممکن ہے اسے پڑھ کر کسی دوسرے کی عاقبت سنور جائے۔

محمود الحسن صاحب کہتے ہیں کہ قدرت علی القبائح مسلمات میں سے ہے۔ قبائح میں صرف جھوٹ ہی نہیں بلکہ شرک بھی آتا ہے اسی طرح اور بے شمار قبائح ہیں۔ تو جہاں گنگوہی صاحب نے جھوٹ کو قدرتِ باری تعالیٰ کے تحت داخل کیا ہے وہاں اگر کذب کی جگہ شرک کا لفظ رکھ دیا جائے تو میرے خیال میں کوئی بے جا بات نہ ہوگی۔ تو پھر عبارتِ گنگوہی یوں ہوگی:-

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"امکانِ شرک سے مراد دخولِ شرک تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے"
بتلایئے اگر کذب (جو فعلِ قبیح ہے) اُس پر اللہ تعالیٰ قادر ہے تو
شرک بھی فعلِ قبیح ہے اس پر اللہ تعالیٰ کس لیے قادر نہ ہوگا۔ ایک
قبیح پر قادر ہو، ایک قبیح پر عاجز ہو یہ کیسے ممکن ہے؟ اور لگے ہاتھوں
یہ بھی بتایئے کہ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے وعدے وعید کے خلاف کرسکتا ہے
بقول گنگوہی صاحب فرعون کو جنت میں بھیج سکتا ہے اور اپنے ہی
حکم کے خلاف پر قادر ہے تو اسی قرآن مجید میں وہ فرماتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک اور منزہ ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر
نہیں کہ وہ خود اپنے اس حکم کے خلاف کردے یعنی اپنے اندر عیب
اور نقص پیدا کرلے
اگر گنگوہی صاحب کی پیش کردہ آیات میں سے ایک کے خلاف
وہ کر سکتا ہے تو اپنے متعلق عیب سے پاک ہونے کی آیت کے خلاف
کچھ کرنے سے کیونکر عاجز ہو جائے گا؟ کیا وہ ہر آیت کے خلاف
کرنے پر قادر نہیں؟ اب ذرا سوچ سمجھ کر بتایئے کہ جب وہ علیٰ
کل شیٔ قدیر ہے تو ہر ہر آیت کے خلاف بھی وہ کچھ کرنے پر قدرت
رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

اگر قدرت نہیں رکھتا تو محمود الحسن صاحب کا قدرت علی القبائح
کو مسلمات میں سے کہنا اور گنگوہی صاحب کا وھو علیٰ کل شیٔ قدیر
کہنا باطل ہوا۔ اور اگر قدرت رکھتا ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا
کہ وہ نہ صرف کذب پر قدرت رکھتا ہے بلکہ شرک پر بھی قادر
ہے، چوری، جوئے، شراب، ڈاکے اور دنیا بھر کے تمام قبائح
پر قادر ہے ـــــــ

ـــــــ آپ جو بھی مانیں گے آپ کا دھڑن تختہ ضرور ہوگا ـــــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور جب کذب و شرک دونوں قبائح میں سے ہیں تو گنگوہی صاحب نے جو فرمایا ہے :———

"رہا اختلاف علما کا جو دربارہ وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے جس کو صاحب براہینِ قاطعہ (خلیل احمد سہارنپوری) نے تحریر کیا ہے وہ دراصل کذب نہیں صورتِ کذب ہے" (دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۹۶ کی فوٹو سٹیٹ سطر ۱۳) تو ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ "وہ دراصل شرک نہیں صورتِ شرک ہے"۔ بتایئے صورتِ کذب کو اگر آپ قدرتِ باری تعالیٰ کے تحت داخل کر سکتے ہیں تو صورتِ شرک کو آپ قدرتِ باری تعالیٰ میں کیوں داخل نہیں کر سکتے؟ ممکن ہے آپ کہیں یا اہل اسلام کا جواب یہ ہو کہ جھوٹ معمولی عیب ہے، چھوٹا نقص ہے۔ اس کو تحتِ قدرت مانا جائے تو کوئی برائی نہیں اور چونکہ شرک بڑا عیب ہے اس لیے اسے خدا کے اندر (تحتِ قدرت) نہ مانا جائے۔ دوسری اور آخری بات یہ کہہ سکتے ہیں کہ کذب میں تو حُسن ہی حُسن ہے، اسی وجہ سے ہم نے اپنی کتابوں کے صفحات کو اس حُسنِ بے مثال سے مزین کر رکھا ہے۔ اس حسن سے خدا کو کس لیے محروم رکھا جائے۔ آپ کی مزید تسلی کے لیے ایک جملہ اور درج کرتا ہوں۔ یہ جملہ گنگوہی صاحب کا ہے صفحہ ۹۶ دیکھ لیجئے۔

اس جملے میں اگر محمود الحسن صاحب کا عقیدہ (یعنی وہ الفاظ خود جہد المقل میں ہیں) بھی شامل کر دیا جائے تو جملہ اس طرح ہوگا۔

"پس مذہب جمیع محققین اہلِ اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب (یا تمام قبیح افعال جیسے جھوٹ، چوری، شرک، فسق، گناہ وغیرہ) داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔" فاعتبروا یا اولی الابصار۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیو بند کے دو انتہائی معتبر و مستند اور "جید و اجل" اکابر کی کتب کے بعد اُس شخصیت کی طرف آیئے جو ان اکابر کا بھی امام ہے جس کا نام آتے ہی یہ لوگ مجسمہ عجز و انکسار بن جاتے ہیں۔ یہ ہیں جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ پہلے ان کے فارسی رسالہ "یکروزہ" (جو ایک روز میں لکھا گیا) کے فوٹو سٹیٹ ملاحظہ فرمایئے۔ "امکانِ کذب" سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ مقدمہ قضیہ غیر مطابقہ مواقع و القائے آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد۔"

ترجمہ: اگر محال سے مراد ممتنع لذاتہ ہے جو کہ قدرت الٰہی کے نیچے نہیں آتا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جھوٹ کی یہ قسم گذشتہ معنیٰ کے مطابق محال ہو۔ کیونکہ واقعہ کے برخلاف جملہ بنا لینا اور فرشتوں اور نبیوں پر اس کی وحی کرنا اللہ کی قدرت سے باہر نہیں ورنہ لازم آئے کہ قدرت انسانی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو۔

آسان سا مطلب یہ ہے کہ بندے کو جب جھوٹ پر قدرت حاصل ہے تو خدا کیا بندے سے کم قدرت کا مالک ہے کہ وہ اس پر قادر نہ ہو۔ بندہ اگر کوئی خلافِ واقع بات کہہ سکتا ہے مثلاً کوئی دیوبندی کہہ سکتا ہے کہ ہماری کتب میں یہ نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ حالانکہ یہ اُس کی کتابوں میں موجود ہے تو یہ اُس کی بات خلافِ واقع ٹھہری یعنی جھوٹ ہوئی۔ تو جب بندہ اس پر قادر ہے تو

لہ یک روزہ صفحہ ۱۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خدا کیونکر عاجز ہوگا۔ وہ بھی یقیناً جھوٹ پر قادر ہے اور ان جھوٹے کلمات کو جو کہ خلافِ واقعہ ہیں اپنے ملائکہ اور انبیاء پر بھی القاء کر سکتا ہے ـــ

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اب دیکھئے کہ خداوند قدوس کی ذات میں کس خوبصورت طریقے سے یہ لوگ جھوٹ جیسی معیوب و مذموم صفت کو یہ کہکر مان رہے ہیں کہ

"نیز ظاہر است کہ صفت کمال ہمیں کہ شخصے کہ قدرت بر تکلم کذب مے دارد۔ بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت تنزہ از ملوث کذب تکلم بہ کلام کاذب نے نماید ہماں شخص ممدوح مے گردد" [1]

ترجمہ: ظاہر ہے کہ صفت کمال یہی ہے کہ جھوٹ پر قدرت ہوتے ہوتے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لیے جھوٹ بات نہ بولے۔ ایسا شخص قابل تعریف ہوتا ہے مگر لیا اللہ تعالیٰ کے اندر اگر جھوٹ پر قدرت کا ہونا تسلیم نہ کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی صفت کمال کو کم کرنے اور گھٹانے کے مترادف ہے البتہ اس کے اندر جھوٹ کی صفت رکھ دینے سے وہ رفیع الشان ہو جائے گا۔ ؏

بریں عقل و دانش بباید گریست

قاسمی صاحب اگر دہلوی صاحب کا یہ فارمولا تسلیم کر لیا جائے کہ بندہ جھوٹ پر قادر ہے تو خدا کیونکر قادر نہ ہوگا یعنی دورنہ لازم آئے کہ قدرت و انسانی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو) تو بندہ نہ صرف اس پر قدرت رکھتا ہے بلکہ بالفعل بھی جھوٹ بولتا ہے۔ آپ کو تو خیر کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں۔ تو فرمائیے کیا اللہ تعالیٰ بھی بفعل جھوٹ بولنے پر قادر ہے؟ اگر آپ کہیں کہ بالفعل

[1] یکروزہ صفحہ ۱۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جھوٹ بولنے پر وہ قادر ہے تب بھی آپ کا دھڑن تختہ۔ اور اگر آپ کہیں کہ بالفعل جھوٹ بولنے پر قادر نہیں۔ تو بمطابق دہلوی صاحب قدرتِ انسانی زائد ہو جائے گی اور متذکرہ سابقہ اکابر کے مطابق وہ علیٰ کل شیٔ قدیر نہ رہے گا یوں بھی آپ کا دھڑن تختہ۔ یعنی

عہ دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را

اور یہ ہیں آپ کے اکابر میں سے درخشندہ ستارے مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری جن کا تذکرہ سابقہ سطور میں کیا جا چکا ہے! امکانِ کذب کے بارے میں رقمطراز ہیں: ——

"امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف چلا آیا ہے کہ خلفِ وعید جائز ہے یا نہیں[1] چنانچہ درِ مختار میں ہے فلا یجوز الخلف فی الوعید فظاهر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرة قائلون بجوازه لانه لا یعد نقصا بل جودا وکرما الخ (خلفِ وعید جائز ہے کہ نہیں ظاہر تو یہ ہے اشاعرہ اس کے قائل ہیں ..... اس وجہ سے کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں)"[2]

اشاعرہ خلفِ وعید کو نقص شمار نہیں کرتے نہ کہ وہ امکانِ کذب کو نقص نہیں کہتے کہ جس کے قائل دیوبندی وہابی ہیں۔ اب تو سہارنپوری صاحب کی زبان سے ظاہر و باہر ہو گیا کہ اشاعرہ جس قدرتِ خداوندی کے قائل ہیں یعنی وہ جہنمی کو جنت دے سکتا ہے تو وہ اسے کرم اور جود شمار کرتے ہیں اور اس میں نقص نہیں جانتے۔ جبکہ دیوبندی اس

---

[1] یہ سہارنپوری صاحب کا صریح دروغ ہے۔ خلفِ وعید اور شے ہے امکانِ کذب اور شے [2] براہینِ قاطعہ صفحہ ۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خلفِ وعید کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر امکانِ کذب کا نام دے رہے ہیں۔ یہ زبردستی دیوبندیوں کو مبارک ہو کہ خدا کے لیے جس صفت کا زور لگا رہے ہیں وہ کتنی معیوب و مذموم ہے۔ خیر! اپنی اپنی پسند اور اگر دیوبندی کذب کو خلفِ وعید کی فرع سمجھتے ہیں تو یہ ان پر اور بوجھ بڑھ گیا پھر خدا کو بالفعل بھی جھوٹا ماننا پڑے گا اس لیے کہ گناہ گاروں کی مغفرت بالفعل ہوگی (یقیناً کروڑوں اربوں گناہ گار ایسے ہوں گے کہ جو سزا کے حق دار ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور اپنے کرم سے انہیں معاف فرما دے گا گویا عذاب کا وعدہ تھا مگر بخش دیا اور یہ بالفعل ہوگا) سوائے شرک کے دیگر تمام گناہِ کبیرہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (اشاعرہ کے ہاں خلفِ وعید اگر دیوبندیوں کا امکانِ کذب [illegible] تو بالفعل مغفرت [illegible] امکان کی حد سے نکل کر بالفعل کے دائرے میں داخل ہو جائے گا۔ پس لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں کذب بالفعل واقع ہو اور اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

ان کے امام "یک روزہ" میں کیا لکھ گئے اب معتقدین ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ جھوٹ کو کسی نہ کسی طریقے سے اللہ تعالیٰ کے اندر ضرور ثابت کیا جائے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

ان کتابوں کے علاوہ امکانِ کذب کا یہ مسئلہ "المہند علی المفند" المعروف عقائد علمائے دیوبند کے صفحہ ۷۶ پر بھی موجود ہے۔ نیز مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے بھی اپنی کتاب "شہابِ ثاقب" کے سات صفحے اسی مسئلہ میں سیاہ کیے ہیں۔ سات صفحوں کا خلاصہ یہ ہے: ——

"(مسئلہ امکانِ کذب میں) ان (دیوبندی علماء) کا مطلب وہ ہے جو کہ جہد المقل حصۂ اول صفحہ ۴۲ میں مسطور ہے۔" ۱؎

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اور جہد المقل میں مولوی محمود الحسن صاحب نے جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ آپ پہلے ہی ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ وہ تو تمام بڑے کاموں پر اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہیں اور اسی کو صفت کمال جانتے ہیں۔ نیز اس مسئلہ امکانِ کذب کو مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے "تذکرۃ الخلیل" میں بھی بیان کیا ہے۔

موجودہ دَور کے معروف دیوبندی عالم سرفراز گکھڑوی صاحب نے بھی اسے بیان کیا ہے۔ یہ مولوی صاحب بقیدِ حیات ہیں اور بڑھ چڑھ کر اس محبوب و مرغوب شے کو اپنی کتابوں میں صفحہ بہ صفحہ سجا کر اکابر کا درجہ حاصل کرنے کی سعیٔ ناکام میں معروف ہیں۔[1]

قاسمی صاحب آپ ان سے بھی رابطہ کر لیجئے۔ دیگر برصغیر کے تمام علمائے دیوبند کو ایک جگہ اکٹھا کر لیجئے مذکورہ کتب پڑھ لیجئے اور ان صفحات پر جو کچھ بیان کیا گیا ہے ان کا جواب دیجئے اور دیئے گئے حوالوں کو غلط ثابت کیجئے۔ سرفراز صاحب گکھڑوی لکھتے ہیں:

"یہ لوگ حقیقتِ کذب، امکانِ کذب اور صورتِ کذب میں جو دقیق فرق ہے اس کو یا تو سمجھتے ہی نہیں اور چشم پوشی کر کے خلط ملط اور گڈمڈ کر دیتے ہیں حالانکہ ایک ادنیٰ سمجھ والا آدمی بلکہ مبتدی طالب علم لفظ کرنے اور کر سکنے میں بخوبی فرق سمجھ سکتا ہے اور کرتا ہے اور کر سکتا ہے میں اہلِ لسان کے نزدیک فرق بالکل نمایاں ہے۔"[2]

(حاشیہ صفحہ سابقہ) [1] شہاب ثاقب صفحہ ۸۴ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] ابھی دنوں ہمارے ایک دوست مدرسہ نصرۃ العلوم گئے اور اس مسئلے پر گفتگو کی مگر گکھڑوی صاحب "گھٹنوں میں درد" کا بہانہ بنا کر غائب ہو گئے۔ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

1 https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

سرفراز صاحب کا مطلب یہ ہے کہ "خدا جھوٹ بولتا ہے" اور "خدا جھوٹ بول سکتا ہے" میں واضح فرق ہے۔ یعنی ایک کام بالفعل ہوتا ہے اور ایک محض ممکن ہوتا ہے۔ وضاحت دیکھیئے۔

○ خدا جھوٹ بولتا ہے (بالفعل) سرفراز صاحب اس کے قائل نہیں۔

○ خدا جھوٹ بول سکتا ہے (ممکن) سرفراز صاحب اس امکان کے قائل ہیں ـــــ۔

جبکہ حسین احمد مدنی صاحب اس دوسرے جملے کے برعکس یوں لکھتے ہیں:۔
"(اگر کوئی شخص) یہ اعتقاد رکھے کہ ممکن ہے کہ خداوند کریم جھوٹ بول دیوے تو وہ بھی کافر و زندیق ملعون ہے" [1]

ممکن ہے کہ معنی قدرت کے ہیں اس کو مد نظر رکھ کر ذیل کے جملے دیکھیئے:

○ ممکن ہے (یعنی قدرت رکھتا ہے) کہ خدا جھوٹ بول دیوے (مدنی صاحب کے نزدیک یہ عقیدہ کفر ہے)

○ قدرت علی القبائح (یعنی خدا افعال قبیحہ پر قدرت رکھتا ہے۔)

علمائے دیوبند مانتے ہیں (خلیل صاحب و سرفراز صاحب عین ایمان جانتے ہیں۔) امکان، ممکن، قدرت، قادر ہونا یہ سب مترادف الفاظ ہیں یعنی ہم معنیٰ ہیں۔ لہذا جس امکانِ کذب کو گنگوہی صاحب تحت قدرتِ باری تعالیٰ مانتے ہیں، جو محمود الحسن صاحب کے نزدیک مقدورِ باری ہے جو کذب سرفراز صاحب کے نزدیک "بول سکتا ہے" اُسی صورتِ کذب کے اعتقاد کو مدنی صاحب کفر قرار دے رہے ہیں۔

لیجیئے، ع خود آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) [2] تنقید متین صفحہ ۲۷، بحوالہ توضیح البیان از علامہ غلام رسول سعیدی صفحہ ۳۱۱ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] شہاب ثاقب صفحہ ۸۱

THE NATURAL PHILOSOPHY
AHLESUNNAT JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لغات سے اُن الفاظ کے معانی دیکھیے۔

○ ممکن :- جو بات ہو سکے، مقدور (نسیم اللغات)
("ہو سکے" کو سرفراز صاحب مانتے ہیں اور "مقدور" کو محمود الحسن صاحب تسلیم کر رہے ہیں)

○ امکان :- جو ہو سکے، مقدور (نسیم اللغات)
("امکان کذب" کو گنگوہی صاحب اور "ہو سکے" کو سرفراز صاحب مان رہے ہیں۔

ثابت ہوا کہ امکان، ممکن، مقدور، ہو سکے، قدرت یہ سب ہم معنیٰ اور مترادف الفاظ ہیں۔ ان کے ساتھ اگر جھوٹ یا کذب کے الفاظ لگائیں تو اُن کی صورت یہ ہوگی۔

امکانِ کذب، کذب کا ممکن ہونا، کذب مقدورِ باری ہے، ہو سکتا ہے جھوٹ بولے، جھوٹ پر قدرت، جھوٹ پر قادر ہونا وغیرہ
جب معتقد علمائے دیوبند ان سب صورتوں کے قائل ہیں تو مدنی صاحب کا ان پر فتویٰ یہ ہے۔

"(کوئی) یہ اعتقاد رکھے کہ ممکن ہے کہ خداوندِ کریم جھوٹ بول دیوے تو وہ بھی کافر و زندیق ملعون ہے۔"

جب "ممکن" کے معنیٰ لغات میں طاقت اور مقدور کے بھی درج ہیں تو اگر مدنی صاحب کی عبارت میں لفظ ممکن ہٹا کر اُس کی جگہ اُس کا معنیٰ رکھ دیا جائے تو جملہ یہ ہوگا۔

"اگر کوئی اعتقاد رکھے کہ (خدا) اس پر طاقت رکھتا ہے یا مقدورِ باری تعالیٰ ہے کہ خداوندِ کریم جھوٹ بول دیوے تو وہ کافر و زندیق ہے۔"

اور یہی تو سب دیگر علمائے دیوبند کہہ رہے ہیں کہ خدا اس پر قادر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ جھوٹ بول دے اور اسی پر حسین احمد ٹانڈوی صاحب کا فتویٰ ہے کہ ایسا اعتقاد کفر ہے۔

جناب سرفراز صاحب گکھڑوی "کرتا ہے" اور "کر سکتا ہے" میں نمایاں فرق بتلاتے ہیں یعنی "کرتا ہے" بالفعل میں آتا ہے اور "کر سکتا ہے" قدرت کے تحت آتا ہے اور وہ "کر سکتا ہے" کے قائل ہیں جبکہ جامعہ مدنیہ لاہور کے مہتمم حامد میاں صاحب لکھتے ہیں :-

"آپ اسے غلط خواہوں نے یہ جامہ پہنایا کہ اللہ تعالیٰ معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔"[۱]

یعنی "بول سکتا ہے" کے جو معنی پہنائے وہ غلط خواہ ہیں اور یہی معنی گکھڑوی صاحب نے پہناتے ہیں لہٰذا وہ خود غلط خواہ ہوئے اور وہ بھی امکانِ کذب کے قائل [illegible] ٹھہرے جناب حامد میاں صاحب مزید لکھتے ہیں :

"اس مسئلہ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تعبیر کر کے علمائے دیوبند کی طرف منسوب کر دیا گیا اور امکانِ کذب کا عنوان دے دیا گیا"[۲]

مطلب یہ کہ اس مسئلے کو امکانِ کذب کا نام دینا ایک غلط تعبیر ہے جس کی نسبت علمائے دیوبند کی طرف کر دی گئی۔ مگر دوسری طرف سرفراز گکھڑوی صاحب فرماتے ہیں :———

"اس مسئلہ کو اہلِ حق (علمائے دیوبند) خلف وعید اور امکانِ کذب سے تعبیر کرتے ہیں۔"[۳]

جملہ یوں زیادہ درست رہتا کہ "اس مسئلہ کو اہلِ حق خلف وعید اور علمائے دیوبند امکانِ کذب سے تعبیر کرتے ہیں" اور حقیقت بھی یہی

۱؎ سلسلہ علمائے دیوبند ص ۹۵ بحوالہ توضیح البیان ص ۳۱۱ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ گمراہوں کو ہدایت نصیب فرماتے۔ آمین۔

مولانا عبدالستار خاں نیازی نے دیوبندی کتب سے دوسرا مسئلہ یہ بیان کیا ہے کہ اُن کی کتابوں میں ہے؎ :—

"نبی مر کر مٹی ہو گیا ہے۔"

یہ عبارت بھی اکابر علمائے دیوبند کے پیشوا و مقتدا مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب میں موجود ہے۔ دہلوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ درج کی کہ جس میں بندے کو سجدہ کرنے کی ممانعت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو تو گزرے میری قبر پر تو کیا سجدہ کرے گا؟" اس مفہوم کو دہلوی صاحب نے یوں بیان کیا؎ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"

اب نئے شائع ہونے والے نسخوں میں اس عبارت کو بدلا جا رہا ہے۔ مگر یہ دھوکہ بھی ہرگز کام نہ آسکے گا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ بیان نہیں فرمائے اس لیے اُن کی طرف یہ عبارت منسوب کرنا حدیث کے مطابق جہنم میں ٹھکانا بنانا ہے۔

میں اس عبارت کی تشریح گنگوہی صاحب کی زبان سے کرنا چاہتا ہوں جو فتاویٰ رشیدیہ میں درج ہے سائل نے تقویۃ الایمان سے یہ ساری عبارت لیکر فتویٰ طلب کیا۔ گنگوہی صاحب جواب دیتے ہیں:

"مٹی میں ملنے کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کیساتھ خلط ہو جاوے جیسا سب اشیاء زمین میں پڑ کر خاک ہو کر زمین ہی بن

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ؎ سلسلہ علمائے دیوبند صفحہ ۴۴ بحوالہ توضیح البیان ص ۳۱۰ ؎ تنقید متین صفحہ ۱۷ بحوالہ توضیح البیان۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) ؎ تقویۃ الایمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جاتی ہیں۔ دوسرے مٹی سے ملاقی و متصل ہو جانا یعنی مٹی سے مل جانا تو یہاں مراد دوسرے معنی ہیں ...... چونکہ مُردہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مُردہ کی مٹی سے جیسے معہ کفن ملاحق (یعنی ملا) ہوتا ہے۔ یہ مٹی میں ملنا اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے کچھ اعتراض نہیں"۔ [1]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں جب قرآن نے ادب سکھایا ہے اور مومنوں سے "فرمایا گیا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ حالانکہ راعنا میں کوئی خرابی نہ تھی اور یہی رَاعِنَا صحابہ کرام کہتے بھی رہے مگر جب اس میں تصرف کر کے منافقین نے توہین کا پہلو پیدا کر لیا تو اس لفظ کی بھی ممانعت فرما دی گئی۔ یعنی بظاہر ایسا لفظ بھی نہ ہو کہ جس سے کوئی بے ادب اور گستاخ توہین کا پہلو نکال لے۔ "جب ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی [illegible] مٹی میں ملنے والے" الفاظ نہیں ملتے تو دہلوی صاحب نے ایسے توہین آمیز الفاظ کی نسبت سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کیونکر کی۔ کیا تبلیغ دین کا یہی طریقہ ہے۔ کیا ایک مؤدب اُمتی اپنے رفیع و عظیم اور رؤف و رحیم پیغمبر کی شانِ اقدس میں ایسے کرخت، کریہہ، دل آزار، گھٹیا اور توہین آمیز الفاظ لکھنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ اگر آپ فرمائیں کہ اس کے معنی تو یہ ہیں کہ آدمی نے ایک دن قبر میں چلے جانا ہے لہٰذا جس نے قبر میں جانا وہ لائقِ سجدہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح اس سے توہین نہیں ہوتی۔ تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اگر آپ سچے ہیں اور خود کو حق پر سمجھتے ہیں تو آئندہ اپنی تقریروں میں یہ کہہ کر دیکھیں: ———

"سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے جس کو موت نہیں۔ سجدہ نبی کے لیے

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جائز نہیں کیونکہ نبی تو مر کر مٹی میں مل گئے ہیں "
جب گنگوہی صاحب نے بھی اس کا یہ معنی کر دیا ہے کہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا۔ تو ثابت ہوا کہ مولانا عبدالستار خاں نیازی نے جو کہا ہے وہ حرف بہ حرف مبنی بر صداقت ہے۔ اگر آپ اب بھی بضد ہیں تو پھر جواب دیجئے کہ
کیا آپ اپنے امام کی اس خود ساختہ توہین آمیز عبارت کو اپنے آپ سے منسوب کر کے ہر تحریر اور ہر تقریر میں لکھ پڑھ سکتے ہیں؟
میں نے دونوں عبارتوں سے متعلق آپ کے جید اکابر کی عبارات مع فوٹو سٹیٹ پیش کر دی ہیں۔ گو مجھے مولانا عبدالستار خاں نیازی سے بھی کبھی کبھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے مگر مسئلہ نیازی صاحب کا نہ تھا، مسئلہ ان ناپاک عبارتوں کا تھا [illegible] رسالہ "[illegible]" میں چھپیں یا "القول السدید" [illegible] کے لیے بڑا [illegible] آپ کو عبارتوں کا دکھانا تھا لہٰذا اس دور کا [illegible] بڑا کذاب اس وقت کی [illegible] سے بڑی غلط بیانی اور اس زمانہ کا سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے جو آپ نے اپنے مضمون میں یہ لکھ کر آشکار کیا ہے کہ
"ہمارے اکابر کی کتابوں میں سرے سے ان ناپاک عبارات کا وجود ہی نہیں ہے[1]"
ضیاء القاسمی صاحب! آپ سے یہ نہیں کہتا کہ آئیے اب میرے ہاتھ پر بیعت کر کے سُنّی ہو جائیے کہ میں نے یہ ناپاک عبارتیں آپ کے اکابر کی کتب سے نہ صرف دکھا دی ہیں بلکہ فوٹو سٹیٹ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا بحمداللہ تعالیٰ بھرپور رد بھی کر دیا ہے۔ کیونکہ سُنّی ہونے سے آپ بے، پھر بھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ چاہے تو کیا بعید ہے۔ اس لیے قبولِ حق کی دعوت

[1] "الفاروق" صفحہ ۱۳ کالم ۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دے کر اتنا کہتا ہوں۔

① جن کتابوں کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے وہ آپ کے اکابر کی ہیں یا نہیں ____ ؟

② جنہیں آپ نے بھی ناپاک عبارت کہا ہے وہ ان مذکورہ کتابوں میں حرف بحرف درج ہیں یا نہیں ؟

③ کیا میں نے ان عبارات کو سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کیا ہے، یا ان میں کتر و بیونت اور قطع و برید سے کام لیا ہے یا اپنے من مانے مطلب و مفہوم پہناتے ہیں ؟ ایسا ہے تو وضاحت فرمایئے۔

④ اگر یہ کتب علمائے دیوبند کی نہیں تو پھر کس مذہب کی ہیں ؟ نام درج فرمایئے۔

⑤ [illegible] قارئین کو دھوکہ دیا ہے تو آپ میرے خلاف ہائیکورٹ میں مقدمہ درج کرا کے حق و باطل کا فیصلہ کرالیں۔

AHLESUNNAT .COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نوٹ :۔ دیوبندیوں کی اصل کتابوں کے فوٹو سٹیٹ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمایئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اقول۔ اگر قول بہ وقوعِ مثلِ مذکور مستلزم کذبِ مسطور ست معاذ اللہ لٰکن
ما قول امکانِ مثلِ مذکور پس مستلزم امکانِ کذبِ مسطور نیست۔ علاوہ بریں
قول کہ بہ امکانِ مثلِ مذکور بایں وجہ ہم مے تواند شد کہ استثنا اختیار بعدم وقوع آں اصلاً واقع
نمے شد و عدم اختیار بعدم وقوعِ مثلِ مذکور بلکہ بعدم اختیار بقرآن مجید و ایں اصلاً
ممکن نیست داخل تحتِ قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ (۱۶) [illegible] انیدہ شرو لکن
قول بامکانِ صدورِ مثلِ ہمسلا مستلزم بتکذیبِ نص الا فحوص گردد و سلب قرآنِ مجید بعد
انزال ممکن است داخل قدرتِ الٰہیہ کما قال اللہ تعالیٰ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا۔

قولہ۔ وھو محال لانہ نقص والنقص علیہ تعالیٰ محال۔

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرتِ الٰہیہ داخل نیست
پس لا نسلّم کہ کذبِ مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقدِ قضیہ غیر مطابقہ مر واقع را القائے
آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرتِ الٰہیہ نیست و الا لازم آید کہ قدرتِ انسانی ازید
از قدرتِ ربانی باشد چہ عقدِ قضیہ غیر مطابقہ مر واقع را القائے آں بر مخاطبین در قدرت
اکثر افرادِ انسانی ہست۔ کذبِ مذکور منافی حکمتِ باری است پس ممتنع بالغیر است۔
پس عدم کذب را از کمالاتِ حضرت حق سبحانہ مے شمارند و اولیٰ شانہ را بآں مدح مے
کنند بخلاف اخرس و جماد کہ ایشاں را کسے بعدم کذب مدح نمے کند۔ و نیز ظاہر است

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ معتزلہ صرف کلام لفظی کو کلام باری کہتے ہیں کیونکہ کلام نفسی ثابت کرے تو مرے منکر ہی ہیں تو اب خلاصہ یہ ہوا کہ کلام لفظی از قبیل افعال ہے نہ از قبیل صفات تو جس صدق وکذب کو اوسکی صفت کہا جائیگا وہ بالبداہت صفت فعلی ہوگی نہ صفت ذاتی ہمارا مطلب اس توضیح میں فقط یہی ہے کہ صدق و کذب مذکور صفات فعلیہ میں سے ہوں تو تمہارا سب ثابت و ظاہر ہوگیا مگر دو باتیں ہمارے مفید مدعا بات مذکور سے اور معلوم ہوگئیں اول تو یہ کہ صدق وکذب مذکور کے ثبوت امتناع کے لئے جو کہ صفات فعلیہ میں داخل ہے تبیح دہو سبحانہ لا یفعل القبیح سے استدلال کرنا معتزلہ کا مشرب ہے دوسرے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ امر مسلک اہل سنت کے خلاف اور باطل ہے چنانچہ میر صاحب کا وجوہ بنا علی اصلہم و ستعرف بطلانہ فرمانا اسکے لئے دلیل شافی ہے یہ دونون باتین یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

مقدمہ ہفتم

امر ہفتم یہ ہے کہ مقدوریت قبائح اور قدرت علی القبائح میں زمین آسمان کا فرق ہے امر اول کو تمام اہل سنت بہ نسبت ذات حق تعالیٰ شانہ محال کہا جاتا ہے تو امر دوم مسلمات میں سے ہے سب جانتے ہیں کہ ذات حق تعالیٰ شانہ سے افعال قبیحہ کے صدور کی نوبت نہیں آسکتی لیکن افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں کیونکہ خرابی ہے تو اون کے صدور میں ہے نفس مقدوریت میں اصلا کوئی خرابی لازم نہیں آتی اگر ہوتا ہے تو کمال قدرت ثابت ہوتا ہے بلکہ امور مذکورہ کو قدرت سے خارج کرنے میں عموم قدرۃ علی الممکنات جو داخل کمال اور مسلمات اہل سنت میں سے ہے باطل ہو جائیگا کتب عقاید میں قدرتہ تعالیٰ تعم سایر الممکنات اور کل ممکن مقدور موجود ہے اور ہر امکان کو مستلزم مقدوریت کہنا سب کا قول ہے بہر صورت مقدوریت قبائح میں سوا ثلث مذکورہ امتناع ذاتی میں سے کسی کا تحقق لازم نہیں آتا تو اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالیٰ شانہ سے کیونکر خارج کہہ سکتے ہیں البتہ جو امور ایسے ہوں کہ اونکے امکان صدور سے انفکاک ذات عن نفسہا یا انفکاک لوازم ذات لازم آئے جیسے اکل و شرب وغیرہ تو اونکو اگر قدرت قدیمہ سے خارج مانئے تو حق ہے کما لا یخفی علی اللبیب بالجملہ قبائح کے صدور کو ممکن بالذات کہنا بجا اور مذہب اہل سنت ہے البتہ بوجہ امتناع بالغیر اونکے تحقق و فعلیہ صدور کے کبھی نوبت نہیں آسکتی جسکا خلاصہ ہوا کہ قبائح تحت القدرۃ داخل ہو کر بوجہ حکمت و عدل و تقدس ممتنع الوقوع ہیں یہ ہرگز نہیں کہ امور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الجواب صحیح بندہ مسکین محمد یٰسین عفی عنہ	الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ۔

جبکہ وہ مقبرہ نہایت کہنہ ہے اور اس وقت دفن کرنا وہاں متروک ہوگیا ہے تو بنا مدرسہ اس جگہ میں خصوصاً حصہ خالی میں درست ہے البتہ اگر وہ قبرہ فی الحال دفن اموات کے کام میں آتا ہو تو اولیٰ او بنا اس میں درست نہیں ہے قال فی الدر المختار۔ ولو بلی المیت وصار ترابا جاز دفن غیرہ فی قبرہ وزرعہ والبناء علیہ اذا ان اتبیین فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔

۱۳۰۶
فتوی کی نقل مہر عزیز الرحمن

الجواب الملہم ہدایۃ الحق والصواب

۲۹ سوال جواب مفتی [illegible] عبارتہ۔
جواب اول غلط ہے [illegible] جواب [illegible]
نوٹ مجیب البیری۔ جواب اول کے مطابق تحریر جناب مولوی نقی علی خان صاحب مفتی صاحب بریلوی کے والد ماجد کی ہے چنانچہ ہدایۃ البریہ مطبوعہ ۱۲۸۵ھ میں فرماتے ہیں۔ عبارتہ۔

جس گورستان میں قبریں باقی نہیں اور میت کا دفن کرنا مسدود ہو جائے تو وہاں پر دوسرا مکان وقفی جیسے مسجد مدرسہ بنانا جائز ہے۔
کتبہ محمد نقی علی متقی سنی بریلوی عفی عنہ۔

۱۳۰۱
نقی علی حنفی سنی

خیر خواہ قوم عرض کرتا ہے کیا مفتی صاحب بریلوی کے نزدیک یہ عبارت بھی غلط ہے اور حکم ثالث کے مطابق مولوی رضا علی خاں صاحب جناب مفتی صاحب بریلوی کے دادا صاحب کی تحریر ہے چنانچہ تحفۃ المقلدین فارسی مطبوعہ لکھنؤ ص۱۰ میں مسطور ہے۔ عبارتہ

در آن گورستان کہ دفن اموات در آن متروک باشد کسی گوران تمام غیر آباد بود مکان مسجد وغیرہ بنا نمودن جائز است۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضرور چاہئے کہ تم کو سجدہ کریں سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف
یعنے انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی
تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کو چاہئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا
امام و امام زادہ پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم
ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگوں
کو بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہیں چنانچہ بعضے درگاہوں پر شیر حاضر رہتے ہیں اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے
پر بھیڑیے مگر آدمی کو اس کی کچھ سند پکڑنی چاہئے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ جو اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں
جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ بنئے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن پڑا رہتا
ہو تو اس کی سند نہ پکڑیے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہئے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ قَیْسِ ابْنِ سَعْدٍ
قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَاَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّہُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَہٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَۃَ فَرَ
اَیْتُہُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّہُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَکَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ
اَکُنْتَ تَسْجُدُ لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا اخرجہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد
نے ذکر کیا کہ قیس ابن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں
کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیے
ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں
کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال
تو کرو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا کہ مت کرو ف
یعنے میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اسی
پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو
کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ
مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ
عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَائِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِہٖ
مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰہُ ترجمہ
مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نقل خط حضرت سیدنا حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً در مسئلہ امکان کذب برفع شبہات مولوی نذیر احمد خاں صاحب بلیبوری۔

(شبہ) براہین قاطعہ میں یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کذب ممکن ہے اس مسئلہ کی وجہ سے کتب الٰہیہ میں احتمال جھوٹ کا پیدا ہو سکتا ہے یعنی مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرآن بھی جھوٹا ہے اور اس کے احکام بھی غلط ہیں اور براہین قاطعہ کی اس تحریر کی وجہ سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ از فقیر امداد اللہ چشتی فاروقی عفی اللہ عنہ۔ بخدمت مولوی نذیر احمد خاں صاحب بعد سلام تحیۃ اسلام آنجناب کا خط آیا مضمون سے مطلع ہوا ہر چند کہ بعض وجوہ سے عدم تحریر جواب منظور تھا مگر بغرض اصلاح و توضیح مطلب براہین قاطعہ بالاختصار کچھ لکھا جاتا ہے شاید اللہ تعالیٰ نفع پہنچا دے اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

جواب:۔ واضح ہو کہ امکان کذب کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں وہ تو بالاتفاق مردود ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف [illegible] وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا [illegible] وغیرہا آیا ہے کہ وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نقص کذب وغیرہ سے اور اختلاف علماء کا جو در بارہ وقوع و عدم وقوع خلاف وعید ہے جس کو صاحب براہین قاطعہ نے تحریر کیا ہے۔ وہ در اصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی تحقیق میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو۔ چنانچہ اہل عقل پر مخفی نہیں پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ مندفع ہو گئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل نہیں یہ مسئلہ دقیق ہے عوام کے سامنے بیان کرنے کا نہیں اس کی حقیقت کے ادراک سے اکثر ابناء زمان قاصر ہیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک ایک مثال قرآن و حدیث کی لکھی جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جناب باری ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ الآیۃ دوسری جگہ ارشاد فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰهُ

[illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیعذبھم وانت فیھم[1] آیت ثانیہ میں نفی عذاب کا وعدہ فرمایا۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس کا خلاف ہو تو کذب لازم آئے مگر آیت اولیٰ سے اس کا تحت قدرت باری تعالیٰ داخل ہونا معلوم ہوا پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیونکہ ھو علی کل شئ قدیر[2] احادیث کو دیکھئے کہ عشرہ مبشرہ خلفاً بالیقین جنتی بارشاد نبوی جو حقیقۃً وحی الٰہی جل وعلیٰ ہے ہوچکے پر چونکہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ خدائے پاک مجبور نہیں اس لئے نظر بقدرت وجلال کبریائی ڈرتے ہی رہے بلکہ فخر دو سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات جن کی شان میں لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر[3] فرماتے ہیں۔ واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم[4] اور کما قال اللہ تعالیٰ یحق الحق وھو یھدی السبیل[5]

علم غیب الٰہی

سوال: علم غیب صفات الٰہیہ کو خاص حق جل شانہ جناب باری تعالیٰ کے ہے یا نہ

جواب: علم غیب خاصہ حضرت حق است جل شانہ خاصۃ الشئ ما یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ[6] عقیدہ فقیر ہمیں است[7] فقیر ظاہر غیر بعلم نمودہ کہ کرت دشمن جاہد ملک ریاست بجا والیہ

از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بندہ کو آپ کے کارڈ کا مضمون معلوم ہوا جو کچھ آپ نے لکھا ہے درست ہے۔

علم غیب خاصہ حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔

علم غیب الٰہی

سوال: ایک شخص مثلاً زید کہتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت اقوال گزشتہ وآیندہ اللہ تعالیٰ کے تبلانے سے معلوم ہوئے بطور کشف اور خواب اور وحی اور الہام کے اور بعضے

---

[1] اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دیگا جبکہ آپ ان میں موجود ہیں۔ [2] اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ [3] تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔ [4] خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ [5] اللہ تعالیٰ حق کو صحیح کرتے ہیں اور وہی راستہ کی ہدایت کرتا ہے۔ [6] کسی شی کی خصوصیت کا یہی مطلب ہے کہ اس میں موجود ہو اور اس کے غیر میں نہ ہو۔ [7] فقیر کا عقیدہ بھی یہی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سپاہ صحابہ کیلئے لمحہ فکریہ

از: جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب

① کسی بھی صحابی کی تکفیر کرنے والا کافر نہیں (گنگوہی صاحب)

② شیعہ عورت سے نکاح جائز ہے (تھانوی صاحب)

WWW.NAJEEISLAM.COM
THE PHILOSOPHY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔ علمائے دیوبند کے معتبر عالم جناب مولوی رشید احمد گنگوہی (جنہیں دیوبندی حلقوں میں امام ربانی اور قطب عالم کے علاوہ دیگر بے شمار معزز القابات سے سرفراز فرمایا جاتا ہے) کے مشہور و معروف "فتاویٰ رشیدیہ" کو بھی دیوبندی مسلک میں بے حد شہرت حاصل ہے۔ یہ فتاویٰ ہر دیوبندی عالم کے گھر یا مدرسے میں الماری کی زینت بنا نظر آئے گا۔

گنگوہی صاحب کا مرتبہ: مراتب کے اعتبار سے "مولانا موصوف" کو دیوبندی دُنیا میں کیا مقام حاصل ہے۔ اس کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

"مولانا محمد قاسم (نانوتوی) میں شانِ ولایت کا رنگ غالب تھا اور مولانا رشید احمد گنگوہی میں "شانِ نبوت کا" [1]

---

[1] سوانح قاسمی جلد اوّل صفحہ ۴۷۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

گویا گنگوہی صاحب میں ایک اُمتی ہونے کی شان بہت کم تھی زیادہ غلبہ شانِ نبوت کا تھا۔ چشم بد دُور چونکہ حضرت پر شانِ نبوت کا رنگ غالب تھا اس لیے وہ بڑے طنطنے سے دعویٰ فرمایا کرتے تھے۔

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔ [1]"

کسی کے اتباع پر نجات کو ٹھہرا دیا جائے یہ صرف اور صرف پیغمبر کا منصب ہے۔ گنگوہی صاحب کا حلفیہ طور پر یہ دعویٰ کرنا کہ اس زمانہ میں اگر ہدایت و نجات حاصل ہو سکتی ہے تو فقط میرے اتباع پر۔ یہ وہ دعویٰ ہے جو قرآن و سنت سے [illegible] اور الفاظ "حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے"

واضح کر رہے ہیں کہ حق کو گنگوہی صاحب کی زبان "فیضِ ترجمان" پر ٹھہرا دیا گیا ہے کہ اس کے علاوہ کہیں اور کسی زبان پر حق نہیں۔ الفاظ "کرہی" اور "موقوف" ہماری دلیل کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں۔ یقیناً اسی لیے ایک مصیبت زدہ شخص کو ایک بزرگ نے یہ مشورہ دیا تھا۔

"تم گنگوہ ہی جاؤ تمہاری مشکل کشائی حضرت مولانا رشید احمد صاحب ہی کی دُعا پر موقوف ہے ہیں اور تمام روئے زمین کے اولیاء بھی اگر دُعا کریں گے تو نفع نہ ہوگا۔" [2]

یعنی تمام غوث، قطب، ولی اور ابدال بھی اگر دُعا کریں تو نفع نہ ہوگا۔ یہ مشکل کشائی فقط اور فقط گنگوہی صاحب ہی فرما سکتے ہیں کیونکہ قضا و قدر کا محکمہ آپ ہی کے سپرد ہے اور بندگانِ خدا کی تقدیروں کے نوشتے آپ کے

[1] تذکرۃ الرشید یہ جلد دوم صفحہ ۱۷ [2] ایضاً صفحہ ۲۱۵۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قلم ہی کی کا لک مرتب فرماتی ہے۔ البتہ مشکل کشا کہنا ہے تو گنگوہی صاحب کو کہیں مولیٰ علی المرتضیٰ وجہہ الکریم یا خود سیدۃ النساء علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو نہیں ورنہ شرک کا ارتکاب ہوگا اور یہ فارمولا غیر دیوبندیاں کے لیے ہے خود دیوبندی ایسا کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً شجرۂ پیران چشت" میں لکھا ہے:۔

دُور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب
ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے

جناب گنگوہی صاحب کے سوانح نگار بڑے بلند پایہ عالم ہیں یعنی مولوی محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ وہ فرماتے ہیں:

"جس کو حق تعالیٰ نے زمانہ کا ہادی اور امام بنا کر بھیجا ہو کہ مخلوق اُس کے قول و فعل سے آسمانی ہدایت کا سبق لے اور جس کی خطاء کی معصیت سے حفاظت کی گئی ہو کہ خلقت کے لیے سبب ضلال و گمراہی نہ بنے وہ اس زمانہ میں ہندوستان کے اندر صرف امام ربانی قدس سرہٗ کا نفس اور ایک دم تھا جس کی نظیر میرے علم میں دوسری نہیں تھی۔"[2]

یعنی ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مطلق واحد ذات گنگوہی صاحب ہی کی تھی جو ہر قسم کی معصیت سے محفوظ و مامون تھی اور یہ حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی تھی:۔

"ہادی و راہبر عالم ہونے کی حیثیت سے چونکہ آپ اُس بے لوث مسند پر بٹھائے گئے تھے جو بطلیائے پیغمبر کی میراث ہے اس لیے آپ کے قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نگرانی و نگہبانی ہوتی تھی۔"[3]

اور ظاہر ہے کہ یہ نگرانی و نگہبانی فرشتوں کے ذریعے ہی ہوتی ہوگی نہ کہ جن!

---

[1] "فیصلہ ہفت مسئلہ"، "تعلیم الدین" از تھانوی صاحب اور دیگر کتب۔
[2] تذکرۃ الرشید جلد دوم صفحہ ۱۵ [3] ایضاً صفحہ ۱۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم کون ہیں انگلی اُٹھانے والے۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ امام ربانی و محبوب سبحانی کی ولایت کی شہادت تو پوری کائنات دے رہی ہے:

"اگر کسی کو حق تعالیٰ بصیرت عطا فرمادیں تو معلوم ہوجائے کہ آپ کی ولایت پر زمین و آسمان اور ابحار و اشجار تک گواہ بنے ہوئے ہیں، تمام ذی روح مخلوق حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بھٹوں میں اور مچھلیاں سمندر و آب دریا میں آپ کی ترقی عمر اور آپ پر بے پایاں رحمت کے نازل ہونے کی دُعائیں مانگتی تھیں۔ آپ کی بابرکت ذات اور مورد رحمت خاصہ وجود دیا۔ جو دے صرف نوع انسان ہی متمتع (مستفید) نہیں ہوئے بلکہ خوشحالی و فارغ البالی اور کبھی درجہ میں اطمینان و راحت کے ساتھ گذران کا نفع ہر جاندار مخلوق کو پہنچا بلکہ بسراسر انہی حضرات کی منفعت سے لاریب کی ہر ایک انفاس اور رحتوں کے بہتے بھی محروم نہ رہے۔"[1]

ہماری تو زبان جل جائے اگر ہم اس عبارت پر کوئی تبصرہ کریں۔ اس لیے کہ آفاق کا ذرہ ذرہ جس پر رحمتوں کے نزول (گویا درود و سلام) کی دُعائیں مانگ رہا ہے ہمارے جیسے کم فہم کو کیا حق حاصل ہے کہ اس کی شان کے خلاف کوئی نازیبا کلمہ بولیں۔ ایسا شخص جو صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام مخلوق کے لیے باعثِ رحمت و برکت ہے اور جس کی چارپائی کو محض ہاتھ لگانا بھی حسنات میں داخل ہے:

"آہ وہ عید الفطر جس کو عید الوداع (حجۃ الوداع کی طرز پر) کہنا چاہیے آپ کی شانِ محبوبیت کو ظاہر کر رہی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک ہوا دار اور سینکڑوں اُس کو سروں پر اُٹھانے کے خواہشمند۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیسیوں

---

[1] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۲۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لیسے تھے کہ جب باوجود کوشش کے کاندھا نہ دے سکے تو محمل کو ہاتھ ہی لگا دینا غنیمت سمجھے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کسی حامل کو سہارا دے دینا ہی شرکت سمجھ کر داخل حسنات ہو گئے۔"[1]

گویا حجر اسود کی طرح بوسہ نہیں تو ہاتھ ہی کافی اور اگر ہاتھ نہ پہنچا تو اشارے سے رکن پورا کر لیا۔ یا بندیاں تو بریلویوں کے لیے وقف ہیں کہ جو کسی مرشد کے ہاتھ چوم لیں تو بدعتی۔ اور گنگوہی صاحب کے محمل کی لکڑی وغیرہ کو ہاتھ اگر دیوبندیوں کا لگ جائے تو داخل حسنات ٹھہریں۔

چونکہ ہم گنگوہی صاحب کا تعارف دیوبندیوں کی زبان سے ہی کروا رہے ہیں اس لیے ہمیں کوسنے نہ سے بچائیے گا۔ یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے اب اس بات پر بھی یقین فرمائیں کہ جناب گنگوہی صاحب کے بارے میں اگر ان کا سوانح نگار لکھے

"طالبین و متوسلین کی وحشتناک خوابیں اور منتسبین[2] و محبین کے منامی مرئیات[3] جدا گانہ ظاہر کر رہے تھے کہ جنید وقت کے کوچ کا وقت قریب ہے اور بایزید عصر کے وصال کا زمانہ بہت نزدیک۔"[4]

اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی صاحب "شہاب ثاقب" میں گنگوہی صاحب کو "ابو حنیفۃ الزمان جنید الدوران" کے القاب سے نوازیں تو ان حضرات کی دونوں ہاتھوں سے بلائیں لی جائیں اور اگر کوئی بریلوی اپنے مرشد اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ لکھ دے کہ اگر امام اعظم و امام رازی و غزالی رحمہم اللہ عنہم زندہ ہوتے تو اعلیٰ حضرت کو دیکھ کر خوش ہوتے اور دعائیں دیتے تو مفتی خلیل احمد خاں دیوبندی

[1] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۲۷ [2] نسبت رکھنے والے [3] وہ چیزیں جو دیکھنے میں آئیں [4] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۲۷

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بدایونی جیسے حضرات "انکشاف حق" میں لٹھ لے کر اُس پر چڑھ دوڑیں۔ اس فرق کی سمجھ آج تک ہمیں نہیں آئی۔

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

بریلوی کی زبان و قلم سے اگر یہ نکل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب عطا فرما دیا ہے اور وہ غیب کی بات بتا سکتے ہیں تو دیو بندی فتووں کی تمام توپوں کے دہانے اُس غریب کی طرف کھل جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے پانچ چیزوں کو کوئی نہیں جانتا۔ جن میں ایک یہ ہے کہ اُس کی موت کب ہو گی۔ لیکن داد دیجئے اس دیو بند کے معتبر عالم گنگوہی صاحب کو جو چیز دیو بندیوں کے عقیدے میں حضور کو حاصل نہیں وہ چیز یہ شخص اپنے دامن میں لیے بیٹھا ہے اسی لیے [illegible] کا تعارف کروانا ضروری سمجھا ہے اور بات موضوع تک آتے آتے کچھ طویل ہو گئی ہے مگر یہ طوالت آپ (قارئین) کے لیے انشاء اللہ فائدہ مند ثابت ہو گی۔ اتنی بڑی شخصیت کو سامنے لا کر جب شیعہ مذہب سے متعلق بات ہو گی تو آپ کو موصوف کی علمیت و ولایت کی کاملیت کا اندازہ لگانے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی نیز ان کے متعلق تمام خوش فہمیوں کی دبیز و دبیز تہیں چھٹ جائیں گی تو موصوف کو اپنی موت کے بارے میں پہلے سے علم تھا۔ ان کے سوانح نگار لکھتے ہیں :-

"حضرت امام ربانی قدس سرہ کو چھ روز پہلے سے جمعہ کا انتظار تھا۔ بہ یوم شنبہ دریافت فرمایا تھا کہ آج کیا جمعہ کا دن ہے؟ خدام نے عرض کیا کہ حضرت آج تو شنبہ ہے، اس کے بعد درمیان میں بھی کئی بار یوم جمعہ کو دریافت کیا حتیٰ کہ جمعہ کے دن جس روز وصال ہوا صبح کے وقت پھر دریافت فرمایا کہ کیا دن ہے اور جب معلوم ہوا کہ جمعہ ہے تو فرمایا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔"[1]

ہم دست بستہ اتنی بات ضرور عرض کریں گے کہ جس بے چارے کو جیعے و شُنے کا پتہ نہ چل سکا تو وہ اپنی موت کے بارے میں ایک ہفتہ قبل کیا جان سکا ہو گا۔ بہر حال معاملہ دیوبندیوں کا ہے اور ان کے ہاں سب کچھ ممکن ہے۔ لہٰذا چپ ہی بھلی۔ اس پر بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر ہم صرف اتنا کہہ کر آگے چلتے ہیں کہ جس کسی نے علامہ ارشد القادری مدظلہ العالی کی تصنیف "زلزلہ" نہیں پڑھی ایک بار ضرور پڑھ لے۔ اس میں دیوبندی کتب سے وہ عجائبات چھانٹے گئے ہیں اور ایسی ایسی ان کہانیاں لائی گئی ہیں کہ باید و شاید۔

جب یہ کوئی عالم رخصت ہوتا ہے تو بڑے بڑے شعراء نے جو بلند پایہ عالم بھی تھے مرثیے اور اشعار کہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کے مطابق اور کوئی مرثیہ نہ کہے کہ اس سے رفض کی بو آنی شروع ہو جاتی ہے مگر دیوبندیوں کو اس کی اجازت ہے۔ مولوی محمود الحسن صاحب نے "مرثیہ گنگوہی" میں فرمایا ؎

وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیرِ ہستیٔ محبوب سبحانی[2]

یعنی جو صورت حضور سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال مبارک کے وقت مدینے میں پیدا ہو گئی تھی وہی نقشہ گنگوہ میں گنگوہی صاحب کی وفات پر دیکھا گیا ـــــ اب معلوم نہیں کہ محمود الحسن صاحب تلوار لے کر گنگوہ کی بستی میں اِدھر اُدھر دوڑے یا نہیں اور لوگوں کو یہ کہا یا نہیں کہ خبردار! ہمارے قطبِ عالم کو وفات شدہ مت کہنا

---

[1] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ [2] مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ زندہ ہیں ____ ویسے قیاس ہے کہ کسی نے تقویۃ الایمان دکھا کر خاموش کرا دیا ہوگا ____ البتہ اس بارے ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ جنازہ میں دن رکھا گیا یا نہیں اور جنازے پر صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا ____ ہم نے سچی بات کہہ دی ہے کسی دیوبندی کو اگر یہ مماثلت و مشابہت معلوم ہو تو فوراً اطلاع کرے دوہرا فائدہ ہوگا۔ نقد انعام بھی دیا جائے گا اور گنگوہی صاحب کا درجۂ فضیلت ایک ہاتھ اور بڑھ جاتے گا ____ ویسے محمود الحسن صاحب نے یہ شعر کہہ کر کیا کسر باقی رکھی۔

؎ زباں پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل، شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

یعنی محمود الحسن صاحب حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ آج پھر حضور علیہ السلام کے یوم وصال مشرکین عرب کی طرح مشرکین گنگوہ کی زبانوں پر یہ الفاظ کیوں ہیں کہ اعلُ ہبل (اے ہبل) سر بلند ہو جا ____ پھر خود ہی اپنی حیرانی کو یوں کہہ کر مٹاتے ہیں کہ شاید دنیا سے کوئی حضور علیہ السلام کا ثانی (برابری کرنے والا) اُٹھ گیا ہے ____ واقعی وہ سچ فرمایا کرتے تھے کہ ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ)

اس موقع پر کچھ دیوبندی ناک بھوں چڑھا کر فوراً کہیں گے کہ دیکھو! احمد رضا نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حتی الامکان شریعت پر عمل کرنا اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے ____ اور متعصب حضرات اس پر بڑے بڑے تبصرے فرمائیں گے ____ گھبرائیے نہیں۔ انشاء اللہ العزیز زندگی رہی تو اس عبارت کو پیش کر کے عنقریب تمام سوالوں کا جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بفضلِ خدا دے دیئے جائیں گے۔ طالبِ حق کو تسلی نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ باقی ہدایت صرف ربِّ کائنات کے ہاتھ میں ہے۔

محمود الحسن صاحب کے علاوہ سوانح نگار نے بھی کتاب کے آخر میں "مرض و وفات" کا عنوان جمایا ہے۔ نیچے چار اشعار درج ہیں۔ ہم اختصاراً صرف دو پیش کرتے ہیں:

"شہِ دین قبر میں کیا گئے؟ ہمیں زیرِ خاک سُلا گئے
رہِ دین سب کو دکھا گئے مگر آگ دل میں لگا گئے

دلِ مضطرب کا نہ پوچھ حال کروں کس زباں سے بیاں ملال
وہ رشید احمدِ خوش خصال مجھے آٹھ آنسو رُلا گئے"[1]

پہلے شعر میں گنگوہی صاحب کو واضح طور پر "شاہِ دین" کہا گیا ہے چونکہ حضور علیہ السلام کے لیے بولا جاتا ہے "شہِ دین" حضور ہی کے لیے مخصوص ہے مگر دیوبندی اس منصب کو بھی گنگوہی صاحب کے حوالے کرتے ہی رہے۔

ویسے اگر کوئی بُرا نہ مانے تو ہم عرض کر ہی دیں کہ اب تو سب قارئین کو پتہ چل گیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کو نبوت کے لیے خام مال کہاں سے فراہم ہوتا رہا ـــــــ؟

تھانوی صاحب کا مرتبہ:۔ چونکہ اس مضمون میں جناب اشرف علی تھانوی صاحب کا فتاوے "امداد الفتاویٰ" کا ذکر بھی آئے گا اس لیے ہم بہت مناسب خیال کرتے ہیں کہ بس ذرا سا تعارف ان صاحب کا بھی ہو جائے ـــــــ عنوان کی مناسبت سے شاید آپ مضمون کی ان سطور کو بے فائدہ خیال کرنے لگیں۔ لیکن جب تک کسی

---

[1] تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۳۲۵۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شخصیت کی اہمیت اور درجہ و مرتبہ کا تعین نہ کیا جائے اس وقت تک اس کے بیانات کی اہمیت کا تعین بھی نہیں ہو سکتا ـــــ مثلاً ہم تھانوی صاحب کی بجائے اُن کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیں گے تو وہ زیادہ مضبوط، پائیدار اور اہمیت کا حامل ہوگا ـــــ یعنی درحقیقت عبارت کے پیچھے شخصیت دیکھی جاتی ہے ـــــ تو جناب تھانوی صاحب بھی اپنے گروہ میں حکیم الامت اور بہت بڑے مذہبی پیشوا تسلیم کیے جاتے ہیں۔ انہیں ولیوں، بزرگوں، محدثوں اور فقیہوں سے بھی بلند درجہ مجدد کا عطا کیا گیا ہے اور اس بلند منصب کی عطائیگی کے درپردہ کیا شوق انگڑائیاں لے رہا تھا ملاحظہ فرمایئے تھانوی صاحب کے ایک عقیدتمند رقمطراز ہیں:

"مجدد (بھی نبی کی طرح) مبعوث ہوتا ہے یعنی تجدید دین کی خدمت کے لیے ہی پیدا فرمایا جاتا ہے لہٰذا ہر ولی تو بزرگ یا محدث و فقیہہ نہیں ہوتا ـــــ[1]"

ہم نے گنگوہی صاحب کے تعارف میں ابھی ابھی یہ عرض کیا تھا کہ پڑھنے والوں کو کچھ کچھ پتہ چل گیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی نبوت بنانے کے لیے خام مال کہاں سے فراہم ہوتا رہا۔ اب قادیانیوں کو ایسے دلائل کہاں سے حاصل ہوتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا ذبہ کو سچی نبوت قرار دے سکیں اور کہہ سکیں کہ نبوت کی ضرورت ہر زمانے میں رہی ہے۔ اس کے لیے ہم آپ کو پھر مؤلف "جامع المجددین" کے پاس لیے چلتے ہیں لکھتے ہیں:۔

"غرض بعثت مجددین، ختم نبوت کی کتاب کا ایسا ناگزیر ضمیمہ

---

[1] جامع المجددین صفحہ ۵۱۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے جس کے بغیر اس کتاب کا ختم سمجھنا ہی دشوار ہے اور نہ عقیدۂ ختم نبوت کی اس دشواری کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے کہ جب معمولی عقائد و اعمال ہی میں اختلال نہیں بلکہ کفر و شرک تک کے دینی مفاسد ہر زمانے میں نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں تو پھر آخر نبوت کی ضرورت کیسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی "؟ ۱

اسی نبوت کی ضرورت کو مرزا قادیانی نے یوں بیان کیا ـــــ

"ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے ۲ ـــ "

تھانوی صاحب کو اگر نبوت کا ضمیمہ قرار دیا گیا ہے تو ظاہر ہے اُن کی کتب کو ضمیمۂ آیات قرآنی ہی کہہ سکتے ہیں ـــــ الحمد للہ! اگرچہ ابھی تک دعوے ایسے بھی ہرگز نہیں ہوئے [illegible] ختم تبلیغات کی کتاب کے اس نا گزر صفحے (یعنی مولوی اشرف علی تھانوی) کے متعلق بھی اور اس کی کتب کے متعلق بھی ایک پُر جوش مستانے کی یہ تحریر دِل کی آنکھوں سے پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے ! ـــ

"آج جو شخص بھی دین اسلام کے چہرے کو پورے جمال و کمال کے ساتھ بالکل صاف و بے غبار جامع و کامل صورت میں از سر نو تجدید یافتہ اور تر و تازہ دیکھنا چاہتا ہے وہ عہد حاضر کے جامع المجددین (تھانوی صاحب) کی کتابی آیتوں کی طرف علماً و عملاً رجوع کر کے خود مشاہدہ کر سکتا ہے " ۳

مؤلف جوشِ عقیدت میں تھانوی صاحب اور اُن کی کتابوں کے

---

۱ جامع المجددین صفحہ ۱۹، ۲۰ مؤلفہ عبدالباری ۲ حقیقۃ النبوۃ ص ۲۷۲ ۳ جامع المجددین صفحہ ۷ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ڈانڈے ملا رہا ہے اس کو سمجھنے میں اب کوئی دیر نہیں لگتی۔ ان کی حکیمانہ تعلیمات کے ڈنکے چار دانگِ عالم میں بج رہے ہیں، جو بھی پڑھتا ہے عش عش کر اُٹھتا ہے۔ تھانوی عقیدت سے لبریز دل و دماغ نے جو اُن کی کتابی آیتوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی ہے، ہم نے بھی کچھ لکھے اس پر عمل کرنے کی ٹھانی۔ چنانچہ تھانوی صاحب کی کتاب "الافاضات الیومیہ" اٹھائی تحریر فرمایا گیا تھا:۔

"عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضوِ مخصوص، بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جاتا اور رجب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ واقعی عجیب مثال ہے۔" ؎۱

ہم پڑھنے کے بعد کچھ دیر تو لاحول ولا قوۃ کا ورد کرتے رہے مگر موصوف نے جو تبلیغ اپنے مریدوں کے لئے لکھی اور جو بعد میں ملفوظات کا حصہ قرار پائی اس کی گڑگڑاہٹ بھی بہت دیر تک دل دہلاتی رہی ـــــ دیگ سے ایک چاول آپ نے چکھ لیا ہے کچے پکے کا اندازہ ہوگیا ہے تو ذرا آگے چلئے۔

حیرت اس بات پر ہے کہ ایک مُرید تو اُن کی کتابی آیتوں کی طرف علماً وعملاً رجوع کرنے کو کہتا ہے تاکہ اسلام کا صاف و بے غبار چہرہ دیکھ کر گمراہی و ضلالت سے بچا جا سکے مگر دوسری طرف تھانوی صاحب جب اس دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو ارادت مندوں کے ہدایت کے سارے راستے منقطع ہو جاتے ہیں۔ تھانوی صاحب کے ایک مُرید جو شعری ذوق بھی رکھتے تھے، انہوں نے اپنے پیر کی وفات حسرت حیات پر مندرجہ ذیل شعر کہے ـــــ یہ شاعر مولوی سراج الحق مچھلی شہری

۱؎ الافاضات الیومیہ صفحہ ۴ اور صفحہ ۷۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہیں ـــــــ عربی اشعار مع ترجمہ بلفظہٖ کتاب سے نقل کیے جا رہے ہیں :۔

"وبعدك قد صرنا بوادي عماية
نيته واسباب السماء منقطع

ترجمہ :۔ اور آپ کے بعد ہم تو گمراہی کے گڑھے میں پہنچنے لگے۔ حیران و پریشان ہیں اور وہ آسمانی اسباب منقطع ہونے لگے۔

وسيلتنا في اليوم والغد فانتظر
ولا ترض بالفردوس وحدك تقنع

ترجمہ :۔ ہمارے دُنیا و آخرت میں وسیلۂ نجات۔ ہم سب کا خیال فرمائیے اور فردوس میں تنہا قناعت فرما کر راضی نہ ہو جائیے۔[1]

قرآن و حدیث کی رو سے [illegible] گمراہی کے گڑھے میں پہنچنا بہت بڑی بد نصیبی نہیں تو اور کیا ہے اور پھر [illegible] جانے وہ آسمانی اسباب کون سے ہیں جو جناب تھانوی صاحب کے بعد منقطع ہو گئے ـــــــ ہمارے منہ میں خاک کہ ہم "وحی الٰہی" کو آسمانی اسباب سمجھ لیں کہ وہ تو سید الکونین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور جہاں تک باقی اسباب کا تعلق ہے تو وہ بلاشبہ قیامت تک جاری و ساری رہیں گے۔ چاہے وہ آسمان سے اُتریں یا زمین سے پیدا ہوں۔ اور جہاں تک وسیلۂ نجات کا تعلق ہے وہ بھی بریلویوں کے لیے پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ دُنیا و آخرت میں ولیوں، بزرگوں حتیٰ کہ خود شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو بھی اگر وسیلۂ نجات بنائیں گے تو شرک کا ارتکاب ہو گا جبکہ دیوبندی تھانوی صاحب کی بابت یہ عقیدہ رکھیں گے تو اصلی توحیدی کہلائیں گے۔ زہے نصیب!

[1] اشرف السوانح جلد ۴ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"ہم سب کا خیال فرمائیے" سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ تن تنہا فردوس کی بہاروں کے مزے مت لوٹیے بلکہ ہمارا بھی خیال فرمائیے اور بلّٰہ مدد کیجیے اور ہمیں بھی اپنے ساتھ وہیں لے جائیے ——— جب دیوبندی عقیدے میں خود حضور علیہ السلام بھی اب کسی کی مدد نہیں فرما سکتے تو یہ قدرت و تصرف تھانوی صاحب کے حق میں کیسے تسلیم ہو گی؟

ختم نبوت کے اس ناگزیر ضمیمے یعنی تھانوی صاحب کے خاتمے پر مولوی ادریس کاندھلوی صاحب نے بھی طبع آزمائی کی۔ لکھتے ہیں:-

"تصوف میں جنیدِ وقت تھا اور فقہ میں ابو حنیفہ عصر اور بحث و تدقیق میں رازیٔ دوراں تھا۔ آج شریعت اور تقوی کی بنیادیں ہل گئیں اور دین کی عمارت کے ستون کمزور پڑ گئے۔ اے قبر اشرف تجھ پر اللہ کا سلام۔ اور بارش کی طرح مسلسل رحمتیں تجھ پر نازل ہوں۔"[1]

(عربی اشعار کا یہ اردو ترجمہ وہیں سے نقل کیا گیا ہے)

ہمیں ہر تقریر و تحریر میں "قبر پرست" ہونے کا طعنہ دیا جاتا ہے مگر جب ختم نبوت کے ناگزیر ضمیمے کی قبر بنی تو ڈھاکہ یونیورسٹی کے پروفیسر مولوی ظفر احمد صاحب نے فی البدیہہ کہا:-

"زیارۃ الحیاۃ لکل قلب ——— وتربتہ بھا لیشفی العلیل"

ترجمہ: کہ جس کی زیارت ہر قلب کی حیات ہے جس کی مٹی مریضِ قلب کی شفاء ہے۔"[2]

مولوی سراج الحق تو گمراہی کے گڑھے میں جا پڑے مگر سوانح نگار کہتے ہیں:- ———

الحمد للہ جس کام کے لیے حق تعالیٰ نے حضرتِ اقدس کو اس دنیا میں

---

[1] اشرف السوانح جلد ۴ صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۰۔ [2] ایضاً صفحہ ۱۵۷؁

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بھیجا تھا یعنی تجدید و توضیح دین، اس کو بعون اللہ تعالیٰ حضرت پوری طرح انجام دے کر تشریف لے گئے ہیں اور ہمارے لیے راہِ نجات کو بالکل بے غبار اور ہموار فرما کر ہم سے جدا ہوتے ہیں۔"[1]

یہ وہی حضرتِ اقدس ہیں جنہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہا تھا کہ عطائی و جزوی علمِ غیب یعنی بعض علمِ غیب میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو ہر بچے، مجنون و پاگل اور دیگر چوپاؤں و جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ (العیاذ باللہ) ان کی کتاب "حفظ الایمان" اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ یہ ۱۹۰۱ء کا زمانہ تھا۔ وہی ۱۹۰۱ء کہ جس میں مرزا جی خم ٹھونک کر سامنے آ گیا۔ ایسی ہی عبارات نے اُسے حوصلہ دیا اور جہنم خریدلی۔

پس ایک [illegible] آخر جو بات [illegible] اصل موضوع پر آتا ہوں کہ میں نے ایک جگہ گنگوہی و تھانوی صاحبان کے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب یعنی امداد اللہ مہاجر مکی [illegible] اور احتراماً انہیں رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ پیر و مرشد کا احترام اور مریدوں سے نفرت یہ کہاں کا انصاف ہے ـــــــ انصاف کی بات یہ ہے کہ پیر و مرشد کا عقیدہ اور تھا اور ان علمائے دیوبند مریدوں کا عقیدہ اور ـــــــ حضرت حاجی صاحب کے سامنے انہوں نے جو زانوئے تلمذ تہہ کیے تھے وہ محض نمائش اور دکھاوا تھے تاکہ ہندوستان کے سُنی ہمارے اردگرد حلقہ بنائے رکھیں ظاہر حنفی رکھا اور باطن نجدی وہابی ـــــــ چونکہ ظاہراً یہ لوگ اُن کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور مطلب براری کرتے رہے اس لیے حاجی صاحب ان کے باطن سے آگاہ نہ ہو سکے۔ حاجی صاحب کا عقیدہ آج کے بریلویوں کا سا تھا۔ اسی لیے انہوں نے "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں ان تمام افعال

[1] اشرف السوانح صفحہ ۹۹ جلد چہارم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بھرپور تائید کی جو آج کے بریلوی ذوق و شوق سے ادا کرتے ہیں مولود شریف کے بارے میں تو حاجی صاحب کا کہنا ہے کہ میں ہر سال کرتا ہوں، اس میں برکت محسوس کرتا ہوں اور قیام میں لذت حاصل ہوتی ہے ——
عرس، فاتحہ، گیارھویں، چالیسویں وغیرہ سب کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر یہ رسالہ گنگوہی صاحب نے جلا دینے کا حکم دیا —— وہ تو بھلا ہو خواجہ حسن نظامی صاحب کا جنہوں نے کچھ نسخے بچا لیے جو آج کے دیوبندیوں کی بوتھیوں پر زناٹے دار تھپڑ کے مترادف ہے۔ فللہ الحمد۔

چونکہ ہماری فطرتِ ثانیہ ہے کہ دعوے کے ساتھ دلیل مخالفین کے گھر سے لاتے ہیں اس لیے یہاں بھی ہم دلیل پیش کر رہے ہیں۔ آپ بغور ملاحظہ فرمائیں کہ ان لوگوں کا عقیدہ حضرت حاجی صاحب کے عقیدہ سے کس قدر مختلف تھا اور یہ علماء کتنی تاکید سے حضرت حاجی صاحب کے عقائد سے بچنے کی تلقین اپنے معتقدین کو کیا کرتے تھے۔

"ختمِ نبوت کے ناگزیر ضمیمے" یعنی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں: ——

"(حضرت امیر شاہ خاں صاحب نے) فرمایا کہ جب مولوی صادق الیقین حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں جانے لگے تو مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی ..... کہ میاں مولوی صادق الیقین

ؔ جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) نسیم دعوت (۳) آریہ دھرم (۴) برکات الدعا (۵) اخبار الحکم (۶) کشتی نوح وغیرہ سے صفحے کے صفحے چوری کر کے اپنی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی نظر میں" نقل کیے اور اس سلسلے میں ایک مضمون ماہنامہ القول السدید معرکشاہ لاہور میں تین اقساط (مئی ۹۲ء، جنوری فروری ۹۳ء) میں شائع بھی ہو چکا ہے جس میں عبارات آمنے سامنے درج کی گئی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جیسے جا رہے ہو۔ ویسے ہی چلے آئیو۔ اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہ کیجیو۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ اس سے مولانا کا یہ مطلب تھا کہ وہاں جا کر حاجی صاحب (امداد اللہ مہاجر مکی) رحمۃ اللہ علیہ کے افعال میرے خلاف دیکھو گے۔ اگر مجھ سے عقیدت رہی تو حاجی صاحب کو چھوڑ دو گے اور اگر حاجی صاحب سے عقیدت رہی تو مجھے چھوڑ دو گے ــــــ چنانچہ انہوں نے مسلک مولانا کا رکھا اور حضرت حاجی صاحب کے بھی جانثار رہے ــــــ مجھ سے مولوی صادق الیقین کہتے تھے کہ حضرت حاجی صاحب کے یہاں اور مولانا (گنگوہی) کے یہاں تو زمین و آسمان کا فرق ہے کوئی تطبیق ہو ہی نہیں سکتی"۔[1]

کتنی بے باکی اور دیدہ دلیری سے حاجی صاحب سے اختلاف کیا جا رہا ہے۔ یہاں چند مسائل میں اختلاف ہرگز نہیں بلکہ لکھا ہے کہ مسلک ہی الگ الگ تھا اور ان میں زمین و آسمان کا فرق تھا [illegible] ہمارے دعوے کی تصدیق ہوگئی کہ [illegible] تھے ظاہراً حنفیت کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اتنی بڑی گھر کی شہادت کے بعد اب کسے جرأت انکار ہے۔

اصل موضوع

"سپاہِ صحابہ" سے وابستہ سبھی چھوٹے بڑے ایک مدت تک امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ ناپاک الزام لگاتے رہے کہ وہ معاذ اللہ رافضی تھے۔ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی جیسے نام نہاد علماء اب بھی اپنی کتب و تقاریر میں اس غلیظ تہمت کو دہراتے رہتے ہیں۔ "سپاہِ صحابہ" والوں نے تقیہ کے طور پر نہ صرف یہ الزام لگانا ترک کر دیا ہے بلکہ امام احمد رضا بریلوی کے فتوے اپنے پمفلٹوں میں شائع بھی کرتے ہیں۔ انہیں سُنی حنفی قرار دیتے ہیں اور اُن کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ــــــ درحقیقت یہ خوبصورت فریب

[1] ارواحِ ثلاثہ صفحہ ۳۱۸، ۳۱۹، از تھانوی صاحب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور بھیانک نقیہ ہے ـــــــ مشاہدے میں یہ بات آچکی ہے کہ وہ صرف اپنے مطلب براری کے لیے ایسا کرتے ہیں ورنہ اُن کے معاندانہ خیالات و الزامات اعلیٰ حضرت پر جوں کے توں موجود ہیں۔ موجودہ سرپرست سپاہ صحابہ جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اپنی تقریروں میں بڑے بڑے چیلنج کرتے رہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے علماء نے اُن کا بھرپور جواب دیا اور چیلنج بھی قبول کیے مگر فاروقی صاحب کو جواب کی جرأت نہ ہو سکی۔ اُن کا تو کام ہی یہ رہا کہ جہاں جہاں گئے اپنی تقاریر کو تین حصوں پر تقسیم رکھا۔

(۱) علمائے دیوبند کی انگریزوں سے نام نہاد دشمنی کہ جس کا نہ صرف ثبوت موجود نہیں بلکہ اُن کی اپنی کتب میں انگریز سرکار سے عقیدت و محبت اور ان کی جان و مال سے خیرخواہی کیلئے دعاؤں سے صفحے بھرے ہوئے ہیں۔

(۲) مولانا احمد رضا خاں بریلوی انگریز کے ایجنٹ تھے (صرف دعویٰ کیا۔ بار بار دعویٰ کیا مگر ثبوت پیش کرنے سے آج تک قاصر ہیں بیچاروں کے پاس دعویٰ ہے دلیل نہیں)

(۳) مولانا احمد رضا خاں بریلوی رافضی تھے (العیاذ باللہ) دعویٰ ستائیس دلیلوں کا اور ہم نے صرف پانچ دلیلیں قرآن و سنت کی روشنی میں طلب کر رکھی ہیں کہ جن سے اُن کا رافضی ہونا ثابت ہو جائے مگر ایسے دلائل سے مولویت کی گٹھڑی خالی پڑی ہے۔ بس لفظوں اور لہجے کی شعبدہ بازی دکھائی اور چلتے بنے ـــــــ لچھے دار تقریر کی، نعرے لگوائے چیلنج دیا اور اگلا اسٹیج ـــــــ کوئی جواب طلب کرتا ہے، چیلنج قبول کرتا ہے تو کرتا پھرے اُنہیں اس بات سے کیا۔ اور چاہنے والے وہ کہ جن کی گھٹی میں شنیتوں سے دشمنی کا زہر پڑا ہوا ہے ـــــــ ہم نے بھی بحمد اللہ تعالیٰ اُن کے چیلنج کو قبول کیا کیونکہ وہ ہمارے علاقے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں بھی ایک تقریر میں چیلنج دے چکے تھے۔ فرمایا کہ میرے پاس احمد رضا کے رافضی ہونے کی پوری ستائیس دلیلیں ہیں۔ نہ ایک کم نہ ایک زیادہ۔ کیونکہ یہ دلیلیں کھنکتے سکوں یعنی کڑکتے ریالوں کے زور پر احسان الٰہی ظہیر صاحب نے "البریلویہ" میں درج کی ہیں اس لیے کمی بیشی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ جذبات میں اس قدر مست ہوئے اور زبان اس قدر بہکی کہ اخلاق قدروں کا دیوالیہ نکال کر فرمایا۔ "میرا چیلنج قبول کرنے کی جرأت کسی احمد رضا خاں کے حلالی بیٹے میں نہیں"

ہم نے بے حد نرم الفاظ اور انتہائی سنجیدہ طریقے سے ۲۱ یا ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء کو گیارہ سوالات مرتب کر کے ایک معتبر دیوبندی مدرس کی معرفت انہیں واہ کینٹ میں تقریر سے قبل پہنچا دیئے۔ فاروقی صاحب نے انہیں پڑھ کر رکھ لیا کہ ان کا تحریری جواب دیا جائے گا لیکن فروری ۹۲ء تک کوئی جواب نہ دیا گیا ـــــ بعد میں ہم نے باقاعدہ ایک مضمون تیار کیا جس میں یہ سوالات بھی آ گئے اور یہ مضمون ماہنامہ "القول السدید" مصری شاہ لاہور، مارچ ۱۹۹۲ء میں "سرپرست سپاہ صحابہ" کے نام سے شائع ہو گیا ـــــ پھر فوری طور پر ایک اور ادارے نے اس مضمون کو الگ پمفلٹوں کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا بلکہ جا بجا فاروقی صاحب کو پیش بھی کیا گیا۔ مگر جواب کے لیے زبان و قلم حرکت میں نہ آ سکے ـــــ سوالات و مضمون میں یہ بات شروع سے واضح کر دی گئی تھی کہ آپ کا یہ عذر کہ "میں اب دیوبندی بریلوی نزاع سے کنارہ کش ہو چکا ہوں" ـــــ عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہو گا۔ یعنی آپ کی یہ دلیل قبول نہیں کی جائے گی کیونکہ عقیدۃً آپ اب بھی کٹر دیوبندی ہیں۔ آپ کے کل اور آج میں کوئی فرق نہیں۔ احمد رضا خاں کے رافضی ہونے پر آپ کے نزدیک کل تک جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ستائیس دلیلیں برحق یقیناً ظاہر ہے وہ آج باطل تو نہیں ہو جائیں گی کیونکہ آپ کے عقیدہ مسلک کی شوقی اُسی ڈگری پر ہے۔ لہٰذا جواب ضرور دیا جاتے اور بتایا جائے کہ یہ احمد رضا خاں کس قسم کا رافضی تھا کہ باقی سارے رافضی تو کالے کافر ہوں اور یہ پکا سچا حنفی بلکہ اس کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ تک لکھا جاتے ــــــ اور ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ آپ کی وہ ستائیس دلیلیں کیا ہوئیں۔ کیا آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ احمد رضا نے اب اپنی قبر میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے۔ مگر اکتوبر ۱۹۹۲ء تک کوئی جواب نہ دیا گیا ــــــ پھر نومبر ۱۹۹۲ء کے پہلے ہفتہ میں فاروقی صاحب ہمارے علاقے میں تشریف لائے ــــــ ایک ہفتہ قبل پولیس حرکت میں آگئی۔ ہر طرف چہ میگوئیاں، ایک ڈر، ایک خوف، انتشار [illegible] شروع ہو گئی، لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کیا ہونے والا ہے؟ جواب ملتا، فاروقی صاحب تقریر کرنے آرہے ہیں ــــــ لوگ حیرت میں ڈوب کر سراپا سوال بن جاتے ہیں کہ تقریر اور یہ جنگ کا سماں۔ کلاشنکوفوں کے سائے میں کون تقریر سمجھتے جائے گا ــــــ واعظ کے لیے تو سکون چاہیے، خوشگوار ماحول چاہیے، پُرامن فضا چاہیے ــــــ ہر کسی کے ہاتھ میں بندوق ہو تو تقریر کیا ہو گی اور اُس کا اثر کیا ہو گا ــــــ خیر! تقریر سے قبل دو تین روز ہمارا پمفلٹ بھی انتظامیہ کو پیش کر دیا گیا۔ حالانکہ دورانِ تقریر ہمارا سوال کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا اور نہ اب ہے۔ بلکہ ہم تو انتہائی سنجیدگی اور علمی طریقے سے اپنے سوالات کے جوابات لینے کے خواہشمند ہیں (ہماری یہ بات خاص طور پر ذہن میں رکھی جائے) بہرحال فاروقی صاحب تشریف لائے۔ انہیں ہمارا پمفلٹ پیش کیا گیا۔ جواب ملا کہ میں نے اس کا جواب تحریر کر دیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

"خلافت راشدہ" (فیصل آباد) میں آ رہا ہے ـــــ اب جنوری ۹۳ء کا آخری عشرہ ہے۔ غالباً چار شمارے "خلافت راشدہ" کے آ چکے ہیں، جواب کا کہیں نام و نشان نہیں۔ (ماہنامہ "القول السدید" مصری شاہ لاہور میں شائع ہونے والا یہ مضمون ضرور پڑھیے جو مارچ ۹۲ء کے شمارہ میں شائع ہوا۔)

تائید:۔ الحمد للہ! ہم اہل سنت والجماعت ہیں ـ نہ منافقت ہے نہ تقیہ۔ حکومتی سطح پر ہم بھرپور تائید کرتے ہیں کہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکباز ساتھیوں اور آپ کی ازواج مطہرات پر دشنام طرازی کرنے والوں کے لیے ملک میں ایسا قانون فوری طور پر بنایا جائے کہ ایسے افراد کو تختہ دار پر لٹکا دیا جائے یعنی موت مقرر کی جائے اس لیے کہ صحابہ کرام یا ازواج مطہرات کی توہین بالواسطہ خود محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے۔ اسی طرح جو لوگ نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی و مفسد قرار دے کر یزید پلید کو حق پر سمجھتے ہیں اور اپنی کتب میں اور دیگر طریقوں سے تبلیغ و پرچار کرتے ہیں انہیں بھی پھانسی کے پھندے پر لٹکایا جائے ـــــ ہم ببانگ دہل کہتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ روافض سے متعلق وہی ہے جو تمام بزرگان دین کا رہا ہے اور جس کو تفصیل سے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز نے "ردالرفضہ" میں بیان فرمایا ہے ـــــ۔

عملی کردار:۔ تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ ہم نے ہر مقام پر کھل کر روافض کا رد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بہت سے افراد نے جادۂ حق اختیار کیا۔

⊙ ہم نے خلفاء ثلاثہ کے حق ہونے پر شیعہ کے معروف متعصب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی غلام حسین نجفی سے "جامع المنتظر" لاہور میں اُس کے اپنے کمرے میں تین چار افراد کی موجودگی میں بحث کی۔

○ ہمارے گاؤں میں شیعہ حضرات نے محض ہماری خاطر شیعہ کے مشہور مناظر تاج الدین حیدری کو بغرضِ تقریر بلوایا۔ اور ہمیں خصوصی طور پر بحث کے لیے آمادہ کیا گیا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارا علم برائے نام ہی ہے مگر ہم نے بحث کا فیصلہ کر لیا ——— ستر اسی شیعہ حضرات کی موجودگی میں ہم نے مناظر صاحب سے "ایمان بالقرآن" پر بحث کی ——— خدا گواہ ہے کہ اس مسئلہ پر ہمارا پلڑا بھاری رہا ——— چنانچہ ایک مقامی شیعہ نے بحث کو تقریباً جھگڑے کی صورت میں تبدیل کر دیا۔ اس موقعہ پہ مناظر صاحب نے [illegible] اُٹھایا اور مسئلہ فدک چھیڑ دیا۔ چونکہ اب ماحول پر [illegible] طاری ہو چکی تھی اور گفتگو کی فضا خراب ہو چکی تھی نیز ہم صرف ایک ہی اہلِ سنّت تھے۔ صرف اور صرف ایک لہٰذا گفتگو کو خاموشی سے سُننا زیادہ مناسب سمجھا۔

اسی مسئلے پر یعنی ایمان بالقرآن پر ایک شیعہ ہمیں سی۔ ڈی۔ اے کالونی نزد بیرو دھائی موڑ راولپنڈی ایک مجلس میں لے گیا۔ علماء آتے رہے، تقاریر کرتے رہے ہم نے بھی جی بھر کر تقریریں سُنیں۔ شیخ سیکرٹری واقف نکلا۔ اُسے ہمارے آنے کا مقصد بتایا گیا۔ مگر شام تک کوئی مولوی اس مسئلہ پر بحث کے لیے تیار نہ ہوا۔ ہم گھر واپس لوٹ گئے۔ اس بات پر شیعہ سُنّی دونوں بہت سے گواہ موجود ہیں۔ لیکن ہماری بدنصیبی دیکھیے کہ شیعہ حضرات اپنا مخالف ہونے کی وجہ سے ہمیں "سپاہِ صحابہ" میں شمار کرتے ہیں اور "سپاہِ صحابہ" والے چونکہ دیوبندی ہیں اور ہم ٹھہرے دیوبندیوں کے بھی مخالف لہٰذا وہ ہمیں شیعہ خیال فرماتے ہیں۔ شیعہ یوں مخالف کہ ہم سُنّی ہیں اور دیوبندی یوں مخالف کہ ہم اہلِ بیت سے اظہار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا ذکر انتہائی عقیدت و محبت سے کرتے ہیں جو کہ انہیں ناگوار گزرتا ہے۔ ہم نہ تو صحابہ سے اختلاف کر کے رافضی بننا چاہتے ہیں اور نہ اہلِ بیت کے مخالف ہو کر خارجی۔ اس سلسلے میں ہمارا اپنا نتیجۂ فکر یہ ہے ؎

قرآن بتاتا ہے کہ ہیں دونوں مکرّم
وہ آلِ محمد ہوں کہ اصحابِ محمد

طریقۂ کار :۔ اہل سنت وجماعت یہ آپ (سپاہِ صحابہ والے) ناحق گلہ کرتے ہیں کہ وہ آپ کا ساتھ نہیں دیتے۔ دراصل آپ کے طریقۂ کار سے خود دیوبندی عالم متفق نہیں۔ جیسا کہ قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) اپنے رسالہ "حق چار یار" میں دیوبندی مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب وغیرہ کے خلاف [illegible] نعرہ درست نہیں۔ اور دیگر تمام مفتیانِ دیوبند بھی آپ کے اس طریقۂ کار کے مخالف ہیں [illegible] ہی وجہ ہے کہ ابھی تک ایک جید دیوبندی عالم کو مستقل طور پر آپ اپنے سٹیج پر نہیں لا سکے۔ بلکہ وہ پہلا سا جوش وخروش اب سپاہِ صحابہ میں بھی باقی نہیں رہا —— اب کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ ختم ہو رہا ہے اور کئی تقریروں میں مطلق یہ نعرہ نہیں لگایا گیا۔ اب تقریروں میں یہ کہا جانے لگا ہے کہ سپاہِ صحابہ آئینی راستہ اختیار کر رہی ہے اور ناموسِ صحابہ بل پیش کر دیا گیا ہے —— بل میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جو صحابہ کرام کی توہین کرے اُسے پھانسی کی سزا دی جائے۔ حالانکہ "سپاہِ صحابہ" یہ مشن لے کر ہرگز وجود میں نہیں آئی تھی۔ بلکہ یہ مشن لے کر اٹھی تھی کہ حکومت شیعوں کو کافر قرار دے۔

اگر یہی کچھ کرنا تھا یعنی محض اسمبلی میں بل ہی پیش کرنا تھا تو دس بیس علماء کی جان دلوانے کی کیا ضرورت تھی۔ پوچھا جائے تو کہا جاتا ہے کہ سارے کام مرحلہ وار ہوں گے —— خدا کے بندو! اگر مرحلہ وار ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یہ کام کرنا تھا تو اس کا طریقہ بھی پھر مرحلہ وار ہی رکھا جاتا۔ اتنے قتل و قتال کے بعد اگر آپ اُس طریقہ پر آگئے ہیں جو بغیر جنگ و جدل بھی ہو سکتا تھا تو فائدہ ــــــ ؟ گویا اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ لوگ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کھلم کھلا کافر کافر کا نعرہ لگا کر ہم نے فائدے کی نسبت نقصان زیادہ اُٹھایا ہے۔

اختلاف :۔ آپ کا اور ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ توہینِ شانِ رسالت اصول میں آئے گا فروع میں نہیں ــــــ ہمارا اصل اور بنیادی اختلاف تحذیر الناس، براہینِ قاطعہ اور حفظ الایمان کی چند کفریہ عبارات پر ہے ــــــ فاتحہ، عرس، گیارھویں اور صلوٰۃ والسلام پر ہرگز نہیں ان کی حیثیت دوسرے درجے کی ہے۔ ان کفریہ عبارات پر کوئی سوال کیا جاتے تو دیوبندی علماء کے پاس جان چھڑانے کے لیے صرف دو جواب ہیں ــــــ ایک یہ کہ ہماری مصروفیات بہت زیادہ ہیں یا ضعیف العمری ہے یا علالت کی وجہ سے جواب دینے سے قاصر ہیں ــــــ حالانکہ ان دیوبندی علماء کی کتابیں دھڑا دھڑ آرہی ہیں جو کہ اہلِ سُنّت کے خلاف لکھی جاتی ہیں۔

ــــــ دوسرا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان سوالات کے جوابات کے لیے فلاں فلاں کتابوں سے رجوع کیا جائے کیونکہ اُن کتابوں میں ہمارے علماء کافی وشافی جواب دے چکے ہیں۔

"سپاہِ صحابہ" والے اگر شیعوں سے کوئی سوال پوچھیں اور شیعہ عالم یہ جواب دے کہ آپ کے یہ گھسے پٹے سوالات ہیں اور ہماری کتب میں علماء ان کے کافی وشافی جواب دے چکے ہیں تو کیا "سپاہ صحابہ" والے اس جواب کو واقعی جواب سمجھ کر مطمئن ہو جائیں گے ــــــ ؟ ہرگز نہیں ــــــ بلکہ کہیں گے کہ وہ جوابات تو سرے سے غلط ہیں ــــــ ہم بھی کہتے ہیں کہ مولوی حسین احمد مدنی، مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی، مولوی محمد منظور نعمانی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اور مولوی سرفراز گکھڑوی وغیرہم کی کتب کو سامنے رکھ کر ہمارے سوالات کا جائزہ لیجئے۔ انشاء اللہ العزیز ان سوالات سے مذکورہ کتب کی جھوٹی، غلط اور باطل تاویلوں کے پرخچے اُڑتے نظر آئیں گے ـــــ مگر اتنی جرأت کس میں ہے کہ وہ محض عظمتِ رسول کی خاطر اور اپنا ایمان بچانے کے لیے کچھ وقت نکال سکے ـــــ سرِ دست کوئی دیوبندی عالم، مفتی، خطیب، مناظر ہم سے تحریری گفتگو کرنا چاہے تو تحذیر الناس یا براہین قاطعہ پر کر سکتا ہے۔ دیکھیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل کیسی گت بنائیں گے کیونکہ ؎

یہ سب کرم ہے انہیں کا ہم پر کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

تو اختلاف کی [illegible] کہ جن کتب میں توہینِ رسالت ہے آپ لوگ ان عبارات کو عین ایمان سمجھتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ "سپاہِ صحابہ" نامی یزیدی گروپ بھی اپنی کارکردگی دکھا رہا ہے ـــــ اور سبھی جانتے ہیں کہ یزید پلید کو رحمۃ اللہ علیہ اور خلیفۂ برحق کہنے والے اصل خارجی ہیں۔ حضور کے گھرانے کے پکے دشمن ہیں ـــــ درحقیقت یہ لوگ اس لیے "سپاہِ صحابہ" میں شامل نہیں ہوتے کہ شیعہ گروہ خلفاء ثلاثہ کو بُرا بھلا کہتا ہے کیونکہ وہ بُرا بھلا کہتے ہیں تو ان کی بلا سے وہ خود اس معاملے میں دو قدم آگے ہیں کہ خلفاء ثلاثہ کی بجائے حضرت علی، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بُرا بھلا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں ـــــ اگرچہ تقیۃً اور برائے مصلحت سامنے اُن کا احترام کرتے ہیں ـــــ یہ لوگ خالص دیوبندی کہلاتے ہیں اور تقاریر کے دوران بڑھ چڑھ کر "شیا ست امیر معاویہ زندہ باد" کے نعرے لگواتے ہیں۔ ہم اہلِ سنت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا احترام صحابی ہونے کی حیثیت سے کرتے ہیں اور تمام صحابہ زندہ باد۔ مگر جہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تک سیاستِ امیر معاویہ کا تعلق ہے تو یہ مولا علی مشکل کشا[1] سے کھلم کھلا دشمنی ہے ـــــــ تو یہ لوگ "سپاہِ صحابہ" میں اس لیے شامل ہوگئے ہیں کہ شیعہ حضرات ہر وقت حسین، حسین اور علی علی کیوں کرتے ہیں ـــــ پنج تن پاک، پنج تن پاک کیوں کرتے ہیں۔ اور یہ نام چونکہ ان کے کلیجے پر تیر ہیں اس لیے انہیں بھی موقعہ میسر آگیا کہ ہم بھی اس تاپے ہوئے تندور کے ساتھ اپنی روٹی لگالیں۔

یہ ہم نہیں کہتے کہ یزیدی اس گروپ میں شامل ہیں جبکہ سپاہ صحابہ کے تمام رہنماؤں کو اس کی خبر ہے ـــــ اور پھر قاضی مظہر حسین صاحب دیوبندی (چکوال) نے اپنے رسالہ "حق چاریار" (اگست، ستمبر ۹۲ء) میں اسلام آباد کے مولوی عبداللہ صاحب کا [illegible] میں خط شائع کر کے ان کی عقیدت کا بھانڈا [illegible] بیچ بازار چوک میں پھوڑ دیا ہے ـــــ

انا للہ وانا الیہ راجعون

خوبصورت فریب :- علمائے دیوبند نے خصوصاً مقررین نے اپنے سامعین کو ایک خوبصورت فریب یہ بھی دے رکھا ہے کہ سارے بریلوی مولانا احمد رضا خاں کے چاہنے والے نہیں بلکہ احمد رضا کے معتقد تو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم بریلویوں سے نہیں رضا خانیوں سے مخاطب ہیں جن کی تعداد اس ملک میں دو تین فیصد ہے۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ اس ملک میں تمام بریلوی امام احمد رضا بریلوی کے معتقد ہیں اس لیے کہ انہوں نے بلاخوف لومۃ لائم ہر گستاخِ رسول کا

---

[1] مشکل کشا کے لفظ سے لرزہ نہ جائیے گا اسلئے کہ "فیصلہ ہفت مسئلہ" از حاجی امداد اللہ صاحب "تعلیم الدین" تھانوی صاحب اور گنگوہی صاحب کی کتب کے آخر میں عموماً "شجرۂ پیران چشت" درج ہوتا ہے۔ جس میں یہ مصرعہ بھی موجود ہے "ہادیٔ عالم علی مشکل کشا کے واسطے"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

منہ علمی طریقے سے بند کیا۔ اور جو ان کا احترام نہیں کرتے دراصل وہ سُنی
ہیں ہی کب ؟ وہ تو پھر دیوبندی وہابی ہی کہلائیں گے۔ اگرچہ وہ اپنے
نام کے ساتھ بریلوی لکھتے پھریں ـــــــ البتہ بے شمار ہمارے دیہاتی
بھائی ایسے ہیں جو امام احمد رضا بریلوی کے نام سے واقف نہیں لیکن
اُن کے عقائد وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت کے ہیں، جو تمام علمائے احناف
کے ہیں، جو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ہیں کہ جن پر نجدیت و وہابیت
کی چھاپ نہیں۔ اس لیے تمام سُنی بریلوی ہیں اور تمام بریلوی سُنی ہیں۔
ہندوستان میں صدیوں سے موجودہ بریلویوں والا مسلک ہی سُنی مسلک
رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیوبندیوں کو آج تک کسی نے سُنی تسلیم نہیں کیا
بلکہ انہیں وہابی ہی کہا جاتا ہے اور "سپاہ صحابہ" والے تو وہابیت
کے انکار کی ہمت نہیں رکھتے۔ اس لیے کہ ان کے موجودہ سرپرست ضیاء الرحمٰن
فاروقی صاحب نے اپنی کتاب "فیصل ایک روشن ستارہ" میں محمد بن عبدالوہاب
نجدی کی شان میں قصیدے لکھ کر زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے
ہیں۔ لکھا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام اپنے زمانے کے امام، مصلح، داعی
اور شرک و بدعت کے رد کرنے والے بہت بڑے دینی رہنما تھے۔ عقیدے
کے لحاظ سے اُنہیں بہت بڑا توحیدی قرار دیا اور جگہ جگہ لکھا کہ آج کل
سعودی عرب میں اُنہیں کی تعلیمات سے تمام دینی اعمال سرانجام پا رہے ہیں۔
یہ تو اب فاروقی صاحب کے کارکن ہی بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ
"المہند" میں بیسیوں علمائے دیوبند (مولوی خلیل احمد، تھانوی،
محمود الحسن، مفتی کفایت اللہ وغیرہ) کی تصدیق سے محمد بن عبدالوہاب
نجدی کو خارجی سمجھتے ہیں کہ جس نے حرمین شریفین کے سُنیوں کا ناحق
قتل کیا اور سلف صالحین کی شان میں گستاخیاں کیں، اُسے فاروقی صاحب
کے بقول اپنے وقت کا امام، داعی اور مصلح جانیں گے۔ اور یہ

THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بھی سپاہِ صحابہ والے چھوٹے بڑے بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مولوی حسین احمد مدنی کی کتاب "شہاب ثاقب" کے مطابق محمد بن عبدالوہاب نجدی عقائدِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ کا مالک خبیث انسان تھا یا بقول فاروقی صاحب وہ شرک و بدعت کو جڑ سے اُکھاڑنے والا پکا توحیدی تھا۔

بیسیوں اکابر علمائے دیوبند کی تصدیق سے اگر محمد بن عبدالوہاب واقعی خارجی تھا اور "المہند" المعروف عقائد علمائے دیوبند کے بقول وہ سلف صالحین کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا اور بقول "المہند" کہ علمائے دیوبند میں اس کے عقائد کا کوئی فرد نہیں ——— تو ثابت ہوا کہ وہ شخص اہلِ سنت میں سے ہرگز نہیں تھا ——— اور بقول مدنی صاحب وہ عقائدِ فاسدہ اور خیالاتِ باطلہ کا مالک تھا۔ اگر سپاہِ صحابہ والے فاروقی صاحب سے پوچھ کر بتائیں کہ آپ نے جو لکھا ہے کہ سعودی عرب میں ساری تعلیمات شیخ نجدی کی جاری وساری ہیں تو اُن کے پیچھے ہماری نماز ہوگی یا نہیں؟ ——— سعودی عرب میں ساری تعلیمات نجدی کی اور سارے کے سارے اکابر علمائے دیوبند (بجز گنگوہی صاحب) کے نجدی کے عقائد کے خلاف ——— تو آج کل کے چھوٹے علمائے دیوبند نے اپنے اکابر کی پیروی کس لیے ترک کر دی ہے؟ موجودہ علمائے دیوبند اپنے اکابر کی اتباع میں نجدی تعلیمات میں سے برأت کا اظہار کیوں نہیں کرتے؟

ویسے ہم تو ورطۂ حیرت میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ اگر تحذیر الناس و براہینِ قاطعہ میں اکابر نے گستاخیاں لکھ دیں تو سارے کے سارے لنگوٹ کس کر انہیں عین ایمان ثابت کرنے پر تل گئے چاہے ایک لفظ بھی ایمان کی جانب نہ جا سکے مگر کہنے کو کہہ دیا کہ یہی اسلامی و دینی عقیدہ ہے بلکہ قرآن

ل اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیوبندی اہلسنّت ہیں بلکہ اکثر دیوبندی بھی نجدی عقائد کے ہی پیسرو ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

و حدیث کے عین مطابق ہے اور وہی اکابر شیخ نجدی کو بُرا بھلا کہیں تو ایمانعز اپنا رُخ پھیر لیں ــــــ آخر چکر کیا ہے ــــــ کھنکتے ریالوں کی چمک دمک واقعی بڑی بَلا ہے ــــــ ہم مدینے اور مکّے کے مقدس ذروں پر قربان۔ لیکن عقیدہ تو ہمارا وہ ہوگا جو قرآن و حدیث بتلائیں گے نہ کہ مکّے اور مدینے کے موجودہ لوگوں کو دیکھ کر عقیدہ بنانا ہے ــــــ اور پھر یاد رکھیئے کہ موجودہ سعودی خاندان کا حجاز پر قبضہ تو بیسویں صدی یعنی ۳۲-۱۹۳۰ء میں ہوا۔ اس سے قبل وہاں کے لوگوں کا کیا عقیدہ رہا ہے۔ تاریخیں اٹھا کر دیکھ لیجیئے وہ پکے سنی حنفی لوگ رہے ہیں ــــــ عرس و میلاد منانے والے ــــــ یارسول اللہ کہنے والے ــــــ اور اگر موجودہ سعودی عہد کے نجدی عقائد کی نفی مکّہ اور مدینہ کی توہین ہے تو پھر جن اکابر علمائے دیوبند نے "المہند" میں شیخ نجدی کے عقائد سے بیزاری کا اظہار کیا ہے وہ بھی خدا و رسول کی توہین کرنیوالے قرار پائیں گے اس لیے کہ شیخ النجدی بھی کوئی یورپ و امریکہ کا باسی نہ تھا بلکہ عرب شریف کا باشندہ تھا۔

جیالے غور کریں :- "سپاہ صحابہ" کے وہ جذباتی اور جوشیلے نوجوان جنہیں "جیالے" کہہ کر پکارا جاتا ہے خصوصاً غور کریں کہ آپ لوگوں کی زبان پر ہمہ وقت شیعہ کافر شیعہ کافر کی گردان رہتی ہے۔ کوئی آپ سے پوچھ بیٹھے کہ کیوں کافر ہیں تو آپ فوراً جواب دیتے ہیں کہ چونکہ وہ خلفاءِ ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں اس لیے کافر ہیں ــــــ اصول کیا نکلا ــــــ اصول یہ ہوا کہ صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا شخص خود کافر ہو جائے گا چاہے وہ سُنی کہلائے یا دیوبندی، شیعہ کہلائے یا اہلِ حدیث، کوئی بھی ہو مذکورہ اصول کی زد میں ضرور آئے گا ــــــ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو مفتی و عالم اہلِ سُنت و جماعت کہلوا کر بھی صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والوں پر کُفر کا فتویٰ بھی نہیں دیتا وہ خود مسلمان نہیں رہے گا ــــــ تو "سپاہ صحابہ" والے لمحہ لمحہ جو کہتے اور سطر سطر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو لکھتے ہیں کہ شیعہ کافر ہے جو اسے کافر نہ کہے یا ان پر کفر کا فتویٰ نہ دے وہ خود کافر ہے ـــــــ بس اسی روشنی میں ہم نے یہ مضمون ترتیب دیا ہے اور اسی اصول کو سامنے رکھ کر آپ کے قطبِ عالم جناب گنگوہی صاحب اور آپ کے حکیم الامت تھانوی صاحب کے شیعوں سے متعلق نقطہ نظر کو آپ کی عدالت میں پیش کیا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیے گا کہ ان صاحبان نے رافضیوں سے متعلق کیا فتوے دیئے ہیں۔

ردِ عمل :۔ اگر یہ مضمون پڑھ کر آپ پیچ و تاب کھانے لگیں تو الحمد للہ ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا ـــــــ اگر یہ مضمون آپ کو ری ایکشن کر جاتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ گنگوہی و تھانوی صاحبان نے فتوے درست نہیں دیئے اور رافضیوں سے متعلق یہ فتوے آپ کی توقع کے برعکس نکلے ـــــــ ہم نے جب بھی یہ فتوے کسی دیوبندی کو دکھائے [illegible] سے پہلے انکار کیا کہا رشید احمد گنگوہی اور ایسے فتوے ؟ گویا انہیں یقین ہی نہیں آتا کہ گنگوہی اور تھانوی صاحبان نے ایسے فتوے دیئے ہوں گے جو سپاہِ صحابہ یا اہلِ سنت کے معیار پر پورے تو کیا اترتے سرے سے خلاف ہیں ـــــــ لہٰذا اگر آپ کو غصہ آئے تو گنگوہی صاحب پر آئے، آپ لال پیلے ہو کر جل کھائیں تو تھانوی صاحب پر کھائیں ـــــــ مگر ٹھہریئے۔ پہلے اُن کی کتب اُٹھائیے۔ اور ہمارے دیئے گئے حوالوں کو اصل عبارات سے ملائیے۔ درست نکلے تو پھر بار بار ہمارے مضمون کو پڑھیئے ـــــــ غلطی یا تعصب نظر آئے تو آگاہ فرمائیے۔ ہم نے کوئی دھوکہ فریب یا ضد بازی سے کام لیا ہو تو نشاندہی کیجیے اور تقاضائے بشریت اگر ہم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو انشاء اللہ ہم رجوع کر لیں گے۔ مگر ہمارے گئے سوالات کا جواب ترتیب وار دیا جائے۔ مجموعی جواب ناقابلِ قبول ہو گا۔ نوٹ فرما لیجئے۔

تنبیہہ :۔ ہم پر بریلویت کا لیبل چسپاں کر کے نفرت مت کیجئے گا بلکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو کچھ ہم نے کہا ہے اُس پر غور فرمایئے گا۔ اور جو صاحب ہم سے متنفر ہو کر اشتعالی رویہ اپنائے ہوئے ہوں وہ اس مضمون کو ہرگز نہ پڑھیں ہمارا مضمون صرف اُن حضرات کے لیے ہے جو حقائق کو جاننے کے خواہشمند ہیں جو قرآن و سُنّت کو معیار جانتے ہیں اکابر دیوبند کو نہیں ـــــ یہ نہ دیکھیے کہ کہنے والا کون ہے بلکہ دیکھیے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ مثلاً "سپاہِ صحابہ" والے کہتے ہیں کہ اسمبلی میں ناموسِ صحابہ بل پیش کر دیا گیا ہے اس پر عمل درآمد ہونا چاہیے اور اسے منظور ہونا چاہیے۔ چونکہ بات سو فیصد درست ہے اس لیے ہم تمام اہلسنّت اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں ـــــ ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ اسے پیش کرنے والے کون ہیں۔ اس لیے تعصّب سے بالاتر ہو کر اور فی الحال اکابر کی عقیدت کی پٹی آنکھوں سے اُتار کر فتوے اور اُن پر تبصرہ ملاحظہ فرمایئے عین ممکن ہے اللہ تعالیٰ آپ کو قبولِ حق کی توفیق عنایت فرما دے جیسا کہ کتاب "رضا خانی مذہب" کے مصنف مولانا سعید احمد قادری پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی کرم فرمایا اور اب وہ سُنی بریلوی ہو چکے ہیں فللہ الحمد۔

لیجیے وہ تاریک گوشے بے نقاب ہوتے دیکھیے جنہیں دیوبندی مصلحت مخفی رکھنے کا تقاضا کرتی ہے۔

پہلا فتویٰ: "جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سُنّت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔" [1]

مذکورہ بالا عبارت میں ایک ایک لفظ واضح اور غیر مبہم ہے یعنی حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرات حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آخری صحابی

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۴۸۔ ناشر محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تک کسی کو بھی کافر کہنے والا شخص لعنتی ہے اور مسجد کی امامت کا حقدار نہیں البتہ صحابہ کرام کو کافر کہنے کی وجہ سے وہ سُنّی مسلمان ہی رہے گا کیونکہ صحابہ کو کافر کہنا گناہِ کبیرہ ہے کفر نہیں۔

پہلا سوال :۔ کیا عبارت کے مفہوم میں ہم نے کوئی ہیرا پھیری کی ہے یا حوالہ غلط دیا ہے یا عبارت کے اندر کانٹ چھانٹ اور کتر بیونت سے کام لے کر دھوکہ دہی کی ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو وضاحت فرمائیے۔

نوٹ :۔ ایک دیوبندی عالم فرمانے لگے کہ دیکھئے جناب! گنگوہی صاحب صاف کہہ رہے ہیں کہ ایسا شخص ملعون ہے اور اُسے امام مسجد بنانا حرام ہے۔ اس کے علاوہ اور وہ کیا کہتے۔ اتنی شدت تو کر دی ہے، لعنتی کہہ کر کچھ باقی نہیں رکھا ___ حضرت صاحب کا لہجہ چونکہ سخت ہو گیا تھا اسلیے ہم نے ذرا [illegible] عرض کیا کہ گنگوہی صاحب نے سب کچھ باقی ہی رکھا ہے کہا کچھ بھی نہیں ___ لفظ ملعون کے اندر فی نفسہٖ بڑی شدت اور سختی پائی جاتی ہے مگر فتوے کے اندر بیان کیا جانے والا جُرم (یعنی صحابہ کرام کو کافر کہنا) دیکھا جائے تو یہ ملعون والی شدت اور سختی محض ابریشم کی طرح گداز اور نرم و نازک دکھائی دینے لگتی ہے بلکہ رافضی کو تو اور بھی پاکیزہ، پیاری، خوشنما اور بھلی سی معلوم ہوتی ہوگی۔

"ملعون" کا مطلب ہے لعنت کیا گیا یعنی لعنتی شخص ___ قرآن مقدس میں جھوٹ بولنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت کی گئی ہے۔ فرمایا گیا فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ گویا جھوٹ بولنے والا شخص قرآن کی رُو سے ملعون ہے۔ لعنتی ہے۔

دوسرا سوال :۔ دُنیا میں ہزاروں مسلمان روزانہ کئی کئی مرتبہ جھوٹ بولتے ہیں۔ قرآن کی رُو سے سب ملعون ہوئے مگر ملعون ہونے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے باوجود وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتے تو بتایئے ۔ ـــــــــ

(۱) جھوٹ بولنے کی وجہ سے وہ ملعون ہوتے یا نہ ؟

(ب) ملعون ہو کر بھی وہ مسلمان ہی رہے یا نہ ؟

(ج) اگر ملعون ہو کر بھی وہ مسلمان ہی رہے تو گنگوہی صاحب کے فتوے میں صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو اگر ملعون کہہ دیا گیا تو کہنے والے پر کیا شدت اور سختی باقی رہی ؟

(د) صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا ملعون ہے یا کافر ؟

ضروری وضاحت :۔ رہی بات امام مسجد نہ بنانے کی تو ایک مسلمان بے شمار وجوہ سے مسلمان ہو کر بھی امامت کے فرائض سرانجام نہیں دے سکتا۔ مثلاً داڑھی مبارک ہی کو لیجئے کہ اگر کوئی داڑھی منڈاتا ہے تو اُسے امام مسجد نہیں بنایا جا سکتا اسی طرح کے بے شمار وجوہ ہیں یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ـــــــ چونکہ گنگوہی صاحب نے صحابہ کرام کو کافر کہنا گناہِ کبیرہ میں شمار کیا ہے اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب شخص کے بارے میں جناب گنگوہی صاحب نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں : ـــــــــ

" جو شخص کسی کبیرہ کا مرتکب ہو اُس کی امامت مکروہ تحریمی ہے "[۱]

لیجئے اب تو مطلق حرام بھی نہیں رہی بلکہ حرام کے قریب قریب ہے۔ پہلے فتوے میں صحابہ کی تکفیر کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور اس دوسرے فتوے میں گناہِ کبیرہ کے مرتکب شخص کی امامت مکروہ تحریمی ٹھہری لہذا پہلے فتوے میں بھی جو گنگوہی صاحب نے امامت کو حرام لکھا ہے اُس سے مراد مکروہ تحریمی ہی لیا جائے گا۔

تیسرا سوال :۔ جب ایک مسلمان بھی چند وجوہ سے امام مسجد نہیں بنایا جا سکتا اور گنگوہی صاحب کے مطابق کبیرہ کے مرتکب کی امامت مکروہ تحریمی

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے تو بتایئے فتوے کے اندر بیان کیے گئے جرم کے مطابق کون سی شدت اور سختی باقی رہی؟

دیوبندی اشکل پیچو:۔ قریب ہی ایک اور دیوبندی عالم تشریف رکھتے تھے، فرمانے لگے کہ دراصل کتابت کی غلطی کی وجہ سے لفظ "نہیں" کا اضافہ ہو گیا یعنی اصل عبارت تو اس طرح تھی کہ

"اور وہ اپنے اس گناہِ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہو گا۔" مگر کاتب کی غلطی کی وجہ سے "خارج نہیں ہو گا" کے الفاظ آ گئے۔

ہم نے پھر عرض کیا کہ اگر آپ کے قول کے مطابق جملہ اس طرح مان لیا جائے کہ

"اپنے اس گناہِ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہو گا"

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF THE SUNNAH

تو آپ کے لیے اس سے اور زیادہ مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ سنیے اور جواب دیجیے۔

چوتھا سوال:۔ (ا) پہلی بات یہ کہ گناہِ کبیرہ کے سبب کوئی بھی سنی اہل سنت وجماعت سے خارج نہیں ہوتا۔ اگر گناہِ کبیرہ کے سبب کوئی اہل سنت سے خارج ہو جاتا ہے تو کتبِ معتبرہ سے ثابت کیجئے؟

(ب) دوسری بات یہ کہ اگر واقعی گناہِ کبیرہ کے سبب کوئی سنت وجماعت سے خارج نہیں ہوتا اور آپ بھی اس پر متفق ہیں تو پھر جو یہ کہتا ہے کہ "وہ اپنے اس گناہِ کبیرہ کے سبب سنت وجماعت سے خارج ہو گا" وہ جھوٹا ٹھہرا۔ یعنی گنگوہی صاحب جھوٹے کہلائیں گے اور اگر آپ اُن کو جھوٹا منوانے پر تُل گئے ہیں تو کیا جھوٹ بولنے والا شخص ملعون نہ ہو گا؟

(حاشیہ صفحہ سابقہ) لہ فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۳۶؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(ج) تیسری بات یہ کہ جھوٹ بول کر گناہِ کبیرہ کا مرتکب شخص امام مسجد نہیں بن سکتا۔ بتائیے جنہوں نے گنگوہی صاحب کو امام مسجد بنائے رکھا اُن کی نمازوں کا کیا بنے گا؟

(د) چوتھی بات یہ کہ بالفرض یہ جھوٹ نہیں بلکہ فتویٰ دینے والے کی کم علمی، کم فہمی اور نااہلی ہے تو بتائیے کہ کیا ایسا شخص امام ربانی اور قطب الاقطاب وغیرہ کہلانے کا حق دار ہے؟ گویا یہ القابات بھی صریح جھوٹ ٹھہرے اور جھوٹ گناہِ کبیرہ۔ لہذا گنگوہی صاحب کے فتوے کی زد میں آپ لوگ خود بخود آگئے۔ اب فتویٰ ایک بار پھر ملاحظہ فرما لیجئے اور دیکھئے کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب کون ہوتا ہے؟

ہاں اگر بالغرض [illegible] ہو گئی

WWW.NAFSEISLAM.COM

(س) پانچویں بات یہ کہ گنگوہی صاحب کے فتوے کی عبارت اگر اس طرح تسلیم کر لی جائے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے اور اصل تحریر یوں ہے: ——

"گناہِ کبیرہ کے سبب سُنّت جماعت سے خارج ہوگا۔"

تو پھر یقین فرما لیجئے کہ اس کائنات میں مسلمانوں کی اکثریت سُنّی نہیں بلکہ اکثر اس سے ہاتھ دھوئے بیٹھے ہیں۔ اس لیے کہ ہم میں معصوم تو ہے کوئی نہیں اور ہر کسی سے کسی نہ کسی موقع پر جانے انجانے میں گناہِ کبیرہ ضرور سرزد ہوا ہوگا —— بالغرض کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہو بھی تو کم الکم نشاندہی نہیں ہو سکتی اور اَلنَّادِرُ کَالْمَعْدُوْم کے مصداق اُس کی دلیل نہیں دی جاسکتی۔ تو پھر ذرا اُس آدمی کا نام بتا دیجئے جو گناہِ کبیرہ نہ کرنے کے سبب سُنّت جماعت سے خارج نہیں بلکہ سُنّی مسلمان ہے؟ لہذا آپ کی اس دلیل سے اصلی سُنّی بھی گئے اور آپ کی نام نہاد سُنّیت تو پہلے ہوا میں پرواز ہو گئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دش) چھٹی بات یہ کہ شروع سے آج تک ایک ہی فتویٰ تحریر ہو رہا ہے جس میں "نہ" کا لفظ موجود چلا آرہا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ ایسا نہیں تو پھر وہ نسخہ دکھا کر اپنی سچائی کا ثبوت پیش کر دیجئے (جس نسخے میں اس فتویٰ کے اندر "نہ" کا لفظ موجود نہیں ہے) ورنہ اقرار کر لیجئے کہ ہمارا کہنا صاف جھوٹ ہے اور جھوٹ ہی ازل سے ہماری گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔

بہر حال جھوٹ گناہ کبیرہ ہے اور کبیرہ کا مرتکب ملعون اور لائق امامت نہیں۔ ایسا نسخہ ذرا پیش کر کے دیکھیں تو سہی! دیکھیں پھر آپ کی گردن پر کتنا بوجھ اور پڑ جائے گا ـــــ یعنی کسی کا سُنّی ہونا پھر کیسے ثابت کریں گے ـــــ؟

اب فقط ایک ہی بات رہ جاتی ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ کے موجودہ فتوے ہی کو درست اور صحیح تسلیم کر لیا جائے اور موجودہ علمائے دیوبند گنگوہی صاحب کے اس ارشاد کو اپنے فتووں میں سند بنا کر پیش کیا کریں کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والا شخص کافر نہیں ہوگا بلکہ سُنّی کا سُنّی رہے گا ـــــ یاد رہے کہ ایچ۔ ایم سعید کمپنی کراچی سے جو "فتاویٰ رشیدیہ" کا اشتہار دیا جاتا ہے اُس پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہوتی ہے۔

"آج بھی علمائے کرام (دیوبند) مولانا گنگوہی کے فقہی ارشادات کو بطورِ سند پیش کرتے ہیں ـــــ"

کوئی شیعہ اگر اس گنگوہی فتوے کو "سپاہِ صحابہ" کے سامنے بطورِ سند پیش کر دے تو قبول نہ کرنے کی وجہ بتلائیے۔

پانچواں سوال :۔ اگر موجودہ فتوے کو درست تسلیم کر لیا جائے تو پھر سارے صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر ماننا پڑے گا اس لیے کہ کفر کا فتویٰ ایک طرف تو لوٹ کر ضرور جاتا ہے۔ جب صحابہ کرام کو کافر کہنے والا مسلمان کا مسلمان ہی رہا تو مطلب یہ ہُوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک

۱
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

صحابہ کرام واقعی کافر ہیں (العیاذ باللہ) کیونکہ کفر کا فتویٰ اُسی کی طرف نہیں لوٹتا بلکہ صحابہ کرام پر ہی عائد ہوا۔

(و) یہ فتویٰ درست تسلیم کرنے والا بھی کافر ہوگا یا نہیں ؟

(ب) جس نے یہ فتویٰ دیا ہے آپ کے نزدیک اُس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی ؟

(ج) ایسا فتویٰ دینے والے کو پکا سچا سُنّی و مومن، امام ربانی اور قطبِ عالم کہا جائے یا پرلے درجے کا نااہل ؟ کہ جس کو ابھی تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ صحابہ کی تکفیر سُنّی کرتے ہیں یا رافضی۔

(د) صحابہ کرام کی تکفیر جب آپ (بشمولِ صحابہ) کے نزدیک بھی کفر ہے تو ایسا فتویٰ دینے والے کو جن کو آپ محترم القاب لگا کر عقیدت سے سر جھکانے والوں پر کیا فتویٰ عائد ہوگا ؟

سوال: کفر کی حمایت کفر ہے یا نہیں ؟

نوٹ :۔ یاد رہے کہ مجموعی جواب ہرگز قابلِ قبول نہ ہوگا۔

ایک اور دیوبندی عالم صاحب نے فرمایا کہ آپ بھی بڑے فریبی اور دھوکہ باز ہیں۔ اس لیے کہ جو فتوے ہمارے کام کے ہیں انہیں تو آپ لیتے ہی نہیں۔ بس اپنے فائدے کی جو تحریر نظر آتی ہے کہے جاتے ہیں۔ ہم نے فوراً اُن کے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر زبان بندی کی جسارت کی اور جان کی امان پا کر عرض کیا۔ صاحب! گھبرائیے نہیں۔ ہم فریب اور دھوکہ دینے والوں پر چار حرف بھیجتے ہیں۔ آپ ناحق ناراض ہوتے ہیں تو لیجئے ہم "فتاوٰی رشیدیہ" کے وہ فتوے لے رہے ہیں جنہیں آپ اپنے مطلب اور کام کے بتاتے ہیں۔ اگر ضد، ہٹ دھرمی اور تعصب سے بالاتر ہو کر آپ نے ہمارے کیے گئے تجزیے پر غور فرمایا تو ابھی دُودھ کا دُودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ ویسے ہمارا تجربہ یہ ہے کہ آپ کی عقیدت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رُو برو دُنیا کی ہر معقول سے معقول دلیل بھی بے کار ہے۔
فتاویٰ رشیدیہ میں رافضیوں کے خلاف پہلا فتویٰ یہ ہے :-
سوال :- رافضی تبرائی کے جنازہ کی نماز جو کہ اصحاب ثلاثہ کی شان میں کلمات بے ادبی کہتا ہے پڑھنی چاہیے یا نہیں ؟
جواب :- ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر فرماتے ہیں لہٰذا اس کی صلوٰۃِ جنازہ پڑھنی نہ چاہیے۔"[1]

اب جواب کی حقیقت بغور ملاحظہ فرمائیے۔ پہلی بات یہ کہ سوال کرنے والے نے صرف رافضی نہیں لکھا بلکہ "رافضی تبرائی" لکھا۔ اور جواب میں گنگوہی صاحب فرماتے ہیں "ایسے رافضی کو" یعنی رافضی تبرائی کو۔ مطلب یہ کہ جو رافضی تبرا نہ کرتا ہو۔ اُس کے متعلق نہ یہ فتویٰ ہے اور نہ اتنی شدت۔ اب آپ جواب پڑھ کر یقیناً چونک گئے ہوں گے کہ یہ الفاظ فتویٰ میں کہاں لکھے ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ سوال میں "رافضی تبرائی" کو پڑھیں اور پھر جواب میں لفظ "ایسے" کو سامنے رکھیں۔ ہماری بات از خود برآمد ہو جائیں گی جو رافضی تبرا کرے اور شانِ صحابہ میں زبان بند رکھے اُس کے لیے یہ فتویٰ ہرگز نہیں۔ جبکہ اصل بات یہ ہے کہ رافضی، رافضی ہی ہے چاہے تبرا کرے یا نہ کرے، اُس کے دیگر عقائد تو واضح ہیں۔ رافضی کہتے ہی اُسے ہیں کہ جو عقائد میں غالی ہو۔

دوسرے یہ کہ گنگوہی صاحب نے جو کہا کہ "اکثر علماء کافر فرماتے ہیں" اس سے ثابت ہو گیا کہ رافضی تبرائی جو کہ اصحاب ثلاثہ کی شان

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۵۶۔

نوٹ :- فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۲۵۶ پر تعزیہ داروں اور مرثیہ خوانوں کو فاسق لکھا گیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کی نماز جنازہ ضرور پڑھیں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں بے ادبی کے کلمات کہتا ہو وہ تمام علماء کے نزدیک کافر نہیں بلکہ گنگوہی صاحب کے معتقد کچھ ایسے علماء بھی ہیں جو رافضیوں تبرائیوں کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ تو یہاں گنگوہی صاحب کا فتویٰ مکمل کفر ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ احتیاط کی بناء پر ہے اور الفاظ "صلوٰۃ جنازہ پڑھنی نہ چاہیے" میں نہ چاہیے سے احتیاط ثابت ہے۔ یعنی بہتر ہے کہ نہ پڑھی جائے۔ اس فتوے میں مطلق ممانعت ہرگز ثابت نہیں۔

تیسرے اس بات پر بھی توجہ فرمائیے کہ جناب گنگوہی صاحب کے نزدیک جو علماء رافضیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں وہ یقیناً گنگوہی صاحب ہی کے مسلک کے ہوں گے نہ کہ کوئی بریلوی۔ کیونکہ بریلوی اُن کے یا آپ لوگوں کے نزدیک عالم ہیں ہی کب ؟

۴۔ چھٹا سوال یاد رکھنا چاہیے جن علماء کے بارے میں گنگوہی صاحب کا خیال ہے کہ وہ رافضی تبرائی کو کافر نہیں کہتے "وہ علماء ایک رافضی تبرائی کو کافر نہ کہہ کر کون سے فتوے کی زد میں آئے ؟ (خیال رہے کہ غالی شیعہ ہی کو رافضی کہا جاتا ہے)

(ب) اگر یہ کہا جائے کہ گنگوہی صاحب خود تو اُنہیں علماء کے فتوے پر عمل کر رہے ہیں اور نماز جنازہ پڑھنے سے منع کر رہے ہیں جو رافضی تبرائی کو کافر سمجھتے ہیں لہٰذا گنگوہی صاحب بھی اُنہیں کافر ہی سمجھتے ہیں۔ تو ہم کہیں گے کہ گنگوہی صاحب کا یہ فتویٰ محض احتیاط کی بناء پر ہے اور اُنہوں نے اس میں اپنا ذاتی عقیدہ ہرگز بیان نہیں کیا بلکہ ساری بات "اکثر علماء" کہہ کر اُن کے سر مڑھ دی ہے۔ اور اگر اسے اُن کا ذاتی خیال بھی سمجھ لیا جائے تب بھی رافضیوں کی تکفیر نہ کرنے والوں کو بھی تو وہ مسلمان بلکہ عالم سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے[1] ؟

---

[1] الحمد للہ! کہ شیعہ مناظر تاج الدین حیدری کو ہم نے (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور پھر رافضی تو اپنے عقیدہ میں بھی سخت غلو کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اصحاب ثلاثہ کی شان میں بے ادبی کرتا ہے بلکہ انہیں کافر و منافق سمجھتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو منافقہ کہتے ہیں جیسا کہ شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکو نے اپنی کتاب "تجلیاتِ صداقت" میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کو منافقہ لکھا ہے۔ اور منافقوں کی سزا تو کافر سے بھی زیادہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ رافضی اصحاب ثلاثہ اور اُم المومنین کو کفار سے بھی پہلے درجے کا سزاوار جانتا ہے۔ رافضی حضرت علی کرم اللہ وجہہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) لیسے ہی پوائنٹ پر گرفت میں لیا تھا کہ اُنکے جو علماء موجودہ قرآن مجید کو صحیح و سالم اور غیر محرف نہیں مانتے بلکہ اسمیں تغیر و تبدل اور ایات کی کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا جھنگوی صاحب کے نزدیک وہ علماء بھی اُن کیلئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ قرآن کریم کو نامکمل اور تحریف شدہ ماننے والا جب مسلمان ہی نہیں تو اُس کو نہ صرف مسلمان بلکہ اپنے مذہب کا امام تک مانا جاتے تو یہ عقیدت مند کس کھاتے میں گے؟ جہدری صاحب نے انکے بارے میں فقط اتنا کہا تھا کہ "مولانا یہ عقیدہ گمراہی ہے" تو ہم نے حیرت سے کہا کہ گمراہی یا کفر؟ بات واضح کریں بلکہ لکھ کر دیں۔ یہ وہ مقام تھا جہاں ایک شیعہ نے اُٹھ کر کہا کہ مولانا صاحب! اس نے آپ کو ایسی لائن پر لگا دیا ہے کہ آخر میں آپ کا کفر ثابت ہو جائے گا۔ خود جہدری صاحب زندہ ہیں، گواہ سب کے سب موجود ہیں تو پھر جان بوجھ کر ان لوگوں نے گفتگو کی فضا خراب کر دی۔ تو ہمارا یہ بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب موجودہ انبیاء و صحابہؓ کے نزدیک رافضی مطلق کافر ہے تو پھر وہ علماء بتایئے جو رافضی کو کافر نہیں کہتے اور جھنگوی صاحب ایسے علماء کا احترام کر کے کہاں پہنچے؟ (حاشیہ صفحہ موجودہ) لہ یاد رہے کہ ہماری خط و کتابت شیعہ عالم محمد حسین ڈھکو (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکریم کو سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل و برتر جانتا ہے وہ قرآنِ مجید کو صحابہ کرام کے جمع کرنے کی وجہ سے نامکمل مانتا ہے کہ صحابہ کرام نے اس میں کمی بیشی اور گڑبڑ کر دی ہے۔

رافضی کا عقیدۂ رجعت بھی مشہور و معروف ہے۔ وہ عقیدہ یہ ہے کہ اس دُنیا میں ایک بار پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی اور حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین زندہ ہوں گے اور حضرت عائشہ اور اصحاب ثلاثہ کو قبروں سے نکال کر چن چن کر سزا دیں گے اور خوب ذلیل و رُسوا کریں گے۔

یہ تو شیعہ صاحبان سمجھتے ہوں گے کہ قرآن نے جسے مومنوں کی مولیٰ کہا ہے ایسے اکابر امت یعنی حضرت علی المرتضیٰ خیبر یا مولا مشکل کشا یعنی حضرت علی کو یہ آیت یاد نہ ہوگی یا نہ ہوگی۔ بظاہر تو شیعہ مجبور ہیں نہیں کہہ سکتے دل میں شاید عقیدہ رکھتے ہوں کہ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ یعنی مومنوں کی ماؤں والی آیت بھی کسی صحابی نے اپنے پلے سے ڈال دی ہوگی۔

ویسے یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ متعصب شیعہ مصنف عبدالکریم نے اپنی کتاب "ہزار تمہاری دس ہماری" میں لکھا ہے کہ سُنّی

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) سے بچی رہی۔ انہوں نے بھی قرآن کریم کو نامکمل اور محرف شدہ ماننے والے علماء پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ بلکہ اُن کا احترام کرتے ہیں۔ اُن کی یہ تحریر ہمارے پاس موجود ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ ان لوگوں کے نزدیک چاہے قرآن کو مکمل مانا جائے تب بھی مسلمان اور نامکمل مانا جائے تب بھی مسلمان کا مسلمان ہی رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو قرآن مانتے ہیں وہ درحقیقت خود نامکمل قرآن مانتے ہیں کیونکہ ہمارا جو قرآن امام مہدی لے کر آئیں گے اُس میں ہمارے ملک پاکستان کا ذکر بھی موجود ہے جبکہ سُنیوں کے قرآن میں پاکستان کا کہیں ذکر نہیں۔

ہاں تو رافضی جب ایسے ایسے عقائد کا مالک ہو تو ان کے عقائد کی موجودگی میں گنگوہی صاحب کا معتقد جو عالم اُسے کافر نہ کہے تو کس فتوے کی زد میں آئے گا؟ اور ایسے علماء کو احتراماً علماء لکھنا، سمجھنا علمیت ہے یا پرلے درجے کی جاہلیت؟ ان سب پر توبہ ضروری ہوئی یا نہ؟

(یہ ہمارے چھٹے سوال کی جرح کا سوال ختم ہوا)

(ج) شاید آپ اس طرح نہ سمجھیں۔ ہم یہاں مرزائیوں کا ذکر کر کے گنگوہی صاحب کے فتوے کو دوپہر کے اُجالے میں لے آتے ہیں۔

سوال: مرزائی کے جنازہ کی نماز جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا نبی مانتا ہے پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: ایسے مرزائی قادیانی کو اکثر علماء کافر فرماتے ہیں لہٰذا اُس کی صلوٰۃ جنازہ پڑھنی نہ چاہیے۔

اب تو آنکھیں کھل گئی ہوں گی کہ فتوے میں مرزائی قادیانی کو مطلق کافر نہیں کہا جا رہا بلکہ چند علماء ایسے بھی ہیں جو مرزائیوں کو کافر نہیں کہتے تو اب "سپاہِ صحابہ" والے بتائیں کہ اگر رافضی اور مرزائی کے کفر میں کوئی فرق نہیں تو پھر جو علماء ان دونوں کو مسلمان سمجھیں اور تکفیر نہ کریں وہ خود بھی مسلمان رہیں گے یا کافر ہو جائیں گے؟ اور اگر وہ تکفیر نہ کر کے کافر ہو گئے تو اُن کو مسلمان علماء میں شمار کرنے والا کون ہوا؟

امام ربانی، قطبِ عالم یا ....؟

یہاں ہمیں اچانک خیال آگیا ہے کہ اب بھی اکابر کی عقیدت کسی زبان سے یہ کہلوا سکتی ہے کہ گنگوہی صاحب تو مرزا غلام احمد کے جھوٹے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دعویٔ نبوت سے قبل ہی رخصت ہو گئے تھے اور باقی ان کے زمانے کے علماء بھی شاید سب کے سب مر کھپ گئے ہوں جن کا ذکر انہوں نے فتوے میں کیا ہے۔ تو جواباً عرض ہے کہ ہم نے زمانہ نہیں دیکھنا بلکہ عقیدہ دیکھنا ہے۔ جس طرح "سپاہ صحابہ" والے نعرہ لگاتے ہیں کہ رافضی اور مرزائی کے کفر میں کوئی فرق نہیں اسی طرح وہ یقیناً یہ نعرہ بھی لگا سکتے ہیں کہ رافضی اور مسیلمہ کذاب کے کفر میں کوئی فرق نہیں۔ تو کسی کا کفر اور اسلام عقیدے سے وابستہ ہوتا ہے زمانے سے نہیں۔ ہم نے جو سوال و جواب میں مرزائی کی مثال دی ہے وہ اسی لیے دی ہے کہ ایسے عقیدے کے مالک کو آپ کس طرح مسلمان سمجھیں گے اور سوچیں کہ گنگوہی صاحب کے ہم مسلک نجدی علماء انہیں کیوں کر مسلمان سمجھتے رہے اور گنگوہی صاحب ایسے وہابی علماء ان کا کیونکر احترام کرتے رہے۔

"فتاویٰ رشیدیہ" میں رافضیوں کے خلاف دوسرا بھرپور فتویٰ یہ ہے:

سوال:۔ جو عورت سُنیہ رافضی کے تحت میں بعد ظہور رفض کے بخوشی خاطر رہ چکی ہو، پھر رفض یا دوسری شئے کو حیلہ قرار دے کر بلا طلاق علیحدہ ہو جائے اور سُنی سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح بلا طلاق شیعہ کے کیا حکم رکھتا ہے اور اولاد سُنی کی اگر رافضی ہو جاوے تو پدر سُنی کے ترکہ سے محروم الارث ہو گئی یا نہیں؟

جواب:۔ جس کے نزدیک رافضی کافر ہے وہ فتویٰ اوّل سے ہی بطلان نکاح کا دیتا ہے اس میں اختیار زوجہ کا کیا اعتبار ہے۔ پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت کر کے نکاح دوسرے سے کر سکتی ہے اور جو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ نکاح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اوّل صحیح ہو چکا ہے اور بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم علیٰ ہٰذا۔ رافضی اولادِ سُنی کو ترکہ سُنی سے نہ ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم [1]

ہم نے جس دیوبندی سے بات کی اُس نے فوراً گنگوہی صاحب کی صفائی اسی فتوے سے پیش کی کہ دیکھیے! انہوں نے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا ہے کہ "بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔" یعنی رافضی کو کافر سمجھتا ہوں۔ مگر افسوس کہ پورے فتوے پر غور نہیں فرمایا جاتا۔ بس اپنے مطلب کا ایک ٹکڑا لیا اور آسمان سر پر اُٹھا لیا جیسے واقعی جواب ہو گیا۔

ہمارا اصول یہ ہے کہ پوری عبارت لیجئے۔ سیاق و سباق دیکھ کر پھر فیصلہ کیجئے۔ جیسا کہ ہم نے تحریر ہٰذا میں "براہین قاطعہ" کا سیاق و سباق دیکھ کر علمائے اہلسنت نے اُن پر فتویٰ دیا۔

لیجئے ہمارے سوالات اور پھر پڑھیے انصاف کی کوئی رمق آپ میں موجود ہو تو جواب دیجئے:

ساتواں سوال :۔ (ا) بتائیں کہ رافضی مطلق کافر ہے یا نہیں ——؟

(ب) رافضی کے کفر میں جو شک کرلے اور کافر نہ کہے بلکہ مسلمان ہی کہے وہ کون ہے؟

(ج) اگر رافضی ہر طرح سے مطلق کافر ہے تو پھر گنگوہی صاحب کی اس تحریر کا مطلب بتلایئے۔

"جو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک یہ امر (یعنی سُنی عورت کا رافضی خاوند سے علیحدہ ہونا) ہرگز درست نہیں۔"

[1] فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۴۵۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کیا یہ فتویٰ بھی گنگوہی صاحب کا نہیں؟

(۵) اُن علماء کی نشاندہی کیجیے جو رافضیوں کو محض فاسق کہتے ہیں۔ گنگوہی صاحب جنہیں "علماء" کہہ رہے ہیں وہ یقیناً اُن کے ہم مسلک ہی ہو سکتے ہیں۔ بریلوی تو اُن کے نزدیک بدعتی اور مشرک ہیں۔

فتوے کو ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیں تاکہ ہمارا تبصرہ آپ کے دل و دماغ میں اُتر جائے۔

دیکھیے فتوے کے تین حصّے ہیں۔ تینوں حُکم گنگوہی صاحب کے اپنے ہیں۔

پہلا حصّہ:۔ "جس کے نزدیک رافضی کافر ہے"۔ ان الفاظ سے پتہ چلا کہ گنگوہی صاحب کے ہم مسلک تمام علماء رافضیوں کو کافر نہیں کہتے۔ اسی لیے گنگوہی صاحب نے الفاظ "جس کے نزدیک" استعمال کیے ہیں۔ اور گنگوہی صاحب کا یہ کہنا کہ "بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ میں بھی رافضیوں کو کافر سمجھتا ہوں۔

دوسرا حصّہ:۔ "اور جو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں"۔ بتائیے کیا یہ فتویٰ بھی گنگوہی صاحب کا نہیں۔ فتوے کے اس حصّے سے گنگوہی صاحب کا یہ کہنا کہ "بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے" ایک قسم کا رد ہو گیا۔ کیونکہ آپ کے قطبِ ربّانی کا فرمان یہ بھی ہو گیا کہ میرے ہم عقیدہ و ہم مسلک علماء کہ جن کا میں تہہ دل سے احترام کرتا ہوں اور اُنہیں کے فتووں پر عمل خود بھی کرتا ہوں، اُنہیں اپنے رہبر و راہنما جانتا ہوں اور اُن کی عبارتوں کو بطورِ سند پیش کرتا ہوں، ایسے بھی ہیں جو رافضی کو کافر نہیں بلکہ فاسق کہتے ہیں لہذا اُنہیں چاہیے کہ وہ نکاح کے باطل ہونے کا حکم ہرگز نہ دیں بلکہ سُنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے رہنے دیں کہ دونوں مسلمان ہیں اور نکاح صحیح ہے۔ چونکہ گنگوہی صاحب کے نزدیک رافضی کے کُفر میں اُن کے ہم مسلک علماء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا اختلاف ہے جیسا کہ ثابت ہو گیا ہے اور مزید عبارات بھی آرہی ہیں اس لیے "سپاہ صحابہ" والے رافضی کے بارے میں مطلق کفر کا حکم نہیں لگا سکتے اور گنگوہی صاحب کے فتوے کی روشنی میں نہ یہ اجماعی حکم کہہ سکتے ہیں۔ ورنہ گنگوہی صاحب تو بہر صورت ہر طرح سے اُن کے اپنے فتوے کی زد میں بُری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ تو رافضی کے فاسق ہونے کا فتویٰ بھی گنگوہی صاحب کا اپنا ہے۔ مزید وضاحت سے قبل تیسرا حصّہ بھی دیکھ لیں۔

تیسرا حصّہ :۔ فتوے کا تیسرا حصّہ آخری سطریں ہیں کہ سُنّی باپ کی رافضی اولاد کو ترکہ نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ رافضی گنگوہی صاحب کے مذہب کا قائل ہے۔ اور مسلمان باپ کی کافر اولاد کو ترکہ نہیں ملا کرتا۔ ہم نے مکمل دیانتداری سے جو کچھ فتوے کی عبارت سے برآمد ہو رہا تھا مقصد و مطلب آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ "بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔" اور سُنّی ترکہ سے رافضی کو کچھ نہ ملے گا، الفاظ پر کوئی دیو بندی جتنا بھی اُچھلے کودے اور شور مچائے سب کا سب بیکار ہے۔ باوجود اقرار کے یہ فتویٰ سود مند نہیں۔ اِس فتوے کے دونوں رُخ کہ رافضی کافر ہے اور رافضی کافر نہیں بلکہ فاسق ہے اس طرح چمک دمک رہے ہیں جس طرح کہ دوپہر کے وقت سورج۔ اب ہم مثال پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اس مثال میں سوال وجواب دونوں ہیں۔ اختصاراً عرض کیے جاتے ہیں۔

سوال :۔ جو عورت سُنّیہ قادیانی مرد کے نکاح میں رہ چکی ہو پھر مرزائیت یا کسی دوسری شئے کو حیلہ قرار دے کر بلا طلاق علیحدہ ہو جائے اور سُنّی مرد سے نکاح کر لے تو یہ نکاح بلا طلاق مرزائی قادیانی کے کیا حکم رکھتا ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: جس (دیوبندی عالم) کے نزدیک مرزائی قادیانی کافر ہے وہ فتویٰ اوّل سے ہی بطلان نکاح کا دیتا ہے اور جو (دیوبندی عالم) مرزائی قادیانی کو فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ نکاح اوّل صحیح ہو چکا ہے اور بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔

"سپاہِ صحابہ" کے نزدیک جب قادیانی اور رافضی کے کفر میں کوئی فرق نہیں تو پھر وہ سوچ سمجھ کر بتائیں کہ گنگوہی صاحب کے محترم علماء کس کھاتے میں جائیں گے جو رافضیوں کو صرف فاسق یعنی مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اور گنگوہی صاحب ایسے علماء کو اپنا رہبر و راہنما مان کر کون سے فتوے کی زد میں آئیں گے؟

آج کے شیعہ بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن کو مکمل مانتے ہیں۔ مگر دوسری طرف اُن علماء کا بھرپور احترام کرتے ہیں اور انہیں اپنا امام مانتے ہیں جنہوں نے قرآن کو تحریف شدہ و نامکمل لکھا۔ جب قرآن کو نامکمل ماننا کفر ہے تو پھر ایسے عقیدہ کا مالک کافر ہوا۔ جو کافر کو اپنا رہبر و راہنما مانے اور رحمۃ اللہ علیہ لکھے وہ کون ہوا؟

جب آپ رافضی کو مطلق کافر کہتے ہیں اور قادیانی کی طرح پکا کافر بلکہ دُنیا کا بدترین کافر کہتے ہیں تو جو علماء ان کی تکفیر نہیں کرتے وہ کافر ہوئے اور ایسے کافر علماء کو رہبر و راہنما ماننا، اُن کی عبارات کو بطور سند پیش کرنا اور احتراماً انہیں علماء لکھ کر فتوے دینا وغیرہ جب گنگوہی صاحب سے ثابت ہو گیا تو فرمائیے کہ جناب گنگوہی صاحب کہاں جا پہنچے ——— ؟

دیکھئے نا! ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب اور ضیاء القاسمی صاحب دونوں دیوبندی عالم ہیں اگر فاروقی صاحب لکھیں کہ میرے نزدیک رافضی کافر ہے لہٰذا سُنّی عورت کا نکاح کسی رافضی مرد سے ہرگز نہ کیا جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(اور اپنے فتوے میں ساتھ یہ بھی لکھیں کہ) البتہ جناب ضیاء القاسمی صاحب کے نزدیک چونکہ رافضی فاسق ہیں اور فاسق مسلمان ہی ہوتا ہے اس لیے ضیاء القاسمی صاحب سُنی عورت کا نکاح رافضی مرد سے بے شک کر دیں وہ صحیح ہو گا۔ ہاں میں نکاح نہیں پڑھ سکتا کہ میرے نزدیک رافضی کافر ہیں۔

"سپاہِ صحابہ" والے خوب سوچ سمجھ کر بتائیں کہ فاروقی صاحب کے اس عقیدے کی کیا حیثیت باقی رہی کہ میں رافضی کو کافر ہی سمجھتا ہوں۔

کیا اب بھی کوئی دیوبندی اپنی اندھی عقیدت کے باعث گنگوہی صاحب کی صفائی میں یہ کہہ سکتا ہے "کہ بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے"؟

جنہیں آفاقی حقیقتوں اور سچائیوں کا انکار ہے وہ ہمارے دلائل کو بھی کسی خاطر میں لا نہیں سکتے انہوں نے تو ہمیں بریلوی ہونے کا طعنہ دینا ہے اور کہنا ہے کہ یہ سب دھوکہ، تعصب، فریب، دجل اور تلبیس ہے بہرحال جن کا نصیب کالا ہے پھر بھی کالا ہی رہے گا۔ البتہ شاید "رَل گڈ" یعنی ڈانواں ڈول قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کو کچھ سوچنے اور حقائق کی تہہ تک پہنچنے کا راستہ مل جائے۔ اور وہ اپنا عقیدہ و ایمان بچا کر لے جائیں۔ اس دَور میں اپنا ایمان بچا لینا ہی سب سے مشکل مرحلہ ہے ـــــــ۔

یہیں ہم مسلکِ دیوبند کے ایک اور اہم ستون کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ستون وہی ہیں جن کا مقام و مرتبہ پچھلی سطور میں بتایا جا چکا ہے۔ جی ہاں! یہ ہیں دیوبندی حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بقول مصنف "جامع المجددین" "ختمِ نبوت کے ناگزیر تکمیے۔ جنہوں نے قادیانی کی کتب سے بھرپور استفادہ فرمایا اور سات آٹھ کتب سے بلا حوالہ کتب اور نام چوری چوری صفحے در صفحے اپنی کتاب "احکامِ اسلام عقل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

نظر میں؟ درج کر ڈالیے۔ تھانوی صاحب زندہ ہوتے تو ہم ضرور کہتے

ع۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

رافضیوں کے متعلق ان کے پاس ایک فتویٰ آیا۔ سوال و جواب دونوں ملاحظہ فرمائیے۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سُنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ سُنی و شیعہ کا تفریق مذہب کے باعث نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:- نکاح منعقد ہو گیا لہٰذا اب الاولاد ثابت النسب ہے اور صحبت حلال ہے[۱]

اور اسی جلد ۲ کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے کہ شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔

سوالات سے قبل ہم ضمناً اکابر علمائے دیوبند کے چند اور فتوے درج کرتے ہیں۔ بانیٔ دار العلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب جنہیں دیوبندی امام الکبیر اور حجۃ الاسلام والمسلمین کہتے ہیں اور جنہوں نے تحذیر الناس میں صریحاً تحریر کیا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا، جو اپنی وفات کے برسوں بعد جسدِ عنصری کے ساتھ دار العلوم دیوبند میں تشریف لائے کیونکہ وہاں مدرسین میں جھگڑا کھڑا ہو گیا تھا چنانچہ "امام الکبیر جسدِ عنصری کے ساتھ آئے اور مولوی رفیع الدین سے کہا کہ مولوی محمود الحسن سے

[۱] امداد الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com https://ataunnabi.blogspot.com/

کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔

قبر میں پڑے پڑے مدرسے کے جھگڑے کو علمِ غیب سے جانتے اور جسدِ عنصری کے ساتھ آکر نصرت و مدد کرنے کی تصدیق اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب "ارواحِ ثلاثہ" میں دیکھیے۔ اور جس دیوبندی کو یہ حوالہ نہ ملے وہ ہم سے رابطہ قائم کرے ؂۱

تو ان نانوتوی صاحب کی سوانح عمری مرتب کرنیوالے مولوی مناظر احسن گیلانی صاحب ہیں، جو خود بھی بازارِ دیوبند کے چمکتے دمکتے سکے ہیں کوئی کھوٹا پیسہ نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانئ مدرسہ دیوبند نے شیعہ سے کہا کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سُنّی ہوں۔ اصولِ نماز الگ الگ ہیں آپ کے جنازے کی [illegible] جائز کب ہوگی؟ شیعوں نے عرض کیا کہ حضرت! بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے آپ نماز جنازہ پڑھا ہی دیں۔ (نانوتوی صاحب) نے اُن کے اصرار پر منظور فرمالیا اور جنازہ پر پہنچ گئے۔۔۔۔ نماز کیلئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی۔" ؂۲

اجمیر کے مولوی محمد یعقوب صاحب دیوبندی کے متعلق تھانوی صاحب

؂۱ "ارواحِ ثلاثہ" میں درج اس واقعہ کو علمائے دیوبند کے نام بدل کر علمائے بریلوی کے ناموں کے ساتھ ایک دیوبندی عالم کے سامنے پیش کیا گیا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ، حضرت جی نے فوراً شرک کا فتویٰ صادر فرمایا۔ اُسی وقت کتاب کھول کر سامنے کر دی۔ مولوی صاحب اپنے اکابر کے نام دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ قوتِ گویائی جواب دینے والی تھی کہ مُنہ سے نکل ہی آیا "یہ کتاب جعلی ہے۔"

؂۲ حاشیہ سوانح قاسمی جلد ۲ صفحہ ۱۷؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لکھتے ہیں :۔

"ایک درخت کے نیچے سے تعزیہ کے گزرنے پر شیعی صاحبان اور ہندوؤں میں جھگڑا ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت مولانا (یعقوب صاحب) نے سن کر فرمایا۔ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے لہٰذا اہل تعزیہ کی نصرت کرنی چاہیے۔" سلہ

ان واقعات سے ثابت ہو گیا کہ رافضیوں کی تکفیر نہ کرنے والے علماء مسلک دیوبند سے ہی وابستہ ہیں سکے بقول گنگوہی صاحب کا پھر ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔ اُس کے بعد ہمارے سوالات۔ فتوے کے دونوں حصے دیکھیے۔

سوال :۔ جو شخص کہ حضرت مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کو کافر اور مردود کہتا ہے تو وہ شخص خود کافر ہے یا فاسق۔ اگر وہ کافر ہے اسکے ساتھ معاملہ کفار کا سا کرنا چاہیے یا نہیں ۔ ۔ ۔ الخ

جواب :۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب کو جو لوگ کافر کہتے ہیں بتاویل کہتے ہیں اگرچہ وہ تاویل ان کی غلط ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کو (جو اسمٰعیل کو کافر کہتے ہیں) کافر کہنا اور معاملہ کفار کا سا کرنا چاہیے جیسا کہ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے۔ حالانکہ وہ شیخین و صحابہ کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو کافر کہتے ہیں۔ پس جب بسبب تاویل باطل کے ان کے کفر سے بھی آئمہ نے تحاشی کی تو مولوی محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کو بطریق اولیٰ کافر نہ کہنا چاہیے۔" سلہ

ہمارے دعوے کی پھر تصدیق ہو گئی کہ گنگوہی صاحب کی نظر میں ایسے ہم مسلک علماء موجود ہیں جو رافضیوں کی تکفیر نہیں کرتے باوجود یہ جاننے کے کہ اُن کے عقیدے کے مطابق خلفاء ثلاثہ مومن نہیں۔ اور گنگوہی صاحب

سلہ الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۹ سلہ فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۱۴۶، ۱۴۵۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے اُن علماء کو آئمہ کا درجہ دیا ہے۔ اس فتوے سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ باطل وفاسد تاویل کے سبب اصحاب ثلاثہ اور حضرت علی کو کافر کہنے والے کافر نہیں۔ کیونکہ گنگوہی صاحب کے ہم مسلک آئمہ انہیں کافر قرار نہیں دیتے رہے۔

نکتہ: مولوی اسمٰعیل صاحب سے متعلق جواب میں گنگوہی صاحب نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک روافض دوسرے خوارج (یعنی شیعہ اور خارجی) پھر بالترتیب گنگوہی صاحب نے دونوں گروہوں کا عقیدہ بھی بیان کیا ہے۔ رافضیوں کا عقیدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ خلفاء ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں۔ خوارج کا عقیدہ یہ بیان کیا ہے کہ وہ حضرت علی کو کافر کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) تو ملاحظہ فرمائیے کہ جہاں گنگوہی صاحب نے رافضیوں کی تکفیر نہیں کی وہاں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ خوارج جو حضرت علی کو کافر کہتے ہیں اور وہ بھی گنگوہی صاحب کی زبانی

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
DARUL SUNNAH ...

پہلا نکتہ یہ کہ اس فتوے نے گنگوہی صاحب کے اُس فتوے کی تصدیق کر دی جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "کسی بھی صحابی کی تکفیر کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔"

دوسرا نکتہ یہ کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا گروہ بقول "المہند علی المفند" خارجیوں کا ایک گروہ تھا۔ علامہ شامی حنفی کے حوالے سے اکابر علماء دیوبند (مولوی خلیل احمد سہارنپوری، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی محمود الحسن وغیرھم بے شمار مولویوں) نے اس کتاب میں درج شدہ اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا گروہ خارجی گروہ تھا اور وہ سلف صالحین کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ یہ گروہ خارجی ہے۔ سلف صالحین یعنی حضرت علی وغیرہ کی معاذ اللہ تکفیر کرتا ہے اور اسی گروہ کے متعلق گنگوہی صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ میں یہ ہیبت ناک فتویٰ دیا ہے کہ محمد ابن عبدالوہاب ایک اچھا آدمی تھا، اُس کے عقائد عمدہ تھے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

وہ شرک و بدعت سے روکنے والا تھا۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔
ہمارا نکتہ آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ خارجی مولا علی مشکل کشا کو جس پہ تمام اُمتِ مسلمہ اپنی نمازوں میں درود بھیجتی ہے، کو ایمان سے خارج قرار دے کر خود کائنات کے سب سے بڑے مومن بنے بیٹھے ہیں اور گنگوہی صاحب ان کی تعریفوں کے انبار لگا رہے ہیں۔ گویا حضرت علی کی تکفیر گنگوہی صاحب کے نزدیک بڑا عمدہ عقیدہ ہے۔
آمدم بر سرِ مطلب: اب ذرا تھانوی صاحب کا شیعہ مرد سے سُنی عورت کے نکاح کا جائز کرنا۔ نانوتوی صاحب کا شیعہ میت کی نماز جنازہ پڑھانا، اہلِ تعزیہ کی نصرت اور شیعہ کے ذبیحہ کا حلال ہونا نیز گنگوہی صاحب کے روافض و خوارج کی تکفیر نہ کرنے والے فتوے [illegible]
آٹھواں سوال: (الف) امداد الفتاویٰ کے مطابق سُنی عورت کا نکاح شیعہ مرد سے منعقد ہو گیا یا نہیں؟
(ب) تھانوی صاحب کے بقول اولاد ثابت النسب ہوگی یا ولد الزنا؟
(ج) قاسم نانوتوی صاحب نے جو شیعوں کی نماز جنازہ پڑھائی تو میت کو مسلمان سمجھ کر پڑھائی گئی یا کافر کے لیے مغفرت کی دعا طلب کرتے ہے؟
(د) مولوی محمد یعقوب صاحب دیوبندی نے جو شیعوں اور ہندوؤں کو کفر و اسلام کا جھگڑا قرار دیا یہ درست ہے یا غلط؟
(ہ) تھانوی صاحب نے امداد الفتاویٰ میں جو شیعہ کے ذبیحہ کو حلال لکھا ہے۔ بتائیے شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟
(و) اہلِ تعزیہ شیعہ ہیں یا کوئی اور۔ ان کی نصرت کا حکم دینا قرآن و سنت کی رُو سے درست ہے یا غلط؟
(ز) مولوی رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق جو شخص اصحابِ ثلاثہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور حضرت علی کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جائے گا یا نہیں ؟

(ص) اگر نہیں ہوگا تو دلیل لائیے ؟

(ط) اور اگر کافر ہو جائے گا تو اس کو کافر نہ کہنے والے پر کیا فتویٰ عائد ہوگا ؟

(ع) اُن علماء کے نام بتائیے جن کا ذکر گنگوہی صاحب نے آئمہ کہہ کر کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ روافض و خوارج کی تکفیر نہیں کرتے۔

(ف) اگر آپ ایسے علماء کا نام بتلانے کے درپے ہوں کہ جنہوں نے روافض کی تکفیر نہیں کی تو آپ کا روافض پر فتویٰ کفر غلط اور آپ کا عقیدہ پھر اُن علماء و آئمہ مع گنگوہی صاحب کے خلاف ٹھہرے گا۔ اور اگر آپ کا روافض پر فتویٰ کفر لگا تو اُن علماء اور گنگوہی صاحب کے بارے میں فیصلہ کیجئے کہ جنہوں نے ... کو کافر نہیں دیا۔ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ کو ذہن میں رکھ کر اپنا فیصلہ صادر فرمائیے۔

دروغ گو را حافظ نباشد

ویسے تو دیوبندیوں کا ہر عقیدہ تضادات کا مجموعہ ہے۔ پانچ دس کتابیں پڑھیے کہیں کچھ لکھا ہوگا کہیں کچھ۔ لیکن گنگوہی صاحب کا یہ تضاد بھی بڑا عجب ہے کہ رافضی تبرائی کے جنازہ والے فتوے میں کہا۔

"ایسے رافضی کو اکثر علماء کافر فرماتے ہیں۔"

جبکہ مولوی اسمٰعیل کو کافر کہنے والے فتوے میں لکھا:۔

"جیسا کہ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے۔"

یعنی ایک فتوے میں یہ ہے کہ بہت سے علماء رافضیوں کو کافر کہتے ہیں اور دوسرے فتوے میں بہت سے علماء رافضیوں کو کافر نہیں کہتے۔ یہ ہیں وہ دیوبندی فتوے جنہیں فقہ حنفی کے انمول خزانے کہا گیا ہے (تأمل) اور یہ ہے وہ تبحر علمی جسے جناب مولوی انور شاہ صاحب کشمیری بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سراہتے تھے (دیباچہ فتاویٰ رشیدیہ)

دوسرا تماشہ یہ بھی دیکھیے[1] کہ اس فتوے میں گنگوہی صاحب نے کہا کہ مولوی اسمٰعیل کو کافر کہنے والے کی تکفیر درست نہیں لیکن دوسرے فتوے میں کہا:-

"ایسے (شاہ اسمٰعیل جیسے) مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے[2]۔"

فتویٰ نویسی کا یہ "عمدہ معیار" ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکے گا۔

اور ہاں! کیا "سپاہ صحابہ" والے یہ بات قبول کرلیں گے کہ جو رافضی کسی تاویل سے خلفاء ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں اُن کو کافر نہ کہا جائے اگرچہ تاویل بھی باطل ہو ——

ایک اور فتویٰ: گنگوہی صاحب کے اُس فتوے کو ذہن میں رکھیے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا سنت والجماعت سے خارج نہیں ہوتا اور اس فتوے کو بھی ملاحظہ کیجیے جس میں یہ کہا کہ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے۔ اور اب پھر فتویٰ درج ذیل بغور آنکھیں کھول کر ملاحظہ فرمائیے۔

"جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں اُن کے نزدیک تو اُس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں اُن کے نزدیک اُن کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ (یعنی مسلمانوں کی طرح) ہونی چاہیے اور بندہ بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔"[2]

پہلے دو اور اس تیسرے فتوے کی روشنی میں گنگوہی صاحب کے اُس دوغلے فتوے کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ "بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے"؟ یعنی رافضی تبرائی کو کافر سمجھتا ہوں۔

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۳ — [2] ایضاً صفحہ ۲۶۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہماری یہ بات سُن کر فوراً ایک دیوبندی کے کان کھڑے ہوگئے۔ فرمایا کہ اس فتوے میں دراصل شیعہ سے مراد تفضیلیہ ہیں جو حضرت علی کو خلفاءِ ثلاثہ پر فوقیت دیتے ہیں اور ایسے عقیدہ والے کو احمد رضا خاں بریلوی نے بھی صرف گمراہ لکھا کافر نہیں لکھا۔ تو گنگوہی صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں ایسے شیعہ تفضیلیہ کو کافر نہیں کہتا۔

دیوبندی سپوت نے فاتحانہ نگاہوں سے ہماری طرف دیکھا کہ جیسے اُس کی اس دلیل سے گنگوہی صاحب کی بدعقیدگی خوش عقیدگی میں تبدیل ہو جائے گی مگر ذلت جس کا مقدر ہو چکی ہو اُسے کون بچائے۔

ہم نے عرض کیا کہ فتوے کی پہلی سطر ہی میں آپ کی دلیل کا گلا کاٹنے کے لیے گنگوہی صاحب نے چپکے سے خنجر چھپا کر رکھ دیا ہے ڈوب جانے کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

"جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے۔"

اس جملے سے یہ ثابت ہوا کہ بات تفضیلیہ کی نہیں بلکہ کٹر شیعہ رافضی کی ہو رہی ہے کہ جس کو لوگ مطلقاً کافر سمجھتے ہیں تبھی تو نہ تجہیز و تکفین کا لکھا اور نہ نماز جنازہ کا۔ بلکہ ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کھود کر دبا دو۔ اور اس بات کے لیے تو دلیل کی ضرورت ہی نہیں کہ کہیں محض تفضیلیہ کو بھی کافر سمجھا جاتا ہو۔ رُوئے زمین پر کہیں بھی ایسا نہیں۔ جبکہ گنگوہی صاحب کا کہنا یہ ہے کہ "جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں" یعنی ایسے علماء بھی ہیں جو شیعوں پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ تفضیلیہ پر کسی عالم نے آج تک کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ لہٰذا بات شیعہ رافضی کی ہو رہی ہے اور ایسے ہی شیعہ رافضی کے متعلق گنگوہی صاحب کہتے ہیں کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"بندہ بھی اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔"

دیکھ لیا تضاد! کہیں "بندہ" اوّل مذہب رکھتا ہے اور کہیں بندہ اُن کی تکفیر نہیں کرتا۔ ایک آدمی۔ ایک ذہن، ایک مسلک، ایک قلم اور یہ نیرنگیاں سُبحان اللہ۔ جواب نہیں۔

دیوبندی صاحب نے پھر گل کھلایا کہ رافضیوں کے حق میں لکھے گئے فتوے دراصل اُس وقت کے ہیں جب گنگوہی صاحب کو رافضیوں کی کتابیں میسر نہ تھیں اور اُن کے اصلی عقائد اُنہیں معلوم نہ تھے۔ اب کے بار اُنہوں نے ذرا شاطرانہ نگاہوں سے ہماری جانب دیکھا۔

ہم نے پھر عرض کیا کہ فتووں میں جب تمام عقائد کی وضاحت موجود ہے تو کتب دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ خود گنگوہی صاحب کہیں تو کہہ رہے ہیں صحابہ کی تکفیر [illegible] اور [illegible] رافضی کو بھی کافر نہ کہیں حالانکہ وہ خلفائے ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں۔ تو پتہ چلا کہ گنگوہی صاحب کو رافضیوں کے ایک ایک عقیدہ کی خبر تھی۔

دوسرے خوبصورت اور باریک نکتہ یہ ہے کہ فتووں میں گنگوہی صاحب آئمہ کا حوالہ لاتے ہیں اور جس بات میں آئمہ کو بطور گواہ لایا جائے اُس مسئلے کا حق ہونا اظہر من الشمس ہے اور آئمہ کو اس پر گواہ بنایا گیا ہے کہ روافض کو کافر نہ کہا جائے۔ یہ فتویٰ علمی رو سے اُس فتوے سے زیادہ اہمیّت کا حامل ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بندہ اوّل مذھب رکھتا ہے۔ کہ وہ انفرادی رائے ہے اور یہ آئمہ کے حوالہ سے ہے۔

تیسرے یہ کہ گنگوہی صاحب کے کسی فتوے کا دن تاریخ تو ہے نہیں کہ اوّل و آخر کا فیصلہ کیا جائے۔ بہر حال دیوبندی کی یہ دلیل محض گھڑنتو اور شوشہ ہے کیونکہ امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو اگر رافضیوں کے عقائد سے آگاہی ہو سکتی ہے تو گنگوہی صاحب کس جزیرے کے باسی تھے کہ انہیں کوئی کتاب دستیاب نہ ہو سکی بخدا ایسے ہی بودے اور لچر دلائل پر ان لوگوں کا گزارہ چل رہا ہے۔

خیر آگے چلیے، گنگوہی صاحب سے پوچھا گیا کہ شیعہ اپنے مال سے مسجد بنوا دے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب دیا گیا:۔

جواب:۔ شیعہ مسجد لوجہ اللہ تعالٰی (یعنی اللہ تعالٰی کی رضا کے لیے) بنا دے تو وہ مسجد ہے۔ ثواب مسجد کا اس میں ہوگا۔ فقط" [1]

ایک اور فتوے کے سوال و جواب ملاحظہ فرمائیے۔

سوال: شیعہ یا ہندو یا نصاریٰ یا یہود مسجد بنا دے یا اس کی مرمت کے لیے یا چھت مسجد وغیرہ میں خرچ کے لیے روپیہ دے تو لینا جائز ہے یا نہیں۔ فقط۔

جواب: اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ مسجد ان لوگوں کی بنائی ہوئی بحکم مسجد ہے۔ اگر یہ لوگ مسجد میں روپیہ لگانا ثواب جانتے (ہوں) تو ان کا وقف درست ہے۔ ایسے ہی اوپر کی عمارت میں شریک ہوں تب بھی درست ہے۔" [2]

چونکہ دیوبندی صاحب کو کچھ سوچنے کا موقع مل گیا تھا اس لیے فوراً پھر صفائی پیش کی اور کہا کہ رشید احمد گنگوہی صاحب کا یہ فتویٰ بھی تو دیکھیے ــــ

"روافض و خوارج اور فساق سے ربط و ضبط مودت کا حرام ہے۔" [3]

اور پھر اگلا صفحہ ۵۶۲ بھی دکھایا۔ لکھا تھا کہ رافضی کا ہدیہ نہ کھاوے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ گویا دیوبندی عالم کے پاس اب گندم ختم ہو چکی تھی

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۲۳ [2] ایضاً صفحہ ۵۲۳ [3] ایضاً صفحہ ۵۶۲ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صرف مجوسہ باقی رہ گیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اِن فتووں سے بھلا اُن فتووں پر کون سی زد پڑی جن میں کہا گیا ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والا سُنی کا سُنی رہتا ہے اور بندہ بھی شیعوں کی تکفیر نہیں کرتا اور نہ میرے آئمہ روافض و خوارج کی تکفیر کرتے ہیں۔ جہاں تک مراسم اور ہدیہ دعوت نہ کھانے کی بات ہے تو ہدیہ و دعوت والے فتویٰ میں انہوں نے پہلے اسے جائز لکھا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"رافضی کا ہدیہ کھانا گو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ (نماز جنازہ میں حاضری) اور اُن سے محبت نادرست ہے۔"[1]

اور مراسم تو بہر حال بُرے، شرابی، جُوئے باز، بدکار، بداخلاق وغیرہ سے درست نہیں حالانکہ یہ سب مسلمان ہیں۔

[illegible] کہ مسلمان کہلانے والوں میں سے صرف شیعہ ہی وہ واحد مذہب ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاکباز وجاں نثار ساتھیوں کی بڑھ چڑھ کر بے ادبی کرتے ہیں۔ تو انہی شیعوں کے متعلق گنگوہی صاحب ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔"[2]

جناب دیوبندی صاحب پہ اپنے اکابر کی عقیدت کا رنگ کچھ زیادہ ہی چڑھا ہوا تھا۔ فرمانے لگے۔ آپ کی باتیں واقعی دل کو لگتی ہیں مگر جب گنگوہی صاحب کا نام نامی سامنے آتا ہے تو آپ کے سارے دلائل پہ ان سے گہری عقیدت کی دھند چھا جاتی ہے۔ ہم نے کہا کہ قرآن و سُنّت کی اتباع کی بجائے اکابر کی پیروی کرنے والوں کے لیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ

[1] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۶۳ [2] ایضاً صفحہ ۲۲۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

ہم کوشش کرتے ہیں کہ یہ دھند چھٹ جائے اور آپ کی تسلی ہو جائے (کہ جس کی کوئی اُمید نہیں) لیکن یہ کوشش بھی آپ کے قطب عالم کے فتاوی اور اُن کی سوانح عمری سے کی جائے گی تاکہ ہماری سند میں کسی قسم کی کوئی کمی باقی نہ رہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

فتوے کے سوال و جواب بلفظہٖ ملاحظہ فرمائیے۔

سوال :۔ روافض یا خوارج کو کافر کہنا جائز ہے یا نہیں اور ان کے ساتھ عقد نکاح وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی حرام ہے یا غیر حرام اور عند التقوٰی کیسا ہے۔

جواب :۔ رافضی کے کفر میں خلاف ہے جو علماء کافر کہتے ہیں بعض نے اہل کتاب کا حکم دیا ہے بعض نے مرتد کا پس در صورت اہل کتاب ہونے کے عورت رافضیہ سے مرد سنی کا نکاح درست ہے اور بعکس اس کے ناجائز اور بصورت ارتداد ہر طرح ناجائز ہوگا اور جو ان کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ہر طرح درست ہے مگر ترک بہر حال اولیٰ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم ؕ[1]

ہم اُن لوگوں کو خصوصاً غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں جو ہر وقت ہر لمحہ اور ہر سٹیج پر یہی کہتے ہیں کہ شیعہ اور قادیانی کے کفر میں کوئی فرق نہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کے کفر میں کسی صورت بھی فرق نہیں کیا جا سکتا)۔ اگر دونوں کے کفر میں کوئی فرق نہیں، دونوں ایک جیسے کافر ہیں تو ظاہر ہے کہ ہر قسم کا فتویٰ دونوں کے لیے یکساں ہوگا۔ جب دونوں کا کفر ایک جیسا ہے تو کیوں نہ فتوے میں لکھے گئے لفظ "روافض" کی

---

[1] فتاوی رشیدیہ صفحہ ۱۷۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جگہ قادیانی کا لفظ رکھ کر فتوے کی عبارت کو دوپہر کے اُجالے میں لے آئیں۔ لیجئے گنگوہی صاحب کا جواب ذرا اب ملاحظہ فرمایئے یہ سمجھ کر کہ شیعہ اور قادیانی کے کُفر میں کوئی فرق نہیں۔

جواب :۔ قادیانی کے کفر میں خلاف (یعنی اختلاف) ہے۔ جو علماء کافر کہتے ہیں بعض نے اہلِ کتاب کا حکم دیا ہے بعض نے مرتد کا۔ پس درصُورت اہلِ کتاب ہونے کے عورت مرزائیہ سے مرد دیوبندی کا نکاح درست ہے اور عکس (یعنی برعکس) اس کے ناجائز اور بصورت ارتداد (یعنی اسلام سے پھر جانے کی صورت میں) ہر طرح ناجائز ہوگا اور جو ان (مرزائیوں) کو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ہر طرح درست ہے مگر ترک بہر حال اولیٰ ہے

ہم تمام علمائے دیوبند موجودہ کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ گنگوہی صاحب کے اس فتوے کا بغور جائزہ لیں اور گنگوہی صاحب کے بارے میں فیصلہ کریں۔ اور ہم پُوچھتے ہیں کہ کیا اِس وقت کوئی دیوبندی مفتی رافضی یا مرزائی کے بارے میں ایسا فتویٰ دے سکتا ہے، کیا اپنے امام ربّانی اور غوث الاعظم گنگوہی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرکے سوال کرنے والے کے ہاتھ میں تھما سکتا ہے؟

نواں سوال : (ا) بتایئے گنگوہی صاحب کا یہ فتویٰ درست ہے یا غلط ــــــ؟

(ب) یہی فتویٰ موجودہ دَور میں کوئی دیوبندی عالم دے یعنی کہ مرزائی یا رافضی کے کُفر میں اختلاف ثابت کرلے تو وہ فتویٰ جاری کرنے والا کیا مسلمان ہی رہے گا؟

(ج) اگر مرزائی اور رافضی کے کُفر میں کوئی فرق نہیں تو جو ان کے کُفر میں شک کرے اور ان کے عقائد سے آگاہ ہوکر بھی ان پر مطلق کُفر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا حکم نہ لگائے جیسا کہ گنگوہی صاحب بار بار اس کا اعادہ کرتے ہیں تو وہ شخص مسلمان رہے گا یا کافر ہو جائے گا ؟

(د) رافضی اور مرزائی کا کفر ایک ہے تو ان پر کفر کا فتویٰ نہ دینے والے کو امام ربانی اور قطب عالم کے القاب دینے والے کس کھاتے میں جائیں گے ؟

(س) اگر گنگوہی صاحب کا فتویٰ آپ کے نزدیک درست ہے تو "سپاہ صحابہ" میں شامل اور دیگر تمام دیوبندی وہابی علماء سے ہمارا سوال ہے۔ وہی سوال جو کسی نے گنگوہی صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اُن کے علمی حدود اربعے کا طول و عرض جان لیا تھا۔

ایک بار پھر ملاحظہ فرمائیے۔ [illegible] کے اضافے سے۔

سوال: جو شخص روافض و مرزائیہ کو کافر کہنا ناجائز جانے [illegible] یا نہیں اور اُن کے ساتھ عقد نکاح وغیرہ کرنا جائز ہے یا ناجائز ؟

اگر اس کے جواب میں "فتاویٰ رشیدیہ" والا جواب درست ہے تو پھر خیر سے کراچی نہیں بلکہ پورے ہندوپاک کے علماء دیوبند جو اپنے رسائل شائع کرتے ہیں وہ ہمارا سوال اور جواب میں فتاویٰ رشیدیہ والی عبارت چھاپ کر شائع فرمادیں اور ساتھ اپنی اپنی تصدیق کر دیں کہ ہم گنگوہی صاحب کے فتوے کو بالکل درست اور صحیح کہتے ہیں اور اس کو قرآن و سنت کے عین مطابق جانتے ہیں۔

(ط) اور اگر درست نہیں جانتے تو اپنے امام ربانی سے برأت کا اظہار کر دیں۔ برأت کا اظہار نہیں کریں گے تو آپ کے دل کا کھوٹ اور من کی کالک ظاہر و باہر۔ آپ جھوٹے۔ اور جھوٹے ہونے کی وجہ سے قرآن کا حکم آپ پر لاگو۔ جھوٹ گناہِ کبیرہ۔ اور آپ سب کی امامت حرام۔ کہ کھلم کھلا اعلانیہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ایک جھوٹ نہیں بلکہ کئی جھوٹ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پہلا جھوٹ کہ ہم شخصیت پرست نہیں
دوسرا جھوٹ کہ ہم قرآن و سنت کو ہی معیار مانتے ہیں۔
تیسرا جھوٹ کہ گنگوہی صاحب قطب عالم اور غوث اعظم ہیں۔
چوتھا جھوٹ کہ بریلوی خواہ مخواہ ہم پر بہتان لگاتے ہیں۔
کہاں تک ہم گنوائیں۔

گھر کی ایک اور شہادت

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب بھی اکابر علمائے دیوبند میں سے ہیں۔ کسی گلی محلے کے مُلّاں منوانے نہیں۔ ان کا شمار خواص میں ہوتا ہے عوام میں نہیں۔ یہی صاحب ہیں جنہوں نے جناب گنگوہی صاحب کی سوانح عمری مرتب کی اور اسے "تذکرۃ الرشید" کا نام دیا۔ تذکرۃ الرشید کے متعلق اسی کتاب کے بارے میں تبلیغی جماعت کے مقتدا و پیشوا جناب مولوی زکریا صاحب فرماتے ہیں:

"مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الارشاد حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کی سوانح عمری ۱۳۲۶ھ میں تصنیف فرما کر خود ہی اپنے اہتمام سے بنام "تذکرۃ الرشید" شائع فرمائی تھی۔ کتاب بہت ہی خوب ہے۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے مآثر و مکارم، شریعت و طریقت کی جامعیت، تعلیم و تربیت، تصوف و سلوک وغیرہ وغیرہ حالات خوب واضح طریقے پر لکھے ہیں"۔[1]

گویا ہماری بات کی تصدیق ہوگئی کہ تذکرۃ الرشید بہت خوب کتاب ہے جس میں گنگوہی صاحب کے اخلاق و کردار اور تعلیم و تربیت کے حالات وضاحت سے درج ہیں۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے ہم تذکرۃ الرشید

[1] تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۱۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے صرف دو واقعات بطور نمونہ نقل کرتے ہیں۔ یہ واقعے بلا تبصرہ ہوں گے۔ گنگوہی صاحب کے اخلاق و کردار اور تعلیم و تربیت ملاحظہ فرمایئے ____۔

"ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی! عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم، سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ" ۱؎

تقریر کا موضوع کیا تھا کہ دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا اور حضرت نے شرمگاہ کی تشبیہ حلال و طیب گندم سے کیوں دی۔ اسے قطع نظر ہم اگلا

(۲) واقعہ پیش [illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولوی گنگوہی صاحب نے ایک بار ارشاد فرمایا۔ میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب (نانوتوی) عروس (یعنی دلہن) کی صورت میں ہیں۔ اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے (یعنی جنسی فائدہ) اسی طرح مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے" ۲؎

حسنِ اخلاق و کردار کے ان فقط دو نمونوں کے بعد اب مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کی مرتب کردہ گنگوہی صاحب کی سوانح سے شیعوں رافضیوں سے متعلق یہ گھر کی شہادت ملاحظہ فرمایئے :-

شبہ :- روافض و اہلِ سنن میں مناکحت جائز ہے یا نہیں؟

جواب :- جن لوگوں کے نزدیک رافضی (شیعوں) کا حکم مرتدین کا ہے اُن کے نزدیک ہرگز نکاح جائز نہیں اور شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ

۱؎ تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۰۰ جلد دوم ۲؎ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۸۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا فتویٰ اسی پر ہے اور جن لوگوں کے نزدیک رافضیوں کا حکم اہل کتاب کا ہے تو اُن کے نزدیک رافضیہ عورت کا مرد سُنی کے ساتھ نکاح جائز ہے اور عورت سُنیہ کا مرد رافضی سے جائز نہیں اور بعض علماء نے جو ان کو فاسق کہا ہے تو اس صورت میں نکاح ہو جاتا ہے مگر یہ اچھا نہیں کہ اس میں فساد دین کا ہے اور بندہ کے نزدیک رفاض (یعنی شیعوں) کا حکم اہل کتاب کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

اب تو گنگوہی صاحب کے ساتھ ساتھ میرٹھی صاحب، زکریا صاحب اور دیگر شائع کرنے والے نیز آج تک کہیں بھی اس فتوے کی تردید نہ کرنے والے علمائے دیوبند سب کے سب یہ کہنے والے ہوئے کہ رافضیوں کا حکم اہل کتاب کا سا ہے

NAFSEISLAM.COM

یہاں کوئی کہہ سکتا ہے کہ اہل کتاب عیسائی بھی ہیں اور یہودی بھی شیعہ بھی انہی کی طرح ہیں۔ یعنی آخرت میں ان کے لیے رحمت کا کوئی حصہ نہیں۔ گویا مسلمان نہیں اور یہی گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ جن کا یہ عقیدہ نہیں اور جو انہیں محض فاسق سمجھتے ہیں، اہل اسلام میں سے جانتے ہیں وہ علماء انہیں مسلمان مان کر کافر ہوئے یا نہیں؟ اگر کافر ہو گئے تو اُن کافروں کو گنگوہی صاحب احتراماً "علماء" کہہ کر کیا ہو گئے؟ ہمیں اس فتوے پر حیرت ہے۔ وہ یوں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی کتب ہیں یعنی توریت و انجیل میں نہ جانے کتنا تغیر و تبدل ہو چکا ہے مگر ہزار ہا تحریف کے باوجود وہ اپنی کتابوں پر اُن کے مکمل ہونے کا ایمان رکھتے ہیں۔ اور ایک رافضی ہیں کہ قرآن مجید میں ایک زبر زیر کی تحریف نہ ہونے کے باوجود اپنی کتب میں اسے نامکمل کہتے ہیں۔ بتائیے

[1] تذکرۃ الرشید جلد اوّل صفحہ ۱۲۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان کا حکم اہلِ کتاب کا سا کیونکر ہوگا ؟

اہلِ کتاب ہونے کا حکم اُس وقت ہوگا کہ جب دو عقیدے مستقل طور پر انسان کے اندر موجود ہوں۔ ایک یہ کہ یہ کتاب صحیح و سالم اور ثابت و مکمل ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کتاب کو نامکمل ماننے والے صریح کافر ہیں اور جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اور اہلِ کتاب تب مانے جائیں گے جب اُن کے اندر کسی اور عقیدے کی وجہ سے صریح کفر نہ پایا جائے۔ اب گنگوہی صاحب اور اُن کے عقیدت مند ہی بتائیں کہ جب رافضیوں کے اندر نہ تو مندرجہ بالا دونوں عقیدے ہیں اور نہ وہ باقی عقائد سے بَری ہیں تو پھر ان پر اہلِ کتاب ہونے کا حکم کس طرح لگایا جا سکتا ہے ۔

دیوبندی علماء [illegible] خوشی سے اپنی زبان پر خاندانِ ولی اللہی و خاندانِ ولی اللہی، ولی اللہی کی گردان کر کے اپنے عقیدے اور مسلک کے ڈانڈے اُن سے ملاتے رہتے ہیں مگر یہاں خود کہہ رہے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا فتویٰ رافضی پر مرتدین کا ہے اور اپنا عقیدہ ان کے "اہلِ کتاب" ہونے کا بیان کر رہے ہیں۔ البتہ کوئی علمی اختلاف تھا تو وجہِ فرق بیان کرتے کہ شاہ صاحب بھی انسان تھے اور بشری تقاضوں سے ماوراء نہیں تھے۔ خطا و نسیان اُن سے بھی سرزد ہو سکتا ہے مگر ایسے ہی اُن کے عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھنا بغیر کسی دلیل و ثبوت کے کہاں کا انصاف ہے اور پھر یہ کہنا علمائے دیوبند کا جھوٹ ثابت ہوا کہ ہمارا عقیدہ ولی اللہی ہے اور ہماری تعلیمات کا منبع و منشا وہی ہے ۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کراچی نے متعدد فتووں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

روافض کو کافر کہا ہے۔ مگر دو عقیدوں کی وجہ سے۔

پہلا عقیدہ :۔ حضرت علی خدا ہیں۔

دوسرا عقیدہ :۔ حضرت عائشہ صدیقہ پر منافقین نے جو جھوٹا بہتان باندھا تھا وہ صحیح تھا۔

ان کے علاوہ دوسرے شیعوں کے بارے میں مفتی صاحب رقمطراز ہیں :۔

"اور جو لوگ ایسا عقیدہ نہیں رکھتے صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دوسرے صحابہ پر افضل کہتے ہیں وہ کافر نہیں البتہ اہل سنت سے خارج ہیں اور تبرا کرنے والے شیعہ بھی صحیح قول یہ ہے کہ کافر نہیں فاسق ہیں[1]"۔

ہم کہتے ہیں کہ مفتی صاحب کے بتائے گئے دونوں عقیدے آج کے شیعوں میں نہیں ہیں بے شک وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا درجہ پیغمبروں سے بھی بڑھا دیتے ہیں مگر صریح طور پر انہیں مانتے بلکہ اللہ کا بندہ ہی کہتے ہیں۔ اور جو ایسا مانتے ہیں وہ اپنے آپ کو نصیری کہتے ہیں۔ دوسرے شیعہ حضرات واقعی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کرتے ہیں مگر منافقین کی اس تہمت سے انہیں بری قرار دیتے ہیں۔ (ہماری معلومات یہیں تک ہیں اگر واقعی ایسا نہیں ہے تو ہمیں آگاہ فرمائیے۔ ہم انشاء اللہ رجوع کر لیں گے)

اور جو حضرت علی کو صحابہ پر فوقیت دیتے ہیں وہ شیعہ امامیہ وغیرہ ہرگز نہیں بلکہ سُنّی حضرات میں سے ہی ایسے لوگ ہیں۔ انہیں ہم رافضی نہیں کہہ سکتے۔ فضیلت دینے کی وجہ سے وہ تفضیلیہ کہلاتے ہیں۔

ہمارے ملک میں جتنے بھی تبرائی ہیں۔ ہمارے مشاہدے کے مطابق وہ صبح و شام صحابہ کرام کو دشمن اسلام، کافر اور منافق سمجھ کر تبرا بکتے

[1] فتاویٰ دار العلوم دیوبند بعنوان امداد المفتین کتاب النکاح جلد ۲ صفحہ ۵۰۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہیں۔ اور مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ تبرا کرنیوالے شیعہ کا فر نہیں۔

مفتی صاحب کا ایک اور فتویٰ دیکھئے۔

سوال :۔ ایک عورت شیعہ (غیر منکوحہ) کو ایک سُنّت جماعت لے گیا اور اُس سے نکاح کر لیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ اگر یہ عورت کسی ایسی بات کا عقیدہ نہیں رکھتی جو صراحۃً اور قطعیاتِ اسلام کے خلاف ہو تو نکاح درست و صحیح ہو گیا مثلاً اس کا عقیدہ نہ رکھتی ہو کہ معاذ اللہ حضرت عائشہ پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ صحیح ہے وامثال ذالک الغرض رافضی عورت سے بشرط مذکور نکاح صحیح ہے۔"[1]

ہمیں حیرت ہے کہ جس کا عقیدہ قرآن اور قطعیات کے خلاف نہیں وہ رافضی ہی کب ہے۔ رافضی کہلاتا ہی وہی شخص ہے جو چند مخصوص عقائد رکھتا ہے۔ اور انہی عقائد کی بنا پر اُسے رافضی کہتے ہیں۔ شراب پینے والے ہی کو شرابی کہتے ہیں نہ کہ پینے والے کو نہیں۔ جوئے باز جوا کھیلنے والوں کو کہتے ہیں کرکٹ کھیلنے والوں کو نہیں۔ تو جس کا شیعوں جیسا کوئی عقیدہ ہی نہ ہو وہ رافضی کیسے کہلائے گا۔ اور اگر صرف نام کا رافضی ہے تو پوچھتے ہیں کہ اُسے رافضی کہلوانا کیوں اچھا لگتا ہے۔ ظاہر ہے جواب یہی ہوگا کہ اُسے رافضیوں کے عقیدے پسند ہیں۔ بتلایئے وہ اصل رافضی ہوا یا نہ؟

یہ تو ایسی بات ہے جیسے کسی دیوبندی عالم سے کوئی پوچھے کہ ایک عورت مرزائیہ غیر منکوحہ کو ایک دیوبندی اڑا لے گیا۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

[1] امداد المفتین صفحہ ۵۰۳، ۵۰۴۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جواب یہ دیا جائے کہ اگر مرزائیہ عورت کسی ایسی بات کا عقیدہ نہیں رکھتی جو صریح اسلام کے خلاف ہو تو نکاح درست و صحیح ہو گیا۔ فرمائیے کیا یہ فتویٰ درست ہے ؟ "سپاہ صحابہ" والو! اگر شیعہ اور مرزائی کے کفر میں کوئی فرق نہیں تو پھر مفتی صاحب کے فتوے اور ہمارے مذکورہ فتوے میں وجہ فرق بتائیے۔ کیا یہ دونوں فتوے آپ کے لیے قابلِ قبول ہیں ؟۔ اگر قبول نہیں تو آئندہ کے لیے مفتی صاحب کو مفتی اعظم کہنا ترک کر دیجئے (آپ کے لیے یہی مشکل مرحلہ ہے)

اپنے مفتی اعظم کا ایک اور فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنے فتاویٰ کی جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ اور جلد دوم کے صفحہ ۵۰۵ پر جو مطلق لکھا وہ عبارت نقل کی ہے جس میں لکھا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت یعنی صحابی ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ ایک جگہ لکھتے ہیں

"محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکرِ خلافت خلفاء ثلاثہ کو بھی کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض فقہاء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا یہ ہے کہ سب شیخین (خلفاء ثلاثہ کو گالیہ دینا) اور انکارِ خلافتِ خلفاء کفر نہیں ہے فسق و بدعت ہے۔" [1]

روافض سے متعلق "فتاویٰ رشیدیہ" میں جتنے فتوے تھے ہم نے سب لے لیے ہیں۔ سہواً اگر کوئی فتویٰ رہ گیا ہو تو نشاندہی کر دیجئے علاوہ ازیں دیگر معتبر و مستند شخصیات کے فتوے بھی پوری دیانتداری سے ہم نے نقل کر دیے۔ اب ہم "سپاہ صحابہ" کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ شیعہ اگر خلفاء ثلاثہ کو گالی دے اور کافر کہے تو کالا کافر۔ اور یہی فتویٰ

---

[1] امداد المفتین جلد اوّل صفحہ ۱۷۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

گنگوہی صاحب دیں تو شمس العلماء العالمین۔ شیعہ وسنی کا نکاح آپ سے کوئی پوچھے تو حرام اور قطعی حرام۔ مگر گنگوہی و تھانوی سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح حلال لکھیں تو وہ بدر الفضلاء و کاملین اور حکیم الامت۔

شیعہ صحابہ کی تکفیر کرے تو سب سے بڑا کافر اور یہی عدم تکفیر والا فتویٰ گنگوہی صاحب دے تو ابوحنیفۃ الزمان و جنید الدوران۔ خمینی اگر اپنی کتاب میں ابوبکر و عمر کو کافر لکھے تو کافر اور نہ جانے کیا کیا مگر اس عقیدے پر عدم تکفیر کا فتویٰ گنگوہی صاحب دیں تو قطب الارشاد، امام ربانی اور محبوب سبحانی۔

یعنی گنگوہی صاحب کے عقیدے کے مطابق خمینی اور دیگر رافضی جو صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں وہ محض فاسق ہیں کافر نہیں۔ آج کے دیوبندی اگر فتاویٰ رشیدیہ کے اس فتوے پر عمل کریں تو اس عقیدے کی بنا پر کسی بھی رافضی کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

انبیاء و صحابہ والے کہتے ہیں کہ شیعہ کا اس قرآن پر کوئی ایمان نہیں وہ منکر قرآن ہیں اور گنگوہی صاحب انہیں اہل کتاب لکھیں (یعنی سیاہ صحابہ کے برعکس) تو وہ رحمۃ اللہ علیہ اور قدس سرہ العزیز۔

شیعوں سے متعلق شاندار فتویٰ دینے والے اور احقاق حق کا نعرہ بلند کرنے والے "ردالرفضہ" کے مصنف امام احمد رضا بریلوی پر طعن کرنے والو! ذرا اپنے گریبان میں جھانکو۔ "مطالعۂ بریلویت" جیسی فضولیات لکھنے والو! آئینے میں ذرا اپنا منہ تو دیکھو۔ امام احمد رضا بریلوی پر شیعیت کا جھوٹا الزام لگانے والو! ذرا اپنی کتب پر نظر کرو

یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

ہم آپ کو پھر دعوت دیتے ہیں کہ

وہ اپنی سوچ کو بدلو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

و۔ فکر کا زاویہ تبدیل کرو۔

و۔ منافقت اور تقیہ بازی ترک کرو۔

"سپاہِ صحابہ" والو! ہمارے حوالوں کو غور سے پڑھو۔ اصل کتابیں دیکھو۔ اور پھر اُن علماء کو خطوط لکھو۔ بالمشافہ ملاقات کرو۔ یہ عبارات اُن کے سامنے رکھو جو ہر لمحہ امام احمد رضا کو ناحق رافضی رافضی کہتے پھرتے ہیں جو اپنے دریدہ دامن میں ستائیس بے وزن دلیلیں لیے بیٹھے ہیں اُن سے نقد جواب طلب کرو۔ تمہیں ایمان عزیز ہے یا گنگوہی و تھانوی صاحبان۔ تمہیں ابوبکر و عمر پیارے ہیں یا نانوتوی و ٹانڈوی۔ ذرا حق و باطل کا فیصلہ تو کیجئے۔

آج تک "سپاہِ صحابہ" کی جانب سے یوں تو بے شمار قسم کے پمفلٹ شائع ہو گئے اور اب تک ہو رہے ہیں۔ ہم صرف ایک پمفلٹ کے اقتباسات پیش کرتے ہیں ہر اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اپنے اکابر دیوبند کے بارے میں فیصلہ کیجئے۔

ہم اس موقعہ پر یہ کہنا بہت زیادہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ روافض کے متعلق الحمد للہ وہی ہے جسے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے "ردّ الرفضہ" میں بھرپور دلائل سے پیش فرمایا ہے۔ علمائے دیوبند سے ہمیں کوئی ذاتی عناد اور تعصب نہیں۔ ہم تو صرف عوام الناس کو ان کی دھوکہ منڈیوں سے بچانا چاہتے ہیں جو انہوں نے جگہ جگہ اپنی کتابوں اور تقریروں میں لگا رکھی ہیں۔ علمی طریقہ اور سنجیدگی سے کوئی جواب دے تو چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ لیکن اگر حسین احمد ٹانڈوی کی کتاب "شہاب ثاقب" جس میں سات سو کے قریب مغلظات تحریر کی گئی ہیں یا "دھماکہ" و "مطالعۂ بریلویت" میں ڈاکٹر خالد محمود کی صریح دھوکہ بازیوں، فریب کاریوں اور بے ایمانیوں کی طرح جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوا تو پھر ہم فَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ کہنا ہی پسند کریں گے۔ اور جو ہمارے سوالات کا جواب شورش کاشمیری کے اشعار سے دیں وہ اپنا تبحرِ علمی اپنے دامن ہی میں سمیٹ کر رکھیں۔

اب اپنے پمفلٹ کی جانب آئیے۔ اس پمفلٹ کے ٹائیٹل پر دائرے کے اندر بطورِ عنوان لکھا ہے "شیعہ کافر ہیں" نیچے لکھا ہے "ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔"

یہ پمفلٹ "اقراء ڈائجسٹ" سے ماخوذ ہے۔

مفتی ولی حسن صاحب کراچی کی عبارت میں شیعوں کے کفریہ عقائد کے اندراج کے بعد لکھا ہے:

"لہٰذا شیعہ اثنا عشری رافضی کافر ہیں، مسلمانوں سے ان کا نکاح، شادی بیاہ قطعاً حرام ہے، مسلمان کو ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں، ان کا ذبیحہ حلال نہیں، ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، غرض ان کے ساتھ غیر مسلموں جیسا سلوک اور معاملہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مفتی ولی حسن صاحب۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ کراچی)

درج بالا مفتی ولی حسن صاحب کے فتوے کے بارے میں لکھا ہے کہ اس فتوے کی تصدیق ۲۰۰ جید علماء[1] نے کی ہے۔

مذکورہ فتوے اور جید علماء کی تصدیق کو ایک طرف سامنے رکھیے اور دوسری طرف گنگوہی و تھانوی صاحبان کی عبارات بھی دیکھیے جو کہتے ہیں کہ ایسا شخص سُنّی مسلمان ہے۔ ان سے نکاح جائز اور ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

---

[1] اگر یہ ۲۰۰ دیوبندی مولوی جید علماء ہیں تو گنگوہی۔ نانوتوی، تھانوی وغیرہ کیا ہیں خود ہی فیصلہ کر لیں ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی۔ (ادارہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور ان کا جنازہ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں جیسا کہ نانوتوی صاحب نے شیعوں کی نمازِ جنازہ اُن کا بزرگ بن جانے کی خوشی میں پڑھا دی۔

مولوی سمیع الحق صاحب اکوڑہ خٹک نے اپنے والد مولوی عبدالحق صاحب اور جناب مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق ان الفاظ میں کی ہے:

"میرا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے۔ بلا شک و شبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام ابدالآبدین ہے۔"[۱]

محمد صدیق ولی الٰہی کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

"شیعہ فرقہ مرزائیوں کی طرح کافر ہے۔"[۲]

خانقاہ ہالیجی شریف سندھ کا فتویٰ یوں درج ہے:۔

"چونکہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء اور [illegible] رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب و شتم کرتے ہیں اس لیے وہ اسلام سے بالکل خارج اور کافر ہیں۔"[۳]

جبکہ گنگوہی صاحب کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ خلفاءِ ثلاثہ اور حضرت علی کی تکفیر کرنے والے روافض و خوارج کی تکفیر جائز نہیں۔

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی کا فتویٰ اس طرح درج ہے۔ خصوصی توجہ سے پڑھیے:۔

"چونکہ شیعہ روافض صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں ..... اس لیے پکے کافر ہیں جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"[۴]

کیا فیصلہ ہے اب گنگوہی صاحب کے بارے میں جو صحابہ کرام میں سے کسی کو بھی کافر کہنے والوں کو پکا سُنّی مسلمان سمجھتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کو کافر کہنے والے شیعہ نہیں بلکہ کوئی نام نہاد سُنّی (دیوبندی)

۱۔ پمفلٹ صفحہ ۱ ۲۔ ایضاً صفحہ ۷ ۳۔ ایضاً صفحہ ۸ ۴۔ ایضاً صفحہ ۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہیں جو کہ سُنّیت سے خارج نہیں ہوتے۔ اور معاذ اللہ صحابہ کے کفر میں بھی کوئی شک نہ رہا کہ فتویٰ اُن کی طرف ہی رہا سُنّی کی طرف نہیں لوٹا۔ اور پھر کفر کا فتویٰ کسی ایک صحابی پر بھی نہیں بلکہ سب کے سب صحابہ پر ہے۔ یعنی فتوے کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی بھی صحابی کی تکفیر کرنے والا۔ گویا آپ کسی بھی صحابی کو کافر کہہ لیں۔ آپ ہرگز کافر نہیں ہوں گے بلکہ مسلمان کے مسلمان رہیں گے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

"جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"۔ گنگوہی صاحب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جب ہم علمائے دیوبند کے فتووں کی بات کرتے ہیں تو یہاں ایک اور ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔ اس کا تھوڑا سا ذکر ہم پچھلی سطور میں لکھے ہیں اب تفصیل سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

دیوبندی حاجی آ کہہ سکتے ہیں کہ اُس وقت شیعہ کی کتب بہت کم یاب تھیں اور دوسرا یہ لوگ تقیہ کیا کرتے تھے اور اپنا مذہب چھپائے پھرتے تھے لہٰذا ہمارے اکابر گنگوہی صاحب وغیرہ اُن کے عقائد سے بے خبر رہے۔

یہ ہے ریت کی وہ دیوار جو حق کا راستہ بند کرنے کے لیے فولادی قلعہ سمجھ کر کھڑی کی جاتی ہے۔ مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ اکابر پرستی کے کرشمے ہیں کہ دعوے تو خوب کرتے ہیں مگر دلیل دینے سے بے چارے قاصر ہیں۔ مثلاً امام احمد رضا بریلوی پر ہر چھوٹا بڑا دیوبندی یہ تہمتِ ناحق رکھتا ہے کہ وہ انگریز کے طرف دار تھے، اُن کی حمایت کرتے تھے۔ یہ ہیبت ناک سچ اگر کائنات کی تاریخی صداقتوں تک پہنچ جائے تو وہ خودکشی پر آمادہ ہو جائیں۔ ہم نے بارہا دلائل طلب کیے لیکن دلائل اور ٹھوس ثبوت کی دُنیا میں سب کے سب یتیم نظر آئے۔ مگر اپنی جھوٹی لچھے دار تقریروں اور خود ساختہ ومن گھڑت تحریروں اور لفظی بازی گری کے زور پر عوام کو گمراہی و ضلالت کے راستے بلکہ گڑھے میں ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دھتکار اور دے دیا جاتا ہے۔ ضمناً یہ بات آگئی اور کہہ دی ورنہ ہم کہہ رہے تھے کہ جب دیوبندیوں سے بات نہیں بنتی تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے اکابر کو شیعہ عقائد کی کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

قارئین کرام! اب ذرا ہمارے دلائل ملاحظہ فرمائیے! اور "سپاہ صحابہ" والوں سے خصوصی گزارش ہے کہ آپ سے توقع تو ہرگز نہیں مگر ہمارے دلائل اگر دل کو لگے ہیں یا اگلی سطور سے کچھ اثر پڑے تو ہماری آواز پر لبیک ضرور کہیے گا کہ ضمیر اگر زندہ ہو تو وہ اسی بات کا متقاضی ہے۔

پہلی بات یہ کہ روافض حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مبارک عہد سے چلے آ رہے ہیں۔ عبد اللہ بن سبا رافضی اسی دور کی پیداوار ہے۔ اور اسلامی تاریخ میں جا بجا ان کا ذکر ملتا ہے۔ کیا یہ کتب تواریخ مدرسہ دیوبند میں موجود نہ تھیں؟

دوسرے یہ کہ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں روافض کے عقائد بیان کر کے ان کی حیثیت متعین کر دی۔ کیا یہ اکابر اس کتاب سے ناواقف تھے؟

تیسرے یہ کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے علاوہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کی فصیح و بلیغ اور توضیح و تشریح کے ساتھ عبارات موجود تھیں وہ آنکھوں سے کیوں غائب رہیں؟ خصوصاً محدث دہلوی کی "تحفہ اثنائے عشریہ" تو ایک شاہکار و بے مثال کتاب ہے جو ہر اسلامی لائبریری کی زینت ہے۔ اکابر دیوبند کا سلسلہ شاہ ولی اللہ کے خاندان سے جوڑنے والو! بتاؤ کیا تمہارے یہ اکابر تحفہ اثنائے عشریہ سے بے علم رہے؟

چوتھے یہ کہ آپ کی تحریروں میں امام ابن تیمیہ کے حوالے سے اکثر یہ بات سامنے آتی ہے کہ انہوں نے شیعوں پر کفر کا فتویٰ دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا آپ کے اکابر امام ابن تیمیہ کے نام اور ان کی کتب سے بیگانہ ہے؟

پانچویں یہ کہ مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کو کہاں سے وہ کتابیں میسر آگئیں جن کے حوالے اُن کے لاجواب و مبسوط فتوے "ردّ الرفضہ" میں ملتے ہیں۔ جو کتابیں بریلی میں پہنچ گئیں انہیں دیوبند کے مدرسہ تک پہنچنے میں کیا رکاوٹ پیش آتی رہی۔

چھٹے یہ کہ جن کتب کے حوالے امام احمد رضا بریلوی نے "ردّ الرفضہ" میں دیئے اُن کے نام دیوبندی کتب میں دیگر مسائل پر لکھی گئی عبارتوں میں جابجا ملتے ہیں بتایئے وہ صفحات اُنہیں کیونکر نظر نہ آئے یا پڑھ کر کس لیے نظر انداز کر دیا اور وہی عبارات مولانا احمد رضا خاں کو کیسے نظر آگئیں

NAFSEISLAM.COM

ساتویں یہ کہ اسی زمانے میں بلکہ پہلے ہی مغل بادشاہوں کے دور میں رافضی ایران سے برصغیر میں آئے۔ کتب تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ پھر خاص کر لکھنؤ کا علاقہ تو گویا شیعوں کا گڑھ رہا۔ بڑے نامی گرامی شیعہ مجتہد لکھنؤ میں ہوئے اور آپ کے معتبر عالم مولوی عبدالشکور صاحب لکھنوی اُن کا مقابلہ کرتے رہے۔ انہیں کہاں سے شیعہ عقائد میسر آگئے تھے کہ تقاریر کے علاوہ اپنے رسالہ "النجم" میں شیعوں کا مقابلہ کرتے رہے

آٹھویں یہ کہ اگر گنگوہی و تھانوی صاحبان ان کے عقائد سے بے خبر تھے تو "فتاویٰ رشیدیہ" میں یہ عبارت کیسے تحریر ہوتی رہی کہ روافض خلفاء ثلاثہ کو کافر کہتے ہیں۔ یہ کس طرح درج ہو گیا۔ کیا انھیں اپنا لکھا پڑھا بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ کیا لکھ رہے ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں؟ اگر نہیں پتہ چلتا تھا تو دماغی خرابی ثابت ہوتی اور اگر پتہ چلتا تھا اور عقائد سے واقف بھی تھے تو پھر اُن کی نااہلی کے ساتھ ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ لوگ جھوٹے ہوگئے یہ کہہ کر کہ ہمارے اکابر تک شیعوں رافضیوں کے عقائد کفل کر نہیں پہنچے تھے۔ گویا آپ جھوٹے ہوئے اور گناہ کبیرہ کے مرتکب، اور گناہ کبیرہ کا مرتکب بقول گنگوہی صاحب ملعون ہے اُسے امام مسجد بنانا حرام ہے۔

نویں یہ کہ مذکورہ پمفلٹ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی کتاب "سراب فی ایران" از ڈاکٹر احمد الافغانی کے حوالہ سے یوں درج ہیں:۔

"آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ جو شخص شیعہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کفر کا مرتکب ہے۔"[1]

آپ کے اکابر دیوبندی حضرات حنفی کہلاتے تھے در پردہ وہ ابن عبدالوہاب کی تعلیمات سے متاثر [illegible] تو وہ خارج امت حضرت امام اعظم کے فتوے سے [illegible] ہے

دسویں یہ کہ اسی پمفلٹ کی یہ عبارت ہماری بھرپور تائید کر رہی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ زمانۂ قدیم سے فقہاء اور محدثین کرام نے ان کے عقائدِ کفریہ کی بنا پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ امام دارالہجرت امام مالک۔ ابن حزم اندلسی، امام شاطبی، شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ حنبلی، مجدد الف ثانی حنفی، شاہ عبدالعزیز حنفی، قاضی عیاض مالکی، ملّا علی قاری حنفی، بحر العلوم حنفی اور اصحاب فتاویٰ میں سے صاحب فتح القدیر

[1] پمفلٹ صفحہ ۱۱۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ابن ہمام، سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دوسو علماء و مفتیانِ کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ، علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے۔"

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

اب شرم وحیاء کا تقاضا یہ ہے کہ آئندہ اس بات کو زبان کے قریب تک نہ پھٹکنے دیا جائے کہ ہمارے اکابر شیعہ عقائد سے بے خبر ہے۔

اس پمفلٹ کے آخری صفحہ پر لکھا ہے اور بطورِ عنوان لکھا ہے :-

"اپنی غیرتِ دینی کا ثبوت دیں"

نیچے پھر کچھ پند و نصائح درج ہیں۔ اُن میں سے ہم صرف تین درج کرتے ہیں

(۱) شیعہ کے ہاتھ کے ذبح کئے جانور کا گوشت نہ کھائیں وہ مردار ہے

AHLESUNNAT ... COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT AL JAMAAT

(خیال رہے کہ تھانوی صاحب نے امداد الفتاویٰ میں شیعہ کے ذبیحہ کو حلال لکھا ہے)

(۲) "شیعہ کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں نہ اُسے اپنی نماز جنازہ پڑھنے دیں۔"

(ربانی، دارالعلوم دیوبند نے شیعوں کی نماز جنازہ کیونکر پڑھی)

(۳) "شیعہ کو اپنی بیٹی کا رشتہ نہ دیں نہ شیعہ کا رشتہ لیں۔ یہ زنا شمار ہوتا ہے۔"

(گنگوہی صاحب نے اپنے فتاویٰ اور تھانوی صاحب نے امداد الفتاویٰ جلد ۲ میں اس کی اجازت کیونکر دی۔)

ہے کوئی عقل و انصاف کا خوگر جو دیوبندی وہابی مولویوں سے جاکر صرف اتنا ہی پوچھ لے کہ جو عقیدہ طبرسی و شوستری اور کلینی و قمی کی بابت صریح کفر تھا وہ گنگوہی و تھانوی کی طرز پر آکر کس طرح عین ایمان بن گیا۔؟

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

- دو مردوں کو غیرتِ دینی کا ثبوت دینے کی نصیحت کرنیوالو!
- ابوبکر و عمر کی عظمت پر جان دینے کا دعویٰ کرنے والو!
- عائشہ صدیقہ کے دوپٹے کے تقدس کی قسمیں کھانے والو!

اب تمہاری اپنی غیرتِ ایمانی کی آزمائش ہے، تمہارے حق و صداقت اور کذب و باطل کا امتحان ہے۔ اب بتائیے تمہیں گنگوہی و تھانوی عزیز ہیں یا سیدالکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرمٹنے والے وہ پاکباز نفوس جنہیں ربِ کریم نے ابداً لآباد تک جنت کی بشارتیں دیں اور رسولِ معظم نے صدیق و فاروق کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

ہم نے ایک امتحانی پرچہ تمہارے آگے رکھ دیا ہے۔ تمہاری غیرتِ ایمانی کی جانچ اور پرکھ کی یہی گھڑی ہے۔

تمہیں اپنا [illegible] برملا [illegible] فیصلہ سننے کے لیے ہم گوش برآواز رہیں گے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حاشیہ صفحہ سابقہ: اسے پمفلٹ "شیعہ کافر ہیں" صفحہ ۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سرپرست سپاہ صحابہ کے نام

از : جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب

گرگٹ ایک چھوٹا سا جانور ہے جو چھپکلی کے مشابہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ جانور اپنا رنگ بدلتا رہتا ہے، گھڑی میں کچھ پل میں کچھ۔ کبھی بھی اس کا رنگ ایک سا نہیں ہوتا اسی طرح جو شخص مستقل مزاج نہ ہو یا اپنے قول و فعل پر قائم نہ رکھتا ہو [illegible] حالات کے تقاضوں کے [illegible] کچھ کہے کل کچھ کہے، کبھی عداوت و دشمنی پر اتر آئے، کبھی محبت و دوستی نبھانے لگ جائے، اس شخص کی مثال بھی اسی گرگٹ سے دی جاتی ہے۔ دنیوی معاملات میں جہاں اسلام کا حکم یہ ہے کہ حق بات کو مرتے دم تک حق اور باطل کو تادم آخر باطل کہو، دینی امور میں کچھ زیادہ ہی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اعمال و افعال میں کمی بیشی ہو سکتی ہے مگر عقائد میں کمی بیشی نہیں ہوا کرتی۔ دیکھئے رمضان المبارک میں روزے تیس بھی ہوتے ہیں اور انتیس بھی۔ مگر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک اللہ کی بجائے دو چار مزید مان لیے جائیں اور ایمان میں فرق بھی واقع نہ ہو۔ جن باتوں کا تعلق عقائد و ایمان اور اصول سے ہوگا اُن میں کمی بیشی ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ فرماتا ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ یعنی حق اور باطل کو آپس میں مت ملاؤ اور باطل کو حق کہہ کر دھوکہ نہ دو بلکہ حق کو ہمیشہ حق اور باطل کو ہمیشہ باطل کہو۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ آج ہم مرزائیوں کو بے دین گمراہ اور کافر کہیں اور کل دین دار، ہدایت یافتہ اور مسلمان سمجھنے لگیں۔ تاوقتیکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ بقول موجودہ صدرِ سپاہِ صحابہؓ کے، پکا رافضی تھا اور آج سے سال دو سال قبل بھی رافضی تھا تو اچانک ایک سال بعد وہ کس طرح سُنی کہلانے کا حقدار ہوگیا۔ کیا قبور میں بھی مذہب اور عقیدہ و ایمان کی تبدیلی ممکن ہے؟

ایک دیوبندی صاحب بڑے دکھ اور درد سے فرماتے ہیں کہ اسوقت کی اہم ضرورت تمام سُنی مکاتب فکر کو باہمی اختلافات بھلا کر باہم یکجا اور اکٹھے ہو کر شیعیت کے خلاف کام کرنا ہے۔ مگر جوشِ عقیدت میں ہماری دکھ بھری آہ پر غور نہیں فرماتے ہمارا سینہ چیر کر نہیں دیکھتے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنے اکابر کی کتب کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہیں کرتے۔ بس آنکھیں بند کر کے ان کا ایمان ہے کہ اُن میں حقائق و معارف کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، دیکھنے کا تکلف بھی کم کرتے ہیں احمد رضا خاں کے خلاف جو کچھ لکھ دیا گیا ہے وہی بہت ہے اس کی کتاب اٹھانے کی ہمت کون کرے۔

جب ہم باہمی اختلافات کی طرف توجہ مبذول کرانے کی کوشش کرتے ہیں تو بے جا تاویلوں کے انبار سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ ہمارا باہمی اختلاف آخر ہے کیا؟ کیا گیارھویں اور چالیسواں نزاع کا باعث ہے، کیا صلوٰۃ وسلام اور ذکر بالجہر جھگڑے کی بنیاد ہے۔ کیا عرس و عید میلاد النبی فساد کی جڑ ہے۔ نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

ہمارا اختلاف فروعی نہیں، ہمارا اختلاف اصولی ہے۔ ہمارا اختلاف یہ ہے کہ دیوبندی کتب میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ اور سرکار رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں توہین اور گستاخیاں پائی جاتی ہیں جبارات اُردو میں ہیں۔ مطلب و مفہوم واضح ہے، اور یہ مسئلہ اصولی مسئلہ ہے جب تک ان سے توبہ نہ ہوگی اُس وقت تک یہ اختلاف ختم نہیں ہو سکتا۔

ہمیں یہ بھی باور کرایا جاتا ہے کہ اب ہم دیوبندی بریلوی نزاع بھلا چکے ہیں۔ ہمارا جہاد اب صرف شیعہ کے خلاف ہے۔ مگر ہمیں یہ بات بھی قبول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کرنے میں ذرا وقت محسوس ہوتی ہے۔ اس لیے کہ یہ کارروائی یکطرفہ ہے، ممکن ہے آپ کے اختلافات اس نوعیت کے ہوں کہ جن کو بھلایا جا سکتا ہو مگر آپ سے ہمارے اختلافات کچھ اس سطح کے ہیں کہ نظر انداز نہیں کیے جا سکتے ورنہ تو آپ میں اور ہم میں فرق کیا رہ جائے گا۔

کل تک ہم تحذیر الناس کی عبارات کی دھجیاں اُڑاتے رہے تو کیا آج ہم اُن دھجیوں کو جوڑنے اور ملانے بیٹھ جائیں گے۔ کل تک ہمارے نزدیک براہین قاطعہ اور حفظ الایمان کی عبارات ایمان کا خاتمہ کر دینے والی تھیں تو کیا آج وہ عبارات ایمان و یقین میں اضافہ کرنے والی بن جائیں گی۔ نہیں اور کبھی نہیں۔ وہ عبارات کل بھی باطل تھیں آج بھی باطل ہیں اور تا قیامت باطل ہی رہیں گی۔ اور ہم یہ ہیں اپنے ساتھ ملانے سے قبل ذرا ہمارے بارے میں کچھ فیصلہ تو کر دیجئے کہ ہم اللہ و رسول کے دین والے ہیں یا رضا خانی دین والے۔ ہم سنی ہیں یا رافضی، مسلمان ہیں یا مشرک۔

کیا سال دو سال قبل والی تقریریں آپ نے بھلا ڈالی ہیں، اس وقت تو بڑے شدّ و مد سے ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ اور رافضی کہا جاتا تھا آج بھی تو ہمارے عقائد وہی ہیں، آپ کا فتویٰ کیوں بدل گیا؟ کیا کل آپ اپنے اکابر کی کارگزاریوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اتنا بڑا جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے تھے؟ جس احمد رضا کو کل تک آپ مرزا غلام قادر[1] (جو غلام احمد قادیانی کا بھائی تھا) کا شاگرد بتاتے رہے۔ آج وہ آپ کی دلیل کیا ہو گئی۔ آج اُس احمد رضا

[1] یاد رہے کہ جس مرزا غلام قادر سے اعلیٰ حضرت نے کچھ تعلیم حاصل کی۔ وہ مرزا قادیانی کے بھائی ہرگز نہیں تھے یہ سب ان دیوبندیوں کی فریب کاریاں ہیں۔ محض نام کی مشابہت ہے، جس کی تفصیل سے تردید مولانا حسن علی رضوی صاحب اور مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے اپنی کتب میں کر دی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ کفریہ عقائد سے توبہ کر لیں۔ لیکن آج ہم آپ کا تعارف ایسے حضرات سے کراتے ہیں جو کل تک تو ہمیں مشرک، بے دین، گمراہ، بدعتی، انگریزوں کے ایجنٹ اور رافضی کہتے کہتے اپنی زبانیں گھسا چکے تھے مگر آج ہم بغیر توبہ کیے اور انہی عقائد پر قائم رہتے ہوئے ایک دم اُن کو موحد، ایماندار اور سچے پکے سُنی دکھائی دینے لگے ہیں۔

کل تک وہ ہمیں چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ آپ کا اور ہمارا راستہ الگ الگ ہے، راہیں جُدا جُدا ہیں، اختلافات اصلی ہیں، عقیدے متفاوت ہیں مگر آج اُس سے بھی زیادہ بلند آواز میں ہمیں اپنا بھائی قرار دے رہے ہیں۔ کل تک وہ لوگ بزعم خویش جادہ حق پر چلنے والے اور ہم اُن کے خیالات فاسدہ کے مطابق باطل کی تاریک راہوں میں [illegible] قرآن [illegible] اور ہم [illegible] الملوک کے اشعار الاپنے والے، وہ اللہ و رسول کے [illegible] اور ہم رضا خانی دین کے مداح، وہ خدا پرست ہم قبر پرست، وہ فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنے والے اور ہم مُردوں کا کفن اُتارنے والے، کل تک وہ ہماری اقتداء میں نماز پڑھنے سے گریزاں، ہم نعرۂ رسالت لگائیں تو اُن کی جانب سے شرک و بدعت کے تیروں کی بوچھاڑ، گیارھویں شریف برائے ایصالِ ثواب ہو تو خنزیر کی طرح حرام حرام کی گردانیں، علم غیب بعطائے الٰہی بھی صریح شرک اور آج۔ آج یہ سب باتیں طاقِ نسیاں کے حوالے کر کے نعرہ لگایا جا رہا ہے۔

"دیوبندی بریلوی بھائی بھائی"

جب عقائد میں اس قدر تفاوت اور بُعد ہو تو بھائی بھائی کیسے بن گئے حنفی اور سُنی زبان سے کہنا اور بات ہے اور عقائد و افعال سے ثابت کرنا اور بات ہے۔ پہلے دیوبندی اور بریلوی شاید دیوبند اور بریلی کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہو مگر آج یہ مستقل نظریے بن چکے ہیں۔ اب عقائد کے لحاظ سے دونوں میں فرق کیا جائے گا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ دیوبندی حضرات یہ نعرہ کیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لگا رہے ہیں، اپنی کانفرنسوں میں نعرۂ رسالت محمد رسول اللہ کا جواز کہاں سے پیدا کر لیا گیا ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا صحابہ کرام میں سے کسی نے یہ نعرہ لگایا تھا؟ یا "دیوبندی بریلوی بھائی بھائی" کا نعرہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ کیا دیوبندیوں کے عقائد میں تبدیلی آ گئی ہے یا بریلویوں نے دیوبندیت کو اپنا لیا ہے۔ آخر نعرہ "دیوبندی بریلوی بھائی بھائی" کا اجرا کس طرح کر لیا گیا ہے۔ وجہ کیا ہے؟ بات کیا ہے؟ راز کیا ہے؟ راز ہم بتائے دیتے ہیں۔ گرگٹ مزاجی۔ جی ہاں! جس نے بھی گرگٹ کا مزاج پا لیا پھر اُس کا ایک ہی رنگ پہ جمے رہنا بعید از قیاس ہے — "سپاہِ صحابہ" کے موجودہ سرپرست اور ان کے دیگر ساتھی دیوبندیوں کے نزدیک کل تک احمد رضا خاں انگریزوں کا ایجنٹ تھا، لیکن آج بربنائے مصلحت وہ انگریز کا دشمن [illegible] کل تک احمد رضا خاں بریلوی کو [illegible] تھا آج اُسے [illegible] کہا جا رہا ہے، کل تک کے مشرک اعظم آج کے موحد اعظم ہیں، کل جو ہمارے پیچھے نماز پڑھنے سے بھاگتے تھے آج [illegible] ہمیں آگے کھڑا کرتے ہیں، کل تک گیارھویں شریف خنزیر کا گوشت تھی آج مل کر کھا لینے کو معیوب قرار نہیں دیا جاتا۔ کل تک یا رسول اللہ کا نعرہ شرک تھا آج کانفرنسوں میں یا رسول اللہ، محمد رسول اللہ دونوں نعرے لگ رہے ہیں لیکن کسی دیوبندی کی اس شرک کے خلاف زبان تک نہیں اُٹھتی۔ کل تک احمد رضا خاں بریلوی اور اُن کے خلفاء بے دین، گمراہ اور ضال و مضل تھے آج "سپاہِ صحابہ" والے حضرات اُن کے ناموں پر "رحمۃ اللہ علیہ" لکھ رہے ہیں۔

اے امامِ احمد رضا! تجھے ہمارا سلام ہو تو نے بدترین دشمنوں سے بھی اپنے نام پر "رحمۃ اللہ علیہ" لکھوا لیا۔

یہ ہے وہ گرگٹ مزاجی اور بدبودار عقیدہ کہ لمحہ لمحہ اپنا رنگ و بُو بدلتا رہتا ہے۔ وہ احمد رضا جو ۱۹۲۱ء میں اس دارِ فانی سے رُخصت ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

تن من دھن کی بازی لگا دی گئی، شیعہ سُنّی اختلاف ختم کرنے کا جھانسہ دیا گیا، بڑھ چڑھ کر روپیہ پیسہ لگایا گیا، کہیں لائبریریوں کے نام پر جیبیں بھری گئیں کہیں مدرسوں کی آڑ میں پالیسیاں گرم ہوئیں، کہیں امام باڑوں کے لیے لاکھوں کی تھیلیاں اچھال دی گئیں، غرض جس طرح اور جیسے ممکن ہوا شیعیت کی ترویج و ترقی کے لیے قربانیاں دی گئیں۔ اور ادھر ہمارے سُنّی بھائی اتنے متاثر ہوئے کہ خمینی صاحب کا نام جپنے لگے۔ کھوکھلے اسلامی دعووں پر یقین کر لیا۔ لیکن افسوس کہ اندر کی تاریکیوں اور غلاظت کو جھانک کر دیکھنے کے لیے ان بے چاروں کے پاس نہ بصارت تھی نہ بصیرت۔ ہمیں اپنے سُنّی بھائیوں سے سخت شکوہ ہے کہ وہ محض اعمال و افعال ہی کو سارا دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ عقائد و ایمان کی اہمیت و حیثیت کو یکسر بھلا بیٹھے حالانکہ اعمال کی مقبولیت کا دارومدار عقائد کی درستی پر ہے بصورتِ دیگر آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور ہمیں یہاں یہ بات کہہ دینے میں بھی کوئی عار نہیں کہ ملک کے سربراہوں کو پہلے مذہب سے واقفیت حاصل کرنی چاہیے، بزرگانِ دین کی کتب سے استفادہ کرنا چاہیے۔ آج کے مولویوں پر اعتبار نہ سہی کیا چودہ سو سال کے سارے آئمہ کرام معاذ اللہ محض فلاں کلوانے تھے، تمام سابقہ علمائے احناف کی کتب بحمد اللہ موجود ہیں۔ اُن میں صاف موجود ہے کہ جو قوم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین پر دن رات تبرّے بکتی ہو اس سے میل جول، اُٹھنا بیٹھنا اور محبت و دوستی کا اظہار مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے کہ آج کے سربراہ دینی معاملات میں بہت پیچھے ہیں یا انہیں پتہ ہی نہیں کہ اسلام میں رواداری کا مطلب و مفہوم کیا ہے، اپنے بزرگوں پر قدم بہ قدم کاربند نظر آئیں گے مگر اسلام نے جو بزرگوں کو عطا فرمایا ہے وہ بالائے طاق رکھ کر بندوں کو خوش کرنے پر مجبور ہیں۔ ان سربراہوں کو پتہ ہی نہیں کہ کس کا جنازہ پڑھنا ہے کس کا نہیں پڑھنا، کس کے مزار پر جانا ہے اور کس کی قبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے بچتا ہے۔ ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ہم ان سربراہانِ مملکت کی خدمت میں فقط اتنی گزارش کرتے ہیں کہ عزت دنیا کے بادشاہوں کے ہاتھ میں نہیں عزت تو اُس احکم الحاکمین کے دستِ قدرت میں ہے جس نے تمام مخلوق میں اپنی بے شمار نعمتیں بانٹ رکھی ہیں، عزت تلاش کرنی ہے تو صرف اُس سے تلاش کیجئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

بات کچھ دُور نکل گئی۔ عرض یہ کیا جا رہا تھا کہ ایک دیوبندی صاحب فرماتے ہیں کہ مرنے والے مر کھپ گئے، انہیں بھول جائیے اور شیعوں کے خلاف کام کرنے کے لیے ہمارے ساتھ متحد ہو جائیے۔ جناب دیوبندی صاحب! اللہ کا شکر ہے کہ ہم میں بے شمار ایسے افراد موجود ہیں جو بڑھ چڑھ کر شیعیت کے خلاف کام کر رہے ہیں، اگر مر کھپ جانے والوں کو معاف کر دیا جاتا ہے تو پھر آپ سپاہ صحابہ والے خود یعقوب کلینی، مُلّا باقر مجلسی، نوری طبرسی، نور اللہ شوستری اور خمینی صاحب کی کفریہ عبارات پر کیونکر گرفت کرتے ہو وہ بھی تو مر کھپ گئے ہیں انہیں معاف کیوں نہیں کر دیا جاتا۔ گڑے مُردے اکھاڑنے سے کیا فائدہ۔ تو جس طرح کا جواب آپ دیں گے وہی جواب ہمارا سمجھیے۔

بہرحال توحید کی آڑ میں جس طرح آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی توہین و تنقیص اور گستاخیاں تقریراً و تحریراً کرتے آئے ہیں اور کر رہے ہیں وہ کسی صورت نظر انداز کر دینے کے قابل نہیں۔ ہماری دینی غیرت و حمیت یہ گوارا نہیں کرتی کہ آپ سے دوستی کی پینگیں بڑھائی جائیں۔ ہمارے نزدیک جو قرآن مجید کو محرف شدہ اور نامکمل کہے، صحابہ کرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو مولانا کہا جا رہا ہے ، رحمۃ اللہ علیہ کہا جا رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ تقیہ بازی میں دیو بندی حضرات شیعوں کو بھی کوسوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ بلکہ تقیہ کی دولت تو بڑی فراوانی سے ان دیو بندیوں کے گھر میں بھی موجود ہے۔ اس فن میں ان کو مہارت تامہ حاصل ہے۔

جن اکابر علمائے دیو بند کی کتب میں توہین آمیز کلمات پائے جاتے ہیں اور جن پر علمائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے علاوہ برصغیر کے جید ترین علماء بھی فتویٰ کفر عائد کر چکے ہیں وہ اکابر آپ کے نزدیک حجۃ الاسلام، قاسم العلوم والخیرات، قطب الاقطاب، حکیم الامت اور شیخ الاسلام کا درجہ رکھتے ہیں۔ بتایئے آپ اور ہم کس طرح بھائی بھائی بن سکتے ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ ان عبارات میں ایمان کی ایسی حلاوت ہے کہ روح خوش ہو جاتی ہے، جبکہ ہمارے نزدیک وہ عبارات صریح کفریہ ہیں اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ وہ عبارات دیو بندی بریلوی سے ہٹ کر کسی عیسائی یہودی کے آگے رکھ دیجئے جو اردو اور اس کی دیگر ضروریات و لوازمات سے واقف ہو، دیکھئے وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔

ہمارا فتویٰ ہمیشہ سے ایک تھا، ایک ہے اور ایک رہے گا۔ ہم گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے نہیں۔ آپ لوگ جہاں جس قسم کا ماحول دیکھتے ہیں وہی رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

جب تک شیعوں کے خلاف "سپاہ صحابہ" کی سیاسی تحریک[1] نہیں چلی تھی اس وقت تک ہم بے ایمان، مشرک، بدعتی اور رافضی تھے لیکن آج انہی عقائد کی موجودگی میں آپ ہی کے نزدیک پکے سچے مومن، سُنّی اور موحد ہیں۔

[1] دیو بندیوں اور شیعوں میں سیاسی اختلاف ہے ورنہ مذہبی حیثیت میں دونوں برابر ہیں۔ مزید وضاحت کیلئے مولانا حسن علی رضوی صاحب کا پمفلٹ غلط فہمی کا ازالہ پڑھیں (ادارہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی اس گرگٹ مزاجی پر حیرت کے سمندر میں ڈوب ڈوب جاتے ہیں۔

دو تین سال قبل تک تو "سپاہ صحابہ" احمد رضا خاں بریلوی کو مرزا غلام احمد قادیانی کا ہم خیال ثابت کرنے کے لیے پیدائش اور وفات کی تاریخوں میں مماثلت پیدا کر کے طعن و تشنیع و تشدد کی آگ بھڑکا رہا تھا آج خود ہی اُس آگ پر پانی کس لیے ڈالا جا رہا ہے۔ موصوف ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ مرزا پیدا ہوا ۱۸۴۲ء میں اور مرا ۱۹۰۸ء میں، جبکہ احمد رضا خان پیدا ہوئے ۱۸۵۶ء میں اور وفات پائی ۱۹۲۲ء میں۔ اور ملاحظہ کیجئے دونوں کی پیدائش اور وفات میں چودہ چودہ سال کا فرق ہے۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْن۔ ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی وفات ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔ فاروقی صاحب کا ۱۹۲۲ء بتانا [illegible] جھوٹ ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مگر بزرگوں کے ہی بنائے ہوئے فارمولے پر اب تک آپ عمل کر رہے ہیں جیسا کہ ندوی صاحب وغیرہ بھی آپ کو یہ سبق یاد کرا گئے ہیں کہ جھوٹ اس قدر بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔

ایک اور دیوبندی صاحب فرماتے ہیں کہ اب لکھنے والے دنیا سے گزر گئے، مر کھپ گئے گڑے مُردے اکھاڑنے سے کیا فائدہ، جو کام ہے اب کرنے کا وہ کیجئے۔ دیکھئے سرعام منبروں پر صحابہ کرام پر تبرا بازی ہوتی ہے۔ یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہمیں اس بات کا مکمل احساس ہے کہ جب سے خمینی صاحب گھوم گھما کر واپس آئے ہیں اور انہیں پورے ملک کی سربراہی حاصل ہو گئی تو انہوں نے جی بھر کر شیعیت کے فروغ کے لیے کام کیا۔ بظاہر اسلامی انقلاب کی آڑ میں وہ کھیل کھیل گئے کہ بے شمار سادہ لوح مسلمان اُن کی چکنی چپڑی باتوں میں پھنس کر رہ گئے۔ خفیہ طور پر بھی اور علانیہ بھی دوسرے ملک کی تنظیمیں یہاں بھی بنائی گئیں، رسائل و جرائد جاری کیے گئے، اپنے مسلک کے فروغ کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آج اچانک مسلمان کیسے ہو گئے۔ ہمارے عقائد میں جب فرق ہی نہیں پڑا تو مسلمان کیسے ہو گئے۔ بس ہمارا مدعا فقط اتنا ہے کہ ہم اپنی ملت و قوم پر اس بات کو واضح کر دیں کہ آپ کل سچے تھے یا آج سچے ہیں؟

سپاہ صحابہ والو! ہم آپ کا متضاد رویہ دکھانا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں مشرک کہیں تو کیا ہم آنکھیں بند کر لیں، آپ ہمیں رافضی کہیں تو کیا ہم زبانوں کو مقفل کر دیں۔ آپ ہمیں ننگی گالیاں دیں ہم برداشت کر لیں گے مگر آپ ہمیں رافضی کہیں۔ ہم برداشت نہیں کریں گے۔

ہم سرپرست سپاہ صحابہؓ سے پوچھتے ہیں کہ کل تک جو ہمیں رافضی کہا جاتا رہا کیا وہ قرآن و سنت کی روشنی میں کہا گیا یا محض گپیں تھیں۔ اگر قرآن و سنت کی روشنی میں تھا تو آج قرآن و سنت کے خلاف ہمیں سُنی کیونکر کہا جا رہا ہے جو عقیدہ قرآن و سنت کی نظر میں کافرانہ ہو، مشرکانہ ہو وہ ہمیشہ کفریہ مشرکانہ رہے گا۔ آج سے پانچ سال قبل ہم جن عقائد کی بناء پر رافضی تھے۔ پانچ سال بعد قرآن کی کس نص سے ہم سُنی بن گئے ہیں؟

مرزا غلام احمد ۱۹۰۸ء میں بھی کافر تھا اور آج بھی کافر ہے، تا قیامت پکا کافر رہے گا۔ اگر ضیاء الرحمٰن صاحب کے نزدیک احمد رضا کل تک رافضی تھا تو اب ایک دم وہ "رحمۃ اللہ علیہ" کیسے ہو گیا۔ اگر آپ خود نہیں کہتے تو اپنے کارکنوں کو ایسا کرنے کی اجازت کس لیے دے رکھی ہے جب یعقوب کلینی، باقر مجلسی اور دیگر اکابرین شیعہ کے ناموں پر رافضی ہونے کی وجہ سے رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھا جاتا تو ان احمد رضا خاں جو بقول آپ کے رافضی تھا اس کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ چہ معنی دارد؟ کیا یہ بات اسلام میں جائز ہے کہ ایک رافضی کو کافر کہا جائے اور دوسرے رافضی کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ لکھا جائے۔

فاروقی صاحب! ہمارے پاس آپ کی تقریر کی ایک کیسٹ محفوظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ہے۔ یہ جھنگ کی تقریر ہے۔ ذرا اپنی تقریر کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

"مولوی احمد رضا کے باپ کا نام تھا مولوی نقی علی، دادے کا نام تھا مولوی کاظم علی، پردادے کا نام تھا مولوی تقی علی، یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ نام سُنیوں والے ہیں یا شیعہ والے ہیں؟ میرے پاس ستائیس دلیلیں ہیں کہ احمد رضا بریلوی رافضی تھا۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ میرے چیلنج کو قبول کریں کہ احمد رضا بریلوی رافضی تھا۔"[1]

اب "دیوبندی بریلوی بھائی بھائی" کا نعرہ لگاتے ہیں جبکہ اس تقریر میں یہ نعرہ بھی موجود ہے۔

"شیعہ بریلوی بھائی بھائی، شیعہ بریلوی بھائی بھائی"

یہ سرپرست سپاہ صحابہ جناب بریلویوں کو بطور تقیہ بھائی کہتے ہیں ان کی تقریر کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں

"ہم نہیں کہتے مانیں جناب کہ تم اہل سنت کی اولاد ہو تم تو خود شیعہ کی اولاد ہو۔"

آج جو یہ سرپرست صاحب اپنے پمفلٹوں اور تقریروں میں فرماتے ہیں کہ دیوبندی بریلوی جھگڑا کوئی جھگڑا نہیں، بریلوی ہمارے بھائی ہیں ان کی تقریر کے یہ الفاظ غور سے پڑھیں۔

"میرا چیلنج قبول کرنے کی جرأت کسی احمد رضا خاں کے حلالی بیٹے میں نہیں۔"

اس اردو تقریر میں ایک موقع پر جب سامعین کی طرف سے یہ نعرہ لگا "بریلویوں پہ لعنت بے شمار" تو موصوف پنجابی میں فرمانے لگے۔

"ان پر لعنت تب بھیجو جب لعنت خود ہی نہ جارہی ہو۔ ان پر تو لعنت

---

[1] تقریر ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست "سپاہ صحابہ"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پر تبرے بازیاں کرے وہ بھی قابلِ نفرین ہے اور جو اللہ و رسول (جلّ مجدہٗ و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی شان میں بھدی زبان استعمال کرے وہ بھی لائقِ ملامت ہے۔ ہمیں اللہ اور اُس کے رسول کی عزّت و عظمت ہر چیز سے مقدم ہے۔

تمہید کچھ طوالت اختیار کر گئی ہے۔ آمدم بر سرِ مطلب "سپاہِ صحابہ" کے موجودہ سرپرست ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب جن کو اُن کے عقیدت مند مؤرخِ اسلام کہتے ہیں، پہلے بھی سنبھالے نہیں سنبھلتے تھے اب تو ماشاء اللہ "چھلّے" بھی پڑ گئے ہیں۔ تو یہ صاحب دراز عرصہ تک اہلِ سنت وجماعت کے خلاف سخت زبان استعمال کرتے رہے۔ اہلِ سنت کی مقتدر شخصیات خصوصاً اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر گالیوں کی بارش برساتے رہے۔ "بہتان" کا الزام نسبت کیا گیا۔ ایک یہ کہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی انگریزوں کے ایجنٹ تھے۔ انہیں فاروقی صاحب میر جعفر، میر صادق اور مرزا قادیانی کی صف میں شمار کرتے تھے اور دوسرا یہ کہ مولانا احمد رضا خاں سُنّی نہیں تھے بلکہ رافضی تھے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

انہی دنوں اُردو بازار لاہور کے ایک کتب خانہ میں ڈاکٹر خالد محمود صاحب دیوبندی کی کتاب "مطالعہ بریلویت" پر بھی نظر پڑی۔ جس کی تین جلدیں آچکی ہیں۔ اُس کی ایک جلد میں وہی پُرانے احسان الٰہی ظہیر کی "البریلویہ" والے مضامین اس میں درج کر دیے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب "غلط فہمی نہ ہو" کا عنوان دے کر لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خاں کی اس دینی خیعیت میں یہ وہم نہ ہو کہ اگر آپ شیعہ ہوتے تو شیعوں کے خلاف ردّ الرفضہ نہ لکھتے اس میں آپ نے تمام شیعوں کو کافر کہا ہے اور اپنے آپ کو حنفی ظاہر کیا ہے، اس غلط فہمی سے بچنے کے لیے آپ شیعہ مجتہد قاضی نور اللہ شوستری (۱۰۱۹ھ) کے مندرجہ ذیل بیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پر غور کریں۔ ایسے لوگوں کی کبھی کمی نہیں رہی۔

"چونکہ علمائے شیعہ اصحاب خفا و خفقان کے طویل غلبے اور اہل تغلب و نفاق کے برسرِ اقتدار ہونے کے باعث ہمیشہ گوشۂ تقیہ میں چھپے اور مخفی رہے ہیں اس لیے وہ اپنے آپ کو شافعی یا حنفی ظاہر کرتے رہے ہیں۔"
(مجالس المومنین جلد ۱ صفحہ ۲)[۱]

آگے صفحہ ۲۰۵ پر لکھا ہے :-

"اس پس منظر میں جب ہم مولانا احمد رضا خاں اور ان کے مسلکی تطورات پر غور کرتے ہیں تو اندر کی بات یہی سامنے آتی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں اندر سے ہرگز ہرگز اہل سنّت میں سے نہ تھے۔"[۲]

دیکھو دیوبندی [illegible] الزام اور بہتان کو وقتاً فوقتاً دہراتے رہتے ہیں۔ البتہ عقیدہ [illegible] جو [illegible] بہتان معدوم ہو رہا ہے لیکن ذہنی طور پر کسی خبر کا [illegible] جاتا۔ اس کے متعلق زبان نہ کھولنا اور بات ہے، اس کے متعلق ان کا عقیدہ کیا ہے، دل میں سمجھتے کیا ہیں؟ یہ دوسری بات ہے۔ آج مرزائیوں کے خلاف کوئی بھی نہیں بولتا۔ تو کیا اس کا مطلب یہ سمجھ لیا جائے کہ ہم انہیں مسلمان جاننے لگے ہیں۔ یعنی جس شد و مد سے پہلے انہیں ننگا کیا جاتا تھا اور اسلام کا دفاع کیا جاتا تھا اس طریقے سے اب ضرورت بھی نہیں رہی۔ تو اس کا معنیٰ و مراد یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کے خلاف ہی نہیں رہے۔

ہم سپاہ صحابہ سے فقط یہ پوچھتے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف زبان تو نہیں اٹھاتے مگر دل سے کیا سمجھتے ہیں۔ اگر کہیں کہ مسلمان! تو دنیا کے سب سے بڑے جھوٹے یہ لوگ ہوں گے۔ کیونکہ کل تک ہم رافضی اور بدعتی تھے

---

۱ مطالعہ بریلویت ص ۲۰۲ جلد سوم مطبوعہ دارالمعارف لاہور ۱۹۸۸ء ۲ مطالعہ بریلویت ص ۲۰۵ جلد سوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بلکہ صرف حقانیت مقصود ہے۔

سوالات نہایت صاف ستھرے، سنجیدہ اور واضح بیان کیے جا رہے ہیں ان کے جوابات بھی اسی طرح نہایت واضح اور روشن ہوں، جوابات میں غصہ، جھنجھلاہٹ، جذباتیت اور تمسخر کی آمیزش ہرگز نہ ہو۔ خیال رہے کہ جس ترتیب سے سوالات درج ہیں، عین اسی ترتیب سے جوابات بھی تحریر فرمائے جائیں:

سنا ہے کہ آپ نے کئی تقاریر (یا کسی ایک تقریر) میں جناب احمد رضا خاں بریلوی کو بیسیوں وجوہ سے مضبوط دلائل کے ساتھ شیعہ ثابت فرمایا ہے تو

① پہلا سوال یہ ہے کہ کیا واقعی کسی تقریر میں آپ نے احمد رضا خاں بریلوی کو دلائل حقہ سے شیعہ ثابت فرمایا ہے؟

② دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر واقعی آپ نے انہیں شیعہ ثابت کیا ہے تو کیا اس سے قبل آپ کے اکابر علمائے دیوبند میں سے بھی کسی نے اُن کو شیعہ ثابت کیا ہے یا پہلے فرد آپ ہیں جن کو احمد رضا خاں بریلوی کے اصل عقیدے کا انکشاف ہوا؟

③ تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر اکابر علمائے دیوبند میں سے کسی نے پہلے شیعہ ثابت کیا ہے (کہ جس کو بنیاد بنا کر آپ نے دلائل دیے ہیں) تو اُن علماء کے اسمائے گرامی کیا ہیں اور کس کتاب میں یہ ثبوت موجود ہے؟

④ چوتھا سوال یہ ہے کہ اگر اس سے قبل اکابر علمائے دیوبند میں سے کسی ایک نے بھی انہیں شیعہ قرار نہیں دیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟ تحریر فرمائیں (ورنہ اکابر بھی ایک شیعہ کو کافر نہ کہہ کر کسی فتوے کی زد میں ہوں گے)

⑤ پانچواں سوال یہ ہے کہ اگر آپ نے ہی سب سے پہلے انہیں شیعہ کہا ہے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں چند ایک مضبوط دلائل آپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تیزی نہیں دکھائی۔ جذبات سے کام نہیں لیا بلکہ بہت انتظار کیا۔ ہر طرف سے جب مکمل مایوسی کا شکار ہوگئے تو اب یہ سوالات اشاعتی صورت میں آپ کے سامنے موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب (سرپرست اعلیٰ "سپاہ صحابہ" پاکستان) کے نام

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین ۰

اما بعد۔ آپ ایک دراز عرصہ تک تو بریلویت میں تقریریں فرماتے رہے ہیں جن کو آپ کے حلقے میں خاص ذوق وشوق سے سُنا اور پسند کیا جاتا رہا۔ اس وقت سپاہ صحابہ کے [illegible] کی وجہ سے آپ [illegible] شیعیت کے بارے میں اظہار خیال فرماتے ہیں اور بظاہر کسی اسٹیج پر آپ بریلویوں کے خلاف بیان کرنے سے گریز فرماتے ہیں۔ شاید کبھی کہیں جزوی طور پر اپنے مخصوص حالات اور حلقے میں ان کے خلاف اب بھی بولتے ہوں گے مگر بالعموم ایسا دیکھا نہیں گیا۔ لیکن ایک بات تو واضح ہے کہ جس دور میں آپ بریلویوں کے خلاف جو کچھ بیان فرماتے رہے ہیں وہ اب بھی آپ کے نزدیک درست اور صحیح ہوگا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اُس وقت کا اپنا کہا ہوا اس وقت آپ خود ہی جھٹلا دیں۔ جس چیز کو آپ نے اُس وقت حق سمجھا تھا وہ اب بھی آپ کے نزدیک حق ٹھہرے گا نہ کہ باطل قرار پائے گا کیونکہ اس وقت بھی آپ اسی مسلک و مشرب سے وابستہ ہیں جو شروع سے آپ نے پسند فرمایا۔

اگر آپ کے سابقہ دور کی رَوِش اور موجودہ رَوِیّے کے حوالے سے سوالات کی صورت میں چند ایک معروضات پیش کر دی جائیں تو یقین ہے کہ آپ کی طبع نازک پہ بارِ گراں نہیں گزرے گا۔ بہذا بندہ کو افتراق وانتشار اور فتنہ وشر مطلق نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۱۱) گیارھواں سوال یہ ہے کہ اب آپ کا عقیدہ اُن کے متعلق بدل چکا ہے یا وہی ہے

(الف) اگر وہی ہے تو شیعہ ہونے کی وجہ سے آپ انہیں کافر کیوں نہیں کہتے؟

(ب) اگر عقیدہ بدل چکا ہے تو آپ اس کا بر سرِ منبر اعلان کیوں نہیں فرماتے؟ (یعنی پہلے تو میں احمد رضا خاں کو شیعہ کہتا تھا، اب میں نے توبہ کر لی ہے، وہ شیعہ نہیں تھے بلکہ صحیح سُنّی العقیدہ مسلمان تھے، میرے کہے کو درست نہ سمجھا جائے)

(ج) اگر وہ سُنّی العقیدہ مسلمان تھے تو آپ انہیں شیعہ کہہ کر گویا کافر کہہ کر کیا خود ہی تکفیر نہیں کر گئے؟

(د) اس کی وجہ سے آپ پر سرِ عام توبہ [illegible]

درج بالا گیارہ سوالات کا مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ آپ سے سوالات کا یہ پہلا مرحلہ ہے اگر آپ نے سنجیدگی سے جوابات دے دیئے تو سوالات کا ایک مرحلہ ابھی اور بھی باقی ہے۔ جو آپ کے اکابر علمائے دیوبند کے شیعی نقطۂ نظر پر مبنی ہوں گے۔ امید ہے کہ درج بالا سوالات کے جوابات آپ انتہائی ذمہ داری سے عنایت فرمائیں گے۔ جوابات میں کسی قسم کی لاگ لپیٹ اور ابہام نہ پایا جائے۔ سوالات کے اندر (الف، ب)، اجزاء کے بھی اسی طرح (ا)، (ب) لکھ کر جوابات ارشاد فرمائے جائیں۔ یعنی پوائنٹ ٹو پوائنٹ (Point to Point)

خاص نوٹ "میں اب دیوبندی بریلوی نزاع سے کنارہ کش ہو چکا ہوں"۔ آپ کا یہ عذر "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق قطعی طور پر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ جواب سے اگر گریز فرمایا گیا تو چار دفعہ مزید اس کی کاپیاں ارسال کی جائیں گی پھر بھی جواب نہ دیا گیا تو ان سوالات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی اشاعت پر پھر آپ کو ناراضگی کا اظہار بھی نہیں کرنا چاہیے۔

اس کے بعد ہم اتنا عرض کر دیں کہ الحمد للہ ہم پکے اور سچے حنفی اہلِ سنت وجماعت ہیں اور ہمارا عقیدہ رافضیت کے متعلق وہی ہے جس کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ردّ الرفضہ میں پیش فرمایا ہے۔ ہم نے اُن کے باطل عقائد کا ہمیشہ رد کیا ہے۔

ہمارا ایمان یہ ہے کہ اگر اعلیٰ حضرتؒ نے روافض پر گرفت فرمائی تو وہ بھی درست تھی اور اگر آپ کے اکابر پر فتویٰ جاری کیا تو وہ بھی درست تھا۔ وہ اپنے پرائے، چھوٹے بڑے سرکاری غیر سرکاری، عوام اور خواص میں بلا تمیز گرفت فرماتے تھے یہی اُن کا طرّہ امتیاز ہے۔ آپ اُن کو کبھی رافضی نہ کہتے اگر اُن کا فتویٰ آپ کے اکابر پر نہ ہوتا۔ آپ کے زیر سرپرستی شائع ہونے والا پرچہ "خلافت راشدہ" کے شمارے ہمارے پاس ہیں صرف ایک شمارہ لے کر آپ کو بتاتے ہیں کہ جس شخص کے متعلق آپ کا خیال یہ ہے کہ وہ رافضی تھا، یہ شمارہ کیا کہتا ہے۔ ہم محرم الحرام ۱۴۱۷ھ کا شمارہ لے رہے ہیں۔

① اس شمارہ میں ٹائیٹل کے اندرونی صفحہ پر ایک اشتہار "اہلِ سنت ہوشیار باش" کے عنوان سے شائع ہوا جس کے اوپر والے بائیں کنارے پر یا رسول اللہ درج ہے۔ ہمارے پاس جو تقریر آپ کی محفوظ ہے اُس میں آپ نے نعرہ یارسول اللہ پر اعتراض کیا ہے۔ آپ کی زیر نگرانی قائم ہونے والے اس شمارے میں "یارسول اللہ" کیونکر چھپ گیا؟ اگر کوئی بات کہنے میں شرک و بدعت ہے تو وہ لکھنے میں بھی شرک و بدعت ہوگی۔ آخر کس مصلحت کے تحت "یارسول اللہ" لکھا گیا۔ کیا اس طرح کہنا لکھنا جائز ہے۔

② صفحہ ۸ کالم ۳ پر "اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ" لکھا گیا ہے لفظ بریلوی پر "رحم" موجود ہے۔ جس کا مطلب ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ اگر احمد رضا خان رافضی تھا تو آپ نے کیا مدیر خلافت راشدہ کو اس کے خلاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کوئی تنبیہ کی ہے۔ اگر نہیں تو کیا مصلحت ہے؟

② صفحہ ۱۲ پر آپ کا خطاب درج ہے۔ یہ خطاب آپ نے "امیر عزیمت حق نواز شہید کانفرنس" اسلام آباد میں ۲ جون ۱۹۹۱ء کو کیا۔ صد ۱۲ کے کالم ۲ پر اپنے بیان کا یہ حصہ ملاحظہ کریں۔

"سپاہ صحابہؓ پاکستان کی وہ جماعت ہے جس نے بریلوی دیوبندی اہل حدیث کے تنازعات کو ختم کر کے تمام اہل سنت کو ایک پلیٹ فارم پہ جمع کر دیا ہے۔"

آپ نے تو اپنی بے شمار تقریروں میں چیلنج کر کر کے اور ستائیس "ویڈیوں" کے ساتھ احمد رضا خاں کو رافضی اور دیگر بریلویوں کو شیعہ کی اولاد کہا تھا۔ اب اچانک ان بریلویوں کو سُنّی کیوں سمجھ لیا گیا۔ جب بریلوی شیعہ کی اولاد ہیں تو ان کو [illegible] اہل سنت کا لقب دے کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کا ڈھونگ کیوں رچایا جا رہا ہے؟ آپ کی تقریر کے وہ بالا الفاظ درست ہیں یا اس تقریر کے مذکورہ الفاظ؟

ویسے بائی دی وے (برسبیل راہ) یہ احمد رضا خاں بریلوی کس قسم کے رافضی تھے کہ آپ جیسے متشدد حضرات بھی اُنہیں اپنا کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ کہیں اعلیٰ حضرت کی کرامت تو نہیں کہ جو رافضی کہہ کہہ کر دم نہیں لیتا تھا وہی اُنہیں اہل سُنّت ماننے پر مجبور ہو گیا ہے۔ ہمیں تو ڈر ہے کہ آج آپ جن کو رافضی رافضی کہہ رہے ہیں کہیں کل انہیں بھی کسی مصلحت اور غرض کے زیر اثر اپنے ساتھ ملانے پر مجبور نہ ہو جائیں، جب آپ اپنی ہی باتوں پر قائم نہیں رہتے تو آپ کا اعتبار کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ویسے کوئی شیعہ ہی آپ سے پوچھ بیٹھے کہ احمد رضا خاں رافضی تھا یا سُنّی، اپنی سابقہ تقاریر کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیے۔ تو فاروقی صاحب آپ کیا جواب دیں گے؟

③ صد ۱۳ کالم ۳ میں آپ فرماتے ہیں:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"میرے بھائیو! پاکستان کے مولویو، پیرو، چودھریو، بریلویو، دیوبندیو، اہلِ حدیثو!"

دیکھا آپ نے ہمیں بھی "بھائیو" کہہ کر پکارا ہے۔ ظاہر ہے آپ کے نزدیک کُلّ مُنتَسبٍ اِخوۃٌ درست ہی ہوگا۔ تو کل تک جو شیعہ کی اولاد تھے اور آج بھی اُن کے وہی عقائد ہیں وہ مومن ہو کر آپ کے بھائی کیسے بن گئے۔ آپ کی یہ بات سچی ہے یا وہ؟ ویسے آپ کے خیال میں تقیہ کسے کہتے ہیں، تعریف تو کیجئے ذرا؟

⑤ ص ۳ کالم ۳ پر ماسٹر حق نواز فیروالی سے رقمطراز ہیں:۔

"پاکستان میں سُنّیوں کی تعداد ۹۸% ہے اور شیعوں کی تعداد تقریباً ۲% ہوگی"

یہ بات تو مسلّم ہے کہ [illegible] نہیں رہتے۔ ظاہر ہے سوادِ اعظم بریلوی ہی ہیں اور سُنّیوں کے نام سے معروف ہیں۔ اور یہ سب اعلیٰ حضرت بریلوی کے عقیدت مند ہیں۔ تو کیا ماسٹر حق نواز صاحب اور مدیر کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ یہ سب شیعوں کی اولاد ہیں، آخر [illegible] فاروقی صاحب کہہ رہے ہیں وہ کوئی غلط تھوڑا ہی کہہ رہے ہیں کہ بریلوی شیعوں کی اولاد ہیں تو ماسٹر صاحب نے سُنّیوں کی گنتی میں بریلویوں کو کیسے شامل فرمالیا۔ کیا آپ نے آئندہ کے لیے مُدیر صاحب کو تنبیہ کی ہے کہ سُنّیوں کی آبادی اتنی درج نہ کی جائے؟

اس کے علاوہ انجمن سپاہ صحابہ نے ایک پمفلٹ بعنوان "شیعہ کافر ہیں" شائع کر رکھا ہے۔ جس کے ٹائیٹل پر یہ الفاظ بھی درج ہیں:۔

"مفتیٔ اعظم پاکستان کا فتویٰ معہ تصدیقات"۔ اس کے صفحہ ۱۰ پر سپاہِ صحابہ نے اپنی طرف سے عنوان دیا ہے۔

"فاضل بریلی مولانا احمد رضا خاں صاحب رح کا فتویٰ"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کتنی عجیب بات ہے کہ انجمن کا سربراہ کہے کہ مولانا احمد رضا خاں رافضی، اور ستائیس دلیلوں کے جلوہ میں کہے، بر سرِ عام کہے، چیلنج کرے، اور انجمن کے کارکن اُس کے نام پر رحمۃ اللہ علیہ لکھیں۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

ایک اور پمفلٹ چہار وصحابہ کی طرف سے بہت زیادہ تقسیم کیا گیا۔ جس پر لکھا ہے:-

"اہل سُنت وجماعت علماءِ بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ"

اس کے ص ۱، ص ۳ اور ص ۴ پر "اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی" درج ہے۔ ص ۴ پر لکھا ہے:-

"اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو تو غم تشیع میں کس عنوان سے کہاں کہاں شیعت میں شامل کرنے کے لئے نام درج ہیں۔ اب ہمیں یہ معلوم نہیں کہ سربراہ کو سرپرست سمجھا ہے یا کارکن۔ اگر غلطی سے ایسا ہو گیا ہے تو کیا آئندہ کے لیے خبردار کر دیا گیا ہے۔

اب ۱۹۹۲ء میں فاروقی صاحب غصے میں آ کر اگر کہہ ہی دیں کہ جاؤ بریلویو! ہم تمہیں رافضی ہی سمجھتے ہیں تو یہ اُن کی تیسری حماقت ہو گی۔ کہ ایک دفعہ رافضی کہا۔ دوسری بار سُنی کہتے رہے اور جب سوالات پوچھے گئے تو پھر رافضی کہہ دیا۔ ان تین ادوار میں سے کس دَور کی بات کو آخر جرح سمجھا جائے گا۔ ع

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

آپ نے تقریر میں فرمایا ہے کہ احمد رضا، نقی علی، کاظم علی وغیرہ شیعوں والے نام ہیں لہٰذا ثابت ہوا اعلیٰ حضرت شیعہ تھے، پہلی بات یہ کہ محض ناموں کی وجہ سے کسی کو رافضی قرار دینا پہلے درجے کی حماقت ہے دوسرے یہ کہ یہ اسمائے گرامی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی اولاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے ہیں۔ اگر کوئی صحابہ کے نام پر نام نہ رکھے اور صرف اہل بیت اطہار کے نام رکھتا ہے تو کیا یہ اسلام میں ناجائز ہے؟ اگر شیعوں کی ہر مشابہت سے بچا جائے تو اس طرح فاروقی صاحب آپ کا جینا بھی محال ہو جائے گا۔ وہ اللہ کو ایک مانتے ہیں تو جب وہ اللہ کو ایک مانتے ہیں تو آپ کو ایک اللہ کو ماننا چھوڑ دینا چاہیے اس لیے کہ شیعہ ایک مانتے ہیں۔ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی عبادت کرتے ہیں تو کیا آپ کو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ وہ روزے رکھتے ہیں تو پھر آپ روزے ترک کر دیں۔ پھر تو ایک مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔ وہ منہ سے کھانا کھاتے ہیں آپ کیا طریقہ اختیار کریں گے۔ ایک شیعہ بھی کھانا کھا رہا ہو اور آپ بھی کھانا کھانے میں مشغول ہوں تو دیکھنے والا شیعہ دیوبندی کا فرق کس طرح کر سکے گا۔ ظاہر ہے آپ کو طریقہ بدلنا پڑے گا آپ کو پھر [illegible] سے دیکھیں، نہ کانوں سے سنیں [illegible] پاؤں سے کام کریں [illegible] نسب کو بدل ڈالیں۔ ان سے مشابہت جو ہوگی۔ پھر تو آپ پانی سے وضو بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ شیعہ بھی وضو کے لیے پانی استعمال کرتے ہیں آپ مٹی کا تیل استعمال کر لیا کریں۔ دل تو صاف نہیں ہوگا البتہ ظاہری جراثیم مر جائیں گے (رفع حاجت کے مسئلے پر ہم آپ کی توجہ مبذول نہیں کراتے)

اور جناب فاروقی صاحب! اگر حسن، نقی، تقی وغیرہ شیعوں کے نام ہیں تو ہم آپ کو زیادہ دور نہیں لے جاتے۔ صرف اپنے قطب الاقطاب اور مطاع الکل جناب رشید احمد گنگوہی صاحب کی سوانح عمری اٹھا لیجیے جسے تذکرۃ الرشید کہتے ہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب کا سلسلہ نسب باپ کی طرف سے یوں درج ہے:۔

"مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی بن قاضی علی اکبر" [1]

[1] تذکرۃ الرشید ج اول ص۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور ذرا اپنے مولانا کے حقیقی ماموں دیکھتے لکھا ہے :۔

" آپ کے چار حقیقی ماموں تھے جن میں سب سے بڑے جناب مولانا محمد نقی صاحب جو حضرت کے خسر بھی ہیں اور منجھلے مولوی محمد تقی صاحب "۔[1]

" رشید احمد صاحب کے مشہور اُستاد بھی اُستاد الکل حضرت مولانا مملوک العلی صاحب ہیں "[2]

" حضرت نے کئی مرتبہ دریافت فرمایا کہ مولوی محمد حسن نہیں آئے "[3]

" مولانا علی رضا صاحب حضرت کے شاگرد ہیں "[4]

اسی تذکرۃ الرشید میں جا بجا منشی محمد حسن، مولوی ممتاز علی انبیٹھوی، صوفی کرم حسین، پیر جی محمد جعفر صاڈھوری، نثار علی، مولوی حیات علی، مولوی ولایت حسین، محمد حسین، [illegible] عبد العلی [illegible] اور میر محبوب علی دہلوی عطر فروش کے نام مختلف روایات سے درج ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی طرح مظاہر العلوم سہارنپور کے مدرس احمد علی، فیض الحسن اور سعادت علی وغیرہ بھی تھے۔ مختصر یہ کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی، حسین احمد، محمود الحسن، اشرف علی، احمد علی، حسین علی واں بھچراں، مرتضیٰ حسن، چاند پوری، ذو الفقار علی دیوبندی (شارح قصیدہ بردہ) یہ سب نام ایسے ہیں کہ فاروقی صاحب کے فارمولے کے مطابق سب پر بے دھڑک شیعیت کی چھاپ لگا دی جائے۔

ہمارا ایک نکتہ سب کے لیے یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس عقیدے یا جن خیالات کی بنیاد تعصب پر قائم ہو سارے قرآنِ مقدس اور ذخیرۂ احادیث کی دلیلیں بھی اُس کے لیے مفید نہیں۔ البتہ ربّ کائنات جسے ہدایت دے۔

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

---

[1] تذکرۃ الرشید ج اول صفحہ ۱۵ [2] ایضاً ج اول ص ۲۱ [3] ایضاً ص ۹۹ ج دوم [4] ایضاً ص ۲۱ ج دوم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خبردار

محاذ آرائی، تخریب کاری و قانون شکنی سے بچو۔

بالخصوص سپاہ صحابہؓ و اہل تشیع کے تنازعات پر ایک عالمانہ نظر

مسمّٰی بہ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF ISLAM

غلط فہمی کا ازالہ

تالیف: حضرت مولانا محمد حسن علی صاحب مدظلہ میلسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین،

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض علماء " اہلحدیث و دیوبند " وقتاً فوقتاً تقریر و تحریر میں بریلوی اہلسنت کو تشیع سے مسلکی اور جوڑ ہونے کی غلط فہمی پھیلانے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ یہ الزام آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کے مترادف ہے۔ اور درحقیقت خود ان معترضین کا اہل تشیع سے کافی حد تک اندرونی و مسلکی اتحاد ہے۔ تفصیل کے لیے بعض دلائل حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

۱

" شیعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو (معاذ اللہ) کافر و ملعون و مردود کہتے ہیں۔ جبکہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی صحابہ کرام کو ملعون و مردود کہنے والا سُنّت جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔"[1]

اگر اہل تشیع سے اندرونی اتحاد نہیں۔ تو ان کی اتنی رعایت کیوں؟ اور گستاخِ صحابہ کی سُنّیت پر اصرار کیوں؟

۲

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی کے پاس ایک

---

[1]: فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صـ ۱۴۰ از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوال آیا۔ سوال وجواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سُنّی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعی مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہوگیا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ سُنّی و شیعہ کا تفرق مذہب کے باعث نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے۔ عندالشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح منعقد ہوگیا۔ لہٰذا سب اولاد ثابت النسب ہے۔ اور صحبت حلال ہے[1]

۳

شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے[2]

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

۴

شیعہ ماتم کرتے ہیں اور جب دیوبندیوں کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی مر گئے۔ تو دیوبند بھی ماتم کدہ بن گیا۔ دیوبندیوں نے ماتم کیا اور مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مستقل کتاب "مرثیہ" لکھی۔ جس میں لکھتے ہیں۔

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم[3]

نمازِ جنازہ: "مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے شیعہ سے کہا کہ آپ لوگ شیعہ ہیں اور میں سُنّی ہوں۔ اصول نماز الگ الگ ہیں۔ آپ کے جنازے کی نماز مجھ سے پڑھوانی جائز کب ہوگی؟

---

[1]:۔ امداد الفتاویٰ ج ۲ صہ ۲۴۔

[2]:۔ امداد الفتاویٰ جلد ۲ صہ ۱۳۸۔

[3]:۔ مرثیہ صہ ۳۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شیعوں نے عرض کیا کہ حضرت! بزرگ ہر قوم کا بزرگ ہی ہوتا ہے۔ آپ تو نماز جنازہ پڑھا ہی دیں۔ حضرت (قاسم نانوتوی) نے ان کے اصرار پر منظور فرمالیا۔ اور جنازہ پر پہنچ گئے ۔۔۔۔۔ نماز کے لئے کہا گیا تو آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی لہ

۵

"مشہور شیعہ عالم اور وکیل مولانا مظہر علی اظہر انتقال فرما گئے ۔۔۔۔ نماز جنازہ دیال سنگھ کالج گراؤنڈ میں ۳ / نومبر ۱۹۷۴ء بروز اتوار ادا کی گئی۔ نماز جنازہ صبح دس بجے حضرت مولانا عبید اللہ انور (جانشین دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری) نے پڑھائی۔ شیعہ حضرات نے اپنی نماز الگ ایک دوسری جگہ انتظام کیا گیا تھا ٢

۶

شیعہ لیڈر شمسی کی نماز جنازہ میں عبدالقادر آزاد۔ مولوی تاج محمود اور ضیاء القاسمی دیوبندی نے شرکت کی ٣

تعزیہ کی اجازت: مولوی اشرف علی تھانوی نے کانپور کے ایک شخص سے دریافت کیا۔ سنا ہے۔ کہ "تم شدھی ہونے کو تیار ہو۔ اگر تم اسلام میں کچھ شک ہو ہم سے تحقیق کر لو۔ اس نے کہا میرے یہاں بنت ہے۔ (تعزیہ بنتا ہے) پھر ہم ہندو کا ہے کو ہونے لگے۔ میں نے اسے تعزیہ کی اجازت دے دیدی" ٥

لہ :۔ حاشیہ سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۰۔

٢ :۔ خدام الدین لاہور ۸ / نومبر ۱۹۷۴ء ص ۳۔

٣ :۔ مظفر علی شمسی۔

٤ :۔ نوائے وقت لاہور $\frac{6}{24}$ ۲۱۔

٥ :۔ الافاضات الیومیہ ص ۱۳۸، حصہ چہارم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۷

اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (دیوبندی) نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دیدیا تھا. قصہ یہ تھا. مولانا ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے. عشرہ محرم کا زمانہ آگیا! اور غالباً ایک درخت کے نیچے سے تعزیہ کے گزرنے پر شیعی صاحبان اور ہندوؤں میں جھگڑا ہوگیا... حضرت مولانا نے سن کر فرمایا... یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے. یہ شیعی صاحبان کی شکست نہیں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے لہٰذا اہل تعزیہ کی نصرت کرنی چاہیئے [1]"

جواب دو

مسلک اعلیٰحضرت پر شیعہ نوازی کا افترا کرنے والے جواب دیں. کہ

○ صحابہ کرام کو گالیاں دے کر مرتد ہونے والوں کو مسلمانوں کی جماعت سے خارج نہ سمجھیں تو آپ اور آپ کے اکابر.

○ شیعوں سے سنی لڑکیوں کے نکاح کریں تو آپ اور آپکے اکابر [2]

○ شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال بتائیں تو آپ اور آپ کے اکابر.

○ تعزیہ کی اجازت دیں تو آپ ہندوؤں اور شیعوں کے جھگڑے کو کفر و اسلام کا جھگڑا قرار دیں اور اہل تعزیہ کی نصرت کریں تو آپ.

○ ماتم کریں اور مرثیے لکھیں تو آپ.

○ شیعہ رہنماؤں کی نماز پڑھیں تو آپ اور آپ کے اکابر.

یہ سب پاپڑ بیلنے کے بعد اور دیوبندی شیعہ بھائی بھائی کا عملی مظاہرہ کرنے کے باوجود بریلوی اہلسنت پر ناحق طعنہ زنی کرنا سراسر کذب بیانی و بددیانتی کا ارتکاب نہیں تو اور کیا ہے. ہم نے علمائے دیوبند کی شیعہ نوازی کے جو شواہد پیش کئے ہیں. ان کا جواب دیں.

سپاہ صحابہ : دیوبندی تنظیم "سپاہ صحابہ" پر بالخصوص لازم ہے. کہ اگروہ

[1] :- الافاضات الیومیہ تھانوی حصہ چہارم صہ ۱۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ata... .blogspot.com/
Ataunnabi.com

سپاہ صحابہ ہونے میں سچے اور مخلص ہیں۔ تو اپنے گھر کی بھی خبر لیں۔ اور شیعہ سے تعلق و بھائی چارہ کے متعلق ان کے اکابر کے جو فتاویٰ و حوالہ جات ہم نے پیش کئے ہیں۔ ان کا جواب دیں۔ ورنہ صاف ظاہر ہے کہ شیعوں سے ان کی محاذ آرائی صدق و خلوص پر مبنی نہیں۔ بلکہ سیاسی مفاد و الیکشن لڑنے کے لئے یہ سارا شور و شر ہے۔ ورنہ وجہ فرق کیا ہے۔ کہ شیعوں کے خلاف اتنی گرمجوشی اور اپنے اکابر دیوبند کے متعلق اس قدر سرد مہری اور لبوں پر مہر سکوت کیوں ؟۔

یہی کچھ نہیں : دیوبند قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ "شیعہ مسجد بوجہ اللہ تعالیٰ بنا دے تو وہ مسجد ہے۔ (نماز پڑھنے کا) ثواب مسجد کا اس میں ہوگا۔[1] جب بقول گنگوہی شیعہ کا لوجہ اللہ (رضاء الٰہی) کے لئے عمل بھی معتبر اور اہل اسلام کی مساجد کی طرح شیعہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بھی اسی طرح اجر ملے گا تو تفریق کس لئے۔ محاذ آرائی کا جنون۔ یہ تو یکجائی کا تقاضا ہے

WWW.NAFSEI

سپاہ صحابہ کے بالکل برعکس گنگوہی صاحب[2] کا صریح فتویٰ ہے۔ کہ "جو لوگ شیعہ کو فاسق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیئے۔ اور بندہ بھی ان کو تکفیر نہیں کرتا"[2]

مفتیان دیوبند : ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ کافر کافر شیعہ کافر" کہنے والے سپاہ صحابہ کے علماء دیوبند جھوٹے ہیں۔ یا دیوبندی امام گنگوہی صاحب جھوٹے ہیں۔ جن کا صریح فتویٰ ہے کہ بندہ شیعہ کی تکفیر نہیں کرتا۔ **کافر تو کافر** ؟ فتاویٰ رشیدیہ" کی روشنی میں تو شیعہ ضال اور گمراہ بھی نہیں بلکہ محض فاسق و گنہگار ہیں۔ جیسا کہ عدم تکفیر کے فتویٰ مذکورہ میں انہیں فاسق کہنے والوں کی ہمنوائی کی ہے۔ اور ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور

عدم تکفیر کی صراحت کی طرح دوسری جگہ بھی صراحت سے لکھا ہے کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔[3]

تعزیہ داروں : اور مرثیہ خوانوں کے متعلق فتویٰ دیا ہے کہ یہ لوگ فاسق ہیں۔

[1]:۔ فتاویٰ رشیدیہ صہ ۲۰۴۔ [2]:۔ فتاویٰ رشیدیہ صہ ۵۵۔ [3]:۔ فتاویٰ رشیدیہ صہ ۵۴۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور ان کی نماز جنازہ واجب ہے ضرور پڑھنی چاہیئے [1]
تحقیق مذکورسے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ

- اکابر دیوبند کے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کے نزدیک شیعہ روافض چونکہ نہ کافر ہیں نہ گمراہ۔ بلکہ صرف فاسق وگنہگار ہیں۔
- مزید براں معاذ اللہ صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا بھی چونکہ سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا اور سُنی کا سُنی رہتا ہے۔
- لہٰذا شیعہ روافض اور (خاک بدہن گستاخ) صحابہ کی بے ادبی وطعنہ زنی کرنے اور انہیں کافر وملعون ومردود کہنے والے بھی چونکہ مسلمان اور سُنی ہیں۔ اس لئے زندگی وموت میں ان کے سب معاملا بھی سنیوں مسلمانوں کی طرح سرانجام دیئے جائیں گے۔ جیسا کہ "فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ سے سب کچھ تفصیل کے ساتھ ثابت کیاگیا ہے۔

ایک اہم نکتہ: یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ یاداشت ہے۔ کہ گنگوہی صاحب کے بقول معاذ اللہ "صحابہ کو کافر وملعون وغیرہ کہنے والا تو مسلمان اور سُنی رہتا ہے" [2] (ملخصاً)

- مگر دوسری طرف صاحب "تقویۃ الایمان" مولوی اسماعیل دہلوی کو جو کافر کہے اور "تقویۃ الایمان" کو کفر قرار دے۔ وہ خود کافر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شیطان ملعون ہے۔ ملخصاً [3]

یہ ہے۔ **دیوبندی گورکھ دھندا**۔ اور "دیوبندی سپاہ صحابہ" کے ڈھول کا پول کہ جو صحابہ کرام کی تکفیر کرے۔ وہ تو کافر نہیں۔ بلکہ سُنی مسلمان ہے اور جو ان کے ایک مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر اور اس کی گستاخانہ کتاب "تقویۃ الایمان" کو کفر کہے۔ وہ ان کے نزدیک نہ صرف کافر بلکہ شیطان ملعون ہے۔

سپاہ صحابہ: کاش اگر ڈھونگ منڈلی نہیں تو اور کیا ہے کہ ان کا نعرہ تو ہے کافر کافر شیعہ کافر۔ مگر ان کے اکابر کی شیعہ نوازی اور حق سے بھاگی چال کا یہ حال ہے۔ کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کی تو تکفیر نہیں کرتے۔ مگر اسماعیل دہلوی کی تکفیر پہ فوراً کافر کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں۔ جو اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ اکابر دیوبند کے نزدیک صحابہ کرام کا اتنا بھی مقام نہیں۔ جتنا کہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی کا مقام ہے۔ کیا اسی دیوبندی فتاویٰ کے سرمایہ پہ سپاہِ صحابہ ناموسِ صحابہ کے تحفظ کا دعویٰ کرتے

[1]: فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۴۰۔ [2]: فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۴۳۰۔ [3]: فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ ۲۵۲-۲۵۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دھوکہ دیتے اور اپنی منافقت و دو رنگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ
؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت ، دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ
یہ بھی: انجمن سپاہ صحابہ کی صریح منافقت ہے۔ کہ یہ تو خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے سرکاری و عوامی طور پر ایام مناتے ان کے یوم وصال پر جلوس نکالنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے فتاویٰ رشیدیہ" وغیرہ کی رو سے اس طرح بزرگان دین کا یوم اور یادگار منانا سراسر بدعت و حرام ہے۔ لہٰذا سپاہ صحابہ والو۔ یا اس منافقانہ دو رنگی روش سے توبہ کرو۔ اور یا اپنے شیعہ نواز اکابر دیوبند کی تکفیر کرو ان کے فتوؤں سے اظہار بیزار و لاتعلقی کرو۔ ورنہ اہل تشیع و اہل دیوبند راہ اعتدال اختیار کرو۔

شیعہ دیوبندی بھائی بھائی: "حضرت (حسین احمد) مدنی نے ۱۳ صلاح جبین المسلمین سے متعلق پند کے واسطے امرو لہہ میں شیعہ سُنّی کے درمیان مناظرہ بند کرانے کے لئے مجمع عام سے خطاب فرمایا کہ۔۔۔ کیا تمہارا ایمان تمہارا اسلام اور تمہاری غیرت ان مناظروں کی اجازت دیتی ہے۔۔۔ حضرت مدنی کی موثر اور پُرجوش تقریر سے جانبین کے آنسو پھوٹ پڑے۔۔۔ مجادلے اور مقاتلے کی فضا صلح و آشتی سے بدل گئی۔ ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر شیعہ سُنّی بھائی بھائی بن گئے"۔[1]

دیوبندی: شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے اس تاریخی حوالہ کے بعد اب تو شیعہ سُنّی بھائی بھائی یعنی دیوبندی شیعہ بھائی بھائی ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ لہٰذا اس بھائی چارہ کے بعد دیوبندی شیعہ کی محاذ آرائی بھی غلط ہے اور علماء دیوبند کا بریلوی اہلسنت پر شیعہ نوازی کا الزام بھی غلط ہے۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

[1]: سوانح عمری "المدنی" صد ۲۰۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (القرآن)

ترجمہ: "بے شک منافقین جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں ہیں۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

دیوبندیت اور ہندو نوازی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِرشاداتِ خداوندی

۱۔ "خوشخبری دو میرے اِن بندوں کو جو کان لگا کر بات سنتے ہیں۔ پھر جو اس میں بہتر کی پیروی کرتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی اور یہی عقل والے ہیں۔" (پ ۲۳، سورۃ الزمر، آیت نمبر ۱۶-۱۷)

۲۔ "تم ان میں بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بے شک کیا ہی بری چیز ہے جو خود انہوں نے اپنے لیے تیار کی۔ یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر انہیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو دوست نہ بناتے مگر ان میں بہت سے فاسق ہیں۔" (پ ۶، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۸۰-۸۱)

۳۔ "تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے مخالفت کی، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا کنبے والے ہوں۔" (پ ۲۸، سورۃ المجادلہ، آیت نمبر ۲۲)

۴۔ "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے، جو تمہارے پاس آیا۔" (پ ۲۸، سورۃ الممتحنہ، آیت ۱)

۵۔ "مسلمان کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمان کے سوا، اور جو ایسا کرے گا، اُسے اللہ اور اُس کے رسول سے تعلق نہ رہا۔" (پ ۳، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۲۸)

۶۔ "اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں (دوزخ) آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں، پھر مدد نہ پاؤ گے۔" (پ ۱۲، سورۃ ہود، آیت نمبر ۱۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخبرِ صادق، بانیِ اسلام حضور سیدِ عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ اقدس

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے سُنا اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ مال حاضر کیا گیا۔ آپ نے تقسیم فرمایا۔ دائیں طرف اور بائیں طرف والوں کو عطا فرمایا۔ اور پیچھے والوں کو نہ دیا تو پیچھے والوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: "اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔" وہ آدمی سیاہ رنگ اور منڈے ہوئے سر والا تھا۔ اس نے بالکل سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میرے بعد تم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔" مزید فرمایا:

"آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، گویا یہی اسی قوم کا ایک فرد ہے۔ وہ قرآن کریم بہت پڑھیں گے، لیکن قرآن مجید کا اثر اُن کے دلوں کی طرف نہیں جائے گا۔ اسلام سے وہ ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے۔ سر منڈانا اُن لوگوں کی نشانی ہوگی۔ وہ ہر دور میں ظاہر ہوتے رہیں گے، یہاں تک اُن کی آخری جماعت دجّال کی ساتھی ہوگی۔ جب تم ان لوگوں کو پاؤ تو سمجھ لینا کہ وہ بدترین مخلوق ہیں۔"

(نسائی۔ مشکوٰۃ شریف باب اہل الردۃ)

حضور سیدِ عالم مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بدترین گروہ کا ذکر فرمایا، وہ اگرچہ اسلام کے مدعی ہوں گے، قرآن مجید پڑھیں گے، مگر دائرۂ اسلام سے خارج ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس گروہ کی مندرجہ ذیل چار نشانیاں بھی بتا دیں،

۱۔ وہ شانِ رسالت میں گستاخانہ کلمات استعمال کیا کریں گے۔

۲۔ زیادہ تر سر منڈائیں گے۔

۳۔ قرآن مجید خوب پڑھیں گے، لیکن ان گستاخانِ رسول کے دلوں پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

۴۔ وہ قوم ہر دور میں کافروں کی معین و مددگار بن کر رہے گی، حتیٰ کہ دجّال کا ساتھ بھی یہی لوگ دیں گے۔

قارئین کرام! جس قوم کا حضور اکرم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے، اس کو پہچاننا مسلمانوں کے لیے مشکل نہیں۔ ان کی شانِ رسالت میں گستاخانہ عبارتیں بحر ظاہر ہوں۔ اس [illegible] گروہ [illegible] سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ایسے نازیبا الفاظ استعمال کئے، جن کی کسی بدترین دشمنوں کو بھی اور کافروں کو بھی جرأت نہ ہوئی تھی۔ اسی ذلیل اور رذیل ٹولے نے مسلمانوں اور بُت پرستوں کو ایک قوم کہا، خود متحدہ قومیت کے گیت گا کر زنار پرستوں کی محبت کا دم بھرا۔ اُمتِ مسلمہ کو اُن کے پیارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بدترین ٹولے سے آگاہ فرما دیا۔ ایک دوسرا ارشادِ گرامی جسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمایا ہے، مشکوٰۃ شریف باب المعجزات میں ہے۔

یہی واقعہ دوسری روایت میں یوں مذکور ہے،

"ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں پیشانی اٹھی ہوئی، داڑھی گھنی، رخسار اُونچے اور سر منڈا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، اللہ سے ڈرو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "اگر بقول تمہارے میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں، تو کون ہے جو اس کے احکام کی اطاعت کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مجھے اہلِ زمین پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔" ایک مرد نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی، لیکن اسے منع کر دیا گیا۔ جب وہ گستاخ واپس لوٹ گیا تو سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مطلع فرمایا: اس کی اصل سے ایک قوم ہوگی۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے، مگر قرآن کریم ان کے حلقوں سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے، جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں اس قوم کو پاتا، تو انہیں اس طرح ہلاک کر دیتا جیسے قوم عاد کی گئی۔" (مشکوٰۃ شریف باب المعجزات)

روایاتِ بالا میں مذکورہ گستاخ ٹولے کی مزید نشانیاں بیان فرمائی ہیں تاکہ اُمتِ مسلمہ پہچان کر کے ان سے خبردار ہو جائے۔ ان کی مجلس اختیار کرنا، ان کی چکنی چپڑی باتیں سننا اور انہیں مسلمان جان کر ان کے پیچھے نماز پڑھنا تو بہت دُور کی بات ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کے سائے سے بھی بچیں۔ ان کے ظاہری حال، جبّہ و دستار اور اوڑھنے بچھونے پر نہ جائیں۔ ان کی مزید نشانیاں یہ بیان فرمائی گئی ہیں:

۱۔ پابندیٔ نماز، روزہ وغیرہ عبادات میں یہ اصل مسلمانوں سے بھی بڑھ چڑھ کر نظر آئیں گے۔

۲۔ مختلف حیلے بہانے تراش کر مسلمانوں کو قتل کرنا اِن کی مردانگی ہوگی۔

۳۔ غیر مسلموں، بُت پرستوں، یہود و ہنود اور نصاریٰ کے یار و مددگار اور آلۂ کار بن کر رہیں گے۔

یہ گروہ باقاعدہ جماعتی شکل میں پہلے پہل حضرت سیدنا علی المرتضیٰ حیدرِ کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جنگِ صفین کے بعد ظاہر ہوئے۔ انہوں نے مسئلہ تحکیم کی آڑ میں بگڑ کر یہ رُوپ ظاہر کیا جیسا کہ پروفیسر ابو زہرہ مصری کے حوالے سے پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب "اسلامی مذاہب" بار دوم ۱۹۷۸ء مطبوعہ لاہور ص ۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

وضاحت کی ہے:

"یہ گروہ جسے علماءِ کرام شرعِ قدیم اور عقلِ سلیم سے خارجیت کا نام دیتے ہیں، مختلف ادوار میں مختلف نظریات کے ساتھ ظاہر ہوتا رہا۔ چوتھی صدی ہجری میں اتباعِ سلف کا دعویٰ کرتے ہوئے نمودار ہونے والے کچھ لوگ اپنے آپ کو حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا پیرو کار کہتے اور دینِ حق کا علمبردار بن کر مسلمانوں کو اسلام سے خارج بتایا کرتے۔"

پروفیسر ابو زہرہ مصری کے حوالے سے پروفیسر غلام احمد حریری نے اپنی کتاب "اسلامی مذاہب" میں ان کی تفصیل لکھی ہے۔

(۵) پانچویں صدی ہجری میں یہ خارجی ٹولہ کچھ عرصہ کے لیے ختم ہو گیا تھا لیکن جس جماعت نے دجال کے لشکر میں شامل ہونے کی شقاوت حاصل کرنی ہے وہ مرنے سے کب مٹنے والا ہے؟ چنانچہ ساتویں صدی ہجری میں اس فتنے نے پھر سر نکال لیا۔ اس دفعہ ابنِ تیمیہ حرانی کی سرکردگی میں خارجیت کے جراثیم پھیلانے کی مہم شروع ہوئی۔

ابنِ تیمیہ حرانی کے عقائد و نظریات کی تردید تو کئے "اکابر علماءِ اسلام نے کی" اور متاخرین علماءِ اسلام اور مفتیانِ کرام نے ان کے نظریات سے ہمیشہ کھل کر برأت کا اعلان کیا۔ چنانچہ آٹھویں صدی ہجری کے مایہ ناز محدث حضرت شیخ احمد شہاب الدین ابنِ حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ ابنِ تیمیہ حرانی کے مخصوص عقائد و نظریات کے پیشِ نظر شرعی فیصلہ صادر فرمایا:

"ابنِ تیمیہ ایک ایسا شخص ہے، جس کو خدا نے رسوا کیا، گمراہ کیا، اندھا کیا، بہرا کیا اور ذلیل کیا، اسی لیے ائمہ دین نے اس امر کی صراحت کی اور اس کے فاسد احوال اور جھوٹے اقوال کو بیان کیا۔ جو تصدیق کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اس امام و مجتہد کی تصانیف کا مطالعہ کرے، جن کی امامت، جلالت اور مرتبہ اجتہاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تک رسائی پر سب کا اتفاق ہے۔ یعنی شیخ ابو الحسن سبکی نیز ان کے فرزند ارجمند علامہ تاج الدین سبکی اور اماموں کے شیخ حضرت عز بن جماعہ اور ان کے معاصرین اور دیگر علماء شافعیہ، مالکیہ اور حنفیہ وغیرہ کی۔

ابن تیمیہ نے صوفیاء متاخرین پر اعتراض کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے اکابر صحابہ پر بھی اعتراضات کیے، جیسا کہ آئندہ مذکور ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ اس کا کلام کوئی وزن نہیں رکھتا بلکہ وہ ویرانے میں پھینکنے کے لائق ہے۔ ابن تیمیہ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ بدعتی، گمراہ، گمراہ گر، جاہل اور حد سے نکل جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے عدل کا معاملہ فرمائے اور ہمیں اس کے جیسے طریقے اور عقیدے سے بچائے۔ آمین

AHL-E-NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

(امام احمد شہاب الدین ابن حجر مکی: فتاویٰ حدیثیہ ص ۹۹ (عربی))

ساتویں صدی ہجری میں اٹھنے والا خارجیت کا یہ فتنہ علماء اسلام کی مساعی جمیلہ سے ختم ہو کر رہ گیا تھا۔ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کی تصانیف ایک حد تک نظروں سے غائب ہو گئیں، لیکن بارھویں صدی ہجری میں یہ ناسور پھر چوتھی بار سے ہوا۔ نجد میں محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک شخص نے خوارج کے مذہب کو ابن تیمیہ کی تصانیف سے حاصل کر کے اس کی تبلیغ و اشاعت شروع کر دی۔

حضور سید عالم مخبر صادق، محسن انسانیت نبی رحمت بانی اسلام سید خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پیاری امت کو اس پلید شخص اور اس رذیل فتنہ سے پہلے ہی باخبر فرما دیا ہے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کارستانیوں کے بارے میں پروفیسر محمد مسعود احمد کی کتاب مواعظ مظہری جلد دوم، پروفیسر غلام احمد حریری کی کتاب "اسلامی مذہب" کا مطالعہ کیجئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سرِ دست تیرھویں صدی ہجری کے مایۂ ناز فقیہ علامہ محمد امین ابن شامی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات اُن کی کتاب "رد المحتار" ج سوم ص ۳۱۹ عرض کیے دیتے ہیں :

"جیسا کہ ہمارے زمانہ میں (ابن) عبدالوہاب کے متبعین میں واقع ہوا جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوئے۔ اپنے آپ کو حنبلی مذہب کا پیروکار ظاہر کرتے تھے، حالانکہ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور اُن کے عقائد سے اختلاف رکھنے والے سب مشرک ہیں۔ اسی لیے انہوں نے اہلِ سنت و جماعت اور اُن کے علماء کو قتل کرنا مباح ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طاقت توڑ دی مسلمانوں کے لشکروں کو اُن پر فتح دی۔ یعنی ۱۲۳۳ھ میں۔"

۴ ابن عبدالوہاب النجدی کی ان ظالمانہ سخت گیری اور قتل و غارت کے ردِ عمل کے طور پر مسلمانانِ عالم میں اضطراب و ہیجان اور نفرت آمیز جذبات پیدا ہو گئے۔ چنانچہ دیوبندیوں کے معروف علماء نے اس وہابی گروہ سے نفرت کے اظہار میں اپنی عافیت سمجھی۔ مسلمانوں کے جذبات کے دھاروں کو سمجھتے ہوئے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں سخت ترین کلمات استعمال کیے۔ مطالعہ کیجیے:

۱۔ المہند علی المفند ص ۲۱-۲۲ (اردو) مطبوعہ کراچی
از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

۲۔ الشہاب الثاقب ص ۴۲-۴۳ مطبوعہ دیوبند
از مولوی حسین احمد ٹانڈوی

۳۔ فیض الباری ج ۱ ص ۱۷۱ از مولوی انور شاہ کشمیری۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ذریت اور معنوی اولاد اب تک موجود ہے، جو سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھنسا کر گمراہ کر رہے ہیں۔
ذرا ان کی دھرم نوازی ملاحظہ فرمائیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نجدی وزیر اعظم گاندھی کی سمادھی پر

○ نجدی سعودی حکومت کا وزیر اعظم امیر فیصل ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچا تو ہندوؤں نے اس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب زندہ باد، راجکمار سعودی عرب زندہ باد کے نعرے لگائے۔ امیر فیصل نے بھارت کے قیام کے دوران ڈاکٹر راجندر پرشاد، ڈاکٹر رادھا کرشن اور پنڈت نہرو سے ملاقاتیں کیں اور راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔ نیز ایک گاؤں رتی گڑھ تشریف لے گئے، جہاں دیہات سدھار کا کام دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں دس ہزار روپے کا عطیہ عنایت فرمایا۔

[illegible]

○ ... شملا کے آنجہانی ... آپ (شاہ ابن سعود نجدی) نے ہماچل پردیش کے لوگوں کا پیش کیا ہوا لوک ناچ کا ایک پروگرام دیکھا اور جناب صدر، معزز وزراء، خواتین اور راجندر پرشاد کے جواب میں شاہ سعود نے تقریر فرمائی۔ مدرسہ دیوبند کو پچیس ہزار روپیہ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان اور سعودی عرب کے اتحاد اور دوستی کے رشتے ہمیشہ مضبوط رہیں گے۔

(اخبار سیاست، کانپور، ۳ دسمبر ۱۹۵۵ء)

اپنے اس دورے کے موقع پر شاہ ابن سعود نے پنڈت جواہر لال کو اپنے ملک کا دورہ کرنے کی دعوت دی، جسے اس بت پرست نے قبول کر کے ستمبر ۱۹۵۶ء میں سعودی عرب کا دورہ کیا۔ اس وقت مشرک پرستوں نے کیسے کیسے قیامت خیز طریقوں سے دھرم نوازی کرتے ہوئے پنڈت نہرو کا استقبال کیا۔ ان ایمان سوز حرکتوں پر پورا عالم اسلام تلملا اٹھا اور ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہوئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مقامِ حیرت ہے کہ ایک طرف تو مدینہ پاک میں روضۂ مصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر نجدی حکومت کی طرف سے نجدی سپاہی پہرہ دینے کے لیے مقرر ہیں جو روضۂ اقدس کی طرف پشت کرکے بیٹھے رہتے ہیں اور جن کا صرف یہی کام ہے کہ کوئی حضور سیّدِ عالم نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا غلام سنہری جالیوں کے قریب نہ آسکے اور دست بستہ صلوٰۃ وسلام عرض نہ کرے، دُعا نہ کرے اور جو ایسا کرتا ہے اس کو دھکے دیئے جاتے ہیں، مارا پیٹا جاتا ہے، اگرچہ مستورات ہی کیوں نہ ہوں۔ دُوسری طرف نجدی حکومت کا وزیرِ اعظم امیر فیصل اسلام اور اہلِ اسلام کے دشمن مشرک اور نجس و ناپاک گاندھی کی سمادھ (مڑھی) پر پھول چڑھاتا ہے، تو دو نجدی توحید میں اُبال آتا ہے اور نہ بدعقیدگی کا حکم لگتا ہے کوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تمام نجدی علماء، اجارہ دارانِ توحید، مدعیانِ عمل بالحدیث وہابیوں کے شاہ سعود، اور وزیرِ اعظم امیر فیصل نے بھارت میں ہندوؤں کی دعوتیں اڑانے، گاندھی کی سمادھ پر پھول چڑھانے، نہرو کے زیرِ سایہ اپنے نعرے (راجکمار سعودی عرب زندہ باد) لگوانے، جلوس نکلوانے، نہرو کی خوشنودی کے مطابق بیان دیئے اور رقص وسرود کی محافل سے لطف اندوز ہونے کے بعد اس مشرک و نجس کافر بے دین کا حقِ نمک ادا کرنے کے لیے سعودی عرب کے دورے کی دعوت دی۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۶ء کے آخر میں نہرو نے سعودی عرب جانے کی تیاری کی۔ عین انہی دنوں میں ایک رُسوائے عالم کتاب "مذہبی رہنما" چھپی۔ اس کتاب میں حضور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ اقدس پر ناپاک حملے کیے گئے تھے۔ اس کتاب کی اشاعت پر مسلمان احتجاج کر رہے تھے اور نہرو حکومت اس کتاب کی ضبطی کی بجائے مسلمانوں کا خون بہا رہی تھی۔ (العیاذ باللّٰہ) پاکستان اور بھارت میں اس کتاب پر پابندی اور مسلمانوں پر تشدد کے خلاف زبردست مظاہرے ہو رہے تھے۔ مشرقی پنجاب کے بعض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہندو اخبار (پرتاب۔ سنسار۔ ملاپ وغیرہ) بھی اس کتاب کی مذمت کرتے ہوئے نہرو حکومت سے اس کی اشاعت پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء)

مگر نجدی سعودی حکومت اس معاملہ میں بالکل خاموش تھی اور وہاں شاہ سعود نہرو سے احتجاج کرنے کی بجائے اس مشرک کے استقبال کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ نجدیوں کی یہ روش مسلمانوں کے تازہ زخموں پر گویا نمک پاشی تھی، جس سے اُن کی بے چینی اور اضطراب میں مزید اضافہ ہوتا گیا۔ سب نے بیک زبان سعود سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حالت میں ظالم اور مشرک نہرو کو سعودی عرب آنے کی اجازت نہ دے مگر شاہ سعود نے مسلمانوں کی بھی کوئی پرواہ نہ کی، اور زبردست احتجاج کے باوجود اس کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملہ میں یعنی میلادِ مقدس اور جلوس مبارک کو بدعت و شرک کہنے اور اس پر پابندی لگانے والے نجدیوں کی طرف سے نہرو کے ریاض (نجد) پہنچنے سے پہلے ہی اس کے استقبال کا پروگرام شائع ہو گیا۔ چنانچہ اخبارات میں آیا،

○ "سعودی عرب میں پنڈت نہرو کی مدارات کا ایسا انتظام کیا جا رہا ہے جو الف لیلیٰ کے جاہ و جلال کی یاد تازہ کر دے گی۔ بیروت اور طائف کے باغوں سے گلاب کے تازہ پھول طیارہ کے ذریعے ان محلات میں لائے جائیں گے، جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیر اعظم (نہرو) اور ان کی پارٹی کے لیے شاہی توشہ خانوں میں خاص انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ ہوائی مستقر سے ریاض شاہ سعود کے نہایت پرشکوہ محل تک نہرو کو جلوس کی صورت میں لے جایا جائے گا جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام شاہراہوں کو بھارتی اور سعودی پرچموں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے مزین کیا جائے گا۔" (روزنامہ امروز لاہور، ۱۲ راگست ۱۹۵۶ء)

حضور سید عالم، محبوبِ کبریا، شفیعِ مجرماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پاک اور مدحت سرائی کو بدعت کہنے والے وہابیوں کے اخبارات نے نہرو کی آمد کے موقع پر اس کے قصیدے لکھے۔ چنانچہ اخبارات میں آیا کہ مکہ معظمہ کے ایک روزنامے "البلاد السعودیہ" نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے اداریہ "بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید" لکھتا ہے کہ سعودی عرب ایک رہنما (نہرو) کو خوش آمدید کہنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ مسٹر نہرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پُرامن اور دانشمندانہ پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے لکھا کہ [illegible] امن کا علمبردار (نہرو) [illegible]

شاہ سعود کی مؤتمر اسلامی کے سیکرٹری کرنل انور سادات نے بھی سرکاری اخبار "الجمہوریہ" میں پنڈت نہرو کو ایشیائی فرشتہ بنا دیا ہے۔ یہ اخبار لکھتا ہے کہ "اے ایشیا کے فرشتے (نہرو!) تم پر سلامتی ہو۔" آگے چل کر کرنل سادات لکھتے ہیں، "مسٹر نہرو کی نرم اور ملائم آواز توپوں کی گرج سے زیادہ بااثر ہے۔ کیونکہ یہ سچائی کا علمبردار ہے۔" (روزنامہ کوہستان، لاہور، ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ظہران میں سعودی عرب کے گورنر نے نہرو کی خدمت میں ایک سپاس نامہ پیش کیا، جس میں کہا گیا کہ پنڈت نہرو اور اُن کی حکومت نے اسلام اور مسلمانوں کی دوستی اور اُن کے مفادات کے تحفظ کے لیے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں سعودی عرب کے لوگ ان کی قدر کرتے ہیں اور انہیں نہرو پر فخر ہے۔ نیز کہا گیا کہ پنڈت نہرو دنیا کی عظیم ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں اور بھارتی سفیر نے کہا: اس دورے سے ظاہر ہے کہ نہرو اور شاہ سعود کو ایک دوسرے سے کتنی عقیدت ہے۔"

ایک مشرک اور بے دین سے مسلمان امیر کی عقیدت کتنی خطرناک بات ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہرو نجدی محبت کا مظاہرہ

○ شاہ سعود نے پنڈت نہرو کو نئے ماڈل کی سات نشستوں والی ایک کیڈلک کار کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ سونے کی ایک جیبی گھڑی اور عرب پوشاکیں بھی دیں اور نہرو نے شاہ سعود کو راجستھان کا بنا ہوا پیتل کا ایک لیمپ دیا، جس پر قرآن مجید کی ایک آیت کندہ ہے اور عرب شہزادوں کو نہرو نے ایک ایئر کنڈیشنڈ ریڈیو سیٹ اور بھارت کی بنی ہوئی سلائی کی مشینیں دیں۔

(روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء وغیرہ اخبارات)

○ حکومت ہند نے سعودی عرب کو دس ہزار ٹن چاول روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ حکومت سعودی عرب کی درخواست پر کیا گیا اور اس سال کے آخر میں بھارت سعودی عرب کو یہ چاول دے دے گا۔ (روزنامہ کوہستان لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ہندوستان کا ایک سہ روزہ دیوبندی اخبار "مدینہ" بجنور بھی دعویٰ مسلمانی کے باوجود نہرو کی محبت میں گرفتار ہے۔ یہ نجدیوں کی طرف سے نہرو کے استقبال پر اتنا خوش ہوا ہے کہ اس نے اپنی ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں اداریے کا عنوان "نہرو رسول السلام" رکھا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

یہی اخبار اپنی یکم نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

○ وزیر اعظم نہرو کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر جدہ میں مولانا اکرم علی (نجدی وہابی) نے وزیر اعظم کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا، جس کے بعض اقتباسات یہ ہیں:

"محترم وزیر اعظم ہم ایک ایسی سرزمین پر آپ کا استقبال کرتے ہوئے بہت مسرور ہیں، جس کی نگرانی ایک ایسی محترم ذات کے ہاتھ میں ہے، جو ہمارا نہ صرف امام اور خلیفۃ المسلمین ہے۔ ہم آپ کی محبوب ترین شخصیت پر فخر کرتے آئے ہیں۔ ہماری دعا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کہ آپ ہمارے عظیم ترین رہنما کی حیثیت سے زندہ و سلامت رہیں۔

محترم پنڈت جی! ہم آج آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ معزز مہمان، محترم رہنما، پنڈت جی! ہم آپ کے استقبال اور آپ کو خوش آمدید کہنے کے لیے جو کچھ بھی کہیں یا کریں، وہ سب کچھ آپ کی عظیم ترین شخصیت کو دیکھتے ہوئے کم ہے۔ ہم آپ کی ذات پر فخر کرتے ہوئے آپ کو برکت و سلامتی کا پیغامبر سمجھتے ہیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم سب مل جل کر یہاں اپنے محبوب ترین لیڈر کی آمد کی یادگار قائم کریں۔ عالی جناب وزیر اعظم مبارک باد۔ اے عظیم شخصیت کے مالک۔

عرب ہند دوستی زندہ باد۔ شاہ سعود زندہ باد۔ جواہر لال نہرو زندہ باد

واپسی کے وقت نہرو کو ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا، اس میں پنڈت جی کو امن کا پیغامبر اعظم اور ہندی کی سیاسیوں اور سائنسیوں کا شاہکار قرار دیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں پنڈت نہرو نے تالیوں کی گونج میں تقریر کی۔ ظہران کے ہوائی اڈے پر پنڈت نہرو کو الوداع کہنے کے لیے مشرقی شہروں کے گورنر اور دیگر افسران موجود تھے۔ ہوائی اڈے پر پنڈت نہرو نے سعودی عرب فوج کے ایک دستے سے سلامی لی اور گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ (مدینہ بجنور ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

نہرو کے دورۂ سعودی عرب کا حال پاکستان کے سارے اخبارات میں بھی شائع ہوا۔ ایک اخبار کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

○ سعودی عرب میں نہرو کا مرحبا رسول السلام اور جے ہند کے نعروں سے استقبال۔ شاہ سعود، نہرو کی پنچ شیلا پر ایمان لائے۔ سعودی عرب کی تاریخ میں نہرو کے استقبال کے لیے عرب عورتیں بھی موجود تھیں۔ .....

ریاض پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگالیا۔

سرزمین حجاز پر پہلی مرتبہ بھارتی ترانہ "جنا گنا منا" بجایا گیا۔ پنڈت نہرو جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچے، تو ہزاروں افراد نے جن میں شاہ سعود، سعودی
شہزادے، وزراء اور سعودی فوج کے اعلیٰ افسر شامل تھے۔ نہرو کا استقبال کیا اور
ایک فوجی دستے نے نہرو کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد نہرو ایک کھلی کار میں
شاہ سعود کے محل روانہ ہو گئے۔ راستے میں سڑک پر دونوں طرف ہزاروں افراد نے
نہرو کو دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ۲۴ ستمبر کی رات کو شاہی محل "الحمرا" میں
شاہ سعود نے نہرو کے اعزاز میں شاہی ضیافت دی۔ اس کمرے کو رنگا رنگ روشنیوں
سے سجایا گیا تھا۔ جب نہرو کمرے میں داخل ہوا تو شاہ سعود نے آگے بڑھ کر ان کی شیروانی
کے کاج میں سرخ رنگ کا ایک گلاب ٹانک دیا۔"

(روزنامہ جنگ، کراچی، ۲۷ ستمبر ۱۹۵۶ء)

واقعی ان کا [illegible] مہمان نوازی اور خارجیت میں
کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ یہ لوگ سیاسی مصالح کی خاطر اپنی ظاہری مسلمانی کو بھی داؤ
پر لگا دیتے ہیں نہ کوئی بات محسوس کرتے ہیں اور نہ [illegible] کرتے ہیں۔ اب پاکستانی
اخبارات کا احتجاج ملاحظہ ہو:

○ یہ "مرحبا نہرو السلام" کا نعرہ ضرور کھٹکتا ہے۔ کاش معزز عرب میزبان
اپنے مہمان کو امن کا رسول پکارتے وقت اپنے ان کلمہ گو بھائیوں کا بھی تصور کر لیتے،
جن پر بھارت میں ان دنوں امن و عافیت کے سب دروازے بند کر دیئے گئے ہیں؛
اور جن کا خون محض اس جرم کی پاداش میں پانی سے زیادہ ارزاں کر دیا گیا ہے کہ انہوں
نے رسولِ عربی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل خراش توہین پر احتجاج کیوں کیا تھا۔
افسوس بھارتی مسلمانوں ...... کی قلب کی گہرائی سے نکلی ہوئی آہیں بھی
عربوں کو اس مشرک وزیر اعظم کو امن کا رسول قرار دے کر مرحبا کہنے سے باز نہ رکھ
سکیں، جس کی سرکاری انگلیوں سے بھارتی مسلمانوں کا گرم خون ابھی ٹپک رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رہا تھا۔" (روزنامہ نوائے وقت، لاہور، ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء)

○ آلِ سعود نے پہلے خاص سیاسی مصلحتوں کے تحت ایک بت پرست قوم کے نمائندے کو ریاض بلایا اور اس کے استقبال کے لیے خواتین اور بچوں کو ساتھ لے گئے اور ان سے جے ہند کے نعرے لگوائے۔ سعودی عرب کا یہ فعل سراسر بدعت ہے جس کی کوئی مسلمان حمایت نہیں کر سکتا۔ عجیب بات ہے کہ جن حکمرانوں نے صحابہ کی پختہ قبریں اور قبے تک اس لیے ڈھا دیے سمجھ کر کہ وہ اُن کی نظروں میں اسلام کی تعلیمات کے منافی تھے، وہی حکمران آج اپنی سیاسی مصلحتوں کے لیے ایک ایسے شخص کو حجاز میں مدعو کر کے استقبال کرتے ہیں، جو بت پرستوں کا نمائندہ ہے اور اسلام کے ہر مکتبِ خیال کے علماء کا متفقہ فتویٰ ہے کہ کوئی بت پرست اسلام کے اس گہوارے میں قدم نہیں رکھ سکتا۔" (روزنامہ کوہستان، لاہور، [illegible] اکتوبر ۱۹۵۶ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM

○ شاہ سعود وہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے اس روایت کو توڑا اور صنم خانہ کے پاسبان کو ارضِ کعبہ پر بلایا اور صرف بلایا ہی نہیں بلکہ خلافِ روایات انداز سے اس برہمن زادہ کا استقبال کیا۔ استقبال کے وقت جو نعرے بلند کیے گئے ان میں ایک نعرہ دنیا کے اسلامی حلقوں میں خاص طور پر قابلِ اعتراض سمجھا جا رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پنڈت جی کو رسول السلام کہا گیا، جس کے معنی پیغمبرِ اسلام کے ہیں ۔۔۔ پنڈت نہرو کے حالیہ دورے سے یہ تاثر بھی شدت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ سعودی مملکت اسلام کے نام پر قائم ہوئی تھی، محض نام کی اسلامی مملکت ہے اور اس کا طرزِ عمل ان دوسری عیسائی تھیوکریٹک حکومتوں سے قطعاً مختلف نہیں، جو مذہب کے نام پر لوگوں کا استحصال کرتی ہیں۔" (روزنامہ کوہستان۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء)

○ کعبے اور بت خانے کو ہمدوش کرنے کے لیے شاہ سعود اور پنڈت نہرو کوششیں کر رہے ہیں، اس میں برہمن کا تو کچھ نہیں جائے گا، البتہ مؤخر الذکر [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ذہنی پختگی میں سکورت ہوتا ہے۔ اس میں مصلحت شناسی اور بزدلی بھی آ جائے گی۔
اللہ اکبر! ایک وہ دور تھا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کے نام لیوا....
یہ نعرہ لگاتے تھے کہ ہمارے لیے قرآن اور حدیث کافی ہے (فقہ کی ضرورت نہیں)
اب وہ گیتا بھی پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر پنڈت نہرو کو کتنی مسرت ہوئی ہوگی
وہ کیوں نہ خوش ہوں؟ وہ کہتے ہوں گے کہ بھارت کے مسلمانوں کو ہندو ہزار سال سے
اپنا مذہب پڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ پڑھ کے نہیں دیتے اور سعودی عرب
کے ایک دورے نے عربوں کی نئی نسل میں گیتا بھی پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا کر دیا۔
سعودی عرب کے اس تجربہ کے بعد عجب نہیں کہ بھارت کے مسلمانوں کو حکم ہو جائے کہ تم
اپنی مسجدوں میں اشلوک بھی سنایا کرو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا احتشام الحق تھانوی نے اسی وقت ایک بیان میں کہا ہے:
سرزمین حجاز کے دار السلطنت ریاض میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو
کے استقبال پر "مرحبا نہرو رسول السلام" سے جو ننگ اسلام اور اسلام سوز قسم
کے نعرے لگائے گئے۔ ان سے نہ صرف یہ کہ مسلمانان عالم کے دینی و ملی جذبات کو
ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے، بلکہ متولیان حرمین شریفین کی اس غیر محتاطانہ دینداری
کا پول بھی کھل گیا ہے، جس کا سارے عالم میں ڈنکا پیٹا جا رہا ہے۔
اس سے قطع نظر کہ سرزمین توحید اور گہوارۂ اسلام میں ایک صنم پرست بلکہ منکر خدا
اور اللہ کے باغی کو دعوتِ تحریم دینا اور جوارِ رسول میں بسنے والے موحدین عربوں اور
عورتوں سے خیر مقدم و استقبال کرانا پاسبانِ حرم کے لیے کہاں تک زیب دیتا ہے یا
اس احساسِ ذمہ داری کو کہاں تک پورا کرتا ہے جو حرمین شریفین کی تولیت پر مسلمانانِ عالم
کی طرف سے عائد ہوتی ہے۔ خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی خطرناک اور غیر اسلامی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہ پنڈت نہرو کے لیے "رسول السلام" جیسے اصطلاحی الفاظ استعمال کیے جائیں۔
سعودی عرب کے سفارت خانے سے جو وضاحتی بیان دیا گیا ہے۔ نامہ نگار عربی کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہے کہ رسول سے قاصد کے معنی مراد ہیں، نبی کے نہیں۔ میرے نزدیک عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے اور ممکن ہے کہ نامہ نگار عربی کی ابجد سے حقیقت میں واقف نہ ہو، لیکن سعودی عرب کے سفارتی ترجمان کو زیادہ واقفِ اسلام ضرور ہونا ہے اور الزام کی تردید کرنے والے ترجمان ممکن ہے کہ عربی کی مہارتِ تامہ رکھتے ہوں مگر اسلام اور تعلیماتِ اسلام کی ابجد سے بھی ناآشنا معلوم ہوتے ہیں۔ "مرحبا رسول السلام" کے نعرے سے ادنیٰ عقل رکھنے والے کو غلط فہمی نہیں ہوتی ہے کہ پنڈت نہرو کو [illegible] ایسا لفظ ہے جس کے معنی مراد لیے ہیں، بلکہ یہ سمجھتے ہوتے ہیں کہ رسول سے قاصد ہی کے معنی مراد لیے گئے ہیں۔ یہ اعتراض ہے کہ لفظ "رسول" اسلام اور قرآن کریم کی مخصوص اصطلاح ہے جس کی حیثیت شعائر اللہ اور شعائرِ اسلام کی ہے جیسے قرآن کریم، مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ وغیرہ قسم کے بے شمار الفاظ اسلامی شعائر ہیں، جو اپنے لغوی معنی سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لیے خاص ہو گئے اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنا، بالخصوص ان لوگوں کی طرف سے جن کو عربی زبان کے استعمال کرنے میں حدود و قیود کا پاس رکھنا ہے، قطعاً ناجائز اور حرام ہے، بلکہ شعائر اللہ کی کھلی بے حرمتی اور توہین ہے ؏

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

کیا کسی مسلمان کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی تصنیف کا نام کتاب اللہ، اپنے گھر کا نام بیت اللہ اور اپنی مسجد کو مسجدِ حرام، اپنے باغ کو جنت، اپنے تالاب کا نام کوثر اور اپنے تنور کا نام جحیم اور اپنے پوسٹ مین کا نام رسول رکھ لے؟ حالانکہ لغوی اعتبار سے یہ سب صحیح ہے۔ کیا قرآن کریم میں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا

میں الفاظ کا ادب مسلمانوں کو نہیں سکھایا گیا ہے؟ کیا حدیث شریف کے اندر مسلمانوں کو خبثِ نفس کی ممانعت سے یہی ادبِ الفاظ نہیں بتلایا گیا ہے؟

سعودی عرب کے سفارتی ترجمان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کی عربی زبان بھی وہ زبان ہے جس میں اصطلاحاتِ قرآن کی حرمت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر اللہ کے باغی کے احترام میں آج ناموسِ رسول کو یہ کہہ کر بھینٹ چڑھایا گیا کہ رسول کے معنی قاصد کے ہیں، تو آخرش تمام شعائرِ اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔ پھر سلامتی و امن کا استعمال بھی کس قدر حیا سوز اور عبرت کش ہے کہ جس کے ملک میں آئے دن خونِ مسلم سے ہولی کھیلی جاتی ہو، وہ قاصدِ امن تو کیا ہوتا، اس میں امن و سلامتی کا ادنیٰ شائبہ بھی موجود نہیں ہے۔ غضب خدا کی داستان ہے کہ امام خود رسول اللہ کو قاصدِ امن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں!
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ہم آخر میں پاسبانِ حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین مسلمانانِ عالم کی امانت ہے اور ان پاسبانوں کی طرف سے ..... ناموسِ رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔"

(روزنامہ جنگ، کراچی ص ۱ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

ماہنامہ نقاد کراچی کے ایڈیٹر تبصرہ کرتے ہیں:

"قاطع بدعت و ماحیِ مقلد (ابن) عبدالوہاب نجدی، محافظِ حرمین شریفین جلالۃ الملک شاہ سعود کے نام:
فدائیانِ رسول و عالمیانِ اسلام کا پیغام:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جلالۃ الملک! اللہ آپ کو محبتِ رسول دے۔ خدا معلوم آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے نام سے ایک الگ ملک بنا لیا تھا۔ اس نوزائیدہ ملک کے بنتے ہی دشمنانِ اسلام و مسلمین نے مسلمانانِ ہند کو اپنے نرغے میں لے لیا تھا اور پھر اُن کا قتلِ عام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں نے اپنے آبائی وطن اور گھروں سے بھاگ کر مرتے گرتے نہ جانے کیا کیا مصائب برداشت کرنے کے بعد پاکستان میں سکونت اختیار کر لی؛ لیکن اس کے باوجود اب بھی ہندوستان میں ساڑھے چار یا پانچ کروڑ مسلمان موجود ہیں؛ جہاں نہ اُن کی جانیں محفوظ ہیں، نہ اُن کی عورتوں کی عصمتیں۔

لیکن جب [illegible] آپ [illegible] دورے پر گئے تو ان حالات کے باوجود آپ نے ہندوستانی حکومت کو سندِ شاہی عطا کر دی کہ میں بحیثیتِ محافظِ حرمین شریفین اس بات سے مطمئن ہوں کہ ہندوستان میں مسلمان امن و سکون سے ہیں اور ان کی جانیں محفوظ ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

یقین کیجئے شاہ! آپ کی اس سندِ شاہی کی تشہیر کے بعد ہمیں محمد شاہ رنگیلے کے فرامین بے ساختہ یاد آ گئے تھے اور ہم یہ بھی سمجھ گئے تھے کہ ترکی کی مسلمان قوم آپ اور آپ کی حکومت سے کیوں غیر مطمئن رہی ہے۔؟

اس واقعہ کے بعد آپ نے ایک غیر مسلم سربراہ کو سرزمینِ حجازِ مقدس کے سرکاری دورے کی دعوت دی اور ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جب آپ کے دارالخلافہ ریاض پہنچے تو آپ کی حکومت کے اکٹھے کئے ہوئے عوام نے "نبی رسول السلام نہرو" کے شرمناک نعروں سے ان کا استقبال کیا تھا۔ اس استقبال کرنے والوں میں عرب کے وہ قبائلی بدو اور عورتیں بھی شریک کئے گئے تھے جو کسی دشمنِ اسلام فرد یا قوم کے لیے اپنے دلوں میں جذباتِ احترام نہیں رکھتے۔ پھر سب سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بڑا اجتہاد جو آپ جیسے قاطعِ بدعات نے کیا تھا، وہ یہ تھا کہ عرب کی خواتین کو غیر محرموں کے آنسو کشیر میں لا کر ان سے ایک غیر مسلم شخص کا استقبال سرزمینِ حجاز میں "رسول" جیسے متبرک و مقدس خطاب سے کرایا۔ شاہ و قبہ شکن! پنڈت جواہر لال نہرو کو "رسول" کے نام سے آپ نے یا آپ کی قوم نے یاد کر کے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی جو دل آزاری کی، وہ ناگفتہ بہ ہے۔ آپ کو کسی نے یہ بات غلط بتا دی ہے کہ پاکستان میں ایسی قوم آباد ہے جو عربی زبان سے ناواقف ہے اور عربی زبان کے معانی و مطالب سے آگاہ نہیں ہے۔ آپ کے سفارت خانے لفظِ "رسول" کے لیے جو تاویلات وضع کر رہے ہیں، اس سے ان کی بیچارگی اور ندامت جرم مترشح ہو رہی ہے۔

جلالۃ الملک! ہم مسلمانانِ عالم حیران ہیں کہ آپ اور آپ جیسے عقائدِ مذہبی رکھنے والے ایک ایسے شخص کو تو "یا رسول" جیسے عظیم لقب سے [illegible] کہہ سکتے ہیں، جو بطناً نسلاً بت پرست اور مسلکاً لامذہب ہے، لیکن کوئی مسلمان حیات النبی، خاتم الرسل حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وفورِ جذبات و عقیدت، لوازمِ احترام اور واجباتِ استغاثہ میں یا رسول، یا محمد، یا مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ کر یاد کرے تو اسے کافر و مشرک قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہ کونسی منطق ہے؟ یہ کونسا عقیدہ ہے؟ یہ کون سا مذہب ہے؟ استغفر اللہ ربی۔ آپ لوگوں نے جنت البقیع کے تمام آثارِ مقدسہ کو شہید کرا دیا۔ صدہا اصحابِ کبار کے قبوں کو مسمار کرا دیا۔ گنبدِ خضریٰ، آرام گاہِ رسول، سرچشمۂ نورِ الٰہی کے معاد بے زمین بوسی کو حرام اور جرم قرار دیا گیا۔ اور آپ اور آپ کے ہم مسلک و عقیدہ مولویوں نے یہ حکم بھی لگا دیا کہ ختم المرسلین، نبی آخر الزماں، حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو شخص کھڑے ہو کر "یا رسول سلام علیک" پڑھے اور اس عقیدے پر اصرار کرے، تو مرتد اور واجب القتل! لیکن آج یہ کیا ہوا کہ احترامِ رسول کو بدعت و شرک و کفر کہنے والے مقلدین ابن عبدالوہاب نجدی ایک ایسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قوم کا استقبال "یا رسول السلام" کے نعروں سے کرتے ہیں جو دشمنِ رسول و اسلام ہے اور لاکھوں دیوی دیوتاؤں کا پجاری ہے۔ اللہ اکبر!

اے شاہ! ہم آج سمجھ کر بڑے بڑے جغادریوں کے عقائد و مسلک کے آہنی قلعوں کو سیاسی تقاضے ایک ہی جھٹکے میں مسمار کر ڈالتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا آج سعودی عرب میں کسی ڈاکیے یا پوسٹ مین یا کسی بھی پیغام رساں کو اہلِ زبان یا دیہاتی لوگ "یا رسول" کہہ کر پکارتے ہیں؟ ہم پوچھتے ہیں کہ عرب کے کسی گوشے میں کیا کوئی ایسا بدنصیب مسلمان ہے جو "رسول" کا لفظ انبیاء مرسلین علیہم السلام کے علاوہ عام آدمیوں علی الخصوص کسی مشرک و بت پرست یا لا مذہب شخص کے لیے برتا یا لکھتا ہو؟

ہمارے سوالات کا جواب یقیناً نفی میں ہے اور ہم نہایت وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ حضور پر نور (روحی فداہ) حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخانہ خیالات رکھنے اور بارگاہِ رسالت میں اپنے معاملات صاف نہ رکھنے کی پاداش میں عرب حاکموں سے یہ حماقت اور دیدہ دلیری سرزد ہوئی ہے۔ تواضع و میزبانی عربوں کا طرۂ امتیاز ہے لیکن اے کلید بردارِ حرم! آپ نے یہ بھی غور کیا کہ سیاسی استحکام اور رفاقت بجا مگر لیے آج آپ کی میزبانی اپنی حدود سے بڑھ کر دشمنئ دین اور شناعتِ رسالت کے تعزیت اور ظہورِ ضلالت کی سرحدوں پر آپہنچی ہے۔ آپ تمام حضرات غیر مشروط طور پر اقرار کریں۔ اس نازک مرحلے پر تاویلات اور استدلال کے سہارے بڑے شرمناک ہیں۔

اس راستہ میں ؎ باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کا عقیدہ واجب و لازم ہے اور تاویلات "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کے مترادف ہیں۔ خداوند کریم آپ کو محبتِ رسول دے اور یہ توفیق بھی ارزاں فرمائے کہ آپ یا آپ کی حکومت مسلمانانِ عالم کی اس دل آزاری کے سلسلہ میں نادم ہو۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

(ماہنامہ نقاد، کراچی، نومبر ۱۹۵۶ء جلد ۱۲ صفحہ ۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قارئین کرام! نجدیوں کی اس غیر اسلامی روش نے غیر مسلموں کے ہاتھوں میں کیسا ہتھیار تھما دیا؟ رسول کے اصطلاحی اور لغوی معنوں کے بارے میں کیسی کیسی شگافیوں کا موقع فراہم کر دیا۔ چنانچہ بھارت کا دہلی سے نکلنے والا اخبار "تیج" اپنے ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اداریئے میں نجدیوں کے اسی نعرے پر اظہار خیال کرتا ہے۔ اس اداریئے کا اقتباس "نوائے وقت" لاہور نے یوں نقل کیا تھا:

پردھان منتری شری جواہر لال نہرو پیغمبر اسلام کی دنیا میں پہنچے، تو ان کا استقبال پیغمبر امن کے نعروں سے کیا گیا۔

۲- اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں، سلامتی کے ہیں پیغمبر اسلام کے معنی بھی امن و سلامتی کے پیغامبر کے ہیں۔ گویا پیغمبر اسلام اور پیغمبر امن ایک ہی بات ہے۔

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

۳- سعودی عرب کے اس نعرہ کا مقصد کیا ہوگا یہ تو وقت بتائے گا، مگر اس سے کافروں کے فلسفے میں تبدیلی ہو گئی تو یہ اسلام کی بہت بڑی فتح ہوگی۔

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور، یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء)

نجدیوں وہابیوں کی اس قبیح حرکت اور اسلام سوز نعرے کی بنا پر مرزائیوں قادیانیوں نے ان نام نہاد موحدوں کے منہ پر لگام لگاتے ہوئے ایک بیان داغ دیا:

"ایک مذہبی سوال لفظ "رسول" کے استعمال سے متعلق ہے۔ آج تو اہل حدیثوں کو یہ تاویل سوجھ آرہی ہے کہ رسول کے معنی قاصد کے ہوتے ہیں، مگر جب بانی سلسلہ احمدیہ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے رسول کے معنی مامور اور تابع شریعت امتی نبی کے پیش کئے تھے، تو یہی مولوی شور مچاتے تھے کہ "رسول" شرعی اصطلاح ہے۔ اس لفظ کے اطلاق کے معنی یہ ہیں کہ یہ شخص نئی شریعت لانے کا مدعی ہے۔ اگر اس موقع پر اہلحدیثوں کو ہی لفظ "رسول" کے استعمال کی وسعت کا احساس ہو جائے اور وہ اپنی غلطی کو مان جائیں؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

توہم یہ سمجھتے ہیں کہ اہلِ نجد کی غلطی مفید ہی ثابت ہوئی۔

(ماہنامہ الفرقان، ربوہ، فروری ۱۹۵۶ء، ص ۱۵)

وہابی حضرات کے "رسول السلام" یعنی جواہر لال نہرو جو مسلمانانِ پاک ہند کا ازلی دشمن، کھلا کافر اور ہٹیلا بت پرست تھا، اُن کی صدارت میں آل انڈیا نیشنل کنونشن مارچ ۱۹۳۷ء میں منعقد ہوا۔ پنڈت جی نے صدارتی خطبے میں قومیت کا تصور یوں بکھیرا تھا:

◉ "ایسے لوگ ابھی زندہ ہیں جو ہندوستان کا ذکر اس طور پر کرتے ہیں، گویا دو ملکوں اور قوموں کے بارے میں گفتگو ہے۔ جدید دنیا میں اس دقیانوسی خیال کی کوئی گنجائش نہیں۔" (روئداد آل انڈیا نیشنل کنونشن منعقدہ مارچ ۱۹۳۷ء)

مذہب کی مخالفت اس ملعون شخص کے دل میں کتنی تھی، خود اپنی سوانح عمری میں لکھتا ہے: "جس چیز کو مذہب یا منظم مذہب کہتے ہیں، اسے ہندوستان میں اور دوسری جگہ دیکھ کر میرا دل ہیبت زدہ ہو گیا ہے۔ میں نے اکثر مذہب کی مذمت کی ہے اور اسے مٹا دینے کی آرزو تک کی ہے۔" (میری کہانی ص ۶۱)

◉ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر گاندھی کے کرتا دھرتا ہندو مہا سبھا کے صدر یعنی مسٹر ساورکر سے ہندو کی تعریف سنیے:

"لفظ ہندو سے عبارت ہے ہر وہ شے جو ہندوستان کی ہو، مثلاً کلچر، نسل اور دینیات اور ہندو کے معنی ہیں ہر وہ شخص جو ہندوستان کا رہنے والا ہو۔"

(ہندوستان ٹائمز، ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء)

اسی ہندو مہا سبھا کے نائب صدر یعنی ڈاکٹر رادھا مکرجی نے آل انڈیا ہندو ویدک یُدھ کانفرنس منعقدہ لاہور کے صدارتی خطبے میں علی الاعلان کہا تھا:

◉ "ہندوستان کو فطری اور عملی طور پر ایک ہندو اسٹیٹ ہونا چاہیے جس کا کلچر ہندو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور جس کا مذہب ہندو ازم ہو اور جس کی حکومت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہو۔"
(رُوئیداد آل انڈیا ویدک یُوتھ کانفرنس، منعقدہ لاہور)

دیوبندی حضرات کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے جس شخص کی سرکردگی میں تحریک ریشمی رومال میں حصہ لیا تھا اور جس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے تھے اُسی لالہ ہردیال کا بیان ہے:

"پس اگر ہندوستان کو کبھی آزادی ملی تو یہاں ہندو راج قائم ہوگا، نہ صرف ہندو راج قائم ہوگا، بلکہ مسلمانوں کی شدھی، افغانستان کی فتح وغیرہ — باقی آدرش بھی پورے ہو جائیں گے۔" (روزنامہ "ملاپ" ۱۳ر جنوری ۱۹۲۵ء)

قارئین کرام! نام نہاد موحدین کی زنّار دوستی کی مختصر سی روئیداد آپ نے ملاحظہ فرمایا — یہی لوگ ہیں جو مسلمانوں کو بات بات پر مشرک اور بدعتی کہتے کہتے نہیں تھکتے لیکن اپنا یہ حال ہے کہ پکے مشرکوں کو گلے لگا کر محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

قارئین کرام! آپ نے سرزمین عرب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ذریت سعودی خاندان کی ہندو نوازی کا مختصر سا تذکرہ پڑھا۔ اب ذرا اس نجدی سپوت کے نظریاتِ فاسدہ اور افکارِ باطلہ کے ہندوستانی مبلغ مولوی اسماعیل دہلوی اور اُس کی معنوی اولاد کی داستانوں کو ملاحظہ فرمائیں۔ یہ وہی مولوی اسماعیل دہلوی ہے، جس نے ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب کتاب التوحید سے استفادہ کر کے تقویۃ الایمان نامی کتاب مرتب کی اور برّصغیر پاک و ہند میں وہابی اعتقادات کا پرچار کیا۔

آج حقائق پر پردہ ڈال کر اسماعیل دہلوی کے چیلے چپاٹے اسے جنگِ آزادی کا ہیرو، مجاہد اور شہید، انگریزوں اور سکھوں سے نبرد آزما ہونے والا اور نہ جانے یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا کچھ بنا رہے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ در اصل اس اسماعیل دہلوی کی تحریک سکھوں کے خلاف تھی نہ انگریزوں کے۔ اس بدبخت کا اصل مقابلہ مسلمانانِ اہلِ سنت و جماعت کے ساتھ تھا۔ جہاں تک سکھوں سے اس کی لڑائی کا تعلق ہے۔ اگر بفرضِ محال اسے تسلیم کر بھی لیا جائے تو یہ جزوی طور پر ایک تحریک ہوگی، جو سکھوں کی بجائے پنجاب میں انگریزوں کے قدم جمانے کے لیے چلائی گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اصل نشانہ سرحد کے غیور مسلمانوں کو بنایا گیا، ورنہ ذاتی طور پر مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی وغیرہ کے ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ کافی تعلقات اور خاصے مراسم تھے، چنانچہ مولوی اسماعیل کا سیکرٹری منشی ہیرالال تھا اور ایک معتمد "راجہ رام ہندو" تھا۔ (حیاتِ طیبہ صفحہ ۴۷/۳۲)

غور فرمائیے جس شخص کے کافروں مشرکوں سے اتنے تعلقات ہوں کہ عالم یہ ہو کہ ہیرالال اور راجہ رام جیسے کافر و مشرک دشمنِ اسلام اس کے سیکرٹری و سپاہی ہوں، وہ کافروں اور مشرکوں کے ساتھ کیا جہاد کرے گا؟

باقی رہا سکھوں کا معاملہ، وہ بھی سنیئے۔

"حیاتِ طیبہ" کا مصنف مرزا حیرت دہلوی لکھتا ہے:

"یہ خبر معتبر معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے دن شیر سنگھ نے ان دونوں بزرگوں (اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی) کی نعشوں کو شناخت کرا کر نہایت عزت کے ساتھ انہیں بالاکوٹ میں دفن کیا۔" (حیاتِ طیبہ صفحہ ۵۲۷)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کی مصدقہ کتاب "شمائمِ امدادیہ" صفحہ ۹۹ پر لکھا ہے: "کہ آدمیوں نے حضرت (سید احمد) کا بدن پایا۔ امر سنگھ نے تعظیم و اکرام عام مزار تیار کیا۔"

نیز "حیاتِ طیبہ" میں یہ بھی مذکور ہے کہ مولوی اسماعیل کے پیر سید احمد نے رنجیت سنگھ

OF AHLESUNNAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی افواج کے جنرل بدھ سنگھ کو جو خط لکھا، اس میں بدھ سنگھ کو ان القاب کے ساتھ یاد فرمایا:

"از امیر المومنین سید احمد پر ضمیر اہبت تحمیر، سپہ سالار جنود عساکر مالک خزائن و دفاتر۔ جامع ریاست و سیاست۔ حاوی امارت ایالت، صاحب شمشیر و جنگ۔ عظمت نشان سردار بدھ سنگھ"

(حیات طیبہ صـ ۲۹۹)

خیال فرمائیے جو لوگ سکھوں کو ان القاب و آداب کے ساتھ یاد کریں کہ جن القاب و آداب کو ان کی نجدی توحید انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کے متعلق استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی اور جن کی نعش کو سکھوں کی بجائے عزت کے ساتھ دفن کرتی بلکہ ان کا مزار بنا لیتیں۔ کیا ان نجدی وہابی لیڈروں کی سکھوں کے ساتھ کوئی دشمنی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ سوچیئے اگر انہوں نے سکھوں کے ساتھ صحیح معنوں میں جہاد کیا ہوتا اور واقعی وہ ان کے دشمن ہوتے، تو اس صورت میں سکھ ان کو عزت کے ساتھ دفن کرتے، ان کا مزار بناتے؟ بلکہ ان کی نعشوں کے ٹکڑے اڑاتے۔ ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ اسماعیلی لوگوں کی سکھوں کے ساتھ کوئی مذہبی دشمنی نہ تھی، بلکہ اندرونی طور پر بھائی چارہ تھا، جبھی تو سکھ ان لوگوں کی اس طرح عزت و تکریم بجا لاتے تھے۔

○ مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی کی انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں سے کوئی دشمنی اور لڑائی نہ تھی، بلکہ ان دشمنانِ دین کے ساتھ گہرا رشتہ تھا۔ ان دونوں وہابی لیڈروں اور ان کی ذریت کی اصل لڑائی تو مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کی مشہور کتاب "تذکرۃ الرشید" میں ہے کہ حضرت گنگوہی جی نے فرمایا کہ حافظ جانی صاحب انبیٹھہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلہ کے ہمراہ تھے۔ مولوی عبدالحی صاحب مولوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسماعیل صاحب پھلتی اور مولوی محمد حسین صاحب رام پوری بھی ہمراہ تھے اور یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ سید صاحب نے پہلا جہاد یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا۔" (تذکرۃ الرشید ج ۲، صفحہ ۲۷۰)

دیکھئے! اسماعیلی جہاد کی ابتداء ہی مسلمانوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ سوانح میرت لکھتا ہے "مولانا شہید کی پہلی نظر پر درانی (مسلمانوں) کی توپوں پر لگ رہی تھی۔ آپ سب سے پہلے ان پر جا پڑے۔ گولہ انداز نے مہتابی کو روشن کر کے چاہا کہ پہلے مولانا شہید کو اڑا دوں کہ مولانا (اسماعیل) نے پھرتی سے وار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔ دوسرا توپچی بھی یونہی مارا گیا۔ مولانا شہید نے فوراً وہ دونوں توپیں درانیوں (پٹھان مسلمانوں) کی طرف پھیر کر فائر کرنے شروع کیے۔ ایک وفادار ہندو سردار (پرتم) [illegible] (اسماعیل) شہید پر [illegible] اس نے اس پھرتی سے کہ درانیوں کے پاؤں اکھڑ گئے تمام مولانا شہید ان پر ٹوٹ پڑے [illegible] درانی کیونکر میدان میں ٹھہر سکتے تھے۔ ایک کل مسلمان چھوڑ کر بھاگے۔ جب وہ فرار ہو رہے تھے، سید صاحب بھی ان پر آپڑے تھے۔ جتنے درانی مارے گئے، ان کی تعداد ٹھیک معلوم نہیں۔ ہاں جن مردوں کو وہ میدان میں چھوڑ گئے تھے، وہ چار سو سے زیادہ تعداد میں تھے۔ مولانا شہید کی فوج کا ایک آدمی بھی زخمی نہ ہوا تھا۔"

(حیات طیبہ صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)

(۲) ڈاکٹر عاشق بٹالوی لکھتے ہیں: "جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ سید احمد بریلوی اور اسماعیل شہید کی تحریک پر یقیناً نجد کی وہابیت کے کافی اثرات تھے۔ شاہ اسماعیل شہید و سید احمد بریلوی نے حج سے واپس آکر اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا تھا۔" (روزنامہ امروز، لاہور، ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء)

نیز پادری ہیوجیز لکھتا ہے: "(محمد بن) عبد الوہاب کے جانشینوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہابیت کے اصول سید صاحب کو تعلیم کیے اور انہیں بتادیا کہ مذہبی عروج لوگوں میں پہونچنے کے بعد ہی کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک ہاتھ لگتے ہیں۔ (حیات طیبہ ص ۵۱۳)

روزنامہ کوہستان لاہور، ۲۸ر فروری ۱۹۵۷ء میں ہے،

ہندوستان کی وزارت خارجہ عربی ممالک میں پراپیگنڈہ کے لیے ان لوگوں کو منتخب کرتی ہے جو ہندوستان کے عربی مدارس، خاص کر دیوبند میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں (دیوبندی علماء) جو نظریاتی طور پر ان سے متفق ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو عربی جاننے کے ساتھ اپنے ملک کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ چنانچہ عربی ممالک میں ہندوستانی سفارت خانوں کے پراپیگنڈا سیکشن میں کام کرنے والے جتنے لوگ ہوتے ہیں، ان میں سے ان (دیوبندی) عالموں کی بڑی اکثریت ہے جو [illegible] کا کام کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مسلمان (دیوبندی) ان جگہوں پر نہ ہوتے تو ہندوستان کی شہرت اتنی ہرگز نہ ہوتی۔

روزنامہ سعادت لائلپور ۱۰ر اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے،

"بھارت سے کانگریسی مولویوں کا ایک وفد جس کی قیادت جمعیت علماء ہند (دیوبند) کے سیکرٹری کر رہے تھے۔ وہاں (مکہ مکرمہ) آیا ہوا تھا۔ اس وفد نے شاہ سعود کو یقین دلایا کہ "بھارت کے مسلمان بڑے امن و سکون سے زندگیاں گزار رہے ہیں۔ پنڈت جہرو کی حکومت ان کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کر رہی ہے، حالانکہ اس وقت تمام بھارت میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی انتہا کی جا رہی تھی، ان کو قتل کیا جا رہا تھا، ان کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ ہزاروں مسلمانوں کو توہین رسالت کے خلاف احتجاج کے جرم میں جیل میں ڈال دیا گیا تھا اور مساجد کو مندروں میں تبدیل کیا جا رہا تھا اور پچاس ہزار کے قریب مسلمانوں کو شدھی کرنے کا اعلان ہو چکا تھا"

(روزنامہ سعادت لائلپور، ۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۵۶ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

روزنامہ کوہستان، لاہور اپنی ۱۰ر نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلے کے ساتھ احراری مولوی یا کانگرسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے، جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈہ کرتا ہے۔"

وہابی علماء کو نہرو، گاندھی اور کانگریس سے جو پیار ہے، وہ محتاجِ بیان نہیں؛ وہابیوں کانگرسیوں نے گاندھی کی جے کے نعرے لگائے۔ مشرک کانگرسی لیڈروں کے گلے میں ہار ڈالے، انہیں مسجدوں میں لا کر منبر پر بٹھایا اور مسلمانوں کا واعظ بنایا۔ گاندھی کو امام، مفکر، سردار اور رہبر بنایا اور کہا کہ امام مہدی (علیہ السلام) کی جگہ امام گاندھی تشریف لائے ہیں۔ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے۔ دس ہزار جانیں ہوں تو [illegible] جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ (حوالے کے لیے دیکھئے دیوبندی مذہب — از آفتابِ صداقت)

اور پھر وہابیوں کا گاندھی کے ساتھ یہ رشتہ و تعلق صرف اس مشرک کی زندگی تک ہی محدود نہ تھا، بلکہ اب بھی اُسی طرح قائم ہے۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۵۶ء میں وہابیوں نے اپنے دار الخلافہ دہلی میں نہرو کو بلا کر اس کی زبانی گاندھی کے تعریفی اشعار سنے۔ اور گاندھی کا نعرہ لگایا اور ہندوستان میں ۳۰ر جنوری ۱۹۵۷ء کو تلک ہال کانپور میں کانگرس کی طرف سے مہاتما گاندھی کا یوم شہید منایا گیا، جس میں علاوہ دیگر کانگرسیوں کے قوم پرست مسلم (وہابی) کانگرسیوں نے بھی اپنے باپو کے غم میں حسبِ استطاعت شرکت کی۔ جناب حافظ بیت اللہ صاحب زکی (دیوبندی) جمعیت العلماء اور حضرت بابا خضر محمد صادق جمعیت علماء کانپور کے سرپرست نے مہاتما گاندھی کی رُوح کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے قرآنِ کریم کی آیتیں اُن کی تصویر کے سامنے بیٹھ کر پڑھیں، اور اُن کی رُوح کو بخش دیں۔ ایک جانب لوگ بیٹھے گا رہے تھے، تو دوسری جانب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جمعیت علماء ہند دیوبند کے کچھ ذمہ دار ارکان تلاوتِ قرآن کریم کر رہے تھے۔

(ماہ طیبہ مارچ ۱۹۵۰ء کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ، بحوالہ اخبار سیاست کانپور، بھارت۔ یکم فروری ۱۹۵۰ء)

⑤ "صوت الشرق" ایک ماہوار عربی رسالہ ہے، جو مصر میں ہندوستانی سفارت خانے (جس میں دیوبندی عالموں کی اکثریت ہوتی ہے) کے محکمہ اطلاعات کی طرف سے نکلتا ہے اس رسالے میں تمام مضامین ہندوستان سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس میں مصر کے ایک ممتاز ادیب استاذ عزیز فہمی کا ایک مقالہ ہے جس میں اس نے تمام تر زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ گاندھی جی نے جو سیاسی طریقہ اختیار کیا ہے، اس کی بنا پر وہ بیک وقت ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی ... قرآن پڑھتے ہوئے قتل کیے گئے اس لیے وہ مسلمان شہیدوں میں سے ایک شہید ہیں۔ دیکھو

فلہ عند اللہ مقام شہیدین اثنین لا شہید واحد۔

(ترجمہ) "اس (گاندھی) کے لیے خدا کے ہاں دو شہیدوں کا ثواب ہے نہ کہ ایک شہید کا"

فقد صلی اللہ علی غاندھی ہو وملائکتہ فما کان غاندھی
وما کانت حیاتہ الا نورٌ علی نورٍ۔

(ترجمہ) "پس تحقیق خدا اور اس کے فرشتوں نے گاندھی پر درود بھیجا۔ گاندھی اور اس کی زندگی نورٌ علی نور تھی" (معاذ اللہ تعالیٰ)

(روزنامہ کوہستان، لاہور، ۱۴ فروری ۱۹۵۰ء)

دیوبندی مودودی ماہنامہ "تجلی" دیوبند (جس کا ایڈیٹر برادر زادہ شبیر احمد عثمانی فاضل دیوبند عامر عثمانی ہے) لکھتا ہے: "دنیا کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۱۲ جولائی کو جمہوریہ ہند کے صدر جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب تشریف لائے۔ جناب صدر کی آمد سے قبل تقریباً دس روز تک دارالعلوم کے تمام

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF THE SUNNAT ALJAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسٹاف نے جس ذوق و شوق، تن دہی اور دلچسپی سے اپنے معزز مہمانوں کے استقبال کی تیاریاں کیں، ان کا تفصیلی بیان ایک دفتر چاہتا ہے۔ ہمیشہ عید قربان دس بارہ روز کی چھٹیاں ہوا کرتی تھیں لیکن اس مرتبہ انہیں بھی ختم کرنا پڑا اور دفتر اہتمام سے آرڈر جاری ہوا کہ تمام سٹاف (راجندر کے) استقبالی انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف رہے میرے (مدیر تجلی) اپنے کئی اقرباء مدرسہ میں ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کا ذوق و شوق کا عالم تو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ علی الصبح مدرسہ تشریف لے جاتے اور رات تک ان کا پتہ ہی نہ چلتا۔ جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا کھانے بمشکل تین بجے گھر آسکے۔ جی چاہا کہ پوچھوں کہ نمازِ جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی۔ مگر چپ رہا کہیں ان کے مقدس جذبات کو ٹھیس نہ لگ جائے۔ آخر جمعہ تو ساتوں روز آتے ہیں مگر صدر جمہوریہ (راجندر) روز روز نہیں آتے۔ جلسے کی شرکت کے لئے انگریزی زبان میں نہایت نفیس دعوت نامے چھپوائے گئے۔ جلسہ ایک ایسے ہی پنڈال میں ہوا جو ہزاروں روپے سے زیادہ روپیہ خرچ کر کے وسیع دارالطلبہ میں بنوایا گیا تھا۔ بہت شاندار طور سے مہمان عزیز کی شان کے مطابق سب سے پہلے وطنی ترانہ پڑھا گیا تھا۔ اس وقت صدر جمہوریہ اور تمام اساتذہ و منتظمین دیوبند اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ ترانے کے آخر تک سب کھڑے تھے اور پھر صدر محترم کی تقلید کرتے ہوئے سب بیٹھ گئے۔ اب (ترانے کے بعد) تلاوتِ قرآن سے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے ہاں نہیں ہے۔ اس کا مقابلہ ترانہ کے ادب سے نہیں کرنا چاہیئے۔ تلاوت کے بعد نظمیں ہوئیں۔ گلزار صاحب نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بتلایا کہ اگر مولانا (حسین احمد مدنی مدظلہٗ) دینِ حجازی کے محیط و مخزن ہیں۔ تو صدر جمہوریہ دینِ غیر حجازی کے امام و شیخ ہیں۔ ایک ولی ہے تو دوسرا دھرماتما۔ دونوں ہی کے فیض و برکت سے جمہوری حکومت اپنے بیش بہا کام سرانجام دے رہی ہے۔ انور صابری صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قومی وملکی خیالات کو جامۂ شعر پہنانے میں جس قدر مشاق ہیں، وہ مشاعرے سننے والے حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ گاندھی جی کی مظلومانہ موت پر غالباً "باپو شہید" کے عنوان سے جو نظم انہوں نے کہی تھی، اس کا مقابلہ اس موضوع کی شاید کوئی نظم نہیں کرسکی۔ نظموں کے بعد حضرت (مولانا محمد طیب) مہتمم صاحب دارالعلوم نے سپاس نامہ پڑھا۔ سپاس نامہ کے اخیر میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ جناب صدر جمہوریہ کی قدم رنجہ فرمائی۔ دارالعلوم کی تاریخ کا ایک تابناک نقش ہے، جس پر دارالعلوم کو ہمیشہ فخر رہے گا۔ اس کے بعد محترم علماء نے رسم شکریہ ادا فرمائی۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہ نے اس سلسلہ میں پانچ دس منٹ تقریر فرمائی۔ شیخ نے اپنی معروف صاف گوئی کو قائم رکھا اور فرمایا: ہم (دیوبندی) غریب ہیں، بے نوا ہیں۔ عالی جناب صدر جمہوریہ ...... (راجندر پرشاد) نے اپنی تشریف آوری سے نواز کر ہمیں [illegible] جلسہ ختم ہونے پر دیوبند سے [illegible] ہو گئے۔ ہم نے دیکھا انہیں [illegible] بھرتی ہوئی کار کو صرف ایک نظر دیکھ لینے کے لیے سینکڑوں لوگ (دیوبندی) اس طرح بھاگ رہے تھے جیسے قرون پہلے قیس نامی لیلیٰ کی طرف بھاگا ہوگا۔ کیوں نہ بھاگتے آخر صدر جمہوریہ کی کار تھی۔ دارالعلوم نے اپنے محبوب صدر (راجندر پرشاد) کی آمد پر ہزاروں روپیہ خرچ کیا ...... (۱۵)

جناب صدر نے اپنی جیب خاص سے نقد ایک ہزار روپیہ دیا۔

چنانچہ اگلے روز جناب مہتمم صاحب (قاری محمد طیب) نے نہ صرف یہ کہ کامیابی کی مسنائی تقسیم فرمائی، بلکہ جلسۂ عام میں جناب صدر (جمہوریہ ہند) کی خوش اخلاقی، فراخ نظری، روحانیت، شفقت، جود و سخا، انسانیت پروری، حلم و رافت اور بندہ نوازی کو بڑے وزنی الفاظ میں نہایت مسرت و دلی جوش کے ساتھ سراہا۔

(ماہنامہ تجلی، دیوبند، اگست ستمبر ۱۹۵۷ء)

ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند کی زبانی دیوبند میں راجندر پرشاد کی ہنگامہ خیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وحشت انگیز آمد کا حال سنیے، اس سے وہابی توحید کے چند مزید اسرار آپ پر منکشف ہوں گے۔ ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند رقمطراز ہے:

"۱۴ر جولائی ۱۹۵۷ء کی تاریخ دارالعلوم دیوبند میں وہ تاریخی دن تھا جب دارالعلوم میں عالی جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب بالقابہ نے صدر جمہوریہ ہند کی حیثیت سے قدم رنجہ فرمایا۔ پروگرام کے مطابق صبح کے ۸ بجے جب صدر جمہوریہ ہند اپنے سیلون سے برآمد ہوئے، تو حضرت مولانا مدنی اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب جو سیلون کے دروازے کھڑے تھے، آگے بڑھے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ناظم عمومی نے ان حضرات کا تعارف کرایا۔ اولاً مولانا مدنی صاحب سے اور پھر حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ سے صدر محترم نے مصافحہ کیا۔ حضرت مہتمم صاحب نے صدر کو ہار پہنایا۔ ۹ بجے کر ۱۰ منٹ پر صدر محترم دارالعلوم تک کے لیے کار میں روانہ ہوئے۔ اسٹیشن سے لے کر دارالعلوم تک راستہ خیر مقدم کے لیے بنائے ہوئے خوشنما دروازوں اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ دیوبند اور قرب و جوار کے ہزاروں اشخاص سڑک پر دو رویہ صدر کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ دارالعلوم سے تقریباً ۳/۴ فرلانگ کے فاصلے تک طلبائے دارالعلوم کی دو رویہ قطاریں کھڑی ہوئی تھیں۔ ہندو بیرون ہند کے طلباء کے علیحدہ علیحدہ گروپ بنا دیئے گئے تھے جو مقدمہ ماٹو لیے ہوئے تھے۔ جب طلباء کو ان کی دلکش قطاروں کے درمیان سے صدر محترم کی کار گزرنا شروع ہوئی تو دیوبند کی فضا استقبالیہ نعروں سے گونج اٹھی۔ کتب خانہ کے معائنہ کے بعد صدر جمہوریہ ٹھیک ۹ بجے استقبالیہ جلسہ میں شرکت کے لیے پنڈال میں تشریف لے گئے۔ عظیم الشان اور حسین پنڈال مختلف گیلریوں میں تقسیم تھا۔ صدر محترم نے جونہی ڈائس پر قدم رکھا، پورا مجمع صدر (راجندر پرشاد) کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت مولانا مدنی نے صدر محترم کو پھر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہار پہنایا۔ دارالعلوم کی جانب سے اللہ اکبر۔ دارالعلوم زندہ باد۔ صدرِ جمہوریہ ہند زندہ باد اور جمہوری ہندوستان زندہ باد کے نعروں سے صدرِ محترم کا خیر مقدم کیا گیا اور ضلع کے حکام کی جانب سے سرکاری رسم کے مطابق قومی ترانہ پیش کیا گیا جسے انگریزی سکول کے بچوں نے پڑھا۔ ترانہ ختم ہوتے صدرِ محترم اور پورا مجمع بیٹھ گیا اور جلسہ کی کاروائی شروع کی گئی۔ سب سے پہلے دارالعلوم کی جانب سے حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب نے صدرِ محترم کی قدم رنجہ فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج دارالعلوم کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے۔ صدرِ محترم ہندوستان کی صرف ایک عظیم شخصیت ہی نہیں۔ بلکہ جنگ آزادی کے جانباز سپاہی بھی ہیں۔ آج وہ صدرِ جمہوریہ کی حیثیت سے یہاں کو وقت اور [illegible] ہیں [illegible] آپ کی قدم رنجہ فرمائی [illegible] اور ہم اس کے لیے راجندر پرشاد کے [illegible] شکر گزار ہیں [illegible] ترانہ [illegible] کے بعد تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا باقاعدہ کاروائی کا آغاز ہوا۔ نظموں کے بعد حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ نے سپاس نامہ پڑھ کر سنایا جس میں دارالعلوم کی باطنی روحانیت اور توکل و انابت وغیرہ پر صدرِ محترم کی توجہ دلائی گئی۔ صدرِ جمہوریہ کو یہ سپاس نامہ ایک منقش صندوقچی میں رکھ کر پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام پر صدرِ محترم جمہوریہ ریلوے اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ دارالعلوم کی جانب سے دوپہر کا کھانا صدرِ محترم کو ان کے سیلون میں کھلایا گیا۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہٗ، حضرت مہتمم صاحب مدظلہٗ اور دوسرے متعدد حضرات کھانے میں شریک تھے۔

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر ۱۹۵۷ء)

دارالموحدین دیوبند میں راجندر پرشاد جیسے کافر و مشرک کا یہ عظیم الشان استقبال دیکھئے اور وہابیوں دیوبندیوں کی شانِ رسالت سے عداوت، مسلمانوں سے بیزاری، کافر دوستی اور مشرک نوازی پر غور فرمایئے کہ خالص مسلمانوں کو تو یہ لوگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

محض "اغثنی یارسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کرنے پر مشرک بموجب القتل قرار دیتے اور ان سے بیزار ہوتے ہیں، مگر جو خالص مشرک و کافر ہیں۔ ان کے اعزاز و اکرام میں کیا کیا اہتمام کرتے ہیں اور رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جن غلامانہ و نیازمندانہ تعلقات پر اہل سنت کو بدعتی و مشرک گردانتے ہیں خود وہی تعلقات نہرو اور راجندر پرشاد وغیرہ سے استوار کرتے ہیں۔

دیوبندی نجدی وہابیوں کی اسلام و پاکستان کے دشمنوں، کافروں، مشرکوں سے عقیدت و محبت اور تعلق کی کہانی تو آپ اچھی طرح سن چکے ہیں۔ اب ذرا اُن کی خالص شرک نوازی و کفر دوستی بھی ملاحظہ ہو:

○ "ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان فضل الرحمٰن سیٹھ بیڑی والے نے لکشمی نرائن مندر کی تعمیر کے لیے پچاس ہزار روپیہ دیا اور اس کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور نذرانۂ مسرت دیے۔ مندر کے موجودہ کرتن ہال میں بجلی بھی سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگِ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان بھی کیا کہ مندر کے لیے شری لکشمی نراین کی سنگِ مرمر کی مورتی (بُت) بھی ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔"

(ماہنامہ 'تجلی' دیوبند، اکتوبر ۱۹۵۷ء / روزنامہ 'نوائے وقت' لاہور ۱۸ ستمبر ۱۹۵۷ء)

وہ کونسا مسلمان ہے جو اس ملعون حرکت کی مذمت نہ کرے گا؟ اور جس کا دل اس ناپاک اور قبیح شیطانی فعل پر نہ کڑھے گا؟ مگر بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینے اور فاتحہ پڑھنے کے جرم میں مسلمانوں کو قبر پرست اور پیر پرست اور روضۂ مقدسہ کو بتوں سے تشبیہ دینے والے دیوبندیوں وہابیوں کی توحید کی داد دیجیے کہ انہوں نے نام نہاد مسلمان فضل الرحمٰن غدارِ اسلام کے اس شیطانی ڈرامہ کی مذمت کرنے اور اس پر اظہارِ نفرت کی بجائے اس کی تحسین کی ہے۔ چنانچہ لائلپور (فیصل آباد)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے ایک دیوبندی وہابی اخبار "پاکستانی" نے ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں اسے "مسلمانوں کی روایتی ایثار پیشگی" سے تعبیر کیا ہے۔ گویا دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ مسلمان پہلے ہی سے مندر و بت شکنی کی بجائے مندر و مورتی سازی اور بت فروشی کرتے چلے آئے ہیں، حالانکہ کوئی باغیرت سچا مسلمان مجاہد اس شیطانی فعل کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ شرک نوازی و کافر دوستی تو "وہابی توحید" ہی کے حصہ میں آچکی ہے۔ پھر پاکستانی دیوبندیوں پر ہی یہ بات ختم نہیں ہوجاتی، بلکہ ہندوستانی دیوبندی بھی فضل الرحمٰن کی توحید اور اس کے فعل کی تحسین کرتے ہیں۔ چنانچہ ماہنامہ "تجلی" دیوبند رقمطراز ہے:

"(فضل الرحمٰن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی ہے تو ہم کو کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی؛ لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے جو علماء حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن "الجمعیۃ" نے [illegible] ہے کہ:

"ہمیں اس خبر سے یقین ہو گیا ہے کہ ۱۲ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی، یہ وسیع النظری اور یہ رواداری، سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے؟" (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء)

تجلی (دیوبند) معترض ہے کہ اگر مسلمان صاحب مذکور کا یہ کارنامہ سیر چشمی، وسیع النظری اور رواداری جیسے بلند و برتر الفاظ سے نوازے جانے کے قابل ہے تو اس وقت ہمارے علماء دیوبند اپنے بلند جمہوری و قومی جذبات کا اظہار کن لفظوں میں کریں گے، جب یہ مسلمان صاحب یا اور کوئی صاحب مارے سیر چشمی کے، مورتی کے سامنے بھی گر کر سجدے میں گر جائے گا یا باقاعدہ طور پر اعلان کرے گا کہ میں آج سے اپنا تخلص "موہن داس" رکھتا ہوں اور نماز فجر کے بعد روزانہ ایک گھنٹہ مورتی کے آگے بیس نواؤں گا اگر آپ علماء دیوبند ہی بت پرستی اور کفر و شرک سے تعاون و تعامل کی ترغیب دینے لگ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جائیں تو اس کے بعد آخر گمراہی و دین فروشی کا کونسا درجہ باقی رہ جاتا ہے؟

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بت کدہ میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ

(تجلی دیوبند، اکتوبر ۱۹۵۷ء)

دیوبندی وہابی علماء کی کانگریس / نہرو اور گاندھی و دیگر ہندو مشرکین کے ساتھ محبت کا مظاہرہ آپ نے دیکھا اور ان لوگوں کی بلادِ عرب میں نہرو حکومت کی تبلیغ کے متعلق بھی پڑھ لیا۔ ان ملّاؤں نے دشمنِ اسلام و دشمنِ پاکستان بھارتی حکومت کی تبلیغ کرتے ہوئے مشرک لیڈروں نہرو گاندھی وغیرہ کو بڑھا چڑھا کر دیگر بلاد میں پیش کیا ہے اور اس کے جو نتائج و اثرات نکلے اور دیگر ممالک کے باشندوں پر جو اثر ہوا ہے اس کے متعلق نمائندہ کوہستان مقیم بغداد رقمطراز ہے:

○ "حقیقت یہ ہے کہ بلادِ عرب میں ہندوستان کا پروپیگنڈا (قونصلیوں کی بدولت) بہت زبردست ہے۔ یہی سبب ہے کہ عرب لوگ ہندوستان کی محبت میں بہت غلو کر گئے ہیں اور ہندوستانی لیڈروں کو مقدس ہستیاں تصور کرتے ہیں۔ جب پنڈت جواہر لال نہرو ارضِ مقدس کا دورہ کرنے گئے تھے تو انہیں رسول السلام کے لقب سے نوازا گیا تھا اور یہاں (بغداد) کے اخبارات نے جلی سرخیوں سے الحاج نہرو لکھا تھا اور اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔ جب کبھی اخبارات پنڈت نہرو کے بارے میں کوئی خبر شائع کرتے ہیں، تو اس کا فوٹو ضرور چھاپتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان کو ایک غیر مسلم سے کتنی محبت ہے؟ میرے ایک شاگرد کہنے لگے: وَاللہ نہرو عظیمٌ وھو رجل دیّن (خدا کی قسم نہرو عظمت والا ہے اور وہ بہت اچھا آدمی ہے۔)

(روزنامہ کوہستان، لاہور، ۳ فروری ۱۹۵۷ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

روزنامہ "جنگ" کراچی، ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء میں رئیس امروہوی نے ایک شعر میں طنزاً نہرو کو نیم حاجی لکھا تھا ؎

عرب کی خاک پر تقدیر نے پہنچا دیا اُن کو
بنے پنڈت جواہر لال نہرو نیم حاجی بھی

مگر یہاں دیکھئے کہ کافر نہرو کو پورا الحاج بنا دیا گیا ہے۔ رئیس امروہوی کی ایک اور رُباعی نہرو کے دورۂ نجد کے متعلق سُن لیجئے۔ لکھتے ہیں ؎

جپ رہا ہے آج مالا ایک پنڈت کی عرب
برہمن زادے میں شانِ دلبری ایسی تو ہو
حکمت پنڈت جواہر لال نہرو کی قسم
کرے اسلام جس پہ ناز [illegible] ہو

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

دیوبند کے سرخیل مولویوں کی اسلام اور پاکستان دشمنی کی مختصر مگر گھناؤنی حکایات درج کی گئی ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ البتہ رہنمائی کے لیے مزید حوالہ جات درج کر دیئے ہیں۔

ابوالکلام آزاد: اس شخص کو خلاقِ کائنات نے بڑی خوبیوں سے نوازا تھا، لیکن سیہ بختی! کہ اس نے اپنی تمام تر صلاحیتیں ہندو نوازی، اسلام و پاکستان دشمنی میں صرف کر دیں۔ کانگریس کے صدر کی حیثیت سے مسلم دشمن کارناموں کی وجہ سے قائدِ اعظم سے "شو بوائے" کا خطاب پایا، جسے تاریخ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ آزاد نے پاکستان کے خلاف زہر اُگلتے ہوئے کہا:

○ "میں اعتراف کرتا ہوں کہ "پاکستان" کا لفظ ہی میری طبیعت قبول نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا ایک حصہ تو پاک ہے اور باقی ناپاک۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

علاوہ ازیں میں تو ایسا محسوس کرتا ہوں کہ پاکستان کی اسکیم شکست خوردگی کی ایک واضح علامت ہے۔ اس کی تعمیر جس بنیاد پر رکھی گئی ہے ۔۔۔ وہ ہے یہودیوں کے وطن کی مثال۔"

("تاریخ نظریۂ پاکستان" از پیام شاہجہان پوری لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۴۵۱)

("آزادیٔ ہند" مترجم رئیس احمد جعفری لاہور ۱۹۶۳ء، ص ۱۲۷)

○ ابوالکلام آزاد کی موت پر ہندو روئے اور خوب روئے۔ پنڈت پنت نے درد سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا،

"مولانا ایسے لوگ پھر کبھی نہ پیدا ہوں گے اور ہم تو کبھی نہ دیکھ سکیں گے۔"

اور بقول شورش کاشمیری راجندر بابو نے آنسوؤں کی مالا میں پرو کر پھولوں کا چڑھاوا دیا۔ پنڈت نہرو نے گلاب کا پھول چڑھایا تو بے اختیار ہو گئے۔ لوگوں نے سہارا دیا اور جب وہ میت دیکھنے لگے تو بلک بلک کر رو رہے تھے۔ راجندر بابو دمہ کے مریض ہونے کے باوجود صبح ہی سے تصویر یاس بنے کھڑے تھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے کہ آج ۴۰ سال کی دوستی اور رفاقت کا انت ہو گیا۔"

NAFSEISLAM.COM
THE MAKTABAH REPOSITORY

("بیس بڑے مسلمان" از عبدالرشید ارشد لاہور ۱۹۷۵ء ص ۶۱۶، ۶۲۶، ۶۲۲)

مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں،

۱۔ "مسلمان اور کانگرس" از ابوالکلام آزاد، مطبوعہ آزاد بک ڈپو لاہور
۲۔ "اقبال کے آخری دو سال" از عاشق حسین بٹالوی مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء، ص ۲۹
۳۔ "مشاہیر جنگ آزادی" از مفتی انتظام اللہ شہابی کراچی ۱۹۵۷ء، ص ۳۴۱
۴۔ "نوادر ابوالکلام" از عبدالغفار شکیل مطبوعہ علی گڑھ ۱۹۶۳ء ص ۲۱ تا ۲۵/۴۱
۵۔ "ارمغان آزاد" از ابو سلمان شاہجہانپوری مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء ص ۲۳ تا ۲۷/۱۹۷
۶۔ "تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء" ص ۲۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۷۔ "مولانا آزاد اور اُن کے ناقد" از ایم اے شاہد، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء ص ۴۴

۸۔ "آزادیٔ ہند" از رئیس احمد جعفری، ص ۱۴۴ تا ۱۴۶

۹۔ "عظیم قائد" از نوابزادہ محمود علی خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۲ء، ص ۹۰

۱۰۔ "آزادی کی کہانی میری زبانی" از سردار عبدالرب نشتر مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء ص ۸

۱۱۔ "قائد اعظم اور اُن کا عہد" از رئیس احمد جعفری لاہور ۱۹۶۶ء ص ۶۶۵

۱۲۔ "ظفر علی خان اور اُن کا عہد" از عنایت اللہ نسیم سوہدروی مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء ص ۱۵۱، ۱۵۲

۱۳۔ "چمنستان" از مولانا ظفر علی خان مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء ص ۱۵۱ - ۱۵۲

مولوی مودودی: سوادِ اعظم سے ہٹ کر اپنے مخصوص مذہبی و سیاسی نظریات کے پرچار کے [illegible] لیجیے

"[illegible] سے لے کر قائد اعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے معنی و مفہوم اور اس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔"

۱۔ "سیدنا ابوالاعلیٰ مودودی" از ابوالآفاق، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۴۹

۲۔ "ہمارے سیاست دان" از محمد موسیٰ بھٹو، مطبوعہ حیدرآباد ۱۹۷۹ء ص ۲۰

۳۔ "تحریک جماعتِ اسلامی" از ڈاکٹر اسرار احمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۴۷

۴۔ "لیڈرانِ کرام" از ریاض بٹالوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء، ص ۵۶

"کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ ہم کانگرس سے تصادم چاہتے ہیں ہرگز نہیں۔ ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے تو ہمارا مقصد وہی ہے جو کانگرس کا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس مشترک مقصد کے لئے بالآخر کانگرس ہی کے ساتھ تعاون کرنا ہے"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش، حصہ اول ص ۴۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

○ "سنہ ۱۹۴۶ء میں میں اور راجہ غضنفر علی خان، قائدِ اعظم کا پیغام لے کر مولانا مودودی کے پاس گئے اور کہا کہ آپ پاکستان کے لیے دعا کریں۔ تو مولانا نے کہا: آپ میرے پاس "ناپاکستان" کے لیے دعا کروانے آئے ہیں۔" اگر کسی کو میری باتوں سے اختلاف ہو تو عدالت میں اس معاملے کو لے کر جائے۔ میں ان سب باتوں کو ثابت کروں گا۔"

(روزنامہ جنگ، لاہور، ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۸۳ء) (سردار شوکت حیات خان)

○ مودودی فتوٰی، "خواہ اَن پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں، یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات ..... اسلام کی روح سے ناواقف ہونے میں یہ سب یکساں ہیں۔" (تفہیمات ص ۳۸)

○ "یہ انبوہِ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔" (سیاسی کشمکش حصہ دوم ص ۱۳۰)

WWW.NAFSEISLAM.COM

"مولانا مودودی نے سب سے پہلے گاندھی کی سوانح عمری لکھی۔"

(ندائے اہلِ سنت لاہور ص ۱۱ ۱۵ تا ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۹۳ء)

مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں،

۱۔ "تحریکِ آزادیٔ ہند اور مسلمان"۔ حصہ دوم از مولانا مودودی مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۶۳ء ص ۳۶

۲۔ "اسلام اور پاکستان" از ڈاکٹر اسرار احمد، مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۸۳ء، ص ۱۲)

۳۔ "تاریخ نظریۂ پاکستان" از پیام شاہجہان پوری، مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۷۶ء۔ ص ۲۵۲

۴۔ تاریخ نظریہ پاکستان" " " " "

۵۔ پرچہ "کوثر" لاہور، شمارہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۴۷ء

" " " " ۱۳ جون سنہ ۱۹۴۷ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۶۔ "سیاسی جماعتیں طلباء کی عدالت میں" از اشرف رضا مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء ص ۴۳
۷۔ "مولانا مودودی اور جماعت اسلامی" از ممتاز علی عاصی مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء ص ۵۷
۸۔ "مکاتیب نواب بہادر یار جنگ" مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء ص ۲۳۸-۲۵۶
۹۔ "رپورٹ تحقیقاتی عدالت" ۱۹۵۴ء، ص ۲۶۱
۱۰۔ "علامہ اقبال، قائداعظم، پرویز، مودودی اور تحریک پاکستان"
از چوہدری حبیب احمد، مطبوعہ فیصل آباد، ۱۹۷۲ء، ص ۲۵۸
۱۱۔ "ترجمان القرآن" ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ (لاہور)
۱۲۔ "سرگزشت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء، ص ۲۰۸
۱۳۔ "روزنامہ نوائے وقت" لاہور ... ۱۹۵۵ء (اداریہ)
۱۴۔ "ترجمان القرآن" لاہور، جمادی الآخر ... [illegible]
۱۵۔ "دیوبندی مذہب" از مولانا غلام مہر علی، مطبوعہ چشتیاں، ۱۹۵۶ء

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی:

یہ صاحب تا زیست قولاً، فعلاً، عملاً کانگرسی رہے۔ وہ کانگرس سے دور رہ کر مجلس احرار کے قیام کو بھی مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے تعلقات غیر مسلموں سے اتنے وسیع تھے کہ شاید ہی اس دور میں کسی نیشنلسٹ مسلمان کے ہوں؟ مولانا کے صاحبزادے عزیز الرحمٰن لدھیانوی لکھتے ہیں،

○ "انقلاب پسند انکے ارادت مند، دہشت پسندان کے گرویدہ، کمیونسٹ ان کے مداح، بلکہ ان کے نام لیوا۔ ان کی نجی صحبتوں میں ایسے ایسے لوگ دیکھے، جن کی شانِ نزول معمولی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔"

("جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین" حصہ سوم، از عزیز الرحمٰن لدھیانوی مطبوعہ دہلی ۱۹۷۵ء، ص ۱۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میرٹھ میں تقریر کرتے ہوئے اس قدر جوش میں آگئے کہ دانت پیستے ہوئے اور غصہ سے ہونٹ چباتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

○ "دس ہزار جینا (محمد علی جناح) اور شوکت (ضیغم اسلام مولانا شوکت علی) اور ظفر (مولانا ظفر علی خان) جواہر لال نہرو کی جوتی پر قربان کیے جا سکتے ہیں"

(چمنستان، مولانا ظفر علی خان، لاہور، ۱۹۴۴ء، ص ۱۶۵) مزید معلومات کے لیے

۱۔ "تاریخ نظریہ پاکستان" از پیام شاہجہان پوری لاہور ۱۹۷۰ء ص ۲۹۸ بحوالہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء

۲۔ "آزاد قوم کی تعمیر اور پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۴۶ء، ص ۲۲۔

۳۔ روزنامہ نوائے وقت [illegible] اکتوبر ۱۹۸۲ء

۴۔ "بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء ص [illegible] از شورش کاشمیری

۵۔ "تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء" از چوہدری حبیب احمد لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۴، ۵۷۵

۶۔ "چمنستان" از مولانا ظفر علی خان ص ۱۹۷

۷۔ "جنگ آزادی کے مسلم مجاہدین" ص ۱۵

۸۔ "حیات امیر شریعت" از جانباز مرزا لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۲۱۵

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری دیوبندی!

شاہ جی نے تحریک خلافت، ترک موالات و دیگر تحریکوں اور تنظیموں میں کام کیا لیکن ان کی شہرت کی معراج مجلس احرار تھی جس کے پلیٹ فارم سے وہ ایک کامیاب و مقبولِ عام مقرر کی حیثیت سے ابھرے لیکن مقامِ افسوس ہے کہ شاہ جی کے نظریات سوادِ اعظم سے ہٹ کر کانگرس سے ملتے تھے اور کانگرس کی حمایت میں انہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ شاہ جی نے قائدِ اعظم، مسلم لیگ اور تحریکِ پاکستان کی جی بھر کر مخالفت کی۔ اُن کی جادو بیانی اور خوش الحانی کا طلسم کے پیچھے میں ہی رہی اور مسلم لیگ اُن کے نزدیک قابلِ گردن زدنی رہی۔ ان کی پاکستان دشمنی کے چند ایک واقعات درج ذیل ہیں:

امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے شاہ جی نے مسلم لیگ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

○ "جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے، وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں۔"

(چمنستان" از مولانا ظفر علی خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۴ء، ص ۱۶۵)

"پاکستان کے بارے میں پورے تین مہینوں تک پنجاب میں، میں نے جس جگہ بھی تقریر کی ہے پاکستان کو مسلمانانِ ہندوستان کے لیے ہلاک بلکہ ہلاکت آفریں اور ہلاکت خیز بتایا ہے اور مدلل یہ باتیں ثابت کی ہیں۔ میری سمجھ میں تو پاکستان کے حق میں کوئی دلیل نہیں آئی۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

(تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۵۹۶)

پسرور احرار کانفرنس ۱۹۴۶ء میں شاہ جی نے فرمایا:

"پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی 'پ' بھی بنا سکے۔"

(تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء، ص ۸۸۳-۸۸۴، مطبوعہ ۱۹۷۶ء)

مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں:

۱۔ رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۱۹۵۴ء، ص ۲۷۴ - ۲۷۵

۲۔ "تاریخ نظریۂ پاکستان" از پیام شاہجہانپوری ۱۹۷۰ء، ص ۳۹۹

۳۔ "قائدِ اعظم اور ان کا عہد" از رئیس احمد جعفری، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۳۸۴ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۵ - ۳۸۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۴۔ "آہنگ بازگشت" از مولوی محمد سعید، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء، ص ۹۷، ۹۸، ۹۹

۵۔ "حیات امیر شریعت" از جانباز مرزا، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۳۳۸

۶۔ "کاروانِ احرار" ج ۶، از جانباز مرزا مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء، ص ۳۸۹

۷۔ "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" از شورش کاشمیری مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء ص ۲۸۹

۸۔ "اقبال کے دینی اور سیاسی افکار" از سید نور محمد قادری
مطبوعہ گجرات ۱۹۸۲ء، صہ ۱۳۵

۹۔ "جب امرتسر جل رہا تھا" از خواجہ افتخار احمد، مطبوعہ لاہور
طبع سوم، اگست ۱۹۸۲ء، ص ۵۱

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی:

جمعیت علماء ہند نے ہندو پرستی کا نعرہ پورے زور و شور سے لگایا اور اپنا سارا زور کانگرس کے پلڑے میں ڈالا۔ ان طالبان بصیرت اور بے شعور علماء دیوبند کے سرخیل مولوی حسین احمد مدنی تھے۔ وہ جامہ تاویل میں عجیب دوئی اور تضاد کو چھپائے ہوئے تھے اور دوہری وفاداری کے قائل تھے۔ اسلام سے وفاداری اور بطور ہندی قوم، ملکِ ہند سے وفاداری۔ قائد اور مسلم لیگ کے بارے میں وہ دوہری اور بماز کا پیمانہ استعمال کرتے تھے اور بزعم خویش قائد اعظم کو کافر اعظم کہنے اور ماننے والے مسلمانوں کی قیادت کا سزاوار نہیں گردانتے تھے۔ گاندھی اور نہرو تعلقات کے معاملے میں وہ اسلام کو ایک نجی معاملہ قرار دیتے تھے۔ حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے تین بلیغ اور جامع اشعار لکھ کر سرخیل دیوبند و کانگرس مولوی حسین احمد مدنی کا تمام علمی تبحر ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیا ؎

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ ۔۔۔ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود برسرِ منبر کہ ملت از وطن است ۔۔۔ چہ بے خبر ز مقامِ محمدِ عربی است
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست　　اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(مجلہ "مرغزار" قائدِ اعظم نمبر ۱۹۷۶ء، گورنمنٹ کالج شیخوپورہ ص ۱۷۶-۱۷۸)

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار آج تک دیوبندیوں کی چھاتیوں کا قابوس بنے ہوئے ہیں۔ سٹپٹانے کے سوا ان کے ہاں کوئی چارہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیوبندی حضرات نے اپنی خفت چھپانے کے لیے حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کی ذات پر کیچڑ اُچھالنا اپنا وظیفہ حیات بنا رکھا ہے۔ مگر ابھی تک وہ مولوی حسین احمد مدنی کے بے لعبیرت داغ دھونے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

ماہنامہ "الرشید" ساہیوال کے "اقبال نمبر و مدنی نمبر" ماہنامہ "فیض الاسلام" راولپنڈی کے "اقبال نمبر" میں مولوی حسین احمد مدنی کے پیروکاروں نے [illegible] علیہ الرحمۃ کو بھی گالیاں دی ہیں اور اپنے خبثِ باطنی کو سب پر عیاں کر دیا ہے۔

اس سلسلے میں مزید معلومات کے لیے مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور۔ ۲۰، اکتوبر ۱۹۸۰ء۔

۲۔ "اقبال کا آخری معرکہ" از سید نور محمد قادری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۳۔ "اقبال اور محبتِ رسول" از پروفیسر محمد طاہر فاروقی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

۴۔ "اقبال کے حضور" از سید نذیر نیازی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۱ء

۵۔ "اقبال کا سیاسی کارنامہ" از محمد احمد خان، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء

حسین احمد مدنی نے دو قومی نظریہ کی ڈٹ کر مخالفت کی اور متحدہ ہندوستان کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ ● "ایسی جمہوری حکومت جس میں ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، پارسی سب شامل ہیں۔ حاصل کرنے کے لیے سب کو متفق کوشش کرنی چاہیئے۔ ایسی مشترکہ آزادی، اسلام کے اصول کے عین مطابق ہے اور اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس کی اجازت دیتا ہے۔"

(تاریخ نظریہ پاکستان از پیام شاہجہان پوری، لاہور، ۱۹۸۱ء)

مدنی کی ہندو نوازی: احمد علی دیوبندی لاہوری کی روایت ہے:

"جب مولوی مدنی آخری حج سے تشریف لا رہے تھے، تو ہم اسٹیشن پر شرف زیارت کے لیے گئے۔ حضرت کے متوسلین میں سے ایک صاحبزادہ محمد عارف ضلع جھنگ، دیوبند تک ساتھ گئے۔ ان کا بیان ہے کہ ٹرین میں ایک ہندو جنٹلمین بھی تھے، جن کو ضرورت فراغت لاحق ہوئی، وہ رفع حاجت کو گئے اور اُلٹے پاؤں با دلِ ناخواستہ واپس ہوئے۔ حضرت مولانا مدنی سمجھ گئے۔ فوراً چند سگریٹ کی ڈبیاں ساتھ لیں اور لوٹا لے کر پاخانہ میں گئے اور اچھی طرح صاف کر دیا۔ اور ہندو دوست سے فرمانے لگے۔ اٹھیے پاخانہ تو بالکل صاف ہے۔ نوجوان نے کہا کہ مولانا میں نے دیکھا ہے پاخانہ بالکل بھرا ہوا ہے۔ قصہ مختصر وہ اٹھا اور جا کر دیکھا تو پاخانہ بالکل صاف تھا۔ بہت متاثر ہوا اور بھرپور عقیدت کے ساتھ عرض کرنے لگا، یہ صوفی کی بندہ نوازی ہے جو سمجھ سے باہر ہے۔" (بیس بڑے مسلمان، ص ۵۱۴، ۵۱۵)

کانگرسی مولوی اور حرام خوری کا چسکا:

حبیب الرحمن لدھیانوی احراری کے صاحبزادے عزیز الرحمن لدھیانوی جامعی اپنی کتاب "رئیس الاحرار حبیب الرحمن لدھیانوی اور ہندوستان کی جنگ" مطبوعہ ۱۹۹۱ء میں عطاء اللہ شاہ بخاری کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"پنڈت موتی لال نہرو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خوش بیانی کے عاشق تھے۔ انہیں کے پروگرام کے مطابق شاہ صاحب کام کر رہے تھے۔ الٰہ آباد میں جب شاہ صاحب پنڈت موتی لال جی کے یہاں پہنچے، تو پنڈت موتی لال جی نے خود کھانا

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے کھانے کا بندوبست کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت کی چائے بنا کر پلائی۔"

(تحریکِ پاکستان اور نیشلسٹ علماء از چوہدری حبیب احمد، ص۲۹۶)

۱۹۴۵ء میں مولوی داؤد غزنوی بطورِ صدر کانگرس صوبہ پنجاب (جھنگ) تشریف لے گئے۔ تو ان کا کھانا پینا، نماز اور عبادت سب لالہ کشوری لال وکیل کے ہاں تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ہندو تو ہمارے ساتھ کھانا پینا حرام سمجھتے ہیں۔ آپ ان کے ہاتھوں سے وضو اور ان کی چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے ارشاد فرمایا کہ "اسلام میں تو اس کی مناہی نہیں ہے۔"

(مشکلاتِ لا الٰہ، از شیخ محمد سعید ایڈووکیٹ، مطبوعہ جھنگ ۱۹۸۱ء ص۱۰۸)

مولوی حسین احمد مدنی کا ایک انٹرویو:

"الجمعیت [illegible] اس تجویز پر غور کیا ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے لیے قوم پرست مسلمانوں کو منظم کیا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ مسلم لیگ کی پالیسی ہندوستان اور مسلمانوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ ان حالات میں مسلم لیگ سے ہمارا کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔"

(اداریہ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء)

یہاں ایک اور بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ مولانا مدنی صاحب کھدر پوشی اور گاندھی کی اتباع میں اتنا غلو کرتے تھے کہ حیرت ہوتی ہے۔ جناب پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہٗ لکھتے ہیں:

○ "سندھ کے فاضل جلیل مولانا ہاشم جان مجددی رحمۃ اللہ علیہ راقم سے فرماتے تھے کہ مولوی حسین احمد مدنی سندھ آئے اور یہاں بھرے مجمع میں صاف ستھرے عمامے، پگڑیاں اُتروا کر کھدر کی ٹوپیاں پہنوائیں۔"

(تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم، ص۱۲۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ لباس کے معاملے میں سخت گاڑھا کھدر پہننے میں بہت متشدد تھے اور ہمیشہ ساری عمر کھدر پہنا اور اس کے علاوہ اور بھی اشیاء دیسی استعمال کرتے تھے اور ملنے جلنے والوں سے بھی یہی پسند کرتے تھے کہ وہ دیسی کپڑا پہنیں اور دیسی اشیاء استعمال کریں . . . . . دیسی لباس کے بارے میں اتنا اہتمام تھا کہ اگر کسی میت کو لٹھے وغیرہ کا کفن دیا جاتا تو اس کا جنازہ تو پڑھ لیتے، مگر پڑھاتے نہیں تھے۔" (بیس بڑے مسلمان" ص۵۹۴)

لیکن صد افسوس کہ زندگی بھر غیر ممالک کی بنی ہوئی گاڑیوں میں سوار ہو کر پورے برصغیر میں کانگرس کی نمک حلال اور پاکستان دشمنی کا حق ادا کرتے رہے۔

مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مطالعہ فرمائیے:

NAFEESLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

۱- "متحدہ قومیت اور اسلام" از حسین احمد مدنی، مطبوعہ لاہور [illegible]، ص[illegible]
۲- کاروانِ احرار ج ۳، از جانباز مرزا، مطبوعہ لاہور، ص ۲۲۴
۳- روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۳ر اکتوبر ۱۹۸۰ء
۴- "قائدِ اعظم میری نظر میں" از مرزا ابوالحسن اصفہانی
شاہکار ایڈیشن لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۱۰
۵- "آزادیٔ ہند" از رئیس احمد جعفری، مطبوعہ لاہور، ص ۱۴۶، ۱۵۱
۶- "تاریخ نظریۂ پاکستان" از پیام شاہجہان پوری، لاہور ۱۹[illegible]ء، ص ۳۵۱
۷- روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۱۴ر اپریل ۱۹۴۵ء
۸- "بہاولپور کی سیاسی تاریخ" از شہاب دہلوی، مطبوعہ بہاولپور ۱۹۷۷ء، ص ۱۲۹ تا ۱۳۴
۹- روزنامہ کوہستان لاہور، ۱۷ر اگست ۱۹۶۷ء
۱۰- "عظیم قائد عظیم تحریک" ص ۲۷۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۱- "قائدِ اعظم اور اُن کا عہد" از رئیس احمد جعفری لاہور ص ۶۶۰

۱۲- "اقبال کے حضور" از سید نذیر نیازی، مطبوعہ کراچی

۱۹۷۱ء، ص ۱۶۶، ۱۷۱، ۱۷۴

تحریکِ پاکستان میں اہلِ حدیث حضرات نے جو کردار ادا کیا۔ اس کی تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں :

۱- "الحیات بعد الممات" از مولوی فضل حسین بہاری، مطبوعہ مکتبہ شعیب، حدیث منزل، کراچی ۱۹۵۹ء، ص ۱۲۴ تا ۱۴۰،

۲- "بہادر شاہ ظفر اور اُن کا عہد" مطبوعہ لاہور ۱۹۶۹ء، ص ۲۹۷

۳- "تاریخ اہلِ حدیث" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء ص ۴۲۱

۴- "جنگِ آزادی [illegible] کراچی ۱۹۶۷ء ص ۲۱۰

۵- "اہلِ حدیث کا مذہب" مطبوعہ لاہور ۱۹۵۵ء ص ۱۰۷

۶- "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" ص ۲۱۲/۷۹

بحوالہ "جنگِ آزادی" از پروفیسر محمد ایوب قادری ص ۹۴، ۹۵

و "حیات سید احمد شہید" از محمد جعفر تھانیسری، مطبوعہ کراچی (مقدمہ)

۱۹۶۸ء ص ۲۵، ۲۶

۷- رسالہ "اشاعۃ السنۃ" ج ۸، شمارہ ۹، ص ۲۶۲

بحوالہ "حیات سید احمد شہید" (مقدمہ) ص ۶۷

۸- روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء

۹- "مشکلاتِ لا الہ" از شیخ محمد سعید، ص ۱۰۸

۱۰- "بوئے گل نالۂ دل، دودِ چراغِ محفل" از شورش کاشمیری، [illegible]

مطبوعہ لاہور ۱۹۷۲ء، ص ۲۴۳

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اا۔ "تاریخ وہابیہ" از مولانا محمد رمضان علی قادری، مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۷۶ء، ص ۱۱۷

ایک ہنگامۂ محشر ہو تو اس کو بھولوں!
سینکڑوں باتوں کا رہ رہ کے خیال آتا ہے

۲۱-۲۲-۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء کو دیوبندیوں نے مدرسہ دیوبند میں صد سالہ جشنِ دیوبند منایا۔ ایک مشرکہ عورت اندرا گاندھی کو کرسیٔ صدارت پر بٹھایا اور اندرا گاندھی زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اندرا گاندھی نے دیوبندیوں سے انتہائی پیار کا اظہار کیا۔ اس جشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے بھارتی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات، رسائل، ریلوے وغیرہ ذرائع سے ہر ممکن تعاون کیا۔ بھارتی محکمۂ ڈاک و تار نے اس موقع پر ۳۰ پیسے کا ایک یادگار ٹکٹ جاری کیا، جس پر مدرسہ دیوبند کی تصویر نمایاں تھی۔ اندرا گاندھی نے جشن دیوبند کی تقریبات [illegible] کر کے دیوبند سے دلی محبت کا اظہار کیا۔ پچاس ہزار دیوبندی اندرا گاندھی کے بیٹے سنجے گاندھی کی روٹیاں کھاتے رہے اور کئی دیوبندی ہندوؤں کے گھروں میں چار چار دن تک ٹھہرے رہے۔ مسلمانوں کی قاتلہ، مشرکہ عورت اندرا گاندھی کے علاوہ دیوبند کے اسٹیج پر مسٹر راج نرائن، جگ جیون رام، مسٹر بہوگنا جیسے مشرکوں نے بھی اپنے قدم جمائے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ دیوبندی ٹولہ جو اپنے آپ کو توحید کا پرستار اور ٹھیکیدار سمجھتا ہے اور اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک جانتا ہے اس دیوبندی ٹولے نے مسلمانوں کے دشمن، اسلام و پاکستان کے دشمن کافروں مشرکوں کو اپنے جشن دیوبند کا صدر بنا کر تقریبات کا افتتاح اُن کے ناپاک ہاتھوں سے کرایا (نہایت افسوس کہ پورے ملک میں صدارت کے لیے اُنہیں کوئی مسلمان نظر نہ آیا) کتنا عجیب منظر ہے کہ نہرو کافر کی کافرہ مشرکہ بیٹی بن سنور کر بے پردہ دیوبند کے اسٹیج پر براجمان ہے ــــ اور جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شرک و بدعت کہنے والی ان رندوں کی ٹولی کو

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مست بنا رہی ہے ؎

تیری آواز کا جادو تو چلا محفل پر
کچھ تو وہ تھے جنہیں تیری ادا مار گئی

دیوبندی مولوی اس نازنین دیوی پرست مشرکہ کے قدموں میں بیٹھے اپنی وفا کے گلدستے نچھاور کر رہے ہیں اور طویل ترین داڑھیاں ہلا کر نعرے لگا رہے ہیں۔
یہ ہے ان کھدّر پوش بھگوانوں کی توحید پرستی کی رنگین کہانی؛

نہ اِدھر اُدھر کی تو بات کر، یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا؛
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں، تیری رہبری کا سوال ہے

اِندرا گاندھی تالیوں کی گونج اور زندہ باد کے نعروں کی گرج میں دیوبند جس کے استقبال [illegible] جہاں حضرت [illegible] کو ہونا چاہیے تھا، بانی مدرسہ دیوبند کے نواسے اور مدرسہ دیوبند کے بزرگ مہتمم قاری محمد طیب صاحب نے اندرا دیوی کو "عزت مآب وزیر اعظم ہندوستان" کہہ کر خیر مقدم کیا اور اسے بڑی بڑی ہستیوں میں شمار کیا۔ اِندرا رانی نے اپنے خطاب میں بالخصوص کہا کہ

"ہماری آزادی اور قومی تحریکات سے دارالعلوم دیوبند کی وابستگی اٹوٹ رہی ہے"
علاوہ ازیں جشنِ دیوبند کے اسٹیج سے پنڈت نہرو کی رہنمائی و متحدہ قومیت کے کردار کو اہتمام سے بیان کیا گیا۔ بھارت کے پہلے صدر راجندر پرشاد کے حوالے دیوبند کو آزادیٔ (ہند) کا ایک مضبوط ستون قرار دیا گیا۔
(ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ جمادی الآخر ۱۴۰۰ھ مطابق اپریل ۱۹۸۰ء)

تصویر: روزنامہ "جنگ" کراچی ۳، اپریل ۱۹۸۰ء کی ایک تصویر میں دیوبندی مولویوں کے جھرمٹ میں ایک ننگے منہ، ننگے سر، برہنہ بازو عورت کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے،

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"مسز اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر تقریر کر رہی ہیں"
روزنامہ نوائے وقت "لاہور" ۹، اپریل ۱۹۸۰ء کی تصویر میں ایک مولوی کو اندرا گاندھی کے ساتھ دکھایا گیا ہے اور تصویر کے نیچے لکھا ہے:
"مولانا راحت گل، مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کرنے کے بعد واپس آ رہے ہیں"

سنجے گاندھی کی دعوت: اندرا گاندھی کے بیٹے سنجے گاندھی نے کھانے کا وسیع انتظام کر رکھا تھا۔ سنجے گاندھی نے تقریباً پچاس ہزار افراد دیوبندیوں کو تین دن کھانا دیا، جو پلاسٹک کے لفافوں میں بند ہوتا تھا۔ بھارتی حکومت کے علاوہ وہاں کے غیر مسلم باشندوں، ہندوؤں اور سکھوں نے بھی دارالعلوم کے ساتھ تعاون کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہندوؤں کا شوق مہمان نوازی: کئی ہندو بھی (دیوبندی علماء) کو ہندو اصرار کر کے اپنے گھر لے گئے، جہاں وہ چار روز ٹھہرے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور، ۲۷، مارچ ۱۹۸۰ء)

بھارتی حکومت نے جشن دیوبند کی تقریبات پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ کیے، جبکہ ساٹھ لاکھ روپے دارالعلوم نے اس مقصد کے لیے اکٹھے کیے۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء)

مرکزی حکومت ہند نے قصبہ دیوبند کی نوک پلک درست کرنے کے لیے ۴۰ لاکھ روپے کی گرانٹ الگ مہیا کی۔ روٹری کلب نے ہسپتال کی صورت میں اپنی خدمات پیش کیں، جس میں دن رات ڈاکٹروں کا انتظام تھا۔

(روزنامہ "جنگ" راولپنڈی، ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء)

ہنگامی طور پر جلسہ کے گرد متعدد نئی سڑکوں کی تعمیر کی گئی اور بجلی کی ہائی پاور لائن مہیا کی گئی۔ بھارتی کسٹم اور امیگریشن حکام کا رویہ بہت اچھا تھا۔ انہوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

مندوبین کو کسی قسم کی تکلیف نہیں آنے دی۔ (روزنامہ امروز لاہور ۱۵ اپریل ۱۹۸۰ء)
تقریبات جشن کے انتظامات وغیرہ پر ۵، لاکھ سے زائد رقم خرچ کی گئی۔
پنڈال پر چار لاکھ سے بھی زیادہ کی رقم خرچ ہوئی۔ کیمپوں پر ساڑھے چار لاکھ سے بھی زیادہ رقم خرچ ہوئی۔ بجلی کے انتظام پر تین لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ خرچ ہوا۔
(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲ اپریل ۱۹۸۰ء / روزنامہ امروز لاہور ۱۵ اپریل ۱۹۸۰ء)
مفتی محمود نے اسٹیج پر مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی اور ان سے دہلی جانے اور ویزے جاری کرنے کے لیے کہا، اس پر اندرا گاندھی نے ہدایت جاری کی کہ جو چاہے اسے ویزا جاری کر دیے جائیں، چنانچہ بھارتی حکومت نے دیوبند میں ویزا آفس کھول دیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء)

زائرین دیوبند جشن دیوبند میں شرکت کے علاوہ واپسی پر وہاں سے بے شمار تحفے تحائف بھی ہمراہ لا سکے ہیں۔ ان میں کھیلوں کا سامان، ہاکیاں اور کرکٹ گیندوں کے علاوہ سیب، گنے، ناریل، کیلا، انناس، کپڑے، جوتے، چوڑیاں، چھتریاں اور دوسرا سینکڑوں قسم کا سامان شامل ہے۔ حد تو یہ ہے کہ چند ایک زائرین اپنے ہمراہ لکڑی کی بڑی بڑی پارٹیشنیں بھی لاہور لائے ہیں۔

(روزنامہ مشرق لاہور، روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء)

مقاد انبالوی: مولانا احتشام الحق صاحب (تھانوی) کا یہ کہنا کہ

"بہ دیوبند مسز اندرا، ایں چہ بوالعجبی است"

کی وضاحت ہی کیا ہو سکتی ہے؟ یہ تو اب تاریخ دیوبند کا ایسا مرثیہ بن گیا ہے کہ مؤرخ اسے کسی طرح نظر انداز کر ہی نہیں سکتا۔ اس کے دامن سے یہ داغ شاید ہی مٹ سکے۔ وقتی مصلحتوں نے علمی غیرت اور حمیتِ فقر کو گہنا دیا تھا۔ اس فقیر کو یاد ہے کہ "متحدہ قومیت" کی ترنگ میں ایک مرتبہ بعض علماء سوائے سر دھانند کو جامع مسجد دہلی کے منبر پر بٹھانے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ارتکاب بھی کر چکے ہیں، لیکن دو برس بعد اسی سردھانند نے مسلمانوں کو شدھ کرنے یا پھر بھارت سے نکالنے کا نعرہ بھی لگایا تھا۔

(سرِ راہے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، ۲۹ مارچ ۱۹۸۰ء)

قہرِ خداوندی، دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے بعد ایک خانہ جنگی شروع ہوئی ہے جو برابر جاری ہے اور اس عاجز کے نزدیک یہ قہر و عذاب خداوندی ہے۔ راقم سطور تقریباً ساٹھ سال سے اخبارات بھی و رسائل کا مطالعہ کرتا رہا ہے، ان میں وہ رسالے اور اخبارات بھی ہوتے ہیں، جن میں سیاسی یا مذہبی مخالفین کے خلاف لکھا جاتا تھا اور خوب خبر لی جاتی تھی، لیکن مجھے یاد نہیں کہ ان میں ہم کسی کے اختلافی مضامین میں خرافات کو اختیار کیا اور ابتذال اور سوقیانہ الفاظ کا ایسا استعمال کیا گیا ہو، جیسا کہ دارالعلوم دیوبند سے نسبت رکھنے والے ان مجاہدین "قلم" نے کیا ہے۔ پھر ہماری انتہائی بدقسمتی کہ ان میں وہ حضرات بھی ہیں جو دارالعلوم کے "تربیت یافتہ" فضلاء بتائے جاتے ہیں" (ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ۔ فروری ۱۹۸۱ء)

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء)

تلاوت و ترانہ کے بعد اسٹیج پر کچھ غیر معمولی حرکات کا احساس ہوا، اس لیے کہ شریمتی اندرا گاندھی اجلاس میں آ رہی ہیں۔ اسٹیج پر موجود تمام عرب وفود و زعماء کھڑے ہو گئے۔ اندرا گاندھی ان سب کے خوش آمدید کا مسکراہٹ سے جواب دیتے ہوئے آئیں۔ انہیں مہمانِ خصوصی کی کرسی پر جو صاحبِ صدر اور قاری محمد طیب کی کرسیوں کے درمیان تھی، بٹھایا گیا (جبکہ دیگر بڑے بڑے علماء بغیر کرسی کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے) شریمتی کو دیکھنے کے لیے زبردست ہلچل مچی۔ تمام حاضرین اور خصوصاً پاکستانی شرکاء شریمتی کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے۔ شریمتی ایک مرصع اور سنہری کرسی پر لاکھوں لوگوں کے سامنے جلوہ گر تھیں۔ شریمتی نے سنہری رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں ہلکے رنگ کا ایک بڑا سا پرس تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قاری محمد طیب صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے دوران مصر کے وزیر اوقاف عبداللہ بن سعود نے شریمتی اندرا گاندھی سے ہاتھ ملایا۔ نیز شریمتی اور مفتی محمود صاحب تھوڑی دیر اسٹیج پر کھڑے کھڑے باتیں کرتے رہے۔ بعض شرکاء دیوبند کا کہنا ہے کہ اندرا گاندھی بن بلائی آگئی تھی۔ اگر یہ درست مان لیا جائے، تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے مہمانِ خصوصی کی کرسی پر کیوں بٹھایا گیا ہے؟ تقریر کیوں کرائی گئی؟ چرن سنگھ اور جگجیون رام وغیرہ نے ایک مذہبی اسٹیج پر تقاریر کیوں کیں؟ کیا یہ سب کچھ دار العلوم دیوبند کے منتظمین کی خواہش کے خلاف ہوتا رہا؟ دراصل ایک جھوٹ چھپانے کے لیے انسان کو سو اور جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ کاش علماء کو خدا سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ایک پاکستانی [illegible] آزاد نے غلط اعداد و شمار بیان کیے ہیں۔ یہ بات انتہائی قابلِ افسوس ہے۔ ان کے مطابق دس ہزار علماء کا وفد پاکستان سے گیا تھا حالانکہ علماء و طلبہ ملا کر ساڑھے آٹھ سو افراد ایک خصوصی ٹرین کے ذریعہ دیوبند گئے تھے۔ اجتماع کی تعداد مولانا (آزاد) نے کم از کم ایک کروڑ بتائی ہے۔ حالانکہ خود منتظمینِ جلسہ کے بقول پنڈال تین لاکھ آدمیوں کی گنجائش کے لیے بنایا گیا تھا۔ کاش! ہم لوگ حقیقت پسند بن جائیں۔ اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر بیان کرنا انتہائی افسوسناک ہے۔ عرب وفود کے لیے طعام و قیام کا عالی شان انتظام تھا۔ ڈائننگ ہال اور اس میں طعام کا ٹھیکہ دہلی کے انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل کا تھا۔ عربوں کے لیے اس مخصوص انتظام نے مساواتِ اسلامی، سادگی اور علماء ربانی کے تقدس کے تصور کی دھجیاں اڑا دیں۔ ایسا لگتا تھا کہ کل انتظام کا ۷۵ فیصد بوجھ عرب وفود کی دیکھ بھال اور اہتمام کی وجہ سے تھا۔

(ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور، جون ۱۹۸۰ء، آنکھوں دیکھا حال)

آپ اپنی ہی اداؤں پہ ذرا غور کریں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سیدہ اندرا گاندھی: روزنامہ "اخبار العالم الاسلامی" سعودی عرب نے لکھا ہے کہ "سعودی حکومت نے دارالعلوم دیوبند کو دس لاکھ روپے وظیفہ دیا۔ جبکہ سیدہ اندرا گاندھی نے جشنِ دیوبند کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کیا۔

(اخبار العالم الاسلامی ۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ)

موحد در مدح مشرک: روزنامہ "جنگ" راولپنڈی یکم اپریل ۱۹۸۰ء کی اشاعت میں ایک باتصویر اخباری کانفرنس میں مولوی غلام اللہ خان کا بیان شائع ہوا کہ جشنِ دیوبند کو کامیاب بنانے کے لیے بھارت کی حکومت نے بڑا تعاون کیا ہے۔ سوا کروڑ روپے خرچ کرکے اندرا حکومت نے اس مقصد کے لیے سڑکیں بنوائیں، نیا اسٹیشن بنوایا ہے۔ جشن کا [illegible] اور دارالعلوم دیوبند کی تصویر والی ٹکٹ جاری کی۔ وزیراعظم اندرا گاندھی نے بھارت کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا ہے۔ وہاں باہر سے کوئی چیز نہیں منگوائی جاتی۔ اس کے مقابلے میں پاکستان اب بھی گندم تک باہر سے منگوا رہا ہے۔ پاکستان میں باہمی اختلافات اور نوکر شاہی نے ملک کو ترقی کی بجائے نقصان کی طرف گامزن کر رکھا ہے۔ (روزنامہ "جنگ" راولپنڈی اپریل ۱۹۸۰ء)

اندرا گاندھی کا مرثیہ: "بھارتی وزیراعظم آنجہانی مسز اندرا گاندھی کے قتل پر جس طرح پاکستان میں موجود سابق قوم پرست علماء اور کانگریس کے سیاسی ذہن و فکر کے ترجمان "وارثانِ منبر و محراب" نے تعزیت کی ہے وہ کسی قابلِ فخر اور دینی حلقوں کے لیے عزت کا باعث نہیں ہے۔ قومی اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ نظام العلماء پاکستان کے نامور رہنماؤں مولانا محمد شریف وٹو، مولانا زاہد الراشدی اور مولانا بشیر احمد شاد نے اپنے بیان میں کہا ہے:

"اندرا گاندھی نے اپنے دورِ اقتدار میں جمعیت علماء ہند اور دارالعلوم دیوبند کی قومی خدمات کا ہمیشہ اعتراف کیا اور ہر طرح کی معاونت اور حوصلہ افزائی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کرتی رہیں۔ نیز ان رہنماؤں نے یہ بھی کہا کہ اندرا نے جشن دیوبند میں اکابرِ دیوبند سے اپنے خاندانی تعلقات کا برملا اظہار کیا۔"

یہ پڑھ کر انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ سیکولرازم کے علمبردارانِ سابق کانگرسی علماء کو ابھی تک اندرا کے خاندانی تعلق پر کس قدر فخر ہے۔ کس قدر ستم کی بات ہے کہ ان مٹھی بھر لوگوں نے ابھی تک اپنے دل میں پاکستان کی محبت کے بجائے اندرا گاندھی سے تعلق کو سجا رکھا ہے، اس لیے پاکستانی عوام اور حکومت کو ان الفاظ پر غور کرنا چاہیے کہ یہ ابھی تک تحریکِ پاکستان کی تلخیاں اپنے دلوں سے نہیں نکال سکے۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کو اُن کے اپنے قول کے مطابق جس طرح فرزندانِ دیوبند کی اکثریت غلط نگاہوں سے دیکھتی تھی وہ فکر آج تک ان لوگوں کے سینوں میں عداوتِ پاکستان کا ایک تناور درخت بن چکی ہے، ورنہ اس وقت پنڈت موتی لال نہرو اور پنڈت جواہر لال نہرو کا جناب سید احمد بریلوی اور جناب اسماعیل دہلوی سے فکری تعلق جوڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ دیوبند کے ان رہنماؤں نے یہ بیان دے کر آج بھی دو قومی نظریے کی نفی کی ہے۔ تحریکِ آزادی میں ہندوؤں کے ساتھ کانگرسی خیال کے علماء کے کردار کو نمایاں کرنا ہمارے لیے باعثِ شرم ہے۔"

(روزنامہ "آفتاب" لاہور، ۳؍ نومبر ۱۹۸۲ء)

مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیجیے:

۱۔ "دیوبندی حقائق" از علامہ ابو داؤد محمد صادق صاحب،
مطبوعہ مکتبہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ

۲۔ "نشانی" از علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب۔
مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ۔ بہاولپور

۳۔ "زیر و زبر" از علامہ ارشد القادری صاحب مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۴۔ "مخالفینِ پاکستان" از علامہ محمد ضیاء اللہ قادری صاحب
مطبوعہ، قادری کتب خانہ، تحصیل بازار، سیالکوٹ

۵۔ "غلبۂ حق" از علامہ خلیل اشرف اعظمی قادری صاحب
مطبوعہ مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

۶۔ "جعفرانِ ایں زماں" از علامہ میاں محمد صادق قصوری صاحب
مطبوعہ مکتبہ "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ

۷۔ "مشعلِ راہ" از علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری صاحب
مطبوعہ فرید بک سٹال، اُردو بازار، لاہور

۸۔ "دیوبندی مذہب" از علامہ غلام مہر علی صاحب
مطبوعہ مکتبہ حامدیہ، گنج بخش روڈ، لاہور

۹۔ "باطل اپنے آئینے میں" از علامہ محمد صدیق نقشبندی صاحب
مطبوعہ مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

۱۰۔ "انتیازِ حق" از علامہ غلام محمد صاحب مطبوعہ مکتبہ قادریہ اعظم ٹن لوہاری دروازہ لاہور

> "دارالعلوم دیوبند کو ہندو اُمراء باقاعدہ چندہ دیا کرتے تھے۔"
>
> "بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کے دور میں "دستورالعمل چندہ" اور "ذکر آئینِ چندہ" کے الفاظ "چندہ کی کوئی مقدار مقرر نہیں اور نہ خصوصیت مذہب و ملت" (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۴۱ مکتبہ رحمانیہ، لاہور)
>
> "ہندو دارالعلوم دیوبند کو اخبارات اور کتب مفت مہیا کرتے مولوی قاسم نانوتوی شکریہ کے ساتھ ان کی سخاوت اور عنایت کی تعریف کرتے ان کے کاروبار، تجارت اور کارخانہ جات کی دمبدم ترقی، اُن کی قوت اور آزادی کے لئے دُعا کرتے" (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۴۱۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

محمود الحسن کی جے: دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے "الافاضات الیومیہ" ج ۶، صفحہ ۲۵۵ پر لکھا ہے: "جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن کا موٹر چلا، تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور اس کے بعد گاندھی جی کی جے۔ مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔"

کرپان لم بوجھ چاری: امیر شریعت دیوبندیہ عطاء اللہ بخاری احراری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپا رام برہمچاری رکھ لیا تھا۔ (عطاء اللہ بخاری ص ۳۰)

حسین احمد مدنی کانگرسی: اجودھیا باشی کے متعلق مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر روزنامہ "زمیندار" لاہور "چمنستان" کے صفحہ ۱۸۶ پر لکھتے ہیں ؎

حسین احمد سے کچھ [illegible] پوچھنے کے
کرتوت آپ [illegible] ہوئے ہیں کس کے کہنے پر

احرار باطنی اور دیوبندی کانگرسی امیر شریعت:

ہندوؤں سے، نہ سکھوں سے سروکار ہے
گلہ رسوائی اسلام کا احرار سے ہے
پانچ لگوں کا ہے پابند شریعت کا امیر
اس میں طاقت ہے تو کرپان کی جھنکار سے ہے
آج اسلام اگر ہند میں ہے خوار و ذلیل
سب یہ ذلت اسی طینتِ غدار سے ہے! (چمنستان ص ۸۶)

اٹھو کہ گھوم رہے ہیں خزاں کے ہرکارے
چمن بچاؤ کہ عزم آشیاں کا وقت نہیں

قارئین کرام! آپ نے اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ اور کاسہ لیسوں کی اندوہناک داستان کا مطالعہ کیا اور بخوبی اس نتیجے پر پہنچے کہ مذہبی لبادہ اوڑھ کر دشمنانِ دین و ملت نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کس طرح اُمتِ مسلمہ کو قعرِ ذلت میں دھکیلا۔ بندگانِ پاکباز کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کیں، یہاں تک کہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ پاک پر رکیک حملے کیے۔ دیوبندیت کے میدان کو وسیع کرنے اور سفید فام آقاؤں کا حقِ نمک ادا کرنے کے لیے پورے عالمِ اسلام کو خود ساختہ اور مبنی بر تعصب شبہات فتوائے شرک سے مشرک بنا ڈالا، جن کے جبڑوں سے اب بھی ترکوں کا لہو ٹپک رہا ہے، جنہوں نے ہوسِ اقتدار میں حرمِ محترم میں خون کی ندیاں بہائیں۔ حجازِ مقدس کے باسیوں کا خون حلال ٹھہرایا۔ اہلِ مدینہ کے اموال کو مالِ غنیمت سمجھا۔ قبورِ شہدائے بدر و اُحد کو مسمار کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ مقامِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چوپائے باندھے گئے۔ مزاراتِ جنت البقیع کو ہموار زمین کیا۔ نورِ نگاہِ مصطفیٰ سیدۂ بتولِ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرقدِ مطہر کو پامال کیا۔ مشرکوں کا کفر ان سے مفاہمت کرکے برِصغیر میں [illegible] کی فضا پیدا کی۔ اسلامی تشخص کی دھجیاں اُڑائیں۔ مسلمانوں کے مسلّمہ معتقدات پر کفر و شرک اور بدعت و ضلالت کے آرے چلائے۔ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا مسئلہ کھڑا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ مبارک کو شیطان اور ملک الموت کے علم سے کم کہا۔ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خیال کو بیل گدھے کے خیال سے بدتر کہا۔ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کنہیا کے دن سے تشبیہ دے کر ناجائز کہا۔ زیارتِ نعلِ پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہندوانہ فعل کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑا بھائی اور زمیندار کہا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چوہڑے چمار سے تشبیہ دی۔ سبیلِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناجائز و حرام کہا۔ خاتم النبیین کے معانی میں تحریف کی اور عوام کا خیال کہا۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ مبارک کو حیوانات و بہائم، بچوں اور پاگلوں کے علم کے برابر کہا۔ مسجدوں پر کانگریسی جھنڈے لہرائے۔ منبرِ رسول پر ہندوؤں کو بٹھا کر تقریریں کروائیں۔ اندرا گاندھی کو جشنِ دیوبند میں کرسیٔ صدارت پر بٹھا کر زندہ باد کے نعرے لگائے۔ غضب یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسلّم ہے کہ جو لوگ خدا اور اس کے پیارے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وفادار نہیں۔ اسلام کے درد سے خالی ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام بیچ کر اپنی سیاست چمکاتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے باغی اور یزید پلید کے پرچارک ہیں۔ اجمیر شریف اور سالار مسعودؒ کی حاضری کو ماں کے ساتھ زنا سے بدتر کہتے ہیں، لیکن مولوی حق نواز کی قبر پر جانا کارِ ثواب گردانتے ہیں۔ گیارہویں شریف کے ختم کو حرام اور خنزیر بتاتے ہیں، لیکن کوّا کھانا ثواب سمجھتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل کو حرام اور ہندوؤں کے پیاؤ کے پانی کو جائز لکھتے ہیں۔ خود ہی انصاف کریں، وہ آپ کے اور مملکتِ خداداد پاکستان کے کس طرح وفادار ہو سکتے ہیں؟ یہ لوگ اپنی نجی محفلوں میں کئی بار اظہار بلکہ تنورِ خشم کے انگارے اگل چکے ہیں کہ شیعوں کے بعد ان دشمنانِ سُنّی بریلوی، کی خبر لیں گے۔ آپ کس خوش فہمی میں مبتلا ہیں؟ یہ لوگ آپ کے ساتھ [illegible] آپ کو [illegible] کا لیبل لگا رہے ہیں اور آپ کو فقط بریلوی کہہ کر ایک فرقہ ظاہر کر رہے ہیں۔ آپ کے دونوں سے سیاست چمکا رہے ہیں آپ پر کفر کے فتوے لگا کر اپنے آپ کو [illegible] ثابت کر رہے ہیں۔ آپ باہمی افتراق و انتشار کا شکار ہیں۔ دشمن آپ کو بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکتا چلا جا رہا ہے ——— اگر آپ چاہتے ہیں کہ اسلام اور بانیٔ اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عظمت کے جھنڈے لہراتے رہیں، صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان کی قربانیوں کے تذکرے ہوتے رہیں اولیاء کرام کی مشعلیں فروزاں رہیں۔ آپ کے نظریات و اعتقادات کا تحفظ ہو تو پھر گستاخ بے ادب ٹولہ سے اظہارِ برأت کریں اور برملا اعلان کر دیں ؎

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامانِ محمد (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم)

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔ آمین ثم آمین!

اب جس کا جی چاہے وہی پائے روشنی ہم تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحریکِ انسدادِ گاؤ کُشی

اور

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

از جناب زین الدین ڈیروی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندو مذہب میں گائے کو مقدس و متبرک مقام حاصل ہے، ویدوں سے لیکر پرانوں، سمرتیوں اور مذہبی کہانیوں میں اس کی پرستش اور عظمت کا ذکر ہے. عوام کا تو ذکر ہی کیا، صاحب حیثیت اور پڑھے لکھے ہندو بھی اس غلو عقیدت میں مبتلا ہیں۔ لارڈ ویول اپنی ۱۴/۱۵/ اپریل ۴۴ ۱۹ء کی ڈائری میں لکھتا ہے :-

"The Maharaja (of benaras) is an Ultra-Orthodox Hindu and Conceives it necessary for his spiritual health that a cow should be the first object he sees every morning".

ترجمہ :- مہاراجہ (بنارس) ایک متشدد راسخ العقیدہ ہندو ہے اور وہ اپنی روحانی تسکین کے لیے یہ ضروری خیال کرتا ہے کہ ہر صبح جس پر اُس کی پہلی نظر پڑے، وہ گائے ہو۔ [1] (حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایک ہندو دوست نے مولانا عبدالحق صاحب نے کہا کہ یار تم اتنے پڑھے لکھے ہو اور ولایت پلٹ بھی ہو، میں نے یہ سنا ہے کہ تم گائے کا پیشاب پیتے ہو۔ ہندو دوست نے کہا، مولوی صاحب دنیا کی کسی چیز میں اتنے وٹامن اور پروٹین نہیں، جتنے گائے کے پیشاب میں ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا: اس سے زیادہ پروٹین اور وٹامن تو میرے پیشاب میں ہیں، اگر تم کہو تو میں روزانہ تمہیں بھجوا دیا کروں۔ ؂۱

سوامی نند صاحب کے خیال میں گائے کا مرتبہ ماں کے برابر ہے:-

"Every man had three mothers, his natural mother, mother cow and his motherland".

ترجمہ:- ہر شخص کی تین مائیں ہوتی ہیں، اس کی فطری ماں، گئو ماتا اور اپنا مادرِ وطن ؂۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

ڈاکٹر ... نے ہندوؤں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہزاروں سال سے ہندو گائے کو ایک مقدس جانور سمجھتے رہے ہیں، جس کی ہر قیمت پر رکھشا کرنا ان کے مذہبی فرائض میں سے ہے، یہ عمیق جذبہ

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ؂۱

Penderel Moon : Wavell the Viceroy's Journal, Oxford University Press Karachi, 1974 Page 65.

(حاشیہ صفحہ موجودہ) ؂۱ نصر اللہ خان: کیا قافلہ جاتا ہے، مکتبہ تہذیب و فن کراچی، ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۶۔ ؂۲

A History of Non-cooperation in the Punjab 1914-24. Superintendant Government Printing Punjab Lahore. 1925 Page ۵۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہندوؤں میں ایک عالمگیر جذبہ ہے اور ہندوؤں نے بسا اوقات گائے ذبح کرنے کے مقابلے میں سلطنتوں سے ہاتھ دھو لینے کو ترجیح دی۔ گئو رکھشا کی خاطر لڑائیاں لڑی ہیں اور حکومتیں خاص اس مقصد کے لیے قائم کی ہیں کہ گائے کی مستقل طور پر حفاظت کریں گے۔"[1]

اسلام میں گائے کو دوسرے جانوروں کے مقابلے میں کوئی ممتاز حیثیت حاصل نہیں بلکہ اس کا گوشت مسلمانوں کی مرغوب غذا ہے اور وہ بغرض ثواب عید الضحیٰ کے موقع پر اس کی قربانی کرتے ہیں۔ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ گائے کے بجائے دوسرے جانوروں کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے مثلاً بھیڑ، بکری، لیکن اگر غیر مسلم بزور بازو گائے ذبح کرنے سے روکیں تو مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے اپنی اس [illegible] کو جاری رکھیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان [illegible] ہندوستان میں قدم رکھا تو [illegible] حکم سے سرمو انحراف نہیں کیا اور ہندوؤں کی مزاحمت کا نہایت جرأت و مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے۔

مغل بادشاہ اکبر کے زمانے میں ملک بھر میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی عائد کر دی گئی[2] اور گائے کا گوشت حرام قرار پایا[3]۔ نگرانی اتنی سخت کر دی گئی تھی کہ بعض مقامات پر مسلمان گائے ذبح کرتے تو اس کے بدلے میں ان کی جان لی جاتی تھی۔ یہ سخت آزمائش کا دور تھا اور اس غیر شرعی حکم کی تعمیل

---

[1] ابو الاعلیٰ مودودی: آفتاب تازہ، ادارہ معارف اسلامی لاہور ۱۹۹۳ء صد ۳۵۲

[2] محمد اکرام شیخ، رودِ کوثر، فیروز سنز لاہور، ۱۹۷۰ء ص ۱۲۲۔

[3] گائے کا گوشت حرام قرار دینے کے حکم کے پس پردہ ہندو ذہن کام کر رہا تھا۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے پتہ کی بات لکھی ہے:- (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہ کرنے کی وجہ سے کئی مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اس ناروا پابندی کو مداخلت فی الدین تصور کرتے تھے اور ہندوستان میں ذبیحہ گاؤ کو شعائرِ اسلام سمجھتے تھے[۱] اس لیے انہوں نے شہنشاہ جہانگیر سے ملاقات کے لیے جو شرائط پیش کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ذبح بقر کے امتناعی احکام منسوخ کیے جائیں۔ جہانگیر نے یہ شرائط منظور کر لیے۔[۲]

انگریزوں کے دورِ حکومت میں غالباً تلک پہلے ہندو لیڈر تھے جس نے انجمن مخالفین ذبیحہ گاؤ قائم کی اور منظم طور پر مسلمانوں اور برطانوی حکومت کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع کیا، جس کا مقصد محض ہندوؤں کے جنگجویانہ جذبات کا ابھارنا اور ہندوستانی سیاسیات پر ان کو مسلط کرانا تھا۔ انہوں نے اپنی قوت کی بنیاد [illegible] مذہبی روایات پر رکھی۔ ذبیحہ گاؤ کی مخالفت

WWW.NAFSEISLAM.COM

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) "مسلمان اگر گوشت کھائے تو وہ ہندو کے منہ میں نہیں چلا جاتا مگر باوجود اس کے تعصب سے مذہب اور ہندو نہیں چاہتا کہ مسلمان اپنا کوئی بھی دینی کام کرے" (محمد نعیم الدین صدر الافاضل مولانا: مجموعہ افاضات صدر الافاضل، ادارہ نعیمیہ رضویہ سوادِ اعظم لاہور ص ۳۴۱۔

[۲] برہان الدین احمد فاروقی: حضرت شیخ احمد سرہندی کا نظریہ توحید، کتب خانہ پنجاب لاہور، ۱۹۴۰ء ص ۳۴-۳۵۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈت جواہر لعل نہرو نے اپنی تصنیف (THE DISCOVERY OF INDIA) مطبوعہ نیویارک ۱۹۴۰ء میں مغل بادشاہ اکبر کی بہت تعریف کی ہے۔ (مرتب غفرلہ)

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] محمد مصطفیٰ رضا خاں، مفتی اعظم ہند: الطاری الداری حصہ اول، انجمن ارشاد المسلمین لاہور، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء ص ۳۷ [۲] برہان الدین احمد فاروقی حضرت شیخ احمد سرہندی کا نظریہ توحید، کتب خانہ پنجاب لاہور ۱۹۴۰ء ص ۳۷۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان کے پاس ایک زبردست ذریعہ تھا جو روز بروز ہندوؤں میں جوش کے ساتھ اشتعال ہونے لگا چنانچہ بنارس میں بھی گئو رکشنی سبھا قائم ہوگئی اور اس کے اہتمام سے ایک ایسا مرقع تیار کرایا گیا جو انتہائی اشتعال انگیز تھا یعنی ایک گائے ہے جس کے جسم میں بکثرت دیوتا بیٹھے ہوئے ہیں اور تھنوں کے قریب مختلف اقوام و مذاہب کے آدمی ہیں۔ ایک برہمن دودھ تقسیم کر رہا ہے۔ دو صورتیں گائے کے منہ کے سامنے ہیں۔ ایک کی تو تھی خنزیر کی اور جسم ایک وحشی کا اور تلوار سے گائے پر حملہ کرنا چاہتا ہے، دوسری تصویر ایک برہمن کی ہے جو حملہ آور اور گائے کے درمیان حائل ہے۔ دم اور پشت پر کچھ اشلوک سنسکرت میں لکھے ہوئے ہیں اور ایک رشی ہاتھ اٹھائے جپ رہا ہے۔ گائے کے پاؤں کے نیچے قرآن حکیم کی ایک آیت لکھی ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ:

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

"خدا کے پاس کچھ قربانی اور خون نہیں پہنچتا بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔"[1]

یہ تو تھا تلک کا جارحانہ رویہ، لیکن ہندو مسلم اتحاد کے متوالوں نے اس کے مرنے پر کیا گل کھلائے، وہ قاضی محمد عدیل عباسی کی زبانی سنیے جو اس موقع کے چشم دید گواہ ہیں:

"یکم اگست ۱۹۲۰ء کو رات بارہ بجکر ۴۰ منٹ پر اچانک وہ (تلک) اس دنیا سے گزر گئے، جو عظیم ماتم ہندوستان میں تلک کی موت پر ہوا، وہ اپنی آپ نظیر ہے۔ جب ان کی راکھ دریائے گنگا میں ڈالنے کے لیے لائی گئی تو اس وقت میں یونیورسٹی اسکول آف لاء الہ آباد کا طالب علم تھا۔ ہم سب لڑکے ہندو اور مسلمان ننگے سر اور ننگے پیر دریائے گنگا کے کنارے تک گئے تھے،

[1] محمد امین زبیری: سیاست ملیہ، آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۱ء ص ۵۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کے مرنے پر گاندھی جی نے ان کی لاش اٹھانی چاہی تو کچھ لوگوں نے اعتراض کیا، گاندھی جی نے کہا، ایک محب وطن کی کوئی ذات نہیں ہوتی اور گاندھی جی، مولانا شوکت علی اور ڈاکٹر کچلو نے اس کے جنازہ کو کندھا دیا۔" [1]

معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا بلکہ ممبران خلافت کمیٹی نے ۔۔۔ تلک کے مرنے پر غم میں بروز دسواں جامع مسجد میں ننگے سر، ننگے پیر، جمع ہو کر تلک کے لیے دُعا اور فاتحہ اور نماز کا ان کی مغفرت کے لیے اشتہار شائع کیا۔ [2]

تلک کے بعد دوسرے ہندو راہنماؤں کے افکار و نظریات کا مطالعہ فرمایئے، اکبری عہد کی طرح ہندوؤں نے ایک بار پھر اس خواہش کا اظہار کیا کہ ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے کے لیے قانون بنایا جائے لیکن اب وہ کسی اور [illegible] نہیں کر رہے تھے بلکہ پنڈت مالویہ نے مسلمانوں کے سامنے براہ راست یہ تجویز پیش کی کہ:

"اگر ہندو مسلم سمجھوتہ کرلیں تو حکومت بھی ذبیحہ گاؤ بند کرنے کا حکم دے دے گی۔ مسلمان گائے کو ذبح کرنا چھوڑ دیں گے۔ ہر گاؤں میں ہندو مہاسبھا اور گاؤ سبھا قائم کی جائیں جو گایوں کو قصابوں کے ہاتھ پڑنے سے روکیں، انہیں مسلمانوں کو رضامند کرکے گائے کو ذبح کرنے سے روکنا چاہیے ۔۔۔۔" [3]

اگرچہ یہ سمجھوتہ نہ ہو سکا لیکن مسٹر گاندھی کے دست راست پنڈت

---

[1] محمد عادل عباسی، قاضی: تحریک خلافت، پروگریسو بکس لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۱۶۱

[2] محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر، مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی مع تنقیدات وتعاقبات، مکتبہ نبویہ لاہور ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۷۔

[3] محمد امین زبیری: سیاست ملیہ، آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۱ء، ص ۱۵۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ستیا دیونے ۲۷ نومبر ۱۹۲۰ء کو متھرا میں تقریر کے دوران بانگ دہل اعلان کیا :

"جب ہمارے ہاتھ میں اختیار ہوگا، جس قدر قوانین ہم بنا سکیں گے، بنائیں گے، گاؤ کشی کا مسئلہ ہندوستان میں نہایت اہم مسئلہ ہے۔ ہماری متواتر درخواستوں کے باوجود اس بارہ میں گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا تنہا کاٹھیاواڑ میں ہی بہت سی گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ جب قانون سازی کی قوت ہمارے ہاتھ میں آئے گی تو ہم فوراً یہ طے کر دیں گے کہ ہندوستان کے اندر گائے کی قربانی نہ ہو، اور اگر تم ہماری مدد کرو تو ہم دنیا بھر میں روک سکتے ہیں۔ تم میں یہ قوت ہے کہ جو چاہو کر ڈالو اگر تم اپنے لیڈروں پر بھروسہ کرو تو تم خود ہندوستان کا راج حاصل کر لو گے۔" ۲؎

۳؎ یہ صرف دھمکی نہیں تھی بلکہ تحریک خلافت کے دوران صوبہ متحدہ میں قربانی گاؤ کے سلسلہ میں نہایت معاندانہ اور اشتعال انگیز کاروائیاں ہوئیں۔ مسلمانوں پر کئی جگہ حملے ہوئے۔ قصابوں سے گائیں چھینی گئیں۔ بعض ریاستوں میں دفعہ ۱۴۴ عائد کر کے قربانی مسدود کی گئی ۳؎ اور ایک مقام مصطفیٰ آباد کے تمام مسلمان مردوں کو جیل بھیج دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کا بھی کوئی نگران نہ رہا۔ ایک مسجد میں عید الاضحیٰ کی رات سؤر کاٹ کر ڈال دیا گیا۔ ایک مقام پر عید کی نماز تک نہ پڑھنے دی گئی ۳؎ "

۱؎ حاشیے خود سنداایڈیٹر ملاپ (لاہور) کا یہ بیان بھی اسی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے :۔ "ہم ہندوستان کو آزاد کرانے میں صرف اسی کی مدد کریں گے جو گئو رکھشا کے انتظام کی ذمہ داری لے گا۔ ہندو سکھ اس امر کا عہد کریں کہ وہ صرف اسی کو ووٹ دیں گے جو گئو رکھشا کو سب سے اوّل رکھے گا۔" (کاشف البرنی : مسلم انڈیا)

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوؤں کی مسلم دشمنی اس بات سے بھی عیاں ہے کہ متحدہ ہندوستان میں انگریز بھی گائے کا گوشت کھاتا تھا اور گوشت کی سپلائی کے ٹھیکے ہندوؤں کے پاس تھے۔ آج بھی "سیکولر بھارت" میں گائے کی چربی اور اس کے چمڑے کا کاروبار بڑے بڑے ہندو سیٹھ کر رہے ہیں لیکن سزا بے بس مسلمانوں کو دی جا رہی ہے[۱]

اس سلسلہ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی چھوٹی بہن وجے لکشمی نے ایک فکر انگیز واقعہ بیان کیا ہے۔ فرماتی ہیں :۔

"ہردوار کے پانڈے ایک وفد کی صورت میں مجھے ملنے آئے اور مجھے ایک درخواست دی۔ اُسے پڑھ کر میں حیران رہ گئی۔ لکھا گیا تھا کہ جوالا پور میں گئوکشی ممنوع قرار دی جائے، جہاں مسلمان رہتے تھے۔ ہردوار کے پانڈے بڑے ہی الٹے قاعدے اور لائے تھے کہ جو جگہ ہردوار سے باہر ہے ہردوار پر اس حکم کا اطلاق نہ ہوتا تھا کیونکہ بعض حلقوں میں انگریز رہتے تھے اور گائے کا گوشت ان کی خوراک کا لازمی جزو تھا گویا ان پانڈوں کو انگریزوں پر کوئی اعتراض نہ تھا، اعتراض تھا تو مسلمانوں پر"[۲]

ہندو زعما کا ذکر ختم کرنے سے قبل ضروری ہے کہ قوم پرست مسلمانوں کے محبوب راہنما مسٹر موہن داس کرم چند گاندھی کے جذبات واحساسات

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) شار لائٹ پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۴۳ء صہ ۱۵۹۔

۲۔ محمد امین زبیری: سیاست ملیہ، آتش فشاں پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۹۱ء صہ ۱۳۷۔

۳۔ ماہنامہ طلوع اسلام (دہلی) اپریل ۱۹۳۹ء صہ ۲۹۔

۴۔ محمد امین زبیری: سیاست ملیہ، آتش فشاں پبلیکیشنز لاہور، ۱۹۹۱ء صہ ۳۲۲ (حاشیہ صفحہ موجودہ)

۱۔ ولی مظہر ایڈووکیٹ: جگنوؤں کے چراغ جلد سوم مجلس کارکنان تحریک پاکستان ملتان ۱۹۸۹ء صہ ۱۲۹

۲۔ ماہنامہ اردو ڈائجسٹ (لاہور) اپریل ۱۹۹۲ء صہ ۱۴۳۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پیش کیے جائیں۔

مسٹر گاندھی کا ایک سوانح نگار لکھتا ہے :۔

"یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ گاندھی جی نے بھارت کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی یہ تہیہ کر لیا تھا کہ وہ گائے کی حفاظت کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔" [1]

گائے سے اپنی عقیدت و احترام کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا: "میں گئو ماتا کا ادنیٰ پجاری ہوں جسے میں ماں جیسے تقدس اور احترام سے دیکھتا ہوں۔" [2]

مسٹر گاندھی نے مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لیے تحریک خلافت کی مکمل طور پر غیر مشروط حمایت کی تھی لیکن وہ اس وقت بھی گائے کی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتے تھے۔

"ان (گاندھی) کا شروع سے یہی عقیدہ تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد میں اگر کوئی چیز مانع ہے تو محض "گئو" ہے۔ گاندھی جی نے کہا تھا کہ "حالانکہ گئو ماتا کی پرستش کے معاملے میں میں کسی ہندو سے پیچھے نہیں ہوں مگر اس وقت میں مسلمانوں کی طرف جو دستِ تعاون بڑھا رہا ہوں، گئو کشی کی ممانعت کو میں مقدم نہیں سمجھتا، غیر مشروط تعاون کا مطلب ہی گئو رکھشا ہے۔" [3]

بعض ہندو لیڈر مسٹر گاندھی کو تقسیم ہند کا ذمہ دار سمجھتے تھے، اس لیے کہ اس نے تحریک خلافت، جس کا تعلق کسی لحاظ سے بھی ہندوستان سے

---

[1] ماہنامہ اردو ڈائجسٹ (لاہور) مارچ ۱۹۷۸ء ص ۱۷۱

[2] ایضاً ص ۱۷۳ [3] سردار محمد خاں، چودھری، حیات قائد اعظم پبلشرز یونائیٹڈ لاہور ۱۹۳۶ء ص ۱۵۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہیں تھی، کی حمایت کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ابھارنے میں مدد کی، حالانکہ یہ الزام قطعاً غلط تھا، اور باتوں کے علاوہ مسٹر پی ہارڈی کے مطابق گاندھی نے خود اس الزام کا یہ جواب دیا تھا کہ وہ مولانا شوکت علی کو مسلسل یہی ذہن نشین کراتے رہے کہ اس حمایت کا مقصد مسلمانوں کی گائے (خلافت) کی حفاظت کے ساتھ ساتھ گئو ماتا کی حفاظت بھی ہے[1]۔

ذبیحہ گاؤ کے سلسلہ میں مسٹر گاندھی کی عیاری اور دوغلی پالیسی کا ایک زبردست دلچسپ واقعہ شاہ محمد جعفر صاحب ندوی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: —

"چنانچہ ایک جلسے میں گاندھی جی نے حضرت قبلہ (سید سلیمان صاحب پھلواروی) کے گھٹنے پکڑ کر کہا تھا کہ "گائے کی قربانی آپ اپنی قوم سے چھڑوا دیجئے، کیونکہ اس سے ہندو مسلم منافرت بہت پیدا ہوتی ہے" حضرت قبلہ نے فرمایا کہ "یہ کام میں کر لوں گا اور ایک آپ بھی کیجئے اور وہ یہ ہے کہ اپنی قوم سے بت پرستی چھڑوا دیجئے، ہندو مسلم میں بڑی وجہ منافرت یہی ہے۔" گاندھی جی نے کہا، یہ بہت مشکل ہے، حضرت قبلہ نے فرمایا: — "مشکل تو وہ بھی ہے۔"[2]

مدراس کانگریس میں جب گائے کی قربانی اور مسجد کے سامنے باجہ کے سوال پر ایک پیکٹ ہونے لگا تو اگرچہ کانگریس اسے منظور کر چکی تھی بقول مولانا محمد علی مرحوم، گاندھی جی نے فرمایا کہ: —

"میں رات بھر اسی الجھن میں گرفتار رہا۔ اس طرح تو مجھے اندیشہ

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے: —

P. Hardy : The Muslims of British India, Pakistan Publishing House Karachi, 1973 Page - 196

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ میں بجائے معین و مددگار بننے کے اور رکاوٹ بن جاؤں گا۔ گائے کا مسئلہ ایسا ہے جس پر نہ میں، نہ کوئی اور ہندو رضا مند ہو سکتا ہے۔"[1]

آزادی اگرچہ ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن مسٹر گاندھی کے نزدیک یہ اس وقت تک بے معنی ہوگی، جب تک کہ گائے کا تحفظ یقینی نہ ہو جائے۔ اس سلسلہ میں یہاں ان کے بیانات سے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "ہندو مذہب کے نقطۂ نگاہ سے گایوں کی حفاظت کس قدر ضروری ہے، صرف نان کوآپریشن (ترک موالات) ہی ان کو سوراج[2]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ؎ محمد شمیم احمد جعفری: علی برادران، محمد علی اکیڈمی لاہور ۱۹۷۶ء ص۲۳۹

(حاشیہ صفحہ موجودہ) ؎ ایضاً ق محمد اعظم اوتانی کا عہد، مقبول اکیڈمی لاہور

؎ صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

"سوراج کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہندوستان سے ہر اس شخص کو نکال دیا جائے جس کو ہندو اپنے خیال میں غیر ملکی سمجھتے ہیں یا تہ تیغ کر ڈالا جائے یا دین و ملت سے مرتد کر کے غلام بنا لیا جائے اور اچھوت قوموں کی طرح کتوں اور موذی جانوروں سے بدتر زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جائے۔ یہ سوراج آریہ قوم (ہندوؤں) کو جان سے زیادہ عزیز ہے اور وہ اپنی جانیں اس کی بھینٹ چڑھانے کے لیے تیار ہیں (مجموعۂ افادات صدر الافاضل ص۲۵۶)

افسوس کہ یہ بات قوم پرست کانگریسی مسلمانوں کی سمجھ میں نہ آسکی، اس سے بھی زیادہ افسوس پاکستانی قلمکاروں پر ہے جو دو قومی نظریہ کے بانی لیڈروں کا تذکرہ کرتے وقت امام احمد رضا فاضل بریلوی، مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی اور دیگر سنی اکابرین کو نظر انداز کر دیتے ہیں (مرتب غفرلہ)

www.nafseislam.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حاصل کرنے میں مدد دے سکتا ہے اور سوراج کے ذریعہ وہ گایوں کی حفاظت کر سکیں گے۔"[1]

(۲) "گائے کی حفاظت کا مسئلہ سوراج کے مسئلہ سے کم نہیں اور ہم سوراج حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ گائے کی محافظت نہ کر سکیں۔"[2]

(۳) "جب تک ہندوستان میں ایک گائے بھی ذبح ہوتی رہے گی اس وقت تک اس ملک کو حقیقی معنوں میں آزاد متصور نہیں کیا جائے گا۔"[3]

مسٹر گاندھی اگرچہ پوری عمر "عدم تشدد" کا پرچار کرتے رہے، یہاں تک کہ جنگِ عظیم دوم کے دوران انہوں نے اُس وقت کے وائسرائے ہند کے پاس جا کر اُسے مشورہ دیا تھا کہ برطانوی عوام کو ہتھیار ڈال کر ہٹلر کا مقابلہ روحانی قوت کے ساتھ کرنا چاہیے [illegible] کی نظر میں اس قدر حساس نوعیت کا تھا کہ وہ اس سلسلہ میں مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کی خاطر طاقت استعمال کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱) دسمبر ۱۹۱۹ء میں ہیومینیٹیرین کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے (مسٹر گاندھی نے) اہل ہنود کی روحانی اصلاح کے لیے ایک طویل قرارداد پیش کی جس کے ذریعہ سے پنڈتوں، رشیوں، مہاراجگان اور والیانِ ملک کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے مذہبی اثر سے یا حکماً (تشدد کے ذریعے) رسم قربانی کے انسداد میں امداد کی تھی اور آئندہ کے لیے اس قسم کی کوششوں کے جاری رکھنے کی استدعا کی۔[5]

ا۔ محمد امین زبیری، سیاست ملیہ، آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۱ء ص ۱۳۷
۲۔ ایضاً ص ۱۵۰ ۳۔ اسرار الرحمٰن بخاری، اسلام اور مذاہب عالم، نیو بک پیلس لاہور ص ۷ ۴۔ ابوالکلام آزاد، انڈیا ونز فریڈم (انگلش)، اورینٹ لانگ مین لمیٹڈ مدراس، ۱۹۸۸ء ص ۳۵ ۵۔ رئیس احمد جعفری، اوراقِ گم گشتہ، محمد علی اکیڈمی لاہور ۱۹۶۸ء ص ۳۷۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۲) مسٹر گاندھی نے کہا: "کسی نہ کسی طرح بذریعہ قانون گئوکشی بند کی جائے گی۔"[۱]

(۳) ایک اور موقع پر کہا، "گائے کی حفاظت دُنیا کے لیے ہندوازم کا تحفہ ہے اور ہندوازم اس وقت تک زندہ رہے گا، جب تک گائے کی حفاظت کرنے والے ہندو موجود رہیں گے اور اس کی حفاظت کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس کے لیے جان قربان کر دی جائے۔"[۲]

(۴) مسٹر گاندھی کے نزدیک "گئو پوجا ہندو کی فطرت میں داخل ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے ہندو باوجود اپنی نرم روی کے عیسائیوں اور مسلمانوں کو گئو ہتیا سے باز رکھنے کے لیے طاقت استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے"[۳]

WWW.NAFSEISLAM.COM

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے مخالف [illegible] مسلمان لیڈروں اور مولویوں کے "تہیا تھا" "وہ اس حد تک جانے کو بھی تیار تھے کہ گائے کو بچانے کی خاطر مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے۔"[۴] اگر مجھے یہ اختیار دیا جائے کہ میں گائے کو قربان کر کے مسلمانوں کو بچا لوں یا مسلمانوں کو قربان کر کے گائے کو بچا لوں تو میں دوسری بات کو ترجیح دوں گا۔"[۵]

---

۱ ماہنامہ طلوعِ اسلام (دہلی) محرم الحرام ۱۳۵۸ھ / مارچ ۱۹۳۹ء ص ۸۶۔
۲ (الف) شکیل احمد ضیاء: ابوالکلام آزاد کے انکشافات، فضلی پبلی کیشنز کراچی ۱۹۸۸ء ص ۱۸۔
(ب) J.F.C. Fuller : India in Revolt, Eyre and Spotiswoode Publications Limited London Page - 160.
۳ جی الانا، قائداعظم جناح، ایک قوم کی سرگزشت (مترجم رئیس امروہوی) فیروز سنز لاہور ص ۱۳۶
۴ ماہنامہ اردو ڈائجسٹ (لاہور) مارچ ۱۹۷۸ء ص ۱۷۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میثاق لکھنؤ کے بعد اُمید تھی کہ ہندو مسلم تنازعات و فسادات کا خاتمہ ہو جائے گا اور تعلیم یافتہ جماعت عوام کو امن و آشتی کی جانب مائل کرنے کی سعی کرنے گی لیکن ہنوز میثاق کی روشنائی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ ذبیحہ گاؤ پر آرہ و بہار اور کرتارپور میں سخت خونریز فسادات ہوئے، ہندو سیاستین میں سے کچھ تو خاموش رہے اور کچھ نے بے جا حمایت و طرفداری کی، تاہم مسلم زعمائے سیاست اس آگ کو بجھانے ہی کی کوشش کرتے رہے۔[1]

بدقسمتی سے تحریکِ خلافت اور تحریک ترک موالات کے دوران بعض مسلمان لیڈروں اور علماء کہلانے والے حضرات نے مدعی سُست اور گواہ چست جیسا طرزِ عمل اختیار کیا اور "ہندو مسلم اتحاد کے متعلق جو تجاویز و تقاریر ہوئیں ان کا یہ اثر مرتب ہوا کہ ہزاروں مسلمانوں نے قربانی گاؤ سے احتراز کیا، محمد علی نے مسلمانوں سے گائیں چھین کر ہندوؤں کو دلوا دیں۔ قصابوں کو ذبیحہ گاؤ سے روکا گیا۔ رضاکاروں نے چھری کے نیچے سے قربانی کی گایوں کو چھڑا دیا اور اگر ذبح ہو بھی گئی تو اس کو بیکار کر دیا۔" اس کا اعتراف مشہور ہندو کانگریسی لیڈر راجندر پرشاد نے اپنی کتاب "INDIA DIVIDED" میں صفحہ ۱۲۲ پر کیا ہے۔

مشہور و معروف صحافی اور روزنامہ "زمیندار" لاہور کے ایڈیٹر ظفر علی خاں نے فرمایا:۔

"ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گائے کی قربانی فرض نہیں اور جب قربانی کے لیے دوسرے جانور مل سکیں تو گائے کی قربانی پر اصرار کر کے اپنے ۲۴ کروڑ ہمسایہ بھائیوں کا دل دکھانا کہاں کی دانشمندی ہے؟"[3]

---

[1] محمد امین زبیری: سیاستِ ملیہ، آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور ۱۹۹۱ء ص ۱۲۵۔
[2] ایضاً ص ۱۲۶۔
[3] رشید محمود، راجا: تحریک ہجرت (۱۹۲۰ء) مکتبہ عالیہ لاہور ۱۹۸۸ء ص ۳۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ابوالکلام آزاد نے ذبیحہ گاؤ کے مسئلہ کا حل پیش کرتے ہوئے کہا:۔

"اس تمام قضیہ کا حل صرف اس بات میں ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق پر زور دینے کی بجائے اپنے فرائض کی تکمیل کے لیے تیار رہے۔" ؎۱

مولوی عبید اللہ سندھی، جنہیں ان کے معتقدین "امام انقلاب" سے کم درجہ دینے کو تیار نہیں، کو مشرکین ہند کی دلجوئی کس قدر عزیز تھی، اس کی تفصیل کا موقع نہیں، البتہ ذبیحہ گاؤ کے متعلق ان کے درج ذیل ارشادات میں ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے:۔

(۱) "میں نے حضرت شیخ الہند سے ایک موقع پر عرض کیا تھا اور یہ ۱۹۱۵ء سے پہلے کی بات ہے کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا خیال ہے [illegible] بہار اور بنارس میں گاؤکشی بند کر دینی چاہیے۔ [illegible] کہا تھا کہ اس کا بڑا اچھا اثر پڑے گا۔ اور انگریز کے خلاف ہماری جدوجہد آزادی کو اس ہندو مسلم دلی قربت و اجتماعی میل ملاپ سے بڑا فائدہ پہنچے گا۔" ؎۲

(۲) "میں نے امیر امان اللہ خاں سے کہا کہ افغانستان میں اعلان کر دو کہ گاؤکشی افغانستان میں منع ہے، اس پر امیر امان اللہ خاں نے بذریعہ اعلان عام ملک میں احکام جاری کر دیئے کہ افغانستان میں گاؤکشی منع ہے، اس کے بعد گاندھی جی نے ایک تقریر میں کہا کہ مسلمانوں میں اگر امیر امان اللہ خان جیسا قانونی بادشاہ ہو جائے تو ہماری گائیں بچ جائیں گی۔" ؎۳

؎۱ عبدالرشید ارشد: بیس بڑے مسلمان، مکتبہ رشیدیہ لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۳۰۵۔

؎۲ محمد سرور، پروفیسر: افادات و ملفوظات مولانا عبید اللہ سندھی، سندھ ساگر اکادمی لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۳۳۳

؎۳ عبداللہ غفاری، مولانا عبید اللہ سندھی کی سرگزشت کابل، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت اسلام آباد، ۱۹۸۰ء، ص ۱۹۹۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

۸ جولائی ۱۹۲۱ء کو کراچی میں منعقدہ آل انڈیا خلافت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولوی محمد صادق نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا:-

"ہندو بھائی گائے کی مذہبی حیثیت سے عزت کرتے ہیں، اس لیے قدرتاً ان کو گاؤ کشی سے تکلیف ہوتی ہے اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ مسلمان اس کو ترک کر دیں...... ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کی شریعت نے ہمیں اس کے کھانے پر مجبور نہیں کیا ہے اور یہ نہیں بتلایا کہ گاؤ نہ کھانے سے ہم مسلمان نہیں رہیں گے اور جب ایسا ہے کہ گائے (کا گوشت) کھانا ہمارے لیے جائز اور ہماری مرضی پر منحصر ہے تو پھر اگر گائے کے گوشت کے بجائے دوسرا گوشت استعمال کریں تو ہمارے لیے کوئی مذہبی ممانعت نہیں......

اس سلسلہ میں اجمل خاں اور دوسرے مسلمان بزرگوں نے اچھی کوششیں شروع کی ہیں اور الحمد للہ کے مساعی کے نتائج بھی اچھے نکلے ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان بھی ہندوؤں کی محبت اور ہمدردی سے متاثر ہو کر اتحاد اور یگانگت کا قدم بڑھا رہے ہیں اور اس اتحاد و اتفاق کے اثرات اس قدر دور دور تک پہنچے ہیں کہ امیر اسلام حضرت غازی امان اللہ خان خلد اللہ ملکہ نے بھی اپنے ملک (افغانستان) کے علماء کے مشورہ سے گائے کا کاٹنا بند کر دیا ہے اور یقیناً یہ بات ہماری ملی تحریکات کی کامیابی کو قریب تر کر دے گی۔[1]

جمعیۃ العلماء ہند نے ۱۹۲۱ء میں اپنے ایک اجلاس میں ایک یہ قرارداد منظور کی کہ:-

"ہندوستان کے مسلمان گائے کے بجائے بھیڑ بکری کی قربانی کیا کریں۔"[2]

اس قرارداد پر جماعت اسلامی کے آرگن ہفت روزہ "آئین" نے یہ تبصرہ

---

۱ مجلہ برگ گل کراچی ۱۴۰۱ھ جوہر نمبر صفحہ ۳۸۷-۳۸۸۔

۲ انوار الحسن: تجلیات عثمانی بحوالہ مکتوبات امام احمد رضا بریلوی مع تنقیدات و تعاقبات از پروفیسر محمد مسعود احمد، مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۸ء صفحہ ۱۳۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا ہے:

"ایسی قرارداد پاس کرتے ہوئے اتنا نہیں سوچا جاتا تھا کہ اگر ہندوؤں کو خوش کرنے کی یہ راہ اختیار کر لی گئی تو کیا وہ صرف اتنی بات پر خوش ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اس راہ پر چلنے کے بعد مسلمانوں کو ہندوؤں کی دلجوئی کے لیے بہت سے ایسے کام کرنے پڑے جو بجائے خود شرمناک تھے۔" [1]

جمعیت علماء (ہند) کے اجلاس مرادآباد کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر مولوی عبدالسلام صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا:

"میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مساجد کے سامنے ہندوؤں کا باجہ بجانا مسلمانوں کے مذہبی حقوق میں کس طرح دخل اندازی کا موجب ہو سکتا ہے نیز یہ بھی کہ اگر مسلمان ہندوؤں کے مذہبی جذبات کا لحاظ کر کے قربانی ترک کر دیں تو ان کا یہ طرزِ عمل اسلام کو کیا نقصان پہنچائے گا۔" [2]

www.NAFSEISLAM.com

آخر میں مولانا عبدالباری فرنگی محلی کا فتویٰ پیش کیا جاتا ہے:

"مسلمانوں کا مقدس فرض ہے کہ وہ قربانی گاؤ سے احتراز کریں، نہ صرف اس وجہ سے کہ کروڑوں ہندو بھائیوں کے جذبات کا احترام ضروری ہے بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن مجید کا واجب العمل فرمان یہی ہے۔" [3]

---

[1] ہفت روزہ آئین (لاہور) ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء، اشاعتِ خاص ص ۹۔

[2] ماہنامہ طلوعِ اسلام (دہلی) جولائی ۱۹۳۹ء ص ۲۱۔

[3] ایچ۔ بی۔ خان: برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت اسلام آباد، ۱۹۸۵ء ص ۱۳۵ (مسلمانوں کے اس نرم رویہ کے پیش نظر مہاشہ کرشن اڈیٹر پرکاش لاہور نے مولانا عبدالباری کے نام ایک خط لکھا جس میں گئو رکھشا کی حمایت میں ایک مضمون لکھ کر بھیجنے کی فرمائش کی۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نوٹ:۔ واضح رہے کہ بعد میں مولانا موصوف نے ہندو مسلم اتحاد سے متعلق تمام غیر شرعی امور سے لاتعلقی ظاہر کر کے اپنا توبہ نامہ شائع کرا دیا تھا، اس لیے اسے تاریخی واقعہ کے طور پر پڑھا جائے (مرتب غفرلہ)

اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے، اس سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ جہاں تک ذبیحہ گاؤ کا تعلق ہے، تحریک خلافت و ترک موالات کے جذباتی دور سے فائدہ اٹھا کر مسٹر موہن داس کرم چند گاندھی اور اس کے رفقائے کار نے مسلمانوں کے معروف لیڈروں کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ اس شعائر اسلام کو مٹا ڈالنے کے لیے ان کے ہمنوا بن جائیں۔ اس سلسلہ میں سیاسی لیڈروں کی خاموشی بھی اگرچہ قابلِ گرفت تھی لیکن بعض مذہبی راہنماؤں کا سحر کانگریس میں مبتلا ہو جانا یقیناً ہے جس افسوس ناک امر کا علم [illegible] یہ اصلی [illegible] جب [illegible] مسلمان [illegible] جوش کے بجائے جوش سے کام لینے لگے [illegible] شخص انگریز کا ایجنٹ معلوم ہوتا تھا جو غیر شرعی افعال پر ٹوکتا اور ہندوؤں کے مذموم عزائم سے آگاہ کرتا، اس طرح گویا شرعی مسائل پر سمجھوتہ نہ کرنے والوں کی بھلائی اسی میں تھی کہ وہ خاموشی اختیار کر لیتے بصورت دیگر اپنی عزت، شہرت، وقار اور ہر دلعزیزی سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ، ان کے خلفاء اور ہم مسلک حضرات نے کتمانِ حق کے بجائے نعرۂ حق بلند کیا، غیر جانبداری سے تمام حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی کہ ان حضرات کی یہ خدمات دو قومی نظریہ کو پروان چڑھانے میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

تحریکِ خلافت، تحریک ترک موالات اور تحریکِ پاکستان میں امام احمد رضا فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ اور ان کے معتقدین نے جو رویہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) دیکھئے ماہنامہ نقوش (لاہور) خطوط نمبر جلد دوم ص ۴۹-۵۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

اختیار کیا اور مسلمانوں کی بروقت صحیح راہنمائی کی، اس موضوع پر ایک علیحدہ مقالہ زیر ترتیب ہے، سردست انسداد گاؤکشی کی تحریک کو ناکام بنانے کے سلسلہ میں ان حضرات نے مذکورہ دور میں اور اس سے قبل جو شاندار خدمات سرانجام دیں، ان کی چند جھلکیاں ہدیۂ قارئین ہیں۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے ایک معتقد پروفیسر سید محمد سلیمان اشرف مرحوم نے، ہندوؤں کی اس جدوجہد پر کہ مسلمان ان کی دل آزاری کا خیال رکھتے ہوئے ذبیحہ گاؤ ترک کر دیں، گرفت کی اور دلائل سے ثابت کیا کہ یہ صرف اُن کی ہٹ دھرمی ہے۔

اپنے رسالہ "الرشاد" میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"[illegible] ہنود جانور رکھتے ہیں، اس کا [illegible] کھاتے ہیں اور اس کا گوشت کھاتے ہیں، اس وقت اس طبقہ ہنود کا کیوں لحاظ نہیں کرتے جو قطعاً کسی جاندار کو قتل کرنا گناہ عظیم جانتے ہیں، شاید اس کا پھر وہی جواب ہو کہ گائے دیوتا ہے، متبرک ہے، اس کا جواب ابتداء میں گزارش کر چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ انصاف کا یہی فیصلہ ہے کہ اپنے معتقدات کی رعایت خود صاحب عقیدہ کو چاہیے، دوسرے مذاہب سے اپنے معتقدات و خواہشات کا مطالبہ اسی حد تک کیجیے جہاں تک دوسرے اہل مذہب کے دین اور معاشرت میں خلل اور تکلیف نہ واقع ہو، اس سے زیادہ طلب کرنا ہٹ دھرمی اور زبردستی ہے۔" [1]

پروفیسر صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ "ہندوستان میں گائے کی قربانی کا آج تک باقی رہنا بیش بہا قربانیوں کا نتیجہ ہے، اُن گراں بہا

---

[1] محمد سلیمان اشرف، پروفیسر: الرشاد، مکتبہ رضویہ لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء ص ۹۶-۹۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قربانیوں کے حقوق اگر ادا نہ کیجئے تو کم از کم اُسے ملیامیٹ بھی نہ کیجئے[1]۔"

ہندوؤں کی بربریت اور ظلم و ستم کا تذکرہ کرتے ہوئے پروفیسر صاحب رقمطراز ہیں :—

"انصاف کیجئے، عید مسلمانوں کی ایسی مسرت کا دن ہے کہ ساری خوشیاں اسی سے تشبیہ دی جاتی ہیں..... عین اس موقع پر ملکی جائیوں کی طرف سے حق وطن و حق ہمسائیگی اس صورت میں ادا کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی لاشیں خاک و خون میں تڑپتی ہوتی ہیں، عورتوں کی عصمت خطرہ میں ہوتی ہے۔ بچے یتیم بنائے جاتے ہیں، بیبیاں بیوہ کی جاتی ہیں، مساجد کی بے حرمتی کی جاتی ہے، گاؤں لوٹے جاتے ہیں، مکان جلائے جاتے ہیں، غرض کہ ظلم کا ملغوبہ بنا دیا جاتا ہے اور پھر ماتم بھی کیا، مال کا، جان کا، عزت و آبرو کا، دین و ایمان کا، ان سب مظالم کی اگر علت دیکھیے تو وہی فرضی یا وہمی دل آزاری یعنی مسلمانوں نے اپنی ملکیت میں تصرف کیوں کیا، ایک عبادت کیوں بجا لائے، خدا کے نام پر گائے کیوں قربان کی گئی؟"[3]

مشہور ہندو لیڈر سوامی دیانند کا بیان ہے کہ "وید کی رُو سے ذبیح گاؤ کے جرم میں ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو ذبح کر کے گائے کو خوش کرنا چاہیے[5]۔"

---

[1] محمد سلیمان اشرف پروفیسر، الرشاد، مکتبہ رضویہ لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء ص ۹۵

[2] حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندو ذہنیت کی بہترین عکاسی کی ہے : "ان (ہندوؤں) کے نزدیک جانوروں کی حیات حفاظت و اعانت کی مستحق ہے مگر مسلمانوں کی زندگی بیدردی سے فنا

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

درحقیقت ہندوؤں کو جب بھی موقع ملا، انہوں نے اپنے اس اعتقاد کو عملی جامہ پہنانے سے گریز نہیں کیا۔ حضرت امیرِ ملت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم منشی تاج الدین احمد تاج مرحوم نے اسی قسم کا ایک واقعہ ان الفاظ میں نقل کر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی متحدہ قومیت کے فلسفے سے بچنے کی تلقین کی تھی :۔

"[۲] علاقہ بہار میں ہندوؤں نے محض قربانی گاؤ کو روکنے یعنی مسلمانوں کے ایک مذہبی اور دینی شعار کو قطعاً بند کرنے کے لیے ہزارہا کی تعداد میں اور لشکروں کی صورت میں مجتمع ہو کر اور ہر طرح کے اسلحہ جات سے مسلح ہو کر اور گھوڑوں اور ہاتھیوں پر سوار ہو کر ہزارہا مسلمانوں کو زخمی اور قتل کیا، ایک نہیں، دو نہیں، مسلمانوں کے ایک [illegible] گاؤں [illegible] اور دو ہزار مکانات سو

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ڈالنے کے قابل، ایسی بے دردی سے عمل کر رہے ہیں۔ (مجموعہ افاضات صدر الافاضل ص۳۱)

[۱] آج بھی کہیں قتل مسلم کی مشق کو جی چاہا، ایک ہندو نے افواہ اُڑادی، فلاں گھر کے مسلمانوں نے راتوں رات گؤ ماتا ذبح کر کے کھا ڈالی ہے۔ بس پھر کیا ہے ہندو صور ما مسلمانوں پر پل پڑتے ہیں۔ اس کے بعد عزت و شرافت اور انسانیت کے تمام تقاضے بالائے طاق رکھ دیئے جاتے ہیں۔ (اداریہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔ ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء ص۳)

ان ہی خیالات کا اظہار پنڈت جواہر لال نہرو نے تقسیم ہند کے بعد اپنے ایک انٹرویو میں کیا تھا۔ دیکھئے :۔

R K. Karanjai : The Mind of Mr. Nehru. George Allen and Unwin Ltd London 1961 Page - 65.

[۲] محمد سلیمان اشرف، پروفیسر، الرشاد، مکتبہ رضویہ (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مکانات اس بیدردی کے ساتھ لوٹے کہ جن کی تفصیل سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مسلمانوں کے مکانات کا لوٹا ہوا مال ظالم ہندو ہاتھیوں پر لاد کر لے گئے۔ مسلمانوں کی لاکھوں روپے کی جائیداد آپ ریذیڈنٹ مسلمانوں کے ہندو دوست کئی دن تک لوٹتے رہے۔ مسلمانوں کے لاتعداد مکانات کو آگ لگا کر خاک سیاہ کر دیا۔ اگر کسی غریب مسلمان نے ڈر کے مارے اپنے برتن کسی کنوئیں میں پھینک دیئے تو آپ کے ہندو دوستوں نے پتہ لگا کر وہاں سے بھی نکال لیے۔ آپ کے ہندو دوستوں نے مسلمانوں کی کئی زندہ گائیں جلا دیں۔ آپ کے ہندو دوستوں نے لاتعداد مسلمان عورتوں اور لڑکیوں کی عصمت دری کی۔ آپ کے ہندو دوستوں نے مسلمانوں کی پانچ عالیشان مسجدیں شہید کر دیں اور باقی تمام علاقے میں کوئی ایسی مسجد نہ چھوڑی کہ جس کی بے حرمتی نہ کی گئی ہو اور مسجدوں کو جگہ جگہ سے منہدم نہ کیا گیا ہو۔ آپ کے ہندو دوستوں نے مسلمانوں کے قرآن مجید پھاڑ کر ان کے پرزے اڑا دیئے حتیٰ کہ مسلمانوں کے پاس پڑھنے کے لیے قرآن شریف کا ایک نسخہ بھی نہ رہا جس پر ان مظلوموں نے غیر علاقے کے مسلمانوں سے درخواست کی کہ ہمیں پڑھنے کے لیے قرآن مجید بھیجے جائیں۔ آپ کے ہندو دوستوں نے پندرہ ہزار مسلمانوں کو خانماں برباد کر دیا جن کے پاس سر چھپانے کی جگہ نہ رہی۔"[۲]

سیدی علامہ مولانا ابوالبرکات سید احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے تلمیذ اور مشہور ادیب مولانا حافظ مظہر الدین مرحوم نے سوال کیا کہ ہندو

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) لاہور ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء ص۱۵ [۴] اسرار الرحمٰن بخاری اسلام اور مذاہب عالم، نیو بک پیلس لاہور ص۲۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] حالیہ بابری مسجد کی شہادت کا المناک واقعہ بھی اسی ذہنیت کا تازہ ثبوت ہے (مرتب غفرلہ) [۲] تاج الدین احمد تاج، مفتی، (بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسلم اتحاد کے زمانے میں آپ نے ذبیحہ گائے پر اتنا زور کیوں دیا تھا؟ گائے کا گوشت کھانا کوئی ضروری تو نہیں، ارشاد فرمایا کہ "مستحب جب نہ صرف مٹایا جا رہا ہو بلکہ اسے حرام قرار دیا جا رہا ہو تو اس کا تحفظ ضروری ہو جاتا ہے۔ ایسے عالم میں مستحب مستحب نہیں رہتا بلکہ واجب ہو جاتا ہے۔" [۱]

مولانا عبدالقدیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، مسٹر گاندھی کے نام ایک کھلے خط میں رقمطراز ہیں:۔

"ہمارے مذہب کی رو سے شعائر اللہ کو دنیاوی وجاہت یا نفع کے عوض میں بیچ کر دینا ہرگز جائز نہیں قرآن پاک میں اس کی جا بجا تہدید آئی ہے اور ایسا کرنے والوں کے لیے نہایت سخت وعیدیں مذکور ہیں۔ ایسی حالت میں خصوصاً جب سمجھنا چاہیے کہ گائے کی قربانی جس کی نسبت فرمایا والبدن جعلنٰہا لکم من شعائر اللہ، ہمارا مذہبی حق ہونے کے علاوہ شعائر دین سے ہے۔ ہم اس بنا پر دست بردار نہیں ہو سکتے کہ اس کے عوض میں ہنود ہم سے خوش ہو کر ہمارے بہت سے سیاسی مطالبات کو تسلیم کر لیں گے یا کسی خاص مسئلہ میں ہمارا ساتھ دیں گے۔" [۲]

مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہندو ذہنیت کا تجزیہ اپنے فتویٰ میں ان الفاظ میں کیا:۔

"اور یہ خیال کہ محض ہنود کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اس (گائے) کی قربانی کا ترک مقصود ہے اور کسی کی خوشی حاصل کرنا تو کوئی جرم نہیں،

(بقیہ صفحہ سابقہ) ہندوؤں سے ترک موالات، مکتبہ رضویہ لاہور ۱۹۸۲ء ص۲ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] ماہنامہ رضوان (لاہور) مئی ۱۹۸۹ء ص۱۰ [۲] رئیس احمد جعفری: اوراق گم گشتہ، محمد علی اکیڈمی لاہور ۱۹۶۸ء ص۳۵۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تو اوّل تو حق تعالیٰ کی ناراضگی کے مقابلے میں کسی کی رضا کی طلب خود ہی حرام ہے، دوسرے وہ محض اتنی بات سے کہ آپ ذبیحہ گاؤ کو ترک کر دیں، پوری طرح خوش بھی نہیں ہو سکتے کہ حقیقت میں ان کو صرف گائے کی قربانی کا ترک مطلوب نہیں بلکہ ایک بہت بڑی مہتم بالشان قربانی مطلوب ہے یعنی "ایمان" کی قربانی۔ بقولہ تعالیٰ، ودّوا لو تکفرون، یعنی ان کی خوشی تو اس میں ہے کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔"[1]

ذبیحہ گائے کے مخالف اور متحدہ قومیت کے حامی مولویوں اور لیڈروں کا تعاقب کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی مرحوم نے ماہنامہ السواد الاعظم (مراد آباد) جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ میں تحریر فرمایا:-

"یہ سخت خطرہ کا وقت ہے آجکل ہیں اہل اسلام اور کام کرتے ہیں کفار کے، کبھی ہندوؤں کا آلہ بنتے ہیں تو قربانی گاؤ کے مخالف کوششیں جاری ہیں۔ پمفلٹ چھپ کر تقریریں کی جا رہی ہیں، کتابیں لکھی جاتی ہیں، اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ کیے جاتے ہیں، مسلمانوں کو قربانی سے روکنے کے لیے مسلم جماعتیں میدان میں اتر آتی ہیں، کبھی مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی ضد پر ہندوؤں کی موافقت کی جاتی ہے۔ کبھی مظلوم مسلمانوں کو ان کے مطالبات سے دستبردار ہونے پر زور دیا جاتا ہے۔ کبھی فرزندانِ اسلام کی پیشانیوں پر ٹیکے لگوائے جاتے ہیں۔ جے پکاری جاتی ہے، ارتھیاں اٹھوائی جاتی ہیں، کبھی بتوں کے جلوسوں میں شرکت کی جاتی ہے، نعرے لگائے جاتے ہیں، کہیں بتوں کے درشن کے لیے مسلمانوں سے رسمیں ادا کرائی جاتی ہیں۔"

[1] محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تذکرہ مظہر مسعود، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۶۹ء ص ۳۰۵

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہیں مرے ہوئے ہندوؤں کو مرحوم اور شہید لکھا جاتا ہے[1]، ان کو جنتی کہا جاتا ہے، کفار کے مقبول بارگاہ ہونے کا یقین دلایا جاتا ہے۔ رام اور کرشن کو نبی اور پیغمبر بنایا جاتا ہے۔ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو اسلام کے فقط دعویداری نہیں بلکہ مسلمانوں کی رہنمائی کے مدعی اور ان کے لیڈر بنتے ہیں۔ بہت سے لوگ علماء اور جبہ پہن کر علماء کی وضع بنا کر یہ کام انجام دیتے ہیں۔"[2]

"علماء کرام" کی بات آ گئی تو یہاں خود بخود یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں یہ حضرات کانگریس کی حمایت کرتے تھے۔ بعض لوگ ان کے خلوص میں شک کی سختی سے تردید کرتے ہیں اور بعض بہت آگے چلے جاتے ہیں، قطع نظر ان باتوں کے ہم ان کے متعلق قائد اعظم محمد علی جناح کی اس تقریر کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں جو روزنامہ انقلاب ۵ر جنوری ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا تھا۔

"اس کا سیاسی کیریکٹر یہ ہے کہ آج سے چند روز پہلے یہ لوگ مسلم لیگ کی حمایت میں میری ہدایت کے مطابق کام کر رہے تھے، مجھے اپنے جلسوں میں لے جاتے تھے، میرے لکھے ہوئے ریزولیوشن پاس کرتے تھے، ان میں سے بعض لوگوں کے خطوط میرے پاس موجود ہیں، ان لوگوں نے مجھ سے روپیہ طلب کیا لیکن میں نے کہا کہ ابھی مسلم لیگ کے پاس کوئی مستقل سرمایہ

---

[1] یہ شغل بعد میں بھی جاری رہا۔ ابوالکلام آزاد کے سیکرٹری ہمایوں کبیر نے گاندھی کے مرنے کے بعد اسے انسانیت کو متحد کرنے والا شہید لکھا دیکھئے:۔

C.H. Philips : The Partition of India, George Allen and Unwin Ltd. Lond. 1970. Page - 405.

[2] محمد نعیم الدین مرادآبادی، مولانا: مجموعہ افاضات صدر الافاضل مطبوعہ لاہور ص ۱۸۱

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہیں ہے۔ آپ ذرا ایثار و قربانی سے کام لیجئے وقت آئے گا کہ آپ کے مصارف ادا کر دیئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض میرے پاس بمبئی بھی آئے تھے لیکن روپے کی طرف سے مایوس ہو کر یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ اب ہم کانگریس کی حمایت میں کام کریں گے۔"[1]

آیئے اب دیکھتے ہیں مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نقطہ نظر کیا تھا، سب سے پہلے ہم دو استفتاء مع ضروری اقتباسات جوابات نقل کرتے ہیں جو امام احمد رضا فاضل بریلوی کے پاس آئے تھے، ان میں سے ایک استفتاء کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ مرتب نے الفاظ کے ہیر پھیر سے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن چونکہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ ایک محتاط مفتی تھے اور کافی غور و فکر کرنے کے بعد جب مکمل [illegible] کے عین مطابق فتویٰ دیتے تھے [illegible] کی وجہ سے وہ دوسرے مفتیوں کی طرح دھوکہ میں نہ آسکے

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

استفتاء نمبر ۱ از دفتر مسلم لیگ بریلی شاخ

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ آج کل ہنود کی طرف سے نہایت سخت کوشش اس امر کی ہو رہی ہے کہ ہندوستان سے گاؤ کشی کی رسم موقوف کرا دی جائے۔ مثلاً اس غرض سے انہوں نے ایک بہت بڑی عرضداشت گورنمنٹ میں پیش کرنے کے لیے تیار کی ہے جس پر کروڑوں باشندگان ہندوستان کے دستخط کرائے جا رہے ہیں۔ بعض ناعاقبت اندیش مسلمان بھی اس عرضداشت پر ہندوؤں کے کہنے سننے سے دستخط کر رہے ہیں، ایسے مسلمانوں کی بابت شرع شریف کا کیا حکم ہے،

[1] احمد سعید، قائد اعظم مسلم پریس کی نظر میں، قائد اعظم اکادمی کراچی ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۹۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس مذہبی رسم کے جو شعائر اسلام میں سے ہے، بند کرانے میں مدد دینے والے گنہگار اور عنداللہ مواخذہ دار ہیں یا نہیں؟"

الجواب: "فی الواقع گاؤکشی ہم مسلمانوں کا مذہبی کام ہے جس کا حکم ہماری پاک مبارک کتاب کلام مجید رب الارباب میں متعدد جگہ موجود ہے۔ اس میں ہندوؤں کی امداد اور اپنی مذہبی عزت میں کوشش اور قانونی آزادی کی بندش نہ کرے گا مگر وہ جو مسلمانوں کا بدخواہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فقیر احمد رضا قادری غفرلہٗ"[1]

استفتاء نمبر ۲ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مذہب حنفیہ اس مسئلہ میں کہ گاؤکشی کوئی ایسا امر ہے جس کے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا اگر کوئی شخص معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گائے اس کے ذبح نہ کی ہو یا گائے کا گوشت نہ کھایا ہو، ہرچند کہ اکل اس کا جائز جانتا ہے تو اس کے اسلام میں کوئی فرق نہ آئے گا اور وہ مسلمان کامل رہے گا۔

گاؤکشی کوئی واجب فعل ہے کہ جس کا تارک گنہگار ہوتا ہے یا اگر کوئی شخص گاؤکشی نہ کرے، صرف اباحتِ ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہگار نہ ہوگا، جہاں بلا وجہ اس فعل کے ارتکاب سے توران فتنہ و فساد اور مفضی بہ ضرر اہلِ اسلام ہو اور کوئی فائدہ اس فعل پر مرتب نہ ہو اور عملداری اہلِ اسلام بھی نہ ہو تو وہاں بدیں وجہ اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہے یا یہ کہ بلا سبب ایسی حالت میں بقصدِ اثارت فتنہ و فساد ارتکاب اس کا واجب ہے اور قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا گائے کی۔

بینوا توجروا۔ الہ آباد ۱۲۹۸ھ شوال ۱۲۹۸ھ[2]

---

[1] احمد رضا خان، امام: انفس الفکر فی قربان البقر، مطبع اہل سنت و جماعت بریلی ص ۱۹
[2] محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، مولانا: مسائل رضویہ جلد دوم مکتبہ حامدیہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۲۱۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امام احمد رضا نور اللہ مرقدہ نے اپنی مومنانہ فراست و بصیرت سے جس طرح جواب دیا، اس سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں :-

① "گاؤکشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفسِ ذات کے لحاظ سے واجب نہیں، نہ اس کا تارک باوجود اعتقادِ اباحت بنظرِ نفسِ ذاتِ فعل گنہگار، نہ ہماری شریعت میں کسی خاص شئے کا کھانا بالتعیین فرض مگر اِن وجوہ سے صرف اس قدر ثابت ہوا کہ گاؤکشی جاری رکھنا واجب بعینہٖ اور اُس کا ترک حرام بعینہٖ نہیں، یعنی ان کے نفسِ ذات میں کوئی امر ان کے واجب یا حرام کرنے کا مقتضی نہیں لیکن ہمارے احکام مذہبی صرف اسی قسم کے واجبات و محرمات میں منحصر نہیں بلکہ جیسا ان واجبات کا کرنا اور ان محرمات سے بچنا ضروری [illegible] یوں ہی واجبات و محرمات لغیرہا ہیں جن کا [illegible] ضروری [illegible] اہل اسلام کو کسی طرح مفر نہیں اور ان سے بالجبر باز رکھنے میں [illegible] ہماری مذہبی توہین ہے جسے احکام [illegible] روا نہیں رکھ سکتے۔ ہم ہر مذہب و ملت کے عقلا سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر کسی شہر میں بزورِ مخالفین گاؤکشی قطعی بند کر دی جائے اور بلا قانا راضی ہنود اس فعل کو ہماری شرع ہرگز اس سے باز رہنے کا ہمیں حکم نہیں دیتی، یک قلم موقوف کیا جائے تو کیا اس میں :-

- ذلتِ اسلام متصور نہ ہو گی :
- کیا اس میں خواری و مغلوبی مسلمین نہ سمجھی جائے گی۔
- کیا اس وجہ سے ہنود کو ہم پر گردنیں دراز کرنے اور اپنی چیرہ دستی پر اعلیٰ درجہ کی خوشی ظاہر کر کے ہمارے مذہب و اہل مذہب کے ساتھ شماتت کا موقع ہاتھ نہ آئے گا۔
- کیا بلا وجہ وجیہ اپنے لیے ایسی ذلت و ذلت اختیار کرنا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دوسروں کو دینی مغلوبی سے اپنے اوپر ہنسوانا ہماری شرع مطہر جائز فرماتی ہے ـــــ؟

حاشا وکلا، حاشا وکلا، ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ ہماری شرع ہرگز ہماری ذلت نہیں چاہتی نہ یہ متوقع کہ حکام وقت صرف ایک جانب کی پاسداری کریں اور دوسری طرف کی توہین وتذلیل روا رکھیں، سائل لفظاً ترک لکھا ہے! یہ صرف مغالطہ اور دھوکہ ہے۔ جس نے ترک اور کف میں فرق نہ کیا، کسی فعل کا نہ کرنا اور بات ہے اور اس سے بالقصد باز رہنا اور بات۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اس رسم سے جس میں صدہا منافع ہیں، یک قلم امتناع آخر کسی وجہ پر مبنی ہوگا اور وجہ سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہنود کی ہٹ پوری کرنا اور مسلمانوں نہ صرف [illegible] کے ایجاب [illegible] کی یا تنگی کر دینا۔

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY

(۲) بلکہ رہا سائل کا یہ کہنا کہ "اس فعل کے ارتکاب سے شوراں فتنہ وفساد ہوں" ہم کہتے ہیں جن مواضع میں مثل بازار وشارع عام وغیرہا گاؤکشی کی قانونی ممانعت ہے، وہاں جو مسلمان گائے ذبح کرے گا البتہ اثارت فتنہ وفساد اس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے اور وہ قانوناً مجرم قرار پائے گا اور اس امر کو ہماری شرع مطہر بھی روا نہیں رکھتی..... اور جہاں قانوناً ممانعت نہیں وہاں اگر شوراں فتنہ وفساد ہوگا تو لاجرم ہنود کی جانب سے ہوگا، اور جرم انہی کا ہے کہ جہاں ذبح کرنے کی اجازت ہے وہاں بھی ذبح نہیں کرنے دیتے...... اور اگر ایسا ہی خیال ہنود کے فتنہ وفساد کا شرع ہم پر واجب کرے گی تو ہر جگہ کے ہنود کو قطعاً

ف محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، مولانا: رسائل رضویہ جلد دوم، مکتبہ حامدیہ لاہور ۱۹۷۹ء، ص ۲۱۸ - ۲۱۹ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس رسم کے اٹھا دینے کی سہل تدبیر ہاتھ آئے گی، جہاں چاہیں گے فتنہ و فساد برپا کریں گے اور بزعم جہال شرع ہم پر ترک واجب کر دے گی اور اس کے سوا ہماری جس رسم مذہبی کو چاہیں گے اپنے فتنہ و فساد کی بنا پر بند کرا دیں گے...... بالجملہ خلاصہ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، برا و جہالت ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بے شک مسلمانوں کو توہین و ذلت کے لیے پیش کرنا ہے کہ شرعاً حرام اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بے جا ہٹ بجا رکھنے کے لیے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہرگز جائز نہیں ہے[۱]

بعض قوم پرست مسلمان رہنماؤں اور "علماء کرام" نے جب تحریک ترک موالات کے دوران ذبیحہ گاؤ کے مسئلے پر ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کر دی تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ان کے ان نئے دوستوں کے مظالم اور خطرناک عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا:

"کیا وہ ہم سے دین پر نہ لڑے؟ کیا قربانی گاؤ پر ان کے سخت ظالمانہ فساد چلنے پڑ گئے؟ کیا کٹار پور، آرہ اور کہاں کہاں کے ناپاک ہولناک مظالم جو ابھی تازے ہیں دلوں سے محو ہو گئے؟ بے گناہ مسلمان نہایت سختی سے ذبح کئے گئے، مٹی کا تیل ڈال کر جلائے گئے، ناپاکوں نے پاک مسجدیں ڈھائیں، قرآن پاک کے پاک اوراق پھاڑے، جلائے اور ایسی ہی وہ باتیں جن کا نام لیے کلیجہ منہ کو آئے۔"[۲]

"یہ قربانی گاؤ کا مسئلہ ایسا ہی ہے، کون سا ہندو ہے جس کے دل میں اس کا نام سن کر آگ نہیں لگتی، کون سی ہندو زبان ہے جو گئو رکھشا کی مالا نہیں

۱۔ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری، مولانا: رسائل رضویہ جلد دوم، مکتبہ حامدیہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۲۲۲-۲۲۳ ؛ ۲۔ ایضاً ص ۱۱۴ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

چینی، کونسا شہر ہے جہاں اس کی سبھا یا اُس کے ارکان یا اُس میں چندہ دینے والے نہیں، کیا یہ مقدس بے گناہوں کے خون، یہ پاک مساجد کی شہادتیں، یہ قرآن مجید کی اہانتیں انہیں ناپاک رکھشاؤں انہیں مجموعی سفاک سبھاؤں کے نتائج نہیں، نہیں ہے ؟ [illegible]

[illegible]

اب جس شہر، جس قصبہ، جس گاؤں میں چاہو آزما دیکھو، اپنی مذہبی قربانی کے لیے گائے پچھاڑ دو، اس وقت یہی تمہاری بائیں پسلی کے نکلے، یہی تمہارے سگے بھائی، یہی تمہارے منہ بولے بزرگ، یہی تمہارے آقا، یہی تمہارے پیشوا، تمہاری ہڈی پسلی توڑنے کو تیار ہوتے ہیں یا نہیں؟ ان [illegible] جو آج تمام ہندوؤں اور نہ صرف ہندوؤں، ہم سب ہندو پرستوں کا امام ظاہر و بادشاہ باطن ہے یعنی گاندھی صاف [illegible] کہہ چکا کہ مسلمان اگر قربانی گاؤ نہ چھوڑیں گے تو ہم تلوار کے زور سے چھڑا دیں گے۔ اب بھی کوئی شک رہا کہ تمام مشرکین ہندو دین میں ہم سے محارب ہیں۔" [2]

ایک اور موقع پر فرمایا کہ "اب لیڈر کہلانے والے کلمہ گو بھی اُن (ہندوؤں) کے ساتھ ہو گئے، لاجرم مسلمانوں پر بحکم شرع واجب ہوا کہ قربانی گاؤ کے بقاء و اجرا میں انتہائی کوشش کریں۔" [3]

---

[1] ابوالکلام آزاد کا خیال تھا کہ: "مسٹر گاندھی نے جنگِ آزادی میں اپنی جان اور مال دونوں لٹا دیا۔ پس وہ فی الحقیقت "مجاہد فی سبیل اللہ" ہیں اور بانفسہم وباموالہم کے ہر دو مراحل جہاد مقدس سے گزر چکے ہیں۔ یہ (مسٹر گاندھی) حق و صداقت کا عجیب سپہ سالار ہے (ماہنامہ طلوع اسلام (دہلی) محرم الحرام ۱۳۵۸ھ/ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۳۹)

[2] محمد عبدالحلیم اختر شاہجہانپوری سوانح رسائل رضویہ جلد دوم مکتبہ حامدیہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۱۱۷ - ۱۱۸ ؎

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحریک ترک موالات کے دوران ہی فاضل بریلوی نے ذبیحہ گاؤ سے متعلق بعض حضرات کے غیر شرعی بیانات پر شدید گرفت کی اور ثبوت میں کئی اکابر علماء کے فتاویٰ بھی پیش کئے لیکن بخوفِ طوالت انہیں قلم زد کرتے ہوئے ہم ایک من گھڑت الزام کا ردّ ان ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں:۔

علیہ شدید بدگمانی کہ "مخالفین ترک قربانی گائے کا منشاء مجھے یقینی طور سے معلوم ہوا ہے کہ خلافت کمیٹی میں رکاوٹ ہو اور اعدائے خلافت کی تائید اور تفرقہ پردازی سے فائدہ اٹھایا جائے" کیسا اشد حرام ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"یاایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم"۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں حضرت سیدی زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

الظن الخبیث لاینشؤ الامن القلب الخبیث۔

اور پھر اپنی بدگمانی کو یقین بتانا اور سخت جرأت، مطلب یہ کہ مسلمان طرفداری نصاریٰ کی خبیث تہمت سے ڈر کر چپ ہو بیٹھیں اور ملک کے پیارے آنکھوں کے تارے، لاڈلے دولارے ہندو بھائیوں کا کام بن جائے، شعار اسلام ہندوستان سے فنا ہو جائے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔[1]

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی درج ذیل بالا تحریریں پڑھی تھیں یا نہیں لیکن حضرت کے افکار و نظریات نے مجموعی طور پر جو فضا قائم کر دی تھی، اس تناظر میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ؎ محمد مصطفیٰ رضا خان، مفتی اعظم ہند: الطاری الداری حصہ اول انجمن ارشاد المسلمین لاہور ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء ص ۵۳ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] ایضاً ص ۵۳-۵۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قائد کے صرف دو ارشادات ملاحظہ فرمائیں:۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کا بنیادی فرق واضح کرنے کے لیے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ برملا کہتے تھے:۔

"ہندو گائے کو پوجتے ہیں اور مسلمان اس کا گوشت کھاتے ہیں" ۱ے

ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"I hate all this Hindus nonsence about cows being sacred and the Hindus telling us that we Muslims have no right to kill them for beef".

ترجمہ:۔ مجھے ہندوؤں کی اس احمقانہ بات سے نفرت ہے کہ گائیں مقدس ہیں اور یہ کہ ہندو ہم مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ گوشت کے لیے انہیں ذبح کریں"۔ ۲ے

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

آخر میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس اپیل پر تحریر ہذا کا اختتام کرتا ہوں:

"تبدیل احکام الرحمٰن اور اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ، مشرکین سے اتحاد توڑ دو، مرتدین کا ساتھ چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک اپنے سایہ میں لے، دنیا نہ ملے نہ ملے، دین تو ان کے صدقے میں ملے ۳ے"

وما علینا الا البلاغ المبین

۱ے شکیل احمد ضیاء، ابوالکلام آزاد کے انکشافات، شبلی پبلی کیشنز کراچی ۱۹۸۸ء ص ۱۳

William L. Shirer: Gandhi A Memor, sphere Books Ltd. London, 1981 Page 120).

۳ے رئیس احمد جعفری، اوراق گم گشتہ، محمد علی اکیڈمی لاہور ۱۹۶۸ء ص ۳۰۲-۳۰۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	مصنف/مرتب	نام کتاب	ناشر	سن طباعت
۱	ابو الاعلیٰ مودودی	آفتاب تازہ	ادارہ معارف اسلامی لاہور	۱۹۹۳ء
۲	آزاد، ابو الکلام	انڈیا ونز فریڈم (انگریزی)	اورینٹ لانگ مین لمیٹڈ مدراس۔	۱۹۸۸ء
۳	احمد رضا خاں، امام	النفس الفکر فی قربان البقر	مطبع اہل سنت وجماعت بریلی	ـ ـ
۴	احمد سعید	قائد اعظم مسلم پریس کی نظر میں	قائد اعظم اکادمی کراچی	۱۹۸۱ء
۵	اسرار الرحمٰن بخاری	اسلام اور مذاہب عالم	نیو بک پیلس لاہور	ـ
۶	انوار الحق	تجلیات عثمانی	مطبوعہ ملتان	ـ
۷	ایچ بی خان	برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں علماء کا کردار۔	قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت اسلام آباد۔	۱۹۸۵ء
۸	برہان الدین احمد فاروقی۔	حضرت شیخ احمد سرہندی کا نظریہ توحید۔	کتب خانہ پنجاب لاہور	۱۹۴۷ء
۹	(Penderal Moon)	(Wavell the Viceroy's Journal	(Oxford University Press Karachi)	۱۹۷۳ء
۱۰	(P. Hardy)	The Muslims of British India	(Pakistan Publishing House Karachi)	۱۹۷۲ء
۱۱	تاج الدین احمد تاج منشی۔	ہندوؤں سے ترک موالات۔	مکتبہ رضویہ لاہور	۱۳۰۲ھ ۱۹۸۲ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۲	(Jawaharlal Nehru)	The Discovery of India	ANCHOR BOOKS NEW YORK	۱۹۶۰ء
۱۳	جی الانا	قائد اعظم جناح، ایک قوم کی سرگزشت۔	فیروز سنز لاہور	—
۱۴	(J.F.C. Fuller)	India in Revolt	Eyre and Spottiswoode Publications Ltd. London.	—
۱۵	(Rajainder Prasad Dr.	India Divided	Books Traders Lahore	—
۱۶	R.K. Karanjia)	(The Mind of Nehru)	George Alen and Unwin Ltd. London	۱۹۶۱ء
۱۷	رشید محمود ناصا	تحریک ہجرت (۱۹۲۰ء)	مکتبہ عالیہ لاہور	۱۹۸۸ء
۱۸	رئیس احمد جعفری	اوراق گم گشتہ	محمد علی اکیڈمی لاہور	۱۹۹۸ء
۱۹	" " "	علی برادران	" " " "	۱۹۹۳ء
۲۰	" " "	قائد اعظم اور ان کا عہد	مقبول اکیڈمی لاہور	—
۲۱	C.H. Philips	(The Partition of India)	George Allen and Unwin Ltd. London	۱۹۷۰ء
۲۲	(Superintendant Govt. Printing Lahore)	(A History of Non-cooperation)	Government of Punjab Lahore	۱۹۷۶ء
۲۳	سردار محمد خان، چودھری۔	حیات قائد اعظم	پبلشرز یونائیٹڈ لاہور	۱۹۴۹ء

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF THE ISLAMIC HAQIQAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۲۴	شکیل احمد ضیاء	ابوالکلام آزاد کے انکشافات۔	شبلی پبلی کیشنز کراچی	۱۹۸۸ء
۲۵	عبدالرشید ارشد	بیس بڑے مسلمان	مکتبہ رشیدیہ لاہور	۱۹۸۶ء
۲۶	عبداللہ لغاری	مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگزشت کابل۔	قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت اسلام آباد	۱۹۸۰ء
۲۷	کاشی البرنی	مسلم انڈیا	شارلاٹ پبلشنگ کمپنی لاہور	۱۹۴۳ء
۲۸	محمد اکرام، شیخ	رود کوثر	فیروز سنز لاہور	۱۹۷۰ء
۲۹	محمد امین زبیری	سیاست ملیہ	آتش فشاں پبلی کیشنز لاہور	۱۹۹۱ء
۳۰	محمد سرور، پروفیسر	افادات وملفوظات مولانا عبیداللہ سندھی	سندھ ساگر اکادمی لاہور	۱۹۸۷ء
۳۱	محمد سلیمان اشرف، پروفیسر	الرشاد [illegible]	مکتبہ رضویہ لاہور	۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء
۳۲	محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری، مولانا	رسائل رضویہ جلد دوم	مکتبہ حامدیہ لاہور	۱۹۷۶ء
۳۳	محمد عدیل عباسی، قاضی۔	تحریک خلافت	پروگریسو بکس لاہور	۱۹۸۶ء
۳۴	محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر	تذکرہ مظہر مسعود	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی	۱۹۶۹ء
۳۵	〃 〃 〃	مکتوبات امام احمد رضا مع تنقیدات وتعاقبات	مکتبہ نبویہ لاہور	۱۹۸۸ء
۳۶	محمد مصطفےٰ رضا خاں، مفتی اعظم ہند۔	الطاری الداری حصہ اول۔	انجمن ارشاد المسلمین لاہور	۱۹۸۳ء

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۳۷	محمد نعیم الدین مراد آبادی صدر الافاضل مولانا	مجموعہ افادات صدر الافاضل	ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم لاہور	-
۳۸	نصر اللہ خاں	کیا قافلہ جاتا ہے	مکتبہ تہذیب و فن کراچی	۱۹۸۳ء
۳۹	دلی منظر اے وکیٹ	عظمتوں کے چراغ جلد سوم	مجلس کارکنان تحریک پاکستان ملتان	۱۹۸۹ء
۴۰	(William L. Shirer)	(Gondhi A. Memoir) ۱۹۸۱ء	(Sphere Books Ltd London)	

۴۱ ماہنامہ السواد الاعظم (مراد آباد) جمادی الاوّل ۱۳۳۸ھ

۴۲ " طلوعِ اسلام (دہلی) مارچ ۱۹۳۹ء

۴۳ " " " (") اپریل "

۴۴ [illegible]

۴۵ " نقوش (لاہور) خطوط نمبر جلد دوم

۴۶ " اردو ڈائجسٹ (لاہور) اپریل ۱۹۸۲ء

۴۷ " " " (") اپریل "

۴۸ " رضوان (لاہور) مئی ۱۹۸۹ء

۴۹ ہفت روزہ خدام الدین (لاہور) ۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء

۵۰ " آئین (لاہور) ۱۲ نومبر ۱۹۷۰ء۔ اشاعتِ خاص

۵۱ مجلہ برگِ گل (کراچی) ۱۳۰۱ھ جوہر نمبر

۵۲ روزنامہ انقلاب (لاہور) ۵ جنوری ۱۹۴۸ء

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE SPIRITUAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمع ہدایت

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

حضرت علامہ مولانا ابوالفیض محمد عبدالحفیظ صاحب قادری
مفتی شاہی جامع مسجد آگرہ

بجواب

آئینہ صداقت

مؤلفہ پروفیسر فیروزالدین روحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ الہ واصحابہ اجمعین

امابعد۔

سبب تالیف

چند احباب پاکستان نے جناب مولوی فیروز الدین صاحب روحی کی تصنیف کردہ کتاب۔ ''آئینہ صداقت''۔ مطبوعہ آرمی پریس کراچی، بذریعہ ڈاک میرے پاس بھیجی اور جواب کا مطالبہ کیا۔ اگرچہ فقیر اپنے اعذار وافکار کی وجہ سے اس قابل نہ تھا کہ جواب لکھتا مگر بار بار کے اصرار نے مجبور کر دیا اور جواب لکھنا ضروری ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ اسے [illegible] اتمام کو پہنچائے اور سبب اصلاح وہدایت بنائے۔ آمین

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT"

میں اور جناب روحی صاحب

جناب روحی صاحب کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ کا آگرہ میں ایک زمانہ قیام رہا ہے، اکثر اوقات میری اور ان کی ملاقاتیں رہی ہیں بسا اوقات دینی مسائل میں وہ مجھ سے مشورہ لیتے تھے، عربی جملوں کے معانی ومفاہیم دریافت کیا کرتے تھے۔ چند موقعوں پر وہ میرے ساتھ جلسوں میں بھی شرکت ہوئے۔

یہاں کے قیام میں جہاں تک مجھے علم ہے ان کے خیالات ایسے نہ تھے جیسے کہ ان کی اس تصنیف سے ظاہر ہو رہے ہیں یا اگر تھے تو مسلم اکثریت کے سنی حنفی عقائد کے معتقد ہونے کی وجہ سے وہ کچھ تقیہ سا کئے ہوئے تھے۔

بہر حال ان کا یہاں نہ کوئی علمی وقار تھا نہ زیادہ پوچھ گچھ، اسی واسطے ان کا بازار یہاں کچھ ٹھنڈا سا تھا۔ ممکن ہے کہ پاکستان پہنچ جانے پر یا تو وہ بدل گئے یا چھپے ہوئے تھے کھل گئے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آئینہ صداقت کا مقصد تالیف

جناب روحی صاحب کے مقاصد ان کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہیں اور وہ صرف یہ ہیں (۱) وہابیت اور ابن عبد الوہاب نجدی کی مدح سرائی۔ (۲) سید احمد صاحب اور مولوی اسماعیل دہلوی کی ستائش (۳) دیو بندیت اور فضلائے دیو بند کی ثناء و صفت (۴) ان تینوں کے قابل اعتراض و گرفت عقائد و خیالات کے رد و ابطال کرنے والے علمائے اہل سنت و جماعت پر نکتہ چینی و طعنہ زنی۔

وہابیت اور ابن عبد الوہاب نجدی
نمبر اول

اس نمبر کی ابتدا آپ نے عنوان باب سوم۔ وہابیت ص ۳۶ سے شروع کی ہے اور صفحہ ۵۰ پر اس نمبر کو ختم کر دیا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

زیر عنوان (وہابیت کیا ہے؟) ص ۳۰ پر آپ لکھتے ہیں۔

بارھویں صدی ہجری میں اسلامی دنیا بری طرح زوال کی طرف مائل تھی اجتہاد و نظر کے دروازے بند ہو چکے تھے، مسلمان ہر شعبے میں پستی کی طرف مائل تھے، تصوف کے توہمات نے خالص اسلامی توحید کو چھپا دیا تھا۔ مسجدیں ویران قبریں آباد تھیں، تعویذ گنڈوں میں دنیا پھنس گئی تھی قرآن کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا گیا تھا، خصوصاً جزیرۃ العرب کے قلب (نجد) کی حالت اور بھی خراب تھی کم سے کم جو کہا جا سکتا ہے وہ یہ کہ اہل نجد اخلاقی انحطاط میں حد سے گذر چکے تھے، ان کے معاشرہ میں نیکی و بدی میں کوئی امتیاز نہ تھا، مشرکانہ عقیدے دلوں میں گھر کر گئے تھے، زید ابن خطاب کے قبر کی پرستش ہوتی تھی، بعض صحابہ کے نام سے منسوب قبریں پوجی جاتی تھیں لیکن یہ سب کچھ دین و مذہب کے نام پر ہوتا تھا، سیاسی حالت اس سے بھی بدتر تھی، اس پر آشوب اور ناموافق ماحول میں شیخ محمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ابن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانوں کو خالص توحید و سنت کی دعوت دی، اس دعوت کو بعض سیاسی مصالح کی بنا پر مصری، ترکی اور انگریزی مخلذم نے وہابیت کے نام سے موسوم کیا اور شیخ پر الزام لگایا اور اس تحریک کو اس طرح مشتہر کیا کہ گویا اسلام کے علاوہ اور کوئی مذہب ایجاد ہوا۔"

پھر ص ۳۹ پر لکھا: "شیخ محمد بن عبدالوہاب بچپن ہی سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف مائل تھے چنانچہ تبلیغ وارشاد کے سلسلہ میں شیخ کو سخت مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا مگر شیخ نے سب کو مردانہ وار جھیلا اور توحید کی دعوت دی۔ غیر اللہ کے سامنے سرخم کرنے، مقبروں، ولیوں سے مدد مانگنے، نیکوکار بندوں کو معبود ثانی بنانے سے روکنے کی کوشش کی۔ قبور اور عبادت کے سلسلہ میں مسنون طریقے کے خلاف بدعتیں رائج تھیں ان کے مٹانے کو عملی اقدام اٹھایا اس پر گویا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور خوب مخالفت ہوئی۔ مگر تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ شیخ کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔"

پھر ص ۴۲ پر لکھا: "شیخ ایک فاضل اجل تھے، ان کا علمی پایہ بلند ہے وہ محققہ محدثانہ طریقہ پر لکھتے ہیں، ان کا طریقہ قرآنی اور ان کی دلیلیں جزوکل حدیث سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ مولوی مسعود عالم ندوی نے شیخ کی سوانح عمری میں ان کی تصنیفات کی تعداد ۱۶ لکھی ہے اور اس کے علاوہ مختلف رسائل وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے ان تصانیف میں "کتاب التوحید" سرفہرست ہے۔"

غرض کہ جناب روحی صاحب نے تعریفوں کا ایک پل باندھ دیا ہے، ثنا وستائش کے اتنے الفاظ جمع کر دیئے کہ کتب لغت میں اب باقی نہ رہے، داد نہیں دی جاسکتی قلم توڑ دیا، آپ کے نزدیک شیخ جی مذکور توحید و سنت کے معلم بھی ہیں، شرک و بدعت کے مٹانے والے بھی ہیں، امر بالمعروف ناہی عن المنکر یعنی متقی و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پرہیزگار بھی ہیں۔ فاضل اجل بھی ہیں محدث بھی ہیں اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہیں۔ اور کیا جانے کیا کیا ہیں۔

اس کے بعد جناب روحی صاحب نے زیر عنوان (شیخ اور ان کی جماعت پر اتہامات والزامات) ان لوگوں پر نکتہ چینی کی ہے جنھوں نے ابن عبدالوہاب نجدی کی زبوں حالی اور بداعتقادی پر روشنی ڈالی۔ آپ کہتے ہیں۔

''شیخ کو بدنام کرنے کے لیے اور ان کی دعوت توحید وسنت کو ختم کرنے کے لیے مصری وترکی اور انگریزی حکومتوں نے ان کو خوب بدنام کیا اور ایک الگ مذہب اور گمراہ جماعت بنانے کی کوشش کی بلکہ ہر اسلامی تحریک کو جس سے مسلمانوں کو قائدہ پہنچے، اس کو وہابی کے نام سے موسوم کر دیا یہ کام ترکی مصری اور انگریزی حکومتوں کے تنخواہ دار مولویوں اور پیروں نے انجام دیا، اس میں سب سے پہلا نام سلیمان بن سحیم کا ہے۔''

پھر چند اور نام لکھ کر لکھا: ''جنھوں نے حکومتوں کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے اپنی کتابوں میں گالیوں اور افترا پردازیوں کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ یہ بڑے فخر سے اعلان کرتے ہیں کہ علامہ شامی نے نجدیوں کو باغیوں میں شمار کیا۔''

پھر علامہ شامی کی عبارت اور اس کا ترجمہ لکھ کر کہا۔

''شامی کی اس عبارت کو رضا خانی علماء بڑے فخر سے اپنے رسالوں میں نقل کرتے ہیں اور اس وقت ہمارے پیش نظر دو رسالے ہیں۔

(۱) تھافت الوہابیہ جو مولوی مفتی عبدالحفیظ ساکن آنولہ ضلع بریلی مشہور بہ مفتی آگرہ کا لکھا ہوا ہے۔''

پھر لکھا: ''مگر ان کو کیا معلوم کہ ابن عابدین شامی نے حکومتوں کے اثر سے ان غریبوں کو بدنام کیا اور ان کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر کے ایک دنیا

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATIVE DIRECTORY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سنبھالی، برا ہو اس دنیا پرستی اور سنہری سکوں کا جس کے عوض شامی نے نجدیوں کو دل کھول کر بدنام کیا ہے۔"

پھر لکھا: "شامی کے بعد احمد زینی دحلان کا نمبر آتا ہے جس نے اس جماعت کو سب سے زیادہ بدنام کیا ہے اس شخص کو تو اس جماعت سے خدا واسطے کا بیر ہے۔"

اس کے بعد زیر عنوان (نجدیوں کے ظلم بیان کردہ کتاب سیف الجبار) حضرت مولانا شاہ فضل رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب سیف الجبار سے وہ عبارت نقل کی جس میں نجدی کی زبوں حالی اور بداعتقادی اور اس کے فتنے اور فساد قتل اہل اسلام و نہب اموال کا ذکر ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

پھر اس کے بعد حضرت نوری میاں صاحب مارہروی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شاہ اسماعیل حسن صاحب مارہروی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمتہ اللہ علیہ اور جناب مولانا احمد یار خاں صاحب نعیمی مدظلہ کی کتابوں سے وہ عبارتیں جو نجدی کے خبث اعمال و عقائد کو بتا رہی ہیں نقل کیں اس کے بعد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق لکھا۔

"ہم نے ان اقتباسات میں قصداً مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی کسی کتاب کا اقتباس نہیں دیا، اس سلسلہ میں صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ ان مولانا صاحب کی ہر کتاب ہر رسالہ ہر فتوٰی اور ہر تحریر و تقریر میں وہابیوں نجدیوں کو کافر مشرک، گردن زدنی، سوختنی، ڈاکو خائن بدمعاش اور نہ جانے کیا کیا لکھا ہے جو سرتاپا غلط ہے۔"

اقول: حضرت علامہ شامی اور حضرت دحلان اور حضرت مولانا فضل رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صاحب اور حضرات مارہرہ مقدسہ سے لے کر اس فقیر عبد الحفیظ تک نجدی کے متعلق جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے فتنے برپا کیے، مسلمانوں کو مشرک و کافر بنایا اور اس طور سے بنام جہاد اس نے قتل کیا، حرمین طیبین پر چڑھائی کی، وہاں کے علماء سادات کو شہید کیا، بالوں کو لوٹا اور غنیمت بنایا، بد اعتقادی پھیلائی، چند مخصوص عقیدے ایجاد کیے، ان عقیدوں کے خلاف سب مسلمانوں کو مشرک کہا، انبیاء اولیا کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کی، کھلے ہوئے کافروں مشرکوں یہود و نصاریٰ سے کچھ تعرض نہ کیا۔ ساری قوت جہاد مسلمانوں پر ختم کی۔

فیصلہ کا بہترین طریقہ

جناب رومی صاحب آپ نے نجدی کی ثنا وصفت بیان کی، بڑھایا، چڑھایا، اور علمائے اہل سنت کے عیوب حالی و بد اعتقادی ظاہر کی۔ اب یہ فیصلہ کیسے ہو کہ کون صحیح کہتا ہے کون غلط، کس نے اس کی واقعی تاریخ قلمبند کی اور کس نے غیر واقعی، آپ نے علمائے اہل سنت پر الزام لگائے وہ صحیح درست ہیں یا جو علمائے اہل سنت نے نجدیوں پر الزام لگائے وہ درست ہیں۔

اس بحث و تمحیص میں کہ تاریخ یہ صحیح ہے جو آپ نے لکھی یا وہ صحیح ہے جو علماء اہل سنت نے لکھی بڑی الجھن پیدا ہوگی اور بات ختم نہ ہونے پائے گی، آپ اپنی کہتے رہیں گے اور ہم اپنی، اس لیے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم آپ ہی کے مسلمات سے فیصلہ کریں تاکہ آپ کو چون و چرا کا موقعہ نہ ملے بلکہ آپ دم بخود ہو جائیں اور بغیر تسلیم کیے آپ کو چارہ نہ ہو۔ فرمایئے جناب رومی صاحب یہ مناسب ہوتا کہ آپ کی زبان اور آپ کی تحریر خود فیصلہ کر دے۔ سنئے۔

آپ نے اسی اپنے رسالہ میں علماء و فضلاء دیوبند کی بھی مدح سرائی فرمائی ہے اور ان کی جناب میں اپنا حسن اعتقاد ظاہر فرمایا ہے۔ آپ نے زیر عنوان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(فضلاء دارالعلوم دیوبند) لکھا ہے۔

"علم وعمل کی سادگی، بے تکلفی، جفاکشی، امر بالمعروف نہی عن المنکر اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ غرض دارالعلوم کی آغوش تعلیم وتربیت سے چودہ ہزار سے زائد علماء وفضلاء پیدا ہو چکے ہیں جو اسلام کا کلمہ بلند کرنے کے لیے دنیائے اسلام کے بیشتر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسلامی تعلیمات کے قندیل روشن کیے ہوئے ہیں ان میں صاحب درس وافتا بھی ہیں اور مصنف ومبلغ بھی، امراض روحانی کے معالج بھی ہیں اور امراض جسمانی کے طبیب بھی، واعظ بھی اور ادیب بھی ہیں الخ"

اس کے بعد آپ نے انھیں اوصاف سے متصف فضلائے دیوبند کے نامور علماء کی ایک فہرست بھی لکھ دی ہے جس میں آپ نے مولوی سید احمد حسن صاحب امروہوی، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، مولوی حبیب الرحمن صاحب عثمانی مہتمم دارالعلوم، مولوی عزیز الرحمان صاحب مفتی دارالعلوم، مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، مولوی محمد انور صاحب کشمیری، مولوی حسین احمد صاحب (مدنی) کے نام تحریر کیے ہیں اور آخر میں لکھا ہے۔

"جیسے علماء جو آفتاب علم کے آفتاب و ماہتاب ہیں، اسی درس گاہ کے فیض یاب اور اسی مے خانہ کے جرعہ نوش ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو اپنے علم وفضل، درس وتدریس، رشد وہدایت، دعوت تبلیغ، سیاسی قیادت اور تصنیفی اور صحافتی کمالات کے باعث اسلام سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔"

جب آپ نے اپنے قلم سے ان کے فضل وکمال پر یہ شاندار خطبہ لکھا تو آپ کے ممدوح معتمد علیہ اور مستند ومسلم ہوئے، آپ کی تحقیق کے مطابق آپ کے تسلیم شدہ یہ صاحبان، صاحبان افتاء بھی ہیں اور مرشد وہادی بھی ہیں علم کے آفتاب و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ماہتاب بھی ہیں، امراض روحانی کے معالج بھی ہیں تو آپ ضرور ان کے فتوے اور تحقیقات کے قائل و معتقد ہوں گے اور سر جھکا کر مان لیں گے سنئے۔ ان حضرات نے آپ کے ممدوح فاضل شیخ مجاہد نجدی کے متعلق کیا لکھا ہے، ذرا کان کھول کر سنئے، اور آنکھ کھول کر دیکھئے،

جناب مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی

اپنی کتاب التصدیقات لدفع التلبیسات معروف بہ مہند مطبوعہ ہلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع سہارن پور میں ابن عبد الوہاب نجدی سے متعلق سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے خوارج ایک جماعت شوکت والی ہے جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے تھے ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں (آگے لکھتے ہیں) ان کا حکم باغیوں کا ہے (پھر لکھا) اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے، جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہو گئے اپنے آپ کو حنبلی مذہب بتلاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہ ہی مسلمان ہیں اور جو ان کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علمائے اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ (ص ۱۳)"

جناب روحی صاحب۔ اس کتاب پر اور اس جواب پر جناب مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی (جنھیں یہ لوگ شیخ الہند کہتے ہیں) کے اور جناب مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کے اور جناب مولوی سید احمد حسن صاحب امروہوی کے اور

NAFSEISLAM.COM
GROUP OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جناب مولوی عزیز الرحمان صاحب کے اور جناب مولوی حبیب الرحمان صاحب کے دستخط اور تصدیقات ہیں، یعنی یہ سب اسی مضمون کے جو نجدی کے خلاف ہے۔ موید ہیں۔

جناب مولوی حسین احمد صاحب

جن کو یہ لوگ مدنی اور اس وقت کا شیخ الاسلام کہتے ہیں جو دار العلوم کے شیخ الحدیث ہیں اور آپ کے مسلم بھی ہیں اپنی کتاب شہاب ثاقب مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند میں لکھتے ہیں۔

"صاحبو۔ محمد ابن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ وعقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت کا شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی وبے ادبی کے الفاظ استعمال کیے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کے تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا، اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا۔" (ص ۵۰)

پھر اس کے عقائد باطلہ نمبروار گنائے گئے جو حسب ذیل ہیں:۔

"(۱) محمد ابن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا، ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے، چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات ان کی حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو آحاد امت کو ثابت ہے۔

(۳) زیارت رسول مقبول ﷺ وحضوری آستانہ شریف وملاحظۂ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ کہتا ہے، اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع بتاتا ہے لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ میں پہنچاتے ہیں، اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۴) شان النبوۃ وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول ﷺ کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم ﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔

(۵) وہابیہ خبیثیہ کثرت صلوۃ والسلام درود بر خیر الانام علیہ السلام اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔"

"صاحبان آپ حضرات کے سامنے ملاحظہ کے واسطے یہ چند امور ذکر کر دیئے گئے۔ جن میں وہابیہ نے حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جب کہ انھوں نے غلبہ کر کے حرمین شریفین کے حاکم ہو گئے تھے ہزاروں کو تہ تیغ کر کے شہید کر دیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں۔" (از ص ۵۱ تا ص ۸۳)

جناب مولوی محمد انور صاحب کشمیری

سابق شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند مقدمہ فیض الباری میں لکھتے ہیں۔

"اما محمد بن عبد الوهاب النجدی فانه کان رجلا بلیدا قلیل العلم فکان یتسارع الی الحکم بالکفر۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک کم علم اور کم فہم انسان تھا اور اس لیے کفر کا حکم لگانے میں اسے کوئی باک نہ تھا۔

جناب روحی صاحب ذرا موٹے حرف دکھانے والا چشمہ لگا کر اپنے معتمد و مسلم اپنے پیش کردہ اپنے ممدوح علماء و فضلائے دیوبند کے یہ بیانات پڑھئے اور دیکھئے کہ آپ کے اس مقتداء و پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی (جس کی مدح وثنا میں آپ نے ۳۶ صفحہ سے لے کر ۵۸ صفحہ تک سیاہ کئے ہیں) کے متعلق کس قدر سخت و درشت کلمات لکھے ہیں اور کس طرح اس کی زبوں حالی اور بد اعتقادی کو صاف صاف اردو میں بتایا ہے۔

(۱) آپ نے لکھا کہ ابن عبدالوہاب نے دعوت توحید وسنت دی لیکن آپ کے مسلم عالم مولوی حسین احمد نے کہا کہ وہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتا تھا۔

(۲) آپ نے لکھا کہ اس نے جزیرہ کے قلب میں حضور کی تعلیمات اصلی صورت میں جلوہ گر کیں۔ آپ کے معتمد مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا کہ وہ ہمارے نزدیک خارجی ہے اور مولوی حسین احمد صاحب نے لکھا کہ وہ ظالم، باغی، خونخوار، فاسق، فاجر، شقی القلب، خبیث اور لٹیرا ہے۔

(۳) آپ نے لکھا کہ اس کا علمی پایہ بلند تھا اور قرآن و حدیث کی بات کہتا تھا آپ کے معتمد مولوی انور شاہ صاحب نے لکھا کہ وہ جاہل اور پلید یعنی غبی اور بیوقوف تھا، اور مسلمانوں کو کافر بنانے میں اسے باک نہ تھا

جناب روحی صاحب آپ نے جن کلمات میں نجدی کی مدح فرمائی اسی کے بالکل خلاف آپ کے فیصلے کے مطابق ظالم، فاسق، باغی، خونخوار، خارجی، خبیث، شقی القلب، مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے والا، شان نبوت میں گستاخی کرنے والا، مسلمانوں کا موذی، پلید، قلیل العلم، معتقد باطلہ رکھنے والا جیسے الفاظ سے یاد کیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

فرمایئے آپ کے خلاف آپ کے مسلم فضلائے دیوبند نے نجدی وہابی کے متعلق اس کے زبوں حال اور بد اعتقاد ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ اس فیصلہ کو قبول کرنے سے آپ کو انکار تو نہ ہوگا اور نجدی وہابی کی مدح سرائی واپس لے لیجئے گا۔

فرمایئے آپ کے خلاف فضلا نے فیصلہ دیا تو آپ کو ندامت و خجالت ہوئی یا نہیں۔ ذرا اپنی روح کو مضبوط تھام لیجئے گا کہ کہیں فرط خجالت و شرمندگی سے پرواز نہ ہو جائے، اپنے ہاتھوں پر قابو رکھے گا کہ کہیں دانتوں تک نہ پہنچ جائیں۔

اور دیکھئے! کہیں اپنے علماء و فضلا کے متعلق نہ کہہ دیجئے گا کہ ان لوگوں نے شیخ پر اتہام و الزام لگایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جناب روحی صاحب فرمایئے کہ علمائے اہل سنت از حضرت علامہ شامی و حضرت علامہ دحلان و حضرت مولانا فضل رسول صاحب تا ایں فقیر نے نجدی کے متعلق جو کچھ لکھا، وہی ہے نا جو آپ کے فضلا دیوبند نے لکھا، بلکہ آپ غور کریں تو ان سے کہیں زائد اور مفصل آپ کے فضلا نے لکھا۔

روحی صاحب آپ نے حضرات اہل سنت کو اتہام و الزام لگانے والا بتایا حالانکہ جو انھوں نے لکھا وہی آپ کے فضلاء نے لکھا تو آپ یہاں اپنے فضلاء کو بھی اتہام اور الزام لگانے والا بتائیں گے۔ آپ نے سب سے پہلے علامہ شامی پر حملہ کیا کہ انھوں نے فتاویٰ شامی میں نجدی کے خلاف زہر اگلا مگر آپ نے دیکھا کہ آپ کے مسلم مولوی خلیل احمد نے خود علامہ شامی کا حوالہ دے کر اور مولوی محمود حسن صاحب، مولوی اشرف علی صاحب وغیرہ نے [illegible] کر علامہ شامی کے قول کی تصدیق کر دی، اور مولوی حسین احمد صاحب نے تو صاف صاف وہی لکھ دیا جو علامہ شامی نے لکھا ہے فرمایئے علامہ شامی کا حوالہ دے کر یہ سب بھی رضا خانی مولوی ہو گئے آپ نے علامہ شامی کے متعلق یہ چبتا ہوا جملہ کہا "ابن عابدین شامی نے حکومت کے اثر سے ان غریبوں کو بدنام کیا اور ان کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کر کے اپنی دنیا سنبھال لی، برا ہو اس دنیا پرستی اور سنہری سکوں کا جس کے عوض شامی نے نجدیوں کو دل کھول کر بدنام کیا ہے۔"

فرمایئے جناب روحی صاحب یہ آپ کے مسلم فضلاء نے بھی تو وہی لکھا ہے۔ جو علامہ شامی نے تو آپ کے فضلا نے بھی حکومت کے اثر سے ان غریبوں کو بدنام کیا اور ان کے خلاف تمام فضلائے دیوبند نے متحدہ محاذ بنا لیا اور دنیا سنبھالی۔ دنیا اور سنہری سکوں کے عوض انھوں نے نجدیوں کو دل کھول کر قلم چلا کر بدنام کیا۔ کیا فرماتے ہیں جناب روحی صاحب۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جناب روحی صاحب۔ آپ نے زیرِ عنوان (ترکی اور مصری اور انگریزی حکومتوں سے ٹکراؤ) لکھا:۔

"اس طرح ترکی، مصری اور انگریزی پروپیگنڈے سے یہ حق والی جماعت بدنام ہوئی، ترکی اور مصری حکومتوں نے تنخواہ دار مولوی اور پیر فراہم کیے اور ان کے خلاف الزامات واتہامات کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔"

فرمایئے آپ کے فضلائے دیوبند مولوی خلیل احمد صاحب، مولوی محمد حسین صاحب مولوی اشرفعلی صاحب، مولوی عزیز الرحمان صاحب، مولوی حبیب الرحمان صاحب، مولوی انور شاہ صاحب، مولوی حسین احمد صاحب بھی انگریزی، مصری اور ترکی حکومتوں کے تنخواہ دار مولوی اور پیر تھے جو نجدیوں کے خلاف ہوئے اور ان کی بد عملی اور بد اعتقادی کو طشت از بام کیا اور اتہام والزام لگائے کیا ہندوستان میں ترکی و مصری و انگریزی اقتدار کا اثر ان فضلاء دیوبند پر بھی ہوا جیسا کہ علامہ شامی اور علامہ دحلان پر ہوا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حد ہوگئی غلط گوئی اور افترا کی۔

اور یہ تو فرمایئے کہ نجدیوں کے خروج کے زمانہ میں حجاز میں مصری و ترکی اثر تو تھا، مگر آپ کے انگریز وہاں کب تھے جو ان کو بھی سان لیا یا یوں ہی مسلمانوں کے بھڑکانے کے لیے انگریزوں کا نام لے دیا۔

جناب روحی صاحب آپ نے قسم کھالی ہے کہ ایک بات بھی صحیح نہ لکھوں گا آپ نے نجدی کے متعلق جو کچھ مدح سرائی کی وہ سرتاپا غلط ٹھہری، صحیح تاریخ وہی ہے جس کو علمائے اہل سنت نے قلم بند کیا، جس کی تائید وتصدیق لفظاً بہ لفظاً آپ کے فضلائے دیوبند نے کی۔

جناب روحی صاحب آپ نے آخر میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا کہ ان کا کوئی فتویٰ، کوئی تحریر خالی نہیں جس میں نجدی کو وہابی، ڈاکو، خائن، بدمعاش وغیرہ نہ کہا ہو۔ اگر کہا تو کیا غلط کہا جیسا تھا ویسا کہہ دیا۔ ان کا کہنا تو آپ کے جگر کے پار ہو گیا، دکھ ہوا، درد ہوا، مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کے ممدوحین فضلاء دیوبند نے کیا کچھ کم کہا ہے، ان کے الفاظ ان کی عبارتوں میں دیکھیے۔ ظالم، باغی، خونخوار، فاسق، شقی القلب، اشرار، وہابی، خبیث، پلید، خارجی، کافر، مشرک گر، گستاخ بے ادب سب ہی کچھ کہہ ڈالا، کیا کہیے گا اپنے فضلاء دیوبند کو۔

جناب روحی صاحب ایک قول کے دو قائل ہوں، ایک مضمون کے دو قائل ہوں تو ایک کو مطعون کرنا، ملزم قرار دینا، دنیا پرست، سنہرے سکوں کا حاصل کرنے والا بتانا، تو کسی دوسری [illegible] کہنا، خدا واسطے کا بیر ٹھہرانا، اور دوسرے کو صاحب رشد و ہدایت بتانا، آفتاب و ماہتاب علم کہنا، اسلام کی قندیل روشن کرنے والا کہنا، امراض روحانی کا معالج ماننا، مفتی و واعظ اسلام کا خطاب دینا۔ یہ کون سا انصاف ہے۔ کون سی دیانت ہے۔ ذرا آئینہ میں اپنا منہ دیکھیے اور وجہ فرق بتلایئے۔

جناب روحی صاحب۔ آپ نے علمائے اہل سنت کا ذکر کیا تو ایسے بھونڈے انداز میں اور ایسے گرے ہوئے جملوں میں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب آپ کے شاگرد اور آپ سے سبق پڑھے ہوئے ہیں۔ آپ کی درس گاہ کے طالب علم ہیں۔ آپ کا منشا صرف یہ ہے کہ پڑھنے والا یہ سمجھ لے کہ یہ لوگ کوئی صاحبان علم و فضیلت نہیں، معمولی قسم کے لوگ ہیں۔ آپ نے یہ انداز اختیار کر کے ایک تو مسلمانوں کا دل دکھایا، دوسرے دھوکہ دیا۔

سنیے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ وہ علم و فضل رکھتے ہیں کہ ملک شام کے مفتی

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہلاتے ہیں۔فتاوی شامی ان کی کتاب حنفیہ کے یہاں معمول تھا حنفیوں کا کوئی دارالعلوم کوئی مدرسہ ایسا نہیں جہاں فتاوی شامی پر عمل نہ ہوتا ہو، آخر آپ کے فضلائے دیوبند نے بھی اسی کا حوالہ دیا اور سند میں پیش کیا۔

حضرت علامہ زینی دحلان مکی رحمتہ اللہ علیہ۔حرم محترم مکہ معظمہ کے مفتی ہیں۔جنھوں نے مذہب شافعی اور مسلک اہل سنت کی بہترین خدمات انجام دیں اور انھیں کی کتاب الدرر السنیہ کے مضامین کا ترجمہ آپ کے معتمد مولوی حسین احمد صاحب نے اپنی کتاب شہاب ثاقب میں لکھا:۔

"حضرت مولانا فضل رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہندوستان میں شاہ عبد الحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کے بعد مرتبہ رکھتے ہیں آپ خاتم الہند حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی کے ہم عصر ہیں، آپ نے عقائد میں ایک کتاب عظمی الی المعتقد المنتقد جس کی تقریظ مولانا فضل حق خیرآبادی نے فرمائی، جس میں حضرت بدایونی کو عالم تبحر، فاضل اہل سنت، امام وقت جیسے شان دار کلمات سے یاد فرمایا، ظاہر ہے کہ حضرت مولانا فضل حق، خیرآبادی جس کی تعریف کریں اس کی شان کس قدر بلند ہوگی"

حضرات علمائے مارہرہ شریف رحمتہ اللہ علیہم ہندوستان کے باوقار و ذی علم خاندانوں سے ایک خاندان سے منتسب ہیں۔سادات کرام ہیں۔حضرت غوث پاک کی اولاد ہیں، طریقت و شریعت کے جامع ہیں مقتدائے اہل سنت ہیں، لاکھوں انسان اس خاندان سے علمی و روحانی فائدے حاصل کرتے ہیں۔

حضرت صدر الشریعہ جناب مولانا امجد علی صاحب اعظمی رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے بے مثل فقیہ تھے۔علوم منطق و فلسفہ کے ماہر تھے۔ جناب مولانا ہدایت اللہ خاں جونپوری کے شاگرد رشید تھے۔مدتوں اجمیر شریف کے مدرسہ عالیہ میں

NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صدر مدرس رہے، سینکڑوں علماء ان کے شاگرد ہیں جو اپنے اپنے مقام پر اپنی خدمات میں مشغول ہیں۔ جناب مولانا غلام جیلانی صاحب مدرسہ اسلامیہ میرٹھ میں صدر مدرس ہیں۔ جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب دارالعلوم مبارک پور کے صدر مدرس ہیں، جناب مولانا شمس الدین صاحب جونپوری مدرسہ منظر الحق ٹانڈہ کے صدر مدرس ہیں۔ جناب مولانا رفاقت حسین صاحب بہاری مدرسہ احسن المدارس کانپور کے صدر مدرس ہیں۔ جناب مولانا سردار احمد صاحب گورداسپوری ناظم و صدر مدرس جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائل پور پاکستان ہیں۔ جناب مولانا ارشد القادری صدر مدرس مدرسہ فیض العلوم ٹاٹانگر ہیں۔ جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اڑیسوی صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت ہیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شان کا تو کہنا ہی کیا جن کے علم کا ڈنکا عرب و عجم میں بج چکا ہے جنہوں نے وہابیت و دیوبندیت کو موت کے گھاٹ اتارا، ایک ہزار سے زائد رسائل و کتب کے مصنف علم دین کے سوا جغرافیہ، ہیئت، جفر، منطق و فلسفہ ریاضی کے ماہر عالم جنہیں تمام عرب نے اس زمانہ کا مجدد تسلیم کیا ان کی شان میں کلمات مدح و ثنا تحریر کیے جن سے اکثر علماء عرب و فضلائے حرم محترم نے سندیں لیں۔

جناب روحی صاحب آپ نے ان حضرات پر نکتہ چینی کی، طرح طرح کے الزام لگائے، آپ کا یہ انداز اہل نظر و فکر کے نزدیک کوئی قابل تحسین نہیں۔

جناب روحی صاحب آپ اور ان حضرات پر نکتہ چینی، حالانکہ آپ علم عربی سے کورے دینیات سے بے بہرہ کیا صرف پروفیسر ہونے سے بڑھ گئے، جو آپ نے ان کو معمولی افراد سمجھا اور طعنہ زنی کی، آپ جیسے سینکڑوں پروفیسر تو ان حضرات کے کفش بردار ہیں، ریزہ خوار ہیں، آپ ان کے شاگردوں کے شاگردوں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

حیثیت کے بھی برابر نہیں، انسان کو اپنا منہ اپنا وزن، اپنی حیثیت دیکھ کر زبان سے بات نکالنا چاہیے۔

جناب روحی صاحب پاکستان پہنچ کر وہابیت کی مدح سرائی اور علمائے اہل سنت پر طعنہ زنی سے آپ کچھ وہابیت کو تو بڑھا نہیں سکتے، سنت کو مٹا نہیں سکتے، ہاں یہ ممکن ہے کہ بڑوں کی ٹوپی اچھالنے سے آپ کچھ مشہور ہو جائیں پاکستان کے وہابی آپ کو جاننے لگیں، دعوتیں آئیں، جلب منفعت کا سبب بنیں، اور آپ اپنی دنیا سنبھال لیں، اور اسی کی آپ کو ضرورت بھی ہے اس لیے کہ آپ خود گھر کے دولت مند تو ہیں نہیں یہاں آگرہ ہی میں آپ کی اقتصادی حالت نازک تھی بہتوں کے آپ قرضدار ہو کر گئے ہیں جن کے مطالبے آپ کے سر پر ہیں۔ پاکستان پہنچنے کے بعد اس کی ضرورت زیادہ ہوئی اسی واسطے یہ لیلۃ القدر پایں آیا کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی طرح کچھ کام چلے گا، جب رہوگی، باٹھ گرم ہوں گے روزگار چلے گا۔ بہر حال وہابیت کی مدح سرائی آپ کے لیے مفید ضرور ہوگی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

جناب روحی صاحب۔ ذرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجدی کی زبوں حالی و بد اعتقادی کے متعلق یہ پیشین گوئی جس کو امام بخاری نے روایت فرمایا ہے۔ سن لیجیے۔

حضور نے ملک یمن اور شام کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ صحابہ نے نجد کے لیے بھی عرض کیا حضور نے فرمایا۔ ھناک الزلازل والفتن و بھا یطلع قرن الشیطان ۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہاں نکلے گا۔

فرمایئے اس پیشین گوئی کا مصداق ابن عبدالوہاب کے سوا اور کوئی ہے علمائے اہلسنت اور آپ کے فضلائے دیوبند نے جو اس کے زبوں حالی کی تاریخ

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLUSUNNAT WAL JAMAAT"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قلمبند کی اس کی تائید حضور کی یہ پیشین گوئی کر رہی ہے یا نہیں۔ اس سے فتنے برپا ہوئے یا نہیں۔ شیطانی حرکات کا اس سے ظہور ہوا یا نہیں۔ اگر اس پیشین گوئی کا مصداق نہیں ہے، تو بتایئے کہ ان تیرہ سو برس میں نجد میں کون ایسا پیدا ہوا جو پورا پورا اس پیشین گوئی کا مصداق ہو۔

افسوس صد افسوس کہ حضور تو اس کے قرن الشیطان ہونے کی خبر دیں زلزلے اور فتنے والا بتائیں اور آپ اس کو داعی الی التوحید والسنۃ فاضل اجل شیخ الاسلام امر بالمعروف ناہی عن المنکر کہیں، آپ کو شرم آنی چاہیے۔

حضور اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے ایک مرد تمیمی بولا کہ انصاف سے تقسیم کیجیے، حضور نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو روئے زمین پر کون انصاف کرنے والا ہوگا۔ ایک صحابی نے اس کی اس گستاخی پر قتل کی اجازت چاہی، حضور نے فرمایا۔ "اس کی نسل سے ایک قوم پیدا ہوگی، جو قرآن پڑھے گی مگر مقبول نہ ہوگا وہ دین اسلام سے ایسے کورے ہوں گے جیسے تیر شکار سے صاف نکلتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔" (بخاری شریف)

جب ابن عبدالوہاب کا نسب دیکھا جاتا ہے تو اسی مرد تمیمی کے قبیلہ بنی تمیم سے ملتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ پیشین گوئی سے ابن عبدالوہاب اور اس کی جماعت مراد ہے، اور پیشین گوئی کے یہ الفاظ تو ملاحظہ فرمایئے کہ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں سے نہ بولیں گے۔ فرمایئے آپ کے فضلاء دیوبند کے بیان کے مطابق کہ انھوں نے بتایا کہ نجدیوں نے مسلمانوں کو شہید کیا، حرمین شریفین کے علماء کو قتل کیا۔ یہ پیشین گوئی نجدیوں پر پوری پوری صادق آئی یا نہیں۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ ان تیرہ سو برس میں ابن عبدالوہاب کے سوا کون ایسی جماعت

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پیدا ہوئی، جس نے مسلمانوں کو قتل کیا حرمین طیبین پر چڑھائی کی۔

افسوس کہ جس کو آپ مجاہد اسلام کہیں، اس کی مدح کے گیت گائیں، اس کا جہاد صرف یہ کہ مسلمانوں کو قتل کیا، ان کا مال لوٹا، اس کو مجاہد اسلام کہتے آپ کو حیا نہیں آتی۔ روحی صاحب ذرا تاریخ سے ثابت تو کیجئے کہ آپ کے مجاہد اسلام نے کتنے بت پرستوں کے ساتھ جنگ کی، کتنوں کو مارا اور کتنے یہود و نصاریٰ سے لڑے۔

افسوس ہزار افسوس آپ کی ذہنیت پر کہ آپ نے نجدی کی اتنی طرفداری کی ایسا سراہا کہ اپنے فیصلہ کے خلاف بھی قدم اٹھایا اور حضور کی پیشگوئی کے خلاف بھی راہ چلے۔

جناب روحی صاحب ذرا دیکھئے کہ آپ کا قلم اور آپ کی دوات اور آپ کا کاغذ اور آپ کے لکھے ہوئے نقوش و حروف آپ ہی کے خلاف میدان قیامت میں گواہی دیں گے کہ اے رب ذوالجلال والجبروت اس پروفیسر نے دنیا کی متاع اور سنہری روپہلی سکوں کی وصول تحصیل کی خاطر نجدی کی مدح سرائی کی نہ اس نے علماء اہل سنت کی مانی نہ اپنے فضلاء دیوبند کی بلکہ نہ حضور کی پیشگوئی کی پروا کی۔

اور کیوں جناب روحی صاحب آپ نے اپنی ذہنیت کے ثبوت میں جو چیز پیش کی وہ مولوی مسعود عالم ندوی کی لکھی ہوئی تاریخ پیش کی تو آپ کے مسعود عالم کوئی قطب وقت ہیں، ابن خلدون زمانہ ہیں۔ مولوی خلیل احمد صاحب اور مولوی محمود حسن صاحب اور مولوی اشرفعلی صاحب اور مولوی انور شاہ صاحب اور مولوی حسین احمد صاحب سے علم میں فضل میں تاریخ دانی میں حالات نجدی کے جاننے میں بڑھ چڑھ کر ہیں جو ان کی لکھی ہوئی بات مان لی جائے اور ان فضلاء دیوبند کو اس بحث کے سلسلہ میں نظر انداز کر دیا جائے، بڑے شرم کی بات ہے کہ ایک

NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

معمولی شخص کی لکھی ہوئی تاریخ پر اتنا اعتماد کہ اس کو سند میں پیش کیا جائے اور فضلائے دیو بند کے لکھے ہوئے کو غیر معتبر مانا جائے، جناب روحی صاحب وضع کی پابندی کیجئے ورد رنہ پھریئے ورنہ نہ گھر کے رہیئے گا نہ گھاٹ کے۔

جناب روحی صاحب آپ نے علامہ دحلان پر الزام لگایا کہ جب ہندوستان میں انگریز کی حکومت قائم ہو رہی تھی اور مسلمان جہاد کے نشہ میں تھے اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر ہندوستان کو انگریزوں کے منحوس قبضہ سے بچانے کی فکر میں تھے اس وقت ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا فتویٰ دیا اور انگریز کا ساتھ دیا۔

جناب روحی صاحب فتویٰ کے نوک پلک کا سمجھنا تو آپ کے علم سے کوسوں دور ہے آپ کیا جانیں کہ دارالحرب کسے کہتے ہیں اور دارالاسلام کسے اور کب دارالحرب ہوتا ہے اور دارالاسلام کو دارالحرب یہ ایک مفصل بحث کو چاہتا ہے اور آپ کے سامنے یہ تحقیق رکھنا ایسا ہی ہے جیسے بھینس کے سامنے بین بجانا۔

مگر آپ کو میں بتاؤں کہ اس وقت فرنگی محل لکھنؤ کے علماء میں سے جناب مولانا عبدالحی صاحب نے بھی تو یہی فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالاسلام ہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

"مخفی نماند کہ بلاد ہند کہ در بعضہ نصاریٰ اند دارالاسلام ہستند وشروط بودن دارالحرب دراں موجود نیستند اگرچہ دراں بعض احکام کفرہ جاری اند، مع ہذا احکام اسلام ہم خصوصاً اصول وارکان اسلام جاری اند"۔ (مجموعہ فتاویٰ ج ۱)

علامہ دحلان تو مکہ میں تھے، ان کو انگریزوں سے کیا واسطہ، مگر مولانا عبدالحی صاحب تو ہندوستان ہی میں تھے، کہیے کہ انھوں نے بھی انگریزوں کا ساتھ دیا کہ دارالاسلام بنا کر مسلمانوں کو جہاد سے روک دیا، اور آپ کے فضلاء دیو بند کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مقتدائے دوم معلم ثانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی تو ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ نہ دیا اور یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔

''ہندوستان کے دارالحرب ہونے میں علمائے حال مختلف ہیں، اس میں بندہ فیصلہ نہیں کرتا'' (فتاوی رشیدیہ)

فرمایئے انھوں نے بھی ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ نہ دے کر انگریزوں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کو جہاد کرنے سے ٹھنڈا کر دیا۔ فرمایئے کہ یہ الزام صرف علامہ دحلان ہی پر رہا یا مولانا عبدالحی صاحب اور مولوی رشید احمد گنگوہی پر بھی آیا، افسوس ہے آپ کی ذہنیت پر۔ خداوند تعالیٰ آپ کو ہدایت دے، اور وہابی نجدیوں کے پھندے سے نکالے۔ آمین

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

جناب [illegible] صاحب، آپ اور آپ جیسے دس بیس [illegible] ہزار اور دس ہزار لاکھ، دس لاکھ اور اس سے بھی زائد اکٹھے ہو جائیں، اور ابن عبدالوہاب کی پیشانی پر اس کی زبون حالی اور بداعتقادی کا وہ ٹیکا جو لگ چکا ہے جمادیں سے رگڑ رگڑ کر دور کرنا چاہیں تو مٹ نہیں سکتا۔ حضور کی پیشگوئی غلط نہیں ہو سکتی وہ مفسد اور فتنہ پرور بدعقیدہ اور بقول مولوی حسین احمد صاحب، ظالم فاسق باغی خونخوار لٹیرا، خبیث، خارجی ضرور کہا جائے گا، اور آپ نے جو کچھ لکھا وہ سب غلط در غلط ہے، مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور اپنی دنیا سنبھالنا ہے۔

سید احمد بریلوی اور اسمٰعیل دہلوی

یہ نمبر ص ۷۰ سے زیر عنوان (سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی) شروع ہوا اور ص ۸۸ پر ختم ہو گیا ہے۔

آپ نے زیر عنوان (تحریک جہاد) سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی جہادی تگ و دو پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

"سکھوں کے مظالم کے سلسلے میں پچھلے باب میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس دور میں جب کہ پنجاب میں نماز پر پابندی تھی، اذان دینا جرم تھی، ذبیحہ بند تھا مسجدوں کی بے حرمتی عام تھی، سکھوں کے ظلم حد کو پہنچے ہوئے تھے، لہٰذا حضرت سید احمد شہید اور مولوی اسماعیل شہید نے اس طاغوتی حکومت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور سکھوں سے مورچہ لیا"۔

پھر آپ نے لکھا: "اور اس طرح ۱۸۳۱ء میں بمقام بالاکوٹ سید احمد شہید اور اسماعیل شہید نے اسلام کی سربلندی، دین کی سربلندی، قیام صلوٰۃ کی جدوجہد اذان سے پابندی دور کرنے کی سعی، مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے چھڑانے کے لیے اپنی جان تک قربان کر دی۔ ان کے کارناموں کی تفصیلات سے دفتر کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی۔ سیرت احمدی مولوی محمد جعفر تھانیسری کا، سیرت سید احمد شہید، مولوی ابوالحسن ندوی، ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک مولوی مسعود عالم ندوی...... اور مسلمانوں کا روشن مستقبل از مولوی طفیل احمد منگلوری دیکھنا چاہیے"۔

بہت اچھا دیکھ لیں اور خوب دیکھ لیں اور دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ جو کچھ آپ نے لکھا صرف زور زبان اور روانی قلم ہے، نہ اسلام کی سربلندی مقصود تھی نہ کتاب وسنت کی سربلندی، نہ سکھوں سے جہاد اسلامی بلکہ صرف تبلیغ وہابیت، مذہب نجدی کی اشاعت خیر اس کا ثبوت تو ہم بعد میں دیں گے، پہلے ہم سکھوں سے جہاد کی غایت وحکمت دیکھنا چاہتے ہیں۔

بات یہ ہے

کہ جب ہندوستان پر انگریزوں کا تغلب ہوا تو ہندوستان کے صوبوں میں سخت ودرشت بیکڑ صوبے دو تھے۔ پنجاب اور سرحد، پنجاب میں سکھوں کا تغلب تھا

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور سرحد میں مسلمانوں کی قوت تھی، یہ دونوں صوبے اپنے پیچھے پر انگریزوں کو ہاتھ نہ رکھنے دیتے تھے۔ انگریز کو ان دونوں صوبوں سے سخت خطرہ تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر یہ دونوں قبضے میں نہ آئے تو حکومت تخل و متزلزل رہے گی، ضرورت تھی کہ پنجاب و سرحد پر ایسے لوگ متعین ہوں جو صورت و شکل میں ان جیسے ہوں اور ان کو اپنے قابو میں لائیں چنانچہ اس کام کے لیے اس نے سید احمد صاحب اور مولوی اسماعیل کو تاکا اور نشانہ ٹھیک لگا۔ ان دونوں کی انگریز نے مدد کی اور سکھوں اور سرحدی مسلمانوں سے ان دونوں نے جنگ کی۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

جب انگریز یہاں متغلب ہو رہا تھا پنجے جما رہا تھا تو سب سے پہلے انگریز سے جہاد کرنا چاہیے تھا نہ کہ سکھوں سے۔ یہ بات قابل غور ہے بہت گہری عقل کے سوچنے کی ہے کہ انگریزوں سے تو جہاد کو خلاف قرآن قرار دیا اور عدم جہاد کا فتویٰ صادر کر دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

حیات طیبہ مرزا حیرت دہلوی مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۲۹۶ میں ہے۔ "کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔"

یہی واقعہ تاریخ عجیبہ محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۷۳ میں درج ہے اور سنیے اسی تواریخ عجیبہ کے صفحہ ۹۱ میں سید احمد کا یہ مقولہ درج ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

''ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلاسبب گرادیں۔''

جناب رضوی صاحب! یہ حوالے آپ ہی کے پیش کردہ اور مانی ہوئی تواریخ کے ہیں جن کو تسلیم کرنے میں آپ کو چون و چرا کا حق نہیں۔

پہلے تو یہ سنیے کہ آپ نے علامہ دحلان پر یہ الزام لگایا کہ انگریزوں پر عدم جہاد کا فتویٰ دے کر انگریزوں کا ساتھ دیا اور مسلمانان ہند کے جوش جہاد کو ٹھنڈا کر دیا فرمایئے آپ کے ہندوستان کے مجاہدین اسلام پیر و مرید دونوں نے کیسے عدم جہاد کا فتویٰ صادر کر دیا بلکہ یہاں تک کہہ مارا کہ جوان سے لڑے مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان سے لڑیں۔ فرمایئے انھوں نے انگریزوں کا ساتھ دیا یا نہیں اور فرمایئے کہ وہ قوت جہاد اسلامی صرف سکھوں کے لیے تھی۔ انگریزوں کے لیے نہ ہوئی۔

دوسرے یہ سنیے کہ انگریزوں سے عدم جہاد کا فتویٰ دینا یقیناً انگریزوں سے دوستی کا مترادف ہے اور صاف بتا رہا ہے کہ سکھوں سے جہاد کرنا اسلامی جہاد نہ تھا بلکہ انگریزوں کی دوستی کا حق ادا کرنا تھا اور سکھوں کی قوت توڑ کر انگریزوں کا پنجہ جمانا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سید صاحب اور اسمٰعیل کی تیاری جہاد پر انگریز خاموش رہے اور نکتہ چینی نہ کی۔ بلکہ مدد کی۔ سنیے

تواریخ عجیبہ ص ۱۸۲ میں ہے۔

''اس سوانح اور نیز مکتوبات منسلکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہ تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی، تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ مدد نہ پہنچتی مگر سرکار

THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔"

فرمایئے جناب روحی صاحب بالکل وہ ہی بات کہ وہ سکھوں پر جہاد کا نام اسلامی جہاد تو برائے نام تھا۔ مقصود سکھوں کی طاقت کمزور کرنا اور انگریز کا تسلط قائم کرنا تھا۔

جناب روحی صاحب اور سناؤں دیکھئے۔ حیات طیبہ ص ۳۰۲

"سید صاحب کے پاس مجاہدین جمع ہونے لگے تو سید صاحب نے مولانا اسماعیل کے مشورے سے شیخ غلام علی رئیس الہ آباد کی معرفت لیفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی شمالی کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کی تیاری کرتے ہیں، سرکار کو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر صاحب نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عملداری میں بد امن میں خلل نہ پڑے تو ہمیں کچھ سروکار نہیں۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

فرمایئے مجاہدین اسلام ایسے ہی ہوتے ہیں کہ انگریز ایسے دشمن اسلام سے سکھوں پر جہاد کی اجازت چاہی جائے اور انگریز سے تعرض نہ کیا جائے اور سنیے۔

تواریخ عجیبہ ص ۸۹

"اس وقت ہر شہر و قصبہ و گاؤں واقعہ برٹش انڈیا یعنی انگریزی عملداری واقع ہند میں علانیہ سکھوں پر جہاد کرنے کا وعظ ہوتا تھا۔ (اس کے بعد لکھا) اس کے بعد جب سید صاحب ملک یاغستان میں پہنچ کر سکھوں سے جہاد میں مصروف تھے اس وقت ایک ہنڈوی سات ہزار روپیہ کی جو بذریعہ ساہوکاران دہلی مرسلہ محمد اسحاق صاحب بنام سید صاحب روانہ ہوئی تھی ملک پنجاب میں وصول نہ ہونے پر اس سات ہزار کی واپسی کا دعویٰ عدالت دیوانی میں دائر ہو کر ڈگری ہوا اور پھر ہنگام اپیل عدالت عالیہ دیوانی ہائی کورٹ آگرہ میں بھی حکم ڈگری بحق مدعی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بحال رہا۔"

فرمائیے جناب یہ سات ہزار کی ہنڈی کس نے بھیجی۔ کیا بالواسطہ یہ انگریزوں کی امداد نہ تھی۔ اور سنیئے

سیرت سید احمد مولوی ابوالحسن ندوی حصہ اول ص ۱۹۰

"اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں، انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لیے کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں آج انھوں نے اطلاع کی کہ اغلب ہے کہ حضرت قافلے کے ساتھ آج ہی مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹہ ٹھہر کر چلا گیا۔"

فرمائیے جناب روحی صاحب۔ انگریز بے وقوف نہیں جو بلا کسی وجہ کے کسی کی خاطر کریں اور قافلہ کے قافلہ کو کھانا کھلائیں اور آمد آمد کا انتظار کریں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ پھر دو تین گھنٹہ بیٹھ کر گفتگو کر کے گیا۔ یہ کیا گفتگو ہوئی۔

سید صاحب سے انگریز دوستی، خاطر، تواضع اور دو تین گھنٹہ کی رازدارانہ گفتگو صاف صاف بتا رہی ہے کہ سید صاحب حقیقۃً انگریز کا کام کر رہے تھے اس کے پٹھو بنے ہوئے تھے۔ سکھوں پر جہاد کا تو صرف نام تھا۔

اور ذرا یہ بھی سن لیجئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۲۷۰

"حضرت (مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی) نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ حافظ جانی ساکن انبیٹھہ نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ ہم قافلہ میں ہمراہ تھے بہت سی کرامتیں وقتاً فوقتاً حضرت سید صاحب سے دیکھیں۔ مولوی عبد الحی لکھنوی و مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب رام پوری بھی ہمراہ تھے اور یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاز میں شریک تھے۔ سید صاحب نے پہلا جہاد مسمی یار محمد خاں حاکم یاغستان سے کیا تھا۔"

جناب روحی صاحب فرمایئے۔ آپ کے مجاہد اسلام نے تو سکھوں پر جہاد کا وعظ کیا تیاری کی۔ مگر انھیں چھوڑ کر پہلا جہاد مسلمانان باشندگان یاغستان سے کیا۔ کیا جہاد اسلامی [illegible] مسلمانوں کو قتل و غارت کیا جائے۔ تف ہے ایسے جہاد پر اور [illegible] ایسے مجاہدین پر۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE [illegible] PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT"

خلاصہ یہ کہ

آپ نے سید احمد اور مولوی اسماعیل دہلوی کی جہادی تگ و دو کو جس قدر سراہا اور انھیں مجاہدین اسلام کہہ کر چڑھایا۔ اس کی حقیقت آپ ہی کی پیش کردہ تواریخ سے لکھی گئی کہ یہ صرف سکھوں پر جہاد کا نام تھا اور انگریزوں کی حکومت کا پنجہ مضبوط کرنا تھا۔ اسی لیے اس نے روپیہ پیسہ سے مدد کی، دعوتیں دے کر کھانا کھلا کر خاطر تواضع کی اور انھوں نے بھی صاف کہہ دیا کہ انگریزوں سے جہاد کرنا جائز نہیں بلکہ جو انگریزوں سے لڑے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان سے لڑیں انگریزوں کی ہم رعایا ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہیدین

جناب روحی صاحب آپ نے سید احمد شاہ اور اسماعیل دہلوی کو شہیدوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

شمار کیا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ شہید کسے کہتے ہیں۔ شہید وہ ہے جو اسلامی جہاد کے سلسلہ میں کافروں کے ہاتھ سے میدان جنگ میں مارا جائے۔

جب سکھوں سے ان دونوں کی جنگ اسلامی جنگ نہ تھی، بلکہ انگریز کی حکومت کے جمانے اور اس کو تقویت پہنچانے کے لیے تھی تو اگر چہ اس سلسلہ میں وہ سکھوں کے ہاتھ سے مارے گئے تو شہید نہ ہوئے۔ شہید کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

لیکن واقعات کی چھان بین سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سکھوں کے ہاتھ سے نہیں مارے گئے بلکہ مسلمانوں نے ختم کیا یہ تو آپ کی پیش کردہ کتب تاریخ سے ثابت ہوا کہ انھوں نے مسلمانوں سے بھی جنگ کی تو کیا عجب ہے کہ مسلمانوں ہی [illegible] سے جنگ [illegible] نے [illegible] سے ختم کر دیا ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

چنانچہ ہمارے نزدیک معتبر واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں جب مقام پنج تار پہنچے تو وہاں کے رئیس فتح خاں نامی نے شروع میں ان لوگوں کی بڑی خاطر تواضع کی اور یہ لوگ چند دنوں وہاں رہے لیکن ان دونوں نے وہاں کے لوگوں پر ظلم وستم شروع کیا۔ ان کو بدعقیدہ وبدمذہب ٹھہرایا، بات بڑھتی گئی تو ان پٹھانوں نے ان کو وہیں ختم کر دیا۔ اگر یہ واقعہ ایسا ہی ہے اور ایسا ہی ہے تو مسلمانوں کے ہاتھ سے اپنے ظلم وستم کی وجہ سے مارے گئے۔ تو پھر شہید کہاں ہوئے جو شہید شہید کا ایک شور بے ہنگم مچا رکھا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مذہبی تگ ودو!

جناب روحی صاحب یہ تو آپ کے سید صاحب اور اسمٰعیل صاحب کی جہاد کی تگ ودو تھی۔ جس کی حقیقت یہ ہے کہ صرف انگریز نے اپنا کام نکالا اور ان کے ذریعے سکھان پنجاب اور مسلمانان سرحد پر پنجہ جمانا چاہا۔ انگریز نے ان کی مالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

امداد کی۔ دعوتوں سے خاطر تواضع کی۔ اب مذہبی تگ و دو کی حقیقت ملاحظہ فرمایئے۔

آپ اور آپ کے مسعود عالم صاحب نے یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ نجدی وہابی اور اسماعیلی تحریک دونوں کا ایک جذبہ تھا۔ اور دونوں کا طریقہ کار بھی ایک ہی تھا آپ فرماتے ہیں۔

"یہ اتفاق کی بات ہے کہ دونوں کی تحریکیں ایک ہی جذبہ اور ایک ہی مقصد کے لیے وجود میں آئی تھیں اور اس وقت کے ماحول کے مطابق کم وبیش ایک ہی طریقہ کار دونوں نے استعمال کیا۔" ص ۴۷

پھر آپ نے ص ۷۳ پر لکھا

"جہاں یہ حضرات لوگوں کو اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد پر آمادہ کر رہے تھے، وہیں ان کو اسلام کی سیدھی سادی زندگی اور کتاب وسنت کے اتباع کی تبلیغ کا فریضہ بھی ادا کرتے جاتے تھے، بدعت، شرک، تعزیہ، قبر پرستی اور تمام غیر اسلامی رسوم وبدعات کا قلع قمع کرتے تھے"

اس کے بعد آپ نے ان کتابوں کا ذکر کیا۔ جن کو آپ نے بزعم خود کتاب وسنت کے موافق جانا اور شرک وبدعت کا قلع قمع کرنے والا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"سید احمد اور مولوی اسماعیل شہید کی مساعی جمیلہ اور ان کی کارگزاریوں کا ذکر ہو چکا ہے، ان حضرات کی تصنیفات میں بھی وہی کتاب وسنت کی پابندی پر اور بدعات سے محترز رہنے کے احکام کا بیان ہے، مولوی اسماعیل شہید کی دو کتابیں، تقویۃ الایمان، اور صراط مستقیم، خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ان کتابوں میں کتاب وسنت کی تعلیم کو نہایت عام فہم طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ صراط مستقیم میں سید احمد صاحب کے ملفوظات ہیں، اور تقویۃ الایمان میں رد بدعت و

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

شرک ہے۔" ص ۸۰

یہ تو آپ نے تسلیم کرلیا کہ تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل کی کتاب ہے اور یہ بھی آپ نے مان لیا کہ جو کچھ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے، وہی اسماعیل دہلوی کا مذہب ہے اور اسی کی اشاعت کرتے رہے اور یہ بھی آپ نے تسلیم کرلیا کہ جو محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی تحریک کے جذبے اور رجحانات تھے۔ وہ ہی اسماعیل دہلوی کی تحریک میں موجود ہیں اور دونوں کا طریقہ کار ایک ہی ہے۔ اور یہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ نجدی وہابی کی تحریک صرف اپنے مخصوص وہابیانہ عقائد کی تبلیغ تھی، جن عقائد کو اس نے کتاب التوحید میں جمع کر دیا اور کتاب التوحید اس کی کتاب ہونا آپ نے تسلیم کرلی تو ان مقدمات کے مسلم ہو جانے کے بعد لازمی نتیجہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں مولوی اسماعیل دہلوی کا اصل مقصد یہی تھا اور انہوں نے صرف وہابیت کی تبلیغ کی اور عقائد وہابیہ و خیالات نجدیہ کی اشاعت کی۔

MUSLIM OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ثبوت ملاحظہ ہو

ثبوت یہ ہے کہ مولوی اسماعیل کی کتاب تقویۃ الایمان بالکل ترجمہ ہے کتاب التوحید کا جو عقائد اس میں درج ہیں وہ ہی تقویۃ الایمان میں ہیں۔ دونوں کی ترتیب ایک دونوں کے ابواب ایک۔ دونوں کے عقائد ایک۔ ملاحظہ فرمایئے۔ کتاب التوحید عربی کا ترجمہ تقویۃ الایمان کی اردو میں۔

کتاب التوحید:۔ اعلم ان الشرک قد شاع فی ھذا الزمان۔

تقویۃ الایمان:۔ اول سننا چاہیے کہ شرک لوگوں میں پھیل رہا ہے۔

کتاب التوحید:۔ فان تری عامۃ مومنی ھذا الزمان مشرکا۔

تقویۃ الایمان:۔ اور ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں حالانکہ شرک میں گرفتار ہیں

کتاب التوحید:۔ فواحد یعبد النبی و متبعہ حیث یعتقدھم شفعائہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

و اولیائه و هذا قبح انواع الشرک۔

تقویۃ الایمان:۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو سفارشی سمجھ کر بھی پوجے وہ بھی مشرک ہے۔

کتاب التوحید:۔ ان من اعتقد النبی وغیرہ ولیه فهو و ابو جهل فی الشرک سواء

تقویۃ الایمان:۔ جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گی کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔

کتاب التوحید:۔ و هذا الاعتقاد شرک سواء کان من نبی او ولی او ملک او جنی او صنم او وثن و سواء کان یعتقد حصوله له بذاته او باعلام اللہ تعالیٰ ای طریق کان فهو الشرک

تقویۃ الایمان:۔ پھر اس عقیدے سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے، خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادے سے، خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔

کتاب التوحید:۔ فمن قال یا رسول اللہ اسئلک الشفاعة یا محمد ادع اللہ فی قضاء حاجتی یا محمد اسئل اللہ بک و اتوجه الی اللہ بک و کل من ناداہ فقد اشرک شرکا اکبر فانه اعتقد ان محمدا یعلم و یطلع علیٰ ندائه من بعید کما عن قریب و فی هذا الاشرک۔

تقویۃ الایمان:۔ جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت پوری کر دے اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

واسطے کہ حاجت نہیں مانگی بلکہ دعا کروائی ہے سو یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک ثابت نہیں ہوتا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کو ایسا سمجھا کہ دور اور نزدیک سے برابر سنتے ہیں۔

کتاب التوحید:۔ فهذا الحديث صريح فى انه كان لا يعلم امر خاتمته فى حال حياته فكيف يعلم حال تلك المشركين۔

تقویۃ الایمان:۔ جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔

کتاب التوحید:۔ فمن اعتقده التصرف فى العالم المخلوق او اعتقده شفيعه مختارا مشركا وان اعتقده مملوكا لله او متعلقا باله۔

تقویۃ الایمان:۔ سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور نہ اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت کرے۔

کتاب التوحید:۔ ثبت بهذا الحديث ان القيام متمثلا بين يدى احد شرك۔

تقویۃ الایمان:۔ کسی کی محض تعظیم کے لیے اس کے روبرو ادب سے کھڑا ہونا انھیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں۔

کتاب التوحید:۔ انظروا اعتذر النبى بمنع السجود لكونه ذمة فى قبره۔

تقویۃ الایمان:۔ یعنی میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کتاب التوحید:۔ فثبت بھذہ الآیۃ ان السفر الی قبر محمد و مشاھدہ و مساجدہ (الی ان قال) شرک اکبر۔

تقویۃ الایمان:۔اور کسی کی قبر یا چلے پر یا کسی کے تھان پر دور دور سے قصد کرنا اور سفر کی تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہاں پہنچنا (یہاں تک کہا) یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔

کتاب التوحید:۔المراد ماقیل فی حقہ انہ لنبی او ولی بصیر حراما ونجسا مثل الخنزیر۔

تقویۃ الایمان:۔یعنی جیسے سور اور لہو اور مردار ناپاک و حرام ہے، ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے۔ کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا ٹھہرا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

کتاب التوحید:۔(آیات متعلقہ علم غیب لکھ کر لکھا) فھذہ الآیات و امثالھا صریحۃ فی اختصاص علم الغیب باللہ و نفیہ عن غیرہ فمن اثبتہ لغیرہ نبیا کان او ولیا صنما او وثنا ملکا او جنیا فقد اشرک باللہ۔

تقویۃ الایمان:۔(آیت متعلقہ علم غیب لکھ کر لکھا) سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے، یہ اللہ صاحب کی شان ہے کسی ولی و نبی کو، جن و فرشتے کو، پیر و شہید کو، امام امام زادے کو، بھوت و پری کو، اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ پھر کہا۔ اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا جن و فرشتہ کو (وغیرہ وغیرہ) کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

کتاب التوحید:۔ فمن فعل بنبی او ولی او قبرہ او آثارہ و مشاھدہ و ما یتعلق بہ شیاعن السجود والرکوع و بذل المال لہ و الصلوۃ لہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

والتمثل قائما و قصد السفر اليه و التقبيل و الرجعة القهقرى وقت التوديع و حزب الخباء و ارخاء الستارة و الستر بالثوب و الدعاء من الله ههنا و المجاورة و التعظيم حو اليه و اعتقاد كون ذكر غير الله عبادة و تذكره في الشدائد و دعاءه نحو يا محمد يا عبد القادر يا حداد يا سمان فقد صار مشركا۔

تقویۃ الایمان:۔ پھر جو کوئی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی پچی قبر کو یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا تابوت کو سجدہ کرے رکوع کرے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوئے، یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے، غلاف ڈالے، چادر چڑھاوے، ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرے، رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں آ چلے، ان کی قبر کو بوسہ دے، مورچھل جھلے، شامیانہ کھڑا کرے، چوکھٹ کو بوسہ دے، ہاتھ باندھ کر التجا کرے، مراد مانگے، مجاور بن کے بیٹھ رہے، وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور اسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔

جناب روحی صاحب یہ چند نمونے دونوں کی اتحاد و یگانگت کے پیش کر دیئے گئے ہیں ورنہ دونوں کتابیں اپنے جذبے اور رجحانات میں لفظ بہ لفظ، مسئلہ بہ مسئلہ، عقیدہ بہ عقیدہ بالکل ایک ہیں۔

فرمایئے کہ تقویۃ الایمان کے ذریعے اسمٰعیل دہلوی نے ہندوستان میں وہابیت کی تبلیغ و اشاعت کی یا نہیں اور اسمٰعیل دہلوی نجدی کے دلال یا روحانی مرید و شاگرد ہوئے یا نہیں۔

اور ہم فضلائے دیوبند کی زبانی یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ابن عبد الوہاب بد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقیدہ، عقائد باطلہ، خیالات فاسدہ رکھنے والا ہے اور خبیث ہے تو مولوی اسماعیل دہلوی انہیں نجدی عقیدوں کے معتقد ہونے کے بعد وہابی اور عقائد باطلہ و خیالات فاسدہ رکھنے والے ہوئے یا نہیں۔

جناب روحی صاحب آپ کے شیخ نجدی کے عقائد باطلہ کے متعلق کچھ تو ہم مولوی حسین احمد صاحب کی زبانی سنا چکے ہیں اور جو تفصیل اتحاد کتاب التوحید و تقویۃ الایمان ہم نے پیش کی ہے اس میں بھی نجدی کے خبیث اعتقاد ملاحظہ فرما لیجئے کہ ایک مسئلہ بھی مذہب اہل سنت سے ملتا جلتا معلوم نہیں ہوتا۔ تقویۃ الایمان میں بھی یہی ہے۔

علم غیب کا انکار، شفاعت کا انکار، ندائے یارسول اللہ کا انکار، سوال شفاعت کا انکار، حضور کی حیات جسمانی کا انکار، سفر زیارت کا انکار، حضور کے مواجہہ میں کھڑے رہنے کا انکار فرمایا ہے، آپ کے شیخ نجدی کی دعوت توحید و سنت یہی ہے اور آپ کی تشکیل کی پیش کردہ اصلاحی سیدھی سادھی راہ بھی ہے، کتاب و سنت کا اتباع بھی ہے۔ غیر اسلامی رسومات کا قلع قمع یہی ہے، تقویۃ الایمان کا رد بدعت و شرک بھی ہے، یہی جہاد بالقلم ہے کہ ایک قلم تمام مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک بنا دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لفظ وہابی

آپ نے ص ۳۷ پر لکھا۔

"وہاں اس تحریک کو وہابی کے نام سے موسوم کیا گیا۔ لہذا ہندوستان میں بھی سید احمد شہید کی تحریک کو شیخ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی شاخ اور تتمہ بتایا۔"

اور آپ کے مسعود عالم صاحب نے لکھا:۔

حضرت سید احمد شہید کی تحریک تجدید و جہاد یا ہندوستان کی پہلی تحریک عام

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

طور پر وہابی تحریک کے نام سے یاد کی جاتی ہے اور اپنوں غیروں تمام حلقوں میں یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ نجد کی دعوت توحید و اصلاح سے اس کا ڈانڈا ملا دیا جائے۔ (ص ۳۷)

جناب روحی صاحب نجد کی تحریک لفظ وہابی تحریک سے مشہور ہوئی تو کیا قباحت ہوئی۔ آخر ابن عبدالوہاب میں لفظ وہاب تو موجود ہی ہے اسی کی طرف انتساب عرب کے قاعدے کے مطابق ہو گیا، عرب میں یہی دستور ہے کہ قبیلہ کنبے کو مورث اعلیٰ کی طرف نسبت دے دیتے ہیں۔ تمیمی، قریشی، ہاشمی، عدوی، عدنانی، صدیقی، فاروقی برابر استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح وہابی، ہندوستان میں بھی یہی دستور ہے کہ کسی نہ کسی کی طرف نسبت کر دی جاتی ہے۔ علیگ، مظاہری، بہاری، دیوبندی، تھانوی، چشتی، قادری وغیرہ عام طور سے مستعمل ہیں۔ ابن نجدی کو وہابی کہنا کوئی گالی نہیں۔ آپ کے فضلائے دیوبند نے خود ابن عبدالوہاب کی جماعت کو وہابی کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ مولوی حسین احمد صاحب کی مفصل تحریر میں اس جماعت کے لیے لفظ وہابیہ موجود ہے اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے۔ "محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں" (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱)

اب رہے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے ماننے والے سو چونکہ ان کے عقائد وہی ہیں اور تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا چربہ ہے، اس لیے اس اتحاد مذہبی اور خیالات کی یکانگی کی وجہ سے ان پر بھی لفظ وہابی کا اطلاق ہونے لگا یہ کوئی زبردستی اور خواہ مخواہ ہی نہ ہوا۔

جناب روحی صاحب، آپ نے فضلاء دیوبند کی فہرست میں مولانا عبدالحق حقانی کا نام سترہویں نمبر میں لکھا ہے اور وضاحت کے لیے ان کے نام کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مفسر تفسیر حقانی بھی لکھ دیا ہے تو یہ بھی آپ کے مسلم فضلائے دیوبند سے ہیں اور آپ کے معتمد علیہ اور مستند اور ان کی بات بھی آپ کے نزدیک وزنی اور قابل اعتبار ہوگی، سنئے وہ اپنی تفسیر حقانی کے حاشیہ میں ص ۱۲ا تفسیر سورۂ بقرہ میں مذہب نیچری کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں۔

"اس کنبے میں سے ایک شخص سید احمد خاں صاحب بہادر بھی پیدا ہوئے یہ شخص ابتداء میں مولوی مخصوص اللہ صاحب نبیرہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی خدمت میں آکر کسی قدر صرف ونحو سے آشنا ہوئے اور تعویذ گنڈے بھی سیکھے، لیکن جب یہ نسخہ نہ چلا تو گورنمنٹ برٹش کی طرف رجوع کیا، اور اپنی لیاقت خداداد سے کوئی اچھا عہدہ بھی پایا۔ پھر تو پکے وہابی متبع مولوی اسماعیل صاحب ہو گئے۔"

ملاحظہ [illegible] سنئے ہاتھ رکھ کر دیکھئے کہ مولوی اسماعیل صاحب کو وہابی کہا، لفظ وہابی کی تفسیر متبع مولوی اسماعیل صاحب کے لفظ سے ہی قابل غور و فکر ہے۔ فرمایئے کہ آپ کے مسلم مولانا نے مولوی اسماعیل کو بدنام کرنے کے لیے کہا یا حقیقت بیان کر دی۔ جب آپ کے مانے ہوئے مولانا یکے از فضلائے دیوبند انھیں وہابی کہہ رہے ہیں تو ہم اہل سنت وجماعت اگر انھیں وہابی کہیں تو گالی ہو جائے گی اور بدنام کرنے کے لیے ہو جائے گی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

روحی صاحب فرمایئے کیا حال ہے آپ کا ذرا نبض پر ہاتھ رکھ کر کے جلد دیکھ لیجئے اور سورہ یٰسین جلد پڑھوا لیجئے کہ آپ کے مولانا عبدالحق صاحب نے آپ کی ساری تحریر اور سارے پروپیگنڈے کا جواب ایک ہی لفظ میں دے دیا۔

اتہام والزام

جناب روحی صاحب آپ نے سید احمد بریلوی کا ذکر کرتے کرتے اور اپنے الفاظ میں ان کے ذہین ہونے، ان کی علمی ترقی کی رفتار کے تیز ہونے کا گیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گا کر حضرت مولانا فضل رسول صاحب پر یہ تہمت لگائی کہ انھوں نے سید صاحب کو جاہل محض بتایا۔

حیات طیبہ مرزا حیرت کے ص ۲۷۱ میں ہے۔

بزرگ سید احمد بچپن میں اپنے غیر معمولی سکوت کی وجہ سے پرلے درجہ کا غبی مشہور ہو گیا تھا اور لوگوں کا خیال تھا کہ اسے تعلیم دینا بے سود ہے کبھی کچھ آئے جائے گا نہیں۔

ص ۲۷۲ میں ہے۔

"یہ ہی کیفیت بعینہٖ بزرگ سید احمد کی تھی کہ جب وہ ایک ایک جملہ کو گھنٹوں چپے جاتا تھا، تب کہیں کسی قدر یاد ہوتا تھا اور دوسرے دن تماشا یہ ہوتا تھا کہ وہ بھی بھول جاتے۔ جب یہ کیفیت ہوئی تو والدین اور [illegible] کی تمام [illegible] اور گھر کی جھڑکی آنکھیں دکھانے سے گزر کر مار پیٹ پر نوبت پہنچ گئی۔ اس سے بھی والدین کی آرزو پوری نہ ہوئی۔ جب انھوں نے یہ دیکھا کہ قدرتی طور پر اس کے دماغ میں قفل لگ گیا ہے اور یہ کسی طرح کی سعی سے بھی نہیں پڑھ سکتا تو ناچار ہو کے پڑھنے سے اٹھا لیا"

فرمائیے جناب روحی صاحب آپ کے ذہین یہ ہی ہیں اور یہ ہی علمی ترقی کی تیز رفتاری ہے۔ اور فرمائیے کہ حضرت مولانا بدایونی نے جو جاہل لکھا تو کیا غلط لکھا۔ آپ کو شرم آنا چاہیے اور سنئے آپ کے قتیل ثانی اسمٰعیل دہلوی خود اقرار کر رہے ہیں کہ سید صاحب بے پڑھے لکھے رہے، دیکھئے صراط مستقیم۔

"آپ کی لوح فطرت علوم رسمیہ کے نقش اور تحریر و تقریر کے دانشمندوں کی راہ و روش سے خالی تھی۔"

فرمائیے۔ لفظ جاہل ان پڑھ اتنی لمبی چوڑی خوبصورت عبارت کا شارٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے یا نہیں، اور جو حضرت بدایوانی نے فرمایا وہی آپ کے اسماعیل دہلوی نے کہا یا نہیں"

دارالعلوم دیوبند

یہ نمبر ص ۸۹ سے عنوان (دارالعلوم دیوبند اور اس کی گراں بہا خدمات) کے ماتحت شروع ہوا اور ص ۱۰۴ پر ختم ہو گیا۔

زیر عنوان (دارالعلوم دیوبند کا قیام) آپ نے اس کے قیام اور اس کی تعلیمی خدمات اور اس کے طلبہ کے گوشوارہ کا ذکر کیا۔ پھر فضلائے دارالعلوم دیوبند کے زیر عنوان آپ نے لکھا:۔

"علم و عمل کی سادگی، بے تکلفی، جفاکشی، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اس جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ دارالعلوم کی آغوش تعلیم و تربیت سے چودہ ہزار سے زائد علماء و فضلاء پیدا ہو چکے ہیں جو اسلام کا کلمہ بلند کرنے کے لیے دنیائے اسلام کے بیشتر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اسلامی تعلیمات کے قندیل روشن کیے ہوئے ہیں ان میں صاحب درس و افتا بھی ہیں اور مصنف و مبلغ بھی، امراض روحانی کے معالج بھی ہیں اور امراض جسمانی کے طبیب بھی واعظ بھی ہیں اور ادیب بھی۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر ناموں کی ایک فہرست لکھنے کے بعد لکھا:۔

علم کے "جیسے علماء جو آفتاب و ماہتاب ہیں اسی درس کے فیض یاب اور اسی کے خانہ کے جرعہ نوش ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو اپنے فضل و علم، درس و تدریس، رشد و ہدایت، دعوت، تبلیغ سیاسی، قیادت اور تصنیفی اور صحافتی کمالات کے باعث دنیائے اسلام سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔"

جناب روحی صاحب۔ یہ سب کچھ صحیح، مگر اس کو کیا کیا جائے کہ آپ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دارالعلوم دیوبند کی تعلیم اور فضلائے دیوبند کے دلی جذبے اور اعتقادی رجحانات وہ ہی ہیں جو ابن عبدالوہاب نجدی عربی وہابی کے اور مولوی اسماعیل دہلوی ہندی وہابی کے۔

ثبوت ملاحظہ ہو

آپ کے فضلائے دیوبند کے مقتدائے دوم معلم ثانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ ہیں" (فتاوٰی رشیدیہ ج ا ص ۷)

غور فرمایئے کہ محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ کو عمدہ کہہ کے اپنے رجحان قلبی کا سے مطلع کر دیا اور لوگوں کو ان عقائد کے صحیح ہونے کی ترغیب دلا کر اس طرف مائل کر دیا۔

AHLE ISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

یہ تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں وہ ہی عقیدے اور خیالات ہیں۔ جو محمد ابن عبدالوہاب کے عقائد و خیالات ہیں جن کو اس نے کتاب التوحید میں جمع کر دیا ہے جن کو مولوی حسین احمد صاحب شیخ الحدیث دیوبند نے وہابیہ خبیثیہ کہہ کر عقائد باطلہ خیالات فاسدہ کہا ہے۔

اور تقویۃ الایمان کے متعلق جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی تحریر فتاوٰی رشیدیہ ج اول ص ۱۱۵ میں یوں ہے:۔

"اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔"

یہ ہی جملے فتاوی میلاد ص ۲۱ پر ہیں اور اس پر حسب ذیل دستخط ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی محمد حسن، مولوی محمد علی رضا، مولوی محمد اسماعیل گنگوہی، مولوی امیر حسن مولوی عنایت الہی، مولوی احمد علی۔

تقویۃ الایمان کو جب عمدہ کتاب کہا اس کا رکھنا، پڑھنا، عمل کرنا عین اسلام بتایا تو صاف مطلب یہ ہوا کہ اس میں لکھے ہوئے خیالات وعقائد عمدہ اور اچھے ہیں اور عقائد وہی ہیں جو ابن عبدالوہاب کے ہیں وہابیوں کے ہیں۔ پس تقویۃ الایمان کی ترغیب عقائد وہابیہ کی ترغیب ہوئی ثابت یہ ہوا کہ فضلائے دیوبند کے رجحانات بالکل ابن عبدالوہاب کے رجحانات ہیں۔

یہ تو اجمالی اور اصولی ثبوت ہے تفصیلی درکار ہو تو مسئلہ غیب، تصرفات، استمداد، ندائے یارسول، فاتحہ، عرس گیارھویں، میلاد و قیام، نذر و نیاز کے متعلق جو کچھ کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان میں ہے علاوہ ازیں فضلائے دیوبند کے فتاوی میں بہت فتاوی رشیدیہ، فتاوی میلادیہ، فتاوی امدادیہ، براہین قاطعہ وغیرہا تصنیفات فضلائے دیوبند ملاحظہ کر لیجئے غرضیکہ دیوبندیت وہابیت واسماعیلیت کا پورا لباس ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

علاوہ بریں

دارالعلوم کے بانی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں حضور کی خاتمیت زمانیہ پر حملہ کیا اور حضور کا باعتبار زمانہ آخری نبی ہونا عوام کا خیال ٹھہرایا، ملاحظہ ہو ص ۳۔

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔"

پھر خاتمیت زمانیہ کو عوام کا خیال بتا کر اپنی طرف سے ایک قسم خاتمیت مرتبی کی ایجاد کی جس کی طرف ان کا یہ قول اشارہ کر رہا ہے۔

"پھر ایک مراد ہو تو شایان شان محمد ﷺ خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی (ص ۸)"

پھر خاتمیت مرتبی پر زور دیتے ہوئے حضور کے زمانہ ہی میں وجود نبی دیگر کی تجویز پیش کر دی ملاحظہ فرمایئے ص ۱۴

"اور اسی طرح اگر فرض کیجئے آپ کے زمانہ میں بھی اس زمین یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی اور نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوتا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور آپ پر مختتم ہوتا۔" اور ان کی یہ تصریح بھی کی ملاحظہ ہو ص ایضاً

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"

پھر اور آگے بڑھے اور کہا ص ۲۸

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں پھر کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اور مولوی رشید احمد صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب نے تو غضب ہی ڈھا دیا اور خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر بتا دیا اور کذب باری تعالیٰ کو ممکن ٹھہرا دیا۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ، ج ۱ ص ۴۵

"مگر امکان کذب بایں معنی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اس کو وہ نہ کرے گا یہ عقیدہ بندہ کا ہے" اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ملاحظہ ہو براہین قاطعہ ص ۲۔

"امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔"

پھر ص ۳ میں کہا۔ "اور امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے"

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور کے علم محیط زمین کو شیطان کے علم سے کم ٹھہرایا۔ شیطان کے لیے نص سے ثابت اور ایمان بتایا اور حضور کے لیے غیر ثابت اور شرک کہا۔ ملاحظہ ہو براہین قاطعہ ص ۵۱

"الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT

اور حضور کو علماء دیوبند کا اردو بولنے میں شاگرد ٹھہرایا۔ ملاحظہ ہو براہین قاطعہ ص ۲۶

ایک صالح فخر عالم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی آپ تو عربی ہیں فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا"

مولوی اشرف علی تھانوی نے تو حد ہی کر دی اور حضور کے علم غیب کو زید عمر بچے پاگل جانور چوپایوں کے علم جیسا ٹھہرایا۔ ملاحظہ ہو حفظ الایمان ص ۸

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے۔"

جناب روحی صاحب یہ تو چند نمونے ہیں ورنہ دیوبندی خیالات وعقائد میں اس سے کہیں زیادہ مسالہ موجود ہے۔

فرمایئے آپ کے فضلاء دار العلوم دیوبند کی یہ ہی تعلیم و تربیت ہے یہ ہی کلمہ اسلام کی سربلندی ہے۔ یہ ہی قندیل اسلام کا روشن کرنا ہے۔ یہ ہی امر بالمعروف نہی عن المنکر ہے یہ ہی علم و فضل ہے یہ ہی رشد و ہدایت ہے یہ ہی دعوت تبلیغ ہے۔ یہ ہی علاج امراض روحانی ہے۔ یہ ہی وعظ ہے یہ ہی ادب ہے۔ کہ کوئی حضور کے ختم زمانی کو بتا کر اپنی دکان کا تختہ پیش کر دے اور مدعیان نبوت کے لیے دروازہ کھول دے۔ کوئی خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر بتائے اور امکان کذب کو عقیدہ اسلام ٹھہرائے۔ کوئی حضور کو علماء دیوبند کا شاگرد کہے کوئی شیطان کے علم سے حضور کے علم کو کم مانے۔ کوئی بچے پاگلوں اور جانور چوپایوں ایسا حضور کا علم غیب قرار دے۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا　　　کار طفلاں خراب خواہد شد

روحی صاحب آپ نے بھی قلم اٹھایا تو کس موضوع پر، زور تحریر دکھایا تو کس بحث میں جہاں نیکی و صلاح کا نام و نشان تک نہیں۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ آپ فرمائیں۔

"اب ہم علمائے بریلی شریف کی تصنیفات سے چند اقتباسات پیش کریں گے جن کے ذریعہ سے انھوں نے ادارہ دیوبند کے علماء و فضلاء کو وہابی اور نہ جانے کیا کیا ٹھہرایا ہے۔" ص ١٠٤

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضرات علماء بریلی نے کیا کیا۔ صرف یہی کہ آپ کے علماء و فضلاء دیوبند کے خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ پر گرفتیں کیں۔ آپ کے فضلا نے شان ربوبیت و درگاہ نبوت میں جو گستاخیاں کیں ان پر احکام شرعیہ سنا دیئے نہ آپ کے فضلا یہ سب کچھ کرتے نہ علماء بریلی دارو گیر فرماتے۔

عقائد باطلہ کی تردید کرنے والے علمائے اہل سنت

آپ نے زیر عنوان (بریلی علماء کی کتابوں سے کفر کے چند اقتباسات) لکھا۔ "سب سے اول ہم مولانا فضل رسول بدایونی کی کتاب سیف الجبار سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ مولانا فضل رسول صاحب نے مولوی اسمٰعیل شہید کو بہت سب وشتم کیا ہے اور ان کے طریق کے ماننے والوں کو فرقہ اسماعیلیہ اور وہابیہ کے نام سے الجھے ہیں اور ان حضرات کے خلاف افتراء کذب کا ایک طومار باندھ دیا ہے۔ (ص ۱۰۴)

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

حضرت بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل کی تاریخ جو قلمبند کی ہے وہ سب وشتم نہیں، افتراء کذب نہیں بلکہ حقیقت ہے اور واقعیت، سنیے۔

جناب روحی صاحب آپ توکل کی پیداوار ہیں اور مولوی اسماعیل دہلوی کی مدح و ثنا میں جن تاریخوں کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ پرسوں، ترسوں کی پیداوار ہیں انھوں نے جو کچھ لکھا وہ سب شنیدہ جیسا کسی نے کہا لکھ دیا اور یاد رکھیئے کہ حضرت مولانا فضل رسول رحمۃ اللہ علیہ اسی زمانہ میں تھے جس زمانہ میں مولوی اسماعیل دہلوی تھے، انھوں نے مولوی اسماعیل دہلوی کی ایک ایک حرکت ایک ایک سکون، ایک ایک قدم تمام حالات، کوائف کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور یہ چیز طے شدہ ہے کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ لہذا حضرت بدایونی نے جو کچھ لکھا وہ آپ کے حیرت اور مسعود عالم اور ابوالحسن ندوی وغیرہ کے لکھے ہوئے سے بہت زیادہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قابل اعتبار ولائق وثوق ہے۔

حضرت بدایونی نے جب یہ دیکھ لیا کہ مولوی اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان کے ذریعہ ابن عبدالوہاب کے عقیدہ کی اشاعت کر رہے ہیں تو وہابی کہہ دیا کیا برا کیا اور وہ تو وہ آپ کے مسلم مولانا عبدالحق مفسر تفسیر حقانی بھی تو مولوی اسماعیل کو وہابی قرار دے چکے ہیں۔ فرمایئے انھوں نے بھی کذب و افترا کا طومار باندھ دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

مولانا فضل رسول صاحب بدایونی کے بعد دیگر بزرگوں نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کو کافر بنانے میں صرف کر دی اور ان کو مرتد ٹھہرایا۔ اور بدعات کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ ہر بدعت کو سنت ثابت کیا۔ تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی، عرس، فاتحہ، علم غیب، مردوں سے مدد مانگنا۔ صلوٰۃ غوثیہ ادا کرنا۔ غرض اسی قسم کے مسائل پر چار چار چھ چھ صفحے کے رسالے لکھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLE SUNNAT

جناب روحی صاحب محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل دہلوی اور آپ کے فضلائے دیوبند نے اپنی تمام زندگی مسلمانوں کو کافر مشرک۔ بدعتی بنانے میں صرف کر دی اور عقائد وہابیانہ کا ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ ہر امر مباح جائز کو بدعت ثابت کیا۔ معمولات اہل سنت تیجہ۔ دسواں۔ بیسواں۔ چالیسواں۔ برسی عرس فاتحہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے۔ ندائے یارسول اللہ کو حرام اور ناجائز قرار دیا اور فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ، فتاوی امدادیہ، تعلیم الاسلام، تقویۃ الایمان، رسالہ یکروزی، ماۃ مسائل وغیرہ رسالے لکھ مارے۔ علماء اہل سنت کے لکھے ہوئے رسالوں کے اگرچہ چار چار چھ چھ صفحے کے تھے جواب نہ دے سکے۔ بغلیں جھانکنے لگے۔ منہ چھپانے لگے۔ مناظروں کی نوبت آئی تو کہیں روپوش ہو گئے کہیں پولیس کی مدد سے جان بچائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

آپ لکھتے ہیں۔

"ان لوگوں نے مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی۔ مولوی اسماعیل شہید۔ مولانا اشرف علی تھانوی کو خاص طور سے مرتد اور کافر ٹھہرایا۔"

جناب روحی صاحب آپ کو بڑا دکھ ہوا۔ بڑا رنج پہنچا۔ مگر جب مولوی قاسم صاحب نے حضور کی ختم زمانی پر حملہ کیا تو آپ کو کچھ دکھ پہنچا یا نہیں۔ خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر بتایا۔ شیطان کے علم سے حضور کے علم کو کم ٹھہرایا۔ جانور چوپایوں ایسا کہا تو آپ کو کچھ رنج ہوا یا نہیں۔ جناب الوہیت، جناب رسالت کا کچھ لحاظ نہیں کہ آپ کے فضلا توہین کریں اور آپ کے منہ سے آدھا کلمہ نہ نکلے۔ بلکہ مدح وستائش پر آمادہ رہیں اور ان کی توہین پر افسوس کریں علمائے اہل سنت کچھ کہیں تو آٹھ آٹھ آنسو آپ رونے لگیں۔ شور مچانے لگیں۔ ان کا اس قدر لحاظ و پاس۔

جناب روحی صاحب خدا کا شکر ادا کیجئے کہ علماء بریلی کے ہاتھ میں صرف قلم تھا۔ صرف جہاد بالقلم سے کام لیا۔ اگر زمانہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا ہوتا یا حضرت عالمگیر کا تو جہاد بالسیف سے کام لیا جاتا کہ شریعت مطہرہ میں توہین جناب الوہیت وشان نبوت کی یہی سزا ہے۔

جناب روحی صاحب مرنا ہے۔ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے پوچھا کہ تم نے ہماری اور ہمارے رسول کی جناب میں گستاخی کرنے والوں کی حمایت کی، طرفداری کی، ان کی مدح کے خطبے پڑھتے رہے۔ صاحب رشد و ہدایت اور معالج امراض روحانی سمجھتے رہے اور جن ہمارے بندوں نے حق بات کہی ان پر گرفتیں کیں ان کو آنکھیں دکھاتے رہے۔ برا کہتے رہے۔ کہو کیا جواب ہے روحی صاحب کیا جواب دو گے، جواب کیا دو گے۔ فبہت الذی کے مصداق ہو جاؤ گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فضلاء دیو بند کی اس قدر پاسداری اور جناب الوہیت و درگاہ رسالت سے اس قدر بے اعتنائی۔

تقویۃ الایمان

آپ نے اس عنوان کے ماتحت حضرت مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک۔

"کتاب التوحید کا ترجمہ ہندوستان میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کیا جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔ ان وہابیہ کا ایک بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر اور مشرک ہے۔"

نقل کر کے کہا "یہ سراسر الزام ہے۔"

الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے بالکل درست ہے بیشک تقویۃ الایمان کتاب التوحید کا ترجمہ ہے جیسا کہ ہم ثابت کر چکے تو اس کی اشاعت وہابیت کی اشاعت ہے اور بے شک ان وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ جو ان کے عقیدہ پر نہ ہو وہ کافر و مشرک ہے۔ آپ کے مولوی خلیل احمد صاحب بحوالہ علامہ شامی اور مولوی حسین احمد دونوں نے ان کے اس عقیدہ کا اقرار کرلیا ہے، کیوں صاحب جو بات آپ کے فضلاء دیو بند فرمادیں اور اسی کو دوسرے لوگ کہہ دیں تو دوسروں کا کہنا سراسر الزام۔ بہتان ہو جائے گا۔ اگر الزام و بہتان کی دفعہ لگاتا ہے تو دونوں پر کہ وہ دونوں ایک مقولہ کے قائل ہیں اور اگر ایک پر نہیں تو دوسرے پر بھی نہیں۔

آپ نے یہ عبارت بھی بطور طعنہ و الزام نقل کی ہے۔

"اس مذہب کا رکن اعظم اللہ تعالیٰ کی توہین اور محبوبان خدا کی تذلیل ہے ہر امر میں وہ ہی پہلو اختیار کریں گے جس سے منقصہ نکلتی ہو۔"

کیا غلط فرمایا۔ آپ کے مولوی حسین احمد صاحب نے بھی تو یہی لکھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔"

نوٹ:

یہ عبارت گذشتہ اوراق میں بحوالہ صفحہ و کتاب نقل کی جا چکی ہے۔

جناب روحی صاحب اگر آپ برانہ مانیں تو تقویۃ الایمان سے دو ایک عبارتیں سنا دوں دیکھیے ص ۱۰ پر لکھا۔

"ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"

اور بڑے مخلوق کی تفسیر خود اس عبارت میں کر دی۔

"ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی سوا اس کے کہ اللہ سے مانگے۔" الخ ص ۲۵

تو پہلی عبارت میں بڑے مخلوق انبیاء و اولیاء کو چمار سے بھی ذلیل کہا اور وہ بھی اس انداز سے جس سے ظاہر ہے کہ چمار کی تو کچھ عزت ہے اور یہ بالکل ذلیل۔

NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اور دیکھیے ص ۲۸۔

"اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب اولیاء انبیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"

یہاں بھی وہی انداز ہے کہ ذرہ ناچیز تو کچھ ہے مگر یہ کچھ نہیں اور صاف صاف انبیاء اولیاء کا لفظ استعمال کیا۔ اور دیکھیے ص ۲۹

"اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" اور دیکھیے ص ۴۳

انبیاء، اولیاء، امام، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور ہمارے بھائی بھی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور یہ تقویۃ الایمان کی عام بولی ہے کہ وہ عاجز ہیں مجبور ہیں نادان ہیں بے خبر ہیں اور جتنی آیتیں اللہ تعالیٰ نے بتوں کے زبوں حالی میں نازل فرمائیں ان سب کو حضرات انبیاء اور اولیاء پر محمول کیا۔

اور سن لیجئے اور ملاحظہ کیجئے صراط مستقیم ص ۸۷

''اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔''

جناب روحی صاحب دیکھیے آپ نے اپنی تقویۃ الایمان کے کلمے گھرے کہ کس کس طرح توہینی کلمات استعمال کیے جا رہے ہیں ایسی ہی کتاب کے لیے آپ اپنا درد ظاہر فرما رہے ہیں افسوس صد افسوس۔

اسی طرح حضرت محدث صاحب کچھوچھوی اور حضرت مولانا احمد یار خاں صاحب اوجھیانوی اور فقیر نے ''تہافت الوہابیہ'' میں اور جناب مولانا محبوب علی خاں صاحب نے ''الصوارم الحیدریہ'' میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب حرف بہ حرف صحیح و درست ہے اور مدلل و مبرہن ہے۔ اور وہ تو فقیر کی کتاب تہافت الوہابیہ ہی کے لفظ لفظ اور اس کے استدلال کا ذرا محققانہ انداز سے جواب ہی لکھ دیجیے۔ ہے ہمت۔ جناب روحی صاحب آپ نے زیر عنوان (یہ فروعی اختلاف ہیں) یہ لکھا۔

''ہم مسلمانوں سے خدا کا واسطہ دے کر اپیل کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ اکابرین علماء کو گالیاں دینا اور ان کو کافر ٹھہرانا ان کو مرتد ظالم اور بدمذہب ٹھہرانا کہاں کا اسلام ہے۔ اگر فروعی مسائل میں اختلاف ہے تو اس کے یہ معنے یہ ہیں کہ اسلام سے خارج ہو گئے۔'' ص ۱۱۴

سنئے۔ ہمارا اختلاف فروعی مسائل میں بھی ہے اور اصولی مسائل میں بھی ہم اہل سنت نے فروعی مسائل میں کسی کو کافر و مرتد نہیں کہا ہے۔ ہم مذہب و افتا کی نوک اور پلک کو جانتے ہیں یہ آپ کا محض بہتان ہے کہ ہم نے فروعی مسائل کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سلسلہ میں کافر و مرتد کہا۔ اور اب پھر سن لیجئے کہ فاتحہ و میلاد کا انکار عرس و گیارھویں کا انکار، قیام میلاد کا انکار۔ جواز ندائے یارسول اللہ کا انکار، امداد کا انکار، ماکان وما یکون کے تمام جزئیات کے علم حضور کا انکار نہ کفر ہے نہ ارتداد۔

ہاں اصولی مسائل میں بے شک کفر کا فتویٰ دیا گیا۔ آپ ہی بتایئے کہ خدا کے لیے امکان کذب کا قائل ہونا، ختم زمانی کا انکار، حضور کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ بتانا۔ بچوں پاگلوں۔ جانور چوپایوں کے ایسا علم قرار دینا کیا توہین نہیں۔ استخفاف نہیں، کفر نہیں، ارتداد نہیں اور کیا یہ مسائل بھی آپ کے نزدیک فروعی مسائل ہیں۔ جناب روحی صاحب آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ فروعی مسائل کسے کہتے ہیں اور اصولی مسائل کسے کہتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ ذات وصفات باری تعالیٰ اور ذات وصفات نبی سے تعلق رکھنے والے مسائل اصولی مسائل ہیں۔

الغرض مطلب یہ ہے کہ جو ان کی [illegible] ذرہ برابر کی ایمان کو نقصان دہ ہے۔

جناب مولانا محمد عمر صاحب اچھروی کی جو عبارت آپ نے اپنے مدعا کے ثبوت میں سواد اعظم سے نقل کی اس کو آپ سمجھے ہی نہیں انھوں نے صرف فروعی مسائل کے اختلاف کو ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ان کی آخر عبارت میں یہ لفظ ہیں۔ "لیکن بعض عقائد میں اور بعض فروعی مسائل میں ان کو ایسا تشدد ہے" جس میں دونوں قسم کے اختلاف کو بتایا۔ عقائد میں بھی اور فروع میں بھی۔ حیرت ہے کہ آپ نے خود عبارت نقل کی اور خود نہ سمجھے اور اختلاف کو صرف فروعی مسائل پر محمول کیا اور غلط بیانی سے کام لیا۔

جس مجلہ کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں بھی مسئلہ اذان ثانی کا ذکر ہے اور وہ صرف فروعی مسائل سے ہے۔ نہ اس میں کسی کی تکفیر کا ذکر ہے نہ ارتداد کا، جناب روحی صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ لکھتے لکھتے ایسے گھبرا گئے کہ عبارتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے اخذ مطالب بھی نہیں کر سکتے اور الٹ پلٹ۔ نتیجہ اخذ کرنے لگے۔ خدا خیر کرے۔

آپ نے ص ۱۰۸ پر لکھا۔

ان بزرگوں کی کتابوں سے عبارات کو قطع و برید کر کے اور ان کو غلط سلط معنی پہنا کر بدنام کیا۔"

جناب روحی صاحب۔ یہ بحث ذرا ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمایئے تاکہ آپ کی قطع و برید کا حال معلوم ہو جائے۔

دیکھئے جناب جب کوئی مصنف کوئی رسالہ یا کتاب لکھتا ہے تو اس میں کچھ مقدمات ہوتے ہیں کچھ تقریبات ہوتی ہیں کچھ دلائل ہوتے ہیں۔ اصلی مقاصد اور نتائج کلام۔ کتاب کی اصل روح صرف مقاصد اور نتائج ہیں۔ باقی سب زوائد، بحث ۵: جب یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے مقاصد و نتائج پر نظر ڈالی جائے اگر مقاصد و نتائج غلط ہوں تو پھر مقدمات و دلائل پر گفتگو نہیں کی جاتی۔ شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ دعویٰ اگر اپنے شرائط کے ساتھ پورا نہ ہو تو اول ہی دفعہ خارج ہو جاتا ہے نہ یہ کہ گواہیاں وغیرہ کے بعد خارج ہو۔

جب سو دو سو ہزار دو ہزار کلمات پر مشتمل کتاب میں سے اصل مقاصد و نتائج لیے جائیں گے تو چند ہی جملے ہوں گے اور آگے پیچھے سے منقطع ہوں گے یہ قطع و برید قابل الزام و اتہام نہیں۔ اس لیے کہ اس نے اصل مقصد کے الفاظ میں قطع و برید نہیں کی ہے۔ بلکہ مقاصد کو مقدمات اور تقریبات و شواہد سے الگ کر دیا ہے کہ ضرورت صرف مقاصد کی ہے۔ سمجھے روحی صاحب۔

علماء اہل سنت نے تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ، حفظ الایمان، تقویۃ الایمان وغیرہ میں سے جو عبارتیں نقل کی ہیں وہ صرف اصل مقاصد اور نتائج کی ہیں ان میں کوئی قطع و برید نہیں۔ ہاں وہ عبارتیں مقدمات و شواہد و تقریبات سے ضرور جدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہیں اوران کی ضرورت بھی نہیں۔ہم نے تحذیر الناس سے جو عبارتیں مختلف صفحات سے نقل کی ہیں۔وہ سب مل کر ایک ہو کر کفر نہیں بنی ہیں بلکہ ہر ایک عبارت مستقل کفر ہے۔اسی طرح براہین قاطعہ سے جو عبارت نقل کی ہے۔وہ ان کے کلام کا نتیجہ ہے جس پر لفظ الحاصل دلالت کرتا ہے اسی طرح حفظ الایمان سے جو عبارت نقل کی ہے وہ مستقل ایک مقصد ہے ان کی عبارتوں میں کوئی مذموم قطع و برید نہیں یہ آپ کا قطع و برید کا لفظ استعمال کرنا محض سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ اور بدظن کرنے کے لیے ہے۔

رہا ان کے معنی غلط سلط۔تو جناب وہ عربی نہیں، انگریزی نہیں، جرمنی نہیں روسی نہیں، اردو ہے اردو۔اور اہل زبان ہونے کی حیثیت سے ہم ان کو خوب سمجھتے ہیں وہ کوئی جناتی زبان نہیں جو سمجھ میں نہ آئے۔اور اگر واقعی اس میں کوئی اور پہلو بھی نکل سکتا ہے اور غلط سلط معنی بھی ہو سکتے ہیں تو ایسی جناتی زبان کے استعمال کی ہی کیا ضرورت تھی صاف صاف اردو بولنا چاہیے۔اور وہ بھی جناب الوہیت و درگاہ رسالت میں۔

جناب روحی صاحب آپ سمجھے نہیں۔جب ان عبارتوں کے مصنفین کے دلوں میں اس خبیث اور توہین آمیز مضمون کا خیال آیا تو قدرت کی طرف سے یہ تازیانہ پہلے ہی لگا کہ صاف صاف اردو میں جس میں ایک پہلو کے سوا دوسرا پہلو ہی نہ نکل سکے لکھوا دیا اور لکھنے والے کو اس وقت پتہ نہ لگا کہ میں کیا کہہ گیا۔جب علمائے اہل حق نے گرفت کی تو آنکھیں کھلیں ہوش آیا اور بجائے اس کے کہ جلدی سے ان کلمات کو باقاعدہ شرعیہ واپس لے لیتے لگے تاویلیں اور ایر پھیر کرنے انھوں نے سمجھا کہ اگر ہم نے واپس لیا تو ہمیشہ کے لیے عزت خاک میں مل جائے گی،اور سارے علم و فضل کا کتا ہو جائے گا۔مسلمانوں کے نزدیک ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جائیں گے اس لیے ایرپھیر پر ٹھہری کہ کچھ نہ کچھ تو ہم نوار ہیں گے اور پاکستان میں مولوی روحی صاحب ہی کچھ حمایت کر کے مسلمانوں کو بے وقوف بنالیں گے۔

مسلمانوں کی تکفیر

آپ نے اس عنوان کے ماتحت لکھا:۔

"ان حضرات کو تو کفر کی گردان کے سوا اور کچھ یاد ہی نہیں۔ لیکن ان کو یہ نہیں معلوم کہ غیر کافر کو کافر کہنا خود کو کافر کہنا ہے۔"

جی ہمیں یہ بھی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ کافر کو کافر سمجھنا اور اس کے کفر پر اطلاع پاتے ہوئے مسلمان جاننا یہ بھی کفر ہے۔ فقہ و کلام کا قاعدہ کلیہ ہے۔ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی کو کافر کہتا ہے تو ہم دونوں میں سے کسی کو ضرور گھیر لیتا ہے جس کو کافر کہا وہ اگر کافر ہے تو وہ کافر ہے ورنہ کہنے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔ اور ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ اگر کسی کے قول میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلام کا تو اس ایک پہلو ہی کا لحاظ کیا جائے گا اور مسلمان رہنے کا فتویٰ دیا جائے گا اور ان ننانوے پہلوؤں کی پروانہ کی جائے گی۔

ان سب چیزوں کے علم ہوتے ہوئے علمائے اہل سنت نے ان پر جن پر کفر کا فتویٰ دیا جانا چاہیے فتویٰ دیا ہم دودھ پیتے بچے نہیں۔ ہم کو سبق نہ پڑھایئے کہ ان کو یہ نہیں معلوم کہ غیر کافر کو کافر کہنا خود کو کافر کہنا ہے۔

اے جناب روحی صاحب آپ اپنے فضلائے دیوبند میں سے ایک فاضل جناب مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی کا فتویٰ بھی سن لیجیے۔ ملاحظہ کیجیے ان کی کتاب اشد العذاب ص ۵۔

"بخلاف اس بدنصیب کے کہ جو نماز و روزہ بھی ادا کرتا ہے اور تبلیغ اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں ہندوستان ہی میں نہیں تمام یورپ کی خاک بھی چھانتا ہو بلکہ فرض کرو کہ اس کی سعی اور کوشش سے تمام یورپ کو اللہ تعالیٰ حقیقی اسلام و ایمان بھی عنایت فرما دے مگر اس دعوے اسلام و ایمان اور کوشش و سعی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ جانتا ہو، اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ جھوٹا جانتا ہو۔ جھوٹ بولنا اس کی عادت بتاتا ہو (یہاں تک کہ کہا) اور ضروریات دین سے انکار کرے وہ قطعاً یقیناً تمام مسلمانوں کے نزدیک مرتد ہے کافر ہے۔" پھر صفحہ ۹ پر لکھا۔

"جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتا دیا۔ اسی طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بنا دیا حالانکہ کفر کفر ہے اور اسلام اسلام ہے ان کے اس کو خوب اچھی طرح ملاحظہ (اے جناب روحی صاحب) سمجھیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروری دین ہو اسے کافر کہا جائے۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

اے جناب روحی صاحب اپنے اس فاضل کی تحریر کی روشنی میں اپنی نصیحت کے جملوں کو ملاحظہ کیجئے اور شرمندہ ہو جائیے۔

اور اے جناب روحی صاحب۔ آپ نے غلط کہا کہ ان کو کفر کی گردان کے سوا اور کچھ یاد نہیں، ہمیں واقعی کفر کی گردان یاد نہیں اور خدا کرے کہ ہمیں یاد نہ ہو۔ ہاں ہمیں تکفیر کی گردان البتہ یاد ہے اور کفر کی گردان آپ کے دوست نجدی اور یار اسمٰعیل دہلوی اور احباب فضلاء دیوبندی کو یاد ہے کہ جنھوں نے فروعی مسائل میں بھی مسلمانوں کو کافر و مشرک بنایا۔

جناب روحی صاحب آپ صرف سے تو واقف ہیں نہیں جو تکفیر اور کفر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرق کر سکیں اسی وجہ سے آپ تکفیر کے موقعہ پر لفظ کفر اور کفر کے موقعہ پر لفظ تکفیر بولتے ہیں۔ ہم سے سیکھیے لفظ کفر ثلاثی مجرد ہے جس کے معنی ہیں کفر کرنا اور لفظ تکفیر ثلاثی مزید ہے جس کے معنی ہیں کفر کرنے والے کو کافر کہنا یا سمجھنا۔ لہذا کفر تو برا ہے اور تکفیر کا فر مطلوب شرع ہے۔ آپ کے فضلاء دیوبند نے کفر کیا کفر کی گردان گردانی۔ ہم نے کفر کا فتویٰ دیا تکفیر کی۔

تکفیر کا مرتبہ کفر کے بعد ہے جس طرح لا ثانی مزید کا درجہ ثلاثی مجرد کے بعد ہے۔ اگر کسی لفظ کا مجرد نہ ہوگا مزید بھی نہ ہوگا۔ اسی طرح آپ کے فضلاء میں کفر نہ ہوتا تو علماء اہل سنت کی جانب سے تکفیر نہ ہوتی۔ ادھر سے کفر ہوا ثلاثی مجرد پایا گیا تو ادھر سے تکفیر ہوئی تفصیل ہو چکی آپ کے سامنے آیا۔ حضرت شاہ نوری میاں صاحب قدس سرہ نے یہی فرمایا کہ مسلم را کافر گفتن او قتل کردن او ہم بدتر است "مسلمان کو کافر کہنا قتل کرنے سے بدتر ہے۔" علمائے اہل سنت نے کسی مسلمان کو کافر نہ کہا۔ کافر کہا اس کو جس نے کفر کیا۔

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

دیکھیے آپ نے ص ۱۰۷ پر لکھا۔

"انھوں نے حاجی امداد اللہ مہاجر کی وغیرہ کے لیے کچھ نہیں لکھا ہے۔"

سمجھے آپ جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ باوجودیکہ مولوی رشید احمد اور مولوی خلیل احمد اور مولوی اشرف علی تھانوی کے پیر ہیں۔ مگر علمائے اہلسنت نے بقول آپ کے انھیں کچھ نہیں کہا۔ علمائے اہل سنت معاذ اللہ کچھ سر پھرے تو ہیں نہیں کہ جس سے کفر نہ صادر ہو اس کو بھی کافر کہہ دیں حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کفر کا فتویٰ دینے لگیں جب ان سے کوئی چیز صادر نہ ہوئی۔ علمائے اہلسنت کی احتیاط دیکھیے کہ پیر کی شان میں ایک لفظ استعمال نہیں کیا مگر اس قسم کے مریدوں پر کفر کے فتویٰ لگائے کیوں اس لیے کہ انھوں نے ایسا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہی کام کیا۔ جو جیسا تھا اس کے لیے ویسا ہی قدم اٹھایا۔

جناب روحی صاحب قاضی کے دربار میں جب کسی کا زنا یا چوری ثابت ہو جائے تو وہ اس کی سزا کا حکم دے گا، رجم یا کوڑوں کا استعمال ہوگا، ہاتھ کاٹا جائے گا تو یہ رجم اور کوڑوں کا استعمال، ہاتھ کاٹنا برا نہیں۔ برا ہے زنا کرنا۔ چوری کرنا۔ اگر ادھر زنا نہ ہوتا چوری نہ ہوتی تو ادھر یہ سزا نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر ادھر کفر نہ ہوتا تو ادھر تکفیر نہ ہوتی۔ تکفیر ایک قسم کی سزا ہے کفر کی اور سزا جرم پر مترتب ہوتی ہے جرم کرنے والا گرفتار ہوتا ہے سزا دینے والے پر لعن طعن نہیں کی جاتی ہے۔

جناب روحی صاحب علمائے اہل سنت کی تکفیر تو اس قدر حق اور صحیح ہے کہ جس کو آپ کے فضلاء دیوبند نے کھلے لفظوں میں تسلیم کرلیا۔ سنیے وہی آپ کے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب اسی اشد العذاب ص ۱۳ میں لکھتے ہیں۔

"اگر خاں صاحب (اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب) کے نزدیک بعض علماء دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انھوں نے سمجھا تو خاں صاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے جیسے علمائے دیوبند نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور وہ قطعاً ثابت ہوگئے۔ تو اب علمائے اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر مرتد کہنا فرض ہوگیا۔ اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ خود کافر ہو جائیں گے جو کافر کو کافر نہ کہے۔ وہ خود کافر ہے۔"

جناب روحی صاحب مسائل پر کچھ کہنے کا شوق پیدا ہوگیا تھا تو شریعت اسلامیہ کے ان قوانین سے پہلے واقفیت ضروری تھی یہاں صرف پروفیسریت ہی سے کام نہیں چلتا، عقائد و فقہ کے جزئیات پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ اسی واسطے حرام قرار دیا گیا کہ بغیر کامل علم کے گفتگو کرے آپ نے بغیر علم کے ان مسائل میں

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہاتھ ڈالا آپ نے ایک فعل حرام کا ارتکاب کیا تو بہ کیجئے اور آئندہ ایسا قدم نہ اٹھائیے۔

باب ہفتم

آپ نے زیر عنوان (باب ہفتم انگریز دوستی اور بریلوی جماعت) سنی علماء پر دوسرے انداز سے نکتہ چینی کی ہے اور انگریز دوستی کا الزام لگایا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"ان میں سے بعض علماء نے ازاول تا آخر ملک وملت کے مفاد سے ہمیشہ مخالفت کی ہے ہم نے پچھلے صفحات میں ان کا رویہ تحریک ولی اللّٰہی تحریک، جہاد سید احمد شہید، مولوی اسمٰعیل شہید، انقلاب ۱۸۵۷ء کے متعلق دکھایا ہے کہ ان علمائے کرام نے کس کس طرح ان مقدس تحریکات کو نقصان پہنچایا اور انگریزوں کو خوش کیا۔"

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

جب روحی صاحب آپ کی کتاب آئینہ صداقت کی تو یہ عام بولنا ہے کہ آپ نے علمائے اہلسنت پر بار بار یہ جملے کسے ہیں کہ انگریزوں کا ساتھ دیا اور ان انگریزوں کی دوستی میں وہابی کہہ کر بدنام کیا اور یہ غالباً اس لیے کہ انگریز سے ہر پاکستانی اور جدید ہندوستانی مسلمان متنفر ہو چکا ہے اس کے کردار سے عام بیزاری ہو چکی ہے اس لیے آپ نے اس سے فائدہ حاصل کیا کہ اس کا نام سنتے ہی اور یہ معلوم کرتے ہی کہ فلاں فلاں نے انگریز کا ساتھ دیا تھا ہر مسلمان اس سے متنفر ہو جائے گا۔ اچھا کیا آپ نے اس موضوع کو ترک نہ فرمایا حقیقت واضح ہو جائے گی سنیے جناب۔

انگریز سے دوستی کس نے کی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اور پیر جی سید احمد صاحب نے، دونوں نے انگریزوں پر عدم جہاد کا فتویٰ دیا اور یہاں تک کہا جوان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے لڑے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان سے لڑیں۔ ہم ان کی رعایا ہیں ان کی حکومت میں ہمیں امن ہے ان کی دعوتیں اڑائیں سات سات ہزار کی ہنڈیاں وصول کیں انگریز سے تخلیہ میں دو دو گھنٹے باتیں کیں فرمایئے یہ انگریز دوستی آپ کے شہیدین نے کی یا بریلوی جماعت نے۔ بریلوی جماعت کے مولانا فضل امام اور مولانا عبدالحق اور مولانا عنایت علی مصنف علم الصیغہ نے مخالفت کا جذبہ پیدا کیا اور انگریز سے جہاد کی تیاری کی تو آپ کے شہیدین نے عدم جہاد کا فتوی صادر کرکے مسلمانوں کو ٹھنڈا کر دیا اور ان حضرات کو انگریزوں کی طرف سے سزائیں ہوئیں۔

آپ نے اس موضوع کو چھیڑ دیا ہے تو اور سن لیجئے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۸۰ میں جناب گنگوہی صاحب کہتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

"جب میں حقیقت میں سرکار (برطانیہ) کا فرماں بردار رہا ان جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔ اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔"

فرمایئے جناب یہ انگریز دوستی کس کا شعار ہے یہ کس کے سامنے اطاعت کا سر جھک رہا ہے اور اپنا مالک کہا جا رہا ہے۔

اور سنئے اسی تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۷۴ میں ہے۔

"بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔"

فرمایئے جناب یہ انگریز کی دوستی کہ اس کے خلاف قدم اٹھانے والے کو باغی ہونے کا فتویٰ دیا جائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور سنئے اور دیکھئے کتاب مکالمۃ الصدرین مرتبہ طاہر احمد قاسمی مطبوعہ رحمانی پریس محلہ گڑھیا دہلی ص ۸

''مولانا حفظ الرحمٰن (سیوہاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء ہند دہلوی نے) کہا ''الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو ابتداً حکومت کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔''

فرمایئے جناب نام تبلیغی جماعت اور کام تبلیغ کلمہ و نماز اور عالم بھر میں شور مگر انگریز کے وظیفہ خوار، فرمایئے یہ انگریز دوستی نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

اور سنئے اور دیکھئے اسی مکالمۃ الصدرین کے ص ۱۰،۱۱ کو۔ ''شبیر احمد دیوبندی صدر جمعیۃ العلماء اسلام کلکتہ نے حفظ الرحمٰن کے جواب میں کہا کہ دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلم بزرگ اور پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔

فرمایئے جناب یہ انگریز دوستی کہ چھ سو روپیہ ماہوار وظیفہ پائیں اور فرمایئے کہ انگریز دوستی میں آپ فضلائے دیوبند کا کس قدر لمبا ہاتھ ہے۔

آپ نے اس موضوع میں دو بزرگوں کے نام لیے ہیں حضرت مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ دونوں حضرات کا کوئی فتویٰ ایسا پیش کر سکتے ہیں جس میں انگریزوں سے عدم جہاد کا ذکر ہو، ایسی تحریر دکھا سکتے ہیں جس میں دبی لچی گفتگو ہو۔ انگریز کو رحمدل بے رور یا غیر متعصب کہا ہو۔ پھر ان پر انگریز دوستی کا الزام کیونکر صحیح ہو سکتا ہے یا یہی ثابت کر دیجئے کہ ان حضرات نے انگریزوں سے وظیفہ پایا ہو۔ جناب والا یہ سب خوبیاں آپ کے فضلاء دیوبندی میں ہیں جن کی علو شان رفعت مکان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ گیت گا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مولانا فضل رسول صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے اکمل التاریخ سے ایک طویل مضمون نقل کیا جس میں آپ کی ملازمت محکمہ افتا کا ذکر ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے قائم تھا۔ پھر سر رشتہ داری کا ذکر ہے۔ اس کے بعد آپ نے لکھا۔

"آپ ملاحظہ فرمایئے کہ ایک عالم ہوتے ہوئے دنیوی اعزاز و وقار کے لیے انگریزی کی ملازمت کر کے حکام وقت کو گرویدہ لیاقت بنانا یہ تو انگریز سے تعلق کا کھلم کھلا حال ہے۔" ص ۱۳۳

مگر جناب روحی صاحب اس سے زیادہ کھلم کھلا حال تو مولوی اسمٰعیل دہلوی اور بھی سید احمد صاحب کا ہے کہ صاف صاف لفظوں میں انگریز سے جہاد نہ کرنے کا فتوی دیا اور اس پر عمل کر کے دکھا دیا اور انگریز کو اتنا گرویدہ بنایا کہ بھڑی آگ اور دعوت ازادی اور انگریز سے لڑنے والوں کے ساتھ جنگ کا حکم دیا۔

اور حضرت مولانا بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کا تو یہ ابتدائی زمانہ تھا انھوں نے یہ ہی پسند فرمایا کہ محکمہ افتا کی ملازمت کی اس وقت حکومت کی طرف سے دار الافتا اسی لیے قائم تھے کہ مسلمانوں کے مذہبی مسائل کا تصفیہ مسلمان عالم ہی کرے اس لیے مسلمانوں کے دینی مسائل کی حفاظت کے لیے ملازمت اختیار کی۔

پھر آپ نے لکھا۔

"اس کے صلہ میں انگریز نے ریاست حیدر آباد دکن سے سترہ روپیہ یومیہ مقرر کرا دیے جو بعد کو گیارہ روپیہ یومیہ ہو گئے۔"

جناب روحی صاحب کیا انگریز کا پروانہ آپ ہی حیدر آباد لے کر گئے تھے جس میں نواب حیدر آباد کو لکھا تھا کہ ان کے سترہ روپیہ مقرر کر دو۔ آپ کو اس کا علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کس طرح ہوا یا کسی کان میں پھونک گیا۔

جناب روحی صاحب یہ تو ریاست حیدرآباد کا عام دستور تھا کہ ہر صاحب کمال کی وہ قدر کرتی تھی اور وظیفے مقرر کرتی تھی۔ یہاں تک کہ شاعروں اور ہندوؤں کے پنڈتوں کے بھی وظیفے مقرر ہوتے تھے۔ اس کو انگریز کی سفارش سے کیا تعلق اور اگر یہ ہے تو فرمایئے کہ دارالعلوم دیوبند کو وہاں سے وظیفہ ملتا تھا اکثر فضلاء دیوبند وہاں کے وظیفہ خوار تھے اور مولوی شبیر احمد عثمانی تو آخر تک وظیفہ خوار رہے فرمایئے یہ بھی انگریز سے تعلق کا کھلا ہوا حال ہے اور انگریز نے ان کے وظیفے مقرر کرائے۔

جناب انگریز کی اعانت اسے نہیں کہتے ہیں انگریز کی اعانت اور کھلا ہوا تعلق سیدھا کر مولوی ابوالکلام صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب ریاست حکومت سے وظیفہ پاتے رہے ... اور ...

اور اگر ریاست حیدرآباد کا کچھ وظیفہ انگریز کے کہنے سے تھا تو کیا فرمائیں گے آپ سید احمد صاحب کے لیے جبکہ نواب ٹونک نے انھیں دس ہزار روپیہ دیے تھے دیکھئے حیات طیبہ ص ۳۰۸

"نواب ٹونک نے بھی دس ہزار روپیہ شاہ اسحٰق کی معرفت بھیجے"

فرمایئے کہ یہ بھی انگریز ہی نے بھجوائے ہوں گے کیونکہ وہ انگریز ہی کی طاقت ختم کرنے کے لیے سکھوں سے جہاد کے لیے آمادہ ہوئے تھے۔

آپ نے زیر عنوان (مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے تعلقات) کہا۔

"رہے ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب کے تعلقات وہ ہم صرف اشارۃً بیان کرتے ہیں تفصیلات کا موقع نہیں۔ مولانا کا مدرسہ بریلی کے رئیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اعظم سرکار انگریزی کے وفادار اور اس کے خطاب یافتہ خان بہادر رحیم داد خاں صاحب بریلوی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ الخ"

جناب روحی صاحب کو جب یہاں انگریز دوستی کی کوئی چیز نہ ملی تو فرما دیا کہ تفصیلات کا موقع نہیں۔ اشارۃً بیان کرتے ہیں۔ جناب یہاں تفصیلات میں کچھ ہی نہیں جو آپ کو موقع ملے اور اشارۃً بھی بیان کیا تو رحیم داد خاں صاحب کی اعانت مدرسہ، بس

جناب روحی صاحب ایک خان بہادر رحیم داد خاں ہی کیا بہتیر نے خان بہادر اس آستانہ کے نیازمند تھے اور صرف یہی نہیں بمبئی اور کاٹھیاواڑ اور رنگون اور برما اور کلکتہ کے بڑے بڑے تاجر نیازمند تھے مدرسہ کی اعانت کرتے تھے۔

اور اس طرح ایک دو نہیں سینکڑوں خان بہادر سرکار سے خطاب یافتہ خان بہادر اور رئیس ندوۃ العلماء و دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے محسن و مددگار تھے تو فرمائیے کہ کیا یہ آپ جیسے مدرسے بھی گورنمنٹ کے منت کش و بہی خواہ ہوئے واللہ کیا اشارہ ہے آپ کا اشارہ ہے یوسوس والے کا وسوسہ ہے۔ رحیم داد خاں اگر خان بہادر تھے خطاب یافتہ تھے تو اس سے پھر کیا وہ خود گھر کے رئیس اعظم تھے اپنی ذاتی جائیداد کے محاصل سے مدد کرتے تھے اور کیوں جناب آپ نے بھی تو انگریزی اسکول میں ملازمت کی ہے اور پروفیسری کا خطاب انگریز ہی کا دیا ہوا ہے تو آپ کے لیے بھی وہی اشارہ نکلتا ہے جو دوسروں کے لیے اشارہ نکلا تھا۔

آپ نے اس کے بعد لکھا۔

"ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے خلافت میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ مسلم لیگ کے یہ دشمن رہے علی گڑھ تحریک کو انھوں نے بدنام کیا۔ مسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایجوکیشنل کانفرنس کو انھوں نے نہ بخشا۔ پاکستان کے خلاف انھوں نے زہر اگلا۔"

جناب روحی صاحب مولانا احمد رضا خاں کے زمانہ میں کب پاکستان بنا تھا۔ مسلم لیگ اس وقت کہاں تھی یا یوں ہی الللیو اڑانا شروع کر دیا۔ یہ آپ کی تاریخ دانی ہے وہ اپنے اصول کے بہت پختہ تھے تعالی کے بیگن نہ تھے جس چیز کو انھوں نے حق سمجھا اس پر وہ پابند رہے۔ خلافت میں شرعی قباحتیں دیکھیں کنارہ کش رہے ایک عالم ربانی کا یہی فرض ہے کہ دین کے معاملہ میں مداہنت سے کام نہ لے۔ علی گڑھ تحریک کو انھوں نے ہی صرف بدنام نہیں کیا بلکہ آپ کے تمام فضلائے دیوبند اس کے خلاف رہے چنانچہ تفصیل کے ساتھ مولانا عبدالحق حقانی نے تفسیر حقانی میں سید احمد خاں کا رد کیا اور ان کے کفر کا اظہار کیا اور جناب روحی صاحب مسلم لیگ کی مخالفت کا الزام صرف اہلسنت کے سر تھوپتے ہیں اور آپ کے فضلائے دیوبند نے، مولوی حسین احمد صاحب نے، مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے، مولوی کفایت اللہ صاحب نے، مولوی ابو الکلام آزاد صاحب نے جو مسلم لیگ کی مخالفت کی ہندوستان کو تقسیم کرایا۔ خون بہایا۔ جناح کو گالیوں سے یاد کیا، یہ کارنامے اپنے فضلاء دیوبند کے بھول گئے اور جب پاکستان بن گیا تو یہی مسلم لیگ کے مخالف پاکستان کو برا کہنے والے سب سے پہلے یہاں سے بھاگے اور پاکستان پر قابض ہو گئے اور آپ بھی تو مسلم لیگ کے مخالف تھے اپنے فضلاء دیوبند کے ہم خیال اور کانگریس کے حامی تھے۔ جناح کو رافضی رافضی کہہ کر مخالفت کرتے تھے اور اب پاکستان پہنچ گئے تو بگلا بھگت بن گئے اور پکے مسلم لیگی ہو گئے۔ تف ہے ایسے ناپاک انقلاب پر کہ جیسا ماحول دیکھا ویسے ہی ہو گئے۔

رہ گئے اس دور کے وہ حضرات جنھوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کے ملفوظات گرامی سنے اور ان کے علم و فضل اور واقفیت مسائل شرعیہ سے

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE MEDIA PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

باخبر تھے جنہوں نے وقت کی نزاکت کا بھی خیال کیا اور مذہب کی نوک پلک کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مسلم لیگ کی مخالفت کی نہ موافقت، سکوت سے کام لیا۔

آپ نے زیر عنوان (وصایا مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی) دو وصیتوں کا ذکر کیا اور بطور طعنہ زنی ذکر کیا۔ سنیے جناب

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مبارک زندگی بدمذہبوں۔ بدعقیدوں کے رد و ابطال میں گزاری اور مذہب اہل سنت کی بہت بڑی خدمت انجام دی۔ طبیب کا فرض ہے کہ بوقت معالجہ جس طرح استعمال کے لیے دوائیں، غذائیں بتاتا ہے اسی طرح اس کو پرہیز بھی بتانا چاہیے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک ماہر طبیب روحانی تھے جہاں انہوں نے مذہب اہلسنت کے اتباع کی تاکید کی وہاں بد مذہبوں سے پرہیز کرنے کی بھی تاکید فرمائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب رومی صاحب جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دیا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے ایک جنت میں جائے گا باقی بہتر جہنم میں (مشکوٰۃ) تو جنتی اور جہنمیوں کا پہچاننا ضروری ہوا یا نہیں تاکہ جنتی کا اتباع کر کے جنت کے مستحق ہوں اور جہنمیوں سے بچ کر جہنم سے بچیں اور یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ ایک جنتی گروہ صرف اہل سنت ہیں۔ باقی جہنمی لہذا فرق باطلہ سے بچنے کی وقت وفات وصیت فرما دی۔ اس وصیت سے آپ کے جگر میں کیوں تیر لگا جو آپ بے چین ہو گئے۔

دوسری وصیت متعلقہ بہ فاتحہ۔ جناب رومی صاحب یہ وصیت وصیت باتفاق مال ہے

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں اپنے مال کے مالک تھے اور مالک کو حق حاصل ہے کہ اپنے مال میں سے کچھ مال کے لیے وصیت کر جائے اعلیٰحضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مال میں سے خرچ کرنے کی ایک وصیت فرمائی کہ میرا فاتحہ کیا جائے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فاتحہ کے جواز و استحسان کے قائل تھے اس لیے فاتحہ کی وصیت فرمائی اور یہ ظاہر کہ بعد وفات اعلیٰحضرت ان چیزوں کو جن کا فاتحہ میں ذکر کیا گیا ہے براہ راست تو نوش فرمائیں گے نہیں بلکہ کھائیں گے حق دار اور ان کو اس کا ثواب پہنچے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تم نیکی ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو گے۔ اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب باغ بیرحا ہے لہذا خدا کے لیے اسے خرچ کرنا ہے یہ صدقہ ہے۔ معلوم ہوا کہ محبوب چیز کا خرچ مطلوب شرع ہے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں ان غذاؤں کو محبوب رکھتے تھے۔ لہذا فاتحہ و انفاق کے لیے محبوب چیز کی وصیت فرمائی اور قرآن کریم کی آیت کے منشا پر عمل فرمایا۔

اے جناب روحی صاحب اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تو ان لذیذ غذاؤں پر فاتحہ کی وصیت فرمائی مگر آپ کے فضلاء میں سے تو کسی کو یہ بھی توفیق نہ ہوئی کہ باجرہ کی روٹی اور بھینس کے گوشت یا ارہر کی دال ہی پر فاتحہ کی وصیت کر جاتے وہاں تو یہی خیال رہا کہ مر گئے ...... نہ فاتحہ نہ درود۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے مال میں سے خرچ کرنے کی وصیت فرمائیں اور آپ جیسے ناعاقبت اندیش دنیا طلبی پر محمول کریں۔ دنیا طلبی تو جب ہوتی جب یہ فرماتے کہ اگر کسی کو میری دعوت کرنا ہے تو یہ لذیذ غذائیں تیار کرنا۔ افسوس ہے آپ کی ذہنیت پر کہ بات سمجھنے اور کہنے کا بھی شعور نہیں پروفیسر تو ہیں مگر بات سمجھنے کے لیے بچوں کی سمجھ سے بھی کم سمجھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔

مسلمانوں سے درخواست

آپ نے اس عنوان کے ماتحت جو درخواست کی ہے اس کا اکثر حصہ شریعت مطہرہ کے قانون کے خلاف ہے لہذا وہ درخواست قابل قبول نہیں۔ صحیح درخواست یہ ہے۔

آخر میں ہم مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے واسطے اللہ و رسول کا حکم قرآن شریف و حدیث کریم اور فقہ و کلام سے معلوم کیجئے اور اس پر عمل کیجئے، علمائے حق اہلسنت سے ملیے، علمائے سوء اہل مذاہب باطلہ سے دور رہیے فرض کو فرض۔ واجب کو واجب، سنت کو سنت۔ مستحب کو مستحب۔ حرام کو حرام، ناجائز کو ناجائز جانیے۔ جائز و مباح کو بدعت نہ جانیے کہ تعدی حدود اللہ نہ ہو جائے۔ بدعات اور اہل بدعات سے دور رہیے۔ جس کو حضور نے ناجی فرمایا ہے اس کا ساتھ دیجیے جس کو ناری فرمایا ہے اس سے دور رہیے کہ کہیں اس کی وجہ سے تم بھی ناری نہ ہو جاؤ۔ سنی رہیے۔ اور دیوبندی وہابی اور آزاد خیالوں کے چکر میں نہ پڑیے اور جو مولوی ہر بد مذہب اور بد عقیدہ کو حق اور مسلمان سمجھے اس کی ہرگز نہ سنیے وہ اسلام و کفر کو ایک نہیں سمجھا۔ لہذا اس سے اسلام کا راستہ ملنا مشکل ہے وہ سب کو ایک سمجھ کر سب سے ملنا چاہتا ہے اور اپنا الو ہر کسی سے سیدھا کرنا چاہتا ہے ورنہ مسلمان کو مسلمان سمجھنا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین اسلام سے ہے جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں۔ یہ دور بڑا نازک دور ہے ہر جاہل تمھارے سامنے مصلح بن کر آئے گا۔ دیکھو یاد رکھو کہ اس قسم کا مولوی جو باطل و حق کی تمیز نہ رکھے تمام بد مذہبوں کو محبوب نگاہوں سے دیکھے۔ وہ میدان قیامت میں پریشان ہوگا اور ذلیل وخوار۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

روحی صاحب نہ تو آپ کو بات کرنے کا ڈھنگ ہے نہ کلام کے ربط و سلسلہ کا شعور ہے جو بات جس وقت یوسوس والے نے ڈال دی کہہ ماری۔ اگلی پچھلی سے ملتی جلتی ہو یا نہ ہو بلکہ یوں کہیے کہ دل کے پھپھولے پھوڑتے ہو۔ بھلا بتایئے درخواست کے ساتھ مہاجرین پر حملہ کرنے اور ان کو برا کہنے سے کیا تعلق ہے یہ تو آپ کی ناپاک ذہنیت اور کمینگی پر دال ہے۔

یہ تو انقلاب زمانہ ہے۔ مہاجرین کی تقدیر میں مصیبتیں تھیں اٹھائیں مگر نہ اس لیے کہ آپ طعنہ لگائیں اور مذاق بنائیں۔ اور ہندوستان میں آستانے اور قبریں ہی کیا چھوڑ کے آئے بڑے بڑے عالیشان مکان، دوکانیں، تجارتیں چھوڑ کر آئے مگر الحمد للہ کہ مذہب ساتھ لے کر آئے وہاں سنی تھے یہاں بھی سنی ہی رہے وہاں سنی تھے تو یہاں بھی سنی ہی رہے۔ یہ تو ابھی پہلے پہل کا نہ ہوا لیکن پتا نہیں ہوا کہ بھارت میں کانگریسی اور پاکستان میں لیگی تو ہابیوں دیوبندیوں نے پہنچ کر تو اپنی مکاری و حیلہ سازی سے حکومت میں جگہ لے لی عہدے سنبھال لیے اونچی اونچی تنخواہیں پانے لگے ان کے پیٹ تو اس طرح پر ہو گئے تو بچارے سنی کیا کرتے انھوں نے عرسوں اور فاتحوں سے ہی کام لیا۔ مگر یہ تو بتایئے کہ سنی مولوی تو قبریں آستانے یہاں چھوڑ گئے مگر آپ کے فضلاء نے ان پر کیوں قبضہ کیا اور کرنا چاہتے ہیں۔ کہیں خواجہ صاحب کا عرس کرا رہے ہیں۔ کہیں قطب صاحب کا عرس کرا رہے ہیں قوالی کی مجلسوں میں رونق افروز ہیں اوقاف کو ہڑپ کرنے کی فکر میں ہے۔ یہ مذہب کے خلاف حرکتیں کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ آپ سمجھے، میں بتاؤں آپ کے فضلاء کو تقسیم ہندوستان سے پہلے کانگریس کی خدمات انجام دینے کے سلسلہ میں تنخواہیں ملتی تھیں۔ وظیفے ملتے تھے مگر جب کانگریس کو ضرورت نہ رہی تو یہ سب بند ہو گئیں اب رہ گئے کھسکے ہاتھ تو کیا کریں۔ بس انھوں نے انھیں آستانوں قبروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے اپنا پیٹ بھرنے کی فکریں کیں۔ مگر مذہب چھوڑ کر جس کو بدعت و ناجائز کہتے تھے اس پر عمل کر کر۔ خدا کا شکر ہے کہ سنیوں نے اپنا مذہب نہ بدلا جس عرس و فاتحہ سے وہاں ان کی دنیا چلتی تھی اسی سے پاکستان میں وہ وہاں بھی جائز سمجھتے تھے یہاں بھی جائز سمجھتے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ یہ لوگ ذہنی کشمکش میں مبتلا ہیں بالکل غلط صرف دنیوی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ذہنی حالت تو دونوں جگہ ایک ہے ذہنی کشمکش میں آپ کے رفقا مبتلا ہیں کہ جس چیز کو حرام اور ناجائز کہتے تھے اب اس کو عملاً جائز کہہ رہے ہیں۔

آرزوئے دلی

اس عنوان کے ماتحت آپ نے آرزوئے دلی ظاہر کی ہے۔ ہم بھی اس آرزو میں آپ کے شریک ہیں مگر ہماری تمنا [illegible] وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایک عقیدہ مذہب اہل سنت کا پابند کرے۔ باقی بہتروں کو یا تو سنی بنا دے یا ختم کر دے اس لیے کہ جب تک عقائد میں اتحاد نہ ہوگا کسی چیز میں اتحاد نہیں ہوسکتا۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام بہتر فرقوں کے شر سے محفوظ رکھے اور جاہل شریعت سے ناواقف مسائل فقہ و کلام سے بے خبر لیڈروں، پروفیسروں، نام کے مولویوں سے مامون رکھے۔ آمین۔

بقایا

جناب روحی صاحب۔ آپ نے شروع کتاب میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں ایک لیڈرانہ مضمون قلم بند کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی مجھے عرض کرنا ہے۔

آپ نے اسلام کے اتحاد و اتفاق اور اس کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے نااتفاقی کی مذمت اور اس کے نقصانات کا ذکر کیا ہے۔

مگر آپ جانتے ہیں کہ اتفاق و اتحاد اسی وقت رہتا ہے۔ جب سب ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرکز سے متصل اور ایک دائرہ کے اندر ہیں نقصان وہی پہنچائے گا جو مرکز کو چھوڑے اور دائرہ سے باہر نکلے۔ اسلام کا مرکز وہ ہے جس کو حضور نے ما انا علیہ فرمایا ہے۔ اور دائرہ وہ جس کو حضور نے واصحابی فرمایا ہے۔ حضور نے اسی ما انا علیہ واصحابی کو نجات والا اور جنتی کہا ہے۔ مرکز اور دائرہ کے چھوڑنے والوں کو کلہم فی النار فرما کر ہلاک شدہ اور جہنمی بتایا۔ حضور کی اس پیشگوئی نے صاف صاف بتا دیا کہ ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جس میں لوگ مرکز و دائرہ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ پیشگوئی تو پوری ہونی ہی ہے آپ ہزار کوشش کریں کہ افتراق و اختلاف ختم ہو تو ہو کر ہی رہے گا۔ ہمارا فرض یہ نہیں ہے کہ دنیا سے افتراق و اختلاف کو مٹا دیں اور نہ یہ ہماری طاقت میں ہے اس لیے کہ حضور کی پیشگوئی کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتا کہ یہ سب بہتر ختم ہو جائیں یا ان کا اختلاف بالکل ختم ہو جائے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں اور اپنے آپ کو ان بہتروں سے محفوظ رکھیں۔

THE NATIONAL ...
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

آپ کا یہ کہنا (کہ چند فروعی اختلافات کو آڑ بنا کر اختلافات کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کر رہے ہیں) خلاف واقعہ ہے۔ اگر اختلافات صرف فروعی ہوتے تو کبھی خلیج وسیع نہیں ہوتی۔ آپ دیکھیے حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ میں بڑا فروعی اختلاف ہے ہزاروں مسائل میں ایک کی رائے دوسرے کے خلاف ہے مگر الحمد للہ کہ ان کے آپس میں کوئی دشمنی نہیں۔ کوئی ضد نہیں۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہے ایک کا دوسرے کے یہاں رشتہ ہو جاتا ہے اور ہر ایک دوسروں کے ان خیالات سے جو علم فقہ سے تعلق نہیں رکھتے متفق ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ علم عقائد و کلام میں حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کی کسی بھی کتابوں کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آج کل کا اختلاف فروعی نہیں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بلکہ اصولی اختلاف ہے جس اختلاف کی وجہ سے وہ بہتروں میں شمار ہوئے۔ شیعہ۔ معتزلہ۔ قدریہ۔ جبریہ سے اہل سنت کا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی ہے اور عقائد کا ہے چونکہ یہ لوگ اپنے اعتقاد کی وجہ سے اس مرکز اور دائرہ سے جدا ہو گئے۔ اختلاف رونما ہو گیا۔ ہم اہل سنت الحمد للہ اسی دائرہ میں رہے اختلاف ہم نے نہیں کیا۔ بلکہ انھوں نے کیا۔

رہا اس دور کا اختلاف واللہ العلی العظیم اگر صرف فاتحہ کا مسئلہ ہوتا گیارہویں اور عرس کا مسئلہ ہوتا۔ چادر اور غلاف کا مسئلہ ہوتا تو یہ اختلاف ایسا ہی ہوتا جیسا کہ شافعیہ وحنفیہ کا اختلاف کہ یہ اختلاف صرف جواز وعدم جواز، استحسان وعدم استحسان کا ہوتا مگر اختلاف صرف اسی پر منحصر نہیں عقائد میں اختلاف کیا گیا علم غیب نبی کا انکار کیا گیا۔ اجلہ عظیم معجزات و دلائل نبوت [illegible] جن کا ثبوت قرآن کی نصوص قطعیہ سے ہے ختم نبوت زمانی پر حملہ کیا گیا۔ حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم ٹھہرا کر بچوں اور پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں ایسا بتا کر حضور کی توہین کی گئی اور معاذ اللہ خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر بتایا گیا۔ یہ اختلاف ہوا اور اصولی اور اعتقادی اختلاف ہوا۔ پھر بھلا بتایئے کہ جب اسلام وکفر کا صاف وصریح اختلاف ہوا تو اتحاد تو آپ ہی غائب ہو جائے گا اور نجدی نے تو خدا کی پناہ شفاعت کا انکار کیا حضور کی حیات جسمانی کا انکار کیا۔ سفر زیارت کا انکار کیا۔ تعظیم انبیاء کا انکار کیا۔ فرمایئے یہ سب اختلاف آپ کے نزدیک فروعی اختلاف ہیں اگر آپ ان کو فروعی مسائل سمجھتے ہیں تو یقیناً آپ فروع واصول ہی سے بے خبر ہیں۔ آپ دونوں کے فرق سے نابلد ہیں آپ کو پہلے شرح عقائد شرح مواقف سایرہ وغیرہ وعلم کلام پڑھنا چاہیے تھا تب اس موضوع پر کچھ کہتے یا صرف لفظ فروع ہی یاد کیا ہے کہ ہر جگہ اسی کا استعمال۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ فرماتے ہیں کہ انگریز نے اپنے اقتدار کے مضبوط کرنے کے لیے خصوصاً اسخ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ انگریز نے اپنے اقتدار کے مضبوط کرنے کے لیے خصوصاً اور اپنے دوران حکومت میں عموماً ایسے بعض مولویوں (سید احمد اور اسمٰعیل دہلوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمد الیاس کاندھلوی) کو خرید کر ہنڈی اور وظیفے دے کر ملت اسلامیہ میں اختلافات کا ایک سلسلہ پھیلایا۔ انگریز کی پالیسی آپس میں پھوٹ ڈالنا اور حکومت کرو تھی لہذا اس نے ان پیروں اور مدرسہ کے مولویوں اور خاندانی بدعقیدوں کو خرید کر خوب ان سے کام لیا۔ بعض مولویوں نے فاتحہ اور میلاد کے نام پر بدعتی کہنے کا کارخانہ قائم کیا اور بعض نے علم غیب و شفاعت و زیارت وغیرہ کے اعتقاد پر تکفیر کی مشین چلانی شروع کی اور اہل سنت وجماعت کو بدعتی اور وہابی کافر کہنا اپنا شعار بنا لیا تقویت الایمان چھاپ کر مفت تقسیم کی گئی اور ملک میں افتراق کی آگ پھیلا دی حالانکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانہ تک یہ سب کچھ نہ تھا۔ اہل سنت وجماعت کو بدعتی کے نام سے مشہور کر کے نااتفاقی اور تنفر کا بیج بویا اور فرنگی کی مدد سے ملک میں اسی قسم کا لٹریچر تقویت الایمان، مسائل اربعین تحذیر الناس فتاویٰ رشیدیہ، براہین قاطعہ، حفظ الایمان، اور ماہواری رسالے مذہبی لٹریچر کے نام سے وجود میں لائے گئے خود انگریز نے بھی اس قسم کے لٹریچر میں مدد دی جس سے ان علماء وہابیہ دیوبندیہ نے فائدہ اٹھایا۔ دیکھئے سید احمد صاحب اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو برابر انگریزوں نے بنام جہاد رقمیں دیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی اور محمد الیاس صاحب کو وظیفے دیئے، نواب ٹونک نے رقمیں بھیجیں، حیدر آباد سے وظیفے ملے اور اب وقت قریب میں ہندو نوازی سے کام لیا کانگریس سے رقمیں وصول کیں اور مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کر دیا۔ اور مسلمانوں کو جو نقصان پہنچایا وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اظہر من الشمس ہے مگر یہ ہی تھیں۔ پاکستان پہنچنے کے بعد بھی وہ ہی بدعت اور
شرک کے فتوی جاری۔ حیرت ہے کہ انھوں نے پاکستان اور مسلم لیگ کی کھلے
بندوں مخالفت کی تقریریں کیں۔ تحریر تقریر یہ مولوی حسین احمد صاحب اور
مولوی حفظ الرحمن صاحب اور بعض وہ جناب پاکستان میں موجود ہیں۔ خصوصاً
روحی صاحب نے مسلم لیگ کو برا کہا پاکستان کے وجود کو خطرناک بتایا۔ مگر سب
سے پہلے وہاں جا کے گل تر کیا تو بعض۔

جناب روحی صاحب آپ نے ص ۱۳ کے مختصر حاشیہ سے جو عبارت نقل کی وہ
حضرت بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے۔ بلکہ محمد صادق صاحب مارہروی نے لکھا
ہے آپ کا اس عبارت کو حضرت کی طرف نسبت کرنا بالکل افترا و بہتان ہے اور جو
اس سے [illegible] جب حضرت مولانا نے یہ کتاب
لکھی ہے اس وقت تک تو حالات مہربان منتخب ہی نہیں ہوئے تھے اور وہ
انگریزی تاریخ وغیرہ میں بھی نہیں آئی تھی یہاں جب دوبارہ یہ کتاب چھپی ہے اس
وقت تک یہ تاریخ مرتب ہو چکی تھی اس لیے اس وقت حاشیہ میں محشی نے ظاہر کر دیا
اور انگلستان کی تاریخ میں جو کچھ لکھا گیا آپ کے پاس وحی آ گئی کہ اس کے اجماع
اس بیان کے علماء نے اس کو برا بھلا کہا۔ اگر یہی بات ہے تو آپ مولوی خلیل احمد
انبیٹھوی اور مولوی حسین احمد شیخ الحدیث دیوبند کو کیا کہیں گے۔ کیا انھوں نے بھی
اسی انگلستان کی تاریخ کی رو سے مجاہدین کو ظالم فاسق خونخوار باغی خارجی کہا اور
اس کے حامیوں کو خبیث قرار دیا۔ جواب دیجئے اور آپ کے فضلاء دیوبند نے بھی
اسی طرح انگریزی حکومت کی خدمت ادا کی جس کے صلہ میں نوابیں اور رئیسوں
نے اور خود انگریز نے وظیفے دیئے اور مدرسوں کی چندے دلوائے فرمائیے کیا
جواب ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ نے مقدمہ کے آخر میں خلیل احمد بھراچی کا ذکر کیا ہے۔ جس نے فسادی ملا رسالہ لکھا۔ آپ کو کیا معلوم کہ واقعہ کیا ہے۔ قصبہ مہراجگنج ضلع بہرائچ میں جلسہ تھا علماء اہل سنت کا اجتماع تھا کہ اتنے میں یہ خواجہ خلیل احمد پہنچے انھوں نے چاہا کہ جلسہ میں میں بھی تقریر کروں۔ اہلسنت کو اس کی بد مذہبی کا حال معلوم تھا تقریر کا موقعہ نہ دیا اور نہ کوئی خاطر تواضع کی یک بینی و دو گوش وہاں سے رفو چکر ہوا۔ اس سے جل کر اس نے رسالہ لکھ مارا اور اچھا درجہ کے افترا و بہتان سے کام لیا۔ اس رسالہ کے بعد جو ان کی اس ضلع میں گت ہوئی تو انھیں چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا اس کے علاوہ عزیز گرامی مولانا محبوب علی صاحب لکھنوی نے تاریخ اعیان وہابیہ تصنیف فرما کے اس کے کرتوت کی مکمل سزا دے دی کہ جس کے بعد اس نے ایک حصہ اٹھایا

WWW.NAFSEISLAM.COM

وہی فسادی ملا آپ کے گھر پہنچا اور اس کو اپنا امام و پیشوا بنا کر آپ نے یہ رسالہ لکھ ڈالا جیسے امام ویسے مقتدی، وہ بھی علم دین سے کورے آپ بھی ویسے ہی ناواقف، خیر ہم نے بفضلہ تعالیٰ اس کے جواب میں یہ چند سطور پیش کر دیے ذرا نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائے گا آپ کہتے ہیں کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش الخ جناب آپ کی یہ کوشش حقارت کی نظر سے دیکھی جائیں گی۔ اس لیے کہ آپ نے خود اپنے کہے پر عمل نہ کیا آپ نے نصیحت فرمائی کہ ان فروعی باتوں میں زیادہ بحث و تمحیص نہ کی جائے اور اتفاق و اتحاد سے زندگی گزاریں مگر آپ نے خود ایک فساد کا دروازہ کھولا اور علمائے اہل سنت پر ناپاک الزام لگائے اور آگ بھڑکا دی اجی جو کچھ ابتک ہو چکا تھا آپ کو خلیل احمد کے مختصر سے ناتمام تبصرہ کے بعد مکمل تبصرہ کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ آخر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں آپ کی اس حرکت کا دندان شکن جواب لکھنا پڑا اور بات بڑھی مگر آپ بھی کیا کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوستان میں سب کچھ چھوڑ کے گئے وہاں خالی ہاتھ پہنچے۔ سنیوں نے تو اپنا گزارا عرس فاتحہ سے کرلیا آپ کے مردے تو اس قابل ہی نہیں کہ ان کی فاتحہ یا عرس ہو سکے۔ ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئے تو یہ رسالہ میں لکھ مارا کہ اس کے سہارے کچھ دال دلیا پیٹ کو ہو جائے گا۔

جناب روحی صاحب آپ نے باب اول کے ماتحت تمہید کے عنوان سے جو مضمون قلمبند کیا ہے وہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ مالیخولیا والوں کی طرح کچھ سوچا اور اسی کو حقیقت سمجھ لیا۔

آپ کہتے ہیں۔

"مگر برصغیر پاک و ہند میں جیسے جیسے مسلمانوں کے سیاسی اقتدار کو دھکا لگا اور ان کی سلطنت [illegible] اسی وقت سے ان میں فرقہ بندی کی ایسی ہوا چلنی شروع ہوئی کہ جس نے ان کو برباد کر کے رکھ دیا"

جناب روحی صاحب ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ کچھ تاریخ سے واقف ہوں گے مگر ہمارا خیال غلط نکلا اور آپ کی اس عبارت سے پتہ چلا کہ اس فن سے بالکل کورے ہیں۔

فرمائیے کہ اسلام میں یہ مختلف فرقے پیدا ہونے والے شیعہ، خارجی، معتزلہ، قدریہ، جبریہ، مجسمہ، کب ظہور میں آئے کیا یہ بھی ہندوستان کی حکومت اسلامیہ کے بعد ظاہر ہوئے اجی جناب ہندوستان اور ترک میں تو اسلامی حکومت کا وجود بھی نہ تھا اور یہ فرقے موجود تھے۔ شیعہ، خارجی وغیرہ خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے زمانہ ہی میں ظاہر ہو گئے تھے اس قدر غلط بیانی اور تاریخ سے ناواقفیت۔

پھر آپ کہتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسلمانوں کی حکومت ختم ہو رہی تھی اور اس کی جگہ انگریزوں کی حکومت قائم ہو رہی تھی۔ انگریز نے دیکھا کہ اس کی تمام کوششیں ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ میں بیکار ہو چکی ہیں لہذا اس نے مسلمانوں میں اندرونی تفرقہ ڈالنے کی کوششیں کیں تا کہ مسلمانوں کی قوت کمزور ہو جائے اور انگریز کا سیاسی مقصد پورا ہو جائے۔ انگریز نے بہت غور و فکر کے بعد ہندوستان میں ایسے لوگوں کو اپنایا جن کا ذریعہ معاش قبر پرستی پیر پرستی اور خانقاہوں پر گزر اوقات تھی یہ گروہ عام طور سے مسلم عوام پر چھایا ہوا تھا اور مسلمانوں کی زندگی کو غیر اسلامی روایات و رسومات سے بھر دیا تھا ان لوگوں کو انگریز نے خریدا۔ دوسری طرف کچھ ایسے لوگ تھے کہ جن کی زندگی قرآن و حدیث کے تابع تھی جن کا مقصد حیات خدا کے حکم کی فرماں برداری تھا جن کو اللہ و رسول کے ذکر سے بیحد پیار تھا اور جن کی نظروں میں انگریز کی حکومت مسلمانوں کی بربادی کا پیش خیمہ تھی اور جو مغلیہ حکومت کی بربادی کے بعد دوبارہ ملت اسلامیہ کے تحفظ کے لیے کوشاں تھے الخ

جناب روحی صاحب۔ آپ نے غلط تخیل قائم کیا واقعیت سے بہت دور، دیکھئے قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ اکثریت کی قوت توڑی جاتی ہے اور اقلیت کو مدد دے کر اکثریت کے کچلنے کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں اکثریت انہیں لوگوں کی تھی جن کو آپ قبر پرست اور پیر پرست کہہ رہے ہیں جن کی آمدنی قبروں اور عرسوں کی نذریں بتا رہے ہیں چنانچہ آپ نے اپنے اس قول میں "یہ گروہ عام طور سے مسلم عوام پر چھایا ہوا تھا" ان کی اکثریت کو تسلیم کر لیا۔ انگریز کو خطرہ انہیں سے تھا کہ اکثریت والا جتھا اگر مخالفت پر آمادہ ہو گیا تو بات بگڑ جائے گی۔ اس نے اس اکثریت کو توڑنے کے لیے اقلیت کو مدد دی اور جن کو آپ نے قرآن و حدیث کے تابع بتایا انہیں کو انگریز نے خریدا اور اس اکثریت کو ان اقلیت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

زبانی بدعتی اور مشرک کہلوا کر ایک ہنگامہ برپا کر دیا کہ یہ آپس کے جھگڑوں میں پھنس جائیں گے۔ ہم سے غافل ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس کی یہ کوششیں اول سے آخر تک جاری رہیں شروع شروع میں سید احمد اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو خریدا۔ جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں۔ پھر اس نے سید احمد خاں کو مول لیا۔ چنانچہ آپ کے مسلم و معتمد جناب مولانا عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی فرماتے ہیں۔

"اسی کنبے میں سے ایک شخص سید احمد خاں صاحب بہادر بھی پیدا ہوئے یہ شخص ابتدا میں مولوی مخصوص اللہ صاحب نبیرہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی قدر صرف نحو سے آشنا ہوئے اور تعویذ گنڈے بھی سیکھے لیکن جب یہ نسخہ نہ چلا تو گورنمنٹ برٹش کی طرف رجوع کی اور اپنی لیاقت خداداد سے [illegible] وہابی تبع مولوی اسمٰعیل صاحب ہو گئے اس عرصہ میں غدر ہو گیا اور سید صاحب اپنی خیر خواہی اور حکام رسی سے بڑی ترقی کر گئے اور اپنی خوش لیاقتی اور معاملہ فہمی سے انگریزوں میں بڑے فاضل یا فلاسفر باوقار مانے گئے۔ اور سی ایس آئی کا لقب حاصل کیا اور کچھ عجب نہیں کہ گورنمنٹ برٹش ۱۸۵۷ء کے فساد سے پر عذر ہوا اور سید صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے گورنمنٹ کو نہ صرف اطمینان دلایا بلکہ خیالات مذہبیہ کے گرانے کا بھی بیڑا اٹھایا ہو۔"

جناب روحی صاحب۔ دیکھا آپ نے اپنے فاضل کا محققانہ بیان کہ انگریز نے سید احمد خاں کو کس طرح خریدا اور یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ سید احمد خاں وہابی تھے اور وہابیت میں مولوی اسمٰعیل کے تبع تھے تو کس کو خریدا، وہابی کو اور گورنمنٹ کی مدد کس نے کی، وہابی نے، اور یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ سید احمد خاں اور مولوی اسمٰعیل بھی پکے وہابی تھے تو انگریز نے شروع میں کس کو خریدا وہابی کو اور کس نے

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریز کے پنجے جمائے، وہابی نے۔

پھر انگریز نے مولوی اشرف علی کو خریدا، مولوی الیاس کو خریدا، ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ دونوں وہابیانہ خیال کے اور وہابیانہ عقائد کے مبلغ تھے تو کس کو خریدا، وہابی کو، کس نے مدد کی، وہابی نے۔ اب فرمایئے کہ قبر پرست پیر پرست کی قوت توڑنے کے لیے انگریز نے کس سے کام لیا۔ اول سے آخر تک وہابیوں سے، یہ ہی وہ وہابی ہیں جن کو آپ نے متبع قرآن وحدیث بتایا جن کا مقصد حیات خدا کے حکم کی فرماں برداری اور سنت رسول پر عمل کرنا بتایا۔ فرمایئے اتباع قرآن وحدیث یہ ہی ہے کہ انگریزوں کے پنجے جمائیں۔ اس کی مدد کریں اس کے خلاف عدم جہاد کے فتوے دیں اور انگریزوں سے جہاد کو حرام قرار دیں اسے رحمدل اور امن والی حکومت بتلایے [illegible] کہ مسلمانوں کو [illegible] لوگ ملت اسلامیہ کے تحفظ کے نگہبان تھے یا حکومت برطانیہ کے دلال اور پٹھو تھے۔ جناب روحی صاحب ہوش سنبھالیے اور واقعات کو تاریخ کی روشنی میں دیکھیے غلط بیانی سے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیجیے۔

آپ فرماتے ہیں۔

"اس کے بعد نت نئے بدعت کے دروازے کھول دیے اور اپنے مخالف گروہ کو وہابی کے لقب سے پکارنے لگے۔"

جناب روحی صاحب آپ کی ساری کتاب لفظ وہابی پر رونے اور اسی کی تعزیت سے پر ہے آپ کو بڑا دکھ ہوتا ہے۔ کلیجہ چھلنی ہوتا ہے جب سنی کسی بد مذہب کے لیے لفظ وہابی استعمال کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ سے آپ چڑھتے ہیں جیسے بعض لوگ کریلے اور گلاب جامن سے چڑھتے ہیں۔ مگر آپ اپنا سر پکڑ کر روئیے کہ جس کو اہل سنت وہابی کہتے ہیں اسی کو آپ کے فضلائے دیو بند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بھی وہابی اور خبیث وہابی کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے مانے ہوئے مفسر تفسیر حقانی تو صاف لفظوں میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کو لفظ وہابی کا خطاب دے چکے۔

آپ نے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین کا ذکر کر کے کہا۔ ''ان لوگوں نے مسلمانوں کو فروعی مسائل میں الجھائے رکھا وہ مسائل کیا تھے۔ میلاد شریف۔ قیام میلاد۔ فاتحہ۔ تیجہ۔ دسواں۔ بیسواں۔ چالیسواں۔ برسی۔ نذر۔ فاتحہ۔ نذر غیر اللہ۔ علم غیب۔ انگوٹھوں کا چومنا۔ قبر پر بعد تدفین اذان کہنا۔ عرس کرنا۔ چادریں چڑھانا۔ آمین بالجہر، رفع یدین قبر پرستی پیر پرستی محرم کا کھچڑا اور شربت۔ شب برات کا حلوہ۔ غرضیکہ اسی قسم کے بہت سے بدعتی اور فروعی مسائل نکال کر مسلمانوں کو کافر و بدعتی ٹھہرایا۔''

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب روحی صاحب آپ کے منظور نظر وہابیوں نے اہلسنت کے ان معمولات کو بدعت حرام ناجائز اور شرک بتا بتا کر مسلمانوں کو بدعتی اور مشرک ٹھہرایا اور اختلافات کا ایک طومار کھڑا کر دیا۔ یہ معمولات تو مسلمانوں کے قدیم سے رائج تھے آپ کے وہابیہ نے تو جنم بھی نہ لیا تھا اور یہ معمولات تھے آپ کے وہابیہ نے کیوں انھیں ناجائز و حرام و شرک کہا۔ اور ایک اختلاف کی بنیاد ڈالی۔ انھیں یہ سب کچھ نہ کرنا تھا نہ کرتے مگر دوسروں پر اعتراض کرنے اور ان معمولات کو بدعت قرار دینے کا کیا حق تھا۔ کیا قرآن وحدیث وہی سمجھتے تھے حقیقی اتباع کے انھوں نے ٹھیکے لے لیے تھے۔ جب انھوں نے ناجائز کیا تو علمائے اہل سنت نے جواز کے دلائل و براہین پیش کیے اور دانت کھٹے کر دیے۔ مگر پھر بھی ان مسائل کے انکار پر کسی کو کافر نہ کہا۔ آپ کا یہ کہنا کہ ان فروعی مسائل میں کافر مردود کہا، صرف بہتان وافترا ہے۔ کافر کہا اسے جس نے خدا کی طرف امکان کذب کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نسبت کی، ختم زمانی پر حملہ کیا۔ حضور کی توہین کی۔ اور اس میں کسی بڑی سی بڑی شخصیت کی پروانہ کی۔ خواہ وہ شہید کہلاتے ہوں یا قطب وقت یا شیخ الہند یا شیخ الاسلام۔

غرض کہ جس کی بات اپنے نزدیک اور اپنی تحقیق میں خلاف مذہب اسلام و مسلک اہلسنت دیکھی مداہنت نہ کی اور بلا رو رعایت شریعت مطہرہ کا قانون سنا دیا۔ ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کیا۔

آخر نہ رہا گیا آپ سے تو آپ نے پیر مغاں سر سید احمد خاں کا بھی ذکر کر دیا اور ہونا چاہیے تھا اس لیے کہ پروفیسری تو انہیں کے دم قدم سے جناب کو ملی۔ جناب روحی صاحب سید احمد خاں کے متعلق وہ پڑھیے جو مفسر تفسیر حقانی نے نیچری بھی کے پیر یعنی مولانا ظہیر حقانی نے جو لکھا ہے جس کا یہ جملہ ہم نقل کر چکے ہیں اس وقت آپ کی آنکھیں کھلیں گی کہ آپ کے سید احمد خاں نے مذہب کو کس قدر نقصان پہنچایا اور مسلمانوں کو کس طرح برطانیہ کے پنجہ میں پھنسایا۔ اور چونکہ وہ بھی وہابی تھا اس لیے اس کو علمائے اہلسنت نے برا کہا تو آپ چڑھ گئے۔

اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مولانا عبدالباری لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ذکر کیا ہے، جناب روحی صاحب مولانا عبدالباری صاحب وہ ہیں جو آپ کے نزدیک قبر پرست، پیر پرست۔ گیارہویں اور عرس والے کہلاتے ہیں۔ سنی تھے اور آپ کی تحقیق کے مطابق بدعتی تھے۔ وہ قوالی بھی سنتے تھے۔ اور یکم ربیع الاول سے ۱۲ تک روز آنہ بڑے تکلف سے مجلس میلاد شریف کرتے تھے میں خود ذاتی طور سے واقف ہوں اس لیے کہ میں خود فرنگی محل مدرسہ نظامیہ کا ایک ادنیٰ طالب علم ہوں۔ حضرت مولانا عبدالباری رحمۃ اللہ علیہ سے خاص طور پر شرح چغمینی پڑھی ہے۔ مگر زمانہ خلافت میں کچھ باتیں ان سے سرزد ہو گئیں جن پر اعلیٰحضرت نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

گرفت فرمائی آخر کار وصال سے کچھ پہلے خدام الحرمین کے جلسہ میں علماء بریلی شریک ہوئے اس وقت حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا عبدالباری صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے مصافحہ نہ کیا اور ان کے یہاں قیام سے بھی انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے آپ پر جو اعتراضات کیے ہیں ان باتوں سے رجوع کیجئے۔ چنانچہ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین رحمتہ اللہ علیہ کی کوشش سے تحریر دی۔ اس کے بعد حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ خود فرنگی محل گئے دونوں میں مصافحہ و معانقہ ہوا۔ حضرت مولانا حامد رضا خاں نے حضرت مولانا عبدالباری کے ہاتھ چومے اس لیے کہ وہ صحابی کی اولاد میں ہیں اور وہیں قیام فرمایا۔ فقیر اس موقعہ پر موجود تھا۔ اس خوشی میں [illegible] ختم ہوا اور [illegible] تقسیم ہوئیں۔

جناب بریلوی صاحب عبرت حاصل کیجئے اس واقعہ سے اور دیکھئے حقانیت بریلوی اور [illegible] آپ کے رضا خانیوں کی اور ملاحظہ فرمایئے حق پرستی و بے نفسی حضرت مولانا عبدالباری صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی۔ مولیٰ تعالیٰ اعلیٰحضرت کی سی حق گوئی۔ اور مولانا عبدالباری صاحب کی سی حق پرستی سب کو عطا فرمائے۔ مگر اس حق گوئی کی قدر و منزلت اسی نے کی جو سنی تھا۔ وہابی۔ دیوبندی کیا قدر کرے گا۔ اور یہ حق پرستی اسی نے کی جو سنی تھا۔ وہابی، دیوبندی کیا حق پرستی کرے گا۔ اسے لڑنا آتا ہے اور سینہ تاننا۔ میں یہاں آپ کو ایک نکتہ سمجھا دوں اگر سمجھ میں آ جائے۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے خدا اور نبی اور ولی کی شان میں گستاخی نہ کی تھی توہین آمیز کلمات استعمال نہ کیے تھے صرف چند باتیں تھیں جن پر اعتراضات تھے اس لیے ان سے حق پرستی کا مادہ سلب نہ ہوا تھا اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

روشنی باقی تھی۔ لہذا حق کو قبول کر لیا اور خدا نے توفیق بخشی۔ وہابیہ، دیوبندیہ نے خدا اور اس کے حبیب اور اولیاء کی شان میں گستاخیاں کیں۔ اس لیے حق پرستی کا مادہ سلب ہو گیا۔ خدا کی توفیق نے دستگیری نہ کی لہذا حق کو قبول نہ کر سکے اپنے وقار دنیوی کو قائم رکھا اور یہ کہتے رہے کہ اس کا یہ مطلب ہے وہ مطلب ہے مگر توبہ نصیب نہ ہوئی وقار اخروی کھو بیٹھے ایسے لوگوں کے لیے خدا نے فرمایا ہے۔ صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

اہل سنت و جماعت

آپ نے اس عنوان کے ماتحت تو یہ تسلیم کر لیا کہ اہل سنت ہی اسلام کا وہ فرقہ ہے جو عموم و کثرت کے ساتھ اب بھی باقی ہے اور یہ بھی آپ نے تسلیم کر لیا کہ بہت سے فرقے پیدا ہوئے اور ختم ہو گئے [illegible] ایک بات اور آپ کو کہہ دینی چاہیے تھی جو بہت ضروری تھی۔ وہ یہ کہ حضور کی پیشین گوئی کے مطابق ناجی اور جنتی اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون ہی۔ یہی فرقہ ہے اور باقی بہتر فرقے کلھم فی النار ہیں۔ حضور کے اس فرمان سے آپ نے گریز کیوں کیا۔ کیا باقیوں کو جہنمی کہنا۔ آپ کو دکھ پہنچاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں "اگرچہ ایک صدی سے قبل اس کے مقابل شیعہ فرقہ سمجھا جاتا تھا مگر آج سنی کے مقابل فوراً وہابی سمجھا جاتا ہے۔" آپ نے غلط کہا ہر فرقہ باطلہ کے مقابلہ میں سنی کا لفظ تھا معتزلہ کے مقابلہ میں، قدریہ جبریہ مجسمہ کے مقابلہ میں، خارجی اور شیعہ کے مقابلہ میں غرضیکہ جو فرقہ باطلہ جس زمانہ میں تھا اس کے مقابلہ میں لفظ سنی تھا۔ اب اس کے وقت برسر ہنگامہ وہابی ہے اور اہل سنت کے عقائد سے مختلف ہے اس لیے اب زیادہ تر اس کا استعمال وہابی کے مقابلہ میں ہوتا ہے اس لیے کہ وہابی تو سنی کہلایا ہی نہیں جا سکتا۔ جیسا کہ معتزلی سنی نہیں کہلایا جاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تھا۔ اب رہا انشقاق و افتراق تو اس کی نحوست اسی کے سر تھپے گی جو اہل سنت کے خلاف عقائد ایجاد کر کے اہل سنت سے جدا ہو گیا اور فسادی بن کر جنگ و جدال کی آگ بھڑکائی اور اپنی اقلیت کو اکثریت میں لانے کے لیے توڑ پھوڑ شروع کی، اور مدد انگریز سے لی، وظیفے انگریز سے لیے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ بار بار عام لفظ مسلمان مسلمان بول کر تمام فرق باطلہ کو ایک میں سمیٹ سکتے ہیں۔ جبکہ صاف و صریح یہ موجود ہے کہ انھیں کلمہ گویوں میں سے بہتر ناری ہوں گے۔ ان ناریوں سے آپ کو کیوں محبت ہے ان کے غم میں آپ کیوں پگھلے جاتے ہوں۔ زبان و قلم کو ان کی تعزیت میں کیوں استعمال کرتے ہیں۔

آپ نے عنوان سنت و جماعت کے ماتحت سنت و جماعت کے جو معنی سمجھائے ہیں تو [illegible] ماخوذ ہوتے ہیں۔ بتانا آپ کو یہ چاہیے تھا کہ اہل کا صحیح مصداق اسلام کے فرقوں میں سے کون سا فرقہ ہے یوں تو ہر شخص اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کہنے کا حقدار بنتا ہے۔ اب ہم آپ کو بتائیں کہ صحیح مصداق کون ہے سنیے۔ وہ ہے جو شیعہ اور خارجی نہ ہو۔ معتزلہ اور قدریہ نہ ہو۔ مجسمہ اور مرجیہ نہ ہو اور غیر مقلد نہ ہو، چکڑالوی نہ ہو۔ قادیانی نہ ہو۔ نیچری نہ ہو اور وہابی اور دیوبندی نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اسلام دنیا کے تمام تفرقوں کو مٹا کر تمام دنیا کی ایک عمومی برادری قائم کرنے آیا تھا۔" بالکل صحیح ہے۔ مگر ستیاناس ہو خارجی اور شیعہ کا، معتزلہ اور قدریہ کا، وہابی اور دیوبندی کا، جنھوں نے اس عمومی برادری کو قائم نہ رہنے دیا اور فرقہ فرقہ ہو کر اہل سنت و جماعت سے جدا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان اپنی جگہ ہے اس نے لفظ المومنون فرما کر اخوت قائم کی پس جو صفت المومنون سے جدا ہو کر کلھم فی النار کا مستحق ہو گیا وہ مومنین کا بھائی کیسے ہو سکتا ہے۔ جناب رومی صاحب الفاظ کی رو

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں نہ بہیئے۔ حقیقت پر نظر ڈالیے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مستقیم اور دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے خط کھینچ کر جو تفہیم فرمائی آپ نہ سمجھ پائے۔ حضور نے خط مستقیم اپنا راستہ بتایا۔ یہ ہی راستہ اہل سنت کا ہے۔ دائیں بائیں کے خطوں کے متعلق فرمایا کہ ہر ایک پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ یہ دائیں بائیں مختلف راستے وہ ہی ہیں جو خارجیت اور رفض اور اعتزالی اور وہابیت کے نام سے موسوم ہیں اس لیے کہ تابعین کے زمانہ سے لفظ اہل سنت مشہور ہوا اور الحمد للہ کہ اپنی اسی شان سے اب تک چلا آ رہا ہے۔ مگر دائیں بائیں نام بدلتے رہے اعتزالی جب بدنام ہوا تو اصحاب التوحید داعی الی التوحید نام رکھ لیا۔ اہلحدیث کہلانے لگے۔ جب وہ بدنام ہوئے تو تبلیغی جماعت اور اسلامی جماعت نام رکھ لیے لیکن حقیقت سب کی وہ ہی وہابیت، لباس بدلا کر لیا اب جناب روحی صاحب آپ کوئی اور نام رکھ کر جماعت بنا لیجئے۔

عقائد میں وسعت طلبی

اس عنوان کے ماتحت آپ نے لکھا کہ "اسلام نے اصول دین کو چھ دفعات میں یکجا کر دیا ہے اور وہ ایمان باللہ، ایمان بالرسل، ایمان بالکتاب، ایمان بالملائکہ، ایمان بالیوم الآخر اور ایمان بالتقدیر۔ یہ دفعات صحابہ کے عہد میں بالکل سادہ تھے مگر جیسے جیسے مسلمانوں میں خیال آرائی بڑھتی گئی۔ ان مسائل میں نئے نئے مسائل بڑھتے گئے۔"

جناب روحی صاحب۔ ان دفعات کے ماتحت بڑی بڑی تفصیلات ہیں جن تفصیلات میں سے کسی کا انکار منافی ایمان ہوگا۔ مثلاً ایمان باللہ میں یہ ضروری ہے کہ اس کی تمام صفتوں کو قدیم ازلی، ابدی ممتنع الزوال ماننا ہوگا اور ہر صفت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عیب ونقص سے پاک اور منزہ جانا ہوگا۔ صدق بھی اس کی ایک صفت ہے جو صفت کمال اور لازوال ہے کذب ایک عیب ونقص ہے۔ مگر جب مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اوران کے اتباع میں دیوبندیہ نے خدا کو جھوٹ بولنے پر قادر مانا تو خدا کی صفت صدق پر ایمان نہ ہوا تو پھر خدا پر ایمان کیسے متصور ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ایمان بالرسل میں ان کی تعظیم وتوقیر کا بجالانا ہے۔ جس کا تعلق ان کی ذات سے بھی ہے اور صفات سے بھی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے میں ان کی خاتمیت زمانیہ پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی حضور کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتائے یا بچوں۔ پاگلوں۔ جانوروں۔ چوپایوں۔ ایسا کہے یا حضور کے وصف ختم زمانی پر حملہ کرے تو یہ حضور پر ایمان متصور نہ ہوگا۔

WWW.NAFSE-ISLAM.COM

پھر یہ بھی یاد رکھیے کہ بعض مسائل ضروریات دین اسلام سے ہیں کہ جن میں سے کسی ایک کا انکار کفر قطعی اور ارتداد یقینی ہے۔ وہ وہی ہیں جو چھ دفعات اور ان کی تفصیلات ہیں۔ فرقہ ہائے اسلام میں سے بعض فرقوں نے اگرچہ بظاہر ان چھ دفعات کا اقرار تو کیا لیکن کتاب وسنت سے ثابت ہونے والے دوسرے مسائل کا انکار کیا۔ جیسے شیعہ نے خلافت شیخین سے انکار کیا معتزلہ نے رویت باری، شفاعت، پل صراط، وزن اعمال سے انکار کیا۔ اس لیے اہل سنت وجماعت نے اپنے آپ کو ان فرق باطلہ سے ممتاز رکھنے کے لیے اور صحیح صراط مستقیم بتانے کے لیے ان مسائل کی تفصیل بڑی شرح وبسط سے فرمائی۔ جو ضروریات مذہب اہل سنت سے شمار کیے گئے ان میں سے کسی کا انکار ابتداع فی الدین اور مذہب اہل سنت سے خروج شمار کیا گیا۔ آج کل وہابیہ حضور کے اور اولیاء کے علم غیب کے قائل نہیں، شفاعت کے قائل نہیں حضور کی حیات جسمانی کے قائل نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

استمداد کے قائل نہیں، جواز ندائے نبی وولی کے قائل نہیں۔ یہ مسائل اہلسنت کے متفقہ مسائل ہیں وہابیہ اس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ لہذا وہ اہلسنت والجماعت سے جدا اور مبتدع شمار کیے گئے۔ جناب روحی صاحب اس کو سمجھئے۔

آپ فرماتے ہیں اور آج کل ان لوگوں نے اہل سنت ہونے کا دارومدار چند خودساختہ غیر اسلامی بدعتانہ اور مشرکانہ رسموں پر رکھا ہے۔"

جناب روحی صاحب معمولات اہلسنت کو بدعتانہ اور مشرکانہ رسمیں قرار دینا یہ ہی کھلی ہوئی وہابیت ہے۔ جناب کہہ دینا اور گھر بیٹھ کر قلم چلا دینا تو بہت آسان ہے اور خصوصاً آج کل آزادی کے زمانہ میں مگر جب آپ سے مطالبہ کیا جائے کہ ثابت کیجئے کہ یہ بدعت یا شرک کی رسمیں ہیں۔ تو بغلیں جھانکنے لگیں گے۔ پسینہ آ جائے گا صحیح معنی [illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

بدعت

آپ نے اس عنوان کے ماتحت بدعت پر گلفشانی فرمائی ہے اور بدعت کی تعریف کی ہے۔ وہ بھی قابل غور ہے اور ہمارا آپ کا فیصلہ اسی پر ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اس سے بدعت کی حقیقت ظاہر ہوتی اور وہ یہ ہے کہ بدعت دین حق کے اندر کسی ایسی چیز کا باہر سے اضافہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اور بتائے ہوئے دین میں نہیں نہ اس کی اصل موجود ہے اور نہ اس کی نظیر موجود ہے اور نہ وہ قرآن وحدیث سے مستنبط ہے۔"

جناب روحی صاحب اگر اس کی اصل موجود ہے اور نظیر بھی پائی جاتی ہے تو وہ چیز تو بدعت نہ ہوگی۔ یہ تو آپ کو تسلیم ہے پس ہم کہتے ہیں کہ میلاد وقیام فاتحہ، عرس، اذان برقبر، چادران سب کی اصل ونظیر موجود ہے لہذا بدعت نہیں اگر آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو ان کے دلائل و براہین دیکھتا ہوں تو نظر انصاف سے رسائل اہلسنت ملاحظہ فرمایئے اگر وہ میسر نہ ہوں تو فقیر کا رسالہ "تحافت الوہابیہ" کا باب دوم سنت و بدعت کا بیان دیکھیے خاطر خواہ تسلی ہو جائے گی۔

آپ فرماتے ہیں۔

"اس جماعت نے بدعت کی بھی دو قسمیں قرار دے دیں ایک بدعت حسنہ اور ایک سیئہ بدعت، ان عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ بدعت حسنہ کیسے ہو سکتی ہے جبکہ صاف صاف حدیث میں کل بدعۃ ضلالۃ ہے۔"

جناب رومی صاحب آپ کو دین و مذہب کی کتابوں سے تو واسطہ نہیں یا دیکھنے اور سمجھنے کی توفیق نہیں۔ آپ صرف دو قسموں پر طعنہ زنی کر رہے ہیں حالانکہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱) بدعت محرمہ (۲) بدعت واجبہ (۳) بدعت مندوبہ (۴) بدعت مکروہہ (۵) بدعت مباحہ

OF AHLESUNNAT

ملا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ قال الشیخ عز الدین ابن عبدالسلام فی آخر کتاب القواعد۔ البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفھم کلام اللّٰہ ورسولہ و کتدوین اصول الفقہ والکلام والجرح والتعدیل واما محرمۃ کمذھب الجبریۃ والقدریۃ والمرجئۃ والمجسمۃ والرد علی ھولاء من البدع الواجبۃ لان حفظا الشریعۃ من ھذہ البدع فرض کفایۃ و اما مندوبۃ کاحداث الروابط والمدارس و کل احسان لم یعھد فی الصدر الاول و کالتراویح ای بالجماعۃ العامۃ والکلام فی دقائق الصوفیہ و اما مکروھۃ کزخرفۃ المساجد و تزئین المصاحف یعنی عند الشافعیۃ واما عند الحنفیۃ فمباح و اما مباحتہ کالمصافحۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عقيب الصبح و العصر اى عند الشافعية ايضاً و عند الحنفية مكروه
علامہ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں قال العلماء البدعة خمسة اقسام واجبة و مندوبة و محرمة و مكروهة و مباحة۔

حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی مجموعہ فتاوی میں فرماتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بدعت بمعنی مذکور مذموم ہو بلکہ بعض واجب ہیں اور بعض حرام ہیں اور بعض مندوب اور بعض مکروہ اور بعض مباح (ملتقطا)

فرمایئے ان حضرات نے جو بدعت کی قسمیں فرمائیں تو کیا یہ لوگ حدیث کل بدعة ضلالة سے واقف نہیں یا آپ ہی واقف ہیں اور سمجھتے ہیں۔

اور مختصر یہ سن لیجئے کہ علامہ نووی فرماتے ہیں البدعة مالم يكن في عهد رسول الله ﷺ وهي منقسمة الى حسنة و قبيحة

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب بدوی صاحب اب یہ بھی سن لیجئے کہ حدیث کل بدعة ضلالة کا مطلب کیا ہے اور شراح حدیث نے کیا لکھا ہے۔

OF AHLESUNNAT

ملا علی قاری فرماتے ہیں قال في الازهار اى كل بدعة سيئة ضلالة لقوله عليه السلام من سن في الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها کل بدعة ضلالة میں بدعت سے بدعت سیئہ مراد ہے اس لیے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسلام میں طریقہ حسنہ جاری کرے تو اس کو اس فعل کا ثواب ملے گا جو اس پر عمل کرے گا۔ اس کا بھی اجر اس کو ملے گا۔

علامہ نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں فاذا عرف ذلك ماذكرته علم ان الحديث من العام المخصوص. حدیث کل بدعة ضلالة عام لخصوص منه البعض ہے۔

مولانا عبدالحی فرماتے ہیں اور حدیث کل بدعة ضلالة عام لخصوص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

منہ البعض ہے۔ جیسا کہ علامہ نووی اور علامہ قاری نے تصریح فرمائی۔

آپ فرماتے ہیں کہ بدعت حسنہ کیسے ہو سکتی ہے۔ جناب جب مشکوۃ میں حدیث کل بدعۃ ضلالۃ دیکھی تھی تو اسی باب میں چند حدیثوں کے بعد یہ حدیث بھی ہے و من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاھا اللہ و رسولہ الخ اس حدیث میں حضور نے بدعت کو لفظ ضلالت سے مقید فرما دیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی بدعت ایسی بھی ہے جو ضلالت نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ قید بہ لاخراج البدعۃ الحسنۃ حضور نے بدعت کے ساتھ ضلالت کی قید لگا دی اس لیے کہ اس حکم سے (جو حدیث میں بیان کیا گیا ہے عدم رضا و خدا اور رسول) بدعت حسنہ مستثنیٰ ہو جائے۔ دیکھا آپ نے بدعت ایسے حسنہ ہو سکتی ہے کہ حضور نے خود تقسیم فرما دی کہ [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ قیام رمضان کے متعلق فرماتے ہیں نعمت البدعۃ ھذہ، یہ بدعت حسن ہے۔ دیکھئے حسنہ ایسے ہو سکتی ہے فرمائیے یہ حضرات عقلمند ہوئے یا نہیں انہیں عقلمندوں سے پوچھنے کے لیے آپ نے فرمایا دیکھئے یہ عقلمند کیسے عالم دین ہیں اور اب بتائیے کہ ان عقلمندوں کے مقابلہ میں آپ کون ہوئے۔ میں اپنی زبان سے نہ کہوں گا آپ خود جواب سوچ لیجئے۔

آپ کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کسی صاحب نے کسی طالب علم سے (غالباً دیوبند کا ہوگا) پوچھا کہ میاں دو اور تین کے ہوتے ہیں۔ اس نے برجستہ جواب دیا پانچ روٹیاں اس کے ذہن میں روٹی ہی روٹی تھی۔ لہذا روٹی کہہ دیا آپ کے ذہن میں بھی ضلالت ہی ضلالت ہے لہذا ہر بدعت کو ضلالت کہہ دیا۔ نہ حدیث پر نظر نہ اسکے معنی سمجھنے کی توفیق، نہ شراح حدیث سے غرض مطلب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حقیقت بدعت

آپ نے اس عنوان کے ماتحت حقیقت بدعت بیان فرمائی ہے۔ مگر نقلی، آپ فرماتے ہیں۔ ایک ذی علم بزرگ نے کیا خوب لکھا ہے اور حاشیہ میں ان کا نام بھی حضرت مولانا حکیم عبدالغفور آنولوی بتا دیا ہے۔

جناب روحی صاحب آپ نے اس رسالہ کی سخت توہین کی کہ ایک دین سے ناواقف عربی سے نابلد کو حضرت مولانا کے خطاب بخشے پتہ چلا کہ آپ کے مروی عنہ سب ایسے ہی ہیں اور جیسے آپ کے مروی عنہ ویسے ہی آپ ان کے راوی۔

میں خود آنولہ کا رہنے والا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں وہ محلہ گنج کے رہنے والے ہیں۔ سوت بیچنے کی دوکان ہے کبھی کبھی پر چونی کی بھی دوکان کر لیتے ہیں معمولی سی فارسی پڑھے ہوئے ہیں عربی سے بالکل [illegible] ناواقف اتفاق یہ کہ کسی مرفہ الحال وہابی کے یہاں رشتہ داری ہوگئی۔ اس روز سے خیالات بدل گئے حضرت والد محترم رحمۃ اللہ علیہ نے اور وہاں کے اہل سنت نے بہت سمجھایا۔ تو پھر تبلیغ سے تو باز آ گئے۔ مگر ادھر ادھر تحریروں سے کام لیتے رہے۔ آخر کار ایک مرتبہ بائیکاٹ کر دیا گیا۔ تو معافی مانگی غرض کہ کسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ نہیں سند کس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حکمت میں بھی کسی کے شاگرد نہیں۔ خود ہی علاج الغربا۔ میزان الطب وغیرہ سے حاصل کر لی ہے۔ وہ بھی ناکام۔ جناب روحی صاحب یہ ہیں آپ کے حضرت مولانا حکیم۔ مگر چونکہ آپ کی اور ان کی ذہنیت مل گئی۔ اس لیے حضرت مولانا حکیم ہو گئے۔ قول کے نقل کرنے سے پہلے قائل کی علمی حیثیت معلوم کر لینی چاہیے۔ آپ کو حقیقت بدعت کے لیے ملے تو یہ ملے نہ حضرت علامہ نووی ملے نہ حضرت ملا علی قاری ملے۔ نہ حضرت مولانا عبدالحی ملے۔ افسوس صد افسوس۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ حقیقت بدعت کا مضمون کیوں ایجاد ہوا ہم سے پوچھئے۔ محلہ گنج کی ایک مسجد ہے جو لب سڑک ہے جس کے قریب ان کی دوکان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے۔ وہاں کے نمازی نماز فجر و عصر کے بعد امام سے مصافحہ کر لیتے ہیں اتفاقاً ایک نماز میں یہ بھی تھے ان سے بھی مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا انھوں نے جھٹک دیا۔ لوگ بگڑ گئے اور خوب توں توں میں میں ہوئی اور ان سے کہا کہ آپ مصافحہ نہیں کرنا چاہتے ہیں نہ کریں۔ مگر مصافحہ کرنے والوں کو بدعتی وغیرہ بتانے کا آپ کو کیا حق ہے۔ آپ کوئی مولوی مفتی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے یہ مضمون لکھا چنانچہ اس میں اسی مصافحہ کا ذکر آیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ

آپ نے اپنی کتاب میں مسلمانوں کو خوب دھوکہ دیا ہے۔ تاریخی واقعات کو غلط لکھا۔ اور جہاں کچھ حقیقت تھی وہاں اپنا حاشیہ چڑھایا ایک ایک بات کو کئی مرتبہ اس طرح بیان کی کہ جس سے یہ پتہ چلے کہ بڑے غصہ میں بھرے ہوئے ہیں مضمون بے ربط و بے سلسلہ بات [illegible] شروع کی پیچھے [illegible] ساری [illegible] ندوہوں وہابیوں دیوبندیوں کی مدح سرائی لئے ہوئے اور اہل سنت پر طعنہ زنی، کتاب کیا ہے کہ تعزیرات ہند کا مجموعہ نہ کسی چیز کا ثبوت نہ کسی مسئلہ کی تحقیق بشان علم سے کوسوں دور، آج کل جس طرح لیڈر بولتے ہیں اسی انداز پر ایک لیکچر یہ ہے جناب کی پروفیسری کی لیاقت اور وہ بھی اسلامی لٹریچر کی پروفیسری کہ جن کو نہ علم فقہ کی خبر، نہ علم کلام کی، نہ تفسیر کی، نہ شروح حدیث کی اور لطف یہ کہ جن کی حمایت کے لیے قلم اٹھایا ان کے گھر کی بھی خبر نہیں۔ انگریز سے ہر مسلم متنفر ہو چکا تھا۔ اور ہے اسی کو پیش نظر رکھ کر جذبات کو ابھارا اور بے موقعہ انگریز انگریز کا ذکر چھیڑا اور تمام اہلسنت پر انگریز دوستی کا الزام لگا کر تنفر و بیزاری کا جذبہ پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی۔ حفظنا اللہ عن شر کل طاغیہ والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی نبیہ محمد و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

فقیر عبدالحفیظ عفی عنہ
مفتی شاہی جامع مسجد آگرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سیّد احمد بریلوی
انگریز دوست یا انگریز دشمن؟

از جناب عنایت اللہ چشتی چکڑالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تاریخ کے مطالعہ میں ہمیں ایک اہم حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جب ہم تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو وہ لامحالہ ہمارے اسلاف کے متعلق [illegible] ہو سکتا ہے کہ ہم ان اسلاف کے متعلق بعض باتوں کو جو کچھ سمجھتے چلے آرہے ہوں تاریخ کا مطالعہ ہمیں اس کے خلاف بتائے اور اس نتیجہ تک پہنچا دے کہ ہم کہیں! بات یوں نہیں بلکہ یوں تھی اس سے بعض اوقات ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اسلاف میں سے کسی ایک کے متعلق جو رائے ہم پہلے رکھتے تھے اُسے بدلنا پڑے۔ تاریخ کے صحیح مطالعے مفہوم ہی یہ ہے کہ اگر واقعات اس کے متقاضی ہوں تو ہم اپنی رائے میں تبدیلی کر لیں اگر ہم اس کے لیے تیار نہ ہوں تو پھر تاریخی تحقیق و تدقیق سے کچھ حاصل نہیں۔

آج جبکہ ماضی کی ستائش ہر مورخ کا نصب العین بن گیا ہے۔ رفتگان کی غلطیوں کا شمار کرنا عصر خویش سے جنگ کرنے کے مترادف ہے لیکن آئندگان کو ان غلطیوں سے آگاہ کرنا ناگزیر ہے جن کی وجہ سے ماضی میں مسلمانوں کو ناگفتہ بہ حالات سے گزرنا پڑا ہے تاکہ مستقبل کی تعمیر میں ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

غلطیوں سے احتراز کیا جائے زمانۂ حال ماضی کا ثمرہ ہے اور مستقبل کے لیے ایک تخم کی حیثیت رکھتا ہے ہمیں آج اپنے پیشرو حضرات کے اعمال کا محاسبہ کرنا ہے اس لیے نہیں کہ ہم ان کو مطعون کریں بلکہ اس لیے کہ ماضی کی روشنی میں مستقبل کے لیے شاہراہ عمل کی جستجو کریں۔

زیر نظر مقالہ میں ہم نے برطانوی ہندوستان کی مشہور تحریک وہابیت کے قائد جناب سید احمد بریلوی کے سیاسی کردار کا تاریخ کی روشنی میں جائزہ لیا ہے اگر ہمارا یہ جائزہ آپ کے جذبات کو مجروح کرتا ہے تو اس میں ہمارا قصور نہیں کیونکہ ہماری تحقیق کا ملک تاریخ پر مبنی ہے اس لیے ہم پر ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیے۔

NAFSEISLAM.COM

[illegible] دورِ حکومت میں جناب سید احمد بریلوی کی تحریک ایک ایسی تحریک ہے جو پاکستان اور بنگلہ دیش میں "تحریک وہابیت" کے نام سے مشہور ہے یہ تحریک "وہابیت" کے نام سے کیوں مشہور ہوئی؟ اس کی وجہ جناب سید احمد بریلوی کے ایک بہت بڑے مداح شیخ محمد اکرام صاحب سی، ایس، پی کی زبان سے سنیئے :۔

جب وہ (سید احمد بریلوی) حج کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو وہاں انہیں وہابیوں کے عقائد سے باخبر ہونے کا موقع ملا جو اُن کے سفرِ حج سے چند سال پہلے مقاماتِ مقدسہ پر قابض تھے۔ حضرت سید صاحب اور وہابیوں کے مقاصد میں بہت اشتراک تھا۔ اس لیے ان کے کئی ساتھی وہابی عقائد سے متاثر ہوآئے۔ مثلاً وہابی عقائد میں ایک اہم عقیدہ عدم وجوب تقلید شخصی کا ہے۔

اہل سنت مسلمان، فقہ کے چار بڑے اماموں، امام ابوحنیفہ، امام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل ۔۔۔۔ میں سے کسی ایک کے پیرو اور ان کے طے کردہ مسائل فقہ میں سے کسی ایک کے مقلد ہوتے ہیں لیکن وہابی اسے غیر ضروری سمجھتے ہیں اور فقہی اماموں کے بجائے احادیث کی پیروی کرتے ہیں۔ اس مسئلے پر شاہ اسمٰعیل شہید نے سفر حج کے بعد اپنے آپ کو غیر مقلد ظاہر کیا۔ ؎۱

سر سید احمد خان کا انکار تقلید بھی شاہ اسمٰعیل کے "فیضان صحبت" کا نتیجہ تھا۔ چنانچہ مولانا الطاف حسین حالی، سر سید کی ابتدائی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"مولانا اسمٰعیل شہید نے ان کے خیالات کو اور زیادہ اصلاح کی اور انہیں کسی قدر تقلید کی بندشوں سے آزاد کر دیا تھا۔"

جناب سید احمد بریلوی اور ان کے "مریدان با صفا" کے دینی معتقدات کی تغلیط میں سید صاحب کے زمانہ سے لے کر آج تک اکابر اہل سنت نے کیا کچھ لکھا صرف اس کی فہرست کے لیے ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے سر دست یہ قصہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ ہمارا موضوع سید صاحب کے سیاسی اعمال و نظریات پر نقد و نظر ہے۔

کچھ دنوں سے سید صاحب کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے بعض حضرات یہ ثابت کرنے کی بدرجۂ غایت کوشش کر رہے ہیں کہ "سید صاحب بنیادی طور پر انگریزوں کے تسلط کے بھی ویسے ہی مخالف تھے جیسے سکھوں کی حکومت کے۔ اور ان کے منصوبہ جہاد میں انگریزوں سے

؎۱ موج کوثر ص ۲۳ ؎۲ حیات جاوید ؁

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قتال اسی طرح شامل تھا جس طرح سکھوں سے۔" آج کل اس نقطۂ نظر کے بہت بڑے مبلغ مولانا غلام رسول مہر ہیں۔ انہوں نے تحریک وہابیت پر قریباً پونے دو ہزار صفحات پر مشتمل چار مجلدات مرتب کی ہیں جن کے نام بالترتیب حسب ذیل ہیں:۔

① سید احمد شہید حصہ اوّل ② سید احمد شہید حصہ دوم
③ جماعت مجاہدین ④ سرگزشت مجاہدین

مہر صاحب نے اپنی متذکرہ تصانیف میں اپنے نقطۂ نظر کی حقانیت ثابت کرنے کے لیے اپنا پورا زور قلم و استدلال صرف کیا ہے اس کے باوجود مہر صاحب کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اس لیے کہ تحریک کے سلسلے میں تحریک وہابیت سے متعلق ایسی کتابیں ہیں جو اس تحریک کے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں وہ مہر صاحب کے نقطۂ نظر کی تائید کرنے سے معذور ہیں کیونکہ ان کتابوں میں ایسا مواد بکثرت موجود ہے جو مہر صاحب کے نقطۂ نظر کے برعکس سید صاحب کو انگریزوں کا حلیف ثابت کرتا ہے۔

تحریک وہابیت سے متعلق حسب ذیل تین دستاویزات بلند پایہ تاریخی حیثیت کی حامل ہیں:۔

① سوانح احمدی:۔ اس کے مصنف مولوی محمد جعفر تھانیسری ہیں۔ مولوی صاحب، سید احمد بریلوی کے خاص معتقدین میں سے ہیں۔ ان کی تصنیف سوانح احمدی کو سید صاحب کے سوانح حیات میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ بقول غلام رسول مہر:۔

"اردو زبان میں سید صاحب کے متعلق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یہ پہلی کتاب ہے۔" ؎۱

شروع سے لے کر آج تک اسے سید صاحب کے حالات و واقعات کے سلسلے میں مستند ماخذ تسلیم کیا گیا ہے۔ کسی نے اس کے واقعات و روایات سے اختلاف نہیں کیا۔ خود مہر صاحب مولوی محمد جعفر تھانیسری کی بلند پایہ شخصیت کے معترف ہیں۔ ثبوت کے لیے مہر صاحب کی حسب ذیل تحریر ملاحظہ فرمایئے:۔

"مولوی جعفر تھانیسری، سید صاحب کے خاص معتقدین سے وابستہ تھے اس وابستگی کے باعث انھوں نے خوفناک تکلیفیں اُٹھائیں، کم و بیش اٹھارہ سال کالے پانیوں میں بسر کیے اُن کی قربانیوں کے سامنے ہر شخص کی گردن احتراماً جھک جانی چاہیے" ؎۲

THE AUTHENTIC BIOGRAPHY OF AHLESUNNAT

(۲) مقالات سرسید۔ سرسید احمد خان، سید صاحب کے صرف معاصرین میں سے ہی نہیں بلکہ معتقدین میں سے بھی ہیں۔ سرسید کی ثقاہت سے کسی کو بھی انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ سرسید کو سید صاحب سے جو ارادت تھی اس کا اندازہ شیخ محمد اکرام صاحب سی۔ ایس۔ پی کے حسب ذیل بیان سے ہو سکتا ہے:۔

"حقیقت یہ ہے کہ سرسید، مولانا سید احمد بریلوی کے ہم خیال اور اُن کے نہایت عقیدت مند مداحوں میں سے تھے اس کا ثبوت اُن مضامین سے مل سکتا ہے جو انھوں نے ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے خلاف اور وہابی عقائد کے حق میں

؎۱ سید احمد شہید ص ۳۲ ؎۲ سید احمد شہید حصہ اول ص ۲۹۸ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لکھے تھے۔ اس کے علاوہ سرسید نے اپنی کتاب آثار الصنادید میں مولانا سید احمد بریلوی، مولانا اسمٰعیل شہید اور شاہ عبدالعزیز کے متعلق بے حد عقیدت کا اظہار کیا ہے ان بزرگوں کے حالات زندگی بڑی تفصیل اور بڑے ادب و احترام سے لکھے ہیں اور ان کے مخالفوں پر سختی سے نکتہ چینی کی ہے سرسید اور سید احمد بریلوی کے ذاتی تعلقات کا تو کوئی سراغ نہیں ملتا لیکن آثار الصنادید سے معلوم ہوتا ہے کہ سرسید، مولانا شہید کے مسجد جامع کے وعظ میں شریک ہوا کرتے تھے اور مولانا کی تعلیمات سے خاص طور پر متاثر ہوتے تھے۔"[1]

(۳) حیات طیبہ۔ اس کے مصنف مشہور اہل قلم میرزا حیرت دہلوی ہیں۔ میرزا حیرت دہلوی کو جناب سید احمد بریلوی اور شاہ اسمٰعیل دہلوی سے بے پناہ عقیدت تھی اس کا ثبوت ان کی اس تصنیف کی ایک ایک سطر سے ہوتا ہے۔ میرزا حیرت کے تعصب کی یہ حالت ہے کہ انہوں نے اپنے ممدوح (شاہ اسمٰعیل) کو جگہ جگہ "پیارے شہید" لکھا ہے اور اپنے ممدوح کے مخالف رئیس الاحرار حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کو "منطقی صاحب" کے نام سے لکھا ہے۔ میرزا صاحب نے حضرت علامہ فضل حق کی مخالفت ایسے سوقیانہ انداز میں کی ہے کہ شرافت و متانت سر پیٹ کے رہ جاتی ہے۔ بطور نمونہ چند سطور درج کی جاتی ہیں۔ میرزا صاحب حضرت علامہ فضل حق کے بارے میں یوں گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ:-

"یہ بھی مسلم الثبوت ہے کہ آپ طلباء کے پڑھانے کے

[1] موج کوثر ص۲۹-۳۰ ؎

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لیسے پابند تھے کہ ناواجب موقع پر بھی نہ جھکتے تھے یعنی جب آپ طوائف کے ہاں ہوتے تھے اس حالت میں بھی سبق پڑھانے میں دریغ نہ کرتے تھے"۔[1]

مندرجہ بالا سطور اس امر کی غمازی کرتی ہیں کہ میرزا حیرت کو اپنے ممدوح سے کتنی اندھی عقیدت تھی اور اس نے اسی عقیدت کی رو میں بہہ کر اپنے ممدوح کے ایک مخالف کے بارے میں دجو اپنے وقت کے ایک جلیل القدر عالم دین اور جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) کے ہیرو ہیں نہایت بے باکی سے بہتان تراشی کی ہے۔ ایسے غالی عقیدت مند کے متعلق یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے اپنے ممدوحین کے بارے میں کچھ ایسے غلط واقعات منسوب کیے ہوں جن سے ان ممدوحین کی شہرت کی بجائے تنقیص ثابت ہوتی ہو۔ بہر حال اسے اپنے ممدوحین کے بارے میں مخلص تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یہ ہیں تحریک وہابیت کے بنیادی ماخذ۔ ان سے زیادہ مستند شائع شدہ اور کوئی ماخذ نہیں۔

ہم نے اس مقالہ میں مذکورہ بالا ماخذوں کی روشنی میں جناب سید احمد بریلوی کے سیاسی کردار کا جو تجزیہ کیا ہے وہ نذرِ قارئین کرام ہے۔ ہم اپنے محاکمہ میں کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں اس کا جائزہ لینے کے لیے اگلے اوراق کی شہادت ضروری ہے۔

———— خاکسار ————

عنایت اللہ چشتی۔ چکڑالہ۔ ضلع میانوالی ۱۹۶۹ء

[1] حیات طیبہ ص ۱۰۰ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوستان کا سیاسی نقشہ

جناب سید احمد بریلوی کے سکھوں کے خلاف اعلانِ جنگ سے پیشتر ہندوستان کن سیاسی حالات سے دوچار تھا اس کی حقیقت غلام رسول مہر کے حسب ذیل بیان سے منکشف ہوتی ہے :-

WWW.NAFSEISLAM.COM

[illegible] برس پیشتر ایک اجنبی قوت نے ہندوستان میں قدم جما لیے تھے یہ انگریز تھے جو تاجروں کے بھیس میں آئے تھے ملکی حاکموں کی بدعملیوں نے ان میں حکمرانی کے ولولے پیدا کر دیئے۔ سب سے پہلے کرناٹک، بنگال، بہار اور اڑیسہ ان کے زیرِ اثر آ گئے۔ پھر انہوں نے مرہٹوں اور نظام کو ساتھ ملا کر سلطنت میسور کو ختم کیا۔ اُدھر سے فارغ ہوئے تو مرہٹوں، نظام اور اودھ پر توجہ مبذول کی۔ تھوڑے ہی دنوں میں سب کو امدادی فوجی نظام کی زنجیروں میں جکڑ کر بے دست و پا بنا دیا۔ پھر دہلی پہنچے تو اس تخت گاہ کے مختارِ کُل بن گئے جو پورے ہندوستان کی اطاعت و انقیاد کا سرچشمہ تھی۔ سید صاحب کے ہوش سنبھالنے سے پہلے یہ سب کچھ پورا ہو چکا تھا۔ یہ حقیقت محتاجِ بیان نہیں کہ اسلامی حکومت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

> کے لیڈروں کا خواب دیکھنے والے ہر شخص پر واضح تھا کہ انگریزوں کی قوت سے ٹکرانے اور اسے پاش پاش کیے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا جا سکتا ہے۔[1]

مولانا مہر کے مندرجہ بالا بیان سے پتہ چلتا ہے کہ سکھوں کے خلاف سید صاحب کے اعلانِ جنگ سے قبل انگریز، ہندوستان کے بہت بڑے علاقے پر قابض ہو چکے تھے یہ امر حیران کن ہے کہ سید صاحب نے ہندوستانی مسلمانوں کو انگریزوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر سرحد میں جا کر سکھوں کے خلاف جنگ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ بعض حلقے سید صاحب کے اس اقدام کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ سید صاحب نے سنا تھا کہ سکھ سرحد میں مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اس لیے سید صاحب نے سکھوں سے انتقام لینے کے لیے سرحد جا کر سکھوں سے جنگ شروع کر دی۔ اوّل تو یہ دلیل اتنی کمزور ہے کہ اسے کوئی سمجھدار انسان تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سید صاحب کے وطن میں انگریز ظلم ڈھا رہے تھے اور سید صاحب انہیں نظر انداز کر کے اپنے وطن سے سینکڑوں میل دور سکھوں سے لڑنے چلے جاتے ہیں دوم مولانا غلام رسول مہر تو سید صاحب کے اعلانِ جنگ کی اس وجہ کو تسلیم ہی نہیں کرتے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

> "بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ رام پور میں افغانوں نے آپ کو مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی داستانیں سنائی تھیں اور یہ سن کر آپ نے سکھوں کے خلاف جہاد کا فیصلہ کر دیا۔

---

[1] سید احمد شہید ص ۸۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"یہ محض سوانح نگاروں کے تخیل کا کرشمہ ہے سید صاحب اس سے بہت پہلے جہاد کا پختہ فیصلہ کر چکے تھے اور اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کریں . . . .

سید صاحب کے نزدیک جہاد کا پہلا ہدف انگریز تھے، جو ہندوستان کے بہت بڑے علاقے پر قابض ہو چکے تھے۔ سکھوں سے بھی جہاد ضروری تھا لیکن وہ انگریزوں سے پہلے نہ آتے تھے۔"[1]

مولانا مہر کے مندرجہ بالا بیان سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سکھوں سے پہلے انگریزوں سے جنگ ناگزیر تھی لیکن سید صاحب نے سکھوں سے جنگ شروع کر دی۔ سید صاحب نے سکھوں سے اس لیے جنگ شروع نہیں کی کہ [illegible] سید صاحب کی اس جنگ کا مقصد ہندوستان میں اسلامی حکومت کا قیام تھا۔ یہ عجیب بات ہے کہ سید صاحب ہندوستانی مسلمانوں کو انگریزوں کی غلامی میں چھوڑ کر اسلامی حکومت قائم کرنے کے خواب کی تعبیر ڈھونڈنے سرحد چلے گئے۔ اس ضمن میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انگریز عملی طور پر سارے ہندوستان کا مالک تھا تو اس نے سید صاحب کو اپنے مقبوضات اور زیر اثر علاقوں میں جہاد کی آزادانہ تبلیغ کی اجازت کیونکر دی اور ان کی تحریک اور اس کے ابلاغ کو کیوں نہ روکا؟ اس سوال کا جواب اس تحریک کے پس منظر کو سامنے رکھنے سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سید صاحب کی تحریک جہاد کے سرپرست انگریز تھے اور سید صاحب کا انگریزوں سے کوئی پیکٹ ہو چکا تھا اس لیے انگریزوں نے سید صاحب کی

---

[1] سید احمد شہید ص ۱۳۱

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحریک جہاد میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی۔ اس بات کی تائید نواب امیر خان آف ٹونک اور انگریزوں کی صلح کے واقعہ سے بھی ہوتی ہے نواب امیر خان، انگریزوں کا شدید مخالف تھا۔ سید صاحب نے نواب امیر خان کی ملازمت اختیار کر کے نواب امیر خان کو سبز باغ دکھا کر اس کی انگریزوں سے صلح کرا دی۔ اس صلح کی روداد مولوی محمد جعفر کی زبان سے سُنیئے:۔

"ایک روز کا ذکر ہے کہ لشکر نواب امیر خان مرحوم سرکار انگریزی کے لشکر سے لڑ رہا تھا۔ دونوں طرف سے توپ اور بندوق چل رہی تھیں اُس وقت سید صاحب اپنے خیمہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے اپنا گھوڑا تیار کروایا اور اس پر سوار ہو کر مع چند ہمراہیوں کے دونوں لشکروں کو چیرتے ہوئے اُس مقام پر پہنچ گئے جہاں سپہ سالار فوج انگریزی کا مع اپنے مصاحبوں کے کھڑا تھا۔ پس وہاں سے اُس سپہ سالار کو ساتھ لے کر پھر دونوں لشکروں کو چیرتے ہوئے اپنے خیمہ تک چلے آئے۔ یہاں آ کر تھوڑی سی بات چیت کے بعد سپہ سالار مذکور نے عہد کر لیا کہ میں اسی دم اپنے لشکر کو مقابلہ نواب امیر خان صاحب سے واپس لے جاؤں گا اور پھر مقابلہ کو نہ آؤنگا بلکہ جہاں تک ممکن ہوگا اپنی سرکار کو اس بات پر مجبور کروں گا کہ نواب امیر خان سے صلح کر لے۔ اس وقوعہ کے بعد پھر سرکار انگریزی اور نواب امیر خان میں جنگ نہیں ہوئی۔ بلکہ صلح کی بات چیت اور رسل و رسائل شروع ہو گئے اور بعد لارڈ ہیسٹنگ صاحب بہادر وائسرائے ہند،

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ٹونک کا ملک، نواب صاحب کو دے کر صلح کی گئی۔[1]

اس صلح کے متعلق ایک اور مؤرخ (میرزا حیرت دہلوی) کی شہادت بھی سُن لیجئے:-

"۱۲۳۱ھ تک سید صاحب، امیر خان کی ملازمت میں رہے مگر ایک نامودی کا کام آپ نے یہ کیا کہ انگریزوں اور امیر خان کی صلح کرادی۔ اور آپ ہی کے ذریعے جو شہر بعد ازاں دیئے گئے اور جن پر آج تک امیر خان کی اولاد حکمرانی کرتی ہے دیئے اور دلائے گئے تھے۔ لارڈ ہیسٹنگ، سید صاحب کی بے نظیر کارگزاری سے بہت خوش تھا۔ انہوں نے [illegible] کے بیچ میں ایک خیمہ کھڑا کیا گیا اور اس میں تین آدمیوں کا باہم معاہدہ ہوا۔ امیر خان، لارڈ ہیسٹنگ اور سید صاحب۔ سید صاحب نے امیر خان کو بڑی مشکل سے شیشہ میں اُتارا تھا۔ آپ نے اسے یقین دلادیا تھا کہ انگریزوں سے مقابلہ کرنا اور لڑنا بھڑنا اگر تمہارے لیے بُرا نہیں ہے تو تمہاری اولاد کے لیے سم قاتل کا اثر رکھتا ہے یہ باتیں امیر خان کی سمجھ میں آگئی تھیں اور اب وہ اس بات پر رضامند تھا کہ گذارہ کے لیے کچھ ملک مجھے دے دیا جائے تو میں بآرام بیٹھوں۔ امیر خان نے ریاستوں اور ان کے ساتھ انگریزوں کا بھی ناک میں دم کر دیا تھا آخر

[1] سوانح احمدی ص ۱۴-۱۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایک بڑے مشورے کے بعد سید احمد صاحب کی کارگزاری سے ہر ریاست میں سے کچھ کچھ حصہ دے کر امیر خان سے معاہدہ کرلیا۔ جیسے جے پور سے ٹونک دلوادیا۔ اور بھوپال سے سرونج۔ اسی طرح سے متفرق پرگنے مختلف ریاستوں سے بڑی قیل وقال کے بعد انگریزوں سے دلواکر بپھرے ہوئے شیر کو اس حکمت عملی سے پنجرہ میں بند کر دیا۔"[۱]

یہ بیان مزید وضاحت کا محتاج نہیں اس بیان کے خط کشیدہ فقرات کو ایک بار پھر پڑھیے اور سید صاحب کی انگریز دوستی کا اندازہ لگایئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

[۱] حیات طیبہ ص ۵۱۳-۵۱۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریزوں سے جہاد کی اجازت

مندرجہ بالا واقعات و روایات سے یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ سید صاحب کے انگریزوں سے گہرے تعلقات تھے۔ انہوں نے انگریزوں کے ایما پر نواب امیر خان کو انگریزوں کی اطاعت پر مجبور کر دیا۔ ان تعلقات کے پیش نظر سید صاحب کو انگریزوں سے تحریک جہاد کی اجازت کی چنداں ضرورت تو نہیں تھی کیونکہ سید صاحب سب کچھ انگریزوں کے اشارہ پر کر رہے تھے لیکن سید صاحب نے رسمی طور پر اپنے صوبہ کے گورنر سے جہاد کی اجازت طلب کی۔ چنانچہ مولوی محمد جعفر تھانیسری رقمطراز ہیں:-

"اس وقت ہر شہر و قصبہ و گاؤں برٹش انڈیا (انگریزی عملداری واقع ہند) میں علانیہ سکھوں پر جہاد کرنے کا وعظ ہوتا تھا مگر براہ دور اندیشی معرفت شیخ غلام علی صاحب رئیس اعظم الٰہ آباد کے نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی کو بھی اس تیاری جہاد کی اطلاع دی گئی تھی جس کے جواب میں صاحب ممدوح نے یہ تحریر فرمایا کہ جب تک انگریزی عملداری میں کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو ہم ایسی تیاری کے مانع نہیں۔"[1]

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس اجازت جہاد کی رُوداد میرزا حیرت دہلوی سے بھی سُن لیجئے :-

"سید صاحب نے مولانا شہید کے مشورہ سے شیخ غلام علی رئیس الہ آباد کی معرفت لفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی شمال کی خدمت میں اطلاع دی کہ ہم لوگ سکھوں پر جہاد کی تیاری کرتے ہیں۔ سرکار کو تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لفٹیننٹ گورنر نے صاف لکھ دیا کہ ہماری عملداری امن میں خلل نہ پڑے تو ہمیں آپ سے کچھ سروکار نہیں نہ ہم ایسی تیاری میں مانع ہیں۔"[1]

مندرجہ بالا واقعات اس امر کے سمجھنے میں ممد ہوتے ہیں کہ سید صاحب کی تحریک جہاد میں انگریزوں کا ہاتھ تھا اس لئے اسمٰعیل اور سید صاحب کی اس تحریک سے قطعاً خدشہ نہیں تھا اگر انہیں سید صاحب کی وفاداری پر ذرا بھی شبہ ہوتا تو وہ سید صاحب کو بغاوت کے الزام میں پابند سلاسل کرکے تختہ دار پر چڑھا دیتے چونکہ انہیں سید صاحب کی وفاداری پر اعتماد تھا اس لیے وہ سید صاحب کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرتے رہے۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ) [1] سوانح احمدی ص۴۵ (حاشیہ صفحہ موجودہ) [1] حیات طیبہ ص۲۴۳ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریزی حکومت کے متعلق سید صاحب کا فتویٰ!

انگریزی حکومت کے متعلق سید صاحب کا فتویٰ بھی پڑھ لیجئے:-

"یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ جب آپ (سید صاحب) سکھوں سے جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے کسی شخص نے آپ سے پوچھا آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کیوں جاتے ہو؟ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں دین اسلام سے کیا منکر نہیں ہیں؟ گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کا شریک اور مددگار ہو جاوے گا۔ سید صاحب نے جواب دیا کہ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت نہیں کرنا چاہتے ..... سرکار انگریزی گو منکرِ اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ہی اُن کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کو تیار ہے ہمارا اصل کام اشاعت توحید الٰہی اور احیاءِ سنن سید المرسلین ہے۔ سو ہم بلا روک ٹوک

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس ملک میں کرتے ہیں پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اُصولِ مذہب طرفین کا خون بلا سبب گراویں[1]۔"

سید صاحب کے مندرجہ بالا بیان کے ایک ایک لفظ سے انگریز دوستی کا ثبوت ملتا ہے وہ انگریز جس نے سلطان ٹیپو شہید کی سلطنت دولت خداداد کو تہس نہس کر دیا تھا اور ہندوستان میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا تھا کے متعلق سید صاحب کا یہ فتویٰ کہ:

"سرکار انگریزی مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ہی ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔"

WWW. .COM
THE NATURAL BIOGRAPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

سید صاحب کی اس خود فریبی اور خوش فہمی پر ڈاکٹر اقبال کا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

مُلّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

لگے ہاتھوں سید صاحب کے دستِ راست مولوی شاہ اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ بھی پڑھ لیجئے:۔

"یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسمٰعیل شہید وعظ فرما رہے تھے۔ ایک

---

[1] سوانح احمدی صہ۱ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی سے جہاد
کرنا درست ہے یا نہیں اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا
کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا
درست نہیں ہے۔[1]

سید صاحب اور ان کے رفقائے کار کے انگریزوں کے متعلق یہی نیک خیالات تھے جن کی وجہ سے انگریز ان سے بالکل مطمئن تھے۔ انگریزوں کے اطمینان کی ایک اور شہادت بھی سُن لیجئے میرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

"جب منیب تحریک پھیلی تو ضلع کے حکام اس سے
چوکنے ہوئے اور انہیں خوف معلوم ہوا کہ کہیں ہماری سلطنت
[illegible] کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو
اس لیے ضلع کے حکام نے حکام اعلیٰ کو لکھا۔ وہاں سے
صاف جواب آگیا ان سے ہرگز مزاحمت نہ کرو۔ ان مسلمانوں
کو ہم سے کوئی لڑائی نہیں ہے یہ سکھوں سے انتقام لینا چاہتے
ہیں۔۔۔۔[2]

چونکہ ضلع کے چھوٹے افسروں کو انگریزوں سے سید صاحب کی سازباز کا علم نہیں تھا اس لیے انہوں نے سید صاحب کے جوش و خروش کو دیکھ کر خطرہ محسوس کرتے ہوئے حکام اعلیٰ کو اُن کی سرگرمیوں کی اطلاع دی مگر حکام اعلیٰ کو سب کچھ معلوم تھا اس لیے انہوں نے سید صاحب کے بارے میں اطمینان دلادیا۔

---

[1] سوانح احمدی ص ۵۷ [2] حیات طیبہ ص ۵۲۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریزی عدالتوں کا تعاون

سید صاحب کی تحریک جہاد کے سلسلے میں انگریزی عدالتوں نے اپنے تعاون میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ چنانچہ مولوی محمد جعفر تھانیسری لکھتے ہیں :-

"سید صاحب جہاد میں معروف تھے۔ اس وقت ایک ہنڈی سات ہزار روپے کی جو بذریعہ ساہوکاران دہلی مرسلہ محمد اسحاق صاحب روانہ ہوئی تھی۔ ملک پنجاب میں وصول نہ ہونے پر اس سات ہزار کی واپسی کا دعویٰ عدالت دیوانی میں دائر ہو کر ڈگری ہوا اور جب اپیل عدالت عالیہ دیوانی سے ہائیکورٹ آگرہ میں بھی حکم ڈگری حق مدعی بحال رہا۔"[1]

اس واقعہ کی تصدیق میرزا حیرت دہلوی کے قلم سے بھی پڑھیے :-

"جب سید صاحب یاغستان میں تھے تو مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی نے کچھ اوپر سات ہزار روپیہ سید احمد صاحب کو بذریعہ ہنڈی روانہ کیا تھا۔ ——————

——————————————————————

—————— وہ کسی باعث سے نہیں پہنچا تھا اس پر نالش کی گئی تھی اور پھر روپیہ وصول کر کے دوبارہ سید صاحب کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا۔"[2]

اگر سید صاحب انگریزوں کے مخالف ہوتے تو وہ ان کو روپیہ کی وصولی میں کیوں مدد دیتے بلکہ ان کا روپیہ بحق سرکار ضبط کر لیتے۔

---

[1] سوانح احمدی صد؟ [2] حیاتِ طیبہ صد ۵۳۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

انگریز کی طرف سے سیّد صاحب کو دعوتِ طعام

مولوی محمد جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ :-

"جب نماز عشاء کی ہو چکی اس وقت دیدبانوں نے عرض کیا کہ فاصلہ دُور دراز سے تین مشعلیں اس طرف کو آتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ آتے آتے جب وہ مشعلیں کنارہ کے نزدیک پہنچیں تو دیکھا ایک انگریز گھوڑے پر سوار بہت سا کھانا قسم قسم کا بہنگیوں میں رکھوائے ہوئے چلا آتا ہے اُس نے کشتی کے نزدیک آکر پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ جب حضرت نے کشتی میں سے جواب دیا تو وہ گھوڑے سے اُتر کر اور اپنی ٹوپی سر سے اُتار کر بہت ادب سے حضرت کے سامنے کشتی میں آیا۔ اور بعد سلام و مزاج پُرسی کے عرض کیا کہ تین روز سے میں نے نوکر واسطے لانے خبر تشریف آوری حضور اس طرف تعینات کر رکھے تھے۔ سو آج انھوں نے مجھ کو خبر دی۔ سو یہ ماحضر واسطے حضور اور کل قافلے کے تیار کر کے لایا ہوں۔ براہ بندہ نوازی اس کو قبول فرمائیں۔ حضرت نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ فوراً وہ کھانا اپنے برتنوں میں لے کر قافلے میں تقسیم کر دو۔ قریب دو گھڑی تک وہ انگریز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضور میں حاضر رہا اور پھر رخصت لے کر مع اپنے آدمیوں کے واپس چلا گیا۔"[1]

یہی واقعہ سید صاحب کے خاندان کے ایک نامور عالم اور مصنف مولانا ابوالحسن علی ندوی کی زبان سے بھی سن لیجئے:۔

"اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لیے کشتی پر پہنچا اور سلام و مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر رکھے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع دی کہ غالب یہ ہے کہ حضرت قافلے کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاریوں میں مشغول رہا۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹہ ٹھہر کر چلا گیا۔"[2]

کیا انگریز کی اس دعوت سے یہ حقیقت واضح نہیں ہوتی کہ انگریز، سید صاحب کو اپنا آدمی سمجھتے تھے اگر وہ سید صاحب کو دشمن سمجھتے تو انہیں سید صاحب کی اس خصوصی دعوت کے اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔

---

[1] سوانح احمدی ص ۴۸-۴۹ [2] سیرت سید احمد شہید حصہ اوّل از مولانا ابوالحسن ندوی ص ۱۹۰۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More.Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولانا عبدالحی، سابق ملازم فرنگ

مولانا غلام رسول مہر سید صاحب کی جماعت کے

ایک ممتاز رکن مولانا عبدالحی کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"انگریزوں کو ابتدائے حکومت میں اس بات کی بڑی خواہش و جستجو تھی کہ خاندانی و ذی وجاہت علماء افتاء و صدارت کے مناصب قبول کرلیں تاکہ شمالی ہند انگریزی حکومت عوام کے نزدیک مقبول ہوسکے۔ چنانچہ میرٹھ میں مفتی عدالت کا عہدہ خالی ہوا تو کوشش کی گئی کہ شاہ عبدالعزیز، مولانا عبدالحی کو یہ عہدہ قبول کرنے کی اجازت دے دیں اور انھوں نے اجازت دے دی۔ یوں بہ حالات کہ مولانا عبدالحی میرٹھ میں مفتی عدالت رہے۔"[1]

مولانا عبدالحی کے سابق ملازم افرنگ ہونے کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزوں نے سید صاحب کی تحریک میں اپنے معتمد آدمی اس غرض سے داخل کر رکھے تھے کہ وہ انگریزوں کی ہدایات کے مطابق تحریک کو چلائیں۔

سید صاحب پر جاسوس افرنگ ہونے کا شبہ

مولانا غلام رسول مہر، سید صاحب کے سید میں داخلہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

---

[1] جماعت مجاہدین ص ۱۱۱ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

①

"انگریزوں کے بارے میں عام سندھیوں کی رائے اچھی نہ تھی۔ سید صاحب کو بے سبب ان تمام شبہات کا ہدف بننا پڑا۔"[۱]

②

"یہ شہر (شکارپور) پہلے شاہ شجاع بادشاہ افغانستان کے قبضے میں تھا جو اپنے بھائی محمود شاہ کے مقابلے میں شکست کھا کر پنجاب سے ہوتا ہوا انگریزوں کے پاس پہنچ چکا تھا اور لدھیانے میں مقیم تھا۔ سید صاحب کے پہنچنے سے تین برس پیشتر امیرانِ سندھ نے اس پر قبضہ کر لیا۔ سید صاحب پہنچے تو اہلِ شہر میں خدا جانے کس بنا پر افواہ پھیل گئی کہ شاہ شجاع نے ایک دستہ فوج اس غرض سے بہ تبدیل لباس بھیج دیا ہے کہ خفیہ خفیہ شکارپور پر قبضہ کر لے۔ اس پر اضطراب پیدا ہوا۔ حاکم شہر کو حکم دینا پڑا کہ سید صاحب کے غازی شہر میں داخل نہ ہوں۔"[۲]

چونکہ سید صاحب کو قدم قدم پر انگریزوں کی تائید و حمایت حاصل تھی اور سید صاحب کی زبان پر بھی انگریزوں کی تعریف و توصیف تھی اس لیے سید صاحب پر انگریزوں کے ایجنٹ ہونے کا شبہ بے جا نہیں تھا۔

③

۱؎ سید احمد شہید ص ۲۹۶ ۲؎ ایضاً ص ۳۰۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سید صاحب اور ان کی جماعت کے خلاف سرحد کے علماء نے جو فتویٰ تیار کیا تھا جس پر بہت سے علماء کی مہریں ثبت تھیں اس کا مضمون یہ تھا کہ :-

"سید صاحب چند طالموں کو اپنے ساتھ ملا کر تھوڑی سی جمعیت کے ہمراہ افغانستان گئے ہیں۔ وہ بظاہر جہاد فی سبیل اللہ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن یہ ان کا فریب ہے وہ ہمارے اور تمہارے مذہب کے مخالف ہیں ایک نیا دین انہوں نے نکالا ہے۔ کسی ولی یا بزرگ کو نہیں مانتے۔ سب کو بُرا کہتے ہیں۔ انگریزوں نے انہیں تمہارے مُلک کا حال معلوم کرنے کی غرض سے بھیجا ہے۔ [illegible] ان کی باتوں میں نہ آنا عجب نہیں تمہارا ملک چھنوا دیں۔ جس طرح ہو سکے انکو تباہ کرو۔ اگر اس باب میں غفلت یا سستی برتو گے تو پچھتاؤ گے اور ندامت کے سوا کچھ نہ پاؤ گے"[1]

مندرجہ بالا فتویٰ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ سرحدی مسلمانوں نے سید صاحب کی انگریز دوستی کی وجہ سے ان کا ساتھ نہ دیا اور سید صاحب کی جماعت سے سرحد میں جو سیاسی اور مذہبی غلطیاں ہوئیں اُن کی تفصیل کے لیے ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے چونکہ وہ ہمارے موضوع سے متعلق نہیں ہیں اس لیے ہمیں ان کے تفصیلی تذکرہ کی ضرورت نہیں ہے اور یہی غلطیاں سید صاحب کی ناکامی کا باعث

[1] سید احمد شہید ص ۲۸۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئیں۔ یہاں ان غلطیوں کے بارے میں مولانا عبیداللہ سندھی کا یہ ارشاد نقل کر دینا کافی ہے کہ :-

"غلطیاں اس قدر ہوئیں کہ ان کا لازمی نتیجہ شکست تھا۔"[۱]

سید صاحب کی انگریز دوستی کے متعلق اپنوں کی شہادتیں

(۱)

مولوی محمد جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ :

"اس تواریخ (سوانح احمدی) اور مکتوبات [illegible] صاف معلوم ہوتا ہے کہ سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہ تھا وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے اور اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی۔ مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔"[۲]

مولوی محمد جعفر کے اس بیان کی تصدیق مشہور بنگالی مورخ میجر باسو کی حسب ذیل تحریر سے ہوتی ہے :-

"برطانوی حکمران اس دن کا بے چینی سے انتظار کر

---

[۱] شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۱۴۲ [۲] سوانح احمدی ص ۱۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رہے تھے کہ وہ رنجیت سنگھ کی دولت اور سلطنت پر قبضہ کر سکیں۔ اس میں مطلق شک نہیں کہ پنجاب میں تمام فسادات، انتشار اور پراگندگی کا سبب خود انگریز تھے تاکہ اسے کمزور کر کے اپنی سلطنت سے اس کا الحاق کر لیں۔[1]

(۲)

"پندرہ برس کے بعد سلطنت پنجاب، متعصب اور ظالم سکھوں کے ہاتھ سے نکل کر ایک ایسی عادل اور آزاد اور لامذہب (انگریزی) قوم کے ہاتھ آگئی کہ جس کو ہم مسلمان (مریدان سید صاحب) اپنے ہاتھ پر فتح ہونا تصور کرتے ہیں اور غالباً سید صاحب کے الہام کی صحیح تاویل یہی ہو گی جو ظہور میں آئی۔"[2]

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATIONAL FREEDOM OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

(۳)

"آپ (سید صاحب) کے سوانح عمری اور مکاتیب میں بیس سے زیادہ ایسے مقام پائے گئے ہیں۔ جہاں کھلے کھلے اور اعلانیہ طور پر سید صاحب نے بدلائل شرعی اپنے پیرو لوگوں کو سرکار انگریزی کی مخالفت سے منع کیا ہے ..... سید صاحب کا جہاد صرف اس وقت کے ان ظالم سکھوں سے تھا جنہوں نے اس وقت پنجاب کے مسلمانوں پر قیامت برپا کر رکھی تھی نہ کہ

[1] ہندوستان میں نصرانی اقتدار کا عروج۔
[2] سوانح احمدی ص ۱۳۹۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سرکار انگریزی سے ــــ پس اس امر میں بھی ان (مریدینِ سید صاحب) کو سید صاحب کی پیروی کرنی ضرور اور لازم ہے۔"

میرزا حیرت دہلوی کی شہادت

میرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں :-

"یہ تمام بیّن ثبوت صاف اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ جہاد صرف سکھوں سے مخصوص تھا۔ سرکار انگریزی سے مسلمانوں کو ہرگز مخاصمت نہ تھی۔"

مولوی جعفر تھانیسری پر تحریف کا بے بنیاد الزام

"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMA'AT

مولانا غلام رسول مہر نے اپنی تصانیف میں بعض مفروضات کی بناء پر جناب سید احمد بریلوی کو انگریز کا مخالف ثابت کرنے کی انتہائی کوشش کی لیکن کوئی ٹھوس ثبوت فراہم نہیں کر سکے انھوں نے اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے مولوی محمد جعفر تھانیسری پر سید صاحب کے مکاتیب میں تحریف کرنے کا بے بنیاد الزام عائد کیا ہے۔ مولانا مہر نے اپنی تصنیف "سید احمد شہید" میں "سوانح احمدی" مصنفہ مولوی محمد جعفر تھانیسری سے سید صاحب کے مکاتیب کے چار اقتباس درج کئے ہیں اور انہیں غلط ٹھہرا کر ان کے مقابلے میں سید صاحب کے چار مکتوبات کے اقتباس

---

[1] سوانح احمدی صـ۲۳۶ [2] حیات طیبہ صـ۵۲۲ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس مجموعہ سے دیئے ہیں جو مولانا مہر کے پاس ہے۔ مولانا مہر نے اپنے مجموعہ مکاتیب کو صحیح قرار دیا ہے اور سوانح احمدی کے مکاتیب کو غلط قرار دیا ہے۔ مولانا مہر نے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اصل مکاتیب میں جہاں انگریزوں کے نام کے ساتھ مخالفت ہے وہاں مولوی محمد جعفر نے سکھوں کے نام کے ساتھ مخالفت لکھ دی۔ لیکن اس سلسلے میں پہلی قابل غور بات یہ ہے کہ مولانا مہر نے مولوی محمد جعفر صاحب جیسی مسلّمہ شخصیت پر تحریف کا الزام عائد کر کے مولوی صاحب کو دوسرے لفظوں میں بددیانت ثابت کیا ہے جو سید صاحب کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے اہل علم حضرات کے لیے ناقابل تسلیم ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مولوی محمد جعفر صاحب رحمہ اللہ کی تصنیف سوانح احمدی کو شائع ہوئے قریباً ایک صدی ہو چکی ہے اس عرصہ میں کسی مؤرخ محقق اور عالم نے مولوی صاحب پر تحریف کا الزام عائد نہیں کیا۔ کیا اس عرصہ میں سید صاحب کے مکاتیب تک مولانا مہر کے سوا کسی کو دسترس حاصل نہیں ہوئی۔

تیسری بات یہ ہے کہ مولانا مہر کے پاس جو ذخیرۂ مکاتیب ہے وہ اصل نہیں بلکہ نقل ہے اور نقل بھی نقل در نقل۔ خدا معلوم یہ مجموعہ کتنے واسطوں سے نقل ہوتا ہوا مولانا مہر تک پہنچا ہے۔ یہ امر بھی فیصلہ طلب ہے کہ مہر صاحب کے پاس جو ذخیرۂ مکاتیب ہے۔ اس کی حیثیت کیا ہے کہیں یہ ذخیرہ صرف مولوی محمد جعفر کو محرّف ثابت کرنے کے لیے تو وجود میں نہیں لایا گیا؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

افادات سر سیّد احمد خان

(۱)

ذیل میں سر سیّد احمد خان کے اس معرکۃ الآرا مقالے سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جو اُس نے بنگال کے ایک معزز سرکاری افسر ولیم ہنٹر آئی۔ سی۔ ایس کی کتاب "ہمارے ہندوستانی مسلمان" کے جواب میں سپرد قلم کیا تھا اس مقالہ میں سر سیّد احمد خان تحریک وہابیت کے متعلق ڈاکٹر ہنٹر کی غلط فیصلہ کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"جو کام اُس زمانہ کے وہابی کرتے تھے ان سے گورنمنٹ انگریزی واقف تھی اور کسی طرح ان لوگوں کی طرف گورنمنٹ کی بدخواہی کا گمان نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں علی العموم مسلمان لوگ عوام کو سکھوں پر جہاد کرنے کی ہدایت کرتے تھے تاکہ وہ اپنے ہم وطن مسلمانوں کو اس قوم کے ظلم و تعدی سے نجات دیں اس زمانہ میں مجاہدین کے پیشوا سیّد احمد صاحب تھے مگر وہ واعظ نہ تھے۔ واعظ قوم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب تھے جن کی نصیحتوں سے مسلمانوں کے دلوں میں ایک ایسا ولولہ اثر خیز پیدا ہوتا تھا جیسا کہ کسی بزرگ کی کرامت کا اثر ہوتا ہے مگر اس واعظ نے اپنے زمانہ میں کبھی کوئی لفظ اپنی زبان سے ایسا نہ نکالا جس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان کے ہم مشربوں کی طبیعت ذرا بھی گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے برافروختہ ہو بلکہ ایک مرتبہ وہ کلکتہ میں سکھوں پر جہاد کرنے کا وعظ فرما رہے تھے۔ اثنائے واعظ میں کسی شخص نے ان سے دریافت کیا کہ تم انگریزوں پر جہاد کرنے کا وعظ کیوں نہیں کہتے وہ بھی تو کافر ہیں۔ اس کے جواب میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کو کچھ اذیت نہیں ہوتی اور چونکہ ہم انگریزوں کی رعایا ہیں اس لیے ہم پر اپنے مذہب کی رُو سے یہ بات فرض ہے کہ انگریزوں پر جہاد کرنے میں ہم کبھی شریک نہ ہوں گے۔ انہی ایام زمانہ میں ہزاروں مسلح مسلمان اور بے شمار سامان جنگ کا ذخیرہ سکھوں پر جہاد کرنے کے واسطے ہندوستان میں جمع ہو گیا۔ مگر جب صاحب کمشنر اور صاحب مجسٹریٹ کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے گورنمنٹ کو اطلاع دی۔ گورنمنٹ نے ان کو صاف لکھا کہ تم کو اس معاملہ میں ہرگز دست اندازی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ان کا ارادہ کچھ گورنمنٹ انگریزی کے مقاصد کے خلاف نہیں ہے۔ غرض کہ ۱۸۲۴ء میں یہ لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کے واسطے سرحد پر پہنچے اور اس کے بعد ہندوستان سے برابر ان کے پاس مدد پہنچتی رہی اور گورنمنٹ بھی اس امر سے بخوبی واقف تھی جس کے ثبوت میں ایک مقدمہ کی کیفیت نظیراً میں درج ذیل کرتا ہوں:۔

دہلی کے ایک ہندو مہاجن نے جس کے پاس جہادی لوگوں کی امداد کے واسطے روپیہ جمع کیا گیا تھا امداد کے روپیہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کچھ تغلب کیا اور مسٹر ولیم فریزر صاحب بہادر متوفی کمشنر کے روبرو اس پر نالش ہوئی اور انجام کار مولوی محمد اسحاق صاحب مدعی کے حق میں اس دعویٰ کی ڈگری ہوئی اور جو روپیہ مدعا علیہ سے ڈگری کا وصول ہوا وہ اور ذریعے سے سرحد کو بھیجا گیا۔ بعد اس کے اس مقدمہ کی اپیل صدر کورٹ الہ آباد میں ہوئی۔ وہاں بھی عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا۔

..... ان کے ایک نہایت مشہور و معروف مولوی محبوب علی تھے (جن کا انتقال ۱۸۶۴ء میں ہوا) ..... شاید اس مضمون کے پڑھنے والے اس عجیب بات کے سننے سے بھی خوش ہوں کہ مولوی محبوب علی صاحب وہی شخص ہیں جن کو کہ ۱۸۵۷ء میں باغیوں کے سردار بخت خان نے دہلی میں ہنگامۂ غدر میں طلب کیا اور ان سے یہ درخواست کی کہ آپ اس زمانہ میں انگریزوں پر جہاد کرنے کی نسبت ایک فتویٰ پر اپنے دستخط کر دیں مگر مولوی محبوب علی صاحب نے صاف انکار کیا اور بخت خان سے کہا کہ ہم مسلمان گورنمنٹ انگریزی کی رعایا ہیں۔ ہم اپنے مذہب کی رُو سے اپنے حاکموں سے مقابلہ نہیں کر سکتے اور علاوہ بر ایں یہ ہوا کہ جو ایذا بخت خان اور اس کے رفیقوں نے انگریزوں کی میموں اور بچوں کو دی تھی اس کی بابت بخت خان کو سخت لعنت ملامت کی۔[1]"

(۲)

"پینتیس برس پیشتر ایک بہت بڑے مولوی محمد اسمٰعیل نے ہندوستان میں جہاد کا وعظ کیا اور سب آدمیوں کو جہاد کی

[1] مقالات سرسید حصہ نہم مرتبہ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی ص ۱۴۱-۱۴۳ شائع کردہ مجلس ترقی ادب لاہور

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترغیب دی۔ اس وقت اس نے صاف بیان کیا کہ ہندوستان کے رہنے والے جو سرکار انگریزی کے امن میں رہتے ہیں ہندوستان میں جہاد نہیں کر سکتے اس لیے ہزاروں آدمی جہادی ہر ایک ضلع ہندوستان میں جمع ہوئے اور سرکار کی عملداری میں کسی طرح کا فساد نہیں کیا۔ اور غزنی سرحد پنجاب پر جا کر لڑائی کی[۱]۔"

(۳)

سر سید احمد خان، دہلی کے وہابی علماء کی فتویٰ جہاد سے برأت ثابت کرتے ہوتے لکھتے ہیں:۔

"دلی میں ایک بہت بڑا گروہ مولویوں اور اُن کے تابعین کا ایسا تھا کہ وہ مغل بادشاہ دلی کو بہت بُرا اور بدعتی سمجھتے تھے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ دلی کی جن مسجدوں میں بادشاہ کا قبضہ و دخل اور اہتمام ہے ان مسجدوں میں نماز درست نہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جامع مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے اور غدر سے بہت قبل کے چھپے ہوئے فتوے اس معاملہ میں موجود ہیں پھر کیسی عقل قبول کر سکتی ہے کہ ان لوگوں نے جہاد کے درست ہونے میں اور بادشاہ کو سردار بنانے میں فتویٰ دیا ہو[۲]۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[۱] اسباب بغاوتِ ہند ۱۸۵۷ء از سر سید احمد خان ص۴۔

[۲] اسباب بغاوتِ ہند ص۱۱۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں وہابیوں کی عدم شمولیت | مولانا محمد جعفر

تھانیسری لکھتے ہیں کہ :۔

"حالانکہ ابتدائے عملداری سرکار سے وہابیوں سے قتل انگریز تو درکنار کبھی کوئی حرکت خلاف تہذیب بھی سرزد نہیں ہوئی۔ عین بغاوت ۱۸۵۷ء کے عام فتنہ کے وقت بجائے بغاوت اور فساد کے وہابیوں نے انگریزوں کی میم اور بچوں کو باغیوں کے ہاتھ سے بچا کر اپنے گھروں میں چھپا رکھا[1]"

مقالات سرسید کے مرتب کا تبصرہ

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLUSUNNAT WAL JAMAAT

(۱)

"مقالات سرسید" کے مرتب جناب محمد اسمٰعیل پانی پتی نے "مقالات سرسید" حصہ شانزدہم میں سرسید کے مقالہ بعنوان "حضرت سید احمد صاحب قدس سرہٗ" کے فٹ نوٹ میں جناب سید احمد صاحب بریلوی کی انگریز دوستی کے موضوع پر پُراز حقائق و معارف تبصرہ کیا ہے چونکہ یہ تبصرہ ہمارے موضوع زیر بحث سے خاص تعلق رکھتا ہے لہٰذا اسے بہ تمام و کمال ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔

"اس زمانہ میں بعض حضرات یہ کہنے لگے ہیں کہ "دراصل حضرت

[1] کالا پانی از مولوی محمد جعفر تھانیسری شائع کردہ شعاع ادب لاہور ص ۲۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سیداحمد شہید کا مقصد انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا تھا سکھ تو ویسے ہی درمیان میں آگئے" یا "اگر سکھ آزادیٔ وطن کے جہاد میں حضرت سیداحمد کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوتے تو خود ان سے رزم وپیکار کی کوئی وجہ نہ ہوتی۔" یا "سکھوں سے فارغ ہونے کے بعد حضرت شہید کا پختہ ارادہ انگریزوں سے جہاد کا تھا۔"

مگر واقعہ یہ ہے کہ ان تینوں بیانات کا کوئی حقیقی ثبوت موجود نہیں اور صاف اور سچی بات یہی ہے کہ ہرگز ہرگز حضرت کا ارادہ انگریزوں سے جہاد کا نہ تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو سرسید (جو حضرت شہید کے سب سے قریب العہد مؤرخ ہیں) ضرور ان کا ذکر کرتے۔ سرسید کا یہ بیان اس لحاظ سے بھی نہایت معتبر و مستند اور محکم و مضبوط ہے کہ حضرت شہید، سرسید کے زمانہ میں تھے اور ان کی شہادت کے صرف چودہ پندرہ برس بعد ہی سرسید نے ان کا یہ تذکرہ لکھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس سے پہلے کا کوئی بیان حضرت شہید کے ضمن میں موجود نہیں۔ لہٰذا کوئی وجہ نہیں کہ حضرت شہید کے متعلق اس اوّلین بیان کو جوان کے ایک ہم عصر نے دیا ہے ہم معتبر اور مستند نہ سمجھیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے جواب میں جو مضمون سرسید نے ۱۸۷۱ء میں لکھ کر انگریزی میں اخبار پانیئر (PIONEER) الٰہ آباد میں اور اُردو میں علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع کرایا تھا اُس سے بھی نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت شہید کے جہاد کا رُخ صرف اور صرف سکھوں کے خلاف تھا۔[1]

[1] ملاحظہ فرمائیں مقالات سرسید حصہ شانزدہم ص ۱۴۱ تا ۱۴۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دوسرا ہم عصر مؤرخ فرانس کا مشہور مستشرق گارسن دتاسی ہے۔ جس کی "تاریخ ادب اُردو" کی تلخیص اُردو میں "طبقات الشعرائے ہند" کے نام سے مولوی کریم الدین پانی پتی اور ایک انگریز ایف۔ فیلن نے ۱۸۴۸ء میں شائع کی جس میں گارسن دتاسی سید احمد کے متعلق صاف طور پر لکھتا ہے کہ

"وہ بیس برس کا عرصہ ہوا کہ سکھوں کے خلاف جہاد کرتا ہوا مارا گیا[1]"

اور اس بات کا اشارۃً بھی کوئی ذکر نہیں کرتا کہ وہ (یعنی سید احمد) انگریزوں کا بھی دشمن تھا اور ان کے خلاف جہاد کرتا یا جہاد کا ارادہ رکھتا تھا۔ نیز نواب صدیق حسن خان نے بھی "ترجمان وہابیہ" کے صفحہ ۲۱، ۸۸ جابجا یہی بات لکھی ہے کہ

www.NAFSEISLAM.COM

"حضرت شہید کا جہاد انگریزوں کے خلاف نہ تھا"

ان اہم عصر مؤرخوں کے واضح بیانات کی موجودگی میں اب ۱۱۷ برس کے بعد یہ کہنا کہ

"نہیں حضرت شہید انگریزوں کے خلاف جہاد کا عزم بالجزم رکھتے تھے"

ایک ایسا دعویٰ ہے جو اپنے ساتھ کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں رکھتا۔ علاوہ ازیں ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر سید احمد انگریزوں کے دشمن ہوتے اور ان کے خلاف جہاد کا ارادہ رکھتے۔ یا اس سلسلہ میں کوئی جدوجہد کرتے یا لوگوں کو انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے

---

[1] طبقات الشعرائے ہند صفحہ ۲۹۵ مطبوعہ ۱۸۴۸ء ÷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آمادہ عمل کرتے یا عوام و خواص میں اس ارادہ کا اظہار کرتے تو انگریز ہرگز ایسے بے وقوف اور ناواقف نہیں تھے کہ اپنے دشمن کو کھلی چھٹی دے دیتے کہ ہمارے ملک میں بیٹھ کر ہمارے خلاف بے فکری سے جہاد کی تیاری کرو۔ وہ تو فوراً ان کا قلع قمع کر کے رکھ دیتے۔ جیسا انہوں نے اُن سب لوگوں کا کر دیا جن کو انہوں نے اپنا مد مقابل اور دشمن سمجھا برخلاف اس کے سید احمد سے انگریز شروع سے آخیر تک نہایت نرمی و ملائمت نہایت ہمدردی و اعانت، انتہائی شفقت و مروت اور بے حد تعظیم و تکریم سے پیش آتے رہے۔ چنانچہ انگریزوں نے ان کی دعوتیں کیں۔ سکھوں کے خلاف ان کے جہاد کو نہایت پسند کیا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کی جہادی سرگرمیوں [illegible] اپنے علاقہ میں [illegible] نہیں کی۔ بلکہ جب ایک انگریز مجسٹریٹ نے ایسا اقدام کرنا چاہا تو انگریزی حکومت نے سختی سے اُسے روک دیا اور انگریز مجسٹریٹ کو حکم دیا کہ حضرت سید احمد اور ان کے لشکر سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ اور ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے پھر جب تک مجاہدین سرحد پر سکھوں سے برسرپیکار رہے پٹنہ۔ بنگال اور دوسرے انگریزی علاقوں سے برابر اُن کے پاس روپیہ اور سامان بلا روک ٹوک پہنچتا رہا۔ جب جمع شدہ چندہ میں ایک ہندو مہاجن نے تغلب اور بددیانتی کی تو اس کا دعویٰ بھی مہاجن پر شاہ محمد اسحاق نے انگریزی عدالت میں کیا۔ انگریزی عدالت نے مجاہدین کے حق میں فیصلہ دیا اور روپیہ مجاہدین کو دلوایا جو فوراً سرحد پر بھیج دیا گیا۔

ان مذکرہ بالا ساری باتوں کے ثبوت مستند تاریخوں اور معتبر بیانوں میں موجود ہیں جن سے انکار کی جرأت کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ اگر ذرا سا بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خبر انگریزوں کو ہوتا کہ حضرت سیّد احمد ہم پر جہاد کا مقصد رکھتے ہیں اور اس غرض کے لیے فوج، سامان اور روپیہ جمع کر رہے ہیں تو وہ آپ کو فوراً ہی گرفتار کر کے پھانسی پر لٹکا دیتے۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی خاص طور سے غور طلب ہے کہ جب حضرت شہید بعزم جہاد صوبہ سندھ اور سرحد کے علاقہ میں داخل ہوئے (جو اس وقت انگریزی عملداری میں نہ تھے) تو ان کے متعلق عام طور سے یہ شبہ کیا گیا کہ یہ انگریزوں کے جاسوس ہیں اور یہ شبہ محض اس بناء پر کیا گیا کہ حضرت شہید کے تعلقات انگریزوں سے نہایت درجہ خوشگوار تھے۔ اگر حضرت شہید انگریزوں کے دشمن ہوتے اور علی الاعلان اس کا اظہار کرتے اور اُن کے خلاف جہاد کی تیاری کرتے تو اُن پر انگریزوں کے جاسوس ہونے کا شبہ کبھی نہ کیا جاتا۔ اس بات کو مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ اگر رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر مرحوم روس چلے جاتے تو کیا روسی یہ شبہ کرتے کہ ہندوستان سے انگریزوں کا یہ جاسوس یہاں آیا ہے۔

ایک بڑا پختہ ثبوت اس بات کا کہ حضرت سیّد احمد اور آپ کے مجاہدین کی نیت یا ارادہ یا خیال ہرگز نہ تھا کہ انگریزوں سے جہاد کیا جائے یہ ہے کہ حضرت سیّد احمد کے شہید ہونے کے صرف ۲۶ برس بعد جب ۱۸۵۷ء میں ہر طرف انگریزوں کے خلاف بغاوت کے شعلے زور و شور سے بھڑکے ہندوستان کی سرزمین انگریزوں پر تنگ ہو گئی۔ اُن کو اپنی تباہی اور ہلاکت سامنے نظر آنے لگی اور ہر جگہ وہ بے دردی سے قتل کیے جانے لگے تو اس قیامت خیز ہنگامہ میں حضرت سیّد احمد شہید کے گروہ کا ایک شخص بھی شریک نہ ہوا۔"[1]

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

علاوہ ازیں مولوی عبدالرحیم صادق پوری جو اُس زمانہ کے مصنف تھے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں :۔

"اتباع سید احمد صاحب کی یہ روش رہی کہ وہ ایک طرف لوگوں کو سکھوں کے خلاف آمادہ جہاد کرتے اور دوسری طرف صرف حکومت برطانیہ کی امن پسندی جتا کر لوگوں کو انگریزوں کے مقابلے سے روکتے تھے"۔ [۱]

اگر حضرت سید احمد شہید کی جماعت انگریزوں کی دشمن ہوتی تو یہ موقع اس جماعت کے لیے انگریزوں کے خلاف کھڑے ہونے کا بہترین تھا کیونکہ اُس وقت بظاہر یہی نظر آرہا تھا کہ انگریزوں کی حکومت اب گئی اور اب گئی۔ ایسی حالت میں مجاہدین سید احمد بڑی خوشی اور بڑی آسانی سے انگریزوں کے خلاف جنگ میں شریک ہو جاتے پس معلوم ہوا کہ حضرت سید احمد کا یہ منشاء تھا۔ انہوں نے اپنی جماعت کو اس کی تلقین کی۔ ان کی جماعت نے انگریزوں کے خلاف کبھی کسی ہنگامہ میں کسی قسم کی مدد دی۔ اس موقعہ پر بڑے تماشے کی بات یہ ہے کہ ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں پورے جوش کے ساتھ انگریزوں کے خلاف جنگ میں حصہ لینے والے وہ سب کے سب علمائے کرام شامل تھے جو عقیدۃً حضرت سید احمد اور حضرت شاہ اسمٰعیل کے شدید ترین دشمن تھے اور جنہوں نے ــــــــــــــــــــــــ حضرت

(حاشیہ صفحہ سابقہ) [۱] مقالات سرسید حصہ شانزدہم صفحہ ۱۶۲۔

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۱] الدر المنثور ص ۱۳۵ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شاہ اسمٰعیل کے رد میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور اپنے شاگردوں کو لکھنے کی وصیت کی۔ اگر انہیں ذرا سا بھی شبہ ہو جاتا کہ سید احمد اور شاہ اسمٰعیل انگریزوں کے مخالف تھے اور اُن سے جنگ کرنا چاہتے تھے تو باہم دشمنی اتنی شدید تھی کہ وہ فوراً سب علماء و فضلاء سید احمد کی دشمنی میں انگریزوں سے صلح کر لیتے اور ہرگز اُن کے خلاف کھڑے نہ ہوتے۔"[1]

(۲)

مقالات سرسید حصہ شانزدہم میں سرسید احمد خان کے مضمون بعنوان "محی السنۃ قاطع البدعۃ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ" کے فٹ نوٹ میں مقالات سرسید کے مرتب جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کو قصور نظر نہیں آیا

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE AUTHENTIC SOURCE OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اور جناب خلیق احمد نظامی نے "۱۸۵۷ء کا تاریخی روزنامچہ" کے دیباچہ میں صفحہ ۱۵ پر ..... ہر طرح کے بے بنیاد الزامات کو پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف پیدا ہونے والی تحریکوں کے بانی

---

[1] یہ تو سرسید احمد خان کی سوچ ہے کہ علمائے حق بھی سید احمد کی مخالفت کی وجہ سے انگریزوں کے ساتھ صلح کر لیتے مگر حقیقت میں ایسا کبھی نہیں ہوا علمائے حق نے احقاق حق کو کسی مصلحت کا شکار نہیں ہونے دیا بلکہ سب بے دینوں سے جو علمی لڑائی لڑتے رہے سرسید چونکہ خود مصلحت پسند سیاسی ذہن کا بندہ تھا اس لیے دوسروں کو بھی اپنے پر قیاس کرتا رہا۔ (ادارہ)

[2] مقالات سرسید حصہ شانزدہم صہ ۲۴۸ تا ۲۵۲؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دراصل سید احمد شہید اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید ہی تھے اور ۱۸۵۷ء میں جو کچھ ہوا وہ ان دونوں حضرات کی تبلیغ ہی کا نتیجہ تھا۔ مگر اس بیان کو حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ صاحب کی عملی زندگی سب پہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ چنانچہ ان حضرات کے انگریزوں سے جیسے اچھے تعلقات تھے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں اور سرسید کی اس عبارت کا سیاق و سباق بھی بتاتا ہے کہ یہ لوگ صرف اسی خیال سے سرحد جاتے تھے کہ سکھوں کے خلاف جس تحریک کو ہمارے پیر و مرشد نے شروع کیا تھا اُسے جاری رکھا جائے۔ چنانچہ [illegible]ء میں مولوی ولایت علی صادق پوری جہاد کی غرض سے بالاکوٹ گئے اور اس وقت مجاہدین کشمیر کے راجہ گلاب سنگھ سے مصروفِ پیکار تھے۔ اگر یہ لوگ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے جاتے تھے تو انگریزوں نے روکا کیوں نہیں؟ اور پھر سرسید نے ان انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے والوں کو کیوں سراہا؟ جبکہ وہ اس وقت انگریز کے ملازم بھی تھے۔ نیز اس وقت تک پنجاب انگریزوں کے قبضے میں بھی نہیں آیا تھا۔

یہ بات دوسری ہے کہ ۱۸۵۷ء کے چند سال بعد سید صاحب کے متبعین نے سرحد پر لڑائیاں شروع کر دیں۔ مگر اس کا ذمہ دار سید احمد اور شاہ صاحب کو قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ تحریکوں کے بانیوں کے مرجانے کے

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بعد پس ماندگان اپنی اپنی راہیں خود متعین کر لیا کرتے ہیں اسی طرح اگر بعد والوں نے انگریزوں کے خلاف کچھ کیا تو یہ اُن کا اپنا معاملہ ہے سید صاحب اور شاہ صاحب نے جو کام نہیں کیا اور جس کے کرنے کا نہ کبھی اظہار کیا اس کو خواہ مخواہ اُن کے ذمے لگانا تاریخ کے ساتھ ظلم کرنا ہے مگر واقعہ یہ ہے کہ ملک کے آزاد ہو جانے کے بعد ہر مذہبی جماعت اپنے اپنے اکابر کو انگریز دشمن ثابت کرنے میں مصروف ہے اور یہی جذبہ شاہ صاحب اور سید صاحب کو انگریز دشمن ثابت کرنے کے لیے مجبور کر رہا ہے اور یہ جذبہ پیدا بھی لیے انگریزوں سے الگ ہوا ہے جس نے قلم والے حسن نظامی کو [illegible] خاص شہرت رکھتی ہیں۔

THE NATURE OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ے مقالات سرسید حصہ شانزدہم صہ ۳۱۸ تا ۳۱۹ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہابی علماء اور انگریز کی مدح وثناء

گذشتہ اوراق میں جناب سید احمد بریلوی کی انگریز دوستی کا ثبوت ناقابل تردید اسناد و شواہد کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اب ذیل میں سید صاحب کے بعد کے چند مشہور وہابی علماء کے انگریز دوستی سے متعلق چند اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولوی نذیر حسین دہلوی

① مقالات سرسید حصہ شانزدہم میں سرسید احمد خان کے مضمون بعنوان "جناب مولوی نذیر حسین سلمہ اللہ تعالیٰ" کے فٹ نوٹ میں مقالات سرسید کے مرتب جناب شیخ محمد اسماعیل پانی پتی لکھتے ہیں:-

"مولوی نذیر حسین سورج گڑھ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے۔ جہاں ۱۸۰۵ء میں پیدا ہوئے ۱۸۲۵ء میں دہلی آگئے اور یہیں ۱۹۰۲ء میں انتقال کیا۔ جماعت اہل حدیث کے امام اور شیخ الکل کے لقب سے مشہور تھے۔ گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی کے صلہ میں شمس العلماء کا خطاب بھی ملا..... پنجاب میں مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ ان کے خاص شاگردوں میں سے ہوئے ہیں...

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں سرکار انگریزی کی خدمات بڑے خلوص قلب سے انجام دیں جن کے صلہ میں تیرہ سو روپے نقد انعام میں پائے اور خوشنودی سرکار کا ایک پروانہ بھی کمشنر دہلی نے عطا فرمایا۔"[۱]

④ مولوی محمد جعفر تھانیسری لکھتے ہیں :۔

"مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو ایک نامی خیر خواہ دولت انگلیشیہ کے ہیں۔"[۲]

آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں	شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF ISLAM

"بعض لوگوں نے حوادث کے اس زمانہ میں تنسیخ جہاد کی تاویلوں کے علاوہ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ میں اُولِي الْاَمْر کا مصداق انگریزوں کو ٹھہرایا اُن میں مشہور انشا پرداز ڈپٹی نذیر احمد کا نام بھی ہے جو ایک شعلہ بیان مقرر ہونے کے علاوہ مایۂ ناز اور بلند پایہ مصنف بھی تھے انہوں نے قرآن مجید کے ترجمے میں انگریزوں کو پہلی دفعہ اولی الامر قرار دیا اور اُن کی اطاعت کو اللہ اور رسول کی اطاعت سے مستلزم ..... اس ترجمہ کی کاپی آپ نے سر ولیم میور کو انگلستان بھجوائی جس کی سفارش سے آپ کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ اسی ترجمہ پر آپ کو ایڈنبرا یونیورسٹی

[۱] مقالات سرسید حصہ شانزدہم ص ۳۳۳ ۔ [۲] ۱۲ پانی ص ۲۴۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے ایل ایل ڈی کی ڈگری عطا کی تھی۔ دیکھو داستان تاریخ اردو مصنفہ حامد حسن قادری ص ۴۹۸[1]

مولوی نذیر احمد دہلوی کے ارشادات

(۱)

شمس العلماء مولوی نذیر احمد نے اپنے لیکچر میں جو ۵ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ٹاؤن ہال دہلی میں دیا، فرمایا:۔

"ہندوؤں کو بھی مسلمانوں کے ہاتھوں طرح طرح کی سختیاں پہنچیں اور مسلمانوں کی حکومت میں بعض ظالم بادشاہوں نے ہندوؤں کو ستایا۔ الغرض یہ بات خدا کی طرف سے فیصل شدہ ہے کہ سارے ہندوستان کی عافیت اس میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہی ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے (چیرز) انہوں نے سوا سو برس حکومت کر کے اپنی قومی بیدار مغزی، جفاکشی، لیاقت، انصاف، رعایا پروری اور بہادری کو آشکارا طور پر ثابت کر دیا جیسے روز روشن میں آفتاب۔ تو کیا اب بھی کسی منصف مزاج دانشمند، ملکی خیر خواہ کے دل میں یہ ولولہ گذر سکتا ہے کہ

[1] عطاء اللہ شاہ بخاری از آغا شورش کاشمیری ص ۱۳۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خدانخواستہ سلطنت بدل جائے۔ سب بولو! نہیں نہیں (چیرز) لیکن مُنہ سے کہنا کافی نہیں۔ کردار سے، گفتار سے ثابت کر دو کہ تم تبدل سلطنت نہیں چاہتے۔" [1]

(۲)

اور فرماتے ہیں:-

"کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق۔" [2]

(۳)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

"جو امن ہم کو انگریزی عملداری میں میسر ہے کسی دوسری قوم میں اس کے مہیا کرنے کی صلاحیت نہیں پس یہ باغیانِ ناعاقبت اندیش بر خود غلط جو عملداری کے تزلزل سے خوش ہیں چند روز میں عاجز آکر منت انگریزوں کو منا کر لائیں تو سہی۔ میں اپنی معلومات کے مطابق اس وقت کے ہندوستانی والیانِ ملک پر نظر ڈالتا تھا اور برما اور نیپال اور افغانستان بلکہ فارس اور مصر اور عرب تک خیال دوڑاتا تھا۔ اس سرے سے اُس سرے تک ایک متنفس سمجھ میں نہیں آتا تھا جس کو میں ہندوستان کا بادشاہ بناؤں۔ امیدوارانِ سلطنت میں سے اور کوئی گروہ

---

[1] مولوی نذیر احمد کے لیکچروں کا مجموعہ باراول ۱۸۹۰ء ص ۴-۵۔
[2] مولوی نذیر احمد کے لیکچروں کا مجموعہ ص ۱۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس وقت موجود نہ تھا کہ میں اس کے استحقاق پر نظر کرتا۔ پس میرا اس وقت کا فیصلہ یہ تھا کہ انگریزی ہی سلطنت ہندوستان کے اہل ہیں سلطنت انہی کا حق ہے انہی پر بحال رہنی چاہیے
دعویٰ مدعیان معہ خرچہ ڈسمس ہے۔[1]

مولوی محمد حسین بٹالوی کے ارشادات

①

مولوی محمد حسین بٹالوی جو سرگروہ اہلحدیث کہلاتے تھے اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" میں لکھتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

"سلطان روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عام اور حُسنِ انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لیے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص کر گروہ اہلحدیث کے لیے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم۔ ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔"[2]

②

---

[1] مولوی نذیر احمد کے لیکچروں کا مجموعہ صہ ۲۶ - ۲۷۔

[2] رسالہ اشاعت السنہ نمبر ۱۰ جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"اس امن و آزادیٔ عام و حسنِ انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں اور جہاں کہیں وہ رہیں اور جائیں (عرب میں خواہ روم میں خواہ اور کہیں) کسی اور ریاست کا محکوم رعایا ہونا نہیں چاہتے" [1]

حرفِ آخر ہم اپنے اس مقالہ میں جناب سید احمد بریلوی اور ان کے متبعین کے سیاسی اعمال و نظریات اجمالاً خود انہی بزرگوں کے اپنے الفاظ میں پیش کر چکے ہیں ہر جگہ حوالہ جات بمع اصل ماخذ [illegible] ہیں تاکہ جن اصحاب کو مزید تحقیق یا تفصیلی مطالعہ کا اشتیاق ہو انہیں سہولت رہے۔ اگر ہم نے اخذ مطالب میں کہیں نادانستہ ٹھوکر کھائی ہے یا کہیں کوئی مغالطہ رہ گیا ہے تو ہمیں توقع ہے کہ جو علماء و فضلاء اپنی اہلیت کے اعتبار سے اس موضوع پر قلم اُٹھانے کے زیادہ اہل ہیں ہماری غلطیوں کی تصحیح و رہنمائی سے دریغ نہ فرمائیں گے لیکن انہیں اس امر کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ انہیں سید صاحب کی انگریز دشمنی سے متعلق سید صاحب کے اپنے بیانات شائع شدہ مستند کتابوں سے پیش کرنے ہوں گے۔ غیر مطبوعہ، غیر مستند اور خانہ ساز حوالوں کا سہارا نہیں لینا ہوگا۔ اگر انہوں نے ہماری اس درخواست کو درخورِ اعتناء نہ سمجھا اور حسبِ معمول سابق خانہ ساز قلمی حوالہ جات اور دُور از کار قیاسات کا سہارا لینے کی سعی کی تو ان کی یہ سعی تارِ عنکبوت سے بھی زیادہ ناپائیدار ثابت ہوگی۔

---

[1] رسالہ اشاعت السنہ نمبر ۱۰ جلد ۶ صہ ۲۹۳۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک تاریخی جائزہ اور عبرت انگیز مرقع

پاکستان

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اور

کانگریسی علماء کا کردار

مولانا ضیاء الحامدی نقشبندی مجددی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کانگریسی علماء کا کردار

جھلکیاں

☆ آج کل قومیں اوطان سے بنتی ہیں۔ مذہب سے نہیں بنتیں (مدنی)

☆ پاکستان کا لفظ ہی میری طبیعت قبول نہیں کرتی (آزاد)

☆ کسی مسلم لیگی کو ووٹ دینا جائز نہیں (مفتی محمود)

☆ احرار کا وطن [illegible] (بخاری)

www.NAFSEISLAM.com
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

☆ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں (بخاری)

☆ دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر علی خاں جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کیے جا سکتے ہیں۔ (حبیب الرحمٰن لدھیانوی)

☆ یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم (مظہر علی اظہر)

☆ احرار پاکستان کو پلیدستان کہتے ہیں (چوہدری افضل حق)

☆ عائلی قوانین منظور کرانے میں مفتی محمود پیش پیش ہیں۔ (حمزہ)

☆ مفتی محمود نے وزیر تجارت سے ۵ ہزار روپے وصول کیے۔ (مولانا فرید احمد)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

احوال واقعی

یہ حقیقت ثابتہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے جذبۂ اسلام سے سرشار ہو کر قائد اعظم کی قیادت میں حصول پاکستان کیلئے فقید المثال قربانیاں دیں اور بفضلہ تعالیٰ انگریزوں' ہندوؤں اور کانگریسی مسلمانوں کی شدید مخالفتوں کے باوجود پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک عظیم اسلامی ملک کی حیثیت سے اُبھر کر ہوا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد وہ تمام عناصر جو نظریہ پاکستان کے سخت مخالف تھے ایک سیلاب کی طرح اُمنڈ کر پاکستان میں آپہنچے اور پاکستان کے خلاف خفیہ سازشوں میں مصروف ہو گئے اور فضائے پاکستان ان کی شر انگیزیوں اور ہوس ناکیوں سے زہر آلود ہو گئی اور اب تک یہ تخریبی عناصر اس اسلامی مملکت میں اپنی مخالفانہ اور معاندانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ہماری نئی نسل شاید اس تلخ اور المناک حقیقت کا تصور بھی نہ کر سکے کہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) کے کانگریسی علماء کا ایک مختصر سا گروہ قومی تاریخ کو مسخ کرنے کی زبردست سازشیں کر رہا ہے اور نئی نسل کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ پاکستان کی مخالفت صرف انگریزوں اور ہندوؤں نے کی تھی حالانکہ پاکستان کی مخالف جماعتوں میں کانگریسی علماء کی "جمعیت علمائے ہند" پیش پیش تھی' مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی جیسے موقع پرست اور دین فروش مولویوں نے تحریک پاکستان کو نقصان پہنچانے کی خاطر اپنے مناصب حقیقی' اپنے فرائض خصوصی' اپنے امتیازات مقدسہ اور حمیات اسلامی کو گاندھی' نہرو اور سردار پٹیل کے جوتوں میں ڈال دیا تھا اور تعاون بالمشرکین کیلئے احادیث کے ذخیروں کو کھنگال ڈالا اور وہ وہ موشگافیاں کیں کہ آیات قرآنی تلملا اٹھیں اور ہندوستان میں ہندو سیکولرازم کی نظری حیثیت کو چیلنج کرنے کے علی الرغم سیکولرازم اور اکھنڈ بھارت کی تائید پر زور صرف کر دیا۔

یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ آج مفتی محمود اور ان کے رفقاء قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے اپنی شکست کا انتقام لینے اور گاندھی و نہرو کی پلید روحوں کو خوش کرنے کے لئے اسلام دشمن سوشلسٹ عناصر کے ساتھ مل کر ملک میں انتشار و افتراق کی فضا پیدا کر رہے ہیں اور پاکستان کے بدترین

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اُمید ہے کہ قارئین کرام ان نام نہاد کانگریسی مولویوں کے قیام پاکستان سے قبل کے کردار اور موجودہ انداز کا اس پمفلٹ کے ذریعے جائزہ لے سکیں گے۔

"ضیاء المعادی نقشبندی مجددی"

****

محرکات پاکستان

انگریز کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہندوؤں کے عزائم کیا تھے؟ وہ ہندوستان میں کون سا راج قائم کرنا چاہتے تھے؟ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے جذبات کیا تھے؟ ذیل میں دیئے گئے ہندو کانگریسی لیڈروں کے بیانات سے ہندوؤں کے عزائم اور ناپاک ارادوں کی وضاحت ہو جاتی ہے جن سے ہندوؤں کے تعصب، تنگ نظری اور مسلمانوں سے بغض و عناد کا اظہار ہوتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

"مہاتما گاندھی اور گاؤ رکھشا":

THE NATURAL PHILOSOPHY

مہاتما گاندھی نے جسے ہندو بھائی کا مجسمہ اور اہنسا (عدم تشدد) کا اوتار کہہ کر پکارتے ہیں۔

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

۱۹۱۸ء میں گاؤ رکھشا کے متعلق کہا تھا کہ:

:"یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ یورپین کیلئے گاؤ رکھشا جاری رکھنے کی بابت ہندو کچھ بھی محسوس نہیں کرتے' میں جانتا ہوں کہ ان کا غصہ اُس خوف کے نیچے دب رہا ہے جو انگریزی عملداری نے پیدا کر دیا ہے مگر ایک ہندو بھی ہندوستان کے طول و عرض میں ایسا نہیں ہے جو ایک دن اپنی سرزمین کو گاؤ کشی سے آزاد کرانے کی امید نہ رکھتا ہو۔ ہندو مت عیسائی یا مسلمان کو تلوار کے زور بھی مجبور کرنے سے تامل نہیں کرے گا کہ وہ گاؤ کشی بند کریں"۔

لالہ ہردیال اور ہندو راج:

کانگریس کے مشہور ہندو لیڈر لالہ ہردیال کہتے ہیں کہ: "پس اگر ہندوستان کو کبھی آزادی ملی تو یہاں ہندو راج قائم ہو گا۔ نہ صرف ہندو راج قائم ہو گا بلکہ مسلمانوں کی شدھی اور افغانستان کی فتح وغیرہ باقی آدرش بھی پورے ہو جائیں گے۔ (روزنامہ ملاپ ۱۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دشمنوں اور سخت ترین مخالفوں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کو پاکستان کی جنگ آزادی کا ہیرو قرار دے رہے ہیں تا کہ عوام تحریک پاکستان کے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہو جائیں۔ چنانچہ حال ہی میں مشہور کانگریسی عالم مولانا حسین احمد مدنی کے بیٹے اور بھارتی پارلیمنٹ کے ممبر مولوی اسعد مدنی پاکستان کے دورے پر آئے۔ (عوام میں مشہور ہے کہ وہ مسز اندرا گاندھی کی خصوصی ہدایات پاکستان میں رہنے والے بھارتی ایجنٹوں اور کانگریسی نمائندوں کو پہنچانے اور کچھ لینے اور کچھ دینے آئے تھے) ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ابن قاسم باغ قلعہ کہنہ ملتان پر نام نہاد جمعیت العلماء اسلام ہزاروی گروپ نے اسعد مدنی کی آمد پر ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا۔ جس میں لائل پور کے مولوی ضیاء القاسمی نے پاکستان کے بدترین دشمن مولوی حسین احمد مدنی اور ان کے رفقاء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ "مولانا حسین احمد مدنی جنگ آزادی کے عظیم ہیرو تھے اور پاکستان کے قیام کے لئے انہوں نے ہی زمین ہموار کی کیونکہ اگر وہ اتنی [illegible] پاکستان کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوتا اور مولانا مدنی کی کوششوں سے آج ملت اسلامیہ کو نشاۃ ثانیہ عطا ہوئی"۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے مولانا حسین احمد مدنی اور ابوالکلام آزاد وغیرہ پاکستان کے سخت مخالف اور کانگریس کے ساتھی ہی نہیں بلکہ ابوالکلام آزاد آل انڈیا کانگریس کے صدر اور مولانا حسین احمد مدنی صوبہ یوپی کانگریس کے صدر تھے ان کی تمام خدمات گاندھی اور نہرو کے لادینی نظام کے قیام کے لئے وقف تھیں۔ اسلام کے لئے نہیں وقت کی نزاکت کے پیش نظر میں نے محسوس کیا کہ کانگریسی علماء کی پاکستان دشمنی کو بے نقاب کرنا اور عوام کو ان کے داغدار ماضی سے آگاہ کرنا از حد ضروری ہے تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ قیام پاکستان سے قبل کانگریسی علماء کے پاکستان کے خلاف کیا جذبات تھے اور آج بھی یہ پاکستان دشمن مولوی اپنے سینوں میں کن خطرناک عزائم کو چھپائے ہوئے ہیں اور یہ نا گنیں جناب ہماری آستینوں میں آن بیٹھی ہیں ان کی افترا پردازی اور بہتان تراشی کے زہریلے ڈنگ سے بچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے اس پمفلٹ میں ہندوؤں کے عزائم اور کانگریسی علماء کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے جو مختلف اخبارات و رسائل و کتب سے مرتب کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سردار پٹیل کا نعرہ:

سردار پٹیل نے اپریل ۱۹۴۷ء میں احمد آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "جو لوگ ایک جداگانہ قومیت کے حامی ہیں ان میں سے تو بے قصور وہ ہیں جو اس ملک کی مٹی کی پیداوار ہیں۔ اس لئے اگر یہ لوگ پھر اپنی اصل میں جذب نہیں کئے جاسکتے تو یہ ان لوگوں کا قصور ہے جن سے نکل کر یہ لوگ الگ ہوئے ہیں"

(ہندوستان ٹائمز ۔ ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء)

ہندو مہا سبھا کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا مکرجی کا بیان:

ہندو مہا سبھا کے نائب صدر اور بنگال میں کانگریس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر رادھا مکرجی نے آل انڈیا ہندو ویدک یوتھ کانفرنس لاہور کے خطبہ صدارت میں کہا تھا کہ:

"ہم ہندوستان کو انگلستان اور پولینڈ کی طرح ایک ہندو راشٹر بنانا چاہتے ہیں جس کا کلچر ہندو جس کا مذہب ہندو اور جس کی حکومت صرف ہندوؤں کے ہاتھ میں ہو" (طلوع اسلام دسمبر ۱۹۳۸ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ہندو اخبارات کی اسلام دشمنی کا مظاہرہ:

ذیل میں ہندوؤں کے مشہور اخبارات روزنامہ ملاپ اور آریہ مسافر کے اداریے ہندوؤں کے ناپاک عزائم کی وضاحت کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

کیا ہندوؤں نے تاریخ سے کچھ سبق نہیں سیکھا' جس طرح خیال میں ہندو تہذیب ہے اسی طرح افغانستان اور سرحد پر بھی ہندو ستائیں ہونی ضروری ہیں' ورنہ سوراجیہ حاصل کرنا بے سود ہوگا' پہاڑی قومیں ہمیشہ بہادر اور بھوکی ہوتی ہیں' اگر وہ ہماری دشمن بن جائیں تو ملک بالکل بے کسی کی حالت میں رہ جائے گا اور پھر نادر شاہ اور زماں شاہ کا زمانہ شروع ہوگا۔ اب تو انگریز افسر سرحد کی حفاظت کر رہے ہیں لیکن کیا ہندوؤں کے ملک کو بچانے کیلئے سمندر پار سے افسر آتے رہیں گے' اگر ہندوؤں کو اپنی رکھشا کرنی منظور ہے تو اپنے پاؤں خود ہلانے پڑیں گے اور مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سردار ہری سنگھ نلوہ کی یادگار میں افغانستان اور سرحد کو فتح کر کے تمام پہاڑی قبیلوں کی شدھی کرنا ہوگی اگر ہندو اس فرض سے غافل رہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

گے تو پھر اسلامی حکومت ہندوستان میں قائم ہو جائے گی۔(ہندو اخبار روزنامہ ملاپ ۲۳ جولائی ۱۹۲۸ء)

ملکی اور مذہبی نقطۂ نظر سے مسلمانوں کو ویدک دھرم اور ویدک تہذیب کے نزدیک لانا از حد ضروری ہے، جب تک مسلمان سرزمین حجاز کے عاشق ہیں، عرب کی سرزمین اور کھجوروں پر جان نثار کرتے ہیں اور زمزم کو گنگا پر ترجیح دیتے ہیں وہ ہندوستان سے محبت نہیں کر سکتے، اس لئے ملک میں ایک قوم پیدا کرنے کیلئے لازمی ہے کہ ہم ویدک دھرم کا پیغام جلد از جلد ان تک پہنچائیں۔(آریہ مسافر ۵ مارچ ۱۹۲۸ء)

مذکورہ بالا ہندو کانگریس لیڈروں کے بیانات اور ہندو اخبارات کے اداریوں سے ہندو قوم کے ناپاک ارادوں اور عزائم کی نشاندہی ہو جاتی ہے اور ہر شخص جسے اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور کی دولت سے نوازا ہے وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ ہندو قوم مسلمانوں کے بارے میں مخلص نہیں تھی، یہی وجہ ہے کہ مسلمان اکابرین نے محسوس کیا کہ ہندوؤں کے تیور صحیح نہیں ہیں، چنانچہ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک پاکستان کا آغاز ہوا کیونکہ تقسیم ہندوستان اور [illegible] کے بعد مسلم لیگ نے پاکستان کی جنگ جیت لی لیکن کفر اور اسلام کی اس جنگ میں کانگریسی مولویوں نے انتہائی شرمناک کردار ادا کیا جسے کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

****

قومیت اور اسلام

قرآن حکیم کی رو سے قومیت کی بنیاد وطن، نسل اور رنگ وغیرہ نہیں ہے بلکہ (آئیڈیالوجی) ہے اور جو لوگ قرآن پاک کے پیش کردہ فلسفۂ حیات پر ایمان رکھتے ہیں وہ ایک قوم کے افراد ہیں، خواہ وہ ایک ہی وطن میں رہتے ہوں یا نہ ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہوں اور جو لوگ قرآن مجید کے پیش کردہ نہ بدلنے والے نظریۂ زندگی کے خلاف کسی اور نظریہ کے قائل ہوں وہ دوسری قوم کے افراد ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے اسی اسلامی قومیت کی حقانیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

بنا ہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور قائداعظم نے واضح طور پر اپنے دعویٰ کو پیش کر دیا کہ "چونکہ مسلمان اپنے دین کی بناء پر ہندوؤں سے الگ ایک قوم ہیں۔ اسلئے ان کے لئے ایک جداگانہ مملکت کا وجود ضروری ہے جہاں مسلمان اپنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے مطابق زندگی گزار سکیں"۔ ہندوؤں کی طرف سے قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اس مطالبہ کی مخالفت ناگزیر تھی کیونکہ وہ تو ہندوستان کے مسلمانوں پر حکومت کرنے اور ان کی شدھی کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے لیکن دارالعلوم دیوبند کے بعض نام نہاد کانگریسی علماء کی "جمعیت علماء ہند" کی طرف سے اسلامی قومیت کی مخالفت باعث حیرت ہے۔

متحدہ قومیت کا فتنہ

برصغیر پاک و ہند میں سلطنت مغلیہ کے شہنشاہ اکبر نے اپنے عہد میں اپنے اقتدار کے استحکام کیلئے متحدہ قومیت کی بنیاد رکھی تو جس کے خلاف امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے جہاد کیا اور بفضلہ تعالیٰ جہانگیری عہد میں متحدہ قومیت کے بت کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ ہندوستان کے انگریزی دور غلامی میں متحدہ قومیت کے مردہ کو گاندھی نے پھر زندہ کیا جس پر ابوالفضل اور فیضی جیسے دین فروش علماء سو ایمان لے آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ابوالفضل نے شہنشاہ اکبر کے "دین الٰہی" کی حمایت میں قرآن و حدیث میں تحریفیں کی تھیں اور دنیوی مفاد کے حصول کی خاطر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو قربان کر دیا اسی طرح گاندھی کی متحدہ قومیت کی حمایت میں مولانا حسین احمد مدنی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء قرآن و حدیث کو غلط معنی پہنا کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سرتوڑ کوششیں کرتے رہے ہیں اور گاندھی و نہرو کی قیادت میں لادینی نظام کے لئے کوشاں رہے لیکن بفضلہ تعالیٰ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے قائداعظم کی قیادت میں متحدہ قومیت کے فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور پاکستان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تحریک پاکستان کا پس منظر اور اس کے حقیقی عناصر

تحریک پاکستان محض تقسیم ملک کا نام نہیں بلکہ احیائے اسلام کی ایک کوشش بھی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں میں ہمیشہ یہ چبھتا ہوا احساس موجود رہا کہ ان کا نظم اجتماعی اسلامی بنیادوں پر استوار نہیں ہے' ان کی سیاسی معاشرتی زندگی اور ان کے افکار و خیالات نظریات و معتقدات و تصورات کے درمیان بعد پایا جاتا ہے۔ اس بعد کو دور کرنے کے لئے تاریخ کے ہر دور میں مسلمانوں نے مختلف طریقوں سے جدوجہد کی' کبھی یہ تحریک امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور جہانگیر کی صورت میں ظاہر ہوئی اور کبھی یہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی سرگرمیوں اور تجدیدی کوششوں کا روپ دھار کر ابھری' مسلمانوں کے زوال کے بعد یہ تحریک احیائے اسلام ایک تسلسل کے ساتھ چلتی رہی اس تحریک کے زیر اثر امت کے نامور ائمہ اور صلحاء نے بے مثال قربانیاں دیں۔

تحریک خلافت کی ناکامی کے بعد مسلمانوں میں یاس و قنوطیت کی فضا پیدا ہو گئی تھی' مسلمانوں کو اشتراکیت' اشتمالیت' وطنیت' قومیت' سیکولر جمہوریت کے نعرے سنائی دے رہے تھے' حساس اور ایثار چند مسلم نوجوان اسلام سے مایوس ہو کر ان غیر اسلامی نعروں کو اپنا رہے تھے' انتشار اور پراگندہ خیالی کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک نئے نعرے کو اسلام سے منسوب کرتا اور ذہنی پستی و مغرب سے مرعوبیت اس قدر بڑھ گئی تھی کہ مغرب کی ہر چیز پر بلا سوچے سمجھے ایمان لاتے اور اسلام کی ہر چیز پر شکوک و شبہات کا اظہار کرتے' مسلمانوں کی یہ ذہنی کیفیت اور سیاسی ابتری نہایت قابل رحم تھی۔ اس سے فائدہ اٹھا کر ہندوؤں نے مسلمانوں کو کانگریس کے وطنیت اور قومیت کے پرفریب نعروں میں پھانسنے کیلئے اپنی کوششیں تیز تر کر دیں' ایسے نازک اور پرآشوب مرحلے پر مولانا حسین احمد مدنی' مولانا ابوالکلام آزاد اور دیگر جید علماء سے توقع کی جا سکتی تھی کہ وہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کریں گے' لیکن افسوس کہ...... مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد اور مفتی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ خود سیکولر جمہوریت اور وطنیت کے دام فریب میں مبتلا ہو گئے اور مسلمانوں کی صحیح رہنمائی نہ کر سکے' وہ دوسرے مسلمانوں کو بھی کانگریس کے دام فریب میں پھانسنے کی سعی کرتے رہے' جبکہ مسلمانوں کی حقیقی خواہش اور ذہنی رجحان یہ تھا کہ انہیں سب کچھ قبول تھا لیکن کسی قیمت پر کافرانہ اور مشرکانہ نظام حیات جس کی بنیاد الحاد پر مبنی ہو' اس کے تحت زندگی گزارنے کیلئے تیار نہ تھے' اس وقت مسلمان نہایت ہی غیر منظم' پراگندہ خیال اور انتشار کے عالم میں تھے۔ ان کی کوئی تنظیم نہیں رہ گئی تھی جو

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی رہنمائی کرتی مسلمانوں کی یہ بڑی بدقسمتی تھی کہ جہاں سے انہیں احیائے اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق بلند کرنے کے لئے دعوت ملنی چاہیے تھی وہاں سے انہیں وطنیت اور قوم کے اشتراک پر قومیت کی تشکیل کیلئے پیغام مل رہا تھا۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ سادہ دستاویز پر دستخط کر کے اپنی اور اپنی قوم کی ہنڈیا گاندھی کے ہاتھوں میں تھما چکے تھے۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے تاریخ کے اس نازک دور میں مسلمانوں کی رہنمائی کیلئے قائداعظم جیسی عظیم شخصیت کو منتخب فرمایا اور برصغیر پاک و ہند کے مسلمان قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں انگریزوں اور کانگریسیوں کی شدید مخالفتوں کے باوجود پاکستان قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک عظیم اسلامی ملک بن کر اُجاگر ہوا۔

****

WWW.NAFSEISLAM.COM
تصوف پاکستان
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF WISDOM AND UNITY

قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی نظر میں

آج کل نظریہ پاکستان کے دیرینہ مخالفین قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی روحوں سے اپنی پیہم شکستوں کا انتقام لینے کیلئے ان پر طرح طرح کے الزامات لگا کر مسلمانوں کی نگاہ میں ان کی عظمت و وقار کو کم کرنے کیلئے ناپاک کوششیں کر رہے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ بھی اسلامی سوشلزم کے حامی تھے اور قائداعظمؒ پاکستان میں اسلامی سوشلزم کے قیام کے خواہاں تھے جو سراسر غلط ہے۔ ذیل میں قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کی تقاریر کے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن سے ناظرین پر واضح ہو جائے گا کہ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ اسلام کے سوا کسی دوسرے نظام پر یقین نہیں رکھتے تھے اور وہ مسلمانوں کے تمام مسائل و مشکلات کا حل اسلام ہی کو سمجھتے تھے اور اسلام ہی ابتداء سے پاکستان کا نصب العین تھا۔

☆ اگست ۱۹۴۱ء میں قائداعظمؒ جب حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تو ان سے اسلامی حکومت کی وضاحت چاہی گئی تو انہوں نے اس سوال کے جواب میں نوجوان طلباء کو بتلایا کہ "اسلامی حکومت کا یہ امتیاز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش نظر رہنا چاہیے کہ اس میں اطاعت و وفا کیشی کا مرجع خدا کی ذات ہے جس کے لئے تعمیل کا مرکز قرآن مجید کے احکام اور اصول ہیں' اسلام میں اصلاً نہ کسی بادشاہ کی اطاعت ہے نہ کسی اور شخص اور ادارہ کی' قرآن کریم کے احکام ہی سیاست و معاشرت میں ہماری آزادی و پابندی کے حدود متعین کرتے ہیں' اسلامی حکومت دوسرے الفاظ میں قرآن کے اصول و احکام کی حکمرانی ہے اور حکمرانی کیلئے بہر حال آپ کو علاقہ اور سلطنت کی ضرورت ہے۔ مسلم لیگ کی تنظیم اس کی جدوجہد اس کا رُخ اور اس کی راہ سب اس سوال کے جواب ہیں۔ (قائداعظم محمد علی جناح ص: ۳۵۴)

☆ قائداعظمؒ قرآن حکیم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ "میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے ہمیں چاہئیے کہ ہم جمہوریت کی بنیاد صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔" (شاہی دربار بلوچستان ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء)

مفکر اسلام علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں "اسلام ایک زندہ قوت ہے جو ذہن انسانی کو نسل و وطن کی قیود سے آزاد کر سکتی ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ مذہب کو فرد اور سیاست دونوں کی زندگی میں غیر معمولی حیثیت حاصل ہے۔ اسلام کی تقدیر خود اس کے ہاتھ میں ہے' اسے کسی دوسری تقدیر کے حوالے نہیں کیا جا سکتا' یہ ایک زندہ اور عملی سوال ہے جس کے صحیح حل پر اس امر کا دارو مدار ہے کہ ہم لوگ آگے چل کر ہندوستان میں ایک ممتاز اور منفرد تہذیب کے حامل بن سکیں' کیا یہ ممکن ہے کہ ہم اسلام کو بطور تمثیل کے تو برقرار رکھیں لیکن اس کے نظام سیاست کی بجائے ان قومی نظامات کو اختیار کریں جن میں مذہب کی مداخلت کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا"۔ (خطبات اقبالؒ)

برادران اسلام! غور فرمائیے کہ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ نے کس طرح واشگاف الفاظ میں اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا تھا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد صرف قرآن و سنت پر مبنی ایسے اسلامی نظام کے قیام کے لئے تھا جس میں مسلمان اور دیگر اقوام امن و سکون کی زندگی گزار سکیں اور اسی نصب العین کے پیش نظر برصغیر کے مسلمانوں نے عدیم المثال قربانیاں دیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کانگریسی مولویوں کا کردار قیام پاکستان سے پہلے

ہماری قومی زندگی کی یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد ملک میں اُن حضرات نے بھی قومی قیادت اور مذہبی امارت کے تاج پہن لئے ہیں جو دن رات تحریک پاکستان کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور جوش مخالفت میں خدا کے دین کو بطور حربہ استعمال کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس نہ کی۔ پاکستان کے بدترین دشمن کانگریسی مولوی آج نئے نئے روپ دھار کر اور نئے نئے بھیس بدل کر نئے نئے شوشے چھوڑ رہے ہیں اور اسلام کے نام پر عوام کو اسی طرح گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں جس طرح قیام پاکستان سے قبل اسلام کے نام پر مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت کی دعوت دیتے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی مولویوں نے ابھی تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور نہ وہ اپنے سابقہ کردار کی تلافی کے لئے ناکام نہیں ہوئے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے قائداعظم کو کافراعظم کہا تھا اور گاندھی، نہرو اور پٹیل کے پہلوؤں میں بیٹھ کر اسلام اور مسلمانوں کا سودا کیا تھا۔

ہم سمجھتے تھے کہ شاید پاکستان بن جانے کے ۲۴ سال بعد ان لوگوں نے اپنی ذہنیت کو بدل لیا ہوگا اور بھارت کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے وحشت ناک مظالم دیکھ کر اپنی سابقہ غلطی کا اعتراف کر لیا ہوگا اور یہ بات ان پر عیاں ہوگئی ہوگی کہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی سیاست بُری طرح ناکام ہوئی ہے۔ وہ بہرحال غلطی پر تھے لیکن رسّی جل گئی بل نہیں گئے کے مصداق ان لوگوں کی ذہنیت اب بھی نہیں بدلی ہے۔ یہ لوگ آج بھی قائداعظم اور علامہ اقبالؒ کے مقابلہ میں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کی سیاسی برتری ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی علمیت تسلیم لیکن سیاسی لحاظ سے بہرحال یہ لوگ گمراہی کا شکار تھے اور ان کی علمیت و قابلیت سے اسلام کو عظیم نقصان پہنچا اور کفر کو بیحد فائدہ حاصل ہوا۔ آج جمعیت علماء اسلام (ہزاروی گروپ) کے رہنما کا مریڈ مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی اور ان کے دیگر ساتھی اپنی برتری اس انداز میں ثابت کرتے ہیں کہ انہوں نے انگریز کی غلامی سے مسلمانوں کو آزاد کرانے میں بڑھ چڑھ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حصہ لیا تھا۔ لیکن صاحب علم حضرات پر یہ حقیقت واضح ہے کہ یہ کانگریسی مولوی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو انگریز کی غلامی سے نکال کر ہندوؤں کی بدترین غلامی میں پھنسا دینا چاہتے تھے گویا آگ سے بچا کر تباہی کی طوفان خیز موجوں میں دھکیل دینا چاہتے تھے ان لوگوں کے نزدیک ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی وغیرہ سب ایک قوم تھے، قائداعظم ان کے نزدیک "کافر اعظم" تھے اور گاندھی، نہرو اور پٹیل کو وہ اپنا ان داتا تسلیم کرتے تھے۔

یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ یہ لوگ نظریہ پاکستان کے سخت مخالف تھے اور آج تک ان کانگریسی مولویوں نے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ بجائے اس کے یہ لوگ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے عوام سے معافی مانگتے اور بصدق دل سے اسلام کے فروغ اور پاکستان کے استحکام کی خاطر اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے [illegible] سے کام لے کر گرگٹ کی طرح ایک نیا رنگ بدلتے ہوئے ملت کے گروشدہ افراد کو اپنی عیاری اور مکاری سے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مولانا حسین احمد مدنی کی قیادت میں ہم نے ملت اسلامیہ کے مفاد کے خلاف پاکستان کی مخالفت کر کے جس غداری کا ارتکاب کیا ہے وہ سرزد ہی نہیں ہوئی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اگرچہ کانگریسی مولویوں کی ہندوانہ ذہنیت بدلی نہیں جا سکتی لیکن ہم اس کے باوجود ان کے سابقہ کرتوتوں کو عوام کے سامنے پیش کر کے انہیں بے نقاب کرتے رہیں گے تاکہ مسلمانوں پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ ان کانگریسی مولویوں نے کس طرح دنیوی مفاد کے حصول کی خاطر خدا کے خوف سے بے نیاز ہو کر پاکستان کی مخالفت کی اور اسلام کو گاندھی، نہرو اور پٹیل کے جوتوں پر قربان کر دیا اور دین و ملت کو کتنا نقصان پہنچایا اور ان کی موجودہ غلط روش سے اسلام اور پاکستان کو کن خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ذیل میں ہم کانگریسی علماء کی تحریریں اور بیانات مختلف اخبارات و رسائل اور کتب سے نقل کر رہے ہیں جن سے ان کانگریسی مولویوں کے گھناؤنے کردار کا پردہ چاک ہو جاتا ہے۔

****

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحریک پاکستان اور اُس کی قیادت پر ناروا حملے

دار العلوم دیوبند کے مہتمم اور صدر مدرس' کانگریس کی ہمنوا "جمعیت العلماء ہند" کے مولانا حسین احمد مدنی کی تقریریں اور فتوے

"ہندو مسلم بھائی بھائی":

"ایسی جمہوری حکومت جس میں ہندو' مسلمان' سکھ' عیسائی اور پارسی سب شامل ہوں حاصل کرنے کے لئے سب کو متحدہ کوشش کرنی چاہئے' ایسی مشترکہ آزادی اسلام کے عین مطابق ہے اور اسلام اس آزادی کی اجازت دیتا ہے"۔ (زمزم ۷ جولائی ۱۹۳۸ء)

متحدہ قومیت اور قرآن:

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

مولانا حسین احمد مدنی کانگریس کی متحدہ قومیت کی حمایت میں آیات قرآنی کو غلط معنی پہنا کر اس کے جواز کے لئے لفظ قوم پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جس جگہ یہ لفظ مضاف واقع ہوا ہے اور مضاف اور مضاف الیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمان ہے اور کلام غیر مسلم کے متعلق ہے تو یقیناً اس جگہ پر مشرکوں اور کفار کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا مسلمانوں کے ساتھ قومیت متحدہ میں منسلک ہونا ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کذبت قوم نوح المرسلین کذبت قبلھم قوم نوح و اصحاب الرس ......الخ۔

(متحدہ قومیت اور اسلام ص ۱۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کے چودہ برس گزر جانے کے بعد مدینہ منورہ میں وہاں کے اور اپنے ساتھ کے مہاجر و انصار مسلمانوں اور مدینہ کے یہودیوں کو ملا کر ایک متحدہ قوم اور متحدہ امت بنائی اور نہایت مفصل عہدنامہ اس امر کے متعلق تحریر فرمایا اور اس میں تحریر کر دیا گیا کہ مشروط اور مذکورہ امور میں دشمنوں کے مقابل مسلمان اور یہود ایک امت متحدہ ہوں گے مگر ہر ایک اپنے اپنے مذہب کا پابند ہوگا"۔ (متحدہ قومیت اور اسلام ص ۳۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قومیں اوطان سے بنتی ہیں:

مولانا حسین احمد مدنی نے فتویٰ صادر کیا کہ "آج کل قومیں اوطان سے بنتی ہیں مذہب سے نہیں بنتی ہیں"۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص: ۲۸۰)

اس فتویٰ پر حضرت علامہ اقبالؒ نے مندرجہ ذیل اشعار فرمائے:

عجم ہنوز نداند رموز دیں ورنہ ۔ ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است ۔ چہ بے خبر ز مقام محمدؐ عربی است

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست ۔ اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

حضرت مولانا ظفر علی خانؒ اس پر یوں قطراز ہوئے:

WWW.NAFSEISLAM.COM

حسین احمد کے کہتے ہیں [illegible]

کہ لٹکو آپ بھی کیا ہو گئے عجم کے موتی پر

THE PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

حضرت اسد ملتانی بھی اس موقع پر خاموش نہ رہ سکے اور یوں بولے:

ہوا ہے مولویوں کو یہ کیا مرے مولاؐ ۔ لگا رہے ہیں جو وہ مالوی کو سینے سے

یہ مولوی مدنی سے کوئی ذرا پوچھے ۔ مدن سے آپ کو نسبت ہے یا مدینے سے

مسلم لیگ بے دین ہے:

مولوی محمد میاں ناظم جمعیت العلماء ہند لکھتے ہیں کہ "مسلم لیگ کی موجودہ حالت سے جو بے دینی پھیل رہی ہے اور جو نقصان اسلام اور مسلمانوں کو حاصل ہو رہا ہے وہ کانگریس تو درکنار ہندوستان کے تمام ہندوؤں سے نہیں پہنچ رہا ہے"۔ (مولانا ظفر احمد صاحب کے فتویٰ پر تبصرہ ص ۹)

یہی مولوی محمد میاں کانگریس کی حمایت میں کہتے ہیں کہ:

"کانگریس کے ساتھ اشتراک عمل جہاد آزادی میں اشتراک عمل ہے جس پر مذہبی حیثیت سے ہندوستانی مسلمانوں کی آئندہ موت و حیات کا مدار ہے"۔ (ایضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولانا حسین احمد مدنی ہندوستان کے باشندوں کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ہندوستان کے باشندے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں بحیثیت ہندوستانی اور متحد الوطن ہونے کے ایک قوم ہو جائیں"۔ (متحدہ قومیت اور اسلام ص: ۵۳)

ناظرین کرام! غور فرمائیے کہ مولانا حسین احمد مدنی کس طرح قرآن و حدیث میں تحریف کر کے مسلمانوں کو کفار و مشرکین میں ضم کرنے کے لئے بے تاب نظر آتے ہیں۔

مولوی حبیب الرحمٰن عثمانی مہتمم دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

ہندو مسلمان باوجود اختلاف مذہب کے کسی مشترک مقصد کی تحصیل کے لئے متفق ہو سکتے ہیں۔ ایسا اتفاق شریعت کے کسی قاعدے کے خلاف نہیں ہے بلکہ ایسی حالت میں کہ مسلمانوں کو ان کے دینی مقاصد کی تحصیل میں اس سے مدد حاصل ہوتی ہو یہ اتفاق ضروری ہو جاتا ہے۔ (جواز شرکت کانگریس ص ۱۰)

مولوی احمد علی نائب مفتی دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

"جہاں مسلمانوں کو کفار و مشرکین سے مدد لینی جائز ہے وہیں اپنے مخصوص مقاصد و اغراض صحیحہ کی بناء پر اُن کی امداد کرنی یا اُن کی حمایت کرنی یا ان کے جھنڈے کے نیچے لڑنا بھی شرعاً جائز ہے"۔
(جواز شرکت کانگریس ص ۴۴)

مفتی محمد نعیم رکن جمعیت العلماء ہند کا عزم

مفتی محمد نعیم رکن جمعیت العلماء ہند مسٹر فتی کی تقریر جو انہوں نے لدھیانہ میں اکھنڈ بھارت کانفرنس میں کی سن کر بے تابانہ پکار اٹھے لبیک یا جمل لبیک۔ گھبرایئے نہیں پاکستان کی ہم مخالفت کریں گے یہ نظریہ اسلام کے خلاف ہے"۔ (ہندوستان ٹائمز ۴۱-۹-۸ بحوالہ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء)

مولانا حسین احمد مدنی اور جمعیت العلماء ہند کے اکابرین نے تحریک پاکستان کی مخالفت کیوں کی؟ اس کی وضاحت قائد اعظم کے معتمد اور مسلم لیگی رہنما ایم اے ایچ اصفہانی نے اپنی تصنیف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(Quaid Azam As I new him) میں مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے۔

۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری کا اجلاس لاہور میں ہوا' جس میں مسلم لیگی لیڈروں نے تقریریں کیں' اس اجلاس میں مولانا احمد حسین مدنی اور مفتی کفایت اللہ بھی تشریف لائے' انہوں نے قائداعظم اور مسلم لیگ کی تحریک کو خوش آمدید کہا اور تعاون کا یقین دلایا' لیکن آخری اجلاس میں ان حضرات نے تجویز پیش کی کہ مسلم لیگ جس پروگرام کو لے کر میدان سیاست میں اتری ہے اس کے لئے وسیع پروپیگنڈہ کی ضرورت ہے اور دیوبند کا حلقہ اس کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ بشرطیکہ مسلم لیگ ہمارے اخراجات برداشت کرے اور اس کیلئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ درکار ہے۔ مگر اس وقت مسلم لیگ کے پاس تانبے کے چند سکے بھی نہ تھے۔ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فی الحال لیگ کے پاس اتنا فنڈ نہیں ہے اور نہ ہی مستقبل قریب میں اتنی رقم جمع ہونے کی امید ہے جب کبھی مسلم لیگ کے پاس مناسب فنڈ ہو گیا تو وہ ان کی امداد کریں گے۔ قائداعظم نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیں اس واقعہ کے بعد یہ حضرات مسلم لیگ کی حمایت کرنے لگے اور انہوں نے وہاں سے مالی امداد حاصل کی۔ ([illegible])

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE ... OF AHLE SUNNAT ...

مولانا ابوالکلام آزاد جمعیت علماء ہند کے سرخیل تھے' انہوں نے گاندھی اَزم کی کس طریق سے حمایت کی' اور تحریک پاکستان کی کس انداز سے مخالفت کی' ان کے بیانات شہادت کیلئے کافی ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد گاندھی کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہتے ہیں کہ "مسٹر گاندھی نے جنگ آزادی میں اپنی جان اور مال دونوں دونوں کو لٹا دیا' پس وہ فی الحقیقت "مجاہد فی سبیل اللہ" اور "بانفسہ و باموالھم" کے ہر دو مراحل جہاد مقدس سے گزر چکے ہیں۔ یہ (مسٹر گاندھی) حق و عدالت کا عجیب سپہ سالار ہے"۔

(مضامین مولانا آزاد نمبر ۱۹ بحوالہ الداعی شوال ۱۳۵۷ھ ص ۱۱)

پاکستان کا لفظ ناپاک ہے!

مولانا ابوالکلام آزاد پاکستان کے سلسلے میں رقمطراز ہیں کہ:

"میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ پاکستان کا لفظ ہی میری طبیعت قبول نہیں کرتی' اس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مطلب یہ ہے کہ دنیا کا ایک حصہ تو پاک ہے۔ باقی ناپاک' پاک اور ناپاک کی بنیاد پر کسی قطعۂ ارض کی تقسیم غیر اسلامی اور روح اسلام کے بالکل منافی ہے۔ اسلام اس طرح کی کوئی تقسیم قبول نہیں کرتا" الخ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۷۶)

جمعیت علماء ہند کے رہنما مفتی محمود کا فتویٰ

مفتی محمود صاحب جمعیت علماء ہند کے زبردست اور سرگرم کارکن رہے ہیں آج کل مولانا شبیر احمد عثمانی کی جمعیت علمائے اسلام پر بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے قبضہ کئے ہوئے ہیں' سابق سرخ پوش اور کانگریسی ہیں۔ سرحدی گاندھی عبدالغفار خان کی رفاقت پر انہیں بڑا ناز ہے انہوں نے اپنے گرو سرحدی گاندھی کے ساتھ مل کر تحریک پاکستان کی مخالفت میں پورا زور صرف کر دیا۔ سرحد وزیر اعظم میں بھی اس شخص نے پاکستان کے خلاف جدوجہد کی لیکن جب خان عبدالقیوم خان سرحد کے وزیراعلیٰ بنے اور انہوں نے سرخ پوشوں کے خلاف کاروائی کا پروگرام بنایا تو مفتی محمود بھاگ کر پنجاب چلے آئے اور اس وقت سے ملتان میں مقیم ہیں اور پاکستان کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ مفتی محمود نے تحریک پاکستان کی کس طرح مخالفت کی ان کے معروف فتوے سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے' انہوں نے ۱۹۴۴ء میں فتویٰ دیا تھا کہ "دنیا کی تمام قوموں سے رشتے ناطے جائز ہیں لیکن کسی مسلم لیگی کو لڑکی دینا ناجائز ہے"۔ (اخبار آزاد ۵ اگست ۱۹۴۴ء بحوالہ ہفت روزہ شہاب لاہور یکم اگست ۱۹۶۳ء تحریک اسلامی اور اس کے مخالفین ص ۳۸۰)

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر خان مرحوم جو کہ سرحدی گاندھی کے بڑے اور حقیقی بھائی تھے انہوں نے اپنی لڑکی کی شادی فلائٹ لفٹیننٹ پنڈت جسونت سنگھ سے اسی فتویٰ کی بناء پر کی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

تحریک پاکستان اور مجلس احرار

ال انڈیا مجلس احرار کی ورکنگ کمیٹی کی وضاحت

"مسلمان سیاسی' مذہبی' تمدنی رہنمائی کی توقع مسلم لیگ کی غیر اسلامی قیادت سے نہیں کر سکتے اور مسلم لیگ کے کسی فیصلے کو اسلامی ہند کا فیصلہ قرار نہیں دیا جا سکتا"۔ (رئیس الاحرار ص ۲۸۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور کانگریس:

پنڈت موتی لعل نہرو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سحر بیانی کے عاشق تھے۔ انہیں کے پروگرام کے مطابق شاہ صاحب کام کر رہے تھے۔ الہ آباد میں جب شاہ صاحب پنڈت موتی لعل نہرو کے ہاں پہنچے تو موتی لعل جی نے خود شاہ صاحب کے کھانے کا بندوبست کیا اور اپنے ہاتھ سے دونوں وقت چائے بنا کر پلائی پنڈت جی بار بار شاہ صاحب سے کہتے ہیں شاہ صاحب کانگریس ستیہ گرہ کی کامیابی صرف آپ ہی سے وابستہ ہے کانگریس کی تحریک میں پنجاب کے احرار رہنماؤں کی شرکت اور شاہ صاحب کے دورہ کا یہ اثر ہوا کہ گاندھی اروِن پیکٹ کے بعد جب بھی احرار گاندھی جی سے ملنے گئے تو گاندھی جی نے اٹھ کر دروازے تک خود احرار رہنماؤں کی عزت و تکریم کی"۔ (رئیس الاحرار ص ۱۳۶۔۱۳۷)

مولانا احمد سعید دہلوی نے کہا کہ "کتوں کو بھونکنا چھوڑ دو" کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو احرار کا [illegible] (خطبات احرار ص ۱۹)

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سؤر ہیں! سید عطاء اللہ بخاری کا اعلان

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مولانا ظفر علی خان مرحوم اپنی تصنیف چمنستان میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مجلس احرار کے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"۔ (چمنستان ص ۱۰۱)

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا نہرو سے عشق!

مولانا ظفر علی خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ مجلس احرار کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے میرٹھ میں کہا کہ "دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر علی خاں جواہر لعل نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں"۔

(چمنستان ص ۱۰۱)

غلام غوث ہزاروی کی زہر افشانی

۱۹۳۶ء میں ہندو اخبار روزنامہ ملاپ میں مولوی غلام غوث ہزاروی کا ایک بیان شائع ہوا جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں وہ فرماتے ہیں کہ "مسلم لیگی لیڈر کافر لڑکیوں سے شادیاں رچا کر بھی مسلمان ہی رہتے ہیں دراصل ان کی مسلمانی گوشت خوری کے لئے ہے"۔ (روزنامہ ملاپ ۲۶-۲-۴۶ بحوالہ سوادِ اعظم لاہور)

مسلم لیگی انگریز کے ایجنٹ ہیں

قاضی مظہر حسین چکوال والے نے کہا "مسلم لیگ کی بنیاد انگریز نے رکھی ہے اور یہ مسلم لیگی انگریز کے ایجنٹ ہیں"۔ (ایضاً)

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ

مجلس احرار کے صدر اور معروف شیعہ لیڈر مولانا مظہر علی اظہر نے موچی دروازہ لاہور میں غلام غوث ہزاروی کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "یہ قائداعظم ہے کہ کافراعظم"۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۱۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا اعلان

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مجلس احرار کے رہنما مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "مسلم لیگ کا موجودہ رویہ خود مسلمانوں اور تمام ملک کیلئے نقصان دہ ہے اور اگر ان کا یہ رویہ جاری رہا تو قلیل عرصہ میں اس کو جاپان و جرمنی کی طرح کچل دیا جائے گا۔ مولانا نے مزید کہا مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لعل نہرو کی بے عزتی کا نتیجہ مسلم لیگ کو بھگتنا پڑے گا"۔ (روزنامہ ملاپ ۲۵-۸-۴۵)

قائد احرار چوہدری افضل حق اور پاکستان

مجلس احرار کے قائد جناب چوہدری افضل حق نے یکم دسمبر ۱۹۴۱ء میں "ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس قصور" میں اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا تھا کہ "احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں"۔

(خطبات احرار ص ۱۸۲ از شورش کاشمیری)

ماسٹر تارا سنگھ کو ہزاروی کی مبارک باد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۳۰ مارچ ۱۹۴۷ء کو پنجاب اسمبلی کے سامنے ماسٹر تارا سنگھ نے کرپان لہرا کر کہا تھا کہ پاکستان کا فیصلہ یہ تلوار کرے گی تو غلام غوث ہزاروی نے ماسٹر تارا سنگھ کو مجاہد فی سبیل اللہ قرار دیا اور اس کی جرأت و بے باکی کی مبارکباد بھیجی اس پر مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے غلام غوث ہزاروی کو "جعفر ثانی" اور مفتی محمد حسن امرتسری نے ننگ انسانیت کا خطاب دیا"۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (بحوالہ مضمون سیر دستر ۱۹ اگست ۱۹۶۳ء)

دارالعلوم دیوبند کے طلباء کا کردار

معروف مسلم لیگی عالم جو دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں' مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق لکھنؤ لکھتے ہیں کہ "دیوبند کے علماء اور طلباء کا ایک وفد جو کانگریس کا ہم خیال ہے آج کل دریاباد آیا ہوا ہے ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ وہ کام مسلمانوں کے اندر کرتا ہے مگر تعلقات تمام مسلمانوں سے توڑے ہوئے ہے اور قصبہ کی غیر مسلم آبادی سے جوڑے ہوئے ہیں قیام اُن کا ہندو محلہ میں ہے حالانکہ قصبہ میں ایک نہیں دو دو اچھے مسلمانوں کی موجود ہیں۔ ان کا رہنا سہنا' کھانا پینا' چلنا پھرنا تمام تر ہندوؤں کے ساتھ ہے"۔ (نوائے وقت ۲۷ مارچ ۱۹۷۶ء صدق لکھنؤ ۴ فروری ۱۹۴۶ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM

علامہ شبیر احمد عثمانی اور دیوبند کے طلباء

دیوبندی مکتبہ فکر کے معتبر عالم مولانا شبیر احمد عثمانی جو دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس رہ چکے تھے جب تحریک پاکستان کا آغاز ہوا تو انہوں نے کانگریس نواز جمعیت علماء ہند کے غیر اسلامی نظریہ قومیت متحدہ سے اختلاف کر کے علیحدگی اختیار کر لی اور مسلم لیگ کی حمایت میں جمعیت العلماء اسلام کے نام سے ایک جماعت کی بنیاد رکھی۔ یہ بات دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء کے لئے ناقابل برداشت ہوئی لہذا انہوں نے مولانا شبیر احمد عثمانی سے جو سلوک کیا اس سے دارالعلوم دیوبند کے طلباء اور اساتذہ کے کردار اخلاق اور سیرت کی ایک جھلک نمایاں ہو جاتی ہے۔ جناب علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر فرماتے ہیں کہ "دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے میرے قتل تک کے حلف اٹھائے اور وہ وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازہ میں پھینکے کہ اگر ہماری بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں"۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۳۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

دارالعلوم دیو بند کے طلباء نے گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیئے جن میں ہم کو ابو جہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا"۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۳۱)

قارئین کرام! گزشتہ اوراق میں ہندوؤں کے ناپاک عزائم اور کانگریسی و احراری مولویوں کے گھناؤنے کردار کا مختصر سا خاکہ پیش کیا گیا ہے جس سے حقیقت حال پوری طرح بے نقاب ہو جاتی ہے اور کانگریسی و احراری مولویوں کے اس پروپیگنڈے کا پردہ چاک ہو جاتا ہے کہ ہم نے نظریہ پاکستان کی مخالفت نہیں کی اور پاکستان مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کی قربانیوں کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا' یہ ہے وہ اصل فریب جو ہماری قوم کو اب دیا جا رہا ہے اور حسب سابق گرگٹ کی طرح ایک نیا روپ بدلتے ہوئے ملت کے کروڑوں افراد کو انتہائی مکاری اور عیاری کے ساتھ یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم نے ملت کے خلاف پاکستان کے قیام کی مخالفت کر کے جس غداری کا ارتکاب کیا ہے وہ ہرگز ذہنی نہیں ہوئی۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کانگریسی مولویوں نے تحریک حصول پاکستان کو ناکام کرنے کیلئے دجل و فریب کے ساحرانہ ہتھیار بے لیس ہو کر پاکستانی قیادت پر ایسے ایسے جھوٹے الزام لگائے اور بہتان باندھے کہ جن پر عقل روئے اور بصیرت ماتم کرے۔ اُن کانگریسی مولویوں نے گاندھی اور نہرو کے کافرانہ نظام کے قیام کی خاطر سرتوڑ کوششیں کیں اور آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کو غلط معنی پہنا کر مسلمان کو کانگریس میں شامل ہونے کی تلقین کرتے رہے۔ یہ تاریخ پاکستان کے وہ انمٹ نقوش ہیں جنہیں تحریک پاکستان سے محو نہیں کیا جا سکتا۔ گاندھی' نہرو اور سردار پٹیل وغیرہ کفار کی محبت کے جوش میں انہوں نے قائداعظمؒ اور ان کے رفقاء پر کون سا افتراء ہے جو وضع نہیں کیا اور کون سا سنگین الزام ہے جو نہیں لگایا اور کونسا بہتان ہے جو نہیں تراشا۔ آئندہ اوراق میں قیام پاکستان کے بعد کانگریسی عیار کے کردار کا جائزہ لیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ کانگریسی علماء نے ابھی تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے۔ یہ لوگ قائداعظمؒ کی روح سے اپنی سابقہ شکست کا انتقام لینے کے لئے اسلام دشمن عناصر کے ساتھ مل کر پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کر کے اکھنڈ بھارت بنانے میں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن انشاءاللہ یہ لوگ اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قیام پاکستان کے بعد کانگریسی علماء کا کردار

قیام پاکستان کے بعد کانگریس کی ہمنوا جمعیت العلماء ہند کا وجود تقریباً ختم ہو گیا۔ اگرچہ ہندوستان میں اس جماعت کا ابھی تک خاصا اثر و رسوخ موجود ہے۔ پاکستان میں اس جماعت کے جو ارکان موجود تھے وہ تمام کے تمام غیر معروف لوگ تھے جن میں مفتی محمود' گل بادشاہ' مولوی احمد علی لاہوری کے نام قابل ذکر ہیں۔ مولوی احمد علی لاہوری نے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کر دیا اور ہفت روزہ "خدام الدین" کے ذریعے اپنے شخصیت کو روحانی بنا کر پیش کرنا شروع کر دیا۔ احراری رہنما مولوی غلام غوث ہزاروی بھی ان کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں ہاتھ بٹانے لگے اور اصلی سلاجیت کا کاروبار بھی جاری رکھا۔ گل بادشاہ نے اکوڑہ خٹک میں عربی مدرسہ کھول لیا اور اس طرح عوام مسلمانوں سے دین کے نام پر چندے بٹورنے شروع کئے اور [illegible] پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف رہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL

مفتی محمود اور سرحدی گاندھی

مفتی محمود کانگریس کی ہمنوا جمعیت العلماء ہند کے سرگرم رکن تھے اور تحریک پاکستان کی سخت مخالفت کرتے رہے۔ مولانا حسین احمد مدنی کی قیادت میں گاندھی اور نہرو کے (سیکولرزم) لادینی نظام کے قیام کے لئے کوشاں رہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد پاکستان کے بدترین دشمن سرحدی گاندھی عبدالغفار خاں کی رفاقت اختیار کر لی۔

سرحد ریفرنڈم میں مفتی محمود نے پاکستان کے خلاف ووٹ ڈلوانے کی مہم شروع کر رکھی جب خان عبدالقیوم خاں سرحد میں وزیر اعلیٰ بنے اور انہوں نے سرخ پوشوں کے خلاف سخت کارروائی کا پروگرام بنایا تو مفتی محمود بھاگ کر پنجاب چلے آئے اور اس وقت سے ملتان میں مقیم ہیں۔ ملتان میں مدرسہ قاسم العلوم میں مفتی محمود کو ملازمت مل گئی اور آہستہ آہستہ مدرسہ پر بہت حد تک قبضہ ہی کر لیا' چونکہ سیاست پیدائشی طور پر ان کی گھٹی میں رچی ہوئی تھی اس لئے یہاں بھی وہ خاموشی سے درس و تدریس پر اکتفا نہ کر سکے' خوش قسمتی سے انہیں ان کے سرحدی مزاج کے مطابق ایک نایاب شخصیت حکیم سید انور علی شاہ کی رفاقت مل گئی جنہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے مفتی محمود کو آگے بڑھنے میں بڑی مدد دی اور مفتی محمود وطن میں لیڈر بن گئے۔

مدرسہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ اور سرحدی گاندھی

١٩٥٥ء میں مفتی محمود نے اسلام اور پاکستان کے غدار سرحدی گاندھی عبدالغفار خاں (جس نے آج تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا اور افغانستان میں بیٹھ کر بھارت کی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی ہدایت پر پاکستان میں اپنے بیٹے عبدالولی خاں کے ذریعے انتشار و افتراق پیدا کر کے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہے) کو ملتان میں آنے کی دعوت دی اور مدرسہ قاسم العلوم کے سالانہ جلسہ" دستار فضیلت میں سرحدی گاندھی ہی کے ہاتھ سے فارغ ہونے والے طلباء کو اسناد تقسیم کرائی گئیں۔ جس سے مفتی محمود کی پاکستان دشمنی بے نقاب ہو جاتی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جمعیت علماء اسلام پر غاصبانہ قبضہ کی سازش

جمعیت العلماء اسلام کی بنیاد ١٩٤٥ء میں کلکتہ میں مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا ظفر علی احمد عثمانی' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا ظاہر القاسمی اور مولانا آزاد سبحانی وغیرہ نے رکھی اور اس جماعت نے تحریک پاکستان میں بہترین کردار ادا کیا اور کانگریس کی ہمنوا "جمعیت العلماء ہند" جس کے صدر مولانا حسین احمد مدنی تھے کا سخت مقابلہ کیا اور پاکستان کی زبردست حمایت کی۔ پاکستان بن جانے کے بعد یہ جماعت بدستور کام کرتی رہی' ١٩٥٥ء کے لگ بھگ جمعیت العلماء ہند اور مجلس احرار کے سرگرم کارکن مفتی محمود' مولوی احمد علی لاہوری اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ چور دروازوں سے جمعیت العلماء اسلام میں داخل ہو گئے اور سازش کر کے پنجاب شاخ پر قابض ہو گئے۔ ١٩٥٦ء میں انہوں نے پنجاب شاخ کی جمعیت کو مرکزی جمعیت العلماء اسلام سے علیحدہ اور خود مختار کر لیا۔ اس طرح یہ کانگریسی علماء پاکستان کی سیاست میں دخیل ہو گئے اور مختلف طریقوں سے عوام میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے میں سرگرم رہے۔ جمعیت علماء اسلام پر چور دروازوں سے قبضہ کرنا ان کی بددیانتی کی ایک واضح مثال ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مخلوط اور جداگانہ انتخاب کا قصہ اور مفتی محمود

جب ۱۹۵۷ء میں ملک میں مخلوط اور جداگانہ انتخاب کا قصہ اٹھا تو سرحدی گاندھی کے بڑے بھائی ڈاکٹر خان جو ریپبلکن پارٹی کے بانی تھے نے مشرقی پاکستان میں جگتو فرنٹ کی جماعتوں سے مل کر مشرقی پاکستان میں ہندو اقلیت کو خوش کرنے کے لئے مخلوط انتخاب کی حمایت کر دی تو ملتان سے واحد مفتی محمود اور ان کی نام نہاد جمعیت العلماء اسلام تھی جس نے مخلوط انتخاب کی حمایت میں ریزولیشن پاس کر کے بھیجا حالانکہ مخلوط انتخاب کی حمایت تحریک پاکستان کے دوقومی نظریہ سے انحراف کے مترادف تھا اور یہ پاکستان سے مکمل غداری تھی' مفتی محمود نے مخلوط انتخاب کا بل پاس ہو جانے پر ڈاکٹر خان اور کانگریس کے صدر بی کے داس کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے۔ اس طرح مفتی محمود شروع دن سے اسلام دشمنی اور پاکستان دشمنی میں واضح مقام رکھتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مفتی محمود حقیقت کے آئینہ میں

مارشل لاء کا نفاذ

۱۹۵۸ء میں جب ملک میں مارشل لاء نافذ ہوا اور ایوب خان بندوق کی گولی کے زور سے برسر اقتدار آئے تو ملتان سے مفتی محمود نے سب سے پہلے خوش آمدید کہا اور مارشل لاء پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا

عائلی قوانین کا آرڈیننس:

جب ایوب خان نے مارشل لاء میں عائلی قوانین کا آرڈیننس جاری کیا تو اس وقت بھی مفتی محمود اور ان کے حواریوں کی زبانیں خاموش رہیں اور ایک لفظ بھی اس کی مذمت میں نہ کہہ سکے جبکہ علماء حق نے اس وقت بھی عائلی قوانین کے خلاف آواز بلند کی اور اس کی پاداش میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

پاکستان جمہوری پارٹی کے ممتاز رہنما جناب حمزہ کا انکشاف

پاکستان جمہوری پارٹی کے ممتاز رہنما جناب حمزہ صاحب نے میونسپل پارک کمالیہ میں جمہوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پارٹی کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا کہ "عائلی قوانین منظور کرانے میں مفتی محمود اور افضل چیمہ پیش پیش تھے لیکن اس کے نفاذ کے بعد یہی لوگ اس کے نام نہاد مخالف بن گئے۔ (جسارت ۳ اپریل ۱۹۷۰ء)۔

برادران ملت! جناب حمزہ کے مذکورہ بالا بیان سے مفتی محمود اور ان کے حواریوں کی اسلام دوستی بے نقاب ہو جاتی ہے اور ہر شخص بخوبی جان سکتا ہے کہ مفتی محمود وغیرہ کس طرح دورخی پالیسی پر چل کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔

جمعیت العلماء اسلام کی بحالی اور مفتی محمود

ملک میں چار سال سیاسی سرگرمیاں معطل رہنے کے بعد جب ۱۹۶۲ء میں مارشل لاء کا اختتام ہوا اور سیاسی جماعتیں بحال ہوئیں تو جمعیت العلماء اسلام کے رہنما بھی اس کے احیاء کے لئے سوچ ہی رہے تھے کہ مفتی محمود صاحب نے موقع غنیمت جانا اور نہایت ہوشیاری و بے شرمی سے جمعیت کے نام کو اغوا کر کے "جمعیت العلماء اسلام" کی بحالی کا آل پاکستان بنیادوں پر اعلان کر دیا اور اپنے آپ کو مولانا شبیر احمد عثانی کا جانشین ظاہر کرنے لگے حالانکہ علامہ شبیر احمد عثانی سے مفتی محمود یا غلام غوث ہزاروی کا دور کا بھی واسطہ نہ تھا یہ لوگ اصل میں کانگریس کے ہمنوا مولانا حسین مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے خوشہ چیں اور حاشیہ بردار تھے جو پاکستان کے بنیادی طور پر مخالف تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا احتشام الحق تھانوی کا اظہار حقیقت

مرکزی جمعیت العلماء اسلام کے ممتاز رہنماؤں مفتی محمد شفیع دیوبندی اور مولانا ظفر احمد عثانی، مولانا ادریس احمد کاندھلوی وغیرہ نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ لوگ سابق کانگریسی اور نظریہ پاکستان کے مخالف تھے چنانچہ مولانا احتشام الحق تھانوی نے ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی کے ۲۵ جون ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں شائع ہونے والے اپنے انٹرویو میں کہا کہ "آج کل جمعیت العلماء اسلام کے نام سے جو لوگ سرگرم ہیں انہیں تحریک پاکستان سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ یہ سب نظریہ پاکستان کے دشمن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تھے۔ ان ہی لوگوں سے ہم نے علامہ شبیر احمد عثمانی کی قیادت میں جنگ لڑی تھی۔ اب انہوں نے جمعیت العلماء اسلام کے نام پر ہی قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت تحریک پاکستان سے زیادہ فیصلہ کن مرحلہ درپیش ہے اب ہمیں نظریہ پاکستان کی بقاء کی جنگ لڑنی ہے کانگریسی علماء نے اس نظریہ کی بیخ کنی کے لئے اس وقت بھی کوشش کی تھی جب ہم پاکستان کی جنگ لڑ رہے تھے اور آج بھی وہ اپنا وزن اس نظریہ کے مخالفین کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں"۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا بیان پر غور فرمائیں کہ کس طرح مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ نے جمعیت العلماء اسلام پر قبضہ کیا اور پاکستان کے خلاف منظم طور پر سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

جمعیت العلماء پاکستان اور کانگریسی مولوی

مارشل لاء کے اختتام کے بعد دیگر جماعتوں کی بحالی کیساتھ جمعیت العلماء پاکستان بھی بحال ہوئی جو علماء اہلسنت بریلوی پر مشتمل ہے۔ تحریک پاکستان میں علماء اہلسنت و جماعت بریلوی اور مشائخ عظام نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ تحریک پاکستان کے مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ یہ تاریخ کے وہ انمٹ نقوش ہیں جنہیں تاریخ کے صفحات سے محو نہیں کیا جا سکتا' مارشل لاء کے بعد جمعیت العلماء پاکستان نے اپنے عقائد حقہ کی تبلیغ وسیع بنیادوں پر شروع کر دی۔ نظریہ پاکستان کے بدترین دشمن کانگریسی مولوی خائف ہونے لگے چنانچہ مفتی محمود اینڈ کمپنی نے اپنے بھارتی آقاؤں کے اشارے پر ملک میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کیلئے علماء اہلسنت بریلوی کے خلاف خطرناک منصوبہ بنایا اور مفتی محمود نے بریلوی زعماء اور اکابرین پر تکفیر بازی کا سلسلہ شروع کر دیا اور وہ اپنے شاگرد خاص مولوی ضیاء القاسمی لائل پوری کو اس ناپاک مشن کا سپہ سالار بنایا' چنانچہ مولوی ضیاء القاسمی وغیرہ نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ' محدث پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ لائل پوری' غزالی زماں مولانا سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی' مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی' صدر جمعیت العلماء پاکستان اور دیگر اکابرین پر بیہودہ الزامات اور بہتان باندھے کھلے جلسوں میں تمسخر اڑایا' غلیظ گالیاں دی گئیں لیکن علماء اہلسنت کے صبر و تحمل کی وجہ سے یہ معاملہ زیادہ دیر تک نہ چل سکا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۱۹۶۵ء کا صدارتی انتخاب اور کانگریسی مولوی

ایوبی آمریت کے خلاف متحدہ حزب اختلاف نے تحریک جمہوریت کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۵ء کے صدارتی انتخاب میں سی او پی (متحدہ حزب اختلاف) نے قائد اعظم کی ہمشیرہ مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کیا۔ محترمہ فاطمہ جناح کے میدان انتخاب میں آنے سے ایوب خان کو اپنا اقتدار خطرے میں نظر آیا اور اس نے مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ کو سبز باغ دکھا کر ان سے خفیہ معاہدہ کر لیا چنانچہ ان کانگریسی مولویوں نے ایوب خان کا حق نمک ادا کرنے کیلئے محترمہ فاطمہ جناح کی مخالفت میں زبردست دشرمناک تحریک چلائی اس وجہ سے نہیں کہ شرعاً عورت کا ———— سربراہ مملکت بننا ناجائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ قائد اعظم کی بہن تھیں اور قائد اعظم سے انہیں ازلی دشمنی ہے یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ مرحومہ مادر ملت کی مخالفت کرتے رہے [illegible]

"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT (NAESEISLAM)"

نوابزادہ نصر اللہ خان کا پیغام

مغربی پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب نے خان گڑھ کے قریب ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا

"مولانا مفتی محمود نے گذشتہ صدارتی انتخاب کے دوران مادر ملت کے خلاف ایوب خان کی حمایت میں ووٹ دیا تھا"۔ (روزنامہ مشرق کراچی ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء)

مفتی محمود نے سابق وزیر تجارت عبد الغفور خان ہوتی سے ۵ ہزار روپے وصول کئے: مولوی فرید احمد کا انکشاف

پاکستان جمہوری پارٹی کے ممتاز رہنما مولانا فرید احمد صاحب نے پشاور کے چوک یادگار میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا "جمعیت العلماء اسلام (ہزاروی گروپ) کے ناظم اعلیٰ مفتی محمود نے گول میز کانفرنس کے دوران سابق وزیر تجارت نوابزادہ عبد الغفور ہوتی سے ۵ ہزار روپے وصول کئے تھے اور گذشتہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صدارتی انتخابات کے موقع پر حکومت نے مفتی محمود کے مدرسہ کیلئے فنڈ جمع کر کے دیا تھا' اس فنڈ کے طور پر مفتی محمود نے ہزاروں روپے حکومت سے وصول کئے۔ (روزنامہ امروز ملتان کی روایت ۵ ہزار روپے وصول کرنے کی ہے۔ روزنامہ جسارت ملتان ۲۶ مارچ ۱۹۷۰ء)

قارئین کرام! پاکستان جمہوری پارٹی کے ممتاز رہنماؤں کے مذکورہ بالا بیانات سے مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ کانگریسی مولویوں کے گھناؤنے کردار کا اندازہ لگایئے کہ یہ لوگ کس طرح خدا کے خوف سے بے نیاز ہو کر دنیوی مفاد کے حصول کیلئے دین کو قربان کر دیتے ہیں' محترمہ فاطمہ جناح کی مخالفت اور ایوب خان کی حمایت کے اسباب پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

دوسرا ترمیمی بل اور مفتی محمود:

سابق صدر ایوب خان کے ۱۹۶۲ء کے آئین میں ایک شق یہ بھی تھی کہ انتخاب سے تین ماہ قبل صدر کو کرسی صدارت سے الگ ہو جانا پڑے گا اور قومی اسمبلی کا سپیکر صدارت کے فرائض سنبھال لے گا۔ یہ بات ایوب خان اور ان کے حواریوں کیلئے تشویشناک تھی' چونکہ وہ جانتا تھا کہ پولیس اور فوج کی نگرانی اور حفاظت کے بغیر وہ عوام کا سامنا نہیں کر سکے گا۔ نیز کرسی صدارت سے الگ ہو کر ووٹروں پر دباؤ ڈالنا بھی آسان نہیں تھا۔ اس لئے اس نے آئین میں ترمیم کرنے کیلئے ترمیمی بل اسمبلی میں پاس کرانے کیلئے پیش کیا' لیکن اسے اس ترمیم کیلئے حکومتی پارٹی کے ووٹروں کے علاوہ باہر سے بھی ایک ووٹ کی ضرورت تھی' چنانچہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقے سے تعلق رکھنے والے ایک مرکزی سیکرٹری کی خدمات حاصل کی گئیں نامعلوم ایوب خان نے مفتی محمود کو کیا سبز باغ دکھائے اور کیسے تر نوالے کھلائے کہ مفتی محمود ایوب خاں کے حق میں ووٹ استعمال کرنے پر مجبور ہوئے۔

مفتی محمود یہ جانتے ہوئے کہ ایوب خان نے عائلی قوانین اور خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی قوانین' آرڈیننس کے ذریعے نافذ کر دیئے تھے جن کی مخالفت کرنا مفتی محمود پر لازم تھا لیکن اس کے برعکس مفتی محمود نے ایوب خان کے حق میں ووٹ دے کر مزید ۵ سال تک کے لئے ایوب خان کی آمریت کو برقرار رہنے کا موقع دیا' انصاف کی بات یہ ہے کہ اگر مفتی محمود ایوب خاں کے حق میں ووٹ نہ دیتے تو وہ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کبھی دوبارہ برسر اقتدار نہ آتا اور اسلام کے بنیادی اصولوں کو پامال نہ کیا جاتا۔ ایوب خان کے دور میں الحاد و بے دینی اور علاقائی عصبیتوں کو جو فروغ ہوا مفتی محمود اس میں برابر کے شریک ہیں اور روز قیامت ایوب خان کے ساتھ ہی سزا پائیں گے۔ (ایشیا ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

غلام غوث ہزاروی کا بہتان:

ابھی دنوں صدارتی انتخابات کے بعد مفتی محمود کے دست راست غلام غوث ہزاروی نے مغربی پاکستان اسمبلی میں ایوب خان کے کارندوں کے ایماء پر سنسنی پیدا کرنے کیلئے یہ اعلان فرما کر پورے ملک کو حیرت زدہ کر دیا کہ "حزب اختلاف نے صدر ایوب خان کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے" جو سراسر بہتان تھا اور حزب اختلاف کو بدنام کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا اعتراف غلطی

پاکستان بن جانے کے بعد ہندوستان میں مجلس احرار کا وجود تک نہ رہا مجلس احرار کے تمام اکابرین و زعماء مشرقی پنجاب سے مغربی پاکستان منتقل ہو گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی شعلہ بیانی اور فن خطابت کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔ سیاسی اختلاف کے باوجود مسلم لیگ کا ایک طبقہ انہیں احترام کی نظر سے دیکھتا تھا قیام پاکستان کے بعد انہیں اپنی سیاسی غلطیوں کا احساس ہوا اور وہ یہ محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے کہ اُن کا نام استعمال کر کے روٹیاں بٹورنے والے مولویوں کی بڑی تعداد خلوص و ایثار سے عاری ہے چنانچہ انہوں نے پاکستان میں قدم رکھتے ہی اعلان کر دیا کہ "ہم غلطی پر تھے اور قائد اعظم راستی پر تھے۔ آج سے ہمارے لئے سیاست سؤر کی بوٹی ہے" اس اعلان کے ساتھ ہی مجلس احرار کو ختم کر دیا اور سیاست سے کنارہ کش ہو گئے اور آخر دم تک اس پر قائم رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مجلس احرار کا بعد میں دوبارہ احیاء کیا گیا۔ (ہفت روزہ اقدام لاہور ۲۵ اگست ۱۹۶۳ء)

تحریک ختم نبوت کا پس منظر:

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اعلان کے بعد احرار لیڈر آزاد ہو گئے بعض تو مسلم لیگ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شامل ہو گئے اور بعض نے حسین شہید سہروردی کی عوامی لیگ کے ساتھ ناطہ جوڑ لیا لیکن محمد علی جالندھری مولوی غلام غوث ہزاروی اور قاضی احسان احمد شجاع آبادی وغیرہ نے پاکستان کو ذہنی طور پر قبول نہ کیا اس لئے ان کا کسی موجودہ جماعت میں شامل ہونا محال تھا اور نہ ان میں اتنی جرأت تھی کہ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کی طرح بغاوت سر دھار جاتے مگر حرکت کی بھی نہ ہوتی تھی لہذا ایسے تینوں حضرات اپنے طور پر ایسے مواقع تلاش کرنے لگے جہاں سے انہیں اسٹیج میسر آ سکے۔

مولوی محمد علی جالندھری نے جو لاتعداد خیز دماغ پایا ہے فوری طور پر ایسا نسخہ تیار کر لیا جس میں شہرت بھی تھی عزت بھی دولت بھی وہ جانتے تھے کہ ختم نبوت کے معاملے میں مسلمانوں کے جذبات بڑے شدید اور طوفان خیز ہیں' قاضی احسان احمد شجاع آبادی جیسے خطیب کی رفاقت انہیں حاصل تھی' ظاہر ہے انہیں اس پراجیکٹ میں کامیابی کیوں نہ ہوتی۔ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی مرکزی وزیر تھے' خواجہ ناظم الدین مرحوم اپنی شرافت اور نرم خوئی کی بنا پر وزارت عظمیٰ پر رونق افروز تھے۔ پنجاب میں میاں ممتاز محمد خان دولتانہ وزیر اعلیٰ تھے۔ میاں صاحب اور مولوی محمد علی جالندھری دونوں ذہین اور پیدائشی سیاسی تھے' میاں ممتاز دولتانہ کے شہ لڑن میں نہ معلوم کیا طے ہوا کہ اچانک قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چل پڑی' گولیاں چلیں' ہزاروں کی تعداد میں مسلمان زخمی اور شہید ہوئے' جیلوں کی صعوبتیں برداشت کیں' کوڑے کھائے' مارشل لاء لگا' خواجہ ناظم الدین زیادہ دیر تک اس بدامنی کے ساتھ نہ ٹھہر سکے اور وہ مولویوں سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے' دولتانہ کو مولوی محمد علی جالندھری نے سیاسی شکست فاش دی اور ختم نبوت کے اسٹیج پر مستقل قبضہ کر لیا' گرفتار شدہ مولویوں کی اکثریت نے معافیاں مانگ کر رہائی حاصل کی اور میاں افتخار الدین کے دستر خوان پر مہمان نوازی کے مزے لوٹے' مولوی محمد علی جالندھری اور ان کے دیگر رفقاء نے ایک طرف لاکھوں روپیہ ختم نبوت کے نام پر عوام سے چندہ جمع کیا ہوا ہضم کیا اور دوسری طرف دولتانہ صاحب کی حکومت سے بھی ہزاروں روپے وصول کئے جس کی تفصیل "رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے تحقیقات فسادات پنجاب" میں دیکھی جا سکتی ہے' تحریک ختم نبوت کو مذہب کے نام پر چلایا گیا اور کانگریسی و احراری مولویوں نے دجل و فریب سے علماء اہلسنت بریلوی کو آگے لگا کر ان کے کاندھے

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAH WAL JAMA'AH"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

پر بندوق چلائی' عوام نے اس تحریک میں تحفظ ناموس رسالت کے تحفظ کے طور پر حصہ لیا اور شہید اور زخمی ہوئے اور قید کی صعوبتیں بھی برداشت کیں' راقم الحروف نے بھی اس تحریک میں ادنیٰ رضا کار کی حیثیت سے شرکت کی اور جیل کی سزا بھگتی لیکن فی الحقیقت یہ تحریک دولتانہ اور مولوی محمد علی جالندھری وغیرہ کی سیاست کا کرشمہ تھی اور یہی وجہ ہے کہ اس قدر بھرپور تحریک چلنے کے باوجود ناکام ہوئی اگر تحریک ختم نبوت کے قائدین کے دلوں میں خلوص و ایثار اور خدمت اسلام کا جذبہ ہوتا تو یہ تحریک بھی ناکام نہ ہوتی۔

اشتراکیت اور کانگریسی علماء:

۱۹۶۸ء کے آخری دنوں اور ۱۹۶۹ء کے ابتدائی ایام میں ایوب خان کی آمریت کے خلاف عوام کا ردعمل شدید طور پر ظاہر ہوا۔ حزب اختلاف کی جماعتوں' مسلم لیگ (کونسل) نظام اسلام پارٹی' قومی جمہوری محاذ' عوامی لیگ' جماعت اسلامی اور جمعیت علماء پاکستان پر مشتمل تحریک جمہوریت تشکیل دی گئی تحریک جمہوریت کے قائدین اس حال سے ایوب کی آمریت کے خلاف صف آراء تھے اور آمرانہ حکومت کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے۔ تحریک جمہوریت آہستہ آہستہ عوامی تحریک بنتی چلی گئی جب یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہونے کے قریب تھی تو اچانک ایوب خان کے چہیتے اور سابق وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو بھی منظر عام پر آ گئے اور انہوں نے منکرین حدیث کے گروہ "بزم طلوع اسلام" اور چوہدری غلام احمد پرویز کے خیالات سے متاثر ہو کر ان کے "اسلامی سوشلزم" کے نعرے کو بلند کیا اور قائد اعظم و علامہ اقبال پر بھی بہتان باندھ دیا کہ انہوں نے بھی اسلامی سوشلزم کا نعرہ بلند کیا تھا۔ اس نعرے نے ملک میں ایک شدید رد و افتراق پیدا کر دیا اور ملک ایک نظریاتی کش مکش میں مبتلا ہو گیا جس نے اب خطرناک صورت اختیار کر لی ہے جس سے ملکی سالمیت کو کسی وقت بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

علماء حق نے دور حاضر کے اس عظیم فتنہ سوشلزم کے خطرناک نتائج سے عوام کو آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور اس کی بقاء و استحکام بھی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے اور اسلام ایک مکمل ضابطہ اور نظام حیات ہے جو ہماری زندگی کے تمام مسائل اقتصادی' معاشی' معاشرتی' سیاسی وغیرہ کو پر امن طور پر حل کرتا ہے' غریبوں' مزدوروں' کسانوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں

THE NATURAL PHILOSOPHY

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کسی غیر ملکی کافرانہ (سوشلزم یا سرمایہ دارانہ) نظام حیات کی ضرورت نہیں چنانچہ پاکستان کے تمام مکاتیب فکر کے ۱۱۳ جید اور ممتاز علماء کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سوشلزم کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تاکہ عوام سوشلسٹوں کے فریب میں آکر اسلام کی دولت سے محروم نہ ہو جائیں۔ "سوشلزم" کے کفر ہونے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے "اسلامی سوشلزم" پر فریب اور منافقانہ اصطلاح ہے جو سوشلزم سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ سوشلسٹوں کی طرف سے علماء کے اس فتوے کی مخالفت ناگزیر تھی کیونکہ فتوے کی وجہ سے وہ عوام کو آسانی سے گمراہ نہیں کر سکتے لیکن افسوس اس پر ہے کہ مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی اور ان کے دیگر ساتھی جو بزعم خویش پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے مدعی ہیں) کی طرف سے علماء حق کے اس فتوے کے خلاف ایک شرمناک تحریک چلائی جا رہی ہے اور فتویٰ دینے والے علماء کو امریکی سامراج اور سرمایہ داروں کا ایجنٹ قرار دیا جا رہا ہے اور طرفہ یہ کہ مفتی محمود اینڈ کمپنی انہی علماء کے مرتب کردہ ۲۲ نکات کو آئین کی بنیاد بنانے کا مطالبہ بھی [illegible] کے عوام کو اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جمعیت العلماء اسلام (ہزاروی گروپ) سوشلزم کی حمایت کیوں کر رہا ہے

ہر شخص جانتا ہے کہ جمعیت العلماء اسلام (ہزاروی گروپ) سابق کانگریسی اور احراری مولویوں پر مشتمل ہے جو نظریہ پاکستان کے بدترین دشمن تھے اور جنہوں نے خدا کے خوف سے بے نیاز ہو کر دنیوی اغراض کی تکمیل کیلئے گاندھی نہرو اور سردار پٹیل کے کافرانہ نظام کی حمایت کی تھی اور قائداعظم اور پاکستان کے خلاف انتہائی شرمناک سازشیں کیں اور گاندھی کے اکھنڈ بھارت کے نعرے کو عین اسلام قرار دیا حقیقت یہ ہے کہ کانگریسی علماء کی کانگریسی ذہنیت تبدیل نہیں ہوئی اور ان کے قلوب کفار و مشرکین کی محبت سے لبریز رہتے ہیں۔ آج کل ہندوستان کی مسز اندرا گاندھی نے سوشلزم کی حمایت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے وہ اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کیلئے سوشلزم نظام کو رائج کرنا چاہتی ہے چنانچہ گاندھی اور نہرو کے پاکستانی ایجنٹ کانگریسی مولویوں مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ نے بھی سوشلزم کی حمایت کو جزو ایمان بنا لیا ہے تاکہ مسز اندرا گاندھی کی خوشنودی حاصل ہو جائے اور اپنے عمل سے گاندھی و نہرو سے اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وفاداری کا ثبوت مہیا کریں۔

مولوی اسعد مدنی کا دورہ پاکستان:

مشہور کانگرسی مولوی حسین احمد مدنی کے صاحبزادے اور بھارتی پارلیمنٹ کے ممبر مولوی اسعد مدنی گزشتہ دنوں پاکستان کے دورے پر آئے (یہاں کا ایک سال میں دوسرا دورہ تھا) پاکستان آنے کے بعد وہ دیوبندی مکتب فکر کے جید علماء مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا ادریس احمد کاندھلوی، مولانا ظفر احمد عثمانی اور مولانا احتشام الحق تھانوی وغیرہ سے ملاقات نہیں کرتے بلکہ اپنے والد حسین احمد مدنی کے دیرینہ کانگرسی ساتھی مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی وغیرہ سے ملاقات کرتے ہیں اور جلسوں دوروں اور پریس کانفرنسوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ جس میں مفتی محمود بجز کہتی ان کے والد حسین احمد مدنی کو خراج تحسین پیش کرکے مولوی اسعد مدنی کو یاد دلایا جاتا ہے کہ [illegible] ہوئے ہیں اور ہم نے پاکستان کو قبول نہیں کیا بلکہ اس کا اکھنڈ بھارت بنانے کیلئے کوشاں ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کانگرسی مولوی سوشلزم کی حمایت کرکے ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے اپنی انتہائی کوشش بروئے کار لا رہے ہیں۔

برادران ملت! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مولوی اسعد مدنی نہرو کے معتمد خاص رہے نہرو کی وفات کے بعد لال بہادر شاستری کے مقرب خاص بن کر مستقل رہائش دہلی میں اختیار کرلی، لال بہادر شاستری کے بعد اب مسز اندرا گاندھی کے معتمد خاص ہیں اور ہر سال حکومت ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے حج کے موقع پر سعودی عرب جانے لگے ہیں ان کا حالیہ دورہ پاکستان خطرے سے خالی نہیں ہے۔ عوام میں ان کا دورہ پاکستان موضوع بحث بنا ہوا ہے کہ یہ بھارتی پارلیمنٹ کا ممبر الیکشن کے موقع پر پاکستان کے دورہ پر کیوں آیا؟

مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی جواب دیں!

جمعیت علماء اسلام ہزاروی گروپ عام اجلاسوں میں بارہا اعلان کرچکی ہے کہ ہماری جماعت غریب ہے اور غریبوں، مزدوروں، کسانوں کی حمایت کریگی اور اپنے مخالفین پر امریکی امداد کے بے بنیاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الزامات لگاتی ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ مفتی محمود کی جمعیت علماء کی جمعیت ہے اور علماء کے پاس سرمایہ کہاں؟ وہ تو دوسرے لوگوں کے چندوں پر گزارہ کرتے ہیں پھر آئندہ ہونے والے الیکشن کیلئے دو سو جیپیں صرف مغربی پاکستان کیلئے خریدنے کی صدر یحیٰی کو پرمٹ کی جو درخواست دی ہے اور مشرقی پاکستان کے لئے الگ خریدی جائیں گی۔ اتنی کثیر رقم کہاں سے آئی۔ عوام مفتی محمود سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ اسعد مدنی کے دورہ کے چند روز بعد اتنا سرمایہ کہاں سے آیا؟ معلوم ہوتا ہے کہ اسعد مدنی کا حالیہ دورہ پاکستان در حقیقت پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ (روزنامہ ندائے ملت ۱۱ اپریل ۱۹۷۰ء)

حرف آخر:

ہم نے مختصر طور پر گذشتہ صفحات میں کانگریسی علماء کے ماضی اور حال کا جائزہ لیا ہے' اور ان پاکستان دشمن کانگریسی مولویوں کے مزائم و مقاصد اور نظریات کے کافی گوشے آپ کے سامنے آ گئے ہیں کہ ان لوگوں نے کس کس انداز اور کن کن طریقوں سے تحریک پاکستان اور قائد تحریک کی راہ میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے کئے اور اسلام کے نام پر گاندھی اور نہرو کے سیکولرازم (لادینی نظام) کی حمایت کرتے رہے اور جب ان کی سرتوڑ مخالفتوں کے باوجود پاکستان بفضلہ تعالیٰ معرض وجود میں آ گیا تو یہ کانگریسی مولوی پاکستانی قیادت کے خلاف نفرتوں اور کدورتوں کی فضا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کے لئے کوشاں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح مسند اقتدار پر قبضہ جما کر اپنی سابقہ شکست کا بدلہ لیں اور پاکستان کو ختم کر کے اکھنڈ بھارت بنا دیں یہی ان کا مقصود و منشاء ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تاریخ پاکستان کا سیاہ باب:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت کی مخاصمت اور تحریک پاکستان کی مخالفت جس شدومد سے ان کانگریسی مولویوں نے کی ہے وہ تاریخ پاکستان کا ایک سیاہ باب ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ نے اسلام کو گاندھی اور نہرو کے جوتوں پر قربان کر دیا تھا اور پاکستان کے خلاف ہر وہ حربہ استعمال کیا جو ان کے امکان میں تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو لوگ نظریہ پاکستان کے دشمن تھے اور جنہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی وہ کبھی بھی پاکستان کے دوست اور وفادار نہیں ہو سکتے۔ تاریخ پاکستان کا ہر واقف بخوبی جانتا ہے کہ کانگرسی مولوی نظریہ پاکستان کے مخالف تھے اور انہوں نے تحریک پاکستان کو ناکام کرنے کیلئے طرح طرح کے خطرناک اقدامات کئے تھے اور آج بھی یہ کانگرسی مولوی پاکستان کی بنیادوں کو منہدم کرنے کیلئے اسلام دشمن سوشلسٹ عناصر کے ساتھ ہیں اور اسلامی نظام کی حامی جماعتوں کے خلاف ایک شرمناک تحریک جاری کر رکھی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل سیکولرزم (لادینی نظام) کی حمایت بھی اسلام کے مقدس نام پر کرتے رہے اور آج پھر پاکستان میں اسلام کے برعکس (سوشلزم) لادینی نظام کے قیام کی حمایت بھی اسلام کے معصوم نقاب چہروں پر ڈال کر کر رہے ہیں۔ لیکن مفتی محمود اور غلام غوث ہزاروی اور ان کے دیگر پاکستان دشمن ساتھیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکستان اس اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اور برصغیر کے مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں دے کر اسے حاصل کیا۔ یہاں پر مفتی محمود اینڈ کمپنی یا کسی اور دشمن اسلام کو اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ پاکستان میں غیر ملکی لادینی نظام نافذ کریں جب تک علماء حق کا وجود باقی ہے وہ کانگرسی مولویوں کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور بھارت کے ان ایجنٹوں کے گھناؤنے کردار کو بے نقاب کیا جائے گا۔ پاکستان کی بقاء و استحکام کیلئے تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام کو متحد و متفق ہو کر اسلام دشمن سوشلسٹ عناصر اور کانگرسی مولویوں کے خلاف متحدہ محاذ بنانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اس کے دشمنوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے اور اسے شب و روز ترقی و فروغ حاصل ہو۔ (آمین)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

ضیاء المحامدی نقشبندی مجددی

۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء

****

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الحق احق ان یتبع

افادات اشرفیہ کا دوسرا رُخ

مسمّی بہ

اشرف الافادات

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATION PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

حکیم الامت حضرت العلامہ الحاج مولانا شاہ اشرف علی صاحب قدس سرہ
کے نظریات وافکار کی روشنی میں

لیگ اور شرکت لیگ کا حکم

از: مولانا عبد الاحد صاحب (سورتی) زاد مجدہم
(دیوبندی)

ناشر: انیس الحسن شعبہ نشر واشاعت مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند دہلی
مطبوعہ: دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیًا

سخن اولین.....................تعارف

مرکز اعتماد وفقہ کتاب اللہ ہے پھر سنت رسول اللہ جو کتاب اللہ پر منطبق ہو۔ ان کے بعد وہ فروعی اور تفصیلی احکام (بائی لاز) جو ان دونوں سے ماخوذ ہوں جس کو فقہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تاکید فرمائی:

"جب تک تم کتاب وسنت کو مضبوطی سے سنبھالے رہو ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے"۔

لہذا کسی تحریک، کسی عملی یا قولی فیصلہ کی صحت وخطا کا مدار مذکورہ بالا اصول ہیں۔ لیکن عام مسلمان جو ان اصول کے علم وفہم سے قاصر ہیں لہذا ان کو کسی عالم کے قول وارشاد پر ہی اعتماد کرنا پڑتا ہے جس سے ان کو حسن عقیدت ہو۔

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY

حضرت حکیم الامۃ مولانا شاہ اشرف علی صاحب قدس سرہ کے تفقہ اور زہد وتقویٰ میں کلام نہیں کیا جا سکتا مگر آپ عملی اور فکری طور پر ہمیشہ سیاسیات سے علیحدہ رہے حتیٰ کہ اخبار کا مطالعہ بھی آپ تضییع اوقات سمجھتے تھے۔

اتفاق سے ایک مخصوص مذاق کے حضرات آپ کے حاضر باش تھے جو واقعات کو اپنے خیالات کی عینک سے دیکھتے اور اپنے مذاق کے بموجب اُن کی ترجمانی کرتے۔ اہل غرض نے حضرت کی گوشہ نشینی اور اس مخصوص ماحول سے بسا اوقات غلط فائدہ اٹھایا۔ واقعات کو غلط انداز میں پیش کر کے اُن کے مطابق فتویٰ لکھوایا اور اس کی لاتعداد اشاعت سے اپنی اغراض پوری کیں۔

بہرحال جبکہ مدار فتویٰ کسی بزرگ کے ملفوظات وارشادات نہیں ہیں تو اس بحث میں پڑنا بھی لاحاصل ہے۔ مگر گذشتہ الیکشن کے دوران میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب نے "افادات اشرفیہ" و "مسائل سیاسیہ" کے عنوان سے ایک رسالہ شائع کیا۔ کسی بزرگ کے ملفوظات کی ترتیب کے وقت مصنف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس موضوع سے متعلق جملہ ملفوظات کو جمع کردے تا کہ پڑھنے والا متکلم کی مراد کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔

مگر افسوس "افادات اشرفیہ" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند اور کانگریس کی حمایت اور مسلم لیگ کی مخالفت مصنف کے پیش نظر ہے اور وہ اپنی ذہنیت کے آئینہ سے متکلم کی رونمائی کرنا چاہتا ہے۔ مولانا محمد شفیع صاحب کے اس طرز عمل نے خود حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے انصاف پسند متوسلین اور معتقدین کو مجبور کیا کہ وہ تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کریں تا کہ حکیم الامت کی حکمت و دانشمندی کا صحیح اندازہ ہو سکے۔

ہم شکر گزار ہیں عزیز محترم مولانا عبدالاحد صاحب سورتی کے کہ آپ نے یہ رسالہ شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند کو پیش کیا جو "اشرف الافادات" کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے۔

اس رسالہ میں ایک سوال کا جواب ہے اور حضرت حکیم الامت کے اُن حکیمانہ ارشادات کو جمع کیا گیا ہے جو لیگ کی حقیقت کے پیش نظر حکیم الامت کی شان حکمت کو نمایاں کرتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ممکن ہے "افادات اشرفیہ" کے مصنف و ناشر ہماری مجبوریوں کو محسوس نہ کریں مگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے انصاف پسند اور صداقت طلب متوسلین و مسترشدین سے توقع ہے کہ وہ "اشرف الافادات" کی اشاعت کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیں گے اور اس اعلان حقیقت پر شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند کے شکر گزار ہوں گے۔

واللہ ولی التوفیق وھو یھدی السبیل

خادم علماء محمد میاں عفی عنہ

۱۸ جمادی الثانیہ ۶۵ھ ۲۱ مئی ۱۹۴۶ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسلم لیگ خالص اسلامی جماعت اور مسلمانوں کی شرعی و مذہبی تنظیم اور سوادِ اعظم قرار دی جا سکتی ہے اور اس کی شرکت اور تائید درست ہے یا نہیں؟ اس کا جواب اپنے اکابر خصوصاً حضرت حکیم الامت تھانوی کے مسلک و تعلیمات کے بموجب واضح الفاظ میں تحریر فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

الجواب: ہو الموفق للصواب!

حامداً و مصلیاً امابعد: موجودہ مسلم لیگ میں قادیانی مرتدین و کمیونسٹ ملحدین اور بددین اور باطل فرقے بھی شامل ہیں۔ اس لئے لیگ خالص اسلامی جماعت قرار نہیں دی جا سکتی بلکہ اصول شرعیہ و قواعد عقلیہ سے یہ جماعت غیر اسلامی جماعت ثابت ہوتی ہے چنانچہ حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ مرکب کامل اور ناقص کا ناقص ہوتا ہے تو کفار اور مسلم سے جو سلطنت (علیٰ ہذا جو جماعت) مرکب ہوگی وہ بھی غیر اسلامی ہوگی۔ (ملفوظ نمبر ۳۲۲ ملفوظات ص ۵/۲۶۲) اور زندیق و مرتدین کو سیاسی مصلحت کی بناء پر اسلامی برادری میں [illegible] کر لینا بھی کیا [illegible] چنانچہ بوادر النوادر [illegible]

www.NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

سوال چہارم: بعض بہی خواہان قوم کا خیال ہے کہ گو تاجر مذکور (خوجہ) شرعی نقطہ نگاہ سے اسلام سے خارج ہو لیکن اس وقت ہم مسلمانوں کو اتحاد قومی اور ترقی کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایسے جھگڑے بکھیڑوں کو نکالنا مناسب نہیں۔ یہ وقت نازک ہے سب مدعیان اسلام کو مسلمان کہنا اور سمجھنا چاہیئے ان کو اسلام سے خارج کر کے اپنی تعداد اور مردم شماری کو گھٹانا نہیں چاہیئے بہی خواہان قوم اور ہمدردان اسلام کا یہ خیال شرعاً کس قدر وقعت رکھتا ہے۔

الجواب: ان کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کی نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے۔ نہ اس پر نماز جنازہ جائز ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے۔ البتہ بلا ضرورت کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا بھی نہ چاہیئے اور ایسے مصالح کی بناء پر ایسی رعایت کرنا اُن مصالح سے زیادہ مفاسد کا موجب ہو جاتا ہے کیونکہ وہ مصالح تو محض دنیوی ہیں اور مفاسد دینیہ۔ اُن مفاسد کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کفریات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوتے ہوئے کسی کو مسلمان کہا جاوے گا تو ناواقف مسلمانوں کی نظر میں ان کفریات کا قبح خفیف ہو جاوے گا اور وہ آسانی سے ایسے گمراہوں کے شکار ہو سکیں گے تو کافروں کو اسلام میں داخل کرنے کا انجام یہ ہوگا کہ بہت سے مسلمان اسلام سے خارج ہو جاویں گے۔ کیا کوئی مصلحت اس مفسدہ کی مقاومت کر سکے گی ایسے مصالح ومضار کے اجتماع کا یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے۔ قال تعالیٰ قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما۔ قال تعالیٰ یدعوا لمن ضرہ اقرب من نفعہ (حق تعالیٰ فرماتا ہے آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں (شراب وقمار) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں ہیں اور لوگوں کو فائدے بھی ہیں اور وہ گناہ کی باتیں اُن فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں۔ (مختصراً ص ۷۸۶ تا ۸۰۰)

غرض موجودہ لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی وشرعی تنظیم سواد اعظم تسلیم نہیں کی جاسکتی۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سواد اعظم سے مراد سواد اعظم ہے یعنی نور شریعت جس جماعت میں ہو (ملفوظ نمبر ۷۱۷ النور شعبان ۵۱ھ) نیز فرمایا کہ سواد اعظم کا مشہور مفہوم یہ ہے کہ ہر زمانہ میں جس طرف کثرت ہو میں کہتا ہوں کہ یہ مراد نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ خیر القرون میں جس عقیدہ کی طرف کثرت تھی کیونکہ اس وقت اہل باطل کم تھے اہل خیر زیادہ تھے۔ اس وقت کسی طرف کثرت ہونا علامت تھی اس کے حق ہونے کی اور اس وقت کا سواد اعظم مراد نہیں۔ الخ (ملفوظ ۵۰۷ ملفوظات ص ۲۰۴/۵)

نیز ارشاد ہے یہ کوئی حق کا معیار تھوڑا ہی ہے ہاں ایک اور معیار ہے کہ جس طرف عوام الناس ایک دم چل پڑیں سمجھ لو کہ دال میں کالا ہے کیونکہ خالص حق اور دین پر چلنا نفس پر گراں ہوتا ہے۔ (ملفوظ نمبر ۱۵ ملفوظات ص ۶۰/۵) سواد اعظم کی مخالفت اتبعوا السواد الاعظم سے منہی عنہ ہے اور اس کا حاصل بھی اجماع ہے کہ ظاہراً سواد اعظم سے متبادر کثرت عددی ہے مگر ثم یفشوا الکذب سے یہ مقید ہے خیر القرون کے ساتھ یعنی خیر القرون میں جس عقیدہ پر اکثر مسلمین متفق ہوں وہ واجب الاتباع ہے کیونکہ اس وقت زیادہ مسلمان اس عقیدہ پر تھے جو حق تھا۔ بدعت مغلوب تھی پس اس وقت مسلمانوں کا کسی عقیدہ پر متفق ہونا علامت تھی۔ اس عقیدہ کے حق ہونے کی اور اہل حق کا اتفاق بھی اجماع ہے اس سے ثابت ہوا کہ اہل باطل اجماع کے ارکان نہیں (ماخوذ از النور جمادی الاخری ورجب ۵۱ھ ص ۲۰)

NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرمایا کہ آج کل جمہوریت کو شخصیت پر ترجیح دی جارہی ہے اور کہتے ہیں کہ جس طرف کثرت ہو وہ سواد اعظم ہے۔ اس زمانہ میں میرے ایک دوست نے اس کے متعلق عجیب اور لطیف بات بیان کی تھی کہ اگر سواد اعظم کے معنی یہ بھی مان لئے جاویں کہ جس طرف زیادہ ہوں تو ہر زمانہ کا سواد اعظم مراد نہیں بلکہ خیر القرون کا زمانہ مراد ہے جو غلبۂ خیر کا وقت تھا۔ ان لوگوں میں جس طرف مجمع کثیر ہو وہ مراد ہے نہ کہ ثم یفشوا الکذب کا زمانہ کہ یہ جملہ ہی بتارہا ہے کہ بعد خیر القرون کے کثرت شر میں ہوگی۔ مجھے یہ بات بہت ہی پسند آئی واقعی کام کی بات ہے۔ (ملفوظ نمبر ۲۵ النور ربیع الثانی ۵۱ ھ ص ۲۱)

اور حضرت مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ سواد اعظم اس جماعت کا نام ہے جو حقیقتاً خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور ناموس شریعت کی محافظ ہے۔

(مدینہ بجنور ۹ مارچ ۳۰ ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحب فاضل دیوبند فرماتے ہیں کہ حدیث اتبعوا السواد الاعظم میں سواد اعظم سے مراد السواد فی الفضل ہے نہ کہ السواد الاکثر فی العدد یعنی جو جماعت شرافت اور فضیلت کے اعتبار سے بڑی ہو اس کی اتباع واجب ہے یہ مطلب نہیں کہ جو جماعت تعداد کے اعتبار سے بڑی ہو اس کی اتباع ضروری ہے۔ (زمزم ۱۵ دسمبر ۳۵ء)

OF AHLESUNNAT WA JAMAAT

اور حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری خلیفہ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی ہے کہ خالص اسلامی جماعت میرے ناقص خیال میں وہ ہو سکتی ہے جس کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور سنت نبویہ کے موافق عقائد و اعمال اخلاق و احکام کی ترویج ہو۔ اولاً جماعت کے افراد اعتقاداً و عملاً و اخلاقاً مذکورہ بالا مقصود سے موصوف ہوں اور بعدہ دوسروں کو دعوت دینے میں ساعی ہوں موجودہ لیگ جماعت بالا کا مصداق نہیں اور اس کے ارکان اوصاف حسنہ مذکورہ سے موصوف نہیں کما ھو المشاہد (ماخوذ از نقل مکتوب بنام دعوت الحق بمبئی) اور توضیح میں ہے کہ السواد الاعظم عامۃ المسلمین ممن ھو امۃ مطلقۃ والمراد بالامۃ المطلقۃ اھل السنۃ والجماعۃ وھم الذین طریقتھم طریقۃ الرسول علیہ السلام و اصحابہ رضی اللہ عنھم دون اھل البدع (ص ۳۵۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس سے معلوم ہوا کہ سواد اعظم وہ ہیں کہ ان کا طریق اور عمل رسول اللہ صلعم اور صحابہ کا سا ہو۔

پس جس جماعت میں زندیقوں اور دہریوں کی بھرمار ہو اور جس کے ارباب بست وکشاد کی سرشت میں مغربی تہذیب اور مغربی تمدن اور مغربی معاشرت طبیعت ثانیہ بن چکی ہو وہ اسلامی جماعت اور سواد اعظم اور شرعی تنظیم کیسے قرار دی جاسکتی ہے اور اس جماعت سے اصلاح قوم اور ترقی اسلام کی توقع کس طرح کی جاسکتی ہے چنانچہ حضرت حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لیڈران قوم خود ہی محتاج اصلاح ہیں دوسروں کی اصلاح کیا کریں گے...... آج یہ حالت ہے کہ اظہار ہمدردی اسلام میں بڑے بڑے جلسے ہوتے ہیں۔ انجمنیں قائم ہوتی ہیں مگر نہ نماز کی فکر ہے نہ روزہ کا خیال۔ مال کی اتنی افراط ہے کہ دس آدمیوں کو اور بھی ساتھ لے جاسکیں۔ لیکن محبت اسلام کا یہ عالم ہے کہ خود بھی حج کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ وضع دیکھئے تو سر سے پاؤں تک اسلام کے بالکل خلاف گفتگو کو دیکھئے وہ مذہب سے بالکل جدا (الاشرف الجواب ص ۳۹۴/۳) نیز فرماتے ہیں کیا غضب ہے کہ مسلمانوں کی قسمت ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو اسلام کے دوست نما دشمن ہیں جو علم دین و دینی فہم و عقل سے بے بہرہ ہیں اور جب وہ خود گم کردہ راہ ہیں دوسروں کو کیا راہ بتائیں گے اور آج کل یہ ایسے ہی لوگ لیڈر ہیں جن میں اکثر نا عاقبت اندیش ہوتے ہیں انہوں نے ہی ملک اور مخلوق کو تباہ اور برباد کیا اور امن تو ان کی بدولت دنیا سے رخصت ہی ہو چکا آئے دن ایک نیا فساد ملک میں کھڑا رہتا ہے ایسے ہی بد اندیش لوگوں کے متعلق کسی نے خوب کہا ہے:

گربہ میر وسگ وزیر وموش را دیواں کنند

ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویران کنند

اگر بلی حاکم اور کتا وزیر اور چوہا دیوان کر دیا جائے تو یہ ارکان دولت ملک کو ویران کر دیں گے۔ (ملفوظ نمبر ۴۳۷ ملفوظات ص ۲۷۶/۵) فرمایا کہ یہ نامعقول قوم کے رہبر اور پیشوا بننے کو تیار ہوئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ صورت سے بھی مسلمان کہلانے کے قابل نہیں اور داڑھی کے تو اس قدر دشمن ہیں کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ (ملفوظ نمبر ۳۳ ملفوظات ص ۱۷۱/۳) فرمایا کہ آج کل کے لیڈر بیدار مغز اور روشن دماغ کہلاتے ہیں نہ معلوم ان کے دماغوں میں گیس کے ہنڈے روشن ہیں یا بجلی سا گئی ہے حالانکہ یہ باتیں سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ظلماتی ہیں۔الخ۔(ص ۱۷۱/۳) فرمایا کہ نمازوں کیلئے مسجدوں میں نہ آنا گھروں پر جانمازیں بچھی ہیں یہ متکبروں کی ایک پہچان ہے کہ وہ مسجد میں آنا اور غرباء کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا کسر شان سمجھتے ہیں اور پھر بھی مسلمانوں کی باگ ان کے ہاتھ میں ہے ان کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے ہیں' شرم نہیں آتی اگر مسجد میں آئیں گے بھی تو جمعہ کے روز وہ بھی پیدل چل کر نہیں جب دیکھو فتن میں دھرے ہیں اور دل میں فتن بھرے ہیں۔(ملفوظات ص ۲۲۹/۳) نیز فرمایا کہ ایک لیڈر نے جس کو تیمم کا طریقہ معلوم نہ تھا اپنی عقل سے یہ سمجھا کہ جن اعضاء پر وضو میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ شاید تیمم میں ان سب پر مٹی ڈالی جاتی ہوگی تو آپ نے اول دونوں ہاتھوں پر اوپر نیچے مٹی ملی۔ پھر منہ میں کلی کیلئے بھی مٹی دی اور ایک دفعہ ان ہی صاحب نے موٹر ٹھہرا کر اس میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لی اور پھر بھی وہ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہی رہے۔ایسے ہی لیڈر کے متعلق کسی نے خوب کہا ہے:

WWW.NAFSEISLAM.COM

اذا کان الغراب دلیل قوم ۔۔۔ سیہدیہم طریق الہالکینا

(یعنی جب کسی قوم کا قائد کوا ہو تو ان کو ہلاکت کا راستہ بتلائے گا) (التبلیغ وعظ ۷۰ص ۳۰)

پس جو لیڈر وضو کے مسائل سے بھی ناواقف ہو اور سرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو اور دین سے قطعاً نابلد اور اسلامی تہذیب سے بالکل ناآشنا اور اسلام سے اتنا ہی دور ہو جتنا کہ ایک غیر مسلم دور ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے اکابر خصوصاً حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قائد ملت اسلامیہ کیسے بن سکتا ہے ایسے ہی قائدین کے متعلق ڈاکٹر اقبال مرحوم نے فرمایا:

ایک شوریدہ خوابگاہ نبی پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں
یہ زائرین حریم مغرب ہزار رہبر بنے ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں
غضب ہے یہ مرشدان خود بیں خدا تری قوم کو بچائے
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سنے گا اقبال کون ان کو یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانہ میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں

اور حضرت العلامہ شاہ معین الدین احمد اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اس کا (اسلام یا مسلم کا) مفہوم صرف اس قدر ہے کہ وہ ایک قوم یا مخصوص نسل کا نام یا عنوان ہے تو جیسا کہ عرض کیا گیا ہے ہر ایک ناآشنائے مذہب کے ہاتھ میں اسلام یا مسلم کی باگ دی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس قوم کا جو مسلمان کہلاتی ہے بحیثیت قوم ہونے کے خیر خواہ اور مخلص ہو لیکن اگر اسلام کا تعلق عقائد و اعمال سے ہے اور ان کے فقدان سے اسلام پر اثر پڑ سکتا ہے تو ایسی حالت میں مسلمانوں کا قائد وہی ہونا چاہیے جس میں یہ مذہبی روح موجود ہو اور جو غیر ضروری وسیع الخیالیوں کی آمیزش و اختلاط سے کمزور اور فنا نہ ہو گئی ہو ورنہ اس کی قیادت میں جو ترقی ہو گی وہ در حقیقت اسلام یا مسلمانوں کی ترقی نہ ہو گی بلکہ اس کا تعلق قوم یا ملک سے ہو [illegible] ایسی ترقی بعض اوقات اسلام اور مسلمانوں کے حق میں [illegible] عذاب الٰہی کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہے۔ اسی ترقی کی فضا میں فروعی اعمال اور جزئی عقائد بجائے خود رہے اسلام کے اصول اور ضروری شعائر تک کے متعلق غیر ضروری ہونے کا فتویٰ قابو یافتہ جماعت کی جانب سے صادر ہونے میں تامل نہیں ہوتا اور اسی طرح بتدریج تمام اسلامی بندشوں کو توڑ دینے کا سلسلہ قائم کر دیا جاتا ہے۔ (از خطبہ صدارت اجلاس نہم جمعیۃ علماء ہند ۱۹۲۸ء) اور حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی کتاب السیاسۃ الشرعیہ فی اصلاح الراعی والرعیہ میں ہے کہ امت کا اتفاق ہے کہ منصب قیادت کا اہل وہ مسلمان ہے جو عالم اور متقی ہو۔ اگر امت کو ایسا جامع شخص نہ ملے تو بحالت مجبوری یہ منصب دو شخصوں میں سے کسی ایک کو تفویض کیا جائے۔ عالم فاسق یعنی عالم بے عمل یا جاہل متقی یعنی جاہل باعمل۔ (مطبوعہ مصر ص ۱۷)

بہر حال اقوال علماء و صلحاء سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ موجودہ لیگ اسلامی جماعت و شرعی تنظیم اور سواد اعظم کہلانے کی ہرگز مستحق نہیں اور یہ ایسی جماعت ہے کہ بقول حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسلام اپنے سر کو تھامے ہوئے اس پر رو رہا اور فریاد پکار رہا ہے۔ (الاسلام یبکی و یستغیث یدہ فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وانہ من ھولاء الفجار من ھولاء الفساق ۔ من ھولاء اھل البدع والضلال الخ

(الفتح الربانی ص ۲۶۶)

لہذا بفرمان باری تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھو اور اے مسلمانوں ان ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے) اس بڑ بونگ سے اجتناب ضروری اور تعاون ناجائز ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے:

بے وفا سمجھیں تمہیں اہل حرم اس سے بچو

دیر والے کج ادا کہہ دیں یہ بدنامی بھلی

اسی قسم کی پہلی سید احمد خاں مرحوم کی قائم کردہ مجلس کی شرکت کے بارے میں حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی سے دریافت کیا گیا تھا اس کا جو جواب آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ ذیل میں مع سوال درج کیا جاتا ہے۔

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

سوال سوم: ایک جماعت قومی مسمی بہ نیشنل کانگریس جو ہندو اور مسلمان وغیرہ سکنائے ہند کے واسطے دفع تکالیف و جلب منافع دنیاوی چند سال سے قائم ہوئی اور ان کا اصل اصول یہ ہے کہ بحث ان ہی امور میں ہو جو کل جماعت ہائے ہند پر موثر ہوں اور ایسے امر کی بحث سے گریز کی جاوے جو کسی ملت یا مذہب کو مضر ہو یا خلاف سرکار ہو تو ایسی جماعت میں شرکت درست ہے یا نہیں؟

سوال چہارم: سید احمد خاں نیچری نے جو ایک جماعت ایسوی ایشن قائم کی ہے اور لوگوں کو بذریعہ اعلان مطبوعہ ۸ اگست ۱۸۸۸ء یوں ترغیب دے رہا ہے کہ میری جماعت میں بڑے بڑے ہندو ذی وجاہت مثل راجہ بنارس وغیرہ جو کانگریس کے برخلاف ہیں شامل ہیں۔ ہر شخص جو داخل ہو پانچ پانچ روپیہ چندہ ماہواری میرے نام علیگڑھ یا بنارس میں راجہ صاحب کے نام روانہ کیا کرے وغیرہ وغیرہ اور اس کی مدد کے واسطے جابجا ایسوی ایشنیں انجمن اسلامیہ کے نام سے لوگوں نے شہروں میں قائم کی ہیں۔ جو شخص ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے برخلاف معلوم ہوتا ہے اس کے ساتھ طرح طرح کا فساد اور فتنہ برپا کر کے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو جڑ سے اکھاڑنا چاہتے ہیں آیا ایسی جماعت میں مسلمانوں کو شامل ہونا اور ان کی مدد کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں اور نیچری لوگ بدخواہ اسلام ہیں یا نہیں۔

جواب از حضرت گنگوہی قدس سرہٗ:

اگر ہندو مسلمان باہم شرکت بیع و شراء و تجارت میں کر لیویں اس طرح کہ کوئی نقصان دین میں یا خلاف شرع معاملہ کرنا اور سود اور بیع فاسد کا قصہ پیش نہ آوے جائز ہے اور مباح ہے مگر سید احمد سے تعلق رکھنا نہیں چاہیئے اگرچہ وہ خیرخواہی اسلام کا نام لیتا ہے یا واقع میں خیرخواہ ہو مگر اس کی شرکت مآل کار اسلام و مسلمانوں کو سم قاتل ہے ایسا میٹھا زہر پلاتا ہے کہ آدمی ہرگز نہیں بچتا۔ پس اس کے شریک مت ہونا اور ہنود سے شرکت معاملہ کر لینا اور اگر ہنود کی شرکت سے اور معاملہ سے بھی کوئی خلاف شرع امر لازم آتا ہو ایسا مسلمانوں کی ذلت [illegible] ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا اسی طرح پر ہے اور بس فقط۔ ([illegible])

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سر سید احمد خان کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب مدرسہ دیوبند قائم ہوا اور بنیاد پڑی تو سر سید خاں نے کہا تھا کہ کیا ہوگا اور دو چار قل اعوذ پڑھ جائیںگے۔ یہ معلوم نہ تھا کہ تمہارے جادو کو موسیٰ علیہ السلام کی طرح بیاءٔ منثورا کرنے والی جماعت یہی ہوگی۔ واقعی اگر ہندوستان میں حق تعالیٰ اس جماعت کو پیدا نہ فرماتے تو چہار طرف الحاد اور دہریت کے چشمے ہندوستان میں ابل پڑتے اور ابھی ابلنے میں کونسی کسر رہ گئی لیکن قانون قدرت کے مطابق ہر فرعونے را موسیٰ کا مصداق یہ جماعت ہوگئی جس کے متعلق مخبر صادق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں کہ لا یزال طائفة من امتی منصورین علی الحق لا یضرهم من خذلهم ۔ (میری امت میں سے ایک جماعت دین الٰہی پر ہمیشہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے گی اس کی رسوائی کرنے والے اس کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں گے) ورنہ ان کا مکر اور ان کی چالاکیاں ایسی تھیں جیسا ارشاد ہے وان کان مکرهم لتزول منه الجبال ۔ (اور واقعی اُن کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جاویں) ان کے تمام مکر اور کید اسلام کی دشمنی پر تلے ہوئے تھے لیکن حق تعالیٰ وعدہ فرماتے ہیں۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون ۔ الخ ۔ (ملفوظ نمبر ١٨٢ ملفوظات ص ٥/١٠٦)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب آپ غور فرمائیں کہ مذکورہ انجمن اور اس کے قائد اور موجودہ لیگ اور اس کے قائد میں کیا فرق ہے بلکہ بعض حیثیت سے لیگ اور اس کے قائدین کو بدتر ثابت کیا جا سکتا ہے لہٰذا بقول حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرکت مآل کار اسلام و مسلمانوں کو سم قاتل ہے اگر کسی کو شبہ ہو کہ لیگ کی شرکت اور اس کی تائید ہمارے اکابر خصوصاً حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے تو پھر مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی و مولوی شبیر علی صاحب تھانوی نے کیوں شرکت فرمائی اور آئے دن تائیدی بیانات کیوں شائع کئے جا رہے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً ان حضرات کا عمل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک اور تعلیمات کے برخلاف ہے اور اس کے ثبوت کے لئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات منقولہ بالا کافی ہیں اور حضرت کے مشہور خلفاء مولانا سید سلیمان صاحب و مولانا خیر محمد صاحب و مولانا محمد عبدالجبار صاحب و مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ خیر پور کی عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔ تاہم مزید اطمینان کیلئے حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ کے مکتوب گرامی اور حضرت مولانا عبدالجبار صاحب مدظلہ ابوہری کے اعلان کو بطور گواہ پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو! اول الذکر تحریر فرماتے ہیں کہ: خود قطب العالم حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے لاہوری حامیان لیگ کے ایک دعوت نامہ کے جواب میں ۱۳۵۸ھ میں مفصل اظہار خیال فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ لیگ کے تعاون کو چار امور پر معلق فرمایا ہے۔ (۱) مسلم لیگ اپنے مقاصد میں نماز کو داخل کر لے۔ (۲) مسلم لیگ وضع اسلامی کی پابندی تمام ممبروں پر لازم قرار دے دے۔ (۳) خاکساریوں سے تعلق قطع کر دے۔ (۴) علماء اسلام کے خلاف زہر اگلنے کو اور علماء کی توہین کرنے کو چھوڑ دیں۔ امید کہ مذکورہ بالا خلاصہ سے آپ کے خط کا جواب ہو گیا ہوگا۔

والسلام خیر محمد عفی عنہ (بنام ناظم جمعیۃ علماء کاوی ضلع بھڑوچ)

ثانی الذکر کا اعلان: حضرت والا نے لیگ کی بداعمالیوں اور مذہب دشمنی ملاحظہ فرما کر لیگ سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ جس مجلس مبارک میں حضرت والا نے یہ فرمایا تھا مولانا ظفر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ اسی فرمان کو سن کر مولانا ظفر احمد صاحب نے کہا کہ حضرت والا چند ماہ اور ٹھہر جائیے۔ حضرت حکیم

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

الامت نے فرمایا کہ اب لیگ کی اصلاح کی امید بالکل ختم ہو گئی۔ میں ان حضرات سے خوب واقف ہوں
حضرت والا بار بار یہ شعر پڑھتے تھے:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے — یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

ہاں یہ صحیح ہے کہ شروع شروع میں لیگ کے حامی تھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت
مسلم لیگ جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں۔ اب تو وہ قادیانیوں، دہریوں اور شیعوں کی مجسم جماعت
ہے۔ لہذا اتمام متوسلین کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ حضرت والا کا اتباع کرتے ہوئے لیگ سے علیحدگی اختیار
کریں۔ (مدینہ ۷ انومبر ۴۵ء)

جناب ناظم صاحب جمعیۃ علماء کاوی ضلع بھروچ نے اس بیان کی تصدیق چاہی تو آپ نے
جواباً تحریر فرمایا کہ بالآخر لیگ میں ایسا کھلا ایک منظر آنے لگے اور لیگ کے جلسوں میں بے حجاب عورتیں شامل
ہونے لگیں اور احکام اسلامیہ سے ان لوگوں کی بے رغبتی ملاحظہ فرمائی تو آپ اس جماعت کی اصلاح
سے بالکل ناامید ہو گئے تھے۔ یہ بات بالکل صحیح اور درست ہے جس مجلس میں حضرت والا نے مایوسی ظاہر
فرمائی تھی میں خود موجود تھا۔ حضرت والا ایک اعلان بھی اپنی مایوسی کا فرمانا چاہتے تھے مگر بعض حضرات نے
مشورہ دیا کہ آپ کچھ عرصہ تک مزید انتظار فرماویں۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا کہ:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے — الی آخرہ۔

اس کے علاوہ جب سکندر حیات خاں نے پنجاب کے ضمنی انتخابات میں لیگ کے امیدوار کی
تصویب اور تصدیق کرنی چاہی تھی تو آپ نے جواب میں تحریر فرمایا تھا کہ آپ لوگ مولویوں کو اپنا آلہ کار
بنانا چاہتے ہیں اس لئے مجھے معاف فرمایا جائے۔ (فقط والسلام عبدالجبار عفی عنہ۔ مورخہ ۴۵-۱۲-۲۹)
فی الواقع حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ موجودہ لیگ کی شرکت اور تائید کسی طرح گوارہ نہیں کر سکتے
آپ بے عملوں کا ساتھ دینے کو بھی منع فرماتے تھے۔ چہ جائیکہ بددینوں، قادیانیوں، کمیونسٹوں کے ساتھ جو
بحکم من بدل دینہ فاقتلوہ (صحیح بخاری) (جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو) واجب القتل ہیں کالمیت
فی ید الغسال (مردہ بدست زندہ) کی طرح شامل ہو جانا پسند فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر علماء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بے علموں کے ساتھ ہو جاویں تو کیا نفع ہو۔ ہاں بے علم لوگ علماء کے تابع ہو جاتے تب کچھ فائدہ ہوتا۔ دیکھئے ایک موٹی بات ہے اگر کوئی طبیب مریضوں کا اتباع کرنے لگے تو کیا مریضوں کو فائدہ کی امید ہوگی اور لوگ اس کو کمال سمجھیں گے ہر گز نہیں اور نہ اس میں کچھ مریضوں کی سعادت بلکہ مریض اگر طبیب کے تابع ہوں تو اس میں مریضوں کو نفع ہوگا۔ اور یہ ان کا کمال بھی ہے اور عقلمندی بھی ہے کیونکہ اپنے آپ کو ایک حکیم اور دانشمند شخص کے سپرد کر دیا اور اس صورت میں کہ جو طبیب مریضوں کے تابع ہو جائے یہ سراسر طبیب کا جہل ہے ایسے طبیب کے بارہ میں وہی کہا جائے گا جو مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بے خبر بود نداز از حال دروں　　استعیذ اللہ مما یفترون

اور یہ ناعاقبت اندیش اُسی حکم میں ہوں گے جس میں علماء بنی اسرائیل ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ فخریہ بیان کرتے ہیں کہ علماء بھی ہمارے ساتھ ہو گئے۔ (الہادی محرم ۱۳۴۸ھ ص ۳۲)

فرماتے ہیں [illegible] مولویوں کو [illegible] ان کو چاہیے کہ ایسی فضولیات کو چھوڑ دیں اور ان کاموں میں لگیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ خود دین کی تبلیغ کریں، پڑھیں پڑھائیں، جاہلوں کے ساتھ ہو کر تضییع اوقات نہ کریں مگر وہ بھی تابع بن گئے۔ اگر جاہل ان کو متبوع بناتے تب بھی چنداں مضائقہ نہ تھا مگر آج کل تو رزولیوشن پاس کرتے ہیں جاہل اور مولوی ان کا اتباع کرتے ہیں کیا واہیات ہے۔ ایسوں ہی کی بدولت ملک اور مخلوق برباد اور خراب ہوئی۔ (ملفوظ نمبر ۳۳۲ ملفوظات ص ۳۰۷/۵)

NAFSEISLAM.COM

اس وقت جو مولوی لیگ کے حامی ہیں وہ قائدین لیگ کے متبوع ہیں یا کالمیت فی ید الغسال کی مصداق و تابع محض ہو کر آلہ کار ہیں۔ ہر شخص فیصلہ کرسکتا ہے ان صاحبان کی حمایت لیگ لا لحب علی بل لبغض معاویہ۔ کے قبیل سے ہے ورنہ یہ حضرات خود بھی لیگ کی مخالفت کر چکے ہیں اور اس کی شرکت کو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے خلاف قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ مولانا ظفر احمد صاحب نے زمانہ قیام ڈابھیل میں مولانا عبد الجبار صاحب استاد جامعہ سے کہا تھا کہ حضرت کانگریس اور لیگ کو نجس قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کانگریس گو ہے تو لیگ کی موت۔ اور جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت لیگ اور اس کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی تو علماء تھانہ بھون نے بالاتفاق لیگ کی مذمت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرمائی اور مرحوم سکندر حیات خاں کے سیکرٹری کے خط کے جواب میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا لیگ کے آلۂ کار بننے سے انکار فرمانا نقل کیا گیا۔ ان خطوط کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین جناب الحاج محمود قاسم مدیر التبلیغ ترکیسر اور جناب عیسیٰ بھائی ابراہیم ناظم جمعیۃ العلماء کاوی ضلع بھروچ نے ۲۲ ستمبر ۴۵ء کو حمیدیہ مسجد بمبئی میں ناظم دعوت الحق کے پاس دیکھا ہے اور مولانا عبدالعزیز بہاری صدر جمعیۃ العلماء بمبئی کو بھی ان خطوط کا علم ہے لیکن اس کے بعد بمبئی سے وفد جاتا ہے۔ وفد کیا تھا گویا آسمانی وحی تھی۔ دفعۃً ان حضرات کی رائے میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور محرم ۱۳۶۵ھ کو ۱۰۲ صفحات پر مشتمل ایک سیاسی رسالہ افادات اشرفیہ در مسائل سیاسیہ معرض وجود میں آ جاتا ہے۔ یہ ایک پر اسرار معمہ ہے۔ اس رسالہ میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے چنانچہ اس وقت صرف ایک چیز بطور مشتے نمونہ خروارے پیش کرتا ہوں۔ افادات اشرفیہ کے ص ۸۸ پر ارقام ہے کہ ۱۹۳۹ء میں جمعیۃ العلماء ہند کا جو اجلاس دہلی میں ہوا تھا۔ اس کا دعوت نامہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت والا میں بھی آیا تھا اور اسی دعوت نامہ کے ساتھ ناظم صاحب کا ایک خط بھی تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا خود جواب عنایت فرمایا تھا اور اس کی نقل رکھ لینے کو مجھے حکم دیا تھا چنانچہ ناظم صاحب جمعیۃ کا اصل خط اور حضرت کے جواب کی نقل میرے پاس محفوظ ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے جس سے حضرت کا مسلک پوری طرح واضح ہو جائے گا اور وہی آج تک ہمارا مسلک ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

والسلام محمد شبیر علی عفی عنہ۔ الجمعیۃ المرکزیۃ العلماء الہند بازار بلیماران دہلی

حضرت اقدس زاد اللہ مجدکم:

السلام علیکم!

دعوت نامہ ارسال خدمت ہے اگر سفر کا تحمل نہ ہو تو حضرت کسی کو بطور نمائندہ روانہ فرما دیں۔

معاملات کی اہمیت حضور کے پیش نظر ہے۔ من یدکم الاحقر الفقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

(۲۶ فروری ۱۹۳۹ء)

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ:

آپ کا دعوت نامہ آیا۔ میرا عذر سفر تو آپ کو معلوم ہی ہے اس لئے خود تو حاضری سے قاصر ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر دعوت نامہ کچھ پہلے آتا تو ممکن تھا کہ اس کے متعلق کچھ خط و کتابت کر کے کسی کو بھیجنے کا انتظام کرتا۔ اب میں وقت پر اسکا انتظام بھی مشکل ہے۔ اس لئے شرعی حیثیت سے صرف اپنی ایک رائے کا اظہار کرتا ہوں جس کے متعلق مولانا کفایت اللہ صاحب سے زبانی گفتگو بھی ہو چکی ہے اور اب تو واقعات نے ہم کو اس رائے پر بہت ہی پختہ کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا خصوصاً حضرات علماء کا کانگریس میں شریک ہونا میرے نزدیک مذہباً مہلک ہے بلکہ کانگریس سے بیزاری کا اعلان کر دینا نہایت ضروری ہے۔ علماء کو خود مسلمانوں کی تنظیم کرنا چاہیئے تاکہ ان کی تنظیم خالص دینی اصول پر ہو اور مسلمانوں کو کانگریس میں داخل ہونا اور داخل کرنا میرے نزدیک ان کی دینی موت کا مترادف ہے۔ والسلام! اشرف علی

اب میں برم جشید ملقب بہ اسم تاریخی تحفۂ باطن (ضبط کردہ صاحب خلق سامی جناب وصل صاحب بلگرامی) سے ایک ملفوظ پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کر سکے گے کہ اس جواب کی نسبت حضرت مولانا کی طرف کرنا کہ انہوں نے یہ کہا کہ اس کو انتقال کر کے [illegible] ہو یا نہ ہو کہاں تک درست ہے اور حضرت کے مسلک اور ان حضرات کے مسلک اور دعویٰ عمل میں کس قدر تطابق و توافق ہے۔ برم جشید نمبر ۲ ص ۳۵ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون سہ شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء بعد نماز ظہر۔

(۲) مجلس عام میں جناب مولوی منفعت علی صاحب وکیل سہارنپور، جناب مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل پٹنہ اور بہت سے حضرات حاضر تھے۔ ایک خاص مقام سے (دہلی) ایک خاص اہم جلسے میں (جمعیۃ علماء ہند منعقدہ دہلی مورخہ ۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴ محرم ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۔۴۔۵۔۶ مارچ ۱۹۳۹ء) شرکت کی دعوت کا خط آیا تھا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر جناب والا شرکت نہ فرماسکیں تو اپنی طرف سے کسی کو بھیج دیں۔ اس سے پہلے اسی جلسہ میں اشاعت کے واسطے ایک خاص مضمون بھیجنے کیلئے جناب مولانا ظفر احمد صاحب اور جناب مولوی شبیر علی صاحب نے اجازت طلب کی تھی لیکن حضرت والا نے منظور نہیں فرمایا تھا۔ اب یہ خط آیا تو حضرت والا نے جناب مولوی شبیر علی صاحب کے پاس بھیج دیا۔ جناب ممدوح نے اس کا جواب لکھ کر ملاحظہ عالی کیلئے پیش کیا۔ حضرت والا نے مصالح بیان فرماتے ہوئے جواب بھیجنا نامناسب خیال فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بعد عشاء جناب مولوی منفعت علی صاحب اور جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی رائے ہوئی کہ جواب جانا چاہیئے اور اس کے لئے جناب مولوی شبیر علی صاحب کے ذریعہ سے حضرت اقدس کی گرامی خدمت میں عرض کیا جائے چنانچہ دونوں حضرات اس خادم (وصل بلگرامی) کو لے کر جناب مولوی شبیر علی صاحب کے پاس گئے۔ وہاں جناب ظفر علی صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ان دونوں صاحبوں نے واقعات بیان کئے۔ ضرورت ظاہر کی اور جواب بھیجنے کے لئے رائے پیش کی۔ جناب مولانا ظفر احمد صاحب نے بھی جواب بھیجنے کی تائید فرمائی۔ لیکن مولوی شبیر علی صاحب نے فرمایا کہ جب مضمون بھیجنا حضرت والا کے خلاف مزاج ہو اور جواب بھیجنے کی اجازت نہیں دی تو پھر اصرار کرنا یا مکرر عرض کرنا مناسب نہیں ہے۔ دوسرے دن صبح کے وقت جب یہ خادم (وصل بلگرامی) کسی ضرورت سے خدمت اقدس میں حاضر تھا تو کسی سلسلہ میں رات کے واقعہ کا ذکر آ گیا۔ اس ذکر سے حضرت والا پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ ارشاد فرمایا [illegible] ہیں۔ غور کرنے کے بعد کہتا ہوں متعدد بار تجربہ ہو چکا ہے اور [illegible] کہا تھا۔ پھر بھی نہیں سمجھتے (الی قولہ) اب لہجہ میں تیزی ہو گئی تھی۔ بیان میں کوئی دوسری قوت کار فرما تھی۔ آواز بلند تھی۔ چہرۂ مبارک اور سر اقدس پسینہ سے تر تھا۔ یہاں تک کہ عمامہ عالی اتار کر رکھ دیا گیا تھا۔ اسی مضمون کے تحت میں عجیب جوش، عجیب کیفیت اور عجیب جذبہ کی حالت میں ایک ایسی تقریر فرما رہے تھے جو کسی طرح تحریر میں نہیں آ سکتی۔ جناب مولانا ظفر احمد صاحب بھی بیتاب ہو کر اپنی جگہ سے اُٹھ کر آ گئے تھے۔ عجب سماں تھا، عجیب کیفیت تھی، تمام فضا جوش سے بھری ہوئی تھی معلوم ہوتا تھا در و دیوار کیا کل کائنات لرزاں ہے۔ (الی قولہ)۔

(نوٹ) پھر اُس جلسۂ مذکورہ کے بعد جس میں حضرت والا کو دعوت شرکت دی گئی قریب ہی ایک سخت ناگوار واقعہ (مالک اخبار الامان مولوی مظہر الدین کا قتل) پیش آیا۔ جس کا عام نظروں میں اُسی جلسہ کی تقریروں کا اثر سمجھا گیا۔ اس وقت عین الیقین کے درجہ میں سب کی سمجھ میں آیا کہ جواب کا نہ جانا اور مضمون نہ بھیجنا عین مصلحت تھا ورنہ بعض نگاہوں میں ان تقریروں کو اس مضمون کا اثر سمجھا جاتا کہ اسی مضمون کی مخالفت ان تقریروں کا سبب ہوئی۔ (صفحہ ۳۷) (رسالہ بزم جمشید کے مرتب جناب وصل بلگرامی ہیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قالب) کو مٹی سے بنایا۔ پھر ان کو حکم دیا کہ (جاندار) ہو پس وہ (جاندار) ہو گئے۔ یہ امر واقعی آپ کے پروردگار کی طرف سے (بتلایا) ہے۔ سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے نہ ہو جئے۔ پس جو شخص آپ سے عیسیٰ کے باب میں (اب بھی) حجت کرے۔ آپ کے پاس علم (قطعی) آنے پیچھے تو آپ فرما دیجیے کہ آ جاؤ ہم (اور تم) بلا لیں اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور خود اپنے تنوں کو اور تمہارے تنوں کو پھر ہم (سب مل کر) خوب دل سے دعا کریں اس طور پر کہ اللہ کی لعنت بھیجیں ان پر جو (اس بحث میں) ناحق پر ہوں۔"

(ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

آیات کا پس منظر: نجران کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضور نبی کریم علیہ السلام سے بحث کر رہے تھے کہ وہ اللہ اور ابن اللہ ہیں اور دلیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اعجازی پیدائش کے واقعہ کو پیش کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر محض اعجازی شان کے ساتھ پیدا ہونا خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی دلیل بن سکتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ تو ان سے بڑھ کر شان اعجازی رکھتا ہے۔ جب اکیلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ ہونے کی بنا پر خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا جا سکتا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کو بدرجہ اولیٰ خدا یا خدا کا بیٹا کہنا چاہیے کیونکہ ان کے ماں باپ کوئی بھی نہیں۔ حالانکہ تم بھی اس بات کے قائل نہیں ہو۔

علماء و مفسرین کی رائے: ابتدائی دو آیات کی تفسیر میں مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی تحریر فرماتے ہیں کہ: "نصاریٰ اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ بندہ نہیں۔ اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کس کا بیٹا ہے؟ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کے تو نہ باپ تھے نہ ماں۔ عیسیٰ کے باپ نہ ہونا عجیب ہے۔ اس حساب سے تو آدم کو خدا کا بیٹا ثابت کرنے پر زیادہ زور دینا چاہیے۔ حالانکہ کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔" پھر فرماتے ہیں "یعنی مسیح علیہ السلام کے متعلق جو کچھ حق تعالیٰ نے فرمایا وہی حق ہے جس میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ جو بات تھی بالکل صاف سمجھا دی گئی۔" پھر آیت مباہلہ کے تحت مولانا محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نصاریٰ نجران اس قدر سمجھانے پر بھی اگر قائل نہ ہوں تو ان کے ساتھ مباہلہ کرو۔ جس کی نہایت مؤثر اور مکمل صورت یہ تجویز کی گئی کہ دونوں فریق اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں۔ اور سب گڑگڑا کر دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں جھوٹا ہے اس پر خدا کی لعنت اور عذاب پڑے۔" پھر فرماتے ہیں

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"بعض سلف کے طرزِ عمل اور بعض فقہائے حنفیہ کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ کی مشروعیت اب بھی باقی ہے۔ مگر ان چیزوں میں جن کا ثبوت بالکل قطعی ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ مباہلہ میں بچوں عورتوں کو بھی شریک کیا جائے۔ میرے خیال میں مباہلہ ہر ایک کاذب کے ساتھ نہیں صرف کاذب معاند کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ ابن کثیر کہتے ہیں ثم قال تعالیٰ امرا رسوله صلی اللہ علیہ وسلم ان یباهل من عاند الحق فی امر عیسیٰ بعد ظهور البیان واللہ اعلم۔
(ماخوذ از تفسیر مولانا محمود الحسن دیوبندی) ۲۔ تفسیر مواہب الرحمٰن میں بحر العلوم علامہ سید امیر علی ملیح آبادی نے حاشیہ جمل کے حوالے سے علامہ دوانی و شیخ شیرازی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:
اب مباہلہ نہیں جائز ہے مگر کسی ایسے ہی امر میں جو شرعی ہو اور اس میں اشتباہ و عناد کیا گیا ہو۔ اور وہ بدون مباہلہ کے دفع نہ ہوتا ہو تو روا ہے بشرطیکہ مباہلہ سے پہلے حجت پوری پوری قائم کر دے۔ اور شبہ دور کرنے میں کوشش کرے۔ اور پہلے نصیحت اور ڈر اور ڈرانے پھر اگر وہ نفع نہ کرے اور یہ ضرورت پیش آوے کہ مباہلہ کیا جاوے تو روا ہے۔" (تفسیر مواہب الرحمٰن جلد اول پارہ ۳) ۳۔ [illegible] صاحب حقانی تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت دعائے مباہلہ میں ایسے شخص سے مراد جو اہل مباحثہ ہیں۔ ۴۔ تیسیر الباری ترجمہ و شرح بخاری شریف میں حدیث مباہلہ کی تشریح میں علامہ وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ: "آنحضرت نے ان کو سمجھایا اسلام کی دعوت دی۔ قرآن سنایا۔ پر انہوں نے نہ مانا آخر آپ نے فرمایا کہ اچھا آؤ ہم تم مباہلہ کریں۔ یعنی دو فریق جن میں باہمی اختلاف ہو جب تقریر اور بحث میں قائل نہ ہوں تو دونوں مل کر اللہ سے دعا کریں "یا اللہ جو کوئی ہم سے غلطی اور ناحق پر اصرار کر رہا ہو اس پر اپنا عذاب اتار۔" (ماخوذ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری کتاب المغازی باب قصہ اہل نجران) مندرجہ بالا آیات قرآنیہ اور تفاسیر و کلام علماء و ائمہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

(الف) مباہلہ کے لیے ضروری ہے کہ اس سے پیشتر بحث و مباحثہ (مناظرہ) میں فریقین اپنے دلائل پیش کر کے اپنے نظریہ کو ثابت کریں۔ یعنی مباہلہ سے پہلے مناظرہ کر کے اتمام حجت کرنا ضروری ہے۔ بغیر اس کے مباہلہ مشروع نہیں۔ چنانچہ تفسیر کبیر سے بھی اس مضمون کی تائید ہوتی ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں: ومن انصف و طلب الحق علم ان البیان قد بلغ الی الغایة القصوی فعند ذالک

(ماخوذ از تفسیر مختصر [illegible] ترجمان القرآن)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو آپ اس کی ترتیب سے فارغ ہوئے ہیں)

رسالہ بزم جمشید حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات سے شائع ہوا ہے اور افادات اشرفیہ حضرت کی وفات کے بعد۔ اور وفات کے بعد کی تصنیفات قابل اعتماد نہیں معلوم ہوتیں چنانچہ تتمہ اشرف السوانح کے متعلق جناب مولوی عمر احمد صاحب ابن مولانا ظفر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ تتمہ اشرف السوانح حضرت نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے بعد جناب خواجہ عزیز الحسن مرحوم نے تصنیف فرمایا اور موصوف کے بھی انتقال کے بعد بعد تحریف و تنسیخ (جس کی داستان طویل ہے) شائع کیا گیا۔ الخ۔ (منشور ۶ مارچ ۱۹۴۶ء)

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

فقط واللہ اعلم

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
" THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT "

عبد الاحد غفرلہ الصمد (سورتی)

(۲۶ ربیع الثانی ۶۵ھ مطابق کم اپریل ۱۹۴۶ء)

****

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

اکابر دیوبند اپنے آئینہ میں

دیوبندی شاطر اپنے منہ کافر

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مؤلفہ

صمصام المناظرین مولٰینا محمد حسن علی قادری رضوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

افتتاحیہ

مخالفین اہل سنت عامۃ المسلمین کو دھوکہ دینے کے لیے علماء اہل سنت پر مسلمانوں کی بلاوجہ تکفیر کا الزام عاید کرتے ہیں، حالانکہ علمائے اہل سنت میں سے کسی نے بھی نہ مسلمانوں کی تکفیر کی۔ نہ کسی کی بلاوجہ تفسیق کی۔ "مسلمانوں کی بلاوجہ تکفیر" کا اس جملہ کا ایک ایک لفظ مخالفین اہل سنت کے مغالطہ و فریب کی عکاسی کرتا ہے۔

سیدنا اعلیٰحضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات ہی میں یہ الزام کو دہرایا جا رہا ہے کہ جی! یہ ہر کسی کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں "مسلمانوں کی بلاوجہ تکفیر کے اس الزام کا طلسم چاک کرتے ہوئے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ناچار عوام المسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کے فتویٔ تکفیر کا کیا اعتبار، یہ لوگ تو ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا۔ مولوی اسحاق صاحب کو کہہ دیا۔ مولوی عبد الحی صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہہ دیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا۔ حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا۔ مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا۔ پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے گزر گئے۔ وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ، عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا۔ یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی مرحوم و مغفور سے ایک نجدی کو سخت غیظ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کریمہ إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا۔ جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا۔ اور مولانا نے مفتری کذاب بے باک کو اصول شریف کا تحفہ بھیجا۔ غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں۔

تمہید ایمان ص ۳۴/۳۶ مطبوعہ رضا پبلیکیشنز لاہور

ماننا پڑے گا امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جن لوگوں کی تکفیر فرمائی کمال احتیاط کو مدنظر رکھ کر۔

ثابت ہوا کہ امام اہل سنت سیدنا اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ یا دیگر علمائے اہل سنت نے ہر کسی کی تکفیر نہیں فرمائی ہے اور کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر نہیں کہا۔ نہ ہی کسی کو ذرا ذرا سی بات پر کافر قرار دیا۔ مخالفین کا یہ الزام محض افترا و بہتان ہے۔

ہاں البتہ علمائے اہل سنت اور امام اہل سنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے ان لوگوں کو یقیناً کافر و مرتد قرار دیا جنہوں نے تنقیص حضرت باری تعالیٰ و توہین شان رسالت و نبوت کا ارتکاب کیا۔ جنہوں نے

(۱) اللہ عزوجل (سبوح و قدوس) پر امکان و وقوع کذب کا افترا کیا۔

(۲) سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے کو عوام کا خیال بتاکر بالکل غلط اور جدید معنی پہنائے۔ مرزا قادیانی اور دیگر دجالوں کے لئے نبوت کا دروازہ کھولنے کی ناپاک سعی کی۔

(۳) حبیب خدا نائب اکرم خالق ارض و سما خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم غیب سے تشبیہ دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۴) شیطان مردود کے وسعت علم محیط ارض کو نص سے ثابت مانا اور سرکار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم محیط ارض کو خلاف نصوص اور شرک قرار دیا۔ وغیرہ وغیرہ من الخرافات

ایسے عقائد باطلہ و نظریات فاسدہ کے حامل افراد بلا شبہ کافر و مرتد اور دائرہ اسلام و ایمان سے خارج ہیں۔ متذکرہ بالا جملہ عقائد اکابر دیوبند میں سے مولوی رشید احمد گنگوہی کے دستخطی و مہر شدہ فتوے نیز تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ وغیرہ سے ثابت ہیں۔ اور یہ کتابیں عام مل جاتی ہیں۔

اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ یا دیگر علمائے اہل سنت نے بلا وجہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ بلکہ مذکورہ بالا عقائد کے حامل افراد کو بذریعہ رجسٹرڈ خطوط ان کے اقوال کفریہ سے خبردار کیا۔ احکام شریعت [illegible] اقوال کفریہ [illegible] تو بعد رجوع کی توفیق [illegible]۔ [illegible] شان الوہیت و رسالت کے تحفظ و دفاع کے لئے امام اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے اکابر و مشاہیر علماء و مشائخ عرب و عجم کی خدمت میں ان اقوال کفریہ کو پیش کرکے علمائے حرمین شریفین (مدینہ طیبہ و مکہ معظمہ) سے حکم شرعی حاصل کیا۔ جو کتاب مستطاب

"حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین"

میں مذکور ہے۔ پھر برصغیر ہند و پاک کے ہر ضلع، ہر صوبہ، ہر ریاست کے علماء و مشائخ اہل سنت و مفتیان شریعت نے فتاوے حسام الحرمین شریف کی تائید و توثیق فرمائی۔ دیکھو "الصوارم الھندیہ" وغیرہ

ان لوگوں کی ذہنیت پر تعجب و افسوس ہے کہ علما کی تکفیر کا رونا تو روتے ہیں۔ لیکن تنقیص حضرت الوہیت اور توہین شان رسالت کا انہیں کوئی غم نہیں۔ انہیں رنج و ملال ہے تو صرف تکفیر کا ہے۔ اپنے اکابر کے اقوال کفریہ کا نہیں۔

اگر بالفرض کوئی عالم کسی کے اقوال کفریہ پر شرعی احکام نہ بھی جاری کرے۔ تو کیا وہ کفر عین اسلام ہو جائے گا؟ نہیں۔ بلکہ وہ عند اللہ کفر ہی رہے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جن عقاید باطلہ وعبارات کفریہ پر علمائے اہل سنت وامام اہل سنت اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے فتویٰ کفر جاری فرمایا۔ وہ یقیناً کفر ہیں۔ اگر اکابر دیوبند کی مختلف کتب کو کھنگالا جائے۔ اور ان کے مختلف مصنفین کی بجملہ تاویلات کا جائزہ لیا جائے یا ان کے اکابر کا نام ظاہر کیے بغیر ان عبارات پر ان کے موجودہ علماء سے فتوے لیا جائے تو وہ بھی ان عقاید و نظریات و عبارات پر فتوائے کفر دیتے ہیں۔ جن کو امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر علمائے اہل سنت ومفتیان شریعت نے کفر قرار دیا۔

ہمارا یہ مختصر کتابچہ اس قسم کے حوالہ جات پر مشتمل ہے۔ انشاء اللہ اس سے مخالفین کے اس الزام کا کہ "یہ لوگ بلا وجہ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں" دفعیہ ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ مختصر سا کتابچہ اس طور پر ترتیب دے دیا۔ میرے اعلیٰ احباب میں ایک محب اہلسنت نے جو بیرون گئے ہیں اپنے پراصرار خصوصی مکاتیب کے ذریعہ میری ہمت بندھائی اور اس اہم فوری ضرورت کا احساس دلایا۔ لہذا وقت کی ضرورت اور اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر فقیر نے اپنی دیگر تالیفی مصروفیات چھوڑتے ہوئے اس کتابچہ کی ترتیب وتدوین کو اولیت دی۔ مولے تعالےٰ مقبول خاص وعام فرمائے آمین

فقیر قادری، گدائے رضوی

محمد حسن علی غفرلہ الولی میلسی

[illegible]

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ ﷺ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بقلم خود کافر؟ دنیا میں ایک بھی اہلِ ایمان موجود نہیں

بانئ وہابیت مولوی اسماعیل دہلوی اپنی تقویت الایمان صفحہ ۴۲ پر بحوالہ مشکوٰۃ نقل کرتے ہیں۔

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی۔ سو جان نکال لے گی جس کے دل میں ہوگا رائی کے دانہ بھر ایمان۔ سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر۔"

ایک حدیث شریف کے الفاظ بھی خود ہی نقل کیجئے۔ اور صفحہ ۴۳ پر اس کا ترجمہ یہ کیا۔

"نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو پس وہ ڈھونڈیں گے اس کو تباہ کر دے گا اس کو پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی (سرد ہوا) شام کی طرف سے سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی۔"

حدیث مذکور لکھ کر مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کے اسی صفحہ ۴۳ پر صاف لکھ دیا کہ

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"

اب نہ خروج دجال کی حاجت، نہ نزولِ مسیح کی ضرورت۔ ان کی قسمت کی وہ سرد ہوا (ٹھنڈی باد) چل گئی۔

تمام دنیا کو کافر و مشرک اور بے ایمان بنانے کے لیے بانئ وہابیت نے ختمِ دنیا کی حدیث اپنے زمانہ موجودہ پر چپکا دی۔ اور صاف لکھ مارا۔

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"

گویا وہ ہوا چل گئی اور دنیا میں معاذ اللہ نرے کافر ہی کافر ہیں۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان تھا۔ فنا ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بتایا جائے کہ مولوی اسماعیل صاحب اور اس کے پیرو کیا اس دنیا سے کہیں الگ بستے ہیں؟ وہ بھی اسی دنیا میں ہیں۔ اپنے اس قول و اقرار سے یہ خود مثلیث کا فر ثابت ہوئے۔

اکابرِ دیوبند اپنے آئینہ میں

دیوبندی شاطر —— اپنے منہ کافر

ع کہاں تک مجری کی مطابقت ان کی

NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

فتویٰ کفر از علماء دیوبند	کلماتِ کفر از علماء دیوبند
(۱) "جو الفاظ موہم تحقیرِ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے" (لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۲ از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)	"صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ عقائدِ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلِ سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا..... سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے شانِ نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علمائے دیوبند	کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند
	الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں: (الشہاب الثاقب ص۴۷ و ص۶۴) ازمولوی حسین احمد صاحب "مدنی" صدر مدرسہ دیوبند)
وہابیہ جن الفاظ موہمہ ابہام گستاخی والے ادنیٰ کا ہوتا تھا ان کو بھی باعث ایذا جناب رسالت مآب علیہ السلام خیال کیا اور آخر میں فرمایا کہ بس ان کلمات کفر کے بکنے والے کو منع کرنا شدید چاہیئے اگر مقدور ہو۔ اور اگر باز نہ آوے قتل کرنا چاہیئے۔ کہ موذی و گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہٗ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے: (الشہاب الثاقب ازمولوی حسین احمد صاحب "مدنی" صدر مدرسہ دیوبند ص۵۰)	آنحضرت علیہ السلام کے بیان اور اول بعض الفاظ جو سخت بے ادبی کے واقع ہو گئے ہیں۔ اس زمانہ کی جہالت کی اصلاح محمد.... یہ بے تکلفی بے ادبی اور گستاخی ہے.... ان الفاظ کو استعمال بھی نہ کیا جاوے گا: (امداد الفتاوی ج ۴ ص۱۱۵) ازمولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

فتوے کفر از علمائے دیوبند	کلمات کفر از علمائے دیوبند
(۳) "جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔" (المہند ص ۳۶ از مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی دیوبندی) یاد رہے کہ المہند نامی کتاب مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی احمد حسن امروہی مولوی کفایت اللہ دہلوی، مولوی عاشق الٰہی میرٹھی اور خود مولوی اشرف علی تھانوی کی مصدقہ ہے۔	"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان ص ۸ از مولوی اشرف علی تھانوی صاحب)
(۴) بانئے وہابیت دیوبندیت مولوی اسماعیل صاحب دہلوی غیروں سے مدد مانگنے والوں کو اشد مشرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں ؎ تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد سب سے اس پہ لعنت و پھٹکار ہے مُردوں سے حاجتیں مانگنا ہو	جناب حاجی امداد اللہ صاحب اکابر علمائے دیوبند کے پیر و مرشد ہیں۔ وہ تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ کے کفریات کی تائید نہیں فرماتے۔ وہ اہل سنت کے مطابق عقیدہ رکھتے تھے۔ وہ بعد از وصال اپنے پیر و مرشد مولانا نور محمد صاحب کو امداد کے لیے پکارتے ہوئے لکھتے ہیں ؎ تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفےٰ

WWW.NAFSEISLAM.COM
NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

فتوائے کفر از علمائے دیوبند	کلماتِ کفر از علمائے دیوبند
ان کی منت ماننا کفار کی راہ ہے۔ (تذکیر الاخوان ص۲۴۳ و ص۸۳)	"تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست و پا اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا۔ (شمائم امدادیہ ص۸۳ و امداد المشتاق ص۱۱۶)
(۳) اکثر لوگ پیروں کو پیغمبروں کو اماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ وہ شرک میں گرفتار ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص۱۵ از مولوی اسماعیل دہلوی)	مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند قصائد قاسمی ص۷ و ص۸ پر لکھتے ہیں مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار مگر کرے روح القدس میری مددگاری تو اس کی مدح میں کروں میں رقم اشعار جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے تو آگے بڑھ کے کہوں کہ اے جہاں کے سردار
(۴) کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا۔ اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔	"انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے۔" "انبیاء اولیاء امام زادے پیر شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماء دیوبند	کلماتِ کفر از علماء دیوبند
تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند ص ۲۸ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)	سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز ہمارے بھائی۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۸ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)
(۵) کوئی کسی کے لیے حاجت روا، مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح جائز نہیں۔ ایسے عقائد پر مطلع ہو کر جو ان کو کافر و مشرک نہ سمجھے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص ۱۴۶ ملخصاً از مولوی غلام خان)	کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے رب ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے (تعلیم الدین ص ۱۳۴ از مولوی اشرف علی تھانوی۔ سلاسلِ طیبہ ص ۲۲ از مولوی حسین احمد مدنی۔ امداد السلوک ص ۱۲۵ از مولوی رشید احمد گنگوہی)
(۸) ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المہند ص ۱۴ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی) اس کتاب پر مولوی محمود الحسن دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی مفتی کفایت اللہ دہلوی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی کی تصدیق و تائید موجود ہے۔	شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم محیط الارض) نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۱ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

فتویٰ کفر از علمائے دیوبند	کلماتِ کفر از علمائے دیوبند
(۹) جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے، وہ کافر ہے۔ (المہند ص ۱۳)	ایک خاص علم کی وسعت آپ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو نہیں دی گئی۔ اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۹۹ از مولوی حسین احمد مدنی)
(۱۰) ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلیٰ ہے، وہ کافر ہے۔ ہمارے حضرات اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المہند ص ۳۱ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مطبوعہ مکتبہ تھانوی کراچی)	انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس ص ۵ از مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)
(۱۱) انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریر کا پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند	"دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے۔ ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند	کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند
جواب صحیح: ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ۔ مہر دار الافتاء دیوبند الہند فتویٰ ۱۹۶/۱ ماخوذ از شہاب مولوی محمد حسینی ناظم مکتبہ تجلیات اسلامی لودھراں ضلع ملتان و ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۶ء	(تصفیۃ العقائد ص ۲۵/۲۸ از مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)
(۱۲) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز نے متعدد فتاوے میں تصریح فرمائی کہ جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علماً کہے وہ کافر ہے۔ (الشہاب الثاقب ص)	ایک نام علم کی وسعت آپ حضور علیہ السلام کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۹۱ از مولوی حسین احمد صدر مدرسہ دیوبند مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)
(۱۳) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز نے متعدد فتاوے میں تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص ابلیس لعین کو رسول مقبول علیہ السلام سے اعلم اور اوسع علماً کہے وہ کافر ہے۔	الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماء دیوبند	کلماتِ کفر از علماء دیوبند
(الشہاب الثاقب ازمولوی حسین احمد" مدنی" ص۸۸)	"ملک الموت کو یہ وسعت نصِ قرآن حدیث سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم (علیہ السلام) کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔" (براہین قاطعہ ص۵۱ ازمولوی خلیل احمد انبیٹھوی)
(۱۳) ان اللغة العربية حاكمة بان معنى خاتم النبيين في الآية هو آخر النبيين لا غير "بے شک زبان عربی کا اٹل فیصلہ ہے کہ آیت کریمہ کے اندر خاتم النبیین کا معنی صرف آخر الانبیاء ہے۔ دوسرا کوئی معنی نہیں۔ (ہدایۃ المعتدین ص۲۱) اجمعت عليه الامة فيكفر مدعي خلافه ويقتل ان اصر "امت محمدیہ کا خاتم النبیین کے اس معنے پر اجماع و اتفاق ہے۔ لہذا	"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس ص۳ ازمولوی محمد قاسم نانوتوی مطبوعہ راشد کمپنی دیوبند)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماء دیوبند	کلمات کفر از علماء دیوبند
خاتم الانبیاء کا دوسرا معنی گھڑنے والا کافر ہے۔ اور اصرار کرے تو قتل کیا جائے۔ ہدایۃ المہدیین ص۳۵ از مفتی محمد شفیع دیوبندی سابق مفتی مدرسہ دیوبند	
(۱) جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۹) از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی (۲) "یہ عقیدہ کہ آپ (حضور علیہ السلام) کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔" فتاویٰ رشیدیہ دوم ص۱۰	جناب حاجی امداد اللہ صاحب اکابر دیوبند کے پیر و مرشد ہیں۔ وہ کفریہ عبارات مثل حفظ الایمان و براہین قاطعہ کی تائید نہیں کرتے۔ وہ فرماتے ہیں: "لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں۔ دریافت و ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ رض کے معاملات سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعوی کی سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے (شمائم امدادیہ دوم ص۶۱)

نوٹ:۔ صلح حدیبیہ کے متعلق گستاخ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی یہ خیرہ چشمی اور شورہ

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند	کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند
(۴۳) نبی کو جو حاضر و ناظر کہے۔ بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔ جواہر القرآن ص۔ از مولوی غلام خان راولپنڈی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ

فیتی ہے کہ معاذاللہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے سفیر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انجام سے بے خبر تھے۔ اس لئے بے بنیاد اور لغو ہے کہ بیعت رضوان کے موقع پر سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مار کر فرمایا تھا کہ یہ بیعت حضرت عثمان کی بابت [illegible] قتل کی خبر کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم غلط سمجھتے تھے۔ باوجود اتفاق اخبار نبوت کو بتا رہے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ زندہ ہیں۔

OF AHLESUNNAT WAL

علیٰ ہذا القیاس "واقعہ افک" میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی کہ۔ میں اپنے اہل کے متعلق سوائے خیر کے اور کچھ نہیں جانتا؛ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ "افک" منافقین کی جانب سے ایک گھناؤنی، گہری سازش تھی۔ بہتان عظیم اور افترا پردازی تھی۔ سکوت میں یہ راز پنہاں تھا کہ الزام کی تحقیق و تبیین سے قبل اسے کلیتہً مسترد کر دینا تحکم اور آمریت کے مترادف تھا۔ دوسرے نبی پاک صاحب لولاک صلے اللہ علیہ وسلم عدلیہ کے تمام تقاضے پورے کرنا چاہتے تھے۔ اور واقعہ کی پوری طرح تفتیش اور چھان بین کو آزاد عدلیہ کے لئے لازم و ملزوم سمجھتے تھے۔ چنانچہ اس واقعہ کی باضابطہ تحقیق و تفتیش ہوئی۔ اور تہمت تراشنے والوں پر حد قذف (۸۰ درّے) جاری کی گئی۔ اور یوں کسی پاکباز اور باعصمت خاتون پر ناپاک الزام لگانے والوں کے خلاف سزا کا اعلان قانون کی شکل اختیار کر گیا۔

(ادارہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند	فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند
حاصل نہیں: (تحذیر الناس صفحہ ۔ از مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)	
"یہ ہر روز اعادہ ولادت (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں": (براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی)	(۱۷) ہم اور ہمارے اکابر حضور سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاپوش مبارک کی اہانت موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستہجن و تشبیہ قبیح استعمال کرنا (المہند صفحہ ۔ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)
"لا نسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد" ترجمہ: ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہے" یکروزی صفحہ ۱۴۵ والا لازم آید کہ قدرت انسانی زید از قدرت ربانی باشد ترجمہ: اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے گا کہ آدمی کی قدرت اس سے بڑھ جائے گی۔ یکروزی صفحہ ۱۴۵	(۱۸) کہتے ہیں کہ ان (دیوبندی) لوگوں کے نزدیک معاذ اللہ خداوند اکرم جل و علا شانہ کاذب اور جھوٹا ہوسکتا ہے ..... یہ سب غلط ہے اور افترا محض ہے، ہرگز ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں بلکہ اس کے معتقد کو کافر زندیق کہتے ہیں: (الشہاب الثاقب صفحہ ۸۵ از مولوی حسین احمد صدر دیوبند)

NAJ... .COM
THE ... PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند	کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند
(۱۹) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے (علم غیب رسول) یا بلا اعتقاد صراحتہً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ وہ تکذیب کرتا ہے۔ نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرورِ عالم فخرِ بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ (بسط البنان ص ۱۲ از مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی)	تسمیہ یہ کہ آپ (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان از مولوی اشرف علی تھانوی ص ۷)
(۲۰) علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص ۳۷ از مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)	"بیانِ بالا سے ثابت ہوا کہ سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب حاصل ہے نہ اس میں گفتگو ہے۔ نہ یہاں ہو سکتی ہے" (توضیح البیان علی حفظ الایمان ص ۱۳ از مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاندپوری) حفظ الایمان میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بعطاء الٰہی حاصل ہے۔ (توضیح البیان علی حفظ الایمان ص ۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند	کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند
(۲۱) یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کو علمِ غیب تھا۔ صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص[illegible]) علمِ غیب خاصہ حق تعالےٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص[illegible])	غرض کہ لفظ عالم الغیب کے معنی میں مولانا (تھانوی) نے دو شقیں فرمائی ہیں۔ ایک شق کو سب میں موجود مانتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے ہیں کہ جو علمِ غیب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا۔ وہ سب میں موجود ہے۔ بلکہ اس معنی کو سب میں موجود مانتے ہیں۔" (الشہاب الثاقب ص[illegible] از مولوی حسین احمد)
(۲۲) کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک معاذ اللہ خداوند کریم جل وعلا شانہٗ کاذب اور جھوٹا ہو سکتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ خدا کے کلام میں جھوٹ ہو۔ یہ سب غلط اور افترائے محض ہے۔ ہرگز ہمارے اکابر اس کے قائل نہیں۔ بلکہ اس کے معتقد کو کافر و زندیق کہتے ہیں۔	مسئلہ امکان کذب کے البتہ حضرت مولانا گنگوہی اور ان کے متبعین حسب رائے اکابر سلف صالحین قائل تھے اور ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص[illegible]) مولانا گنگوہی بعض اتباع مولانا اسمٰعیل شہید مسئلہ امکان کذب کے قائل ہوئے

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

نوٹ :۔ مذکورہ بالا ہر دو عبارات میں مولوی مرتضےٰ حسن اور مولوی حسین احمد نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے علمِ غیب تسلیم کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کلماتِ کفر از علماءِ دیوبند	فتویٰ کفر از علماءِ دیوبند
میں۔ یہ قول محض افترا و جہالت ہے مولانا گنگوہی نے سلف صالحین اہلسنت رحمہم اللہ کا اتباع کیا ہے۔ (شہاب ثاقب ص۸۳ از مولوی حسین احمد صدر دیوبند)	(شہاب ثاقب ص۸۵)
لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد (تذکرۃ الخلیل ص۱۲۵) یعنی ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو۔	(۲۳) اس (اللہ تعالیٰ) کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا وہم بھی بالکل نہیں ہے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کلام میں کذب کا وہم بھی کرے، وہ کافر ملحد زندیق ہے اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند ص۱۹ از مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی)
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس از مولوی محمد قاسم نانوتوی ص۳۴)	(۲۴) جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا منکر ہو اور یہ کہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے زمانہ کے بعد نہیں۔ بلکہ آپ کے بعد اور کوئی نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے۔ (الشہاب الثاقب ص۴۷ از مولوی حسین احمد صدر دیوبند)

NAFSE ISLAM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فتویٰ علماء دیوبند	کلماتِ کفر از علماء دیوبند
(۲۵) اس عبارت میں کس طرح تصریح حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی آخر الزماں ہونے کی فرما رہے ہیں۔ اور آپ کے خاتم زمانی ہونے کے منکر کو کافر کہہ رہے ہیں۔ (الشہاب الثاقب صـ۴۳ از مولوی حسین احمد صدر مدرس دیوبند)	عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر الناس صـ۳ مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند)
(۲۶) ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرت اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ (المہند صـ۱۳ از مولوی خلیل انبیٹھوی)	شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہین قاطعہ صـ۵۱ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کفریہ عبارات کی تاویلات کے تضاد میں

اقرارِ کفر

علمائے دیوبند نے اپنے اکابر کی کفریہ عبارات کی آج تک جو مختلف النوع و متضاد تاویلات کی ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے یکسر مختلف و متصادم ہیں۔ بلکہ ایک کی تاویل سے دوسرے پر حکم تکفیر عائد ہوتا ہے۔ اور دوسرے کی تاویل سے تیسرا کافر قرار پاتا ہے۔ سردست ہم بطور نمونہ صرف حفظ الایمان اور تحذیر الناس کی عبارات پر مبنی مخالفین کے ذہنی [illegible] ناظرین کرام کی ضیافتِ طبع کے لیے پیش کرتے ہیں۔

" THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

عبارت حفظ الایمان

"حفظ الایمان" دیوبندی حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف ہے۔ جس کے صفحہ ۸ پر یہ عبارت موجود ہے۔

"پھر یہ کہ آپ (حضور صلے اللہ علیہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

علمائے اہل سنت کا مواخذہ

جب اس گستاخانہ عبارت پر علماء اہل سنت خصوصاً امام اہل سنت اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ نے مواخذہ فرمایا اور "حسام الحرمین" میں اکابر و مشاہیر علماء عرب وعجم اور "الصوارم الہندیہ" میں برصغیر پاک وہند کے مشہور و ممتاز علماء و فقہاء نے فتویٰ کفر دیا تو مصنف حفظ الایمان اور اس کی ذریت کے پاؤں اکھڑ گئے۔ صاف اور سیدھے انداز میں توبہ کرنا مقدر میں نہ تھا لہٰذا آئی تاویلات کرنے لگیں عبارت کا حلیہ بگاڑ دیا گیا۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

قارئین کرام حفظ الایمان کی مجولہ بالا عبارت پر غور فرمالیں۔ اور اسی طرح ذہن نشین فرمالیں اور ہو سکے تو کسی پرانے چھاپے سے عبارت کی مطابقت کر لیں۔ ہمارے پاس لاہور۔ دہلی۔ دیوبند سے چھپنے والے سات ایڈیشنوں میں بعینہٖ و بلفظہٖ اسی طرح مرقوم ہے۔ جس طرح اوپر مذکور ہے۔

کتر بیونت

جب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو اپنی اس گستاخی پر سخت مواخذہ اور فتاویٰ کفر کا سامنا کرنا پڑا۔ تو سیدھی بات یہ تھی کہ علماء و فقہاء عرب و عجم کی تصریحات کے مطابق عبارت سے توبہ کر لی جاتی۔ اور توبہ کی اشاعت فرما دیتے۔ لیکن انہوں نے حفظ الایمان کی اس عبارت میں کتر بیونت شروع کر دی۔ اور عبارت کا حلیہ بگاڑ کر یوں پیش کی گئی۔

• پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر عالم الغیب کا اطلاق کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا اگر بقول زید صحیح ہو تو الخ

(حفظ الایمان صفحہ ۱ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند یو۔پی۔ شائع شدہ

نیشنل پرنٹنگ پریس دیوبند)

مذکورہ جدید عبارت میں علم غیب کی جگہ "عالم الغیب" کر دیا گیا اور مولوی منظور سنبھلی کے رسالہ ماہنامہ الفرقان بریلی مطابق رجب ۱۳۵۴ھ میں اس ترمیم کا اعلان بھی کر دیا گیا۔ مگر اس سے ہی کونسے اچھے معنی پیدا ہوتے تھے۔ زید، عمرو صبی ومجنون حیوانات وبہائم کے الفاظ تو بدستور موجود تھے۔ لہٰذا عوام وخواص مطمئن نہ ہو سکے۔ نہ ہی کفری معنی بدلے۔ لہٰذا بعد میں کسی مولوی معین صاحب کی وساطت سے اپنے حیدر آباد دکن کے عام مخلصین کی اپیل پر رسالہ تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان" میں مؤخر الذکر جملہ کی یوں گت بنائی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لہٰذا قبول مشورہ اس کو لفظ اگر کے بعد سے عالم الغیب کہا جاوے تک اس طرح بدلتا ہوں۔ اب حفظ الایمان کی اس عبارت کو

THE NATIONAL PORTAL OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

.... اس طرح پڑھا جاوے۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے۔ مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں۔ الخ

(اشرف علی تھانوی ۱۰ صفر ۱۳۴۲ھ وقت الضحیٰ فقط)

قارئین کرام سے انصاف کے نام پر اپیل ہے۔ اگر حفظ الایمان کی عبارت فی الواقع کفریہ نہیں تھی۔ اور اس میں کوئی گستاخی نہ تھی۔ تو ترمیم در ترمیم اور کتر بیونت کی کیا ضرورت تھی؟

ثابت ہوا کہ عبارت فی الواقعہ گستاخانہ اور کفریہ تھی جس سے غیر مشروط توبہ لازمی تھی۔ مگر توبہ مقدر میں نہ تھی۔ لہٰذا کتر بیونت کی نوبت آئی۔ لیکن کتر بیونت سے کفر زائل نہیں ہوتا۔ کھلم کھلا توبہ چاہیئے تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عبارت "حفظ الایمان" پر
علمائے دیوبند کی خانہ جنگی

عبارت حفظ الایمان کی علماء ومناظرین دیوبند نے مختلف النوع ومتضاد تاویلات کی ہیں۔ چند تاویلات کا تضاد ملاحظہ ہو:۔

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاند پوری

لکھتے ہیں۔

"واضح ہو کہ (حفظ الایمان ص ۸) عبارت میں لفظ ایسا مانند اور مثل ہی کے معنی میں مستعمل نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنی اس قدر اور اتنے کے بھی آتے ہیں۔ جو اس جگہ متعین ہیں۔"

(توضیح البیان فی حفظ الایمان ص ۸ مطبع قاسمی دیوبند)

"عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اس قدر اور اتنا ہے۔ پھر تشبیہ کیسی؟" (توضیح البیان)

گویا ایسا اگر تشبیہ کے معنی میں ہوتا تو قابل اعتراض اور کفر تھا لیکن اتنا اور اس قدر میں کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

مولوی حسین احمد صدر دیوبند

اب مولوی حسین احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ دیوبند کی سنیئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا (تھانوی) عبارت میں ایسا فرما رہے ہیں۔ لفظ اتنا تو نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فرمایا ہے۔ اگر لفظ اتنا ہوتا تو اس وقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کو اور چیزوں کے برابر کر دیا۔۔۔۔،
۔۔۔ اس سے بھی اگر قطع نظر کریں۔ تو لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔
(الشہاب الثاقب صلا۱۰۲)

صدر مدرسہ دیوبند کے اس قول سے ثابت ہوا کہ عبارت حفظ الایمان میں لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ اور اگر ایسا، اتنا یا اس قدر کے معنیٰ میں ہوتا تو قباحت تھی۔ اور اس کو توہین رسالت اور کفر قرار دیا جا سکتا تھا۔

ماحصل

مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی چاندپوری اور مولوی حسین احمد ٹانڈوی کی تاویلات کا خلاصہ اور ماحصل لیا ہے کہ تو بقول صاحب کے بقول اگر ایسا تشبیہ کے معنیٰ میں ہوتا تو کفر تھا جس نے تشبیہ کا اقرار کرنے والے مولوی حسین احمد صاحب کافر قرار پائے۔ اور بقول صدر دیوبند لفظ ایسا اتنا اور اس قدر کے معنیٰ میں ہوتا تو کفر ہوتا نہیں تو ایسے بقول مولوی حسین احمد صاحب مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی ایسا کا اتنا اور اس قدر معنے کر کے کافر قرار پائے۔

مولوی منظور سنبھلی اور حسین احمد ٹانڈوی کا معرکہ

آپ ابھی الشہاب الثاقب کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ مولوی حسین احمد صدر دیوبند کے نزدیک لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ لیکن اس کے برعکس سلطان المناظرین دیوبند یہ مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ اس کے برعکس کچھ اور ہی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔
"حفظ الایمان کی عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بلکہ وہ یہاں بمعنی تشبیہ کے اتنا کے معنیٰ میں ہے؛

(فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص۳۲)

حفظ الایمان کی اس عبارت میں بھی ایسا تشبیہ کے لئے نہیں ہے،

(ص۳۴)

اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب

بیان کر رہے ہیں۔ جب تو ہمارے نزدیک بھی موجب کفر ہے؛

(ص۳۵)

نوٹ :- یہ کتابچہ بریلی شریف کے اس عظیم الشان تاریخی مناظرہ کی دیوبندی رُوداد ہے۔ جو سُلطان العلوم امام المناظرین محدث اعظم، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام (دیلی غریب) فیصل آباد اور مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ کے درمیان حفظ الایمان کی عبارت پر ہوا تھا۔ یہ بھی محدث اعظم حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا فرمانا تھا کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لئے ہے۔ مولوی منظور نے کہا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ لفظ ایسا اتنا کے معنیٰ میں ہے۔ اور یہ کہ اگر بالفرض اس عبارت کا وہ مطلب ہو جو مولوی سردار احمد صاحب بیان کر رہے ہیں۔ تو ہمارے نزدیک بھی کفر ہے۔ گویا کہ ایسا کو تشبیہ کے طور پر استعمال کرنا مولوی منظور سنبھلی کے نزدیک کفر ہے اور مولوی حسین احمد صاحب صدر دیوبند برملا کہہ رہے ہیں کہ لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ کا ہے۔ (الشہاب الثاقب ص۱۰۲) ثابت ہوا کہ دیوبندی سُلطان المناظرین مولوی منظور سنبھلی کے فتوے کے مطابق مولوی حسین احمد صدر دیوبند کافر ہیں۔ ؎

کافر ہوئے جو آپ تو میرا قصور کیا

جو کچھ کیا وہ تم نے کیا بے خطا ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عبارت تحذیر الناس

تحذیر الناس بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ہے اس کے دیوبند اور انار کلی لاہور سے چھپنے والے دو پرانے ایڈیشنوں میں صـ۳ پر یوں ہے۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

WWW.NAFSEISLAM.COM
SPIRITUAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اور صـ۲۸ پر یوں ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

تحذیر الناس کی یہ وہ عبارات ہیں جن کے رد میں علماء برصغیر نے بکثرت کتب تحریر فرمائیں۔ ان عبارات پر ہی علماء عرب و عجم نے حکم کفر صادر فرمایا۔ دیکھو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ وغیرہ

اعتراف حقیقت

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں:

"جس وقت سے مولانا (قاسم نانوتوی) نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا (نانوتوی) کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولانا عبدالحئی صاحب کے:

(الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص۵۸ زیر ملفوظ ۹۲۷)

ہندوستان بھر کے علما کی عدم موافقت کے بعد چاہیے تو یہ تھا کہ نانوتوی صاحب اپنی زندگی میں اپنا توبہ نامہ چھاپ دیتے۔ یا پھر اکابر و مشاہیر علما عرب و عجم کا فتویٰ بصورت "حسام الحرمین" سامنے آنے کے بعد عبارات تحذیر الناس کی تاویلات نہ کی جاتیں مگر اب تک ایک طرف تو مذموم تاویل کی جا رہی ہے۔ اور دوسری طرف اب مکتبہ راشد کمپنی دیوبند کی طرف سے شائع ہونے والے تحذیر الناس کے نئے ایڈیشن میں مؤخر الذکر ص۲۸ کی عبارت کو بدل کر کھلم کھلا تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے ملاحظہ ہو:

تحذیر الناس میں تحریف

تحذیر الناس ص۲۸ کی جو عبارت قدیم ایڈیشنوں میں یوں ہے۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس ص۲۸)

لیکن اس عبارت سے توبہ و رجوع کی بجائے دیوبندیوں نے یہ نیا چکر چلایا ہے کہ اصل عبارت کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ ملاحظہ ہو نئی عبارت یہ ہے۔

"اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص۳۲ شائع کردہ مکتبہ رشید کمپنی دیوبند یوپی)

عبارت میں نبی پیدا ہو کی جگہ نبی فرض کیا جائے کر دیا۔

اس کارستانی سے ثابت ہوا کہ یہ عبارت خود علمائے دیوبند کے نزدیک بھی کفر ہے لیکن وہ اپنے بانی مذہب کی تکفیر نہیں کرنا چاہتے۔ اس لیے عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اور ممکن ہے ابھی آئندہ ایڈیشنوں میں مزید تحریف ہو۔ حفظ الایمان و تحذیر الناس کی ان تحریفات سے ثابت ہوا کہ ان کتب کی اصل عبارات خود اہل دیوبند کے نزدیک بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قابل اعتراض اور تنقیص شانِ رسالت و انکارِ ختمِ نبوت پر مبنی ہیں۔ مگر چونکہ اپنے ہیں۔ اس لئے تکفیر کے حکم شرعی سے احتراز کیا جاتا ہے۔ مگر بغیر توبہ و تجدید ایمان محض تحریف سے تو عند اللہ ان کی ذات بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔

تضادات

ہمیں اختصار مانع ہے۔ ورنہ "حفظ الایمان" کی عبارت کی طرح "تحذیر الناس" کی اس عبارت کی بھی مختلف النوع و متضاد تاویلات کو مفصل بیان کیا جاتا۔ قارئین کرام و منصف مزاج اہل علم چاہیں تو "سیف یمانی"، "مناظرہ اودی کی دیوبندی داستان"، "چراغ سنت" "عبارات اکابر"، "الشہاب الثاقب"، "المہند" سے اس عبارت پر دیوبندی تضادات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

لرزہ خیز انکشاف یعنی بے نظیر دھماکہ

ایک طرف تو آج کل بعض علماء دیوبند عبارات تحذیر الناس کی لایعنی و بے معنی تاویلات کر کے اس کو عین اسلام و عین ایمان قرار دینے کی جد و جہد کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تحذیر الناس کے کفر سے مولانا نانوتوی کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہو گئے تھے۔ تھانوی صاحب ہی کی زبانی سنیئے لکھتے ہیں

تحذیر الناس کی وجہ سے جب مولانا نانوتوی پر فتوے لگے تو جواب نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ کافر سے مسلمان ہونے کا طریقہ بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کلمہ پڑھنے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے تو میں کلمہ پڑھتا ہوں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۲ زیر ملفوظ نمبر ۴۵۰)

اب جو لوگ اس عبارت کی تاویل میں دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔ وہ گویا کفر کی حمایت و تاویل کر رہے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی محمد احسن نانوتوی کی توبہ

یہ صاحب بھی اکابر دیوبند میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ یہ صاحب بھی تحذیر الناس کی عبارت سے تحریری توبہ کر چکے ہیں۔ ان کی کہانی ان کی اپنی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں۔

"مولوی نقی علی خاں (والد ماجد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ) نے اثر ابن عباس کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن نانوتوی کی تکفیر کی۔ مولانا محمد احسن نے آخر میں مولوی نقی علی خاں کے ایک ساتھی رحمت حسین کو یہ لکھا: بجناب مخدوم و مکرم بندہ دام مجدہم پس از سلام مسنون التماس ہے۔ مگر مولوی (نقی علی خاں) صاحب نے بڑا ہی افسوس فرمایا کہ نہ غلطی تو ثابت نہ کی۔ اور نہ مجھ کو اس کی اطلاع دی۔ بلکہ اول ہی کفر کا حکم شائع فرما دیا۔ اور تمام بریلی میں لوگ اس طرح کہتے پھرے۔ آخر میں نے خدا کے حوالے کیا۔ اگر اس تحریر سے میرے [illegible] توبہ کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ زیادہ نیاز
(عاصی محمد احسن عفی عنہ) کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی ص [illegible] بحوالہ تعلیقیہ الجبال ص ۱۶"

نوٹ: اسی کتاب کا مصنف بھی محمد ایوب قادری دیوبندی ہیں جس نے یہ تحریر کیا ہے۔ جو کتاب کی صحت اور اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔

دربارۂ تکفیر فیصلہ کن بیان

اگر مولانا احمد رضا خاں صاحب کے نزدیک بعض علماء دیوبند مولوی قاسم نانوتوی مولوی رشید گنگوہی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی اشرف علی تھانوی واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خاں صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(اشد العذاب ص ۱۳ از مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی چاند پوری ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند)

اس واضح اعتراف کے بعد تکفیر کا شرعی حکم واضح کرنے والے خود قدسی علماء کے خلاف معاندانہ پراپیگنڈہ ختم ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ جن توہین آمیز گستاخانہ عبارات کو علماء اہل سنت کفر قرار دیتے ہیں ان کو تصادم علیحات کے نتیجہ میں، عدم واقفیت بےخبری کے عالم میں الغرض کسی نہ کسی طرح ان عبارات کو وہ خود بھی کفر سمجھتے ہیں جیسا کہ ہم نے مفصل بحوالہ کتب اکابر دیوبند ثابت کیا ہے۔ اور تمام حوالہ جات اکابر دیوبند کی اپنی معتبر و مستند کتب سے نقل کیے ہیں۔ مولیٰ عزوجل ضد و عناد سے بچائے اور قبول حق کی توفیق رفیق فرمائے آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مرثیہ گنگوہی

علمائے دیوبند کی نظر میں

WWW.NAFSEISLAM.COM

ترتیب

حکیم اللہ بخش انصاری اسد نظامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

پیش لفظ

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

دیوبندی حضرات کی یہ عادت ہے کہ وہ دوسروں کے خلاف تو شرک و بدعت کا لٹھ لیے پھرتے ہیں لیکن انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، اگر کوئی ان کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرے تو وہ اپنی کبھی غلطی تسلیم کرنے کے بجائے الٹا [illegible] کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لطف بالائے لطف یہ ہے کہ کوئی غلطی خواہ بے ادبی کی ہو یا دانستہ کبھی ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے اگر یہی عبارتیں ان کی کتابوں اور پیشواؤں کے نام ہٹا کر ان کے مفتیوں سے دریافت کی جائیں تو پھر کوئی تحریر مخالف تصور کر کے جھٹ فتوے رسید کرتے ہیں۔ ایسا تماشہ اگرچہ ان کے ہاں بارہا ہو چکا ہے مگر ہم ان کے ایک تازہ تماشہ سے آپ کو روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔

دیوبندی مکتبہ فکر کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کے فوت ہو جانے کے بعد دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے ان کا مرثیہ لکھا جو بارہا شائع ہو چکا ہے اس مرثیہ میں مولوی محمود الحسن نے ایک طرف تو جی بھر کر شانِ رسالت و مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص کی اور دوسری طرف مولوی رشید احمد گنگوہی کی منقبت میں ایسی ایسی باتیں لکھیں جسے دیوبندی حضرات ...... شرک و بدعت اور حرام ناجائز وغیرہ گردانتے ہیں۔

چنانچہ مرثیہ گنگوہی کے بعض ایسے اشعار کے متعلق جب دیوبندی مفتیوں سے بغیر اظہار نام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

استفسار کیا گیا تو انہوں نے اشعار پر لعنت گرفت کی۔ حالانکہ اگر رشید گنگوہی کا نام لے کر ان سے دریافت کیا جاتا تو ان کا قلم کبھی حرکت میں نہ آتا اور اب بھی ہم لکھے دیتے ہیں کہ دیوبندی مفتیوں کے فتوے کے باوجود اب بھی دیوبندی اپنے اکابر کی غلطی و بے ادبی کبھی تسلیم نہیں کریں گے اور تاقیامت ہی جن مفتیوں نے فتویٰ لکھ دیا ہے۔ وہ بھی کبھی اس غلطی کو غلطی ماننے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گے۔

مرثیہ کا حکم: قبل اس کے کہ ہم مرثیہ دیوبند کے متعلق علماء دیوبند کے فتاوے کا انکشاف کریں ہم پہلی منزل میں خود مرثیہ کے متعلق دیوبندی تضاد بیان کرنا چاہتے ہیں۔ مرثیہ کے متعلق خود مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے۔ نمبر۱ مرثیہ خواں فاسق ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۳۹)

نمبر۲ شہیدان کربلا کا مرثیہ جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۶۹ مطبوعہ کراچی)

رسالہ ماہنامہ [illegible] شروع ہو کر تقویۃ الایمان کے [illegible] کا تعلق [illegible] شائع ہو چکا اس کے صفحہ نمبر [illegible] پر لکھا ہے کہ مرثیہ کہنا مجوسیوں کا شعار ہے۔

یہ ہے دیوبندی تحقیق تو یا تو کہ اولاً تو ان کے لیے شہیدان کربلا رضی اللہ عنہم کا مرثیہ بھی جلا دینا یا دفن کرنا ضروری اور مجوسیوں کا شعار اور اپنے مولانا اس دنیا سے رخصت ہوں تو ان کے مرثیہ کی باقاعدہ تصنیف و اشاعت سب روا۔

اسعد نظامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اُب آئیے مرثیہ گنگوہی کے متعلق علمائے دیوبند کے فتاوے کی طرف مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر میں مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کے متعلق کہا ہے :

(۱)

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۔ مطبوعہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

اس شعر میں رشید احمد گنگوہی کو روحانی و جسمانی حاجت روا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب اس شعر کے متعلق مفتیان دیوبند سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے حسب ذیل جواب دیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

<u>جامعہ اشرفیہ لاہور</u> : کے مفتی جمیل احمد تھانوی لکھتے ہیں :۔

قبلہ حاجات روحانی و جسمانی کے یہ معنی ہوں کہ وہ خود بخود بلا حق تعالیٰ کی منظوری و اجازت کے حاجات پوری کرنے والے ہیں تو یہ شرک ہے کفر ہے اس سے توبہ فرض ہے اور اگر یہ معنی ہوں کہ وہ دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سب حوائج پوری کر دیں گے یہ درجہ حاصل ہے تو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں ثابت اوروں کے یہاں نہیں ۔ شعر یوں پڑھیے :۔

حوائج دین و دنیا کے فقط اللہ سے لیں گے
وہی ہے قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

فقط جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور ۱۱ ر شوال ۱۳۹۳ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں :۔

حاجت روا خواہ حاجات دنیوی ہوں یا اخروی ہوں صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہیں ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو حقیقتاً حاجت روا سمجھے وہ بحکم قرآن حکیم مشرک ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ الی اخر الایات ھذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۸ رشعبان ۱۳۹۳ھ

مدرسہ تعلیم العلوم اصحاب فقیر والی ضلع بہاولنگر

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT"

کے مفتی عبد اللطیف صاحب لکھتے ہیں

کہ اس قسم کے موہم شرک اشعار سے احتراز کرنا چاہیئے تاکہ عوام الناس کے عقائد خراب نہ ہوں لیکن چونکہ اس میں ایسی توجیہات ہو سکتی ہیں جو کفر نہیں ہیں اس واسطے اس کے پڑھنے یا نظم کرنے والے پر فتوے کفر نہیں لگایا جا سکتا۔ احقر عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ۴ ر شوال ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نعمانیہ پشاور

کے مفتی روح اللہ لکھتے ہیں کہ۔ اگر شاعر کا یہی عقیدہ ہو کہ بالذات روحانی و جسمانی حاجات پورا کرنے والا ہے اعاذنا اللہ تو شرک کا خوف ہے اور اگر مجازاً بھی کہے تو بھی احتیاط کے خلاف ہے ایسے الفاظ جو موہمات شرک ہوتے ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے ہمارے علمائے دیوبند لفظ

*چنانچہ علم کلام کے مسلّم اصول ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قبلہ بھی محاسن خطاب سے نہیں ٹھہراتے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

روح اللہ دارالعلوم نعمانیہ قلعی زئی تحصیل چارسدہ پشاور ۲۹ر ۱۱ر ۱۳۹۳ھ

مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ، کے مفتی محمد خلیل لکھتے ہیں:۔

بظاہر اس شعر کا مطلب غلط ہے اس کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔

محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ ۱۲ر ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ

مدرسہ قاسم العلوم ملتان، کے مفتی محمد انور لکھتے ہیں:۔

اس قسم کی مبالغہ آمیزی کرنا جو بظاہر حدود شرعیہ سے تجاوز ہے درست نہیں بدلیل لاتطروا کما اطرت النصاریٰ الحدیث بخاری البتہ ان کلمات کا مطلب اگرچہ درست بیان کیا جا سکتا ہے لیکن عام معقول میں اس قسم کے اشعار کہنا درست نہیں احتراز لازم ہے

NAFSEISLAM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

محمد انور شاہ غفرلہٗ نائب مفتی مدرسہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفا اللہ عنہٗ ۱۶ر ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر کے جواب میں چھ دیوبندی مفتیوں کا فتوے قارئین کے پیش نظر ہے جس کے مطابق مرثیہ گنگوہی کا مذکورہ شعر تبدیلی کا مستحق ہے شرک ہے کفر ہے موہم شرک ہے اور عوام الناس کے عقائد کی خرابی کا ذریعہ ہے حدود شرعیہ سے تجاوز ہے اور پڑھنے کے قابل نہیں۔ مفتیان دیوبند کے بقول یہ شعر کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ مفتی جمیل احمد تھانوی نے شعر میں عملاً ترمیم کر کے صاف کہہ دیا ہے کہ فقط اللہ ہی قبلہ حاجات روحانی و جسمانی ہے مگر اس کے باوجود یہ شعر ابھی تک مرثیہ گنگوہی میں چھپ رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۲۰)

ے زباں پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی!

(مرثیہ گنگوہی ص۲ مصنفہ مولانا محمود الحسن دیوبندی)

اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے بانی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہوگا یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، لہٰذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں اس لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔ جب دیوبندی مکتبۂ فکر کے مفتی صاحبان سے اس شعر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے حسبِ ذیل جواب دیا:-

THE NATURAL PHILOSOPHY

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی، کے مفتی محمد امین صاحب لکھتے ہیں:-

شعراء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں والشعراء یتبعھم الغاوٗن الآیۃ شعراء اس قسم کی بے تکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کم ہو جاتے ہیں۔ بانی اسلام صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کسی اور کے متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے۔
احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ، مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپ راولپنڈی یکم ذیقعدہ ۱۳۹۰ھ

دارالعلوم اسلامیہ سوات، کے مفتی محمد ادریس لکھتے ہیں:- کہ

اس شعر سے صاحبِ مزار کو صفات نبوی ثابت کرنا ہوتی کہ صفت رسالت بھی، تو یہ قول کفر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے کیوں کہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت موجود ہے۔ پس دوسرے نبی کا دعوے کرنا نص قطعی سے مخالف ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اگر مراد جمیع صفات کمالیہ محمدیہ میں ہولئے نبوت کے ہے تو یہ قول فسق اور مخالف اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اگر مراد ثالث صورت ظاہری میں یا اور ایک صفت خاصہ غیر النبوۃ ورا از جملے ہے تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ امر محتاج اثبات طلب ہے بغیر تحقیق کے یہ دعوے بھی جائز نہیں، ہاں صورت ثانی و ثالث میں اگر مقام مدح ہو تو کوئی حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے بے ادبی ہے۔ فسق و فجور کی وجہ ہے۔ الجواب صحیح محمد ادریس صدر دار العلوم اسلامیہ چارباغ

الجواب صحیح محمد سیر خان غفرلہ مدرسہ اسلامیہ چارباغ سوات ۱۲-۹

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
SEAHISWANAT

تبرکات لے کے ہیں حضور آئیے جھتے میں
عبید سعد کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرقع کلکوہی ص۳)

اس شعر کے متعلق علمائے دیوبند کا فتوے ملاحظہ ہو۔

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کراچی کے مفتی محمد اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ کہا ہے کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھئے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹ غرض یہ کہ شریعت کے نظر میں شعر و ہی درست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور موافقت ہو اور باقی جو دارہی تباہی اشعار میں ان کی شریعت میں سخت مذمت ہے یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کر لیں جو شریعت کو ناپسند ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب محمد اسماعیل غفرلہٗ مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی پاکستان ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ

ناظرین ہی انصاف فرمائیں کہ قبول حضرات دیوبند ہم سنیوں نے انہیں بدنام کیا، یا کہ خود ان کے آوارگی قلم نے انہیں تباہ کیا۔ کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے

آپ کہتے ہیں کیا ہم کو غیروں نے تباہ
بندہ پرور یہ کہیں اپنوں کا ہی کام نہ ہو

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی ص)

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں کہ۔

یہاں اس بزرگ پر مربی کا اطلاق بمعنی تعلیم ظاہر یا باطن ہر دو کے ہے فلہٰذا بصورت مراد اس کے کوئی خاص بڑی حرج نہیں ہے البتہ ایہام کے کہ وہ تنزیہ کے درجہ میں ہے۔ بر ملا عوام میں ایسے موہم الفاظ سے احتراز مناسب ہوتا ہے اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط معنی میں اس کو استعمال کیا جائے تو جائز نہ ہوگا۔ ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۶ رجمادی الثانی ۱۳۹۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۵)

ے جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبے تھے حقانی سے حقانی

(مرثیہ گنگوہی ص)

دارالعلوم سرحد پشاور کے مفتی عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں کہ :-

از روئے شریعت جائز نہیں کیوں کہ جو تاویل ممکن ہے وہ مراد شاعر نہیں اور جو مراد شاعر ہے وہ جائز نہیں، زیادہ سے زیادہ جو تاویل ممکن ہو سکتی ہے وہ یہ ہے جو کہ شرح عقائد ص ۹ پر لکھا ہے و عقیدتہ ان صفۃ [illegible] وارادتہ الی الفعل کب وایجاد اللہ تعالیٰ عقب ذلک [illegible] الی رب [illegible] لیکن یہ معنی مراد شاعر نہیں کیوں کہ اس معنی کے لحاظ سے صاحبِ قبر کی عظمت ثابت نہیں ہوتی یہ مطلب تو ہر عبد کے ساتھ ہے شاعر کا مطلب صاحبِ قبر کی عظمت ہے۔ جیسا نصف آخر (میرے قبلہ میرے کعبہ) اس پر دال ہے تو عظمت تو یہ ہے کہ العیاذ باللہ حضرت حق تابع ہے اور صاحبِ قبر متبوع اعاذنا اللہ منہ اوہ اللہ بچائے۔ آخر صاحبِ قبر پیغمبر تو نہیں کہ معصوم ہو آخر کبھی تو کوئی گناہ کر لیا ہو گا تو گناہ کی صورت میں یہ کیا امر ہو گا۔ ے جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا

اور قطع نظر معیارِ شریعت سے ویسا بھی یہ کلام ردی اور ساقط الاعتبار ہے کیوں کہ آخر الکلام معارض ہے اول کلام سے۔ نصف اول سے معلوم ہوتا ہے کہ العیاذ باللہ صاحبِ قبر متبوع ہے اور حق تابع، اور نصف اخیر سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب قبر تابع حق ہے کیوں کہ کہتا ہے

ے میرے قبلہ میرے کعبے تھے حقانی سے حقانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہا جاتا ہے رجل حقانی یا رجل ربانی یعنی تابع حق یا تابع رب، خلاصہ یہ ہے کہ شعر مذکور کا کہنا از روئے شرع ممنوع ہے اس سے تائب ہونا چاہیئے۔ فقط

مفتی دارالعلوم عبداللطیف عفا اللہ عنہ ۲۳ ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ محمد ایوب بنوری غفرلہٗ

ہمارا جہاں تک خیال ہے کہ مولوی محمود الحسن صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند اس شعر کے متعلق توبہ کیے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے کیوں کہ ابھی تک توبہ نامہ شائع نہیں ہوا اور نہ کا اس شعر کو مرثیہ سے نکالا گیا ہے ؎

پھر نہ صیاد کا شکوہ نہ گلچیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا

WWW.NAFSEISLAM.COM

چھپائے جامۂ فانوس کیوں کر شمع پوشش کر
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہی عریانی

(مرثیہ گنگوہی صہ)

مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ کے مفتی محمد حسن صاحب اس شعر کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

یہ شعراء کا تخیل ہوتا ہے درست یا نادرست کی پرواہ نہیں کرتے والشعراء یتبعھم الغاون اگر شاعر کا خیال عریانی سے ننگا پن ہے کہ باوجود کفن کے بھی وہ ننگا ہے تو یہ بھی میت کی توہین ہے حالانکہ کفن ستر کے لیے شریعت نے مقرر کیا ہے اگر اس کا تخیل یہ ہے کہ صاحب قبر لیے نور مجسم ہے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں عریانی تھی تب بھی توہین ہے اگر سرے سے صاحب قبر کو بنی نوع انسان سے نکال کر کوئی اور مخلوق میں شامل کرتا ہے مثلاً ملک جن وغیرہ تو یہ بھی سراسر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جھوٹ ہے اصحہ بھی ولی کی توہین ہے کیوں کہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے ولقد کرمنا بنی آدم یہ تو انسان بھی نہیں مانتا، بہرحال جو تخیل بھی لیا جائے بندہ کی سمجھ میں تو صاحب قبر کی توہین ہے اور بے ادبی ہے باقی یہاں نور سے مراد نور ہدایت لیا جائے تو پھر عریانی کا مطلب نہیں بنتا یا کہ نور سے مراد جلی نور لیا جائے تو پھر شاعر کا یہ تخیل نہیں ہے کیوں کہ وہ ممدوح کی مدح میں نور مجسم کا لفظ استعمال اس کا جسم مراد لیا ہے۔ کہ جسم اس کا نور ہے بہرحال شرع شریف میں ایسا شعر جو کہ اصل کے خلاف ہو کہنا گناہ ہے اور بے ادبی ہے۔ کتبہ محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ

مفتی سعید احمد بخاری ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ علامہ محمود آلوسیؒ نے سورۂ نساء کی آیت "لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم" کی تفسیر کرتے ہوئے روح المعانی میں لکھا ہے کہ شیخ ولی العراقیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بشر ہونے کا عقیدہ اور آپ کے عربی ہونے کا علم ایمان کے لیے شرط ہے۔ اگر ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے عربی ہیں تو ایسے شخص کے کفر میں شک نہیں اس نے قرآن کو جھٹلایا اور اجماعی قطعی عقیدہ کا انکار کیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں اگر ایک غبی ان پڑھ اس بات کو نہیں جانتا ہو تو اس کو سمجھانا واجب ہے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو پھر اس پر کفر کا حکم صادر کریں گے۔ اس شعر میں اگر بشریت کا انکار ہے جیسے کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو آپ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے اور بشریت کے انکار سے کفر صریح لازم آتا ہے۔

اور اگر صفات نورانی مراد ہیں تو بھی شبہ کفر کی وجہ سے ایسا شعر کہنا حرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم محمد عبداللہ مفتی جامعہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

(۷)

مجید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اسکی نادانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۰)

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب اس شعر کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ

الجواب یہ کہ شاعر اپنے [illegible] کو انبیاء علیہم السلام سے زیادہ اتقیاء بدون تاویل صادق نہیں ہیں اور ایہام خلاف عقیدہ کا اس میں بوجہ سے نیز اطراد فی المدح ہے۔ لہٰذا یہ شعر ٹھیک نہیں ہے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

(۸)

وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی

لہ ہم نے صرف یہ شعر لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ شعر اندھے تیر سے کہا ہے تو مفتی صاحب نے سمجھا کہ یہ غیر حضور علیہ السلام کے متعلق ہے۔ تب انہوں نے یہ فتویٰ دے دیا۔ لیکن مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ شعر تو مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کی شان میں کہا ہے۔ اب مفتی صاحب کا فتویٰ کے متعلق کیا خیال ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے مفتی ولی حسن صاحب کہتے ہیں کہ:۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ نہیں ہو سکتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لن یصاب احد بمثلی" یعنی امت کو میری طرح کسی کی وفات کا صدمہ نہیں ہو سکتا اس لیے پہلا مصرعہ تو قطعاً غلط اور کذب ہے۔ دوسرا مصرعہ مبالغہ سے خالی نہیں

فقط واللہ اعلم ولی حسن دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

(۹)

ہے منہ آپ کی جانب تو بظاہر کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہم تم دینی و ایمانی

[illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM

دارالعلوم محمدیہ (رجسٹرڈ) ڈیرہ غازی خان کے مفتی عبدالرحیم صاحب نظامی اس شعر کے

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

متعلق کہتے ہیں کہ ایسا کہنا بالکل حرام ہے بلکہ اگر اس شاعر کا عقیدہ بھی یہی ہے تو اس کو ایسے کلمات دوبارہ کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ یہ کلمات قریب الی الکفر ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

فقط والسلام ابوالقاسم عبدالرحیم نظامی بقلم خود مفتی دارالعلوم محمدیہ شوری واقع جنوبی ڈیرہ غازیخان

جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے مفتی نذیر احمد صاحب اس شعر کے بارے میں کہتے کہ مذکورہ

اس شعر میں صاحبِ قبر کو دینی اور ایمانی قبلہ و کعبہ کہا گیا ہے اگر اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ صاحبِ قبر دینی اور ایمانی امور میں آخری سند ہیں تو یہ بالکل غلط اور ناجائز ہے کیونکہ یہ حیثیت صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اور اگر صرف عزت و احترام مراد ہے تو پھر بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے اشعار ناپسندیدہ ہیں کیونکہ اس میں صاحب قبر کو ایسے القاب دیئے گئے ہیں جو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہونے چاہئیں۔ واللہ اعلم

خورشید احمد غفرلہٗ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۲۱ ذیقعد ۱۴۰۲ھ

(۱۰)

ے تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(درشیہ گنگوہی)

جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب اس شعر کے بارے میں کہتے ہیں کہ چونکہ لفظ ارنی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنے دیکھنے کی درخواست تھی جس کا جواب نفی میں تھا تو طور سے تشبیہ دینا اللہ تعالیٰ کی تجلی کا ہونے کے تشبیہ دینا ہے، یہ حق تعالیٰ کے جلوہ کی بے حرمتی ہے دوسرے ارنی کا سوال صاحب قبر سے نہیں خود اللہ تعالیٰ سے بھی ہو تو درست نہیں جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نفی میں جواب ملا ہے اس لیے یہ گناہ ہے اس سے بچنا چاہیئے۔

جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن ۱۰ شوال ۱۴۰۲ھ

مدرسہ مخزن العلوم خانپور

کے مفتی محمد ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ:

اس قسم کے اشعار قبر پر پڑھنا خلاف ادب ہے اور خلاف طریقہ سنت زیارت قبور ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عام طور پر اس قسم کے اشعار ریاکاری اور بغیر خلوص کے دنیاوی اغراض کی وجہ سے پڑھے جاتے ہیں بعض
صرف خوشامد کی بنا پر۔ اس لیے منع کرنا جائز نہیں ان امر کی وجہ سے اور مزید وجہ منع یہ بھی ہے
جو اصحاب کبھی میں زمیروں ان سے تعریف ممنوع ہے اور اہل قبر سے خطاب کرنا بغیر السلام علیکم
یا اہل القبور ٹھیک نہیں بلکہ مزید اس میں تشبیہ قبر کو طور سے اور صاحب قبر کی دیدار کو اللہ تعالیٰ کی
دیدار سے تشبیہ لازم ہے۔ اور صاحب کو اللہ سے تشبیہ آتا ہے یہ شرعاً جائز نہیں کیوں کہ آیت قرآنی
ہے "لیس کمثلہ شیٔ" بلکہ تشبیہ کفر ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ قائل کو اس سے توبہ کرنا چاہیئے۔ تحریر کنندہ
محمد ابراہیم عفی عنہ از قرآن العلوم خانپور عیسیٰ گاہ ضلع رحیم یار خان بکم ذیقعدہ ۹۳ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NAFUSANDHULIASOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اس کا جو حکم تھا سیف قضائے مبرم

(مرشیہ گنگوہی ص ۳)

جامعہ مدینہ کیمبل پور سے قاضی محمد زاہد الحسینی لکھتے ہیں۔

کہ ایسا عقیدہ نص قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے۔ ان الحکم الا للہ، ولہ الحکم،
الا لہ الخلق والامر، وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ کی آیت قرآنیہ سے بالکل واضح ہے کہ حکم،
صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے۔ اس عقیدے سے توبہ کرنی چاہیئے۔ واللہ الموفق
قاضی محمد زاہد الحسینی جامعہ مدینہ کیمبل پور ۳ ذیقعدہ ۹۳ھ ۲۹ نومبر ۷۳ء

دار العلوم کراچی کے مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم کی صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدا تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴/۱۲/۹۳ھ

(۱۲)

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم (مرثیہ ص)

دار العلوم تعلیم القرآن کے مفتی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ صاحب قبر کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیونکہ اس شعر مرقوم میں ظاہر ہے کہ موت اور حیات خداوند تعالیٰ کا فعل ہے خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم الآیۃ سورۃ تبارک الذی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ خداوند تعالیٰ نے دیا تھا کسی بزرگ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ثابت کرنا درست نہیں۔ خداوند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ احیاء موتی کے فعل کو ظاہر کرتے تھے واذ تخرج الموتی باذنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کا فعل نہیں تھا۔ دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب بنایا ہے حاضر ناظر صرف خداوند تعالیٰ ہے شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ اور ایک شرک فی الصفت کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت مانتے ہیں یا سمجھتے ہیں یا سننے میں یعنی جس طرح شاہد ہر چیز پر ہوتا ہے اسی طرح یہ بزرگ ہر چیز پر ہوتا ہے یا جیسا خداوند نیک ہے سنتا، دیکھتا ہے ویسا بزرگ بھی ہے یہ شرک فی الصفت ہے اگرچہ اس شعر کا معنی تاویل سے صحیح ہو سکتا ہے مگر ظاہر معنی فاسد اور باطل ہیں۔ فقط مفتی محمد یوسف دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کراچی شہر ۱۲/۱۱ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دارالعلوم شبیریہ ، ضلع سرگودھا

کے مولوی محمد سعید اس شعر کے بارے میں کہتے ہیں ، کہ احیاء موتیٰ کا معجزہ برحق ہے مگر باذن اللہ کے علاوہ شعر درست ہے مردوں کو زندہ کرنا اور زندوں کو مرنے نہ دینا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کسی دوسرے کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا خصوصاً اس شعر میں ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ السلام جو اولوالعزم پیغمبر ہیں ان سے برتری کا ایہام ہے اس واسطے یہ شعر کہنا مُردے کی طرف نسبت کرنا تا جائز اور موہم شرک ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب [illegible] ۲۹

محمد سعید مہتمم مدرسہ شبیریہ میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL [illegible]
[illegible]

دارالعلوم عرفانیہ ریاست دیر

سے مولوی محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں کہ یہ کہنا صاحبِ قبر کے لیے جائز نہیں ہے کیوں کہ زندوں کو مرنے تک رسائی اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہیں اس میں کسی اور کی شرکت نہیں ہے۔ اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور پر خدا تعالیٰ نے معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر معجزہ کے طور پر اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے فعل بھی نہیں اس لیے یہ کہنا بغیر از تاویل شرک اور کفر ہے۔ فقط

(مولوی) محمد عرفان بانی و مہتمم دارالعلوم عرفانیہ دیر ضلع دیر ؁ ۹

دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

کے مفتی عبدالرشید صاحب کہتے ہیں کہ یہ شعر اپنے ظاہری مضمون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیونکہ اس میں معروف اور متبادر کے اعتبار سے احیاء کی نسبت غیر اللہ کی طرف پائی گئی ہے اور بعد میں تاویل یہ خبر کہ ہے نیز اس میں علم کا تقابل ساتھ نبی کے کیا گیا ہے اور یہ بھی درست نہیں اور اس میں توہین نبوت ہے۔ اشتراک سے بچنے کے لیے احیاء کو اپنے ظاہری اور معروف معنی سے پھیر بھی لیا جائے تو بھی ایہام اشتراک اور توہین باقی رہتے ہیں لہٰذا ایسا کہنا درست نہیں قرآن حکیم میں ہے " لا تقولوا راعنا الخ" اور حدیث شریف میں ہے کہ مشتبہ امور سے بچنا چاہیے فقہائے کرام نے بھی موہمات سے بچنے کا امر فرمایا ہے لہٰذا یہ شعر مجالس میں پڑھنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۹ شوال ۱۳۹۲ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

مدرسہ عربیہ [illegible] ملتان
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا ؎

پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے [illegible] کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفان

کیا ایسا کہنا درست ہے؟ بینوا توجروا

الجواب: اگرچہ یہ شعر تاویل کا متحمل ہے اور اس کے قائل پر تکفیر کا فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا

ے اگر شعر میں [illegible] کی جگہ گھر ہوتا تو فتوے کا جواب تک نہ آتا۔ مگر شعر کے اصل نسخہ میں [illegible] کی جگہ گھر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تاہم اس غلط فہمی اور سوء ادبی ضرور مفہوم ہوتی ہے لہٰذا اس قسم کے اشعار سے احتراز ضروری ہے۔
فقط واللہ اعلم فقط محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ ۱۲/ ذی قعدہ ۹۳ھ مدرسہ خیر المدارس ملتان

مدرسہ مظہر العلوم سکھر سندھ

کے مفتی صاحب لکھتے ہیں ایسا کہنا درست نہیں ہے کیوں کہ اس شعر میں کعبہ پر اجمیر کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے جو صریحاً کفر ہے لیکن فتوے کفر میں احتیاط ہے اس لیے قائل کی نیت معلوم کیے بغیر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ہے۔

محمد سعید احمد المالکی مدرسہ مظہر العلوم منزل گاہ سکھر

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAJAMAAT

ایک شعر

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی ص۹ از مولوی محمود الحسن دیوبندی)۔

ناظرین کرام!

بھانت بھانت کی بولیاں ملاحظہ فرمالیں۔ یہ وہ اونٹ ہے جس کا کوئی کل سیدھا نہیں کوئی تو مولوی محمود الحسن سابق صدر مدرس دار العلوم دیوبند کو جاہل کہہ رہا ہے کوئی کافر، مشرک کوئی گنہگار کہہ رہا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتوے نویسی کا معیار ہی نہیں اور یہ سارے فتوے اس بنیاد پر ہیں کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تیر کے نشانے پر کون ہے اگر یہ معلوم ہوتا کہ جناب شیخ الہند صاحب کا شعر ہے تو پھر ان شعروں میں وہ وہ گوشے نکالے جاتے کہ عالمگیری و شامی کے بجائے دیوان غالب و دیوان ذوق کے صفحات الٹے جاتے اور اردو شاعری میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان شعروں کو ایک نے مفہوم کا اضافہ کیا جاتا بلکہ عجیب بات کہ کفر و شرک کے فتاوے خود علماء سلف دیوبند سے دیئے جائیں اور جو نام اہل سنت کو کیا جائے آج جگہ جگہ نعروں سے یہ کہا جاتا ہے، کہ کافر کو کافر نہ کہو حالانکہ یہ کہو کہ خود ان حضرات نے کافر کہہ دیا یعنی کافر تو ہے مگر کافر مت کہو۔

؎ اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

آخری مرثیے کے متعلق ایک فتوے ملاحظہ فرمائیے۔

استفتار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی بزرگ کی ایسی تعریف میں مرثیہ کہنا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں

جواب: خلاف شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیے کے ہوں یا غیر مرثیے کے ہوں اور خلاف شرع نہ ہوں تو جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان ۱۲/۱۱/۹۰ھ

اب ناظرین انصاف کریں کہ مفتیان دیوبند نے مرثیہ گنگوہی کے شعروں کو خلاف شرع قرار دیا ہے یا نہیں، تمام فتووں میں لکھا ہے کہ ایسے کلمات نہیں کہنے چاہئیں یہ حدود شرعیہ سے متجاوز ہیں ان سے توبہ کرنی چاہیے۔

نوٹ

جن مفتیوں نے یہ فتوے دیئے ہیں ہم ان کی زندگی میں شائع کر رہے ہیں تاکہ وہ ان کو پڑھ لیں اور انکار نہ کر سکیں۔ جس شخص کا دل چاہے جس وقت چاہے آکر فتوے ملاحظہ کر سکتا ہے۔ قلمی فتوے ہمارے پاس موجود محفوظ ہیں۔ فقط

اسعد نظامی غفرلہٗ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ

ہمارے گاؤں میں ایک مولوی تقریر کر کے چلے گئے ہیں مگر گاؤں میں فتنہ پھیلا گئے ہیں

قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ واضح فرما دیں تاکہ فتنہ پر قابو پایا جا سکے۔ مولوی صاحب نے بیان کرتے

کے متعلق یہ اشعار پڑھ کر گئے ہیں۔

مردے کو زندہ کیا زندے کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابن مریم

چہرے تھے جب [illegible]
[illegible]

[illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAH

[illegible] تقریر کی [illegible] ہے۔

[illegible] تقریر سنی کہ [illegible]

آج [illegible] پیش کر کے فتنہ کا خاتمہ مقصود ہے [illegible]

نتیجہ کے مطابق فیصلہ کرنے پر [illegible] ہے۔

الجواب: مولوی کا یہ اشعار پڑھنا

یہ تمام شعر جو منسوب ہیں، یہ تمام

صفات جو قرآن کی ہیں جو آپ نے

پیغمبر کی طرف منسوب کی ہیں قرآن و حدیث

کی روشنی میں بھی مشکوک ہے ایک قسم

الفاظ کہنے سے بچنا چاہیے ارتداد ہو جاتا ہے

جیسا کہ مذکورہ اس قابل نہیں کہ [illegible] آئندہ ایسے مولوی کی تقریر سننے سے بچنا چاہیے۔

صدر [illegible] عثمان [illegible]

AR Fahad 4/1/99

واللہ اعلم بالصواب

[illegible]

4-6-94

دارالافتاء
جامعہ فریدیہ [illegible]
[illegible]
ضلع ساہیوال نمبر 2670

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خدام الدین فروش امیر علی کے دعوت

مباہلہ

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE SPIRITUAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

کا

جواب

محمد شمیم الحسن قادری رضوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ

الہٖ و اصحابہٖ اجمعین

برادرانِ اسلام! افغانستان میں روسی مداخلت کے بعد وطن عزیز پاکستان کو جس قسم کے خطرات در پیش ہیں وہ اہلِ نظر سے مخفی نہیں۔ ملتِ اسلامیہ کے داخلی اور خارجی دشمن اپنے پورے وسائل سے مسلح ہو کر اس ملک اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان حالات میں ہر محبِ وطن یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ عوام میں اتحاد و اتفاق کی جتنی ضرورت آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ ہماری بدقسمتی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہماری صفوں میں کانگریسی ذہنیت کے لوگ آج بھی موجود ہیں جو ملتِ اسلامیہ کا شیرازہ بکھیرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال وہ پمفلٹ ہے جسے امیر علی قریشی کی **دعوت مباہلہ اور شاہ احمد نورانی کا فرار** "کے عنوان سے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر ملک کے گوشے گوشے میں مسلسل و مفت تقسیم کرایا جا رہا ہے۔ اور ستم ظریفی کی انتہا یہ کہ اس کی اشاعت پر عمرہ کا لالچ بھی دیا جا رہا ہے۔ اندریں حالات حکومت اور عوام کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ ملک دشمنوں کی یہ حرکت کسی سازش کا پیش خیمہ نہ ہو۔ ذیل میں ہم نے محض ملکی سالمیت اور حب الوطنی کا تقاضا سمجھتے ہوئے اس پمفلٹ کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے تاکہ پاکستان بلکہ عالم اسلام کی عظیم اکثریت "سواد اعظم اہلسنت وجماعت" کے عظیم و معروف مذہبی و سیاسی رہنما حضرت مبلغ اسلام مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم کے متعلق عوام کے ذہنوں کو انتہائی عیاری کے ساتھ جو گمراہ کیا جا رہا ہے اس کا ازالہ کر کے حقیقت حال کو واضح کیا جائے۔

اس پمفلٹ میں امیر علی نے اپنے آپ کو خواجہ غوث بہاؤ الحق ذکریا ملتانی قدس سرہ العزیز کی اولاد میں بتا کر اپنا مذہبی رشتہ ان لوگوں کے ساتھ بتایا ہے جو لوگ جو لوگ انبیاء کرام، اولیاء عظام کے گستاخ و بے ادب سمجھے جاتے ہیں۔ جو لوگ مزارات انبیاء و اولیاء کو صنم خانہ اور بت خانہ جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہوں اور قدرت (حکومت) میسر آجانے پر ان مزارات اور قبوں کو مسمار (گرانے) کر دینے کا عزم رکھتے ہوں" ایسے لوگوں سے اپنا مذہبی رشتہ جوڑنا آگ اور پانی کے یکجا ہونے کی طرح عجائبات زمانہ میں سے ایک ہے۔ لہٰذا ہماری سمجھ جو بھی آتا ہے یہ ہے کہ امیر علی ان بزرگ کی اولاد میں سے نہیں۔ اور اگر ہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پھر اُسے ناخلف بھی کہا جا سکتا ہے۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ امیر علی نے اپنے آپ کو اکابر علماء دیوبند کا ادنیٰ خادم، اکابر دیوبند کو سچا پکا اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کا حامل مسلمان، اور اُن اکابر دیوبند کو اولیاء اللہ، اور دیوبندی مسلک کے لوگوں کو اصلی اہلسنت کہا ہے جبکہ مولانا نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک سُنّی حضرات کو نقلی اہلسنت، باطل پر بھی کہا ہے اور پمفلٹ کے آخر میں مسلمان بھی کہا ہے۔ کیا امیر علی صاحب اور اُن کے ہم مسلک دیوبندی حضرات میری اس حیرت کو دُور کریں گے کہ نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک اگر باطل پر ہیں تو انھیں مسلمان کیوں لکھا؟ اور اگر مسلمان ہیں تو "دعوتِ مباہلہ" اور اس پر اصرار کا کیا مطلب ہے؟ ہمیں اس بات سے غرض نہیں کہ امیر علی نے اپنے ہم مسلک لوگوں کو سچا مسلمان اہل حق، اصلی اہلسنت کیوں لکھا اور سمجھا؟ بات صرف اتنی ہی ہوتی تو ہمیں ان سے تعرض کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی مگر جب وہ ایک معروف مذہبی رہنما پر بے بنیاد الزامات لگا کر اور جھوٹے بہتان باندھ کر خود ہم لوگوں کی تحقیر و تذلیل کا سبب بنے ہیں اور مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہا ہے تو اب ہمارے لیے خاموش تماشائی بن کر اپنے مسلک کی تحقیر و تذلیل کو گوارا کر لینا ناممکن ہے۔

رکھ کر ہمارے جس سے اس حقیقت کا ہیں کہ بالکل کہ انتہا جو بکا یا خود آپ نے مضمون کی طوالت سے بچنے کے لیے "دعوت مباہلہ" نامی پمفلٹ سے صرف اسی قدر اقتباس نقل کروں گا جس کا جواب شاید کسی حد تک بھی ضروری ہے۔ لایعنی باتوں سے مجھے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ امیر علی نے جو دعوت مباہلہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب کو دی ہے۔ اس میں حق و باطل کے اظہار کے لیے چند خود ساختہ اور من گھڑت طریقے اور تجاویز پیش کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ مولانا نورانی اور ہم (امیر علی) دونوں حضور کے روضۂ پاک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں جس کے سلام کا جواب آئے وہ اور اُس کی جماعت برحق۔ ۲۔ نماز فجر کے بعد ذکر و مراقبہ کے بعد ایک دوسرے کے لیے بددعا کریں۔ پانچ منٹ بعد جس کی شکل مسخ ہو جائے وہ باطل پر ہوگا۔

۳۔ مولوی حسین احمد مدنی کی قبر پر ہم دونوں چلیں میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے ذکر کی آواز اور خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک حق اور سچا۔ ۴۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی قبر پر ہم دونوں چلیں میرے ذکر کے بعد اگر قبر سے بُری آواز اور بدبو آئے تو بریلوی مسلک باطل اور جھوٹا۔

۵۔ مولوی خلیل احمد سہارنپوری کی قبر پر ہم لوگ چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے اگر قرآن پاک پڑھنے کی آواز اور خوشبو آئے تو دیوبندی مسلک برحق اور سچا۔ ۶۔ مولانا نورانی کے والد صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے قبر پر چلیں میرے ذکر کے بعد قبر سے بڑی آواز اور بدبو آئے تو بریلوی مسلک جھوٹا اور باطل۔

امیر علی نے مندرجہ بالا تجاویز بہ جل وسادہ کے سلسلہ میں اپنی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ "میں نے مدینہ طیبہ میں مولانا نورانی کا بازو پکڑ کر کہا کہ میں نے آپ کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اب آپ چونکہ اتفاق سے یہاں موجود ہیں لہٰذا آپ میرے ساتھ مباہلہ کریں مگر نورانی صاحب طرح دے گئے" راقم الحروف نے مولانا نورانی سے امیر علی کے دعویٰ کے بارے میں جب استفسار کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ بالکل سفید جھوٹ اور خالص بہتان ہے" جہاں تک امیر علی کی دعوت مباہلہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں گزارش یہ ہے کہ امیر علی نہ معروف شخصیت ہے اور نہ اس کی علمیت کا کسی کو پتہ ہے لیکن جس جماعت کی حمایت میں وہ اپنی سرگرمیاں دکھا رہا ہے کم از کم اس جماعت میں تو اہل علم حضرات کی کمی نہیں ہے۔ آخر علماء دیوبند اس مسئلہ پر کیوں خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہیں۔ وہ امیر علی کی تجاویز پر اپنا تبصرہ کیوں نہیں ظاہر کرتے کہ مباہلہ کا صحیح طریقہ کیا ہے جو امیر علی نے پیش کیا ہے یا کچھ اور؟ اگر واقعی مباہلہ کرنا ہی مقصود ہے تو خود ساختہ طریقہ اپنانے کے بجائے اس طریقہ کو کیوں نہیں اختیار کرتے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ایک موقع پیش آیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ قرآن مجید میں مباہلہ کرنے کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا؟ اور کیا حدیث بخاری بھی آپ کی نظر سے نہیں گزری؟ اور کیا علماء، مفسرین، ائمہ کے ارشادات سے آپ بالکل بے خبر ہیں اور آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ مباہلہ کن حالات میں اور کن امور میں مشروع اور جائز ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کے لیے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟ اور ائمہ دین نے کن شرائط کے ساتھ اس کا مشروع ہونا بتایا ہے؟ اگر آپ نہیں جانتے تو لیجیے میں بتائے دیتا ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ ترجمہ۔ بیشک حالت [illegible] کے مشابہ حالت عجیبہ حضرت آدم کی ہے کہ ان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قال تعالیٰ فمن حآجّک بعد هٰذہ الدلائل الواضحة والجوابات الائمة فاقطع الکلام معهم وعاملهم بما یعامل به المعاندون وهوان تدعوهم الی الملاعنة۔ (ترجمہ) ہر منصف مزاج طالب حق ہو گا وہ یقیناً سمجھنے لگا کہ بیان اپنے انتہائی کمال کو پہنچ چکا ہے۔ ایسے ہی مقام پہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ (اے محبوب) ان واضح دلائل اور صاف شرح جوابات کے بعد بھی تم سے حجت بازی کریں تو آپ ان سے مباحثہ ختم کر دیں اور ان کے ساتھ وہ برتاؤ کریں جو جھگڑالو قسم کے لوگوں سے کیا جاتا ہے یعنی دعوت مباہلہ دیں۔ معلوم ہوا کہ مناظرہ کے بعد ہی مباہلہ ہو سکتا ہے اور یہی صحیح طریقہ ہے جو قرآن و سنت و کلام ائمہ سے ظاہر ہے۔ اور دینی معاملات میں حق واضح کرنے کے لیے مناظرہ کرنا سنت انبیاء رہی ہے۔ چنانچہ امام رازی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: واعلم ان هٰذہ الروایة دالة علی ان المناظرة فی تقریر الدین وازالة الشبهات حرفة الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام یعنی جان لو کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ احقاق دین اور ازالہ شبہات کے لیے مناظرہ کرنا پیشہ انبیاء ہے۔

THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

(ب) مباہلہ قطعی امور پر ہو سکتا ہے نہ کہ ظنیات پر۔ قطعی امور مدار کفر و ایمان ہوا کرتے ہیں۔ ظنیات پر کفر و ایمان کا دار و مدار نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر مباہلہ ہو گا تو کفریات دیوبندیہ و علمائے دیوبند پر ہی ہو گا کہ دیوبندیوں نے جو شان رسالت میں گستاخیاں کی ہیں وہ ہمارے نزدیک قطعاً کفر ہیں۔ خدا کرتے کرتے شوق نے دفتر کیے رواں + از دیاد اشتیاق نے آخر بڑھائی بات

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہو گی کہ امیر علی نے جو خود ساختہ بجا دینہ پیش کی ہیں چونکہ دیوبندی مسلک کے لوگ انہیں خوب اچھال رہے ہیں اور شائع کر کے خوب تقسیم کر رہے ہیں اس لیے میں مسلک دیوبند کے ارباب علم و دانش سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں کہ کسی قبر سے بھی یا بد بو کا آنا۔ اور کسی قبر سے خوشبو یا بد بو کا پھیلنا کیا حق و باطل کو پہچاننے کا معیار ہے؟ (حالانکہ مباہلہ کے وقت آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ کس کی قبر سے خوشبو پھیلتی ہے اور کہاں سے بدبو۔ اسی طرح ابھی اور بڑی آزمائشوں کا بھی پتہ چل جائے گا اس وقت انشاء اللہ یہ ساری شوخیاں آپ لوگ بھول جائیں گے) اور امیر علی صاحب! آپ بھی جواب دیں ساتھ ہی اس سوال کا جواب بھی مرحمت فرمائیں۔ اور اگر آپ سے جواب ممکن نہ ہو تو ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپنے اکابر دیوبند سے پوچھ لیں کہ یہ کس طرح آپ کو معلوم ہوتا کہ قبر والا حق پر ہے یا باطل کا اظہار بھی اسی آثار و نقول اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ ہی ہوگا؟ کیا اللہ تعالیٰ آپ کی بات کو پورا کرنے کا پابند ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کسی اور طریقے سے اظہار حق و باطل نہیں کر سکتا؟ آخر یہ کیوں ضروری ہے کہ حق و باطل کا اظہار اسی طرح ہو جیسے آپ چاہتے ہیں؟ کیا غیب اور آئندہ کے پیش آنے والے واقعات کو پیشگی علم آپ کے پاس ہے؟ آخر آپ کا ذریعہ علم کیا ہے؟ آخر اسے ہم آپ کا دعوائے غیب دانی کہیں یا خوش فہمی اقتضائے محبت کہیں یا کیا کہیں؟ مری تقریر طبع الگ تب جیسی کی ہے وہ عیب کیا ہے جس کی کتاب والا جو دل پر گزرتی ہے۔ حق و باطل کے اظہار کے لیے جو معیار آپ نے مقرر کیا ہے اسی معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ امیر علی صاحب! آپ کے پیشوا اور مسلک دیوبند کے عظیم مبلغ مولوی غلام اللہ خان صاحب بلڈ پریشر والے کے انتقال پر ان کے چہرے کا رنگ کیوں نہیں بدلا؟ کیا چہرہ قرآن اور سنت کی مخالفت کی تبلیغ کرتے رہے تھے لیکن انہیں پاس سے پکڑا اور سیدھا کیا گیا تھا کہ تبلیغی وجہ کی تاپ حضرت کا چہرہ نہیں دکھایا جا سکتا ہے" اور آپ یہ نہ کہیں کہ کوئی کسی کی بھی بات ہے۔ یہ بات تو ملک کے قومی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے ورنہ تو کسی کو اس کا پتا بھی نہیں لگتی۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مولوی غلام اللہ صاحب عجب طبعی موت مرے ہیں کہ دنیا میں جلنے دینے جیسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا) اگر چہ یہ لوگ ذکر کرنے کی وجہ صرف یہی سمجھ میں آتی ہے کہ معاذ اللہ ان کا چہرہ بوقت موت مسخ ہو گیا تھا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ اپنی تقریروں میں توحید کی آڑ میں انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شان میں علی الاعلان گستاخیاں کرنے کے عادی تھے۔ اسی لیے ان کا چہرہ مسخ ہو گیا ہوگا تو بتائیے اس صورت میں آپ کیا کہیں گے؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مسلک باطل تھا۔ بڑے بڑے فاسق و فاجر دنیا سے جاتے ہیں لوگ ان کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ وہ تو عالم تھے ان کے چہرے پر تو نورانیت اور شگفتگی ہونی چاہیے تھی مگر

اقبال ایک مومن کی موت کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں:

نشانِ مردِ مومن با تو گویم چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

اس کو قبر پرستی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتا ہے کہ ـــــ چھپا رکھا تھا جس کو مدتوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مدلل ہیں اسے تقرر۔ بہرحال افسوس ہے شرح درمیان تک بات جا پہنچی۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اظہار حق و باطل کے بارے میں جو معیار امیر علی نے مقرر کیا ہے اس کے پیش نظر تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ قرب قیامت میں جب دجال ظاہر ہوگا اور اس سے عجیب اور خارق عادت امور کا ظہور ہوگا۔ مثلاً بارش برسانا، مردے زندہ کرنا، قحط سالی لانا، جنت دوزخ دکھلانا، زمین کے خزانوں کا اس کی آواز پر ظاہر ہونا، پھر ان خزانوں کا اس کے پیچھے چلنا۔ تو کیا ان امور کو دیکھ کر یہ کہنا صحیح ہوگا کہ دجال اور اس کے ماننے والے اہل حق اور سچے ہیں اور اس کو نہ ماننے والے جھوٹے اور باطل پر ہیں؟

امیر علی قریشی کو میرا مشورہ:

میں امیر علی قریشی کی توجہ اس اہم نکتے کی طرف بھی مبذول کرانا چاہوں گا کہ: مولانا شاہ احمد نورانی اور ان کے ہم مسلک لوگوں کو کسی کا تھوک چاٹنے سے پہلے اپنے مسلک دیوبند کے مشائخ و اکابر علماء سے متنازعہ مسائل کے متعلق فتویٰ بھی حاصل کر لینا ہے؟ اگر فتویٰ حاصل نہیں کیا ہے تو میں انہیں مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ پہلے ان سے فتویٰ ضرور حاصل کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے ہم مسلک و اکابر دیوبند آپ کو عین موقع پر دغا دے جائیں، آپ کا ساتھ چھوڑ دیں، آپ ہی پر کفر و شرک و حرام کا فتویٰ لگا دیں۔ وہ مسائل یہ ہیں:

الف: بزرگوں یا کسی کی قبر پر خاص ارادہ کر کے سفر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ب: بزرگان دین و صاحب قبور اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا مردہ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مر کے مٹی میں مل گئے ہوں؟

ج: اہل قبور حق و باطل کے اظہار کے سلسلہ میں کسی قسم کا تصرف کر سکتے ہیں اور قادر ہیں؟

د: حق و باطل کا اظہار جب اہل قبور تلاوت قرآن و ذکر سے کریں گے تو یہ ان کی طرف سے مدد ہوگی تو کیا اہل قبور سے امداد برحق ہے؟

ہ: جو حق پر ثابت ہوگا گویا اُسے قبر والوں سے نفع پہنچے گا اور جو جھوٹے ثابت ہوں گے گویا انہیں اہل قبور سے ضرر و نقصان پہنچے گا تو کیا اہل قبور کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ یا ان سے کوئی نفع و نقصان ملتا ہے؟

و: اور پھر اہل قبور کو کیا علم بھی ہوگا کہ کچھ لوگ ہماری قبر پر حق و باطل کا اظہار کرانے (دعا چاہنے) کے لیے آئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھے یقین ہے کہ جب مندرجہ بالا سوالات علماء دیوبند سے پوچھیں گے تو ان کا جواب سن کر آپ کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا۔ اور اس وقت آپ یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلے جائیں گے۔ دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے + اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے ---- میں آپ کو فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ تو ان کو علماء دیوبند کی حمایت و وکالت میں اچھل کود رہے ہیں اور اس بات سے بے خبر ہیں کہ "علماء دیوبند کا پورا مسلک تضادات کا مجموعہ ہے" شاید آپ نے کوئی کتاب ان کی ایسی دیکھ لی ہوگی جس سے آپ یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ عرس و فاتحہ میلاد، بزرگوں سے توسل و استمداد، قبروں پر حاضری، عرس میں شرکت، بزرگوں کے تصرف و اختیارات، ان کے علوم غیبیہ و انکشافات باطنی، دلوں کے وساوس پر مطلع ہو جانا۔ وغیرہ وغیرہ عقائد و نظریات کے علماء دیوبند قائل ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ آپ کو ان کی کتابوں سے ایسا دھوکہ لگا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مجھ سے سن لیجیے کہ علماء دیوبند [illegible] نظریہ رکھتے ہیں۔ گویا ہر مسئلہ اختلافی میں وہ بیک وقت دو عقیدے (شرک و کفر کا بھی اور ایمان کا بھی۔ حلال ہونا جائز ہونے کا بھی اور حرام و ناجائز ہونے کا بھی) اسکے پابند ہیں گے۔ اور یہی ان کے مسلک کا سب سے بڑا تضاد ہے۔ اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آئے تو میں آپ کی رہنمائی علماء دیوبند کی مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف کرتا ہوں آپ ان کا بغور مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو میرے اس دعویٰ کی صداقت کا یقین ہو جائے گا۔ مندرجہ بالا مسائل کے بارے میں علماء دیوبند کی حمایت و وکالت دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ "تذکرۃ الرشید - ارواح ثلثہ - نشر الطیب اشرف السوانح - الامداد - شیخ الاسلام نمبر - امداد المشتاق - مرثیہ گنگوہی مرقع سراج السالکین شمائم امدادیہ" کا مطالعہ فرمائیں۔ اور ان مسائل میں علماء دیوبند کا مخالفانہ طرز عمل دیکھنا چاہتے ہوں۔ تو پھر حفظ الایمان، تحذیر الناس - براہین قاطعہ، صراط مستقیم - فتاویٰ رشیدیہ - تقویت الایمان - بلغۃ الحیران - جواہر القرآن وغیرہ کتب کا مطالعہ میرے دعویٰ کی صداقت کے لیے بہت کافی ہوگا اور اگر اتنی کتابوں کا مطالعہ دشوار ہو تو ایک طرف تقویت الایمان یا فتاویٰ رشیدیہ کا مطالعہ کریں۔ دوسری طرف المہند یعنی عقائد علمائے دیوبند کا مطالعہ کریں تو بھی بہت کافی ہوگا۔ آپ حیران ہو جائیں گے کہ ایک مسئلہ میں بیک وقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہو سکے کس طرح رکھی جا سکتی ہیں تو میں کہوں گا کہ علمائے دیوبند کا یہی وہ خاص فن ہے
جس کی گہرائی تک پہنچنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ علماء دیوبند کے مسلک کا اقتضا اس شعر
کا مصداق ہے ؎

جیسا موسم ہے مطابق اس کے میں دیوانہ ہوں　　مارچ میں بلبل ہوں میں جولائی میں پروانہ ہوں

ہاں تو امیر علی صاحب! فتویٰ حاصل کرنے کا مشورہ میں اس لیے دے رہا ہوں کہ آپ قمر
نورانی صاحب اور ان کے ہم مسلک لوگوں کو لے کر قبر پہ جائیں ادھر علمائے دیوبند اپنی
کتابیں تقویۃ الایمان۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ بہشتی زیور لے کر آجائیں اور الٹا کفر و شرک
کا گولہ کہیں آپ ہی پر داغ نہ دیں کہ امیر علی صاحب! تم قبروں پر کیا لینے آئے ہو؟
غیر اللہ سے تمھیں کیا ملے گا؟ کیا تمھیں پتہ نہیں کہ یہ اہل قبور مر کے مٹی میں مل چکے
ہیں؟ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ غیب داں نہیں کہ منوں مٹی کے نیچے سے تمھیں دیکھ لیں گے
اور تمہارے دلی [illegible] پر مطلع ہو جائیں؟ [illegible] کیا انھیں کیا
عاجز و بے اختیار بنایا ہے اللہ نے انھیں تصرف کرنے مدد کرنے کی قدرت نہیں دی بلکہ یہ
اہل قبور تو اپنی جان کے نفع و نقصان کے مالک نہیں۔ تمھیں کیا نفع و نقصان پہنچا
سکتے ہیں؟ اور پھر جب تک یہ زندہ رہے انھیں اپنے انجام اور دوسروں کے انجام تک کا۔
تو پتہ نہیں تھا تو اب مرنے کے بعد تمہارے حق و باطل کا فیصلہ یہ کس طرح کر سکتے ہیں؟
کیا تمھیں پتہ نہیں کہ علمائے دیوبند نے رسول خدا کے لیے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں مانا
تو یہ مٹی کے ڈھیر کے نیچے سے تمہارے بارے میں کچھ کیونکر جان سکیں گے؟ اور امیر علی!
تم تو بالکل ہی اپنے دیوبندی عقیدے سے غافل ہو بھلا بتاؤ تو! تم لوگوں کو بارگاہ رسالت
مآب میں لا کر حضور کے سامنے یہ کفر و شرک کیوں پھیلا رہے ہو۔ جب ہمارے علماء دیوبند نے حضور
کی زندگی دنیوی میں ان کا علم غیب نہیں مانا بلکہ ان کے لیے دیوار کے پیچھے کا علم تک
نہ مانا تو اب بھلا حضور اتنے حجاب میں رہتے ہوئے تمھیں کس طرح دیکھیں گے؟ تمہارے
سلام کا جواب کس طرح دیں گے؟ جبکہ ہمارے علمائے دیوبند اپنی کتاب میں حضور علیہ السلام
صاحب کے لیے "مر کے مٹی میں ملنے والا" پہلے ہی لکھ چکے ہیں ہاں اگر تم ہمارا دیوبندیو
کا مشورہ مانو تو ابلیس یعنی شیطان کے پاس یہ مقدمہ لے کر جاؤ کیونکہ اس کا علم حضور علیہ
السلام کے علم سے زیادہ ہے اس کی وسعت علمی پر نصوص قطعیہ (قرآن وحدیث کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دلائل موجود ہیں جبکہ حضور کی وسعت علمی پر کوئی نص قطعی نہیں بلکہ شرک ہے۔ شیطان کو تو
تمام روئے زمین کا علم ہے حضور علیہ السلام کو کب روئے زمین کا علم حاصل ہے؟
بلکہ ان کے لیے روئے زمین کا علم ماننا بھی شرک ہے تو شیطان ہی فیصلہ کرے گا:
اور تم ڈرو نہیں امیر علی صاحب یہ کہ ہمارے اور تمہارے اکابرین علمائے دیوبند نے
شیطان کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم مانا ہے اور اس کی تعریف
کی ہے لہٰذا گمان اغلب یہی ہے کہ شیطان کا فیصلہ ہم علماء دیوبند کے حق میں ہی ہوگا
کیونکہ وہ ہم لوگوں سے بہت خوش ہے ہم نے اور ہمارے (وہابی دیوبندی) اکابر نے
انبیاء اولیاء کی بہت توہین کی ہے جس کے سبب شیطان کے مشن کو بہت تقویت
ملی ہے پھر ہمارا تمہارا ساتھ کیوں نہیں دے گا؟ جا ڈر و مت؟
کہیے امیر علی صاحب! کیسی رہی؟ پھر اگر کہنا مانیں تو علمائے دیوبند کی حمایت و
وکالت چھوڑیں اور غلام بن جائیں تو اپنے جد امجد حضرت خواجہ غوث بہاؤ الحق
ذکریا ملتانی قدس اللہ سرہ کے سلک حقہ کے خادم بن جائیں اور ان کے غلاموں کو
خادم بنیں۔ کوئی اپنے بزرگوں کا بھی غلام بنتا ہے؟

امیر علی صاحب! خواہ مخواہ آپ نے اتنا بڑا ہنگامہ کیا ہوا ہے۔ اور
فیصلہ تو ہو گیا: دعوت مباہلہ کی کاپیاں چھپا کر اپنے دیوبندی بھائیوں کو آپ
شائع کرا رہے ہیں۔ فیصلہ تو خود آپ نے کر دیا ہے۔ اور آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ بریلوی
حق پر ہیں۔ دیکھیے آپ نے "دعوت مباہلہ" نامی کتابچہ کے آخری صفحہ پر لکھا ہے کہ:
اب فقیر مندرجہ ذیل باتیں چاہتا ہے:
۱۔ ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں یہ بھی مسلک دیوبند کو کافر کہنا بند کر دے اور توبہ نامہ
شائع کرے۔ ۲۔ورنہ مباہلہ کرے۔"
ہوا ہے مدعا کا فیصلہ اچھا مرے حق میں — زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا
سوال یہ ہے کہ بریلوی تو ہمیشہ سے اپنے آپ کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں۔ اصل میں تو آپ کو کہنا
تھا اور وہ آپ نے کہہ دیا۔ اب اس صورت میں دعوت مباہلہ دینا اور اس پر اصرار
کرنا کیا بالکل بے معنی اور لغو نہیں ہے؟ والفضل ما شهدت به الاعداء
باقی رہا آپ کا یہ مطالبہ کہ بریلوی مسلک والے دیوبندی مسلک والوں کو کافر نہ کہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس سلسلہ میں آپ غالباً کچھ سنانا چاہتے ہیں۔ بریلوی حضرات کسی مسلمان کو ہرگز کافر نہیں کہتے جو کچھ بریلوی کہتے ہیں وہ یہ ہے۔

جن اکابر دیوبند نے حضور نبی کریم علیہ السلام کی شان رفیع میں بے ادبیاں کی ہیں اور شدید گستاخانہ کلمات کہے ہیں اور آج تک کی زحمت گوارا نہیں کی کہ توہین رسالت کے ارتکاب پر آخر تک قائم رہے ان کے متعلق حکم قرآنی لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ۔ (تم بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد رسول کی گستاخی کرکے) کافر ہو گئے۔ لَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ۔ یعنی بے شک انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لانے کے بعد کلمۂ کفر بک کر کافر ہو گئے) بہت واضح ہے۔ بریلویوں کا اگر کوئی جرم (آپ کے گمان کے مطابق) ہے تو صرف یہ کہ وہ اس قرآنی فیصلے کو مانتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ یہ جانتے ہوئے کہ فلاں فلاں حضرات نے حضور کی توہین کی ہے انہیں اپنا پیشوا اور مقتدا سمجھتے ہیں اور گستاخوں کی ان گستاخانہ عبارتوں سے بیزاری کا اظہار نہیں کرتے ان کے لیے بھی وہی حکم قرآنی ہے۔ رہے وہ لوگ جو انہیں کم علمی کی بنا پر اپنا پیشوا اور عالم دین سمجھتے ہیں اور ان بے چاروں کو یہ پتہ تک نہیں کہ یہ رسول اللہ کے گستاخ ہیں وہ بریلویوں کے نزدیک مسلمان ہیں ان بے چاروں کو کوئی کافر نہیں کہتا۔ اس مقام پر پہنچ کر یہ سوال پیدا ہونا فطری بات ہے کہ اکابر دیوبند نے وہ کون سی گستاخیاں کی ہیں جن کی بنا پر ان پر توہین رسالت کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ تو لیجیے بارگاہ رسالت میں ان کی گستاخیوں کے چند نمونے حوالوں کے ساتھ پیش کیے دیتا ہوں۔ اگرچہ میرا قلم ان عبارتوں کو نقل کرتے ہوئے کانپ رہا ہے مگر حجت تمام کرنا ضروری ہے۔ ان گستاخانہ عبارتوں اور طعن کلمات کو پڑھ کر آپ کی ایمانی آگ جو سرد پڑ چکی ہے۔ شاید ان میں کوئی چنگاری بیدار ہو اور رحمت خداوندی سے یہی چنگاری اور حرارت ایمانی بخش دے۔ خدا کی رحمت سے کچھ بعید نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

دیوبندی عقائد کے چند نمونے

عقیدہ ۱ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایسا علم زید عمرو، بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے رسول کی تخصیص نہیں۔"
حوالہ کے لیے دیکھیے کتاب (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ص۸ شائع کتب خانہ اشرفیہ کمپنی
دیوبند) عقیدہ ۲ "حضور نبی کریم علیہ السلام کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔" (تحذیر الناس
ص۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند) عقیدہ ۳ "حضور
نبی کریم علیہ السلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"
(تحذیر الناس ص۲۸) عقیدہ ۴ "شیطان و ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام
کے علم سے زیادہ ہے" (براہین قاطعہ ص۵۱ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شائع کردہ کتب خانہ امدادیہ
دیوبند) عقیدہ ۵ "نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے برا
ہے۔" (صراط مستقیم ص۹۵ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)
عقیدہ ۶ "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔" (تقویت الایمان
ص۱۳ مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند) عقیدہ ۷
"حضور علیہ السلام کو کچھ قدرت نہیں ... ان کی قدرت کا حال تو یہ ہے کہ وہ اپنی
جان تک کے نفع و نقصان کے مالک نہیں" (تقویت الایمان ص۲۱) عقیدہ ۸ "اللہ تعالیٰ
جو کچھ معاملہ اپنے بندوں سے کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر خواہ آخرت میں اس کی حقیقت کسی
کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسروں کا" (تقویت الایمان ص۲۲) عقیدہ ۹
"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔" (تقویت الایمان ص۴۲) عقیدہ ۱۰ "سب
انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں" (تقویت الایمان ص۵۴)
عقیدہ ۱۱ "حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کیجیے" (تقویت الایمان ص۵۸)
عقیدہ ۱۲ "حضور علیہ السلام پر افترا باندھا کہ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مر کر
مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویت الایمان ص۵۹) عقیدہ ۱۳ "حضور علیہ السلام کا یوم میلاد
منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے" (براہین قاطعہ ص۱۵۲)

امیر علی صاحب دیوبندی حضور علیہ السلام کے لیے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء
سے آنا بتاتے ہیں (براہین قاطعہ ص۲۶) بلغۃ الحیران نامی کتاب میں حضور علیہ السلام کا گرتا لکھا
اور اپنے لیے لکھا کہ میں نے انھیں گرنے سے روکا۔ "رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں"
(براہین قاطعہ ص۵۵) "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" (تقویت الایمان ص۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہاں تک میں ان علمائے دیوبند کی کفریات نقل کروں؟ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ کیا ان عقائد کے حامل افراد مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

ضروری وضاحت

میں نے طوالت سے بچنے کے لیے ان کفری عبارتوں کے اقتباسات درج کیے ہیں مکمل مضمون ان کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی کا فیصلہ: "اگر خاں صاحب (مولانا احمد رضا خاں صاحب) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے، جیسا انہوں نے انہیں سمجھا تو خاں صاحب (مولانا احمد رضا خاں صاحب) پر ان (علماء دیوبند) کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔ . . . کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے"

(اشد العذاب ص ۱۳، مطبوعہ اشاعت کردہ دار العلوم دیوبند مطبع مجتبائی دہلی)

آخری اور فیصلہ کن بات

میں ایک بار ملت اسلامیہ کے عظیم تر مفاد میں اظہار علیٰ اور ان کی تاریک عبارتیں کو مباہلہ کی دعوت دینے والے دیوبندی و وہابی حضرات کو مشورہ دوں گا کہ وہ کسی پر بھی قسم کی تکفیر کرنے کی جرأت نہ اچھالیں، فرقہ واریت کی آگ کو نہ بھڑکائیں کیونکہ ملک کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے نہ ہی ملک اس کا متحمل ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ چند سطور بھی عوام کے ذہن کو صاف کرنے کے لیے لکھے ہیں ورنہ مجھے اس بات کی خوشی نہیں کہ زبان بازیوں میں بھی حصہ لوں یہ میرا مشورہ ہے لیکن آپ لوگ اگر میرے اس مخلصانہ مشورہ کی قدر نہیں کرتے اور مباہلہ کرنے پر ہی آپ کا اصرار ہے تو سنیے ہم مباہلہ کے لیے تیار ہیں "لیکن

۱۔ مباہلہ سے پہلے مناظرہ ضرور ہوگا جس میں فریقین دلائل شریعت سے اپنا اپنا نقطہ نظر پیش کریں گے۔ ۲۔ فریقین کے درمیان مناظرہ علانیہ ہوگا۔ موضوع مناظرہ "کفریات علمائے دیوبند" ترتیب وار ہوں گے جن کا بیان اوپر گزر گیا ہے۔ بریلوی لوگ ان عبارتوں کو کفریہ اور دیوبندی لوگ انہیں غیر کفری ثابت کریں گے اور علماء دیوبند کو ثابت کرنا ہوگا کہ ان پر توہین رسالت کا الزام غلط ہے اور وہ عبارات گستاخانہ نہیں۔ ۳: مناظرہ تحریری و تقریری دونوں ہوگا یعنی ہر مناظر اپنا اپنا تحریری بیان اپنے اور گواہوں کے دستخط و مہر سے مزین کرے گا پھر اسے باآواز بلند پڑھ کر فریق ثانی کے حوالے کرے گا۔ ہر مناظرہ کے تقریری بیانات مکمل ٹیپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیے جائیں گے۔ ۴۔ مناظرہ میں غیر جانب دار اہل علم و دانش حضرات بطور منصف اور جج
اپنے فرائض انجام دیں گے اور مناظرہ کے اختتام پر کسی قسم کا اعلان ہار یا جیت سے متعلق
کرنے کے مجاز صرف وہی ہوں گے۔ ۵۔ ہر فریق کے منتظمین اپنی جماعت اور اپنے عوام کی
جانب سے امن و امان برقرار رکھیں گے یہ ان کی ذمہ داری ہوگی۔ ۶۔ مناظرہ کے باقی
شرائط اس وقت طے ہوں گے جب آپ لوگ مناظرہ کرنے کے لیے باقاعدہ اعلان کریں گے
کہ ہم تیار ہیں۔ بالفرض اگر کسی وجہ سے مناظرہ سے بھی بات نہیں بنتی ہے اور فیصلہ کے
لیے مباہلہ ہی ضروری ہوتا ہے تو پھر ہم آپ سے مباہلہ بھی کریں گے لیکن مباہلہ الف پکا
میں کیجیے تاکہ یہاں کے سنی دیوبندی عوام بھی دیکھیں۔ ب۔ مباہلہ کا موضوع یہی ہوگا
کہ اے اللہ ہم دیوبندیوں اور ان کے فلاں فلاں اکابر پر توہین رسالت کا الزام لگانے
میں اگر بریلوی سچے ہیں تو ان کی حقانیت کو ظاہر فرما اور اگر ہم لوگ سچے ہیں یعنی ہم نے
ہمارے فلاں فلاں اکابر نے توہین رسالت نہیں کی ہے بلکہ اس معاملے میں سب بے قصور ہیں
تو ہماری حقانیت ظاہر فرما اور اے اللہ توہین رسالت کے مجرموں اور ان کے حمایتیوں پر اپنا
عذاب نازل فرما۔ الٰہی اپنا انصاف کیجیے۔ ج۔ مباہلہ کرنے کے لیے دو جماعتوں میں
سے جو حضرات بھی منتخب ہوں گے ان کے متعلق ان کی جماعت کے اکابر علماء اور مفتیوں
کو اپنا تحریری وکالت نامہ فریق ثانی کے حوالے کرنا ہوگا کہ فلاں شخص ہماری جماعت کا نمائندہ
ہے اس کی ہار و جیت ہماری ہار و جیت ہوگی۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا اعلان

امیر علی جس عقیدہ و فکر یعنی دیوبندی مسلک کی نمائندگی کر رہا ہے اس مسلک کے
اکابر علماء و مفتیان تحریر کریں کہ امیر علی ہمارا نمائندہ ہے اس کی ہار ہماری ہار، اس کی جیت ہماری
جیت ہوگی تو میں مقابلے کے لیے تیار ہوں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ
وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاکپائے
محمد شمیم الحسن قادری رضوی غفرلہ خطیب جامع مسجد سنی
مورخہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ بمطابق ... بروز دوشنبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینہ حق و باطل

سبب تالیف

کانگریس کے گڑھ وہابیت کے مرکز مدرسہ دیوبند کے احراری۔ کانگریسی تبلیغی۔ جماعتی۔ مودودی وغیرہ وہابی مولوی نہ صرف یہ کہ نظریہ پاکستان کے بدترین دشمن ہیں بلکہ جمہور مسلمانان اہل سنت و جماعت کے پاکیزہ عقائد و معمولات کو شرک و بدعت اور مسلمانان اہل سنت والجماعت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں چنانچہ حال ہی میں کسی ایمان الدین قاسمی دیوبندی وہابی کی طرف سے "بریلی کا نیا دین" نامی کتاب منظر عام پر آئی ہے جس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو نہایت غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بلکہ حضور اقدس نبی اکرم رسول محترم نور مجسم واقف اسرار لوح و قلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم غیب، حاضر و ناظر، نور مجسم مختار کل ماننے والوں، صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں، عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے والوں، گیارہویں شریف، تیجہ، دسواں، بیسواں، چہلم و عرس شریف کرنے والوں کو مشرک و بدعتی قرار دیا گیا ہے۔ ہم کتاب مذکور کی فہرست میں جماعت کے ساتھ "بریلی کا نیا دین" کے الزامات و افترات کے مدلل و مفصل جوابات کی طرف متوجہ ہوں گے اور جملہ اعتراضات کا تسلی بخش جواب عرض کریں گے۔ بسر دست ہم مخالفین اہل سنت کے ذمہ دار اکابر علماء کی مستند کتب و رسائل سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ حضرات جن عقائد و معمولات کا باعث اہل سنت و جماعت کو مشرک و بدعتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرار دیتے ہیں وہ تمام باتیں اپنے بزرگوں اور پیشواؤں میں مانتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اہل سنت وجماعت تو اپنے پیارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام بزرگان دین اولیائے کاملین قدست اسرارہم کے فضائل و کمالات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ حضرات اپنے مولویوں میں وہ سب فضائل و کمالات مانتے ہیں جن کے باعث ایک سنی مسلمان معاذ اللہ مشرک و بدعتی قرار پاتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ ؎

یوں نظر دوڑے برچھی تان کر　　　اپنے بیگانے ذرا پہچان کر

یہ حضرات اپنے زعم باطل میں جو عیب اہل سنت وجماعت میں تلاش کرتے ہیں اور مشرک و بدعتی قرار دینے کی راہ نکالتے ہیں وہی عیب ان کے اپنے ذمہ دار اکابر علماء میں ہے۔ لہذا ہمارا پرخلوص مشورہ یہی ہے کہ ؎

دوسروں کے عیب [illegible] اپنی سیہ کاری بھی دیکھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اہل باطل سے رہیں سنی مسلماں ہوشیار

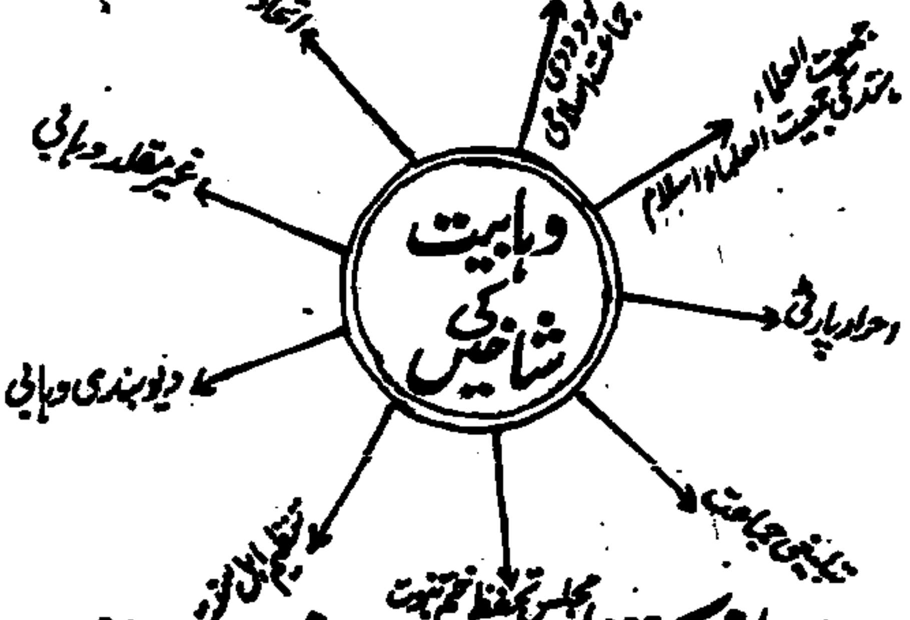

مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ہر اس شخص کو دیا جائے گا جو مندرجہ ذیل حوالہ جات غلط ثابت کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں

لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۹۶ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

مفتی محمد حسن دیوبندی رحمۃ للعالمین ہیں

مفتی محمد حسن اشرفی مشہور دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ اعظم تھے ان کے انتقال پر ایبٹ آباد کے دیوبندی، ہتمم مدرسہ مرثیہ خواں ہیں۔

"آج انا للہ کی گونج مشرق و مغرب میں ہے اور چہار سو یہ صدا گونج رہی ہے کہ رحمۃ للعالمین (مفتی محمد حسن اشرفی) دنیا سے سفر آخرت فرما گئے ہیں۔" (تذکرہ حسن بحوالہ تجلی دیوبند فروری ۱۹۶۲ء)

ختم نبوت کا انکار

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخیر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے...

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس ص۳، ۲۵۔ از مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نبوت کے لئے دیوبندیوں اور مرزائیوں میں خانہ جنگی

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری رقمطراز ہیں: "مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی نعمتوں سے نواز رہی ہے۔ (تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء)

پیغمبرانہ صحبت

کاش ہم جیسا ں نصیب حضرت قطب الاقطاب (مولوی احمد علی لاہوری) کی پیغمبرانہ صحبت سے مستفید ہوتے (خدام الدین لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء)

رخ علامہ احمد علی کی ہر تجلی میں نبوت کے سراج علم تنویر دیکھی تھی
(خدام الدین لاہور ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

دیوبندیوں کا کلمہ و درود اور تھانوی صاحب کا اعلان نبوت و رسالت

دیوبندیوں وہابیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے پہلے خواب پھر بیداری میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اشرف علی رسول اللہ پڑھا اور پھر عین بیداری و ہوشیاری کی حالت میں درود شریف یوں پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اشرف علی اس پر بجائے توبہ کی تلقین کے تھانوی صاحب نے تسلی دی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ (رسالہ الامداد صفر المظفر ۱۳۲۶ھ ص۳۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور ہونے کا انکار

اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں تو خدا کا نور ٹکڑے ہوگیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کا جزو بن گئے اور حضور میں خدائی آگئی۔ یہ عقیدہ عیسائیوں کے عقیدہ کے مشابہ ہے (عامہ کتب دیوبندیہ و فتوی تعلیم القرآن راولپنڈی)

● نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نورِ خدا اور شفاعت کا عقیدہ رکھنے والے مسلمان مشرک ہیں۔ (غیر مقلد اخبار الاعتصام، ۳۰ اگست، ۲۷ ستمبر ۱۹۵۰ء)

دیوبند میں چار نوری وجود

۳ ○ دیوبندیوں کا آرگن وہابیوں کا ماہنامہ [illegible] تبلیغ [illegible] کاشمیری حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کی طرف منسوب کر کے لکھتا ہے کہ میاں صاحب نے فرمایا دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں ایک مولوی انور شاہ کاشمیری ہیں۔ (چٹان لاہور صفحہ ۱۹، ۱۲/۳)

مس فاطمہ جناح اور مولوی احمد علی نورِ خدا

مودودی جماعت کے سابق ممتاز و ذمہ دار رکن وہابیوں کے مایہ ناز عالم مولوی امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی سب سے زیادہ مضر جماعت ہے۔ . . . دوسری طرف یہ حال ہے کہ ملتان میں اس جماعت کے قیم نے مس فاطمہ جناح کو نورِ خدا سے تشبیہ دی (اخبار روزنامہ مشرق لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۶۴ء)

● یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ قطب الاقطاب جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا احمد علی صاحب اللہ تعالیٰ کے انوار میں سے ایک نور تھے ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مرد حقانی کی پیشانی کا نور کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

- عارف رومی فرماتے ہیں ؎

نورِ حق ظاہر بود اندر ولی نیک بیں باشی اگر اہل ولی

اگر تو صاحب بصیرت ہے تو آ بھی طرح دیکھ کہ اللہ کا نور ولی اللہ (مولوی احمد علی) میں چمکتا ہے۔ (خدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

- مولوی احمد علی لاہوری مرنے کے بعد اُن کا ایک مرید لکھتا ہے

" اس گنہ گار آنکھ نے دو مرتبہ شرف زیارت حاصل کیا۔ کیا عرض کروں۔ چہرے پر نور برس رہا تھا۔ پنجابی شعر ؎

چہرۂ انور پیشانی وچ چمکدا سی اوسی نور دے وچ سما گئے تے

(خدام الدین شیخ التفسیر نمبر ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM

پیغمبر کے لئے معجزہ ضروری نہیں

جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہوا اُن کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی تھے۔

(تقویت الایمان صفحہ ۱۶-۱۷ از مولوی اسماعیل دہلوی)

عطاء اللہ بخاری کا معجزہ

امیر شریعت (عطاء اللہ بخاری) کی معجزانہ خطابت کی تاثیر حلاوت جرأت، دبے باکی، حق گوئی وسحر بیانی ضرب المثل تھی۔ (خدام الدین لاہور ۱۴ مئی ۱۹۶۲ء صفحہ ۱)

صحابہ کی توہین کرنے والا اہل سنت سے خارج ہیں

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

علماء کی توہین کرنے والا کافر

علماء کی توہین کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۶)

محرم میں سبیل لگانا شربت دودھ پلانا حرام

محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا دودھ وغیرہ پلانا سب ناجائز اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص۱۱۴ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

ہندوؤں کی پوری کھانا حلال

ہندوؤں کی ہولی دیوالی کی کھیلیں اور پوری کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰۰)

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا ضروری ہے

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا یا دفن کر دینا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۴۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ جائز

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے اپنے آقائے نعمت مولوی رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر ایک کتابچہ بنام مرثیہ گنگوہی شائع کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوا ہے جو پاک و ہند کے ہر دیوبندی وہابی کتب خانہ سے مل سکتا ہے جس میں نوحہ ماتم کا ایک مصرعہ یہ ہے؟

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والا کافر

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اس کے سامنے دو زانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے جو اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے (جواہر القرآن ص۱۲۱) جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ جواہر القرآن ص۲۶۔

مولوی احمد علی لاہوری کے ہاتھ چومنا جائز .COM

(۱) شاہ جی عطاء اللہ بخاری کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے۔ طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (مولوی احمد علی لاہوری) کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ کبھی حضرت کی داڑھی چومنے لگتے۔

(خدام الدین لاہور ص۱۰، ستمبر ۱۹۶۲ء)

تعظیم دین دار (دیوبندی مولوں) کے لئے کھڑا ہونا درست ہے

ہاتھ پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے اور احادیث سے ثابت ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۵۹۔ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننے والے کی کفر خشر

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کافر کہے۔ (جواہر القرآن ص۶) جو انھیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص۱۱)

دیوبندی وہابی شیخ اور مولوی حاضر ناظر

ترجمہ فارسی۔ یعنی مرید اس بات کو یقین جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو۔ خواہ دور اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل قضائی میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبانِ حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القا کرے گی۔ (امداد السلوک ص۱۰ از مولوی رشید احمد گنگوہی۔ رسالہ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱ از مولوی حسین احمد کانگرسی صدر مدرسہ دیوبند)

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا مشرکانہ عقیدہ ہے

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے.... اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدہ توحید سے۔ (رسالہ حاضر و ناظر ص۲ از مولوی منظور احمد نعمانی سنبھلی سید الفرقان لکھنؤ)

ابلیس لعین اور مولوی سید احمد رائے بریلی حاضر ناظر ہیں

ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے۔
(حفظ الایمان صہ ۹ از۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)

● یہ ہیں مولوی سید احمد رائے بریلوی مولوی اسماعیل دہلوی صاحب تقویت الایمان کے پیر و مرشد و آقائے نعمت چنانچہ ان کا ایک واقعہ اکابر دیوبند کی مستند کتب میں مذکور ہے۔ ایک مال دار مسلمان (دیوبندی وہابی)، دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد) کی خدمت میں عرض کیا حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو۔ اس کے بعد وہ صحت ہو گیا۔ ایک روز خراب کی صحبت نے زور کیا تو گھر سے شراب منگائی۔ وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا۔ دیکھا کہ دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (مولوی سید احمد وہابی) سامنے کھڑے ہیں۔ فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ توبہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شاید مجھ کو وہم ہو گیا تھا۔ پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب کا پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا۔ مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کر کے آپ کی طرف دوڑا پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں ہے پھر کوٹھری میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کروا کر شراب طلب کی۔ منہ کے قریب پیالہ جانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا۔ تب پیالہ پھینک دیا۔ سید صاحب کو کو ڈھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر لاچار ہو کر بیت الخلا یا خانہ گاہ میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد کو (حاضر) سامنے کھڑا دیکھا۔ اس وقت اس نے شراب سے بھی توبہ کی۔ (سوانح احمدی صہ ۵۳ مولفہ محمد جعفر تھانیسری وہابی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ السلام کا علم زمین کو محیط نہیں یہ شرک ہے

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے (براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی ص۵۲)

شیطان اور ملک الموت کا علم زمین کو محیط ہے یہ شرک نہیں

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص۵۲ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی)۔

حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی اور منع ہے

سوال: قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی .... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب .... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ حرام ہے یا غیر حرام۔ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔

الجواب: ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ لقولہ علیہ السلام ملا تطری وفی الحدیث۔ رواہ البخاری والمسلم۔ جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۰)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ لکھنا جائز ہے

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی پھرتا تھا — میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سبحانی

مرثیہ گنگوہی ص ۱۲ از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی — صفحہ ۶ از مرثیہ گنگوہی

انبیاء اولیاء کو مشکل کشا کہنے والے کافر و مشرک ہیں

مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰ از مولوی اسماعیل دہلوی)

کوئی ولی و نبی ولی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں.... جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن ص ۱۴۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی احمد علی لاہوری مولوی عطاء اللہ بخاری

حاجت روا اور مشکل کشا ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی)

حضرت احمد علی لاہوری کا وجود اس شعر کا واضح مصداق ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

آپ (مولوی احمد علی لاہوری) کا دیدار ہر سوال کا جواب ہے اور آپ سے مشکل فوراً حل ہو جاتی ہے (خدام الدین لاہور ص۱۹ ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء وخدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

● مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کے انتقال کے بعد لائل پور سے ایک غیر مقلد اہل حدیث اخبار المنبر کی ایک نظم کا مرثیہ ملاحظہ فرمائیے۔

روح ابو الکلام کا آئینہ دار فکر چشم چراغ محفل مشکل کشا گیا

(اخبار المنبر لائل پور ۶ ستمبر مطابق ۲۵ ربیع الاول شریف)

حضور علیہ السلام مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان ص۹۶ از مولوی اسماعیل دہلوی)

دیوبندی وہابی مولوی مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں

کیا ایسے لوگ حقیقت میں مر جاتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں سید احمد بریلوی۔ شاہ اسماعیل شہید۔ حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی۔ شیخ الہند محمود الحسن۔ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری جیسی شخصیتیں مر چکی ہیں؟ فنا ہو گئی ہیں؟ مٹ چکی ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ جس طرح یہ لوگ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں اس طرح اس قافلے کے آخری سالار شیخ التفسیر مولانا احمد علی بھی زندہ جاوید ہیں۔

(خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"نبی ولی کو علم نہیں قبر و حشر میں کیا ہوگا"

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت و حشر اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسرے کا
(تقویت الایمان ص۲۶ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

- میں (حضور علیہ السلام) نہیں جانتا میرے اور آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا (براہین قاطعہ ص۵۴ از خلیل انبیٹھوی)
- خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم

مولوی احمد علی لاہوری کو قبر و حشر اور آخرت کا حال معلوم ہے

میں (مولوی احمد علی) نے اللہ والوں (علماء دیوبند) کی صحبت میں چالیس سال رہ کر باطن کی آنکھیں حاصل کی ہیں (خدام الدین، جیلانی ۱۹۶۱ء ص۶)

- بزرگوں (دیوبندی وہابی مولویوں) کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہِ فیض کے اثر سے بحمد اللہ اتنی توفیق میسر آگئی ہے کہ اب یہ مجھ پر بھی منکشف ہو جاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے۔

(خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء ص۲۰)

قبر سے گفتگو

حضرت والا جاہ (مولوی احمد علی) اپنے مغموم دل سے (اپنے) بچوں میں سے بعض کو قبور پر تشریف لے گئے اور حالت کشف میں جو گفتگو ہوئی اس کو اماں جان (اپنی بیوی) سے آکر بیان کرتے رہے (خدام الدین لاہور ۲۳ فروری ۱۹۶۲ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خالی قبر

ایک دفعہ حضرت لاہوری نے ایک روضہ کو دیکھ کر فرمایا قبر کے اندر تو کچھ بھی نہیں چنانچہ بزرگوں سے معلوم ہوا کہ اس قبر کی لاش کو عقیدت مند نکال کر لائل پور لے گئے تھے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

ولی اللہ کی خوشبو

کشف القبور کا آپ کو علم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں شاہی قلعہ (لاہور) کی غربی دیوار کے پاس کسی ولی اللہ کو مدفون پاتا ہوں اور مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ (خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF THE ... JAMAAT

سید احمد کی قبر

علامہ افغانی نے دریافت فرمایا۔ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب (جو شیخ اور مرشد ہیں) کی قبر پر انوار مولانا (اسماعیل شہید) کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت (احمد علی) نے فرمایا۔ ہاں یہ واقعہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا (اسماعیل) شہید کا مرشد نہیں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی میں مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صـ۲۴)

بیداری میں زیارت

واقعی حضرت شیخ التفسیر (مولوی احمد علی وہابی دیوبندی) کا علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کشف القبور پر اکمل تھا۔ حضرت کا کمال تھا کہ بیداری میں ہی احقر کو ان قلعہ لاہور والے مرحوم بزرگوں کی زیارت کرا دی اور دو منٹ میں ہی حضرت کی کرامت سے مجھے بہت کچھ حاصل ہو گیا۔ جو جادۂ صد سالہ سے بھی نہیں ملتا (خدام الدین ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

آخرت کا حال

ایک محترمہ جس کے دو بیٹے فوت ہو گئے تھے کے حوالے سے فرمایا ایک اچھی حالت میں ہے اور دوسرے کی حالت دگرگوں ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

سیدھا جہنم میں

ایک شخص نے عرض کیا حضرت میرا بیٹا لاہور سے بی اے کر کے لندن گیا وہاں ایم اے ہوا ایل ایل بی کیا تو بیمار ہو گیا حضور اس کا خاتمہ کیسا ہوا؟ مولانا احمد علی (دیوبندی وہابی) نے آنکھیں بند کیں ۔۔۔ اور کھول کر فرمایا سیدھا جہنم میں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص۲۸)

عید میلاد النبی اور گیارہویں شریف کا تبرک حرام کفر

یہ تعینات ربیع الاول میں اور عشرہ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور گیارہویں اور توشہ اور سہ منی بو علی قلندر اور خضر علیہ السلام کے نام کا چاول پر لے جانا۔ بدعت ضالہ ہیں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے تو داخل ما اہل بہ لغیر اللہ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد فاسدہ موجب کفر کے ہیں اور ان الفاظ کو کفر ہی کہنا چاہیے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۱۰۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

ہولی دیوالی کی کھیلیں پوری اور بکرے کے کپورے اور گو کھانا ثواب

ہندو تہوار ہولی دیوالی کی کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ہیں ان کا لینا اور کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۴؎
از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- گاؤ کی اوجھری اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۵ مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد)
- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کو کھانے والے کو ثواب ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۳ از مولوی گنگوہی)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویت الایمان ص ۶۵)

- جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویت الایمان ص ۴۲)
- یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔ شرک ہے (بہشتی زیور اول ص ۴۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)
- مولوی رشید احمد گنگوہی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

مولوی حسین احمد کانگرسی کی روحانی طاقت اور اختیارات

مولوی محمد الیاس کاندھلوی دیوبندی نے ایک مرتبہ عالم جذب میں فرمایا۔ میاں ظہیر لوگوں نے حسین احمد کو پہچانا نہیں۔ خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اتنی بڑھی ہوئی ہے اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے تو نکال سکتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(رسالہ الصدیق جمادی الثانی و رجب المرجب ۱۳۷۷ھ ص ۱۴)

رسول پاک امام حسین مجدد الف ثانی کی قبور پر گنبد حرام ہیں

(انبیاء اور اولیاء کی) قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گنہ گار ہیں۔

(فتاوی دار العلوم دیوبند ص ۱۴۱ جلد اول از مولوی عزیز الرحمن دیوبندی)

قبر پر مقبرہ حرام ہے

قبر پر مقبرہ بنانا حرام ہے کسی ہی کی قبر ہو (تقویت الایمان مع تذکرۃ الاخوان)

مندر بنوانا اور اس میں سنگ مرمر کی مورتی مہیا کرنا جائز ہے

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان (دیوبندی) فضل الرحمن سیٹھ بیڑی والے نے لکشمی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) دیا۔ اس کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیۂ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کرتن ہال میں بجلی بھی (دیوبندی) سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان کیا گیا کہ مندر کے لئے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بت) بھی تین ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۷ء) (نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۱۹۵۷ء)

دیوبندی جمعیۃ العلماء ہند کی خالص شرک نوازی

ماہنامہ تجلی دیوبند قمطراز ہے کہ (فضل الرحمن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی تو ملا کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو علمائے حقہ (دیوبند) نے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان الجمعۃ (دہلی) نے اس پر فرمایا ہے کہ ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمان ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی .... یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء)

نعرۂ رسالت یارسول اللہ عقیدۂ غیب کے ساتھ پکارنا کفر ہے

.... یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۲)

نعرۂ گاندھی جی کی جے محمود الحسن کی جے جائز

جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن (دیوبندی) کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور اس کے بعد (نعرۂ رسالت نہیں) گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات یومیہ از اشرف علی تھانوی)

بزرگان دین کا عرس جس میں کوئی خلاف شرع نہ ہو تو بھی بدعت ہے

یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت و ضلال و گناہ سے خارج نہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۹ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو.... اس زمانہ میں درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۵)
- جس عرس میں صرف قرآن پڑھا جائے اس میں شریک ہونا بھی نادرست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امیر شریعت (عطاء اللہ بخاری) کی یاد میں میلہ (عرس) جائز

اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں۔
(نوائے وقت لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۶۱ ص)

نوٹ: عطاء اللہ بخاری صاحب کا عرس ہر سال لاہور و ملتان اور لائل پور میں بیادگار امیر شریعت کے لیبل سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا مثل اور نظیر ممکن ہے۔ آپ ہم جیسے بشر ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی و ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویت الایمان ص ۱۱ از مولوی اسماعیل دہلوی)

- حضور علیہ السلام کا نظیر ممکن ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۳ از مولوی خلیل احمد دیوبندی)
- جو شخص حضور علیہ السلام کو ایک مرتبہ اپنے جیسا بشر کہتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (اخبار پاکستان لائل پور)

مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد کانگرسی بے مثل ہیں

مولوی رشید گنگوہی کے انتقال پر مولوی محمود الحسن دیوبندی نے لکھا:

دلوں کو چھا گئے ہیں اپنے اور سب سکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لاثانی (مرثیہ گنگوہی ص)

- حضرت مولوی احمد علی لاہوری نے فرمایا۔ میں ایسا ہی نہیں بلکہ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ روئے زمین پر حضرت (حسین احمد) مدنی قدس سرہٗ جیسا کوئی جامع و بلند پایہ شخصیت موجود نہیں۔
(خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبد النبی عبد الرسول علی بخش حسین بخش نام رکھنا شرک

(بہشتی زیور ص۴۵ اول از مولوی اشرف علی تھانوی
وتقویت الایمان ص۱۶ از مولوی اسماعیل دہلوی)

پنڈت کرپارام برہمچاری مادھو سنگھ گنگارام نام رکھنا جائز

مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے۔ (کتاب عطاء اللہ بخاری ص۱۳۴)

سنو میں (احمد علی) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ۔ نماز پنجگانہ ادا کرو۔ زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کر کے آؤ اور [illegible] فتویٰ دیتا ہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

پیران کلیر وغیرہ سوداگری یا خریداری کے لئے جانا درست نہیں

مسلمانوں کے میلوں (عرس) میں جیسے پیران کلیر وغیرہ واسطے سوداگری، خریداری جانا درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۹)

مندر کا چڑھاوا کافر و مشرک سے خریدنا جائز

"جو مرغ و بکرا کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں اور کافر مجاور لیتا ہے تو اس کا خریدنا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۵۱۴)

تندرست کو بیمار کرنا حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی انبیاء اولیاء کو ماننا شرک ہے

مردوں (انبیاء اولیاء) سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کفار کی راہ ہے۔ (تذکرۃ الاخوان ص۳۰)

● ... تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و ادبار دینا، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے۔ سو وہ مشرک ہو جاتا ہے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۰ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

دیوبندی مولوی مرنے کے بعد بھی حاجت روا دافع البلا ہیں

مولوی حبیب الدین صاحب (دیوبندی) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر مدرس دیوبند کے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات واقع ہوئی۔ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑے بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا یعقوب (دیوبندی) کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا، پس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی بار مٹی ڈال چکا تھا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پر جا کر کہا کہ آپ کی تو کرامت ہوئی ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر سے چلیں گے۔ بس اس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا۔ (ارواح ثلثہ ص۲۱۲، حکایت نمبر ۳۶۶)

ملاحظہ ہو دیوبندی اپنے مولویوں کو مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلاء سمجھتے اور قبروں میں زندہ مانتے اور ان کی قبروں کی مٹی سے شفا پاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ اپنے اس کبیرہ کی وجہ سے سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

علماء کی توہین کرنے والا کافر

علماء کی توہین کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۶)

محرم میں سبیل لگانا شربت دودھ پلانا حرام

محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم ص۱۱۴ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ہندؤوں کی پوری کھانا حلال

ہندؤوں کی ہولی دیوالی کی کھیلیں اور پوری کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰۰)

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا ضروری ہے

مرثیہ شہداء کربلا کا جلا دینا یا دفن کر دینا ضروری ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم۔ ص۱۴۳)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ جائز

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے اپنے آقائے نعمت مولوی رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر ایک کتابچہ بنام مرثیہ گنگوہی شائع کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہوا ہے جو پاک و ہند کے ہر دیوبندی وہابی کتب خانے میں مل سکتا ہے جس میں نوحہ ماتم کا ایک مصرعہ یہ ہے ؟

جہاں تھا خندہ و شادی وہاں ہے نوحہ و ماتم

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے والا کافر

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے تو یہ سب افعال اس پیر کی عبادت کے ہوں گے جو اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے (جواہر القرآن ص۱۴۷) جو ان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ جواہر القرآن ص؟۔

مولوی احمد علی لاہوری کے ہاتھ چومنا جائز

ISLAM.COM

(شاہ جی عطاء اللہ بخاری کا ہمیشہ یہ خیال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) کو گھنٹوں ہنساتے رہتے۔ طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ فرط عقیدت سے کبھی حضرت (مولوی احمد علی لاہوری) کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے۔ کبھی حضرت کی داڑھی چومنے لگتے۔

(خدام الدین لاہور ص۱۰، ستمبر ۱۹۶۲ء)

تعظیم دین دار (دیوبندی مولویوں) کے لئے کھڑا ہونا درست ہے

ہاتھ پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے اور احادیث سے ثابت ہے (فتاوی رشیدیہ ص۵۹، ۲ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننے والے کافر و مشرک

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اس کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کافر کہے۔ (جواہر القرآن ص) جو انھیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔ (جواہر القرآن ص)

دیوبندی وہابی شیخ اور مولوی حاضر ناظر

ترجمہ فارسی۔ یعنی مرید اس بات کو یقین جانے کہ شیخ (دیوبندی پیر) کی روح ایک جگہ میں مقید نہیں ہے۔ پس مرید جہاں بھی ہو قریب ہو۔ خواہ دور اگرچہ پیر کے جسم سے دور ہے لیکن پیر کی روحانیت سے دور نہیں تو جب اس بات کو محکم جانے اور ہر وقت شیخ کو یاد رکھے اور رابطہ قلب پیدا ہو جائے اور ہر دم فائدہ حاصل کرتا رہے اور جب مرید کسی مشکل واقعہ میں پیر کا محتاج ہو تو شیخ کو دل میں حاضر جان کر زبان حال سے سوال کرے تو خدا کے حکم سے یقیناً پیر کی روح اسے القا کرے گی۔ (امداد السلوک صفحہ از مولوی رشید احمد گنگوہی رسالہ الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱ از مولوی حسین احمد کانگرسی صدر مدرسہ دیوبند)

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا مشرکانہ عقیدہ ہے

رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ بالکل بے اصل بلکہ نصوص صریحہ شرعیہ کے خلاف اور مشرکانہ عقیدہ ہے.... اس گمراہانہ عقیدہ کو اسلامی تعلیمات سے اسی قدر بُعد ہے جس قدر بت پرستی اور عقیدہ تثلیث کو اسلام اور عقیدہ توحید سے ہے۔ (رسالہ حاضر و ناظر ص۲ از مولوی منظور احمد نعمانی سنبھلی مدیر الفرقان لکھنؤ)

ابلیس لعین اور مولوی سید احمد رائے بریلی حاضر ناظر ہیں

ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا یہ کوئی کمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے۔
(حفظ الایمان صفحہ ۹۔ از۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی وہابی)۔

● یہ ہیں مولوی سید احمد رائے بریلوی مولوی اسماعیل دہلوی صاحب تقویت الایمان کے پیر و مرشد و آقائے نعمت چنانچہ ان کا ایک واقعہ اکابر دیوبندی کی مستند کتب میں مذکور ہے۔ ایک مال دار مسلمان (دیوبندی وہابی)، دائم الخمر (شرابی) نے آپ (سید احمد) کی خدمت میں عرض کیا حضرت میں شراب نوشی کا ایسا عادی ہوں کہ اس کے بغیر ایک لحظہ بھی جی نہیں سکتا اور تمام منہیات شرعی سے آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، مگر شراب نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ نے فرمایا اچھا ہمارے سامنے شراب نہ پیا کرو۔ اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا۔ ایک روز شراب کے نشہ نے بے قرار کیا۔ نوکر سے شراب مانگی۔ وہ پیالہ میں ڈال کر شراب لے آیا جوں ہی پیالہ منہ کے نزدیک لے گیا۔ دیکھا کہ دانتوں میں انگلی دبائے ہوئے (مولوی سید احمد وہابی) سامنے کھڑے ہیں۔ فوراً پیالہ ہاتھ سے پھینک کر توبہ توبہ کرکے کھڑا ہو گیا۔ مگر پھر دیکھا تو سید صاحب وہاں نہیں ہیں سمجھا کہ شاید مجھ کو وہم ہو گیا تھا۔ پھر نوکر کو حکم دیا وہ شراب کا پیالہ بھر کر لایا اور اس نے پینے کے لئے منہ کے قریب کیا۔ مگر پھر سید صاحب کو حاضر اور موجود پایا پھر پیالہ پھینک کر حضرت حضرت کرکے آپ کی طرف دوڑا پھر دیکھا وہاں کوئی بھی نہیں ہے پھر کوٹھری میں گھس کر کل دروازوں کو مقفل کروا کر شراب طلب کی۔ منہ کے قریب پیالہ جانے کے ساتھ ہی (مولوی سید احمد وہابی) کو سامنے کھڑا دیکھا۔ تب پیالہ پھینک دیا۔ سید صاحب کو کو ڈھونڈا تو کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر لاچار ہو کر بیت الخلاء پاخانہ گاہ میں شراب طلب کی تو وہاں بھی حضرت (مولوی سید احمد کو (حاضر) سامنے کھڑا دیکھا۔ اس وقت اس نے شراب سے بھی توبہ کی۔ (سوانح احمدی صفحہ ۲۶ مؤلفہ محمد جعفر تھانیسری وہابی)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور علیہ السلام کا علم زمین کو محیط نہیں یہ شرک ہے

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے (براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی ص۵۲)

شیطان اور ملک الموت کا علم زمین کو محیط ہے یہ شرک نہیں

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے M
تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص۵۲ از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی و مولوی رشید احمد گنگوہی)۔

حضور علیہ السلام کو قبلہ و کعبہ لکھنا مکروہ تحریمی اور منع ہے

سوال: قبلہ و کعبہ یا قبلہ دارین کعبہ کونین یا قبلہ دینی و کعبہ دنیوی ... یا مثل ان الفاظ کے القاب و آداب .... کسی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں۔ حرام ہے یا غیر حرام۔ مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔

الجواب: ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔ لقول لہ علیہ السلام ولا تطروا فی الحدیث۔ رواہ البخاری والمسلم۔ جب زیادہ حد شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۰۱)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ و کعبہ لکھنا جائز ہے

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی اترتا تھا   میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۲ از مولوی محمود الحسن دیوبندی وہابی
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی   صفحہ ۶ از مرثیہ گنگوہی

انبیاء اولیاء کو مشکل کشا کہنے والے کافر و مشرک ہیں

مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء بھوت پری کی یہ شان نہیں ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (تقویت الایمان صفحہ از مولوی اسماعیل دہلوی)

● کوئی نبی ولی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں .... جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(جواہر القرآن صفحہ ۱۴۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی احمد علی لاہوری مولوی عطاء اللہ بخاری

حاجت روا اور مشکل کشا ہیں

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی
(مرثیہ گنگوہی)

حضرت احمد علی لاہوری کا وجود اس شعر کا واضح مصداق ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

آپ (مولوی احمد علی لاہوری) کا دیدار ہر سوال کا جواب ہے اور آپ سے مشکل فوراً حل ہو جاتی ہے (خدام الدین لاہور ص۱۹، ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء و خدام الدین ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

- مشہور احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری کے انتقال کے بعد لائل پور سے ایک غیر مقلد اہل حدیث اخبار المنبر کی ایک نظم کا مرثیہ ملاحظہ فرمائیے۔

روح ابوالکلام کا آئینہ دار فکر چشم جہاں کا عقدہ مشکل کشا گیا

(اخبار المنبر لائل پور ۶ ستمبر مطابق ۲۵ ربیع الاول شریف)

حضور علیہ السلام مر کر مٹی میں مل گئے (معاذ اللہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا کہ میں بھی ایک روز مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان ص ۹۶)

(از مولوی اسماعیل دہلوی)۔

دیوبندی وہابی مولوی مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں

کیا ایسے لوگ حقیقت میں مر جاتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں سید احمد بریلوی۔ شاہ اسماعیل شہید۔ حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی۔ شیخ الہند محمود الحسن۔ شیخ الاسلام حسین احمد مدنی اور امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری جیسی شخصیتیں مر چکی ہیں؟ فنا ہو گئی ہیں؟ مٹ چکی ہیں؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ جس طرح یہ لوگ زندہ ہیں اور یقیناً زندہ ہیں اس طرح اس قافلے کے آخری سالار شیخ التفسیر مولانا احمد علی بھی زندہ جاوید ہیں۔

(خدام الدین لاہور۔ ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

"نبی ولی کو علم نہیں قبر و حشر میں کیا ہوگا"

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت و حشر اس کی حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسرں کا (تقویت الایمان ص ۳۶ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

- میں (حضور علیہ السلام) نہیں جانتا میرے اور آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا (براہین قاطعہ ص ۵۲ از خلیل انبیٹھوی)
- خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم

مولوی احمد علی لاہوری کو قبر و حشر اور آخرت کا حال معلوم ہے

میں (مولوی احمد علی) نے اللہ والوں (علماء دیوبند) کی صحبت میں چالیس سال رہ کر یہ ان کی تحصیل حاصل کی ہے (خدام الدین، جولائی ۱۹۶۱ء ص ۶)

- بزرگوں (دیوبندی وہابی مولویوں) کی صحبت میں بیٹھنے سے اور ان کی نگاہ فیض کے اثر سے بحمد اللہ اتنی توفیق میسر آگئی ہے کہ اب یہ مجھ پر بھی منکشف ہو جاتا ہے کہ کون اپنی قبر میں کس حال میں ہے۔

(خدام الدین لاہور ۲۲، فروری ۱۹۶۲ء ص ۱۶)

قبر سے گفتگو

حضرت والاجاہ (مولوی احمد علی) اپنے مغموم دل سے (اپنے) بچوں میں سے بعض کو قبور پر تشریف لے گئے اور حالت کشف میں جو گفتگو ہوئی اس کو اماں جان (اپنی بیوی) سے آکر بیان کرتے رہے (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خالی قبر

ایک دفعہ حضرت لاہوری نے ایک روضہ کو دیکھ کر فرمایا قبر کے اندر تو کچھ بھی نہیں چنانچہ بزرگوں سے معلوم ہوا کہ اس قبر کی لاش کو عقیدت مند نکال کر لائل پور لے گئے تھے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

ولی اللہ کی خوشبو

کشف القبور کا آپ کو علم تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں شاہی قلعہ (لاہور) کی غربی دیوار کے پاس کسی ولی اللہ کو مدفون پاتا ہوں اور مجھے اس کی خوشبو آرہی ہے۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF ... JAMAAT

سید احمد کی قبر

علامہ افغانی نے دریافت فرمایا۔ حضرت کیا وجہ ہے کہ سید صاحب (جو شیخ اور مرشد ہیں) کی قبر پر انوار مولانا اسماعیل شہید کی نسبت کم معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت (احمد علی) نے فرمایا۔ ہاں یہ واقعہ ہے کہ میں نے صاحب قبر سے دریافت کیا تو اس نے کہا میں سید احمد شہید نہیں ہوں میرا نام سید احمد ہے۔ میں مولانا اسماعیل شہید کا مرشد نہیں۔ لوگوں نے مولانا شہید کی قبر کے قریب ہونے کی وجہ سے غلط فہمی میں مجھے سید صاحب سمجھ لیا ہے۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۴۴)

بیداری میں زیارت

واقعی حضرت شیخ التفسیر (مولوی احمد علی وہابی دیوبندی) کا علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کشف القبور پر اکمل تھا۔ حضرت کا کمال تھا کہ بیداری میں ہی احقر کو ان قلعہ لاہور والے مرحوم بزرگوں کی زیارت کرادی اور دو منٹ میں ہی حضرت کی کرامت سے مجھے بہت کچھ حاصل ہو گیا۔ جو جادۂ صد سالہ سے بھی نہیں ملتا (خدام الدین ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء)

آخرت کا حال

ایک محترمہ جس کے دو بیٹے فوت ہو گئے تھے کے حوالے سے فرمایا ایک اچھی حالت میں ہے اور دوسرے کی حالت دگرگوں ہے۔ (خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء)

سیدھا جہنم میں

ایک شخص نے عرض کیا حضرت میرا بیٹا لاہور سے بی اے کر کے لندن گیا وہاں [illegible] عیسائی ہو گیا [illegible] اب اس کا حال کیسا ہوا؟ مولانا احمد علی (دیوبندی وہابی) نے آنکھیں بند کیں .... اور کھول کر فرمایا سیدھا جہنم میں۔ (خدام الدین لاہور ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص۳۵)

عید میلاد النبی اور گیارہویں شریف کا تبرک حرام و کفر

یہ تعینات ربیع الاول میں اور عشرہ محرم میں کھچڑا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور گیارہویں اور توشہ اور مرمنی بو علی قلندر اور خضر علیہ السلام کے نام کا چاہ پر لے جانا۔ بدعت ضالہ ہیں اگر نیت ایصال ثواب کی ہے تو طعام مباح اور صدقہ ہے تو داخل مَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ میں ہے اور حرام ہے اور ایسے عقائد فاسدہ موجب کفر کے ہیں اور ان الفاظ کو کفر ہی کہنا چاہیے۔ (فتاوی رشیدیہ ص۵۰۱ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

ہولی دیوالی کی کھیلیں پوری اور بکرے کے پورے اور کھانا ثواب

ہندو تہوار ہولی دیوالی کی کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہیں ان کا لینا اور کھانا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۰
از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- گاؤں کی اوجھڑی اور بکرے کے کپورے کھانا درست ہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۵۰ مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد)
- جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کو کھانے والے کو ثواب ہوگا۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۴۹۳ از مولوی گنگوہی)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا (تقویت الایمان ص۶۵)

- جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویت الایمان ص۴۷)
- یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔
شرک ہے (بہشتی زیور اول ص۴۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)
- مولوی رشید احمد گنگوہی نے مردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی لکھتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو چیلنج کرتے ہیں۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

مولوی حسین احمد کانگرسی کی روحانی طاقت اور اختیارات

مولوی محمد الیاس کاندھلوی دیوبندی نے ایک مرتبہ عالم جذب میں فرمایا۔ میاں ظہیر لوگوں نے حسین احمد کو پہچانا نہیں۔ خدا کی قسم ان کی روحانی طاقت اتنی بڑھی ہوئی ہے اگر وہ اس طاقت سے کام لے کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے تو نکال سکتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(رسالہ الصدیق جمادی الثانی و رجب المرجب ۱۳۷۴ھ صفحہ ۵۱)

رسول پاک امام حسین مجدد الف ثانی کی قبور پر گنبد حرام ہیں

(انبیاء اور اولیاء کی) قبور پر گنبد اور فرش پختہ بنانا ناجائز اور حرام ہے اور جو اس فعل سے راضی ہوں گنہگار ہیں۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ص۱۲۱ جلد اول از مولوی عزیز الرحمٰن دیوبندی)

قبر پر مقبرہ حرام ہے

قبر پر مقبرہ بنانا حرام ہے۔ کسی ہی کی قبر ہو (تقویت الایمان مع تذکرۃ الاخوان)

مندر بنوانا اور اس میں سنگ مرمر کی مورتی مہیا کرنا جائز ہے

ہندوستان کے ایک نام نہاد مسلمان (دیوبندی) فضل الرحمٰن سیٹھ بیڑی والے نے لکشمی نرائن مندر کی تعمیر میں بیس ہزار روپیہ (۲۰۰۰۰) دیا۔ اس کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے گیارہ سو روپے بطور ہدیۂ مسرت اور دیئے۔ مندر کے موجودہ کرتن ہال میں بجلی بھی (دیوبندی) سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوائی اور مندر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت یہ اعلان کیا گیا کہ مندر کے لیے شری لکشمی نرائن کی سنگ مرمر کی مورتی (بت) بھی میں ڈھائی ہزار کی رقم سے اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اکتوبر ۱۹۵۰ء) (نوائے وقت ۱۱ ستمبر ۱۹۵۰ء)

دیوبندی جمعیۃ العلماء ہند کی خالص شرک نوازی

ماہنامہ تجلی دیوبند رقمطراز ہے کہ (فضل الرحمٰن) کی بات اگر یہیں تک رہ جاتی تو ملا کو کوئی دلچسپی نہیں تھی ۔۔۔۔ لیکن دلچسپی کا باعث وہ مختصر تبصرہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو علمائے حقہ (دیوبند) کے واحد سرکاری آرگن اور ترجمان الجمعیۃ دہلی نے اس پر فرمایا ہے کہ ہمیں اس خبر سے یہ دکھانا ہے کہ ۳۶ کروڑ کی آبادی میں مذہبی رواداری کی مثال قائم کرنے کی توفیق بھی صرف مسلمان ہی کو حاصل ہے۔ یہ سیر چشمی .... یہ وسیع النظری اور یہ رواداری سوائے مسلمان کے آپ کو کہاں نظر آسکتی ہے (الجمعیۃ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۷ء)

نعرۂ رسالت یارسول اللہ عقیدۂ غیب کے ساتھ پکارنا کفر ہے

.... یارسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اور یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

نعرۂ گاندھی جی کی جے محمود الحسن کی جے جائز

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

جس وقت حضرت مولانا محمود الحسن (دیوبندی) کا موٹر چلا تو ایکدم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا اور اس کے بعد نعرۂ رسالت نہیں (گاندھی جی کی جے مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات یومیہ از اشرف علی تھانوی)

بزرگان دین کا عرس جسمیں کوئی خلاف شرع نہ ہو تو بھی بدعت ہے

یہ (عرس وغیرہ) امر بھی بدعت و ضلال و گناہ سے خارج نہیں۔
(فتاویٰ رشیدیہ ص۱۰۹ از مولوی رشید احمد گنگوہی)

- مولود شریف اور عرس جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو.... اس زمانہ میں درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۵)
- جس عرس میں صرف قرآن پڑھا جائے اس میں شریک ہونا بھی نادرست ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص۱۴۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امیر شریعت عطاء اللہ بخاری کی یاد میں میلہ (عرس) جائز

اوکاڑہ کے اس میلہ (عرس) میں مشہور احراری لیڈر ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین اور شورش کاشمیری شرکت فرما رہے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۹ اکتوبر ۱۹۶۱ ص)

نوٹ: عطاء اللہ بخاری صاحب کا عرس ہر سال لاہور و ملتان اور لائل پور میں بیادگار امیر شریعت کے سلسلہ سے احراری دیوبندی کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام کا مثل اور نظیر ممکن ہے۔ آپ ہم جیسے بشر ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی و ولی و جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔ (تقویۃ الایمان ص از مولوی اسماعیل دہلوی)

- حضور علیہ السلام کا نظیر ممکن ہے۔ (براہین قاطعہ ص از مولوی خلیل احمد دیوبندی)
- جو شخص حضور علیہ السلام کو ایک مرتبہ اپنے جیسا بشر کہتا ہے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (اخبار پاکستان لائل پور)

مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی حسین احمد کانگرسی بے مثل ہیں

مولوی رشید گنگوہی کے انتقال پر مولوی محمود الحسن دیوبندی نے لکھا:

دلوں کو جھانکتے تھے اپنے اور سب سکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لاثانی (مرثیہ گنگوہی ص)

- حضرت مولوی احمد علی لاہوری نے فرمایا۔ میں ایسا ہی نہیں بلکہ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ روئے زمین پر حضرت حسین احمد مدنی قدس سرہٗ جیسا کوئی جامع و بلند پایہ شخصیت موجود نہیں۔

(خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عبد النبی عبد الرسول علی بخش حسین بخش نام رکھنا شرک

(بہشتی زیور ص۴۲ اول از مولوی اشرف علی تھانوی
وتقویت الایمان ص۱۷ از مولوی اسماعیل دہلوی)

پنڈت کرپارام برہمچاری مادھو سنگھ گنگا رام نام رکھنا جائز

مولوی عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری ظاہر کیا اور اس نام سے اپنے احباب کو خط لکھے۔ (کتاب عطاء اللہ بخاری ص۱۳۰)

● سنو میں (احمد علی) کہتا ہوں کہ اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ گنگا رام رکھواؤ۔ نماز پنجگانہ ادا کرو۔ بے گناہ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کرکے [illegible] چاہوں کہ تم پکے مسلمان ہو۔ (خدام الدین ۲۳ فروری ۱۹۶۲ء)

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

پیران کلیر وغیرہ سوداگری یا خریداری کے لئے جانا درست نہیں

مسلمانوں کے میلوں (عرس) میں۔ جیسے پیران کلیر وغیرہ واسطے سوداگری، خریداری جانا درست نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۹)

مندر کا چڑھاوا کافر و مشرک سے خریدنا جائز

"جو مرغ و بکرا کھانا کفار اپنے معابد پر چڑھاتے ہیں اور کافر مجاور لیتا ہے تو اس کا خریدنا درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۴۸۰)

تندرست کو بیمار کرنا حاجتیں بر لانی بلائیں ٹالنی انبیاء اولیاء کو ماننا شرک ہے

مردوں (انبیاء اولیاء) سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کفار کی راہ ہے۔ (تذکرۃ الاخوان ص۱۲۵)

● ... تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و ادبار دینا، حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء، اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے۔ سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱ از مولوی محمد اسماعیل دہلوی)

دیوبندی مولوی مرنے کے بعد بھی حاجت روا دافع البلا ہیں

(مولوی معین الدین صاحب (دیوبندی) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی صدر مدرس دیوبند کے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات واقع ہوئی۔ بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑے بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا یعقوب (دیوبندی) کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا، بس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی بار مٹی ڈال چکا تھا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پر جا کر کہا کہ آپ کی تو کرامت ہوئی ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے۔ ایسے ہی پڑے رہو گے لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر سے چلیں گے۔ بس اس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا۔ (ارواح ثلثہ ص۲۱۲، حکایت نمبر ۳۶۶)

ملاحظہ ہو دیوبندی اپنے مولویوں کو مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلا سمجھتے اور قبروں میں زندہ مانتے اور ان کی قبروں کی مٹی سے شفا پاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مکۂ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے معزز علماء ہیں۔ آپ اس شخص یعنی احمد رضا کو یہاں بلائیں، ہمارے سامنے کریں اور پھر اس سے پوچھیں کہ جن عبارات پر کفریہ فتوے عائد کروائے گئے ہیں وہ عبارات ہماری کون سی کتاب میں درج ہیں۔

مگر یہ تو اس وقت ممکن تھا جب ان کی کتب ایسی کفریہ عبارات سے پاک ہوتیں۔ پھر "المہند" وجود میں نہ آتی بلکہ علمائے حجاز کی رجوع والی تحریریں سامنے آتیں۔ یہاں میں ایک بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ کچھ عرصہ قبل یہ بات عام اخبارات کی زینت بنی رہی کہ ٹیلی وژن کے فلاں اداکار اور اس کی اداکارہ بیوی نے ایک ڈرامے میں اکٹھے کام کیا۔ تو ایک مقام پر وہ اداکار اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے۔ مسئلہ یہ کھڑا ہو گیا کہ ڈرامے سے ہٹ کر یہ عام زندگی میں بھی حقیقی میاں بیوی ہیں تو آیا ان کا نکاح ٹوٹ گیا یا باقی رہا۔ بات چلی تو خاوند صاحب بھی فکر مند ہوئے۔ چنانچہ پھر اخبارات کے ذریعے ہی پڑھا گیا کہ ان صاحب نے فلاں عالم سے رجوع کیا اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔ پھر اپنی بات کی وضاحت کی۔ اسی طرح وہ مختلف جید علماء سے ملے اور مسئلے کی نوعیت سے آگاہی حاصل کی مگر باوجود اداکار ہونے کے مسلمان ہونے کے ناطے سے وہ شدید پریشانی کا شکار ہو گئے اور جب تک تسلی نہ کر لی آرام اور چین سے نہیں بیٹھے۔

ایک اداکار پر اس قسم کا ناگوار فتویٰ عائد ہو تو اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جائے مگر دیوبند کے قاسم العلوم، قطب عالم، فخر المحدثین اور حکیم الامت وغیرہ پر حجاز سے کفر کا فتویٰ آئے تو کانوں پہ جوں تک نہ رینگے۔ ان سے تو بہتر یہ اداکار صاحب ہوئے کہ ایک ادنیٰ سے مسلمان ہونے کی حیثیت سے انہیں جان کے لالے پڑ گئے مگر یہ علمائے دیوبند ایسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

انانیت، کبر و غرور اور ہٹ دھرمی کا شکار ہوئے کہ اپنی لٹیا ہی ڈبو کر رکھ دی۔ انہوں نے اللہ و رسول کے مقابلے میں اپنی مولویت کو ترجیح دی۔ علمائے حق کبھی بھی اپنے علم یا ذات کو شانِ خداوندی یا شانِ رسالت کے مقابلے میں نہیں لایا کرتے بلکہ وہ تو عجز و انکسار کا مجسمہ بن جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی غلط کلمہ زبان و قلم سے نکل ہی جائے تو مطلع ہونے پر فوراً توبہ کر لیتے ہیں۔ مگر گستاخ حیلے بہانوں پر اتر آتے ہیں۔ علامہ ارشد القادری مدظلہٗ فرماتے ہیں:-

"رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محترم میں گستاخی کرنے والوں کی تاریخ کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو ہر گستاخ کی یہ سرشت قدرِ مشترک کے طور پہ آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی کہ دل کے جذبۂ نفاق کے زیرِ اثر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ ان کی زبان یا قلم سے نکل جاتا ہے تو باز پرس کرنے پر ایک شرمسار مجرم کی طرح وہ اپنے کلمۂ کفر سے توبہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے غلط سلط تاویل اور سخن پروری کے جذبے کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔ عہدِ رسالت میں بھی منافقین مدینہ کا یہی رویہ تھا۔ چنانچہ ایک سفر سے واپسی کے موقعہ پر جب منافقین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ استعمال کیا۔ جب صحابۂ کرام کے ذریعہ حضور تک یہ بات پہنچی اور حضور نے منافقین سے اس کے متعلق باز پرس فرمائی تو انہوں نے اعترافِ جرم اور توبہ معافی کے بجائے بات بنانے، تاویل کرنے اور حیلے بہانے تراشنے کا رویہ اختیار کیا۔ چونکہ اس وقت نزولِ وحی کا سلسلہ جاری تھا اس لیے فوراً ان کے خلاف یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ حیلے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

نزولِ وحی کا سلسلہ جاری نہ رہتا تو ان کے جھوٹ کا پردہ فاش نہ ہوتا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلم معاشرے میں اپنے کفر کو چھپائے رکھتے۔" [1]

سلسلۂ کلام میں دُور نکل آیا اب ذرا اپنے ذہن کو وہیں سے جوڑ لیجئے جہاں میں کہہ رہا تھا کہ علمائے حجاز نے امام احمد رضا کو صرف القاب عزت سے ہی نہیں نوازا بلکہ عین دوسری جانب عبارات کتب دیوبند پر کفر کے فتوے بھی عائد کئے۔ تو علمائے دیوبند کو القاب سے نہ سہی کم از کم اپنے اوپر لگائے گئے فتووں ہی سے کچھ غرض ہوتی۔

ڈاکٹر صاحب! آپ کی ذہنی شکست کی حالت قابلِ رحم ہے۔ جب کوئی دلیل نہیں بن پڑتی تو عجیب عجیب مفروضوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ تصدیق کر لی گئی جو آپ کو بھی ہے۔ یہ آپ کے بزرگوں کو بہت پہلے سوجھی بھی مگر تصدیق و تحقیق کر لیتے تو کس برتے پہ کرتے، لینے کے دینے پڑ جاتے۔ پھر جبراً اپنے چاٹے ایک من گلے میں ڈال کر لانا پڑتا۔ اجی! اس پر سوچنا چھوڑیئے اور اپنی جان مت کھایئے کہ یہ القاب عزت اصلی ہیں یا نقلی، آپ کے لیے غور طلب مسئلہ تو یہ ہے کہ عبارات پر جو کفریہ فتوے عائد ہوئے اس کے ردِ عمل کے طور پر علمائے دیوبند کی کارکردگی کیا ہے۔ آپ صرف یہ ثبوت پیش فرمائیے کہ ہمارے بزرگوں نے فوراً متنازعہ کتب اُٹھائیں اور سیدھے حجاز سدھارے۔ وہاں انہیں احمد رضا کے مکر و فریب سے آگاہ کیا گیا اور تمام علماء نے اپنے دیئے گئے فتووں سے رجوع کر لیا۔ اور لیجئے یہ ہیں ان کی تحریریں۔

ہے کوئی ثبوت آپ کے پاس اس قسم کا؟ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ

---

[1] دعوتِ انصاف صفحہ ۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امام احمد رضا نے صرف فتویٰ لکھ کر ہی پیش نہیں کیا تھا بلکہ ساتھ دیو بندی علماء کی کتابیں بھی پیش کی تھیں۔ یہ کتابیں اُن علمائے حجاز کے پاس موجود ہی تو تھیں تبھی یہ علمائے دیو بند ادھر کو منہ نہیں کرتے تھے۔ ہندوستان میں بیٹھ کر باتیں بنانا کتنا آسان ہے۔ آپ کے رئیس المناظرین سید مرتضیٰ حسن کے مجموعۂ رسائل بعنوان "رسائل چاندپوری" میں ایک رسالہ "غلبۃ الحق" بھی شامل ہے۔ جس کے مؤلف علی حسین شاہجہان پوری ہیں لکھتے ہیں :-

"میں کہتا ہوں کہ علمائے عرب اردو زبان کے نکات اور اس کی سلاست و بلاغت سے بے بہرہ اور علمائے ہند کی اردو تصانیف سے بے خبر، انہیں کیا علم کہ کس نے کیا لکھا ہے؟ جیسا سوال خواہ زبانی یا تحریری عربی میں ترجمہ کرکے ان کے سامنے پیش کیا گیا ویسا ہی انہوں نے فتویٰ دے دیا۔ اس میں علمائے عرب کا کیا قصور؟ اگر وہ سوالات انہیں مشتہم حضرات کے روبرو پیش کیے جاویں تو یہ حضرات بھی اس کے قائل پر بلا تکلف کفر کا فتویٰ تحریر فرمائیں۔ ہاں اگر علمائے حرمین شریفین کے سامنے علمائے دیو بند کی تصنیف کردہ کتابیں پیش کرکے اس پر کفر کا فتویٰ لیتے تو تب البتہ فاضل بریلوی کو ہم بھی سچا کہتے۔" [1]

اب جیب چاپ فاضل بریلوی کو سچا مان لیجئے اس لیے کہ انہوں نے فتویٰ لینے سے قبل علمائے دیو بند کی کتب بھی پیش فرمائیں۔ لیجئے ثبوت ملاحظہ فرمائیے۔ فتوے کے اندر ہی امام احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں :-

---

[1] غلبۃ الحق صفحہ ۶۳، ۶۵، رسائل چاندپوری صفحہ ۷۵، ۷۵، ۸۰ ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(الف) "وھاھو ذا نبذ من کتبھم ...... الخ
اور لو یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں۔" سلہ

(ب) المہند میں علمائے عرب کی جانب سے جو سوال پوچھے گئے ہیں ان کے شروع میں انہوں نے لکھا: "اے علمائے کرام ...... (دیوبند) تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔" سلہ

رہی بات علمائے عرب کی کہ وہ اردو سے نابلد تھے تو یہ کون سی بڑی بات ہے۔ آج بھی وہ تمام کتابیں موجود ہیں۔ "حسام الحرمین" کی عبارات اور اپنی کتابوں کی عبارات کو لکھ کر دیکھ لیجئے مطلب و مفہوم میں ہرگز فرق نہیں ہوگا۔ "حسام الحرمین" میں تحذیر الناس کے جو تین جملے درج کئے گئے ہیں، علمائے دیوبند نے سارا زور اس پر صرف کر دیا ہے کہ مختلف صفحات سے مختلف جملے لے کر انہیں بے ترتیب لکھ کر کفریہ معنیٰ پیدا کر لیے گئے جیسے قرآن کریم کی مختلف آیات کے ٹکڑے جوڑ لیے جائیں تو معنیٰ کچھ کا کچھ ہو سکتا ہے مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تو اسی طرح بے شک عبارتِ تحذیر الناس بھی ہے ورنہ نہیں۔ سلہ

جواباً گذارش ہے کہ نہ تو تحذیر الناس کے ان جملوں میں مذکورہ مختلف جگہوں سے آیاتِ کریمہ جوڑنے والا معاملہ ہے اور نہ یہاں

سلہ حسام الحرمین صفحہ ۱۱ سلہ المہند صفحہ ۲۸ سلہ السحاب المدرار صفحہ ۱۲ رسائل چاند پوری صفحہ ۲۴۹

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

لا تقربوا الصلوٰۃ لینا اور وانتم سکاریٰ چھوڑنے والا مسئلہ ہے بلکہ تحذیر الناس کے یہ تینوں جملے مستقل اور مکمل جملے ہیں، الگ الگ رکھے جائیں یا ایک جگہ، ان کی کوئی بھی ترتیب قائم کر لی جائے یا پوری تحذیر الناس میں سیاق و سباق کے حوالے سے دیکھے جائیں۔ یہ ہر صورت میں کفریہ مضمون کے مالک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یا کسی اور کو تحقیق کا شوق ہو تو بسم اللہ کیجئے، دیر کا ہے کی۔ سوال کیجئے جواب بفضل ربِّ قدوس ہم دیں گے۔

المہند ــــ اصل نزاع سے دُور

امام احمد رضا نے دینی فریضہ ادا کرتے ہوئے علمائے دیوبند پر فتویٰ عائد کرایا تو علمائے دیوبند میں کھلبلی مچ گئی۔ ماننے والے ہوتے تو [illegible] ہی مان جاتے اور اگر خود کو بچانا ہی تھا تو [illegible] سے گیدڑ بھبکیوں کی کیا ضرورت تھی، سیدھے بریلی شریف پہنچتے اور امام احمد رضا کا دروازہ جا کھٹکھٹاتے کہ جناب! آپ نے ہم پر جو فتویٰ دیا ہے وہ غلط ہے آپ مطلب و مفہوم غلط لے رہے ہیں، ہماری عبارات میں یہ معنیٰ و مضمون سرے سے نہیں اور نہ ہمارے حاشیۂ خیال میں ہے۔ ہوا کیا۔ "المہند" لکھ ماری (آج کل بازار میں یہ کتاب "عقائد علمائے اہل سنت دیوبند" کے نام سے مل رہی ہے) اس کتاب کے مؤلف مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری ہیں جو خود بھی فتوے کی زد میں ہیں۔ ان صاحب نے چھبیس سوال ترتیب دیئے اور کہا کہ یہ علمائے حجاز کی جانب سے پوچھے گئے ہیں پھر ان کے ترتیب وار جوابات لکھے اور ان جوابات پر چند علماء کے نام کی تصدیقات جعلی گھڑ لیں۔ جناب انبیٹھوی صاحب رسالہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شروع میں فرماتے ہیں :-

"اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائے گا کہ علماء حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تکریماً حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں، پس اب دیکھنا چاہیے کہ خان صاحب (امام احمد رضا) اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علمائے دیوبند کے ساتھ علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں[1]"

سر پیٹ لینے ہی کا تو مقام ہے۔ کفر یہ فتوے کن عبارات پر ہیں اور یہ تصدیقیں کون سے جوابات پر ہیں۔ تحذیر الناس کی عبارات پر فتویٰ کفر ہے۔ بتائیے المہند میں جو سولہواں جواب دیا گیا ہے کیا اس میں تحذیر الناس کی عبارات نقل کی گئی ہیں؟ براہین قاطعہ پر فتویٰ کفر ہے۔ المہند میں انیسویں جواب میں اس سے متعلق فریب کاری تو کر دی گئی لیکن یہ تو بتائیے کہ براہین قاطعہ کی جس عبارت پر فتویٰ کفر ہے کیا وہ عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہے؟ حفظ الایمان پر فتویٰ کفر ہے۔ المہند میں بیسویں جواب میں اس سے متعلق جو تلبیس کی گئی ہے بتلائیے تھانوی صاحب کی بعینہٖ وہی عبارت کہیں موجود ہے؟ تھانوی صاحب نے تو کہا تھا کہ "اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو ...... الخ"

اور یہی تشبیہ کفر کے درجے میں داخل کرتی ہے۔ بتلائیے لفظ "ایسا" کہیں بھی المہند میں درج ہے؟ ان تمام کتب کی متنازعہ عبارات کی ہر جگہ محض تشریح ہے اور وہ بھی اسلامی طرز و طریقے سے اگرچہ

---

[1] المہند صفحہ ۲۵، ۲۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قابلِ گرفت پھر بھی ہیں اور چھان بین کرنے سے یہ بے چارے پھر پکڑے جائیں۔ اسی لیے تو ہر کوئی کہتا ہے کہ یہ سوال نہ وہاں سے بھیجے گئے اور نہ جوابات کی تصدیق کرائی گئی۔ محض پروپیگنڈا ہے اور سراسر فریب اور دھوکہ دیا گیا ہے اور پھر سوچنے کی بات ہے کہ ان چھبیس سوالات و جوابات گھڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ بات تو محض چار عبارتوں کی تھی۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ پر الزام آپ اس وقت رکھتے جب علمائے عرب نے امام احمد رضا کے اسی فتوے کو رد کر دیا ہوتا جو انہوں نے آپ کی کتب کے ساتھ اُن کی خدمت میں پیش فرمایا تھا۔ یا علمائے حرمین شریفین نے آپ کی طبع شدہ کتب کی متنازعہ عبارات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہوتی۔ دراصل مکہ مکرمہ میں شیخ عبد الحق (الہ) آبادی علیہ الرحمۃ کی موجودگی ہی "المہند" کی کارروائی کو جعلی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کیونکہ آپ تو وہ اردو ہندی زبان سے واقف تھے بلکہ اہلِ زبان تھے اور تذکرۃ الرشید جلد اول میں بھی علمائے دیوبند نے انہیں "وسیع النظر محدث" تسلیم کیا ہے۔ جب اُن کا فتویٰ بھی "حسام الحرمین" میں موجود ہے تو خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ نے ان سے رجوع کیونکر نہ کیا۔ ثابت ہوا کہ یہ سوال و جواب سب فرضی کارستانی ہے۔ جیسا کہ پچھلی سطور میں عرض کیا جا چکا ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی مرزا غلام احمد قادیانی کو مردِ صالح کہتے رہے۔ گو اس میں بھی آپ یہ تھا، وہ تھا، یوں تھا، ووں تھا کہہ کر تاویلوں سے کام لیں گے مگر یہاں بات چونکہ علمائے عرب کی ہو رہی ہے کہ انہوں نے دیوبندی عقائد کی تصدیق فرما دی۔ تو اس سلسلے میں قارئین کرام یہ بات ذہن میں بٹھا لیں کہ "المہند" میں سوال و جواب اور تصدیقوں کی کارروائی فرضی و من گھڑت ہے۔ دوسرا نکتہ یہ یاد رکھیں کہ یہ جعلی تصدیقیں بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن عبارتوں پر نہیں جن پر فتویٰ کفر ہے۔

دعویٰ کچھ دلیل کچھ آپ لوگ اپنی تحریروں میں ان فتووں سے متعلق بڑی ڈینگیں مارتے ہیں اور بڑی شیخی بگھارتے ہیں کہ فلاں عربی عالم نے رجوع کر لیا تھا مگر محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے دلائل کی دنیا میں یتیم نظر آتے ہیں۔ دعویٰ بِسِدْرَۃِ الْمُنْتَھَائِ اور دلیل نری جگ ہنسائی۔ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے بھی ایسے ہی جوڑ توڑ کا مظاہرہ فرمایا ہے "حضرت مولانا سیدنا احمد برزنجی کا رجوع" کے عنوان سے لکھتے ہیں :-

"ان علماء میں سے جنہوں نے مولانا احمد رضا خاں کی تحسین کی تھی حضرت مولانا سید احمد آفندی برزنجی مفتی مدینہ بھی تھے جب آپ کو علم ہوا کہ مولانا احمد رضا خان نے بات پیش کرنے میں زیادتی سے کام لیا ہے تو انہوں نے پھر مولانا کے ردّ اور ان کے عقیدے عہ کی تردید میں غایۃ المامول تصنیف فرمائی اور اس میں مولانا احمد رضا خاں کو ایسے ذکر کیا جیسے کسی عامی کو ذکر کیا جاتا ہے" ؎[1]

ڈاکٹر صاحب نے جھوٹ بھی اس مہارت اور خوبصورتی سے بولا ہے کہ ہم لوگ سچ بھی اس طریقے سے نہ کہہ سکیں۔ عنوان دیکھئے کتنا خوبصورت ہے "سیدنا احمد برزنجی کا رجوع" یعنی مفتی صاحب نے جو ہم دیوبندیوں پر کفر کا فتویٰ دیا تھا وہ انہوں نے واپس لے لیا ہے۔ دیوبند کے معتقد اب ہر کسی کو دلیل دیتے پھر رہے ہیں۔ جناب اُن علمائے عرب نے تو اپنے فتوے واپس لے لیے تھے۔ دیکھا ڈاکٹر صاحب

؎[1] مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ ۱۴۲ عہ "غایۃ المامول" بھی (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نے "ایک مفتی" کا لکھا اور وہ بھی بڑا جھوٹے مگر معتقدین کے نزدیک ایک سے "پوری جماعت" وجود میں آگئی۔ "رجوع" کا لفظ دیکھ کر ایک بار تو دل پھڑک گیا کہ جب سہارنپوری صاحب بہ نفسِ نفیس مفتی سید احمد برزنجی سے مل آئے ہیں اور مفتی صاحب نے "رجوع" کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں کہا تو ڈاکٹر صاحب کس سوراخ سے "رجوع" کا مسودہ نکال لائے ہیں۔ مگر عنوان کے نیچے متن پڑھا تو عنوان اپنی موت آپ مرگیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا اور اپنی قوم کا دل خوش کرنے کو "سید احمد برزنجی کا رجوع" کے الفاظ لکھ کر ہوائی قلعہ تو تعمیر کر دیا مگر اس کو قائم رکھنے کے لیے آپ کے پاس بدقسمتی سے ہمیشہ کی طرح میٹریل (MATERIAL) نہیں تھا اس لیے اگلے لمحے زمین پر آرہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری [illegible] دعویٰ کیا کیا اور دلیل کیا دی۔ دعویٰ یہ ہے کہ سید احمد برزنجی نے دیوبندی عبارات پر دیا گیا کفر کا فتویٰ واپس لے لیا اور دلیل یہ دی کہ انہوں نے مولانا احمد رضا خاں کے رد اور شرکیہ عقیدے کی تردید میں "غایۃ المامول" تصنیف فرمائی۔ ہے کوئی دیوبندی دنیا میں صاحبِ انصاف جو جناب علامہ ڈاکٹر صاحب کی اس دلیل کو دعوے کے مطابق کر سکے۔ ڈاکٹر صاحب نے کتاب "غایۃ المامول" کا نام لکھ کر اور رد اور تردید وغیرہ کے الفاظ لکھ کر یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے جو فتویٰ پیش کر کے مفتی صاحب سے تصدیق کروائی تھی وہ جب مفتی صاحب کو پتہ چلا کر یہ تو دھوکے سے تصدیق

جعلی و من گھڑت ہے۔ مفتی سید برزنجی علیہ الرحمۃ کی ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ مولوی منظور علی رامپوری کی تخریب کاری ہے اور یہ صاحب وہی ہیں جنہوں نے اس سے قبل "سیف النقی" کا کارنامہ انجام دیا ہے اور راقم نے "سیف النقی" کے ایک صفحے کا عکس جون ۹۳ء میں "القول السدید" میں شائع بھی ہو چکا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

لی گئی ہے۔ لہٰذا انہوں نے رجوع کر لیا اور علمائے دیوبند کو دوبارہ مسلمان ہونے کی سند جاری کر دی۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین۔ اصل بات یہ ہے کہ "غایۃ المامول" علم غیب کے مسئلے پر لکھی گئی ہے اور ہر آنکھ والا دیکھ سکتا ہے کہ اس رسالہ میں چند چیزیں مولانا احمد رضا خان کے عقیدے کے عین مطابق ہیں۔ رگو غایۃ المامول فرضی ہے اگر علمائے دیوبند اسے فرضی نہ بھی تسلیم کریں پھر بھی مفتی صاحب کے پہلے فتوے پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ تمام بے شمار ایسے مسائل ہیں کہ علماء اپنے اپنے استدلال سے ایک دوسرے کا رد کرتے چلے آئے ہیں مگر یہ اختلاف فریقین کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا۔ بتائیے علم غیب کے مسئلے کے اختلاف کا اثر سید برزنجی کے اس فتوے پر کس طرح پڑ گیا جو چند روز پہلے دیا [illegible] آپ [illegible] غایۃ المامول میں ایسا دکھا سکتے ہیں جہاں مولانا سید احمد برزنجی نے فرمایا ہو کہ میں دیوبندی عبارات پر لگائے گئے کفر کے فتوے سے رجوع کرتا ہوں؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو گویا آپ نے ایک بار پھر اقرار کر لیا ہے کہ مولانا سید احمد برزنجی کا فتویٰ "کفر" ہماری عبارتوں پر درست ہے ؎

سچ کہا تو نے تبسم، جو ہے گستاخ نبی
اس کی تقدیر میں توبہ کی بھی توفیق نہیں

آپ نے جو بڑے طنطنے سے لکھا ہے "انہوں نے پھر مولانا احمد رضا خان کے رد اور شرکیہ عقیدے کی تردید میں غایۃ المامول تصنیف فرمائی۔" اگر یہ بات مان بھی لی جائے کہ مفتی سید احمد برزنجی مولانا احمد رضا خان سے علم غیب کے مسئلے پر اختلاف رکھتے تھے اور ان کے عقیدہ کو صحیح نہیں سمجھتے تھے تو آپ یہ بتائیں کہ ان کے اس اختلاف سے "حسام الحرمین" میں جو فتویٰ آپ کی کتب پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عائد ہے اُس کی حیثیت کیونکر تبدیل ہو جائے گی۔ آپ اپنے اوپر لگائے گئے فتوے کی بات کریں کہ کسی اور مسئلے میں امام احمد رضا اور مفتی سید برزنجی کے اختلاف سے آپ کی کتب پر سے یہ فتویٰ کفر کس طرح اُٹھ جائے گا۔

اور اپنے دعوے کی دلیل کے لیے یہ سند اور ثبوت بھی آپ کی گردن پر ہے کہ مفتی سید احمد برزنجی نے کس کتاب کے کس صفحے پر کون سی عبارت لکھی ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے بات پیش کرنے میں زیادتی کی ہے۔ اگر کہیں ایسی عبارت ہوتی بلکہ ہلکا سا بھی تاثر ملتا تو آپ کھینچ تان کر کیا سے کیا نہ بنا لیتے مگر آپ نے دعویٰ ہی کیا ہے سند پیش نہیں کی۔ جب ثبوت نہیں تو آپ ایک ہزار بار لکھتے [illegible] جوڑ توڑ اور فریب کاری سے کام لے کر "رجوع" کا لفظ لکھا ہے وگرنہ تو سید احمد برزنجی کا فتویٰ [illegible] آج بھی قائم و دائم ہے۔ فللہ الحمد۔

قارئین کرام! مزے کی بات یہ بھی ہے کہ رسالہ "غایۃ المامول" جو علم غیب کے مسئلے پر ہے اور جس کے بہت سارے اقتباسات مولوی حسین احمد مدنی صاحب نے اپنی کتاب "شہاب ثاقب" کے شروع میں نقل کئے ہیں، اس میں بھی مفتی صاحب نے دوبارہ فتویٰ کفر عائد کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

"پھر اس کے بعد علماء ہند میں سے ایک شخص جسے احمد رضا خاں کہا جاتا ہے مدینہ منورہ آیا جب وہ مجھ سے ملا تو اوّلاً اُس نے مجھے یہ بتایا کہ ہند میں اہل کفر و ضلال میں سے کچھ لوگ ہیں ......
(مرزا غلام احمد قادیانی، فرقہ امیریہ، نذیریہ اور قاسم نانوتوی گنگوہی دہلوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وغیرہ کا ذکر ہے) ......

اور (اس نے مجھے بتایا کہ) اس نے ان فرقوں کے رد اور ان کے اقوال کے باطل کرنے کے لیے ایک رسالہ موسومہ "المعتمد المستند" لکھا ہے۔ پھر اس نے مجھے اس رسالے کے خلاصہ (حسام الحرمین) پر مطلع کیا اس میں صرف ان فرقوں کے اقوال مذکورہ کا بیان اور ان کا مختصر سا رد تھا اور اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تصدیق و تقریظ طلب کی۔ ہم نے اس پر تقریظ و تصدیق لکھ دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں سے یہ مقالاتِ شنیعہ ثابت ہو جائیں تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں کیونکہ یہ سب باتیں اجماع امت کے خلاف ہیں ...

(جاری ہے)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ئہ غایۃ المامول صفحہ ۲۰ تا ۲۴ ناشر انجمن ارشاد المسلمین لاہور۔
مترجم مولانا قیم الدین دیوبندی۔

فیضان مدینہ پبلیکیشنز کی عنقریب شائع ہونے والی مطبوعات

سیرت رحمۃ للعالمین ﷺ
غیر مقلدین کو دعوت انصاف (جلد چہارم)
قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ (جلد اول)

ناشر : فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی

ایمان سوز فریب کاریاں

(۲)

از جناب سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب مدظلہ

۲ ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

کتاب "غایۃ المامول" پر ۱۳ علماء مدینہ منورہ کے جعلی تصدیقی دستخط نقل کر کے علماء دیوبند نے اپنی گستاخانہ عبارات پر فتوئ کفر کی تقریظ و تصدیق کرنے والے علماء حجاز کی تعداد میں پورا اضافہ کر دیا جس کو تمام علمائے دیوبند نے خود بھی تسلیم کر لیا تبھی تو وہ اسے خود چھاپ رہے ہیں اور خود ہی عربی عبارات کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔ دیوبندیوں نے اپنے اوپر یہ فتویٰ یوں تسلیم کر لیا کہ "غایۃ المامول" کے منقولات میں علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات اور ان کے مصنفین کے نام اور پھر ان پر ایک بار علامہ برزنجی کا فتوئ کفر بھی موجود ہے۔ امام احمد رضا بریلوی سے مسئلہ علم غیب میں اختلاف کے باوجود علامہ برزنجی کا علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتوئ کفر میں مولانا احمد رضا خان کی تائید و توثیق کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ علماء حرمین نے علی وجہ البصیرت خوب تحقیق کر کے اور بڑے غور و فکر کے ساتھ علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس طرح دیوبندیوں کا یہ الزام بھی بے بنیاد ثابت ہو گیا کہ علمائے عرب نے عاجزی و انکساری سے متاثر ہو کر یا سادہ لوحی کے باعث دھوکے میں آکر فتوے دیئے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب مدنی صاحب کی سنت ادا کرتے ہوئے ہوا میں تیر چلا رہے ہیں۔ جاتے جاتے "مقدمہ شہاب ثاقب" کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ فرماتے جائیے :۔

"علماء دیوبند کی تکفیر کے مسئلہ میں علماء حرمین شریفین میں سے صرف ۲۶ علماء کرام نے احمد رضا خاں صاحب کی بظاہر غیر مشروط تائید و تصدیق کی ہے۔" [1]

ڈاکٹر صاحب اتنی بتا دیجئے کہ جب غایۃ المامول آپ کے ہم نواؤں سے یہ بات بھی اور ابھی [illegible] کے علمائے دیوبند پر مفتی صاحب نے نام لے لے کر فتویٰ کفر دیا تھا تو کیا آپ کے بزرگوں میں سے کوئی ایسا شخص بھی تھا جو حرمین شریفین جا نکلا ہو اور تحذیر الناس وغیرہ ساتھ لے کر گیا ہو تا کہ مفتی سید برزنجی کو آگاہ کیا جا سکے کہ جناب! آپ نے ایک بار پھر یہیں اپنے فتوے میں دھر لیا ہے۔ دیکھیے یہ ہیں وہ کتابیں، ان میں کہیں بھی وہ عبارات درج نہیں جن پہ فتویٰ کفر ہے۔ کیا ایسا ہوا؟ اگر نہیں تو کیوں؟

بہر حال "مطالعہ بریلویت" جلد دوم کے شروع کے ایک صد صفحات امام احمد رضا بریلوی کی پُر وقار شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش میں صائع کئے گئے۔ امام احمد رضا کی کسی عبارت کا کوئی ایک آدھ ٹکڑا لے کر خوب پھبتیاں اڑائی گئیں، فحش کلامی کا مظاہرہ کیا گیا اور اپنی بات کی تائید میں خود اپنی دیوبندی کتب یا کسی اور مخالف امام

---

[1] مقدمہ شہاب ثاقب صفحہ ۷ ناشر انجمن ارشاد المسلمین

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

احمد رضا کے حوالوں کو بنیاد بنا کر بے شمار طنز کے تیر برسائے گئے۔ یہ کتاب ایک خصوصی پلان کے تحت لکھی گئی ہے اور اس میں فقط ڈاکٹر صاحب نہیں بلکہ کئی ہاتھ کارفرما نظر آتے ہیں۔ اس پلان کا مرکزی خیال ہی یہ ہے کہ عوام الناس کو جس قدر بھی دھوکے اور فریب سے گمراہ کیا جا سکتا ہے، امام احمد رضا کو بدنام کر کے عوام کو گمراہی کے تاریک گڑھوں میں دھکیل دیا جائے اور اس پلان میں کام آنے والے دیوبندی ذہن خوب جانتے ہیں کہ عوام الناس میں سے کس نے امام احمد رضا کی کتب خریدی ہیں اور کس نے بیسیوں کتب کے حوالے ایک ایک کر کے دیکھے ہیں لہٰذا جتنی منافقت سے کام لیا جا سکتا ہے لے لو۔ خیر! آفتاب و ماہتاب کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم، رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مسلمانانِ عالم کو ان کے دھوکے اور فریب سے محفوظ و مامون رکھے اور بقول بندۂ ناچیز

ہاتھ اٹھا کر [illegible] مانگا کرو ایسی بھی دعا
اے خدا دیوبندیوں کے شر سے تو ہم کو بچا

ڈاکٹر خالد محمود صاحب چونکہ ہر صفحے کے اندر جوڑ توڑ اور فریب کاری کے من بھاتے کھیل میں مصروف رہے اس لیے جی تو چاہتا ہے کہ کوئی صفحہ بغیر جواب کے نہ رہنے دیا جائے مگر یہ مضمون اتنی تفصیل کا متحمل نہیں ہو سکتا لہٰذا فریب کاریوں اور جوڑ توڑ کی چند مثالوں پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

(۱) ترجمۂ کنزالایمان

ڈاکٹر صاحب "کنزالایمان ترجمہ قرآن نہیں" کا عنوان دے کر مقدمۂ کنزالایمان کے حوالے سے رقمطراز ہیں:۔

"لفظ بلفظ ترجمہ کرنے کے سبب حرمتِ قرآن، عصمتِ انبیاء،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور وقارِ انسانیت کو بھی ٹھیس پہنچی ہے اور .... انہی تراجم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ بعض امور کا علم اللہ رب العزت کو بھی نہیں ہوتا ہے" (مقدمہ کنزالایمان صفحہ ۱)

غور کیجئے یہ جرح کیا بعینہٖ وہی نہیں جو پادری عبدالحق نے عربی دان ہونے کی حیثیت سے قرآن پر کی تھی اور ان بریلوی علماء نے اردو دان ہونے کی حیثیت سے ان اردو تراجم کے ذمہ لگا دی ہ"[1]

دیکھنا یہ ہے کہ پادری عبدالحق عربی دان نے کیا جرح کی تھی وہ بھی خود ڈاکٹر صاحب ہی نے نقل کر دی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ پادری عبدالحق کہتا ہے:۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

"قرآن کا مطالعہ کرے تو [illegible] اور کوئی عیب نہیں جو اس نے انبیاء میں منسوب نہ کیا ہو، محمدی علماء و مفسرین میں ان تمام آیتوں کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن قرآن کے الفاظ جوں کے توں ہیں اور وہ ہمارے دعوے کی تائید کرتے ہیں، مسلمانوں کا قرآن کچھ کہتا ہے اور ان کی تفسیریں کچھ، سو نجات کی راہ صحفِ مقدسہ میں ہے۔ (صحفِ مقدسہ صفحہ ۱۷)"[2]

قرآن کریم کسی بندے کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔ اس کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ان کی فصاحت و بلاغت، ان کے حقیقی معنیٰ اور ان کی اصلی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں، جتنا کچھ امت کو بتانے کی ضرورت محسوس کی گئی وہ بواسطۂ پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بتا دیا گیا بہت سے الفاظ

---

[1] مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ ۹۸۔

[2] ایضاً صفحہ ۹۶، ۹۷ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ایسے ہیں جو لغت عرب سے لیے گئے مگر اُن کے معنیٰ وہ نہیں جو لغت میں ہیں بلکہ قرآن کے اپنے معنیٰ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جو مقدمۂ کنزالایمان کی عبارت دی ہے اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترجمہ: ایسا ہو جس سے حرمتِ قرآن بھی باقی رہے اور عصمتِ انبیاء بھی، یعنی ترجمے میں کوئی ایسا لفظ نہ آنے پائے جس میں اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی گستاخی ثابت ہو۔ اللہ رب العزت نے جو کلام پاک اُتارا ہے وہ اس کے الفاظ و معانی کی تفصیل مخلوق سے زیادہ جانتا ہے۔ مگر مخلوق خصوصاً امتِ محمدیہ کو زیبا نہیں کہ وہ ترجمہ کرتے وقت آداب توحید و رسالت کو بھول جائے کہ یہی تعظیم و ادب ہی اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ایسے الفاظ تراجم میں مقدمل ہی کیوں کیے گئے ہیں جو عام اردو زبان میں اچھے معنوں میں مستعمل نہیں کیا تو مطلب ہوا مقدمۂ کنزالایمان کی عبارت کا جب کہ دوسری طرف پادری عبدالحق صاحب براہِ راست قرآن مجید کے عربی الفاظ پر ہی معترض ہیں کہ قرآن کچھ کہتا ہے اور تفسیر کچھ۔ یعنی وہ بے چارہ اپنی عقل پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھ گیا ہے کہ جو سامنے نظر آ رہا ہے اس کی اصلیت بھی وہی ظاہر کی طرح ہے۔ گویا پادری صاحب نے جان لیا کہ بس اس کے علاوہ کوئی دوسرے معنیٰ تو متعین ہو ہی نہیں سکتے۔ انہوں نے اپنی کم علمی و کم فہمی سے اللہ کے کلام کے الفاظ کو اپنی عقل کی روشنی میں پرکھا اور اپنی عقل کے زور پر ہی اُن کے معنیٰ محدود و مخصوص کر لیے۔ لہٰذا مقدمۂ کنزالایمان کی عبارت پادری صاحب کی عبارت میں مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ اور اگر ڈاکٹر صاحب برنائے تعصب پھر بھی بضد ہیں تو بتائیں کہ اگر تفاسیر کے اندر تاویلوں کے ذریعے حرمتِ قرآن اور عصمتِ انبیاء کو بچایا جا سکتا ہے تو ترجمہ کے اندر ہی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کلمے کو قائم کر لینا کیونکر درست اور جائز نہ ٹھہرے گا؟ قرآن مجید کے عربی لفظ کی جو مراد آپ دوسرے قدم پر جا کر لیتے ہیں وہی مراد اگر پہلے قدم یعنی ترجمہ ہی میں لے لی جائے تو کون سی تحریف ہو جائے گی؟ جو معنیٰ تفاسیر کے مطابق ہو کیا وہ معنیٰ غلط ہو جائے گا؟ چونکہ آپ کے علماء دیوبند نے اپنے تراجم میں قرآنی الفاظ "مکر" کا معنیٰ فریب کیا۔ "ضالاً" کا معنیٰ "بھٹکتا ہوا" کیا، "ذنب" کے معنیٰ گناہ کیا اور ان سب کی نسبت اللہ و رسول کی طرف کر دی۔ اس لیے اب آپ اس بات پر بہت زور دے رہے ہیں کہ جب ان کے لفظی معنیٰ یہی بنتے ہیں اور لفظی ترجمہ یہی نکلتا ہے تو وہ کیا کرتے۔ تو عرض ہے کہ وہ وہی کچھ کہ جو ترجمہ انہوں نے صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج اور جہاد کے معنوں میں کیا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک لفظی ترجمۂ قرآن ہی درست ہے تو پھر صلوٰۃ کے معنی نماز نہیں بلکہ مطلق "دعا" ہے، زکوٰۃ کا مطلب مطلق "زیادتی" ہے، صوم کا مطلب مطلق "بندش" ہے۔ حج کا ترجمہ مطلق "قصد" ہے اور جہاد کا ترجمہ مطلق "مشقت" ہے۔ بتلائیے اس کے لفظی ترجمے کیوں نہیں کئے گئے۔ آپ کے قول کے مطابق تو اگر صلوٰۃ سے مراد نماز لینا تھی تو تفسیر کے اندر لی جاتی نہ کہ ترجمہ میں۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر الفاظ کا ترجمہ لفظی کر دیا جاتا اور جو مراد تھی وہ تفاسیر میں پیش کی جاتی۔ آپ کے علمائے دیوبند نے ایسا کیونکر نہیں کیا؟ اور سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ جس بیچارے کے پاس کوئی تفسیر ہی نہ ہو وہ کیا کرے، کیا وہ لفظی ترجمے پر ہی عمل کرے اور اُن کے معنی وہی سمجھے جو آپ کے علماء نے ترجمے میں پیش فرما دیئے ہیں؟ سیدھے ہاتھ کیوں نہیں مان لیتے کہ ترجمہ لغوی شرعاً معتبر نہیں ہوتا بلکہ ترجمہ اصطلاحی شرعاً معتبر ہوا کرتا ہے۔ دیکھئے آپ کے حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی لکھتے ہیں:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

"روایت میں آیا ہے کہ جب روزہ کے بارے میں آیت نازل ہوئی ابتداء میں یہ حکم تھا کہ رات کو سو کر جب بھی آنکھ کھلے، اس وقت سے لے کر افطار تک بیچ میں کھانا پینا منع ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں تخفیف فرمائی اور ارشاد فرمایا۔۔ حتیٰ کلوا واشربوا یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی صبح کاذب کے بعد جب صبح صادق کا اُجالا ظاہر ہو تو اب کھانے پینے سے رُک جاؤ، اور روزہ کی نیت کرو۔

اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے دو قسم کے دھاگے کالے اور سفید تیار کر لئے اور سرہانے رکھ لیے۔ جب سفید دھاگا کالے دھاگے سے تمیز ہو جاتا، تب کھانا پینا بند کرتے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کے دھاگے تیار کرائے اور تکیے کے نیچے رکھوا لیے، ان کو دیکھتے تھے جب کالا دھاگہ سفید دھاگہ سے بالکل ممتاز نظر آتا، تو روزہ کی نیت کرتے حالانکہ اس وقت صبح صادق ہوئے خاصا وقت پندرہ بیس منٹ گزر چکے ہوتے۔

ان حضرات نے باعتبارِ لغت یہ صورت اختیار کی تھی تو لغوی اعتبار سے غلط بھی نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی چونکہ یہ مراد نہ تھی اس لیے سب کی دلجمعی نہ ہوئی اور معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا۔ اے عدی تم کیا صورت کرتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کے نازل ہونے کے بعد دو ڈورے اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیے ہیں اور انہیں دیکھتا رہتا ہوں۔ جب تک کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہو جائے کھاتا پیتا رہتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عدی! تمہارا تکیہ بڑا وسیع ہے کہ اس میں دن رات چھپ گئے۔ کیونکہ کالے ڈورے سے رات مراد ہے اور سفید ڈورے سے مراد دن ہے۔ دھاگوں کے ڈورے مراد نہیں اس وقت لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہاں لغوی معنی مراد نہیں ہے۔ ؎۱

اس کے بعد متصل ہی قاری محمد طیب صاحب فرماتے ہیں:-

"یہیں سے معلوم ہوا کہ لفظ کے ایک لغوی معنی ہوتے ہیں اور ایک مرادی۔ قرآن مجید اترا تو لغتِ عربی ہی میں ہے لیکن ہر جگہ لغت مراد نہیں۔ بعض جگہ قرآن کریم نے لغت تو زبان عرب سے لیا مگر معنی اس کے اندر اپنے ڈالے اور وہی مرادی معنی کہلاتے ہیں۔" ؎۲

قاری صاحب کا یہ جملہ بھی پڑھنے کے قابل ہے، فرماتے ہیں:-

"اگر مرادی معنی ضروری نہ ہوتے، لغوی معنی ہی کافی ہوتے، تو اتنا کافی ہوتا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کا نسخہ لاتے، بیت اللہ کے چھت پر رکھ دیتے اور اعلان کر دیتے۔ اے لوگو! تم روحانی مریض ہو۔ یہ تمہارے لیے نسخۂ شفا ہے۔ تم زبان داں ہو، عربی سمجھتے ہو، اس کتاب کو دیکھ دیکھ کر اپنا علاج کر لیا کرو۔ پھر پیغمبر مبعوث کرنے کی ضرورت بھی نہ تھی، مگر مسائل کہیں بھی لغت سے حل نہیں ہوا کرتے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ وہ لغت سے اللہ کی مراد متعین کر کے لوگوں کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی مراد کیا ہے اور اللہ کے نزدیک اس آیت کا کیا مطلب ہے؟" ؎۳

؎۱ خطبات حکیم الاسلام جلد دوم صفحہ ۲۷/۲۸ کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔
؎۲ ایضاً صفحہ ۲۸ -
؎۳ ایضاً صفحہ ۲۹ -

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر صاحب! اپنے حکیم الاسلام کی عبارت کا ایک ایک لفظ غور سے پڑھیے اور پھر بتلائیے کہ کیا لفظی ولغوی ترجمہ شرعاً معتبر اور درست سمجھا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو جہاں امام احمد رضا نے مرادی معنیٰ لے کر ترجمہ کیا ہے وہ کیونکر درست نہ سمجھا جائے گا۔ تو کیا اب پادری عبدالحق کی عبارت کو بھی آپ کے حکیم الاسلام صاحب کی عبارت کے ساتھ یہ کہہ کر منطبق کر دیا جائے کہ عبدالحق پادری کو بھی لفظوں پر اعتراض ہے کہ قرآن کے معنیٰ صحیح نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء میں عیب و نقص پائے جاتے ہیں اور قاری صاحب بھی کہتے ہیں کہ اصل معنیٰ تو وہی لغت والا ہے مگر مرادی معنیٰ کوئی اور ہے یعنی قاری صاحب بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جو کچھ نظر آ رہا ہے یہ اصل معنیٰ نہیں مراد کوئی اور ہے۔ اصل معنیٰ تو یہی ہے جس سے حرمتِ قرآن اور عصمتِ انبیاء باقی نہیں رہتی کوئی خرابی اگر ضرور واقع ہوتی ہے کہ قاری صاحب مرادی معنیٰ ہی کی طرف زور دیتے ہیں اور اسی کو معتبر سمجھتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

② رحمانی کلام میں انسانی کلام

مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا ترجمہ پیش کر کے ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ترجمۂ قرآن میں اپنے الفاظ شامل کرنا بہت بڑی زیادتی بلکہ تحریفِ قرآن ہے۔ سورہ الرحمٰن کی ابتدائی آیات کا ترجمۂ کنزالایمان نقل کر کے آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ قرآن پر ایک بڑا ظلم ہے، رحمانی کلام میں انسانی کلام کو ملانا ہے، اس قسم کا اضافہ ترجمۂ قرآن میں ایک کھلی تحریف ہے۔" [1]

اس سے قبل آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے:۔

[1] مطالعۂ بریلویت جلد دوم ص ۱۰۳ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"اپنی طرف سے کوئی الفاظ ڈالنا ہو تو اُسے ( ) بریکٹ میں لکھتے ہیں تاکہ اُسے کسی لفظ کا ترجمہ نہ سمجھا جائے" ہے۔ لہ

اصل مسئلہ یہ ہے کہ تحریف اس وقت متصور ہوگی جب کوئی لفظ معنیٰ میں بگاڑ پیدا کردے اور مطلب و مفہوم اُلٹ ہو جائے۔ بغیر بریکٹ کے اردو الفاظ کا ترجمہ میں زیادہ ہو جانا محض وضاحت سمجھی جاتی ہے، تحریف نہیں۔ اور اگر تحریف ہی ہے تو پھر یہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:۔

(الف) وَاسْتَغْفِرْهُ ط سورۃ النصر پارہ ۳۰

ترجمہ محمود الحسن :۔ "اور گناہ بخشوا اس سے"

بتائیے "گناہ" کس قرآنی لفظ کا ترجمہ ہے؟ بقول آپ کے رحمانی کلام میں انسانی کلام کا اضافہ ہو گیا۔ دوسرے یہ بغیر بریکٹ کے ہے، البتہ بقول آپ کے یہ کھلی تحریف ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو محض یہ حکم دیا کہ اے میرے محبوب اپنے لیے بخشش چاہو۔ مگر محمود الحسن صاحب نے ساتھ لفظ "گناہ" کا لگا کر اصل کی نسبت بھی حضور کی طرف کر دی۔ سورۃ الفتح میں تو "ذنب" کا لفظ عربی میں بھی موجود تھا۔ جس سے آپ استدلال کرتے ہیں کہ ذنب کے معنیٰ گناہ کے گئے ہیں۔ یہاں وستغفرہ میں "گناہ" کے لفظ کا اضافہ کر کے اسے ذاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیونکر منسوب کر دیا گیا؟ طبعی تقاضا ہی کہا جا سکتا ہے ورنہ قرآن میں تو یہ لفظ نہ تھا۔

(ب) وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ سورۃ الانشقاق پارہ ۳۰

ترجمہ محمود الحسن :۔ "اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی لائق ہے۔"

لہ مطالعہ بریلویت جلد دوم صـ۱۳ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بتایئے "آسمان" کس قرآنی لفظ کا ترجمہ ہے۔

(ج) کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۙ سورۃ الانفطار پارہ ۳۰:
ترجمہ محمود الحسن :۔ "عزت والے عمل لکھنے والے"

بتایئے "عمل" کس قرآنی لفظ کا ترجمہ ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے، یہی مثالیں کافی ہیں ورنہ تو دیوبندی تراجم میں بھی ہر صفحے پر ایسے اضافے موجود ہیں۔ تحریف اگر اسی کا نام ہے تو کوئی دیوبندی مترجم بھی اس تحریف سے نہیں بچ سکتا۔

سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیات کے ترجمہ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے عشقِ مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مفسرین کرام کی تصریحات کی روشنی میں اپنے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس میں جو ترجمہ مختلف الفاظ سے کیے ہیں وہ قرآن و حدیث کے نظریے کے عین مطابق ہیں جنہیں ڈاکٹر صاحب کم فہمی سے تحریف کا نام دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے جناب والا نے خصائص کبریٰ، کنز العمال اور مسند امام احمد کا بھی مطالعہ نہیں کیا وہ بھی امام احمد رضا کے منہ آ لگے (اس بات کا ثبوت بھی ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے اور ان علم و فضل کے دعویداروں کی قلعی کھلنے والی ہے۔ ذہنی طور پر تیار رہیے) بہرحال اعلیٰ حضرت کا ترجمہ دیکھیے :۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

ترجمہ :۔ "رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، ماکان و مایکون کا بیان انہیں سکھایا۔" [1]

[1] قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ انسان سے مراد حضرت رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (کتاب الشفا)

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ڈاکٹر صاحب کے پیٹ میں مروڑ اٹھ کھڑا ہوا کہ ہمارا کام تو نبی کو اپنے جیسا بشر بتانا ہے جس کو اپنے پیٹھ پیچھے کی بھی خبر نہیں ہوتی اور جو یہ بھی نہیں بتا سکتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ یہ احمد رضا نے کیا کہا کہ ماکان و مایکون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے) کا علم قرآن سے ثابت کر دیا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے دل کی آتش مطالعہ بریلویت لکھ کر بجھائی وگرنہ انسانی کلام تو ڈاکٹر صاحب کے اپنے علماء کے تراجم میں بھی شامل ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیماری کا اصلی سبب جان چکے ہیں تو آیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم مبارک کے متعلق اختصاراً دو چار باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ ۱۴ سورۃ النحل)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE SPIRITUAL SOLUTION OF AHLESUNNAT WAL JAMAT

الترجمہ: اے محبوب ہم نے جو کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

کُلِّ شَيْءٍ عام ہے۔ اس میں تخصیص نہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل شے کا علم ہوا کیونکہ آپ ہی قرآن کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں البتہ یہ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے ذاتی نہیں۔

(۲) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ کے تحت شیخ المفسرین صاحب معالم فرماتے ہیں:-

"یعنی بیان ماکان و مایکون لانہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الاولین والآخرین وعن یوم الدین" [1]

---

[1] تفسیر معالم التنزیل جزء سابع مطبوعہ مصر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یعنی بیان ماکان وما یکون جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کا علم آپ کو عطا فرمایا گیا اس لیے کہ آپ اولین و آخرین اور قیامت کے دن کی بھی خبر رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ ماکان وما یکون کے یہی الفاظ صدر المفسرین علامہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر خازن میں بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں یہ آیا ہے کہ ان اشیاء کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں وہاں اللہ تعالیٰ کا ذاتی علم مراد ہے یعنی اپنی ذات سے مخلوق میں سے کوئی فرد بھی کچھ نہیں جان سکتا۔ ذاتی علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ جیسا کہ سید سلیمان ندوی نے "سیرۃ النبی" جلد چہارم میں اس کی تصریح کی ہے۔

(۳) مسلم شریف میں ایک حدیث مبارکہ ابوزید یعنی عمر بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے درج ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ظہر ہوئی تو منبر سے اترے۔ نماز پڑھائی۔ اسی طرح کرتے کرتے غروب آفتاب تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ صرف نماز کا وقفہ ہوتا رہا۔ اس خطبہ شریف میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماضی و مستقبل کی خبر دی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

"ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن" [۱]

ترجمہ یہ ہے کہ آپ نے پھر منبر پہ جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیا جو غروب آفتاب تک جاری رہا۔ اس طویل خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (ماکان) جو کچھ پہلے گزر چکا تھا اور (ماھو کائن)

---

[۱] مسلم شریف ج ۲ کتاب الفتن واشراط الساعۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جو کچھ ہونے والا تھا اس کی بھی خبر دی۔

(۴) مشکوٰۃ شریف کے باب المعجزات کی ایک حدیث کی شرح میں علامہ مُلّا علی قاری شرح فرماتے ہیں:۔

"یخبرکم بما مضیٰ ای بما سبق من خبر الاولین من قبلکم وما ھو کائن بعدکم ای من بناء الآخرین فی الدنیا ومن احوال الاجمعین فی العقبیٰ۔"[1]

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزشتہ اور آئندہ تم سے پہلوں اور تمہارے بعد والوں کی دنیا اور عقبیٰ کے جمیع احوال کی خبر دیتے ہیں۔ حدیث مشکوٰۃ کی ہے۔ شرح مُلّا علی قاری کی ہے۔ علم ماکان ومایکون ثابت کیا گیا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۵) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (پ سورۃ النساء۔ ع ۱۳) یعنی اے محبوب تمہیں سکھا دیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ نہ جانتے تھے۔ اس آیت کے تحت امام المفسرین ابن جریر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ مِنْ خَبَرِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ۔"[2]

(۶) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کے تحت تفسیر عرائس البیان میں ہے:۔

"ای علوم عواقب الخلق علم ما کان وما یکون۔"[3]

(۷) تفسیر ابن عباس میں ہے:۔

---

[1] مرقاۃ المصابیح جلد ۵ [2] تفسیر ابن جریر [3] تفسیر عرائس البیان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(عَلَّمَهُ الْبَيَانَ) اَلْهَمَهُ اللهُ بيان كل شئ واسماء كل دابة تكون على وجه الارض۔" ؎

⑧ تفسیر جلالین میں ہے :-
عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ من الاحكام والغيب۔
اللہ نے احکام شریعت کا علم بھی اور غیب کا علم بھی دیا۔ اگر صرف "احکام کا علم" مراد ہوتا تو "والغیب" کا اضافہ ہرگز نہ ہوتا۔

⑨ تفسیر حسینی میں ہے :-
"در احادیثِ معراجیہ آمدہ است کہ در زیرِ عرش قطرہ در حلق من ریختند فَعَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ پس دانستم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود"
ترجمہ۔ احادیثِ معراجیہ میں آیا ہے کہ زیرِ عرش مجھے ایک قطرہ میرے حلق میں ٹپکایا گیا جس کی وجہ سے مجھے ماکان وماسیکون یعنی گذشتہ اور آئندہ کے سب امور کا علم ہوگیا۔

NAFSEISLAM.COM
NATURAL RESOURCES OF AHLE SUNNAT JAMAT

⑩ مشکوۃ شریف میں حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ وعظ فرمایا اور اُن فتنوں کی خبر دی کہ جو ظاہر ہوں گے۔ آگے آتا ہے :-
"ما ترك شيئاً يكون فى مقامه ذالك الى قيام الساعة الا حدث۔"
ترجمہ :- نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی اس مقام میں قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا۔
اب جبکہ احادیثِ مبارکہ اور مفسرینِ کرام کی وضاحت سے آیاتِ

؎ تفسیر ابن عباس مطبوعہ مصر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرآنی کے تحت روشن ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم ماکان وما یکون حاصل تھا اور مفسرین کرام نے عَلَّمَهُ الْبَيَانَ کے تحت ہی بیان کیا ہے تو اس جگہ اگر امام احمد رضا نے ترجمے میں یہی مراد ی معنیٰ بیان فرما دیئے تو کیا اب اسے تحریف کہا جائے گا؟ اگر معنوی تحریف ہی دیکھنے کا شوق دامن گیر ہے تو تحذیر الناس اٹھا لیجئے تحذیر الناس کے اندر "خاتم النبیین" کے گئے نئے معنیٰ کے متعلق خود نانوتوی صاحب لکھتے ہیں :-

"اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا"[۱]

نانوتوی صاحب کے لفظ "مضمون" کا مطلب کسی لفظ کا معنیٰ ہے۔ یعنی جو معنیٰ میں نے بیان کیا ہے اس معنیٰ کی طرف بزرگانِ دین میں سے کسی کا فہم بھی نہیں گیا۔ ذہن تو اس وقت کسی کا جاتا جب اس لفظ کا کوئی دوسرا معنیٰ ہوتا۔ اسی بات کی تصدیق مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری نے اپنی کتاب "المہند" میں کی ہے۔ لکھتے ہیں :-

"ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما"[۲]

یعنی تیرہ سو برس تک کسی عالم، کسی مفسر، کسی متکلم، کسی محدث کسی امام، کسی تابعی اور کسی صحابی کا ذہن اُس معنیٰ کے نواح تک بھی نہیں گھوما جو معنیٰ نانوتوی صاحب کہیں سے نکال کر لے آئے ہیں۔ حتیٰ کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی یہ معنیٰ نہیں بتلائے۔ ظاہر ہے کہ

---

[۱] تحذیر الناس صفحہ ۲۵ (دارالاشاعت کراچی) [۲] المہند صفحہ ۵۲ جواب نمبر ۱۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا ہوتا تو تمام بزرگانِ دین اُسے بھی ظاہر کرتے اور یہ ایسا معنیٰ ہے کہ آئندہ بھی کوئی مسلمان اس کے قریب تک نہیں بھٹکے گا۔

بھٹی! ایمان کسے عزیز نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے وعدۂ نبوت کا اہم سبب (MAIN FACTOR) یہی تحذیر الناس ہے۔

(نوٹ) مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ایک محدود زمانے کے علم کا نام ہے اس سے اللہ تعالیٰ سے خاص کرنا علمِ خداوندی کو گھٹانا ہے)

(۳) کفایت بمعنی "کافی" ہی نہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

بحث علمی

"غلط ترجمۂ قرآن کی ایک اور مثال" کے عنوان سے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

(پ ۱ ع ۱۶)

ترجمہ:- سو اب کفایت ہے تیری طرف سے ان کو اللہ (شاہ عبدالقادر محدث دہلوی) سو اب کافی ہے تیری طرف سے ان کو اللہ (حضرت شیخ الہند) ان تراجم سے یہ بات ہویدا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کو کافی ہے ان سے خود نبٹ لیں گے۔ مگر مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور علیہ السلام کی بجائے ان مشرکین کی طرف سے پیش کر دیا۔ "سو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا (احمد رضا خاں)" [1]

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ ص ۱۰۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈاکٹر صاحب کی عیاری دیکھئے کہ جب کوئی مسئلہ اپنے حق میں کرنا ہوتا ہے تو کتابیں دیکھ دیکھ کر منطق وکلام کی اصطلاحوں کے سہارے ڈھونڈتے ہیں اور جب فریب کاری اور جوڑ توڑ کے کرتب دکھانے منظور ہوتے ہیں تو اردو کے سادہ سے الفاظ "کفایت" کے معنی ایک بھول جاتے ہیں۔ ذرا اٹھائیے اردو لغت اور دیکھئے کفایت کا معنی۔ اس کے معنی "بچت" اور "جزورسی" کے بھی ہیں۔ اور کفایت کرنا بمعنی "بچت کرنا" درج ہے اور یہی محاورہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے استعمال فرمایا ہے۔ اُردو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ محاورات میں مختلف الفاظ کے ساتھ ضمیریں بدل جایا کرتی ہیں۔ اب اس "بچت کرنا" کے معنی کو سامنے رکھ کر امام احمد رضا خاں بریلوی کا ترجمہ دیکھئے :-

"تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت (یعنی تمہاری بچت) کرے گا۔"

جب لفظ "کفایت" کا استعمال کریں گے تو اس کے ساتھ "تمہیں" بھی درست ہے اور "تمہاری" بھی۔ تمہیں کفایت کرے گا یا تمہاری کفایت کرے گا، دونوں درست ہیں۔ "ان کی طرف سے" یعنی دشمنوں کی گزند سے۔ مطلب یہ ہوا کہ اللہ دشمنوں کی گزند سے تمہاری بچت کرے گا یا حفاظت کرے گا اور یہ مطلب ہم نہیں نکال رہے بلکہ الفاظ بھی ظاہراً ہر لحاظ سے درست ہیں۔ "کمالات عزیزی" شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مشہور ومعروف کتاب ہے اس میں بھی لکھا ہے :-

"دفع شرر دشمن" : فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

یہ فقرہ سب چیزوں سے بہت نفع کا ہے دشمنوں کے شر سے کفایت طلب کرنے کو۔[1]

---

[1] کمالات عزیزی صفحہ ۱۲۸

NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

یعنی دشمنوں کے شر سے بچت و حفاظت طلب کرنے کو بھی معنیٰ لے کر "کفایت" کا لفظ امام احمد رضا بریلوی نے استعمال کیا ہے، پتہ چلا یہ سب جوڑ توڑ کے کارنامے ہیں ترجمہ میں ہرگز کوئی خرابی نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے ترجمہ میں "کفایت" کا استعمال ایک اور جگہ دیکھیے:۔

"وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ" ترجمہ:۔ اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی"۔ ؎

جبکہ محمود الحسن صاحب کا ترجمہ:۔ "اور اپنے اوپر لے لی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی" ہے۔

حاشیہ جناب شبیر احمد عثمانی دیکھیے:

"یعنی مسلمانوں کو عام لڑائی لڑنے کی نوبت نہ آئی" مطلب یہ کہ لڑائی سے بچت ہوگئی۔ اس آیت کریمہ میں بھی مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے "کفایت" کو بمعنیٰ "بچت" ہی استعمال کیا ہے لیکن محمود الحسن صاحب کا ترجمہ: مسلمانوں کی لڑائی اللہ نے اپنے اوپر لے لی، عجیب و غریب ترجمہ ہے مگر ہم لوگ کھینچا تانی کے عادی نہیں۔ مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے "کفیٰ" کو کافی کے معنیٰ میں بھی لیا ہے۔

"وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا" از سورۃ الفتح

"اور اللہ کافی ہے گواہ۔"

معلوم ہوا کہ انہوں نے یکفی اور کفیٰ کے معنیٰ کو سیاق و سباق کے لحاظ سے کہیں "بچت" کیا ہے اور کہیں "کافی"۔ لیجئے اب موضح القرآن سے شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کا ترجمہ دیکھئے:۔

؎ پارہ ۲۱ سورہ احزاب آیت ۲۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"پھر کفایت کرے گا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی بدی سے خدائے تعالیٰ۔"

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور امام احمد رضا بریلوی کے جملے اوپر تلے ملاحظہ فرمائیے:۔

"پھر کفایت کرنے گا تجھے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اُن کی بدی سے خدائے تعالیٰ۔" (محدث دہلوی)

"اللہ ان کی طرف سے، تمہیں کفایت کرے گا۔" (امام احمد رضا)

الفاظ کے آگے پیچھے ہونے کے معمولی سے فرق کے ساتھ حرف بحرف ترجمہ ایک جیسا ہے۔ دیکھئے "اُن کی بدی سے خدائے تعالیٰ" اور "اللہ اُن کی طرف سے" دونوں کا مطلب ایک ہے۔ "پھر کفایت کرے گا تجھے" اور "تمہیں کفایت کرے گا۔" دونوں ایک جیسے ہیں۔

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

مزید وضاحت کے لئے یہ نقشہ ملاحظہ فرمائیے تاکہ صحیح طور پر سمجھ میں آجائے۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ ترتیب کے ساتھ ہوگا۔

خدا تعالیٰ	اُن کی بدی سے	تجھے کفایت کرے گا	(تفسیر موضح القرآن)
اللہ	اُن کی طرف سے	تمہیں کفایت کرے گا	(کنزالایمان)

ڈاکٹر صاحب! اگر آپ بغلیں جھانکنے لگے ہیں تو کوئی بات نہیں کہ یہی آپ کا مقدر ہے۔ ابھی پڑھا کر رہیے۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے ترجموں سے اخذ کردہ ایک اردو ترجمہ حکیم یٰسین شاہ صاحب سکنہ دھرم سالہ ضلع گانگڑہ (انڈیا) کا بھی ہے۔ وہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"اور ان کی طرف سے تجھے اللہ کافی ہے۔"

ویسے اپنے بزرگ شیخ الہند جناب محمود الحسن صاحب کا یہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:-

"یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ اے آدمی کس چیز سے بہکا تو اپنے رب کریم پر۔" [1]

جملہ اگر صحیح ترتیب کے ساتھ پڑھا جائے تو اس طرح ہوگا:-

"اے آدمی تو اپنے رب کریم پر کس چیز سے بہکا۔"

یعنی معاذ اللہ وہ کون سی شے تھی جس نے تجھے رب کریم پر بہکا دیا۔ حالانکہ درست فقرہ یوں ہے:-

"اے آدمی کس چیز نے تجھے رب کریم سے بہکا دیا" جب کہ مع رب کریم پر بہکنے کی نسبت رب کریم کی طرف ہوگئی جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں بے ادبی و گستاخی ہے۔ اب مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:-

"اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔"

مثلاً کوئی کہے کہ "وہ راہ حق سے بہک گیا" تو مطلب ہوگا کہ حق کو چھوڑ دیا۔ اور کوئی کہے کہ "راہ حق پر بہک گیا" تو مطلب یہ نکل آئے گا کہ راہ حق پہ آجانا بہت بری بات ہوئی کہ باطل سے بہکا حق کی طرف آگیا۔ آپ کے شیخ الہند نے بھی کہہ دیا کہ کس چیز سے بہکا تو اپنے رب کریم پر۔

ڈاکٹر صاحب! آپ کی دھوکہ بازیوں اور فریب کاریوں

WWW.NAFSEISLAM.COM

---

[1] سورۃ الانفطار پارہ ۳۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

کی داستان کہاں تک کوئی بیان کرے۔ ؎

کہتے ہوئے گزر گئی ساری یہ زندگی
نکتے ترے فریب کے اب تک ہیں ناتمام

(۴) مخاطب حضور[1] مراد اُمّت ڈاکٹر صاحب! "حضور کو عامی کے انداز میں بلانے کی غلطی" کے عنوان سے مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے یوں بدگمان کرنے کی کوشش کرتے ہیں :۔

"وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ (پ ۶ المائدہ ع ۷)

ترجمہ : حکم کران میں موافق اس کے جو کہ اتارا اللہ نے اور مت چل ان کی خوشی پر (شاہ عبدالقادر)

WWW.NAFSEISLAM.COM

اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل ۔ (احمد رضا خاں)

OF AHLESUNNAT WAL

مفتی احمد یار صاحب گجراتی نے نور العرفان حاشیہ کنز الایمان میں تصریح کر دی ہے کہ یہ حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا سو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لیے عامی انداز سے مخاطب کرنے کی اس بے ادبی کو دوسری آیت میں اس اضافے سے کہ "اے محبوب" کہا، دھویا نہیں جا سکتا۔" [2]

آپ نے ناحق یہاں مفتی صاحب کے حوالے کا تکلف فرمایا، اپنی بات کو مدلل بنانے کے لیے اس سے زیادہ معتبر و مستند کہ جس کا رد کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ خود سارا قرآن کریم تھا، اس لیے کہ وَاَنِ احْکُمْ ...... الخ آیت کریمہ ہے اور ظاہر ہے کہ یہ قرآن

---

[1] صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم [2] مطالعہ بریلویت ج ۲ ص ۱۰۷ :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہے اور سارا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ اُترا ہے اس لیے جو حکم دیا گیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیا گیا۔ یعنی پہلے یہ حکم اُن تک پہنچا اُس کے بعد اُمت تک۔ بے شمار حکم ایسے ہیں کہ وہاں آپ کی ذاتِ اقدس نہیں بلکہ اُمت کے افراد مراد ہیں۔ یہ آیت کریمہ دیکھئے۔ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۔ ؎۱

ترجمہ محمود الحسن :۔ "سو تُو مت رہ شبہ میں اُس سے بے شک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے۔"

حاشیے پہ مولوی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں :۔

"یہ خطاب ہر شخص کو ہے جو قرآن سُنے یا حضور کو مخاطب بنا کر دوسروں کو سنانا مقصود ہے۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY

اور ملاحظہ فرمائیے :۔

فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ .... حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؎۲

ترجمہ محمود الحسن :۔ "سو اگر تُو ہے شک میں اُس چیز سے کہ اتاری ہم نے تیری طرف تو پُوچھ اُن سے جو پڑھتے ہیں .... الخ"

حاشیے پر مولوی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں :۔

"بظاہر یہ خطاب پیغمبر علیہ السلام کو ہے لیکن حقیقت میں آپ کو مخاطب بنا کر دوسروں کو سنانا مقصود ہے۔"

چونکہ اس سے قبل دو سطر یہ آیت کریمہ یعنی وَاِنْ حَكَمْ

؎۱ سورۂ ھود پارہ ۱۲ آیت ۱۷ ؎۲ سورۂ یونس آیت ۹۴ تا ۹۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بَیْنَھُمْ سے پہلے فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ کے الفاظِ مبارکہ ہیں لہٰذا مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ نے پہلے یہی لکھا کہ اُمت کے افراد مراد ہیں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے یہ ترجمہ کیا :-

"تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے اور اے سُننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔"

کنز الایمان پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ پورے قرآن مجید میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے کوئی بات فرمائی گئی ہے وہاں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے "اے محبوب" کے پیارے اور محبت بھرے الفاظ لائے ہیں (جس کا خود ڈاکٹر صاحب نے بھی خطرہ محسوس کرتے ہوئے پیش بندی کے طور پر حوالہ دیا ہے) اور جہاں بظاہر حکم تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہے لیکن مراد اُمت ہے وہاں وہ "اے سننے والے" "اے مخاطب" اور "اے سننے والے کے باشندے" کے الفاظ لاتے ہیں تاکہ پڑھنے والا سمجھ لے کہ یہاں درحقیقت خطاب اُمت کو ہو رہا ہے۔ یہی کنز الایمان کا اسلوب ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب چونکہ جوڑ توڑ اور فریب کاری کا پسندیدہ کھیل کھیلنے میں مصروف رہے اس لیے سورۂ بقرہ رکوع ۱۴ کی آیت لکھ کر کہتے ہیں :-

"اب مولانا احمد رضا خاں کا گستاخانہ ترجمہ دیکھئے :-

"اے سننے والے کے باشندے اگر تو اُن کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا .... الخ (احمد رضا خاں)" [1]

یہ نہ کہیے گا کہ یہاں ڈاکٹر صاحب "کے باشندے" کے معنے سے بے خبر

---

[1] مطالعۂ بریلویت جلد دوم ص ۱۰۸ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تھے اس لیے "گستاخانہ ترجمہ" کہا اور تبصرے میں من مانی کی بلکہ یہ جوڑ توڑ کی کرامت ہے۔ جس ذہن میں دیوبندیت و وہابیت گھر کر جائے وہ ایسی واردا توں پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب بھی یہ مکر وحیلہ نہ کرتے تو مذہب ہاتھ سے چلا جاتا۔ "کسے باشد" کا معنی ہے "خواہ کوئی ہو" معلوم ہوا اعلیٰ حضرت نے "کسے باشد" کہہ کر ان الفاظ کی نسبت اُمت کی طرف کی ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت کی مراد آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہوتی تو وہ اے سننے والے کے باشد ہرگز نہ کہتے اس لیے کہ جب قرآن براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُتر رہا ہے تو اس تخصیص کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک اور آیت مقدسہ ملاحظہ فرمائیے

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؁

ترجمہ اعلیٰ حضرت: "اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا ہے"

یہ خطاب چونکہ اُمت کے لیے تھا اس لیے اعلیٰ حضرت نے حسب عادت اس مقام پر بھی "اے سننے والے" کہا۔ اس آیت سے قبل جن برائیوں کی روک تھام کا ذکر کیا گیا۔ مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ باتیں اُمت کی طرف بواسطۂ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھیجی گئیں۔ جو چیز عثمانی صاحب نے تفسیر میں پیش کی وہی چیز اعلیٰ حضرت نے ترجمہ میں پیش فرما دی تاکہ پڑھنے والا اُسی لمحے اصل حقیقت تک

؁ سورۂ بنی اسرائیل پ ۱۵ آیت ۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پہنچ جائے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ مولانا احمد رضا خاں نے حضور کو عامی کے انداز میں بلایا ہے دوسری فریب کاریوں کی طرح یہ بھی جوڑ توڑ کی بدترین مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ شرِ دیوبندیت سے محفوظ و مامون فرمائے۔ وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ۝

۵ "کفر پایا" بمعنی کفر معلوم ہو گیا

ڈاکٹر صاحب فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْکُفْرَ (پ ۳ آل عمران ع ۵) لکھ کر کہتے ہیں:۔

"اب مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ دیکھئے:۔ اور جب عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف"! استغفر اللہ العظیم۔ حضرت عیسیٰ نے تو ان سے ایمان پایا تھا وہ خدا کے پیغمبر تھے کفر [illegible] نہیں پایا"۔[1]

ڈاکٹر صاحب الفاظ "ایمان پایا" "کفر پایا" کے مقابلہ میں لائے ہیں اور چونکہ خود ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کو گستاخ کہنے کے لیے اُن پر الزام عائد کرتے ہوئے اُن کے الفاظ "کفر پانا" کی نسبت کفار کی جانب سے حضرت عیسیٰ کی طرف کی ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کے "ایمان پانا" کے الفاظ بھی کفار کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سمجھے جائیں گے۔ یعنی بقول ڈاکٹر صاحب کے انہوں نے کفار سے کفر نہیں بلکہ ایمان پایا تھا اور یہ بات بجائے خود کفر ہے کہ پیغمبر تو ایمان والے اُمتی سے بھی ایمان نہیں لیتا چہ جائیکہ کفار و مشرکین سے ایمان حاصل کرے۔ یہ تو تھا الزامی جواب، بہرحال ترجمے کو پڑھ کر گمان بھی نہیں گزرتا کہ "کفر پانے" کا یہاں مطلب یہ ہے کہ حضرت

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ ص ۱۱۰۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عیسیٰ علیہ السلام کفار و مشرکین سے کفر کی تعلیم لیتے رہے، مگر دیوبندی ذہن کی عیاری دیکھیے کہ محض "کفر پانے" کے الفاظ لے کر ان کی نسبت پیغمبر خدا کی طرف ان معنوں میں کر دی کہ تعلیماً حضرت عیسیٰ نے کفار سے اپنے لیے کفر حاصل کیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) حالانکہ "کفر پایا" کا معنیٰ ہے کفر معلوم کر لیا یا اُن کے کفر کا علم ہو گیا۔ ظاہراً بھی الفاظ کا استعمال درست ہے کیونکہ لفظ "پانا" کے معنیٰ لغت میں "معلوم کر لینا" اور "جان لینا" کے ہیں۔ اسی طرح اس کے معنی "تاڑنا" اور "پہچاننا" کے بھی ہیں۔ "پانا" کے معنیٰ مطلق حاصل کرنا ہی نہیں ہوتے مثلاً میں کہتا ہوں کہ "میں نے آپ کا مقصد پا لیا ہے۔" تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہ ہوگا کہ آپ کا مقصد میں نے اپنے لیے حاصل کر لیا ہے یا آپ کا مقصد آپ سے لے لیا ہے۔ کوئی بھی اس طرح نہیں سمجھ سکتا۔ سب جانتے ہیں کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں نے آپ کا مقصد معلوم کر لیا ہے یا مجھے آپ کا مقصد پتہ چل گیا ہے۔

مومن کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے :-

کل تم جو بزمِ غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے

"اغیار پا گئے" یعنی اغیار کو معلوم ہو گیا۔ یہی معنیٰ اعلیٰ حضرت نے لیا ہے کہ "جب عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا" یعنی جب عیسیٰ نے اُن کا کفر معلوم کر لیا۔ مستند اور معتبر شاعر کی زبان سے بھی ثابت ہو گیا اور اردو کی لغات میں بھی یہی ہے کہ "پانا" کے معنی جان لینا، تاڑ لینا، معلوم کر لینا وغیرہ بھی ہیں۔ ظاہراً باطناً جملہ درست ہے۔ دھوکہ دینے والے اپنے انجام کو پیش نظر رکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۶) ڈاکٹر خالد محمود کی طرف سے بدترین گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کا دفاع

تعصب انسانی ذہن کو اس قدر تاریک و تنگ کر دیتا ہے کہ اُس کے سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں مفقود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اپنے پرائے، اچھے بُرے اور حق و باطل کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ اگر ایک عاشقِ رسول سے دشمنی اور عداوت کا نتیجہ دیکھنا ہو تو ڈاکٹر خالد محمود کی کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم کے یہ دو صفحے ضرور ملاحظہ کیجیے جن کی عبارات آگے پیش کی جاتی ہیں، قلم کی بے راہروی کا نظارہ کرنا ہو یا ذہن کی آوارگی کا تماشا دیکھنا ہو تو ان صفحات کو ضرور پڑھیے جو ڈاکٹر صاحب نے مولانا احمد رضا خاں کی ناحق دشمنی میں بدترین گستاخِ رسول ﷺ ولید بن مغیرہ کے حق میں خوش دلی و خوش عقیدگی سے تحریر فرمائے ہیں۔

ولید بن مغیرہ کا تعارف

اہلِ ایمان جانتے ہیں کہ ولید بن مغیرہ بدترین کافر و مشرک تھا جو آقائے دو جہاں سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و اصحابہٖ وبارک وسلم کو ساحر، مجنون اور نہ جانے کیا کیا بکتا تھا (العیاذ باللہ) مفسرِ قرآن شاہ عبدالقادر محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"ولید ملعون کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو قرآن پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ باتیں دیوانوں کی کرتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔" [1]

[1] تفسیر موضح القرآن سورۃ القلم پارہ ۲۹۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ولید بن مغیرہ کی گستاخی پر اللہ تعالیٰ جلِ شانہ' جو ستار العیوب ہے، قرآن کی صورت میں وحی نازل فرمائی اور عیب چھپانے کی بجائے اس کے عیبوں کو ظاہر فرما دیا۔

مودودی صاحب کے مطابق یہ شخص اس قدر گستاخِ رسول اور اپنے دیگر بڑے عیوب کی وجہ سے مشہور تھا کہ اس کا نام لینے کی ضرورت نہ تھی، اس کی یہ صفات سنتے ہی ہر شخص سمجھ سکتا تھا کہ اشارہ کس کی طرف ہے۔

ولید بن مغیرہ کے حق میں مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی ملاحظہ کیجئے جس میں اس سفاک شخص کے عیب سرعام بیان کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۙ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۙ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۙ

(پ ۲۹ سورۃ القلم)

ترجمہ مودودی صاحب :- ہرگز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے، طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے۔ ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بد اعمال ہے، جفاکار ہے اور ان سب عیوب کے ساتھ بد اصل ہے، اس بنا پر کہ وہ بہت مال و اولاد رکھتا ہے۔"[1]

گستاخیٔ رسول کا انجام دیکھئے کہ نزولِ آیات سے لے کر قیامت تک کروڑوں اربوں انسان اس کے عیبوں کی گنتی ہر لمحے اور ہر وقت

[1] تفہیم القرآن جلد ششم :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے کیونکہ دنیا میں کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی صورت میں ان آیات کی تلاوت ضرور ہوتی رہتی ہے اور باوجود عیب گننے کے ثواب حاصل کر رہے ہیں اس لیے کہ گستاخِ رسول تھا۔
گویا گستاخِ رسول کی بُرائی بیان کرنا قرآنی اصول بھی ہے اور باعثِ ثواب بھی۔

ڈاکٹر صاحب کی ناگواری کا عجیب پہلو

حیرت اس بات پر ہے کہ ولید بن مغیرہ کے حرامی ہونے کی نشاندہی جب قرآن مجید نے کی تو اس وقت ولید کے ساتھی کفار و مشرکین نے بھی چوٹ نہیں کھائی بلکہ خود ولید بن مغیرہ بھی متفکر نہ ہوا اور ماں کو جا کے کہنے لگا کہ میرے اصل اور بد اصل ہونے کے بارے میں تو ہی بہتر جانتی ہے۔ چنانچہ ماں نے بھی جان چلے جانے کے خوف سے حقیقت ظاہر کر دی کہ تو واقعی اپنے باپ کا نہیں۔ یعنی ولید نے خود بھی اس عیب کو جھٹلایا نہیں اور انکار نہیں کیا بلکہ صحیح ہی جانا مگر آج ہمارے اسلامی ملک پاکستان کے علامہ ڈاکٹر خالد محمود دیو بندی ہیں کہ جنہیں ولید بن مغیرہ کو حرامی کہنے پر سخت چڑ ہے، اس قدر کہ اگر کوئی اُس کے لیے بد اصل یا "اُس کی اصل میں خطا" کے الفاظ تحریر کرے تو ڈاکٹر صاحب کی طبع دیو بندیت پر سخت ناگوار گزرتا ہے۔ ناگواری کا یہ تاثر حیرت انگیز پہلو لیے ہوئے ہے جس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔

مجھے کہنے دیجئے کہ یہ امام احمد رضا بریلوی کی کھلی کرامت ہے کہ اُن سے دشمنی کرنے والا ولید بن مغیرہ کی حمایت میں لگ گیا۔ آیئے ڈاکٹر صاحب کے اعتراضات ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں: ۔
"قرآن کریم نے اس کے بارے میں کہا: ۔عتل بعد ذالك

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

زنیم (پ ۲۹ سورہ ن رکوع ۱)

ترجمہ :- "اجڈان سب کے پیچھے بدنام" (حضرت شیخ الہند)

"درشت خو اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا" (مولانا احمد رضا خان)

اصل میں خطا سے مراد یہ ہے کہ وہ حرامی ہے، کسی کی اصل میں خطا ہو بھی تو یہ اُس کا اپنا گناہ نہیں، اس کے ماں باپ کا گناہ ہوتا ہے، یہاں ان بدکرداروں کے اپنے عیب ذکر کیے جا رہے ہیں، کسی کو حرامزادہ کہنا گالی تو ہو سکتا ہے لیکن اسے اس کے کسی قصور کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن پاک گالی سے یقیناً پاک ہے، اس شخص کے لیے جو کسی قوم میں سے نہ ہو [illegible] زنیم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا معنی حرامی یا حرام زادہ ہرگز نہیں۔ مولانا احمد رضا خان نے ایک گندا معنی نکال کر کس گستاخی سے اسے متنِ قرآن کی طرف نسبت کر دیا ہے۔"[1]

ڈاکٹر صاحب ایک عبارت میں زنیم کا نتیجہ نکالتے ہوئے یوں گل افشانی فرماتے ہیں :-

"وہ شخص جو کسی اور قوم سے ہو کر کسی دوسری قوم میں شامل ہو جائے، خاندان اور نسب بدلنے والا بھی بے شک زنیم ہے لیکن اسے حرامی نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی اصل میں خطا ہے ——— مولانا احمد رضا خان نے یہ نہایت گندا معنی کیا ہے۔ علمائے اسلام جب قادیانیوں کو الزام دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اپنے مخالفین کو گالیاں دی ہیں اور انہیں حرام زادہ کہا ہے، سو ان اخلاق کا آدمی ایک

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج دوم ص ۱۳۹ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شریف انسان کیسے سمجھا جا سکتا ہے ؟ تو وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے بھی تو ایک شخص (ولید بن مغیرہ) کو حرام زادہ کہا ہے۔ ہم نے بارہا کہا کہ قرآن کریم نے ہرگز کسی شخص کو حرام زادہ نہیں کہا، نہ زنیم کے معنی حرام زادہ کے ہیں، تو وہ جھٹ مولانا احمد رضا خاں کا ترجمہ کنزالایمان پیش کر دیتے ہیں کہ اس میں زنیم کے معنی یہ لکھے گئے ہیں "جس کی اصل میں خطا ہو۔" سو ہمیں جواباً کہنا پڑتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں بھی تو عہد انگریزی میں دوسرے درجے کے مجدد ہی تھے نا، اوّل مرزا غلام احمد دوم مولانا احمد رضا خاں ـــــ کاش مولانا احمد رضا خاں کا یہ ترجمہ نہ چھپتا اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔" ؎

WWW.NAFSEISLAM.COM

ولید بن مغیرہ کے بھرپور دفاع اور حمایت میں پانچ جملے

(۱) "کسی کی اصل میں خطا ہو بھی تو یہ اُس کا اپنا گناہ نہیں، اس کے ماں باپ کا گناہ ہوتا ہے۔" (ڈاکٹر خالد محمود)

یہ الزام براہِ راست قرآن مجید پر ہے۔ متقدمین و متاخرین تمام مفسرین و مترجمین کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم میں ولید ہی کو زنیم کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ اس کے معنی حرام زادہ کے ہیں۔ کیا اس بات کی خبر (معاذاللہ) خدا تعالیٰ کو نہیں تھی کہ یہ گناہ تو ولید کی ماں کا ہے ولید کا نہیں، پھر میں بھلا

؎ مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۱۳۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قرآنی آیات ولید کے حق میں اُتار کر اسے حرام زادہ کیونکر کہہ رہا ہوں ؟
جناب پی ایچ ڈی کر بیٹھے مگر آج تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ قرآن کریم میں ولید کو زنیم کس لیے کہا گیا ہے۔ علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ زنیم کو اصل اس لیے کہا گیا کہ اصل اور بداصل کی عادات و خصائل میں قدرتی طور پر بہت فرق پایا جاتا ہے۔ بداصل فطرتاً درشت خُو، طعنے باز، چغلی خور اور جھوٹا ہوتا ہے۔ یعنی برائی کا اثر بچے میں بھی منتقل ہو جاتا ہے اس لیے اس برائی سے بچنے کی تاکید اس لیے بھی ہے کہ جہاں بذاتِ خود بدکاری بہت بڑے عذاب کا باعث ہے وہیں اس کا اثر ناجائز اولاد میں بھی بُرے طریقہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) "کسی کو حرام زادہ کہنا گالی تو ہو سکتا ہے لیکن اسے اس کے کسی قصور کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا"۔ (ڈاکٹر صاحب)

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ الزام بھی براہِ راست قرآن مجید پر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ولید ہی کو زنیم کہا ہے اور اسی معنیٰ میں کہا ہے کہ وہ حرام زادہ ہے اور یہ عیب اس لیے ظاہر فرمایا تاکہ دُنیا اس برائی سے رُک جائے اور سمجھ لے کہ زنیم شخص خود بھی ظلم و زیادتی کرنے والا، جفاکار، بداعمال و بدکردار اور سفاک فطرت کا مالک ہوتا ہے یعنی بڑوں کا گناہ تو الگ ہُوا جنم لینے والا بچہ بھی اُن کی بُرائی کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے گا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے حرامی ہونے کو بھی ظاہر فرما دیا کہ یہ جو بڑھ چڑھ کر میرے پیارے محبوب کی شان میں گستاخیاں کرتا پھرتا ہے یہ دراصل بداصل ہے اور بداصل اپنی عاداتِ خصائل کا مالک ہوتا ہے۔ تو جناب ڈاکٹر صاحب! اب اللہ تعالیٰ سے کہیے کہ اس نے ولید کو زنیم کیونکر کہا جب کہ گناہ اور قصور اس کی ماں کا تھا۔

(۳) "اس شخص کے لیے جو کسی قوم میں ویسے ہی آکر مل جائے، زنیم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کا لفظ کتنا نامناسب ہے" (ڈاکٹر صاحب)

دل کے کانوں سے صاحب بصیرت حضرات سماعت فرمائیں کہ ڈاکٹر صاحب کی عبارت کے یہ الفاظ پکار پکار کر ولید بن مغیرہ کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں مگر کیا کیا جائے ڈاکٹر صاحب! جس گستاخِ رسول کی حمایت میں آپ کمر بستہ ہیں اور اُسے حرام زادہ کہنے پر آپ چڑتے ہیں، تمام مفسرین کرام نے یہ تصریح کر دی ہے کہ یہ واقعی حرام زادہ تھا۔ ایک آپ ہیں کہ بڑے میٹھے انداز میں فرماتے ہیں۔ "زنیم کا لفظ کتنا نامناسب ہے" جیسے ولید کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے جا رہے ہوں۔ آپ کے پرستار آپ کے ان جذبات کی قدر کرتے ہیں، آپ کا [illegible] جذبہ [illegible] صلاحیت ہے کیونکہ

وَمَنْ [illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM

④ "اس (زنیم) کے معنی حرامی یا حرام زادہ ہرگز نہیں"
(ڈاکٹر صاحب)

OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

"ہرگز" کی تاکید مکمل طور پر ولید کے حق میں جاتی ہے یعنی آپ مطلق گوارہ نہیں فرما سکتے کہ کوئی ولید بن مغیرہ کو حرام زادہ کہے جبھی تو فرماتے ہیں "اس کے معنی حرام زادہ ہرگز نہیں"، مگر کیا کیا جائے کہ جب علمائے اسلام کی تصریحات و تشریحات دیکھتے ہیں تو وہاں آپ کی بات جھوٹ کا پلندہ نظر آتی ہے اور ولید کے بارے میں جس خوش فہمی کا شکار آپ ہیں وہ خوش فہمی دم توڑ دیتی ہے، بہرحال ہم بھی بلب ہیں کہ ہر کسی کو اپنے بزرگوں کے دفاع کا حق حاصل ہے۔

⑤ "مولانا احمد رضا خاں نے ایک گندا معنیٰ نکال کر کس گستاخی سے اسے متن قرآن کی طرف نسبت کر دیا ہے" (ڈاکٹر صاحب)

مولانا احمد رضا خاں نے تو "گستاخی" کر ہی ڈالی، آپ چونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پی ۔ ایچ ۔ ڈی ہیں ، علامہ ہیں اور اپنے اندر علم و فضل کے بحرِ ذخار سمیٹے بیٹھے ہیں ، دیانت و صداقت کے اعلیٰ درجے پر بھی فائز ہیں ، روپوں پیسوں کی بھی کمی نہیں لہٰذا آپ مولانا احمد رضا کے مقابلہ میں زنیم کا ایک اچھا سا ، خوبصورت اور محترم معنیٰ نکال کر انتہائی ادب و احترام سے ولید بن مغیرہ کی ذات پر چسپاں کر دیجئے ، یوں آپ اور آپ کے پرستاروں کے کلیجے میں ٹھنڈ بھی پڑ جائے گی اور احمد رضا سے اس کی گستاخی کا بدلہ بھی ہو جائے گا ۔ ایک تیر سے دو شکار کیوں نہیں کر لیتے ؟ ویسے اب تک تو آپ زنیم کا باادب و لائقِ احترام معنیٰ نکالنے میں ناکام رہے ہیں البتہ میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد آپ پھر ایک ناکام سی کوشش کر کے دیکھ لیں ۔ ہمتِ مرداں مددِ ....؟

اسی طرح [illegible] آپ کی کتاب [illegible] نقل کیا ہے وہ بھی سارے کا سارا ولید کے تحفظ اور دفاع کی کھلی عکاسی کرتا نظر آتا ہے ۔ اگر ولید بن مغیرہ کو حرام زادہ لکھنے پر امام احمد رضا بریلوی انگریزوں کے ایجنٹ ہو گئے تو آنے والے دلائل کے بعد ڈاکٹر صاحب کس کس کو انگریزوں کا ایجنٹ قرار دیں گے اور کس کس کے سر گستاخ ہونے کی تہمت رکھیں گے ۔

خدا کی شان کہ جو اپنی کتاب میں امام احمد رضا کو گستاخ کہنے کے لیے مکمل فریب کاری اور جوڑ توڑ سے کام لیتا رہا وہ خود تمام بزرگانِ دین حتیٰ کہ بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ رسالت کا کتنا بڑا گستاخ نکلا کیونکہ قرآن حضور پہ اُترا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنیم کے معنیٰ حرام زادہ کے بتائے اُس کو صحابہ کرام نے سُنا اور تابعین تک پہنچایا اور تابعین کے ذریعے تبع تابعین تک پہنچا اور ایسے ہی ہم تک پہنچا ۔ اگر یہ معنیٰ نہ ہوتا تو مترجمین اور مفسرین کرام اس کا معنیٰ حرام زادہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں بتاتے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے نزدیک یہ معنی کرنے والا گستاخ ٹھہرا۔ اب خود شمار کر لیجئے کہ ڈاکٹر صاحب کس کس پر گستاخ ہونے کا الزام نہیں رکھ رہے۔ اور کون ہے جو اس تہمتِ بد سے بچ جائے گا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا۔

زنیم کا معنی حرام زادہ ـــــ ٹھوس دلائل

ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے پاکیزہ دامن پر جو کیچڑ اُچھالنے کی باطل کوشش کی ہے، اس سے انہوں نے اپنا دامن گستاخِ رسول [illegible] کرتے ہوئے عتاب وعذاب کے انگاروں سے بھر لیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے احقر اب ان دلائل کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ زنیم کے معنی حرام زادہ ہی کے ہیں۔

① ڈپٹی نذیر احمد خاں، جنہیں دیوبندی شمس العلماء کے لقب سے نوازتے ہیں، انہوں نے عُتُلٍّ ۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ کا ترجمہ یہ کیا ہے:۔

"اور ان سب (عیوب) کے علاوہ بد اصل بھی ہے۔"

بد اصل کے معنی حرام زادہ ہی کے ہیں، بقول ڈاکٹر صاحب، مولوی نذیر احمد خاں انگریز کے ایجنٹ اور گستاخِ قرآن ٹھہرے۔

② جماعتِ اسلامی کے بانی مودودی صاحب کا ترجمہ:۔

"اور ان سب عیوب کے ساتھ بد اصل بھی ہے۔"

حاشیہ میں مودودی صاحب رقمطراز ہیں:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

"اصل میں لفظ زنیم کا استعمال ہوا ہے، کلام عرب میں یہ لفظ اس ولد الزنا کے لیے بولا جاتا ہے جو دراصل ایک خاندان کا فرد نہ ہو مگر اس میں شامل ہو گیا ہو۔" [1]

مودودی صاحب کے ترجمہ و تشریح سے یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ یونہی آ کر کسی دوسرے خاندان میں ملنے والے کو زنیم نہیں کہتے بلکہ اُسے کہتے ہیں جس کی اصل گناہ و بدی کی وجہ سے تبدیل ہو گئی ہو اور وہ دوسرے خاندان میں شامل ہو گیا ہو۔ بقول ڈاکٹر صاحب یہ بھی انگریزوں کے ایجنٹ اور گستاخِ قرآن ٹھہرے۔

(۳) مولوی شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:-

"زنیم کے معنی بعض سلف کے نزدیک ولد الزنا اور حرام زادے کہتے ہیں، اصل کا [illegible] معلوم نہیں، وہ ایسا ہی تھا" [2]

"وہ ایسا ہی تھا" یعنی حرام زادہ وہی تھا۔ عثمانی صاحب کی تصدیق سے متعلق اب ڈاکٹر صاحب کیا فرمائیں گے؟ کیا اب بھی کہیں گے کہ عثمانی صاحب نے ایک گندا معنیٰ نکال کر کس گستاخی سے اسے متنِ قرآن کی طرف نسبت کر دیا ہے؟

میرے خیال میں اب تو وہ کسی قادیانی کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گے۔ کیا عثمانی صاحب بھی عہدِ انگریزی میں دوسرے درجے کے مجدد تھے؟

اُف! ڈاکٹر صاحب نے جسے بدنام کرنا چاہا وہ کتنا ہی نیک خُو کیوں نہ ہوا، بدنام کر کے رہے اور جسے عقیدت کا اظہار مقصود تھا وہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ تھا، اُس کی بارگاہ میں عقیدت کا نذرانہ عرض پیش

[1] تفہیم القرآن جلد ششم سورۃ القلم [2] تفسیر عثمانی سورۃ القلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا۔ ولید بن مغیرہ کے ساتھ اس خوش عقیدگی کے پس پردہ کون جذبہ کارفرما رہا۔ یہ ڈاکٹر صاحب ہی بتا سکتے ہیں۔

(۴) دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کا ترجمہ دیکھئے:-

"ان (سب) کے علاوہ حرام زادہ (بھی) ہو۔"

اُمید ہے قارئین کی آنکھیں اب خوب کھلتی جارہی ہوں گی، کیونکہ ڈاکٹر صاحب کی آنکھیں تو کھلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، وہاں تو خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ والا معاملہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو مولانا احمد رضا خاں کے ترجمہ اصل میں خطا ہے جو تھی ہے گی وہاں تو لفظ ہی حرام زادہ استعمال ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اب تو آپ تھانوی صاحب کے متعلق مزید جلبلائے ہوں گے نا؟ بالغرض ایسی صورت حال پیش آہی جائے تو قادیانی کے آگے تحذیر الناس رکھ دیا کیجئے، منظر بدل جائے گا، گلے ملتے نظر آئیں گے۔ بجائے شرمندگی کے تفاخر کا احساس پیدا ہوگا۔ اور جہاں تک انگریزوں کا ایجنٹ ہونے کی بات ہے تو یہ ڈاکٹر صاحب ہی وضاحت فرما سکیں گے کہ آپ کے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب نے تھانوی صاحب کے بارے میں یہ کیوں لرزہ خیز انکشاف فرمایا تھا کہ:

"ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا گیا کہ اُن کو چھ سو روپیہ حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔"[۱]

(۵) مولوی عبدالماجد دریا آبادی صاحب بھی دیوبندی مذہب میں بلند پایہ درجے کے مالک ہیں، اُن کا ترجمہ یہ ہے:-

---

[۱] مکالمۃ الصدرین صفحہ ۱۶۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

" اس کے علاوہ بدنسب بھی ہے "

بدنسب اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی اصل میں خطا ہو۔ کیا فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب اپنے اس بزرگ دیوبندی کے بارے میں کہ یہ عہد انگریزی میں کون سے درجے کے مجدد رہتے ؟ یہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب، مودودی صاحب، شبیر احمد عثمانی، تھانوی صاحب اور عبد الماجد دریابادی کے چھپنے والے ترجموں نے زنیم کا معنیٰ بداصل، بدنسب اور حرام زادہ کر کے قادیانیوں کے سامنے آپ کا سر اونچا کر دیا ہوگا۔

⑥ علامہ حسین واعظ کاشفی فرماتے ہیں :۔

" زنیم ٥ بدمعاش حرام زادہ، جس کا باپ نا معلوم ہو۔ ...... تفسیر زاہدی میں مذکور ہے کہ جب رسول اللہ نے یہ آیت قریش کی مجلس میں پڑھی ولید بیٹھا سنتا تھا، جس عیب پر آپ پہنچے اس کو اپنے میں پاتا تھا مگر حرام زادگی کو نہیں پاتا تھا اس لئے اپنے جی میں کہا...... میں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں کہتے ہیں، جو زنیم کہا اس مبہم کو ابھی سر کر دوں، تلوار کھینچ کر ماں کے پاس چلا گیا، القصہ بہت ڈرا دھمکا کر اقرار لیا تو اس کی ماں نے کہا، تیرا باپ عورت سے بات چیت کی جرأت نہیں کرتا تھا، اس کے بھتیجے تھے ...... مجھ کو رشک آیا، فلاں غلام کو اجرت پر لے لیا تو اسی کا لڑکا ہے "۔[1]

⑦ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ قاموس کے حوالے سے فرماتے ہیں :۔

" وہ شخص جو حرامی ہونے میں متہم ہوا "۔[2]

---

[1] تفسیر حسینی جلد دوم صفحہ ۴۳۶۔ مترجم مولانا سید عبد الرحمٰن بخاری سعید اینڈ کمپنی کراچی [2] تفسیر مظہری جلد ۱۲ صفحہ ۴۳ سعید اینڈ کمپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پڑھتا جا شرماتا جا۔

⑧ مولوی محمد نعیم دیوبندی اُستاذ تفسیر دیوبند نے زنیم کا معنی و تشریح یہ کی ہے :-

"اس کے علاوہ حرام زادہ ہو ــــــــ جو قریش میں یونہی منسوب ہو یعنی ولید بن مغیرہ، جس کے باپ نے ۱۸ سال بعد اس کو اپنی طرف منسوب کیا تھا، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ نے جس قدر اس کی برائی کی، کسی اور کی بیان کی ہو لہٰذا یہ عار ہمیشہ کے لیے اس کو لگ گئی۔" ؎۱

⑨ زیر آیت لکھا ہے یعنی عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ کے ماتحت اس تفسیر جلالین کا حاشیہ دیکھئے جو وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے ملک کے تمام دینی مدارس کے لیے منظور کی ہے۔ جس پر لکھا ہے "تعلیقات جدیدہ من التفاسیر المعتبرۃ لحل الجلالین" مطبوعہ: ایم وائی پرنٹرز (۲) لمیٹڈ پی ۱۱۵۲۸ صفر مال راولپنڈی۔

حاشیہ میں لکھا ہے :-

"هُوَ مَنْ يُّدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ اِبْنًا لَّهٗ وَهُوَ الْمُتَبَنّٰى كَمَا مَرَّ شَرْحُ هٰذَا اللَّفْظِ مِنَ الشَّارِحِ فِيْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ وَفِيْ رُوْحِ الْبَيَانِ فَالزَّنِيْمُ هُوَ الَّذِيْ تَبَنَّاهُ اَحَدٌ اَيْ اِتَّخَذَهٗ اِبْنًا وَلَيْسَ بِابْنٍ لَّهٗ مِنْ نَّسَبِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ پس ولید بن مغیرہ پسر خواندہ شد در قریش در اصل از قریش نہ بود یعنی حرام زادہ بود"

⑩ تفسیر ابن کثیر میں ہے :-

؎۱ کمالین شرح جلالین جلد ۶ مکتبہ شرکت علمیہ ملتان؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"لغتِ عرب میں زنیم اُسے کہتے ہیں جو کسی قوم کا سمجھا جاتا ہو لیکن دراصل اسی کا نہ ہو، عرب شاعروں نے اسے اسی معنیٰ میں لیا ہے یعنی جس کا نسب صحیح نہ ہو...... عکرمہ فرماتے ہیں ولد الزنا مراد ہے...... اسی طرح کے اور بھی بہت سے اقوال ہے لیکن سب کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے کہ زنیم وہ شخص ہے جو برائی میں مشہور ہوا ہو اور عموماً ایسے لوگ ادھر ادھر سے ملے ہوئے ہوتے ہیں جن کے صحیح نسب اور حقیقی باپ کا پتہ نہیں ہوتا۔"[۱]

(۱۱) علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی فرماتے ہیں:۔

"سب عیبوں کے بعد زنیم ولد الزنا، حرام کا نطفہ بیشتر اخلاقِ رذیلہ کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ ولید کو لوگ طعنہ دیتے کہ بعد اس کے باپ نے کہا تھا کہ یہ میرے نطفے سے ہے، حرامی اولاد میں جرأت، شجاعت و حمیت کم ہوتی ہے" [۲]

THE NATURAL PHILOSOPHY
AHLESUNNAT WAL JAMAAT
COM

ڈاکٹر صاحب نے جو اعتراض کیا تھا کہ کسی کو حرام زادہ کہنا گالی تو ہو سکتا ہے لیکن اسے اس کے کسی قصور کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ حقانی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قرآن کریم نے اسی لیے اس کا یہ عیب ظاہر فرمایا کہ یہ شخص بداصل و بدنسب ہونے کے باعث خیر و برکت سے محروم اور فطری طور پر بزدل اور بے غیرت تھا۔ گویا جو شخص بداصل ہو اس میں یہ عیوب بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں اور اس کے ضمیر و خمیر میں برائی کے رذیل جراثیم سرایت کر جاتے ہیں۔ کیا فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب علامہ عبدالحق حقانی کے بارے میں؟

---

[۱] تفسیر ابن کثیر جلد ۵ مترجم مولانا ابو محمد جونا گڑھی۔ نظر ثانی دعا شاہ سید انظر شاہ کشمیری، ادارہ اشاعت ناشران قرآن لمیٹڈ لاہور [۲] تفسیر حقانی جلد ۵ میر محمد کتب خانہ کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۲) شاہ عبدالقادر محدث دہلوی ترجمہ و تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"یہ سوائے ان سب عیبوں کے حرام زادہ ہے یعنی تحقیق نہیں جو اس کا باپ کون ہے۔" ؂۱

اس کے بعد شاہ صاحب نے تفسیر زاہدی کے حوالے سے وہی عبارت درج فرمائی ہے جس کو میں ۶ نمبر میں بیان کر آیا ہوں یعنی ولید نے جب یہ عیب سنے تو ماں کو ڈرا دھمکا کر اصل بات اگلوالی۔ کیا ڈاکٹر صاحب اب شاہ عبدالقادر صاحب کو بھی عہد انگریزی میں دوسرے درجے کا مجدد کہیں گے؟

(۱۳) امام عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی لکھتے ہیں:۔

"زنیم دعی وکان الولید دعیا فی قریش لیس من سنخهم ادعاه ابوه بعد ثمان عشرة سنة من مولده وقیل بغت امه ولم یعرف حتی نزلت هذه الآیة والنطفة إذا خبثت خبث الناشئ منها روی أنه دخل علی أمه وقال إن محمدا وصفنی بعشر صفات وجدت تسعا فیّ فأما الزنیم فلا علم لی به فإن أخبرتنی بحقیقة وإلا ضربت عنقك فقالت إن أباك عنین وخفت أن یموت فیصل ماله إلی غیر ولده فدعوت راعیا إلی نفسی فأنت من ذالك الراعی" ؂۲

اس عبارت کا مطلب بھی وہی ہے جس کو نمبر ۶ میں تفسیر زاہدی کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ ماں نے ولید بن مغیرہ کو بتا دیا کہ تو واقعی حرام زادہ ہے۔ اس عبارت کو سمجھنے کے لیے نمبر ۶ کو دوبارہ پلٹ

؂۱ تفسیر موضح القرآن ؂۲ تفسیر النسفی المسمی بمدارک التنزیل وحقائق التاویل

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کر ملاحظہ فرمالیں۔

ولید بن مغیرہ کا دفاع کرنے والے کے سامنے انتہائی مضبوط، معتبر اور مستند اختصاراً صرف تیرہ دلائل بلکہ اُس کے سر پر تیرہ پہاڑ رکھ دیئے ہیں جن سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ امام احمد رضا نے وہی معنیٰ کیا ہے جو قرآن کا اصل منشاء ہے۔ بیسیوں دلائل اور بھی دیئے جا سکتے ہیں مگر اختصار ملحوظ ہے۔ وہابیت ویسے بھی گستاخیٔ رسول کی مشہور صفت ہے مگر ڈاکٹر صاحب نے تو اس کی پروڈکشن میں ایک دم دگنا تگنا اضافہ کر دیا ہے۔ خدا معلوم، کہ ڈاکٹر صاحب کو ولید بن مغیرہ سے اس قدر ہمدردی کیوں ہے۔ ان کے اس جھوٹ پر کہ اس کا معنیٰ حرام زادہ اگر نہیں کیا گیا تھا تو کوئی ان سے ڈاکٹر کر پوچھ سکتا ہے کہ یہ جھوٹ آپ نے کیوں بولا؟ یہ دجل آپ نے کیوں کیا اور اتنی تلبیس سے آپ نے کیوں کام لیا؟ بہرحال غصے کی آگ سے ڈاکٹر صاحب جل بھن کر رہ گئے کہ احمد رضا خاں نے ولید کے بارے میں یہ کیوں لکھا کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔ اور یہ شعلے اتنے بھڑکے کہ جب تک یہ نہ کہہ لیا "کاش مولانا احمد رضا خاں کا یہ ترجمہ نہ چھپتا اور مسلمانوں کو قادیانیوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑتا" اُس وقت تک دل کی آگ نہ بجھی۔ اب جو میں نے تیرہ پہاڑ ان کے سر پر رکھ دیئے ہیں تو کیا کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ آگ کتنی بھڑکی ہو گی۔ البتہ جو الزام ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا پہ عائد کیے تھے وہ سب کے سب ان مذکورہ حضرات پر بھی خود بخود عائد ہو گئے اور ہر کوئی بڑی آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ کاش یہ ترجمے اور یہ تفسیریں نہ چھپتیں اور

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) جلد ۳۔ قدیمی کتب خانہ کراچی ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

یوں ڈاکٹر خالد محمود صاحب کو شرم سے (اگر ہے) پانی پانی نہ ہونا پڑتا۔ ہے کوئی صاحبِ انصاف دیوبندی جو ڈاکٹر صاحب کے گریبان کو جھنجوڑ کر پوچھے کہ ان تراجم و تفاسیر کے بارے میں آپ کا خیال کیا ہے اور ان کی تصریحات کے باوجود آپ ولید کو حلالی بنانے پر کیوں تلے ہوئے ہیں اور بد اصل و بد نسب کہنے پر پانی میں تاشے کی طرح کیوں گھلے جا رہے ہیں؟

؎ یہ مانا تیرے لب پہ نغمۂ توحید ہے لیکن
تیرے من میں بسیرا ہے ولیدوں کا یزیدوں کا

۷ الفاظ کا استعمال

امام احمد رضا کو سوچی سمجھی سازش کے تحت [illegible] بدنام کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحب نے [illegible] استعمال کیا ہے صفحہ ۱۷۱ پر لکھا ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے [illegible] ترجمے کے [illegible] زبان استعمال کی ہے اور بھدے الفاظ پیش کئے ہیں۔ حالانکہ اہلِ علم جانتے ہیں کہ اپنے اپنے علاقے کی ایک مخصوص بولی ہوتی ہے ایک خاص زبان ہوتی ہے۔ ایک لفظ ایک جگہ بھدا معلوم ہوگا مگر وہی لفظ دوسری جگہ کے رہنے والوں کے لیے مانوس ہوگا۔ البتہ ایسا لفظ نہ ہو کہ جس کا مفہوم کہیں بھی اچھا نہ سمجھا جاتا ہو جیسے ووجدك ضالا فهدى میں ضالا کے معنی مفتی محمود الحسن صاحب نے "بھٹکنا"[1] کر دیئے ہیں۔ حالانکہ یہ خطاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کے لیے لفظ "بھٹکنا" کہیں بھی اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ کسی بھی علاقے کا باشندہ "بھٹکنا" کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو شخص (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لیے استعمال میں ہرگز نہ لئے گا۔ جہاں تک بھدے الفاظ کا تعلق ہے تو بطور مشتے نمونہ از خروارے محمود الحسن صاحب کے ترجمہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے :۔

● اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (الکوثر) "بیشک دشمن ہے تیرا وہی رہ گیا پیچھا کٹا۔" (محمود الحسن)

پیچھا کٹا کس قدر بھدا لفظ ہے۔ ترجمے میں لذت نام کی کوئی شئے نہیں رہی۔

اب ذرا امام احمد رضا کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے :۔

"بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔" (کنز الایمان)

● وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (التحریم) "اور مریم بیٹی عمران کی جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو" (محمود الحسن)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کے لیے ایسی بازاری زبان استعمال کرنے کا حوصلہ کسے ہے۔ اب امام احمد رضا کا ترجمہ دیکھیے :۔

"اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی۔" (کنز الایمان)

● وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ (المومنون پارہ ۱۸ آیت ۵) "اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں۔" (محمود الحسن)

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) ضالِ بمعنی گمراہ و بھٹکا کہے وہ کافر ہے۔ ملخصاً کتاب الشفاء جلد دوم صفحہ ۱۰۳ :

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حفاظت کا معنی ہے پکڑ لینا۔ دیکھئے کس قدر مضحکہ خیز ترجمہ کیا گیا ہے مگر ڈاکٹر صاحب کو اسی طرح کی زبان پسند ہے اور امام احمد رضا بریلوی کا یہ ترجمہ اُن کے نزدیک ترجمہ ہی نہیں :۔

"اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں" (کنزالایمان)

● وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ( ) "اور بچو ہڑدنگے سے" (محمود الحسن)

کتنا دیہاتی اور بھدا لفظ ہے مگر امام احمد رضا فرماتے ہیں "اور شیطان سے بچو" (کنزالایمان)

● وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ ۲۸ التحریم) "جس کی چپٹیاں ہیں آدمی اور پتھر" (محمود الحسن)

"جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں" (کنزالایمان)

● اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا (سورۂ انفال آیت ۶۶)

"اب بوجھ ہلکا کر دیا اللہ نے تم پر سے اور جانا کہ تم میں سستی ہے" (محمود الحسن)

یہ آیت کریمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ "بوجھ" کسی قرآنی لفظ کا ترجمہ نہیں۔ یہ اضافہ ہے اور بغیر بریکٹ کے ہے اور بقول ڈاکٹر صاحب یہ معنوی تحریف ہے۔ دوسرے محمود الحسن صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کہا "تم میں سستی ہے" حالانکہ سستی انسان کے کسی ذاتی عمل کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی کسی فعل کے سرانجام دینے میں کسی کمی یا کوتاہی کی بناء پر سستی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ کسی بھی موقع پر (معاذ اللہ) سست یا کاہل ہوئے ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب امام احمد رضا کا ترجمہ دیکھئے۔

"اب اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمائی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو۔" (کنز الایمان)

لیکن حیرت ہے کہ اپنے چند مخصوص وہابی عقائد کا رد دیکھتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود نے ترجمۂ کنز الایمان ہی کا انکار کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ ترجمۂ قرآن نہیں۔

⑧ "پیٹھ توڑنا" محاورہ ہے

مسلسل افکار و صدمات کی وجہ سے انسان جب خود پر بہت بوجھ محسوس کرتا ہے یا بقدر ضرورت ظاہری اسباب کی کمی سے منغض ہو جاتی ہے تو ایسے موقع پر عموماً کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کی تو کمر ٹوٹ گئی ہے جیسے کسی آدمی کا بیٹا مر جائے تو کہتا ہے آج میری کمر ٹوٹ گئی۔ یہ کہہ کر گویا وہ اپنے صدمے کا اظہار کرتا ہے۔ انگریزی میں بھی اسی طرح ہے۔ (GRIEF HAS BROKEN HIS BACK) غم نے اس کی کمر توڑ دی یا غم نے اسے بوڑھا کر دیا۔

پیٹھ توڑنا یا کمر ٹوٹنا ایک محاورہ ہے جو آلام و تکالیف اور مصائب و شدائد کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىٓ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ کا ترجمہ یہ کیا ہے "اور تم پر سے تمہارا بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی۔"

امام احمد رضا بریلوی کے اس ترجمے کے بارے میں ڈاکٹر صاحب "حضور کی بے ادبی کی ایک اور حرکت" کے عنوان سے لکھتے ہیں:-

"افسوس خان صاحب نے بہت بے ادبی کا ترجمہ کیا ہے "حضور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کے لیے پیٹھ توڑنے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے انہیں ایمانی حیا مانع نہ آئی۔" ؎

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ سپارٹا کی یونانی ریاست میں سب سے اچھے "وارداتیے" کو بڑے انعام واکرام سے نوازا جاتا تھا۔ اگر اس وقت بھی کوئی کیٹی وہاں یا کہیں اور ہو تو میں اُس کی توجہ ڈاکٹر صاحب کی تالیف مطالعۂ بریلویت کی طرف مبذول کراتا ہوں FIRST PRIZE کہیں نہیں گیا ——— جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ پیٹھ توڑنا یا کمر توڑنا ایک محاورہ ہے اور معنوی طور پر اس میں کسی بھی محترم انسان کی کوئی بے ادبی نہیں نکلتی اگر اس پر بول دیا جائے۔ خود ڈاکٹر صاحب کے پیشوا اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ دیکھئے:

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

"اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی"

اب کیا فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب کہ یہ بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بے ادبی کی حرکت ہے یا نہیں اور کمر توڑنے کے لفظ استعمال کرتے ہوئے تھانوی صاحب کو ایمانی حیا مانع ہوئی تھی یا نہیں؟ آگے چلئے۔

ڈاکٹر صاحب کے ایک اور بزرگ شمس العلماء مولوی نذیر احمد خاں دہلوی نے یہ ترجمہ کیا:۔

"اور (اس کے علاوہ بوجھ) جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی تم پر سے اُتار دیا۔"

کیا فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب! حضور کی بے ادبی کی حرکت ہے یا

؎ مطالعۂ بریلویت ج دوم صفحہ ۱۶۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں اور کمر توڑنے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے آپ کے مسلّمہ مقتدا مولوی نذیر احمد صاحب کو ایمانی حیا مانع ہوتی تھی یا نہیں ؟

ڈاکٹر صاحب کے ایک اور بزرگ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا ترجمہ دیکھئے :-

"اور تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جو تمہاری کمر توڑے ڈال رہا تھا ۔"

فرمائیے جناب ! حضور کی بے ادبی کی ایک اور حرکت ہے یا نہیں اور کمر توڑنے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے آپ کے اس بزرگ کو ایمانی حیا مانع ہوتی یا نہیں ؟

علامہ عبدالحق حقانی دہلوی فرماتے ہیں :-

"اور کیا آپ سے آپ کا وہ بوجھ نہیں اتار لیا کہ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی ۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM
"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

آگے تفسیر میں فرماتے ہیں :-

"چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حوصلہ بہت ہی بڑا تھا اور خصوصاً اس سبب سے کہ شرح صدر ہو چکا تھا تو آپ کے عزائم کی کیا انتہا۔ اور مکہ میں اس وقت تک آپ کے پاس اس کے سرانجام کے اسباب نہ تھے، نہ آپ کے قوی وجوارح اس کا تحمل کر سکتے تھے۔ یہ تھا وہ بھاری بوجھ کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ توڑ رکھی تھی ۔" [1]

کیا ڈاکٹر صاحب علامہ حقانی پر بھی حضور کی بے ادبی کا بہتان رکھیں گے ؟

---

[1] تفسیر حقانی جلد ۸ سورۂ الم نشرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب ذرا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"اور اُتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا، جس نے کڑکائی پیٹھ تیری۔" (تفسیر موضح القرآن)

لفظ "کڑکائی" میں تو اور بھی شدت پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے الفاظ حضرت شاہ صاحب محدث دہلوی کے لیے بھی ہیں یا ان کو صرف امام احمد رضا ہی کے لیے مخصوص سمجھا جائے گا؟

اب اہلِ انصاف کو دعوتِ فکر ہے کہ وہ سوچیں اور خوب غور کریں کہ اگر ڈاکٹر خالد محمود ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا اعتراض بجا ہوتا تو وہ صرف امام احمد رضا کے ترجمہ پر اعتراض نہ کرتے بلکہ ساتھ اپنے پیشواؤں کی بھی خبر لیتے کیا ہم ایسے منافقانہ رویہ نہ کہیں گے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM

کیا یہ تعلیم کا دوہرا معیار نہیں؟

کیا تعصب کی اس سے بڑھ کر بھی کوئی مثال مل سکتی ہے؟

مذکورۃ الصدر تمام حضرات ڈاکٹر صاحب کے لیے انتہائی محترم و مکرم ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کی منافقانہ پالیسی اور ان کی فریب کاریوں کی وجہ سے وہ حضرات بھی ڈاکٹر صاحب کی عبارت کے نشانے پر آگئے۔ معلوم ہوا یہ سب محض دھوکہ اور فریب ہے۔ امام احمد رضا اس ناحق الزام سے بری ہیں، اُن کا دامن صاف ہے، دیوبندیوں کی یہ چالبازیاں فقط اس لیے ہیں کہ امام احمد رضا نے ان پر ٹھوس دلائل قائم کر کے ان کو گستاخِ رسول ثابت فرمایا۔ علمائے حرمین شریفین سے تصدیق کروائی۔ پاک و ہند کے سینکڑوں علمائے حق نے بھی تائید کر دی اور وہی گرفت اب تک دیوبندیوں کے دل کا کانٹا بن کے رہ گئی ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَار۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

⑨ بغیر غوث کے زمین و آسمان

مطالعۂ بریلویت کے صفحہ ۱۸۱ سے ۲۱۰ تک جوڑ توڑ کی برکت سے ایسی ایسی واہیات عبارات لکھی گئی ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری دیکھ کر بے ساختہ یہ آیت کریمہ یاد آگئی ہے :-

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ط

ایسے علم کے زور پر جو جہالت ڈاکٹر صاحب پھیلا رہے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے اور وہ ببانگ دہل کہہ سکتے ہیں ———— ہیچو ما دیگرے نیست۔

ڈاکٹر صاحب "حضرت (عبدالقادر جیلانی) کا خدا پر رعب" کے عنوان سے امام احمد رضا پر ناحق تہمت رکھتے ہوئے کہتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLE SUNNAT WAL JAMAAT

"بریلوی علماء کے مطابق حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر اونچے جاچکے تھے کہ خدا بھی اُن کے حکم سے چلتا تھا، حضرت شیخ عالم بشری میں تو بہت بعد میں آئے لیکن ان کے عقیدے میں ان کا وجود زمین و آسمان کے بننے سے پہلے بھی قائم تھا، مولانا احمد رضا خاں فرماتے ہیں :- "بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے"۔" [1]

ڈاکٹر صاحب جوڑ توڑ کے زور پر یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ غوث سے مراد مطلق حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ حالانکہ امام احمد رضا بریلوی نے یہ فرمایا ہے کہ ہر زمانے میں غوث کا ہونا ضروری ہے

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۳۲-۲۳۳ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اور بغیر کسی غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ یہ بات بھی حسب عادت انہوں نے مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کے تحت کی ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیے:

طبرانی میں بسند صحیح حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ابدال میری اُمت میں تیس ہیں، انہیں سے زمین قائم ہے، انہیں کے سبب مینہ اترتا ہے۔ انہیں کے باعث تمہیں مدد ملتی ہے۔

چونکہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم کے مرحلے میں پہنچ چکے ہیں، اس لیے اُن سے کیا گلہ۔ یہ چاروں نے احادیث کی کتابیں پڑھیں تو کچھ سمجھ [illegible] طعن و تعصب کے کھاتے میں [illegible] مگر انشاء اللہ العزیز آگے ٹھوس دلائل سے ثابت کرواؤں گا کہ ان کے [illegible] علماء احادیث کی کتب سے بے بہرہ ہیں۔ البتہ میرے ان دلائل کے بعد بھی کوئی دیوبندیت سے چمٹا رہتا ہے تو اپنا انجام خود سوچ لے۔ ہمارا کام ہے اتمام حجت کرنا، سو پوری کر دی ہے۔

عین ممکن ہے ڈاکٹر صاحب اس حدیث مبارکہ پر بھی اعتراض دھر ماریں لہٰذا اُن کے سامنے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کی عبارت رکھی جاتی ہے اور عبارت بھی ان کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے، لکھتے ہیں:۔

"(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے) فرمایا کہ کوئی جگہ اولیاء اللہ سے خالی نہیں ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وان من قریۃ الا خلا فیہا نذیر۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حرم مکہ مکرمہ میں نماز پنجگانہ میں تین سو ساٹھ اولیاء اللہ شریک ہوتے ہیں اور جب اولیاء اللہ باقی نہ رہیں گے قیامت واقع ہو گی ، اولیاء اللہ دعائم عالم کے ہیں یعنی ستون ۔" ؎۱

اس پر تھانوی صاحب نے جو حاشیہ چڑھایا ہے وہ میری جانب سے بطور تبصرہ کافی ہے ۔ تھانوی صاحب فرماتے ہیں :۔

"کیونکہ ان (اولیاء اللہ) کے باقی نہ رہنے سے پھر مومن بھی نہ رہیں گے اور مومنین کے باقی نہ رہنے پر قیامت آجانا احادیث میں وارد ہے ۔" ؎۲

غوث ، قطب اور ابدال ہی اولیاء اللہ ہیں ، بقول تھانوی صاحب ان کے باقی نہ رہنے پر زمین و آسمان بھی قائم نہ رہیں گے کیونکہ یہ ستون ہیں ، خود بخود تمہاری عبارت گئی اور تھانوی صاحب کے مطابق یہ بات احادیث نبی کی حدیثوں سے ثابت ہے لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا اعتراض اب امام احمد رضا پر نہیں بلکہ سید الکونین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مطہرہ ومقدسہ پر ہوگیا ـــــ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ (تمہاری بغاوت کا نتیجہ تمہیں پر ہے)

خوشگوار پہلو ڈاکٹر صاحب نے چونکہ اسے خود ہی بریلوی عقیدہ قرار دیا ہے لہٰذا ثابت ہوگیا کہ اصلی ، سچے اور کھرے اہلِ سنت وجماعت بریلوی ہی ہیں جن کا عقیدہ بحمد اللہ تعالیٰ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے ۔ فللہ الحمد ؎

دشمنِ جاں نے مرے حق میں گواہی دیدی
اعتبار آتا بھلا کس کو جو میں خود کہتا

؎۱ امداد المشتاق صفحہ ۶۶ مصنفہ تھانوی صاحب ؎۲ امداد المشتاق صفحہ ۶۶ ؞

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حضرت جُنید بغدادی والے قصّے پر اعتراض کا دندان شکن جواب

ڈاکٹر صاحب "حضرت جنید بغدادی کو خدا پر فضیلت دینا" کے عنوان سے امام احمد رضا پر یوں اعتراض کرتے ہیں :-

"ایک دفعہ حضرت جنید بغدادی دریائے دجلہ کو زمین کی طرح پار رہے تھے اور یا اللہ کہہ رہے تھے۔ آپ کو دیکھ کر ایک اور شخص نے اسی طرح دریا پار کرنے کی استدعا کی اس پر مولانا احمد رضا خاں لکھتے ہیں کہ :

"فرمایا یا جنید یا جنید کہتا چلا آ۔ اس نے یہی کیا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا۔ جب بیچ دریا کے پہنچا، شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں، میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں۔ اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا، پکارا حضرت میں چلا، فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید، جب کہا دریا سے پار ہوا" (ملفوظات حصہ اوّل ص ۱۱۷) [1]

ڈاکٹر صاحب نے فریب کاری کی آنتوں میں عبارت کا جو آخری حصہ ہضم کروا دیا وہ یہ ہے :-

"(اس شخص نے) عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۴۱۔

THE NATURAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں۔ فرمایا ارے نادان! ابھی تو جنید تک پہنچا نہیں، اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔"

"شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا" کا مطلب ہے کہ شیطان اُس شخص کو اپنے مرشد سے بدگمان کرنا چاہتا تھا اور اُس کی حکم عدولی کروانا چاہتا تھا اور اہلِ ایمان جانتے ہیں کہ مرشد کے بغیر تو بات بنتی ہی نہیں۔ مرشد کے بارے میں اولیائے کرام نے اتنا عارفانہ کلام لکھا ہے کہ کئی کتابیں بن جائیں۔ گنجائش نہیں ورنہ بہت ساری مثالیں دیتا۔

یا جنید یا جنید کہلوانے کا مطلب یہ تھا کہ مرشد اپنے مرید کی تربیت آہستہ آہستہ کرتے ہیں، پہلے اللہ والوں تک پہنچاتے ہیں، اللہ والوں کی پہچان کراتے ہیں، پھر اللہ تک پہنچاتے ہیں۔ اس طرح مرید کے بھٹکنے کا ڈر نہیں [illegible] ملتے ہیں
اگر کوئی [illegible] سانی سے [illegible] دو قدم ہے
مطلب یہ کہ بغیر مرشد کے اللہ تک پہنچنا محال ہے۔ بغیر اللہ والوں کے اگر مخلوق اللہ تک پہنچ سکتی تو اللہ تعالیٰ کو پھر انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ صحابہ کرام کی ضرورت کیا تھی، اولیاء اللہ کی ضرورت کیا تھی۔ رہا یہ اعتراض کہ "یا اللہ" کہنے سے منع کیا اور "یا جنید" کہلوایا تو یہ شرک ہرگز نہیں۔ یہ اولیائے کرام کے پوشیدہ راز ہیں، خفیہ اسرار ہیں، یہ کئی حکمتوں پر مبنی باتیں ہوتی ہیں تربیت کا ایک حصہ ہوتی ہیں، مرید کا امتحان مقصود ہوتا ہے، اُس کے ظرف کے مطابق اسے چلایا جاتا ہے۔

مثلاً حضرت جنید تو اللہ اللہ کر کے دریا پار کر لیتے تھے، ڈاکٹر صاحب کبھی آپ بھی اللہ اللہ کر کے دریائے راوی میں قدم رکھنا۔ لاش برآمد نہ ہوئی تو کہنا۔ وجہ کیا ہے کہ جنید گزر جائیں اور ڈاکٹر صاحب ڈوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائیں۔ یہی کہ جنید جس مقام پر تھے ڈاکٹر صاحب اس مقام پر نہیں۔ اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے کسی مرشد کا دامن تھامنا پڑتا ہے اور پھر مرشد تو ہر قسم کا امتحان لیتے ہیں، پہلے مرید کا یقین اور اعتماد دیکھتے ہیں۔ جس قسم کا اعتراض ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے اس طرح تو کوئی ولی، قطب، غوث اور ابدال نہیں بچ سکتا۔ ایسے بے شمار واقعات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

"خدا پر فضیلت" کا اعتراض قطعی بے جا ہے کیونکہ عبارت کے آخری حصے کے یہ الفاظ کہ

"ابھی تو جنید تک پہنچا نہیں، اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔"

اس اعتراض کا [illegible] ان الفاظ میں اللہ ہی کی فضیلت تسلیم کی جا رہی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

دوسرے یہ کہ یہ واقعہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا وضع کردہ نہیں بلکہ انہوں نے اسے کتاب "حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ" سے نقل فرمایا ہے جیسا کہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں درج اس واقعہ کے شروع میں انہوں نے لکھا ہے:-

"حدیقہ ندیہ میں ہے ......"

اس کتاب کے مؤلف امام عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ معروف اولیائے کرام سے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے (آپ کے لیے) کہ آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب "جمال الاولیاء" کے صفحہ ۵ پر اس کتاب کا نام لکھ کر اس کے مؤلف کو "بڑی عارف باللہ شیخ عبدالغنی نابلسی" لکھا ہے۔ "جمال الاولیا" میں تھانوی صاحب نے ۴۴ کتب اور ان کے مؤلفین کے نام لکھے ہیں جن میں "شرح طریقہ محمدیہ" اور اس کے مؤلف بھی شامل ہیں۔ آخر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

وہ لکھتے ہیں :۔

"غرض یہ چالیس سے کچھ زائد کتابیں ہیں جن کی نقل بھروسہ کی نقل ہے اور پھر ان کے مؤلفین بھی ایسے ایسے اکابر اولیاء اور بڑے بڑے علماء ہیں کہ آفاقِ عالم میں ان کے مقبول ہونے پر اتفاق ہو چکا ہے۔" [1]

لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ پر ہوا کہ (معاذ اللہ) اُنہوں نے حضرت جُنید کو خدا پر فضیلت دے دی اور وہ علامہ نابلسی جو بقول تھانوی صاحب اولیاء میں سے ہیں اور آفاقِ عالم میں مقبول بھی ہیں۔

تھانوی صاحب کہیں کہ ان کتابوں کی نقل بھروسہ کی نقل ہے امام احمد رضا نے انہیں سے قصہ نقل فرمایا تو ڈاکٹر صاحب نے اعتراض جڑ دیا گویا کہ تھانوی صاحب کے قول کو رد کر دکھایا۔

تھانوی صاحب ڈاکٹر صاحب کے روحانی مرشد ہیں۔ مرشد کہے کہ ان پر بھروسہ کرو۔ مرید کہے نہیں نہیں، یہ لائق اعتبار نہیں، اس میں تو اللہ کی شان میں گستاخیاں ہیں۔ بتائیے ایسا مرید کسی کنارے لگ سکتا ہے (یہ علیحدہ بات ہے کہ مرشد بھی ڈوبے ہوئے ہیں)

"مطالعہ بریلویت" جلد دوم کے مطالعہ سے ہر قاری آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ لوگ نہ شانِ خداوندی کو دیکھتے ہیں نہ شانِ رسالت کو، نہ قرآن کریم پر اعتراض سے چوکتے ہیں اور نہ اولیائے کرام پر الزام و بہتان دھرنے سے باز آتے ہیں، جس سے دشمنی ہو جائے اُسے پورا کرنے کے لیے یہ لوگ کسی قسم کے تقدس کا خیال نہیں رکھتے بلکہ اپنے ناپاک عقائد اور اندرونی

---

[1] جمال الاولیاء، صفحہ ۵ ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

کی خاطر سب کو پامال کرتے چلے جاتے ہیں۔

کہتے ہیں جوتوں کو اُن کے گھر تک پہنچانا چاہیے۔ یہ سعادت مجھے اکثر حاصل ہوتی رہتی ہے، یہاں بھی اللہ کریم مجھے اس سعادت سے سرفراز فرما رہا ہے۔ فللہ الحمد۔ ملاحظہ فرمائیے :۔

"اللہ اللہ" نہیں "آہ آہ" کرو

دیوبندیوں کے جامع المجددین اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی زبانی یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے :۔

"ایک دن حضرت شاہ حاجی امام الدین رحمۃ اللہ علیہ علیل ہوئے اور آہ آہ کرنے لگے۔ حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب برادر حاجی صاحب کہ نسبت ارادت بھی حاجی صاحب سے رکھتے تھے عیادت کو آئے اور کہا۔ آہ آہ کیوں کرتے ہو اللہ اللہ کرو۔ انہوں نے ان کا خیال نہ کیا اور آہ میں مشغول رہے۔ ایک دن اتفاقاً حضرت مفتی صاحب بھی اسی درد میں مبتلا ہوئے اور اللہ اللہ کرنے لگے اور آہ منہ سے نہ نکالا۔ حضرت شاہ صاحب نے تشریف لا کر فرمایا کہ جب تک آہ نہ کرو گے صحت نہ ہوگی۔

چنانچہ یہی ہوا کہ مرض ترقی کرتا گیا، کسی طرح تخفیف نہ ہوئی۔ بالآخر مفتی صاحب نے آہ کرنا شروع کیا اور صحت حاصل ہوگئی۔ یہ مقام عبودیت تھا اور تذلل و عبدیت محبوب کو محبوب ہے اور اس میں رضا و تسلیم بھی مقصود ہے اور اللہ اللہ مقام الوہیت ہے۔" [1]

اس پر اعتراضات کی بوچھاڑ کی جاسکتی ہے مگر مقام عبودیت اور تذلل و عبدیت کی جو تاویل اس واقعہ میں کر لی گئی، اگر سیدی عطا ف

[1] امداد المشتاق صفحہ ۵۰ واقعہ نمبر ۴۳۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

باللہ علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ کے واقعہ میں بھی تسلیم کر لی جاتی اور کہا جاتا کہ مقامِ اُلوہیت سے پہلے مقامِ محبودیت کو سمجھنا ضروری ہے تو علامہ نابلسی کی ذات پر کچھ اعتراض باقی نہ رہتا۔ مگر جن کا کام ہی قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ اور عباراتِ اولیاء کرام میں جوڑ توڑ کرنا ہو اور طرہ یہ کہ مہارت بھی پیدائشی طور پر حاصل ہو تو وہ کوئی دوسرا کام کیسے کریں؟

آپ کی ساری تاویلیں تو فقط اپنے گھر کے خالص دیوبندی بزرگوں کے لیے ہی مخصوص ہیں۔ بتائیے آہ کو اللہ پر فضیلت حاصل ہوئی یا نہیں؟

آپ کے یہی حکیم الامت دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

"میں نے طالب علمی کے زمانہ میں کسی کتاب میں دیکھا کہ ایک پیر نے مرید سے پوچھا کہ تم خدا کو جانتے ہو۔ مرید نے کہا میں خدا کو کیا جانوں میں تو تم کو جانوں۔ مجھ کو اس پیر پر غصہ آیا کہ بڑا ہی جاہل اور ایمان سے دُور تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

میں نے یہ قصہ (اپنے اُستاد) مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی سے عرض کیا کہ حضرت ایسے ایسے بھی جاہل ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ کیا تم خدا کو جانتے ہو۔ تب میری آنکھیں کھلیں۔ فرمایا کہ یہاں کسی اللہ والے ہی کو پہچان لے یہ ہی بڑی نعمت ہے۔" [1]

یہی بات تھی حضرت جنید والے قصہ میں کہ شیطان مرید کو اپنے پیر سے دُور کرنا چاہتا تھا، حضرت جنید اللہ والے تھے، انہیں معلوم تھا کہ مرید میری بات مانتا رہا تو انشاء اللہ دین و دُنیا میں فلاح پائے گا مگر شیطان (دیوبندیوں کی طرح) بڑے خوبصورت طریقے سے مرید کو گمراہ کرنا چاہتا

[1] الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تھا لہٰذا حضرت جنید نے فرمایا کہ ارے نادان پہلے جنید کو سمجھ لے پھر اللہ تک رسائی کی ہوس کرنا جیسے تھانوی صاحب کے استاد نے اُن سے کہا کہ اللہ والوں کی پہچان ہی اللہ کی پہچان ہے۔

قصہ تھا حدیقہ ندیہ کا، بیان فرمایا علامہ نابلسی علیہ الرحمۃ نے اور واقعہ پیش آیا تھا حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے ساتھ اور ہمارے ڈاکٹر صاحب نے اعتراض امام احمد رضا پہ جڑ دیا۔ اور پھر خوب اچھے طریقے سے جھوٹ گھڑ کر عنوان دے دیا "حضرت جنید بغدادی کو خدا پر فضیلت دینا" اللہ تعالیٰ نے اسی لیے فرمایا ہے :-

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ

WWW.NAFSEISLAM.COM

کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیطان کس پر اُترتے ہیں، اُن پر اُترتے ہیں جو جھوٹ گھڑتے ہیں، گنہگار ہوتے ہیں (الشعراء)

⑪ اللہ تعالیٰ کا مشورہ طلب کرنا

"اللہ تعالیٰ انجام سے باخبر نہیں، مشورے طلب کرتا ہے" کا عنوان دے کر شہنشاہِ جوڑ توڑ فرماتے ہیں :-

"مولانا احمد رضا خاں کے عقیدے پر افسوس، وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ کر کے چلتا ہے" [1]

جھوٹے پر محمد بن عبد الوہاب نجدی کی لی جانے والی آتی جاتی سانسوں کا دوگنا لعنت۔ "اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی" (یعنی اعلیٰحضرت کی کتاب) میں یہ الفاظ کہیں بھی درج نہیں کہ اللہ تعالیٰ انجام سے باخبر نہیں اور حضور سے مشورہ کر کے چلتا ہے۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ (پھٹکار

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۶۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ہو اس پر جو جھوٹ گھڑنے والا گنہگار ہے (الجاثیہ)۔ اس کے بعد لکھتے ہیں :۔

"بے شک میرے رب نے میری اُمت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا (الامن والعلی ص۸۵)" ۱؎

محض اتنا سا ٹکڑا نقل کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دل کی آگ یوں بجھائی :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کیسے کہہ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مشورہ کرتا ہے ؟

افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں نے اس بات کو حدیث بنا کر پیش کیا ہے، اور اس پر امام احمد (۵/۳۹۳ ص) اور ابن عساکر (۱/۵ ص) کا حوالہ دیا اور ابن حجر نے [illegible] کو اس کا راوی بتایا [illegible] صحابہ میں ابن حذیفہ نام کے کوئی صحابی نہیں ملتے۔ مسند احمد میں حضرت حذیفہ کی یہ روایت ملی ہے، [illegible] ابن عساکر میں کہیں یہ الفاظ کہ اللہ تعالیٰ انجام سے باخبر نہیں، حضور سے مشورے طلب کرتا ہے (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بات کسی تصور میں نہیں آسکتی کہ وہ کسی سے مشورے لینے کا محتاج ہو مگر افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں نے یہ روایت وضع کر کے (یعنی خود گھڑ کے) اس بحث میں اللہ تعالیٰ کے لیے تین بار مشورہ کا لفظ لکھا ____________ معلوم ہوتا ہے تین دفعہ لکھنے سے مولانا نے شاید عیسائیوں کو خوش کرنا ہو کہ مسلمان بھی تثلیث کے قائل ہو گئے (یعنی مسلمان وحدانیت کی تین شاخوں باپ ۱ (اللہ) بیٹا ۲ (حضرت عیسیٰ) اور روح القدس ۳ کے قائل ہو گئے)" ۲؎

۱؎ ایضاً صفحہ ۲۶۳ : ۲؎ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ ؏

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

جہالت و ضلالت کا یہ مظاہرہ آج ڈاکٹر صاحب ہی نے نہیں فرمایا بلکہ برسوں پہلے مدرسہ خیر المدارس ملتان کے نامور دیو بندی علما بھی فرما چکے ہیں۔ کسی وقت مدرسہ خیر المدارس ملتان سے ماہنامہ "الصدیق" بڑے زور و شور سے شائع کیا جاتا رہا اور یہ رسالہ دل کھول کھول کر علمائے اہل سنت کے خلاف زہر اگلتا رہا۔ تینتیس چونتیس سال قبل الصدیق ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ میں [illegible] احمد رضا کے سر رکھا گیا کہ احمد رضا کی اس پیش کردہ حدیث کا کہیں نام و نشان نہیں۔ اسے دیکھ کر یقیناً کسی دیگر علمائے دیوبند نے بھی اسے اپنی تحریروں تقریروں میں پیش کیا ہوگا جو کہ ہماری نظروں سے نہ گزر سکے ہوں گے۔ آج دیوبندیوں کے ایک اور علامہ صاحب نے یہی بہتان پھر دہرا دیا ہے۔ یہ اعتراض جب ماہنامہ الصدیق ملتان میں شائع ہوا تو اسی وقت غزالئ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس اعتراض کا مدلل جواب ماہنامہ "السعید" ملتان شمارہ دسمبر ۱۹۵۹ء میں پیش فرما دیا جو "الاھدا" کے نام سے شائع ہوا پھر یہی علمی مقالہ "مقالاتِ کاظمی" حصہ دوم میں شائع ہوا۔ یہی مقالہ ۱۹۹۱ء میں ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۳۔ شادباغ لاہور کی جانب سے "الاھدا" کے نام سے ہی ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس دور میں جو اعتراض جڑ دیا، ممکن ہے کل کلاں کوئی اور علامہ پھر اعتراض دھر مارے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس اعتراض سے متعلق دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ ماشاء اللہ ساری دیوبندی برادری ہی اس حدیث سے ناواقف نکلی۔ جس میں دیوبندی مؤرخ، مفکر اور محقق علامہ خالد محمود صاحب بھی اللہ کے "فضل وکرم" سے شامل ہیں۔ سب نے اپنے اپنے مطالعے کی وسعت، کتبِ احادیث سے وابستگی اور دیانت و صداقت کا بھرپور احساس بھی دلا دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ باوجود حدیث پڑھنے کے یا کم از کم علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کے جواب اور احادیث کی کتب کی نشاندہی کے بعد حوالہ ملاحظہ کر کے بھی اگر یہ لوگ اعتراض کر رہے ہیں تو ان کے اندر کا رسول دشمنی کا وائرس بڑا طاقتور ہے۔ "وائرس" ایسا ہے کہ [illegible] جس کا علاج موجود ہے مگر دنیا کے تمام ڈاکٹر اس پر متفق ہیں کہ "وائرس" لاعلاج ہے۔ بس ان اعتراض کرنے والوں کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کا جو وائرس موجود ہے۔ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ انہوں نے کل بھی اعتراض کیا تھا، آج بھی کیا ہے اور کل پھر بھی کریں گے۔ رسول دشمنی کا وائرس اپنا کام دکھاتا رہے گا۔

ان لوگوں کی نظروں سے ماہنامہ "السعید" ضرور گزرا ہوگا، اگر وہ نہیں تو "مقالاتِ کاظمی" کتاب پڑھی ہوگی بلکہ نجی محفلوں میں علامہ کاظمی کے جواب پر تبصرے ہوتے ہوں گے، ایک دوسرے کو اس جواب سے آگاہ کیا گیا ہوگا۔ نشاندہی ہو جانے پر کتابوں کی چھان بین ہوئی ہوگی اور سب بغلیں جھانک کر رہ گئے ہوں گے۔ اگر یہ بھی نہیں تو ادارہ معارف نعمانیہ کا الگ شائع کردہ "الوھدا" ضرور نظروں تلے آیا ہوگا۔ المختصر یہ کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی جو اعتراض کر رہے ہیں تو پتہ چلا کہ بارگاہِ رسالت کی بے ادبی و بے حرمتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان لوگوں کا محبوب مشغلہ ہے۔

آج علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ ہم میں موجود نہیں۔ بغرض ایصالِ ثواب اور ان کی روح مبارک کو خوش کرنے کے لیے ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے اعتراض کے جواب میں احقر اُن کے مضمون " الاصدا " ہی سے کچھ عبارت نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کا جواب ملاحظہ فرمائیے :۔

جواب :۔ بدعقیدگی اور گمراہی کی اصل بنیاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے افعالِ مقدسہ کا قیاس اپنے افعال پر کر لیا جائے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ یاد رکھیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی ہمارے مشوروں کے متعلق اگر یہ کلیہ تسلیم کر لیں کہ ہمارا مشورہ طلب کرنا غلطی کا احتمال دُور کرنے کے لیے احتیاج اور عاجزی کی بناء پر ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ کسی حد تک اسے صحیح کہا جا سکے لیکن اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ کو بھی اس کلیہ میں شامل کرنا باطل محض ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ معاذ اللہ، اللہ و رسول ہماری مانند ہیں۔ غلطی کا احتمال دُور کرنا بھی حاجت ہے اور عاجزی بھی احتیاج کو مستلزم ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غنی، بے پرواہ اور احتیاج سے پاک ہیں جیسا کہ عنقریب دلائل کی روشنی میں واضح کیا جائے گا۔

ایک صحیح اور واقعی حدیث کو جو کتب احادیث میں موجود ہیں اور معترض علم حدیث سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اسے معلوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کرنے سے قاصر رہا۔ محض اپنی رائے ناقص پر اعتماد کر کے جھوٹی حدیث کہہ دینا بلکہ اپنے زعم باطل کی بناء پر یہ دعویٰ کر دینا کہ اس حدیث کا کہیں ذکر نہیں، بدترین جہالت و ضلالت کا مظاہرہ ہے۔ دیکھئے یہ مبارک حدیث مسند امام احمد جلد پنجم و کنز العمال جلد ششم اور خصائص کبریٰ جلد دوم تینوں کتابوں میں موجود ہے۔

ان ربی استشارنی فی امتی ماذا افعل بھم فقلت ما شئت یارب ھم خلقك وعبادك فاستشارنی الثانیة فقلت له كذالك فاستشارنی الثالثة فقلت له كذالك فقال تعالیٰ انی لن اخزیك فی امتك یا احمد وبشرنی ان اول من یدخل الجنة معی من امتی سبعون الفا مع كل الف سبعون الفا لیس علیھم حساب ثم ارسل الی ادع تجب وسل تعط فقلت لرسوله او مخطی ربی سؤلی قال ما ارسل الیك الا لیعطیك ۔ الحدیث ۔

(حم (احمد) وابن عساکر عن حذیفہ)

کنز العمال جلد ششم صفحہ ۱۱۲ حدیث ۱۷۳۵ و خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۱۱۔ اخراج احمد وابوبکر الشافعی فی الغیلانیات وابو نعیم وابن عساکر عن حذیفۃ بن الیمان و مسند امام احمد جلد ۵ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۹۳ ۔

ترجمہ :۔ بے شک میرے رب کریم نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں؟ میں عرض کیا۔ اے میرے رب جو کچھ تو چاہے وہی کر، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ پھر اللہ نے دوبارہ مجھ سے مشورہ لیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

میں نے وہی جواب دیا۔ اس نے تیسری دفعہ مجھ سے مشورہ طلب فرمایا میں نے پھر وہی عرض کیا۔ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک میں تیری اُمت کے معاملہ میں تجھے ہرگز رسوا نہ کروں گا اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستر ہزار اُمتی سب جنتیوں سے پہلے میری ہمراہی میں داخل جنت ہوں گے۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ پھر میرے رب نے قاصد بھیجا کہ میرے حبیب تو دُعا کر تیری دُعا قبول کی جائے گی اور مانگ تجھے دیا جائے گا۔ میں نے اپنے رب کریم کے قاصد سے کہا کہ کیا میرا رب میری ہر مانگی ہوئی چیز دے گا؟ تو اس قاصد نے عرض کی، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ جو کچھ بھی مانگیں آپ کو عطا فرمائے۔

آگے یہ حدیث مبارک طویل ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور اپنی اُمت مکرمہ کے بہت سے فضائل و محامد بیان فرمائے۔ ہم نے قدر ضرورت پر اکتفا کیا ہے۔

معترض کا قول تو یہ تھا کہ اس جھوٹی حدیث کا کہیں ذکر ہی نہیں لیکن بحمدہٖ تعالیٰ ہم نے ثابت کر دیا کہ مسند امام احمد و کنز العمال اور خصائص کبریٰ میں یہ حدیث موجود ہے۔ کنز العمال میں تو اس کی تخریج صرف امام احمد اور امام ابن عساکر کی طرف منسوب ہے لیکن خصائص کبریٰ میں ان کے علاوہ ابو بکر شافعی (امام بزار) اور ابو نعیم کی طرف بھی اس حدیث کی تخریج کو منسوب کیا ہے۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رحمۃ اللہ علیہ نے الامن والعلیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

میں مسند امام احمد کا نام نہیں لکھا۔ صرف اتنا تحریر فرمایا:۔

الامام احمد وابن عساکر عن حذیفۃ

(الامن والعلی صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ مطبع اہل سنت وجماعت بریلی)

اور الفاظ حدیث کنز العمال جلد ششم سے نقل فرمائے اور کتاب کا حوالہ نہیں دیا تاکہ ان منکرین و مخالفین کے ادعائے علم و فضل کی حقیقت آشکارا ہو۔

الحمد للہ! اہل علم نے دیکھ لیا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد ملت قدس سرہ العزیز علم وفضل کا وہ بحر ذخار ہیں جس کے ساحل تک بھی منکرین کی رسائی نہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ۔

رہا ابن حذیفہ کا معاملہ تو یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے کہ کنز العمال اور خصائص کبریٰ کی روایت میں عن حذیفۃ موجود ہے نیز الامن والعلی شائع کردہ نوری کتب خانہ لاہور کے صفحہ ۱۴۲ پر عن حذیفۃ موجود ہے۔ البتہ صابر الیکٹرک پریس کی مطبوعہ کے صفحہ ۸۵ پر کاتب کی غلطی سے عن کی بجائے ابن لکھا گیا جسے کوئی معمولی سمجھ والا انسان بھی مصنف کی طرف منسوب نہیں کر سکتا مگر جو شخص تعصب و عناد کے جوش میں ایک ایسی عظیم و جلیل حدیث کو نہیں مانتا جو کتب احادیث میں موجود ہے تو وہ اس حقیقت ثابتہ کو کیونکر تسلیم کرنے لگا ہے۔ [1]

خصوصی توجہ چاہتا ہوں

علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کی نشاندہی پر اس احقر نے خصوصی تگ و دو کی اور ایک بہت بڑی معروف لائبریری سے

[1] مقالات کاظمی حصہ دوم صفحہ ۲۰۱ تا ۲۱۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

رابطہ قائم کیا۔ وہاں سے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی "خصائص کبریٰ" اور شیخ علاؤ الدین علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی "کنز العمال" نکلوائی۔ اور چند مشکل مراحل سے گزرنے کے بعد ان کتابوں کے صفحات مذکورہ حدیث کے فوٹو سٹیٹ کروائے۔ پھر "خصائص کبریٰ" اردو کو بھی تلاش کیا اور مذکورہ حدیث کے صفحات کے فوٹو سٹیٹ کروالیے۔ عربی کی یہ کتب اور وہ بھی پرانے نسخے چونکہ چند ایک بڑی لائبریریوں ہی سے دستیاب ہیں، عام کتب خانوں یا لائبریریوں سے نہیں ملتے اس لیے بندۂ ناچیز نے یہ تھوڑی سی محنت اور بھاگ دوڑ کرکے یہ فوٹو سٹیٹ حاصل کرلیے تاکہ ہمارے سنی بھائی بھی اپنی آنکھوں سے ان کتب میں درج حدیث مبارکہ کا دیدار کرکے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

اب جبکہ مضمون کے ساتھ محض حوالے نہیں بلکہ اصلی کتب کے فوٹو سٹیٹ بھی دے دیئے گئے ہیں تو قارئین سے صرف اتنی گزارش ہے کہ وہ سوچیں اور غور کریں کہ کیا دیو بندی بریلوی جھگڑا، کوئی جھگڑا نہیں ؟ کیا دیو بندیوں کو جو ہم گستاخ رسول کہتے ہیں تو غلط کہتے ہیں؟ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے شریر اور گستاخ قلم کا حملہ اگر مولانا احمد رضا خاں پر ہوتا تو عفو و درگذر اور مصالحت کی بہت سی راہیں نکل سکتی تھیں مگر اب یہ حملہ اور ان عبارات کی ضرب براہِ راست رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و حرمت پر پڑتی ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب کے گستاخ قلم کا حملہ کسی بریلوی پر نہیں بلکہ خاص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ محترم پر ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے قلم کا نشانہ احمد رضا کی ذات نہیں بلکہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عفت و عصمت بن گئی اور جس نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ کے اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اذیت پہنچائی اُس کا فیصلہ جو بھی ہوگا وہیں سے ہوگا جہاں سے
اس مقدس ہستی کو باعثِ تخلیقِ کائنات اور رحمۃ اللعالمین
بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور وہ فیصلہ تو کبھی کا قرآن میں سنایا جا چکا ہے۔
دیکھئے ڈاکٹر صاحب نے جو فرمایا ہے :-

"مشورہ طلب وہ کرتا ہے جسے انجام کی خبر نہ ہو" [1]

چونکہ حدیثِ مبارکہ میں " استشارنی " کا لفظ تین بار آیا ہے تو
ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین بار مشورہ ہوا۔
اب جب خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھ سے تین بار مشورہ کیا ہے تو اب ڈاکٹر صاحب کے عقیدے
کے مطابق اللہ تعالیٰ کو انجام کی خبر نہ تھی کیونکہ وہ خود تو کہہ رہے ہیں کہ
مشورہ طلب وہ کرتا ہے جسے انجام کی خبر نہ ہو۔ اس صورت میں ڈاکٹر
صاحب اللہ تعالیٰ کے گستاخ ٹھہرے اور اگر اُن کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ
تعالیٰ انجام سے باخبر ہوتا ہے تو پھر حدیث کا انکار کرنا پڑے گا۔ اس
لیے انجام سے باخبری کا عقیدہ اسی وقت درست سمجھا جائے گا جب
وہ مشورہ طلب کرنے والی حدیث کا انکار کریں گے۔ کیونکہ اُن کے
عقیدے کے مطابق مشورہ طلب کرنے والا تو انجام سے بے خبر ہوتا
ہے لہٰذا اس دوسری صورت میں وہ گستاخِ رسول اور منکرِ حدیث ٹھہرے
یعنی اللہ تعالیٰ کو باخبر مانیں تو مشورے والی حدیث کا انکار لازم آئے

[1] مطالعۂ بریلویت دوم ص ۲۶۳ [2] دراصل دیوبندیوں کا عقیدہ
بھی یہی ہے اور اس عبارت کو ان کے دھرم پنڈت جناب مولوی حسین علی
واں بھچروی نے اپنی بلغۃ الحیران میں یوں لکھا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

گا اور مشورے والی حدیث مانیں گے تو اُن کے اپنے قول کے مطابق اللہ کو انجام سے بے خبر ماننا پڑے گا۔

مجنوں سے ہے گم قنا بہ بلا دونوں طرح سے
وہ محبّت لیلیٰ ہو کہ ہو فُرقتِ لیلیٰ

ڈاکٹر صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں :۔

"مولانا احمد رضا خاں کے عقیدے پر افسوس، وہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ کر کے چلتا ہے"۔ ؎

ایک تو ڈاکٹر صاحب نے سراسر یہ جھوٹ بولا کہ مولانا احمد رضا خاں نے لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ حضور سے مشورہ کر کے چلتا ہے" الامن والعلی میں جس کا ترجمہ بھی ہے وہاں تو صرف حدیث کا ترجمہ لکھا گیا ہے کہ بے شک میرے رب نے میری اُمت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا"۔ "اللہ تعالیٰ مشورہ کر کے چلتا ہے"، کے الفاظ نہ ہیں اور نہ وہ عاشقِ رسول لکھ سکتا تھا۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب اوّل درجے کے کذاب ٹھہرے اور کذاب کے لیے قرآنی فیصلہ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ہے۔

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کے مشورہ کرنے کے عقیدے پر ڈاکٹر صاحب نے افسوس کا اظہار کیا ہے گویا یہ غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ جب یہ حدیث سے ثابت ہے تو یہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عقیدہ ٹھہرا، جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تو یہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ ٹھہرا، جب علمائے اسلام نے اسے اپنی اپنی حدیث کی کتب

؎ مطالعۂ بریلویت دوم ص ۲۶۴ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں درج فرمایا تو یہ ان بزرگانِ دین اور تمام سلف صالحین کا عقیدہ ٹھہرا۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب کا اظہارِ تاسف امام احمد رضا کے عقیدے پر نہ رہا بلکہ یہ اظہارِ تاسف منصب رسالت، مقامِ صحابہ اور شانِ اولیاء پر ہوگیا اور ڈاکٹر صاحب ان سب کے گستاخ ٹھہرے۔ پھر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں نے اس بات کو حدیث بنا کر پیش کیا ہے اور اس پر امام احمد رضا اور ابن عساکر کا حوالہ دیا اور ابن حذیفہ صحابی کو اس کا راوی بنایا۔" ۱

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے یہ حدیث خود گھڑلی و غلط ہے، بلکہ وہ جھوٹے اور یونہی جھوٹ موٹ صحابی کو راوی بنا ڈالا۔ ثابت ہے جبکہ مسند امام احمد کے فوٹوسٹیٹ بھی پیش کیے جا رہے ہیں تو امام احمد سچا ثابت ہوئے اور ڈاکٹر خالد محمود جھوٹے اور جھوٹوں کے متعلق قرآنی وعید یہ ہے لعنۃ اللہ علی الکٰذبین۔

پھر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"نہ مسند احمد میں حضرت حذیفہ کی یہ روایت ملی ہے۔"

یا تو ڈاکٹر صاحب آنکھیں نہیں رکھتے، رکھتے ہیں تو نگاہ کا فرق ہوگا اور جیسا کہ بظاہر اُن کی نگاہ بھی درست ہے تو ثابت ہوا کہ انہوں نے تلاش ہی نہیں کی اور جھوٹ لکھ دیا کہ مسندِ احمد میں یہ حدیث نہیں جھوٹ کی وہی قرآنی سزا جو اوپر درج کی جا چکی ہے۔ اور اگر دیکھ لی تھی مگر قصداً لکھ مارا کہ روایت نہیں ملی تب بھی جھوٹے اور جھوٹے

۱ مطالعہ بریلویت جلد دوم صفحہ ۲۶۳ ۲ فوٹوسٹیٹ صفحہ نمبر پر دیکھیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی قرآنی سزا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

پھر ڈاکٹر صاحب نے لکھا:۔

"مگر افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں نے یہ روایت وضع کر کے اس بحث میں اللہ تعالیٰ کے لیے تین بار مشورہ کا لفظ لکھا۔"

ایک تو ڈاکٹر صاحب نے یہ جھوٹ بولا کہ یہ روایت وضع کردہ ہے جھوٹے پر خدا کی لعنت،

دوسرے امام احمد رضا پر تہمت اور بہتان باندھا۔ اس جرم کی سزا الگ ہوگی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

پھر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

"معلوم ہوتا ہے تین دفعہ لکھنے سے مولانا نے شاید عیسائیوں کو خوش کرنا ہو کہ مسلمان بھی تثلیث کے قائل ہو گئے۔"

اس گستاخی کی ضرب بھی امام احمد رضا کی ذات پر نہ ہوئی بلکہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و حرمت پر جا پڑی۔ چونکہ تین دفعہ خود سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لہٰذا یہ طنز اب اُن کی ذاتِ اقدس کے لیے بھی ہو گئی۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا) کوئی کام اگر تین بار کہا جائے تو کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عیسائی خوش ہوں؟ اگر یہی بات ہے تو پھر آپ مغرب کی نماز میں فرض کی کتنی رکعت پڑھتے ہیں۔ تین پڑھیں گے تو لوگ سمجھیں گے کہ "مطالعۂ بریلویت" کے مطابق عیسائیوں کو خوش کر رہے ہیں اور اگر دو یا چار پڑھیں گے تو اسلام کے منکر ہوئے۔ آپ کے لیے دونوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

طرح عذاب ہے۔ پھر رکوع اور سجدے میں تین تین بار ہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا جاتا ہے، کیا سارے مسلمان عیسائیوں کو خوش کرنے کے لیے تین تین بار پڑھتے ہیں۔ نکاح میں عورت و مرد سے تین تین بار ہی ایجاب و قبول کرایا جاتا ہے، کیا سارے علمائے کرام و مشائخ عظام جو نکاح منعقد کرنے کا دینی فریضہ انجام دیتے ہیں، عیسائیوں کو خوش کرنے کے لیے تین تین بار کرتے ہیں؟ عشاء کی نماز میں تین وتر پڑھے جاتے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں تین تین بار اللہ اکبر کہہ کر رفع یدین کیا جاتا ہے، کیا اہلِ اسلام عیسائیوں کو خوش کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں؟ حجاج کرام تین بار شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں تو کیا یہ سب کچھ عیسائیوں کو خوش کرنا مقصود ہوتا ہے؟ لیکن کہاں تک [illegible] کا خوف ہے اور نہ اپنے نبی کی لاج۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو آپ کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایک بات ہر بریلوی چھوٹے بڑے کے لبوں سے چپکی رہتی ہے کہ یہ بریلوی قرآن و حدیث کو کیا جانیں۔ یہ تو محض گیارھویں کھانے والے اور مُردوں کے کفن اُتارنے والے ہیں۔ ہمارے علماء نے تو کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔ فلاں حدیث کی شرح لکھی ہے، فلاں کا حاشیہ لکھا ہے۔

مگر ان علماء و فضلاء کے ان دعووں کا حال یہ نکلا کہ بے چاروں نے ابھی تک خصائص کبریٰ، کنز العمال اور مسند احمد تک نہیں پڑھی۔ پڑھی ہوتی تو یہ کیوں کہتے کہ یہ حدیث احمد رضا نے خود گھڑلی۔ احادیث کی ان کتب کے فوٹو سٹیٹ جب ڈاکٹر صاحب کی نظروں سے گزریں گے تو اُن کی ندامت و خجالت اور جھینپنے کا انداز کیا ہو گا، اس کا تصور خود ہی کر لیجئے گا۔ ہیج ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ع جسے چاہے خدا ذلیل کرے

رہی بات اللہ تعالیٰ کے مشورہ لینے کی تو علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ نے تفسیر روح المعانی، ابن جریر، تفسیر کبیر، تفسیر نیشاپوری، عرائس البیان، مدارک، سراج منیر، روح البیان، تفسیر جمل، بیضاوی، تفسیر کشاف اور مفردات راغب کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مشورہ لینا احتیاج و عاجزی کی بناء پر نہیں بلکہ حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے۔ خوفِ طوالت سے یہ عنوان چھوڑا جا رہا ہے، جس نے تسلی کرنی ہو وہ علامہ کاظمی علیہ الرحمۃ کا مضمون "الاھدا" مقالاتِ کاظمی حصہ دوم میں خود ملاحظہ کر لے۔

نوٹ:۔ اس وقت میرے پاس اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی کتاب "الامن والعلیٰ" ہے جو [illegible] چھپا ہے یہ "مکتبہ دار التبلیغ ۳۸ اردو بازار لاہور" کا شائع کردہ ہے۔ یہ حدیث اس کے صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸ پر درج ہے اور اس کے آخر میں [illegible] "عن حذیفة" ہے ابن حذیفة نہیں۔ اور مکرر عرض کرتا ہوں کہ آخر میں خصائص کبریٰ اور کنز العمال وغیرہ کے فوٹو سٹیٹ مزید ملاحظہ فرمائیے۔

(۱۲) تحتِ قدرت نہ ہونا

"اللہ تعالیٰ کی قدرت کو کھلا چیلنج" کے عنوان اور الزام و بہتان سے ڈاکٹر صاحب رقمطراز ہیں:۔

"اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔

جو چیزیں اس کی مشیت میں ہوئیں اور جو چیزیں مشیت میں مقدر نہ ہوئیں ان پر بھی وہ قادر ہے، کوئی چیز جو ممتنع بالذات نہیں، اُس کی قدرت سے خارج نہیں۔ حضور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ممکن بالذات۔ سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو، یہ ممکن بالذات ہوگا، ممتنع بالذات نہیں۔ ورنہ حضور کا دائرہ امکان میں آنا کسی طرح سمجھ میں نہ آسکے گا۔ ہاں یہ بات دلائل قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضور کی نظیر ہرگز نہ ہوگی۔ ان دلائل قطعیہ کی وجہ سے حضور کی نظیر محال ہے اور حضور کے بعد کسی کو نبوت ملے یہ بھی ممکن نہیں مگر یہ بات کہ اب خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے، اس کی قدرت کو کھلا چیلنج دیتا ہے۔ نہ کرنے اور نہ کر سکنے میں بڑا فرق ہے۔ افسوس کہ مولانا احمد رضا خاں نے بڑی بے باکی سے خدا کی قدرت کو چیلنج کیا۔

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر محال بالذات ہے، تحت قدرت ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا (ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۵۹)"[1]

ڈاکٹر صاحب ... اور اعلیٰ حضرت کی عبارت مبارکہ پر بھی طرح صاف لکھ چکے ہیں اور انہیں اکثر بنا کر امام احمد رضا پر اتہام بازی کا مشغلہ جاری رکھا ہے تو امام احمد رضا کی عبارات پر وہ کیونکر کوئی انصاف کر سکتے ہیں۔ اور جب منصوبہ ہی بدنام کرنے اور سازش ہی الزام تراشی کی ہو تو اچھی سے اچھی شے کو بھی حیلہ اور مکر کے فن سے بگاڑا جا سکتا ہے۔ یہ موضوع اچھی خاصی طوالت کا متقاضی ہے مگر میں انشاء اللہ اختصاراً ہی چند عبارات پیش کروں گا۔ اہل انصاف فیصلہ خود کر لیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ جو اس پہ ایمان نہ رکھے اور جھٹلائے وہ شخص ہرگز مسلمان نہیں رہتا۔ دیکھنا فقط یہ ہے کہ "شئے" کسے کہتے ہیں۔ علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی فرماتے ہیں:—

---

[1] مطالعہ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

شے کے لفظ میں علماء نے بہت کلام کیا ہے، بعض کہتے ہیں، لفظ کے لحاظ سے شے ممکن کو کہتے ہیں جس سے واجب اور ممتنع خارج ہیں۔ اس لیے اُس کو (اللہ تعالیٰ کو) اپنی ذات پر قادر مان کر یہ خیال کرنا کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنی صفات کو نیست کر سکتا ہے غلط خیال ہے۔ کس لیے، کہ وہ اپنی اور اس کی صفات واجب ہیں، ممکن نہیں اور ممکن نہیں تو شے کا اطلاق بھی ان پر جائز نہیں اسی طرح محالاتِ عقلیہ بھی کہ اپنے جیسا دوسرا پیدا کر سکتا ہے وغیرہ قدرت کے تحت میں نہیں، اس لیے کہ ان میں مقدور ہونے کی صلاحیت ہی نہیں۔ اُس کی قدرت میں کوئی قصور نہیں "۔ [1]

امام الوہابیہ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی اور علامہ فضل حق خیرآبادی کے درمیان ۱۲۴۳ھ بھی یہی تنازع کھڑا ہوا تھا علامہ خیرآبادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر ہو ہی نہیں سکتی۔ جب کہ مخالف کا موقف تھا کہ ہو سکتی ہے البتہ ہو کر وجود میں نہ آئے گی یعنی وہابیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر کے قائل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی لکھا ہے کہ

"سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو، یہ ممکن بالذات ہوگا"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی دوسرے محمد کا وجود ممکن ہو سکتا ہے البتہ وہ ممکن وجود میں نہ آسکے گا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ "حضور کی نظیر ہرگز نہ ہو گی" مراد یہ کہ ہو تو سکتی ہے مگر ہو گی نہیں۔ اب ایک بار پھر سے علامہ حقانی کی عبارات پڑھ لیجئے۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ جن میں مقدور ہونے کی صلاحیت ہی نہیں وہ تحتِ قدرت بھی نہیں۔ اور اس طرح

---

[1] تفسیر حقانی پارہ ۲۹ سورۂ الملک ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کوئی فرق بھی نہیں آتا۔ اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جیسا دوسرا پیدا نہیں کر سکتا تو کیا کوئی مسلمان یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت گھٹ گئی۔ اسی لیے نہیں گھٹتی کہ اس جیسا دوسرے کا پیدا ہونا مقدور ہی نہیں لہٰذا تحتِ قدرت بھی نہیں۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا دوسرا پیدا ہونا مقدور ہی نہیں یا بقول علامہ حقانی، مقدور ہونے کی صلاحیت ہی نہیں لہٰذا تحتِ قدرت بھی نہیں اور اس طرح اللہ کی قدرت ہرگز نہیں گھٹ جاتی۔ یہی بات امام احمد رضا کہہ رہے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہی نہیں یا نظیر میں مقدور کی صلاحیت ہی نہیں تو یہ تحتِ قدرت بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بھی لاشریک اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لاشریک نہ کوئی دوسرا خدا ہو سکتا ہے نہ کوئی دوسرا محمد ہو سکتا ہے (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم)

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

"علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے امتناع النظیر میں بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممکن ہیں اور مخلوق ہیں، لیکن عظمت و جلالت کے جس بلند ترین مقام پر اللہ تعالیٰ کی عطا سے فائز ہیں اس مقام پر ایک ہی شخص فائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ابتداءً اس مقام پر کسی دوسرے نبی کو فائز کر دیتا لیکن جب اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس مقام پر فائز کر دیا تو دوسرا شخص اس مقام پر فائز ہو ہی نہیں سکتا" ؎

؎ مکتوب محررہ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

دیکھئے علامہ حقانی فرماتے ہیں :-

"ممکن نہیں تو شئے کا اطلاق بھی ان پر جائز نہیں۔"

اور جب شئے کے دائرہ سے نکل گئی تو ممکن نہ رہی، مطلق شئے ہی نہ رہی، جب شئے نہ رہی تو تحتِ قدرت بھی نہ رہی اور اسے اللہ تعالیٰ کے علیٰ کل شئی قدیر ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ تو علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب فرمادیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ممکن ہیں اور مخلوق ہیں مگر اب کوئی ان جیسا دوسرا ممکن نہیں۔ ان کی نظیر ممکن نہیں یعنی دوسرا شخص اس مقام پر فائز ہو ہی نہیں سکتا۔" جب نظیر ممکن نہیں تو شئے کے زمرے سے خارج ہو گئی اور وہ نظیر جب شئے ہی نہ رہی تو تحتِ قدرت بھی نہ رہی اور اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کچھ فرق [illegible]

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت علامہ اشرف قادری مدظلہ مزید فرماتے ہیں :-

"علامہ بوصیری فرماتے ہیں"

OF AHLESUNNAT

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

جوہرِ حسن غیر منقسم ہے تو دو آدمی اس میں کیسے شریک ہو سکتے ہیں؟ اشکال تب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ ایک نظیر کو پیدا کر دیتا اور دوسری نظیر کے بارے میں کہا جاتا کہ وہ ممتنع ہے۔

مخالفین کا یہ مغالطہ ہے کہ جب ایک شئے ممکن ہے تو اس کی نظیر بھی ممکن ہونی چاہیے۔

مخالفین کا یہ قاعدہ یوں بھی ٹوٹ جاتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممکن بالذات ہی نہیں موجود بالفعل بھی ہیں اُن کے قاعدے کے مطابق نظیر کو بھی موجود بالفعل ہونا چاہیے حالانکہ وہ بھی مانتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہ نظیر ممتنع بالغیر ہے، ایسا کیوں ہے؟ اصل میں یہ تصور ہی غلط ہے کہ جب ایک شئے ممکن ہے تو اس کی نظیر بھی ممکن ہوگی، ممکن جب ناقابلِ تقسیم مقام پر فائز ہو تو اس جگہ دوسرا فائز ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ غور کریں کہ خاتم النبیین ہونے میں دو آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موجود اور اس وصف کے ساتھ موصوف ہوتے ہوئے کون آپ کی نظیر ہو سکتا ہے؟ جب نظیر ہو ہی نہیں سکتی تو تحت القدرت کیسے ہوگی؟"[1]

خود امام احمد رضا بریلوی امام بوصیری علیہ الرحمۃ کا شعر مذکورہ بالا مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ...... الخ لکھ کر فرماتے ہیں:-

"حضور اپنے تمام فضائل و محاسن میں شریک سے پاک ہیں، جو ہر حسن آپ میں غیر منقسم ہے اہلِ سنت کی اصطلاح میں جوہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی تقسیم محال ہے"[2]

اگر نظیر "ممکن" ہوتی تو "شئے" کے زمرے میں آتی۔ جب نظیر ہے نہیں، ہو ہی نہیں سکتی اور نہ اس نظیر میں مقدور ہونے کی صلاحیت ہے تو ممکن نہ رہی، ممکن نہ رہی تو شئے نہ رہی، جب شئے نہ رہی تو تحتِ قدرت بھی نہ رہی۔ اور تحتِ قدرت نہ رہی تو امام احمد رضا بریلوی کا یہ فرمانا کہ تحتِ قدرت ہی نہیں، قدرتِ خداوندی کو ہرگز چیلنج نہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کا امام احمد رضا پر اُن کے حسبِ عادت و ذوق محض شرمناک اتہام ہے۔ یہ گستاخیاں و بے باکیاں مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اُن کے متبعین ہی کا حصہ ہیں جو بے ساختہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک آن میں کروڑوں محمد پیدا کر سکتا ہے یعنی کروڑوں

---

[1] مکتوب محررہ ۱۴ ستمبر ۹۳ء [2] ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۴۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

خاتم النبیین ممکن ہیں (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ)

کسی دوسرے کو خاتم النبیین بالفعل مان لیا جائے جیسے قادیانی مان رہے ہیں یا محض دوسرے خاتم النبیین کا امکان تسلیم کر لیا جائے، اور یہ امکان چاہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت مانا جائے یا کسی اور ذریعے سے، امکان تو مان لیا۔ جب امکان مان لیا گیا تو یہ عقیدہ ہو گیا کہ دوسرا خاتم النبیین ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرِّ دیوبندیت سے پناہ دے۔ آمین۔

نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا
قدرتِ الٰہیہ [illegible]

شاید قارئین کچھ تشنگی محسوس کر رہے ہوں۔ اور اس موضوع پر رعایتِ لفظی کسی ذہنی خلجان کا باعث بن رہی ہو، گو اہلِ حق کے لیے اتنا ہی کافی و شافی ہے۔ اس موضوع پر چند ایک مزید معروضات پیشِ خدمت ہیں۔ مطالعہ فرمائیے اور قلب و نگاہ کو لذتِ ایمانی سے آشنا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک اللہ تعالیٰ کل شے پر قادر ہے۔

یہ وہ آیتِ کریمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بے پناہ قدرت کا اثبات ہوتا ہے۔ یہ آیتِ کریمہ قرآن مجید فرمانِ حمید کا ایک چیلنج بھی ہے۔ وہ چیلنج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا۔

قرآن مجید کا اعجاز یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآنِ مجید میں اپنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ذاتی رائے دہی سے نہ صرف خود گمراہ ہوئے بلکہ گمراہ گر بھی ہوئے۔ اس لیے کہ قرآنِ مجید کے اندر تفسیر بالرائے کا مطلب خدا سے بے خوف و نڈر ہونے کا نام ہے اور جو خدا کے خوف اور ڈر سے بے نیاز ہو گیا۔ وہ متقی نہ رہا بلکہ ظالم ٹھہرا اور ہدایت متقین کے لیے ہے یعنی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ جبکہ ظالموں کے لیے خسارا ہے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ قرآن کریم متقین کے لیے ہدایت اور ظالموں کے لیے خسارہ ہے۔

لہٰذا جس نے قرآنِ کریم کی کسی بھی آیت کریمہ پہ تفسیر بالرائے کی جرأت کی وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ گر بھی۔ تو مذکورہ آیت کریمہ ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر بھی ایسی معجزانہ کلام سے ہے تو لازم ہے کہ اس آیت مبارکہ کے [illegible] والے بہت سے آئمہ کرام ہدایت یافتہ ہوں اور بہت سے نام نہاد علماء گمراہ و گمراہ گر۔ بانی دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی حدیث کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ"

(جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی پس کافر ہو گیا) [1]

آئیے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہدایت یافتہ آئمہ کرام نے اس آیت ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر سے کیا مراد لیا اور گروہِ مضلین نے کیا مراد لیا۔ آیت کریمہ میں تین لفظ قابلِ توجہ ہیں:۔

(۱) کل (۲) شیٔ (۳) قدیر

---

[1] تحذیر الناس صفحہ ۳ دارالاشاعت کراچی؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جُبَل :- لفظ "کل" اہلِ علم کے نزدیک بعض اوقات جُز پر بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا (پ ۳ البقرہ ۲۶۰)

ترجمہ :- پھر ڈال ہر پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا یعنی جب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب سے عرض کی کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ چار پرندے لے کر ان کے ٹکڑے کرکے تمام پہاڑوں پر رکھ دے۔ تو کیا یہاں "کلِ جَبل" سے مراد روئے زمین کے تمام پہاڑ ہیں؟ حالانکہ ایسا نہیں۔ دراصل "کل" کا معنی "مجموعۂ جز" ہے اور اسم [illegible] کو کل کہتے ہیں۔ امام راغب اصفہانی "مفرداتِ راغب" صفحہ ۳۰۷ طبع کراچی (عربی) امام فخرالدین رازی "تفسیر کبیر" ج ۱ صفحہ ۳۵، علامہ جلال الدین سیوطی "الاتقان" ج ۲ صفحہ ۹۶ اور امام نسفی "عقائد النسفی" صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں کہ لفظ کل کسی شے کے اجزاء کو یکجا کرنے پر بولا جاتا ہے اور لفظ کل کا اطلاق جز پر جائز ہے اور اسم میں لفظ جز کا اطلاق کل پر جائز ہے۔

حاصلِ کلام یہ کہ لغوی طور پر لفظ کل مشروط ہے اور اجزاء کا مجموعہ ہے اور جب کوئی کلمہ لفظ "کل" قدرت اور شے کے ساتھ مقید ہو کر ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگا تو اس کا مطلب ہوگا کہ تمام ممکنات کے مجموعہ کو کل کہتے ہیں اور محالات اس کلمہ "کل" شے سے علیحدہ ہوں گے۔

قدرت :- قدرتِ خداوندی بھی ممکنات کو محیط ہے نہ کہ محالات کو۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے جس چیز کو اس کے مخصوص انداز میں

Click For More Books.
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

پیدا فرما دیا تو اب اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ محال غیر مقدور ہے، واجب اور محال ہرگز زیرِ قدرت نہیں۔ اہلِ علم تو جانتے ہی ہیں کہ محالات و واجبات غیر مقدور ہوتے ہیں مگر عوام کو شبہ ہو سکتا ہے کہ خداوندِ قدوس کی ذاتِ بابرکات کے آگے کیا محال ہے کہ جس پر قدرت نہیں۔ جواباً اتمامِ حجت کے طور پر محال کی تشریح بانیٔ دارالعلوم دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے حوالے سے کی جاتی ہے، لکھتے ہیں :۔

"محال ہونے کی بجز اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ وہ دو چیزیں کہ جو دو چیزیں آپس میں ایسی مخالفت رکھتی ہوں کہ وہ دونوں ایک وقت میں ایک شے میں مجتمع ہو سکیں اور نہ دونوں سے وہ شے ایک وقت میں خالی ہو سکے جیسے مجتمع ہونا کہ یہ دونوں ایک وقت میں ایک سے مل کر اکٹھے ہو سکیں اور نہ یہ ہو سکے کہ کوئی شے ان دونوں سے ایک وقت میں خالی ہو۔ ایسی دو چیزوں کا یا تو ایک جگہ ایک وقت میں مجتمع ہونا محال ہے، یا ایک سے کا ایک وقت میں ان دونوں سے خالی ہونا محال ہے، سوا اس کے اور کوئی صورت محال کی نہیں اور شاید اس میں کوئی نیم مُلا تامل کرسکے۔ سو ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے، تجربہ کرے، خدا نے چاہا تو ہر محال کا انجام انہیں دونوں پر آ ٹھہرے گا۔"[1]

منقولہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ محال دراصل دو ضدین کو کہتے ہیں اور بقول نانوتوی صاحب اس کا انکاری نیم مُلا۔ اور نیم مُلا خطرہ ایمان۔ واجب اور محال ہرگز زیرِ قدرت نہیں۔ اس کی تفصیل دیکھنی ہو تو "مفردات راغب الاصفہانی" صفحہ ۳۔

[1] تقریر دلپذیر صفحہ ۳۸، ۳۹ طبع ملتان؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

طبع کراتشی، المسامرۃ ج ۲ صفحہ ۲۲۹ طبع کراتشی عربی از امام کمال الدین بن الہمام، المسامرۃ شرح المسایرۃ ج ۲ صفحہ ۲۲۹، مفاتیح الغیب بمعروف تفسیر کبیر ج ۳ صفحہ ۳۲۷، موقف شرح مقاصد، کنز الفوائد (بحوالہ سبحان السبوح صفحہ ۷) لباب التاویل فی معانی التنزیل بمعروف خازن مع تفسیر معالم التنزیل ج ۳ صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ مصر، تفسیر الکشاف ج ۳ صفحہ ۷ مطبوعہ بیروت، تفسیر الصاوی علی جلالین ج ۳ صفحہ ۳، مطبوعہ مصر وغیرہ میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

خود ساختہ علامہ خالد محمود صاحب نے بھی لکھا ہے :۔

"ہاں یہ بات دلائل قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضور کی نظیر ہرگز نہ ہوگی۔ ان دلائل قطعیہ کی وجہ سے حضور کی نظیر محال ہے اور حضور کے بعد کسی کو نبوت ملے یہ بھی ممکن نہیں[1]

WWW.NAFSEISLAM.COM

"یہ بھی ممکن نہیں" یعنی اس کا امکان ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملے۔ تو خود ساختہ علامہ جی! جب آپ نظیر مان رہے ہیں تو کیا ایک دوسرا خاتم النبیین نہیں مان رہے ؟ کیا آپ نے اس امکان کو تسلیم نہیں کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہو سکتا ہے ؟ اگر نہیں ہو سکتا تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر (برابر کا) کیوں مانتے ہیں۔ جب آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کے امکان کو تحتِ قدرت کے حوالے سے تسلیم کر لیا تو آپ یہ کیوں لکھتے ہیں کہ "حضور کے بعد کسی کو نبوت ملے یہ بھی ممکن نہیں" ؟

جب ایک چیز محال ہے تو وہ "تحتِ قدرت" کے ذریعے ممکن

[1] مطالعۂ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۲۶۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیسے ہو جائے گی۔ دوسرا خدا محال ہے تو کیا یہ بھی "تحتِ قدرت" کے ذریعے ممکن ہو جائے گا۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اطلاق محال پر بھی ہے؟

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر محال ہے تو ائمہ کرام کی تصریحات کے مطابق محال غیر مقدور ہے اور محال ہرگز زیرِ قدرت نہیں یا بقول امام احمد رضا بریلوی تحتِ قدرت نہیں۔ جب تحتِ قدرت نہیں تو "قدرتِ خداوندی کو چیلنج" دینے کا شرمناک الزام کیسا؟ دوسرے یہ کہ جب محال زیرِ قدرت ہے ہی نہیں تو پھر ڈاکٹر صاحب نے "حضور کی نظیر محال ہے" لکھ کر اس کے متضاد یہ کیوں لکھا:۔

"مگر یہ بات کہ خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے، اس کی قدرت کو کھلا چیلنج دینا ہے" ؎۱

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT

اسے یوں سمجھئے! جب خود مان لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر محال ہے تو محال کی طرف پہنچانے والا کوئی امر کس طرح ممکن ہو جائے گا وہ بھی تو محال ہی ہوگا۔

امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

"محال کی طرف پہنچانے والا امر (یعنی امکان وغیرہ) بھی محال ہے۔" ؎۲

مثلاً پھر غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ دوسرا خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ محال ہے کہ دوسرا خدا ہو۔ تو امام رازی علیہ الرحمۃ کی تصریح کے مطابق اب ہر وہ امکان جو کسی دوسرے

؎۱ مطالعۂ بریلویت جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ ؎۲ تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خدا تک پہنچائے، وہ بھی محال ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی نظیر ہی محال ہے تو اس نظیر تک پہنچانے والا کوئی امر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر محال ہے تو اب اس نظیر تک پہنچانے والا ہر امکان بھی محال ہے اور محال تحتِ قدرت نہیں۔ لہٰذا یہ قدرتِ خداوندی کو ہرگز چیلنج نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب کا کھلا افتراء ہے۔

ڈاکٹر صاحب! خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ جب آپ نے یہ کہا کہ ـــــ مگر یہ بات کہ اب خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے ـــــ آپ نے قدرتِ خداوندی کی رو سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو تسلیم کر لیا۔ ”خدا ایسا کر سکتا ہے“ اور ”نظیر ہو سکتی ہے“ میں کوئی فرق نہیں، دونوں میں مکمل یکسانیت ہے اور دونوں کا مفہوم و مطلب ایک ہے۔

اگر نظیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اثبات کیا جائے (گو کسی بھی بہانے سے) تو وہ نظیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہوگا یا بعد میں؟

اگر پہلے ہو تو محال ہے کہ نظیر کا اطلاق ہی نہیں ہوتا، اگر بعد میں ہو تو ماننا پڑے گا کہ (معاذ اللہ) آپ اس قابل نہ تھے کہ دوسرے کی ضرورت کو مقدور رکھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل المخلوق ہیں تو گویا نظیر بھی اوّل المخلوق ہوگا، اگر نہ ہوا تو نظیر کیسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، آپ کی نظیر بھی خاتم الانبیاء ہوگا تو خاتم کی ختمیت کہاں جائے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین آخری دین ہے اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ کے مصداق تمام ادیان پر غالب،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

تو دوسرا مفروض یا مقدور کیسا دین لائے گا۔ اگر اسی دین کا پیرو ہو تو نظیر نہیں، اگر نیا دین لایا تو یہ دین آخری دین نہ رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین ناسخِ ادیانِ سابقہ ہے تو دوسرا مفروض اس دین کو (معاذ اللہ) ناسخ کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب سے بڑھ کر شفاعت فرمانے والے، سب سے پہلے جنت میں جانے والے اور لِوَاءُ الحمد آپ کے دستِ اقدس میں ہوگا، تمام اُمّت کو سنبھالے ہوئے ہوں گے تو دوسرا مفروض یا مقدور کیا کرے گا؟ یہ چند ایک مختصر اعتقادی معتقدات ہیں ورنہ ان کی فہرست طویل ہے۔ ان دلائل سے بھی ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر محال ہے اور محال مقدور نہیں ہوتا اور اس کی طرف پہنچانے والا ہر امر (قدرتِ خداوندی کا امکان وغیرہ) بھی محال ہوتا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر کوئی [illegible] یہ کہہ ڈالے کہ ہم نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بالفعل موجود نہیں مانتے اور نہ عقیدہ ہے کہ آئندہ یہ نظیر کبھی بالفعل موجود ہو، جو آپ ایسے دلائل دینے بیٹھ گئے ہیں بلکہ ہم تو خود کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر محال ہے البتہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر قدرت رکھتا ہے، وہ قادر ہے، عاجز نہیں وہ نظیر پیدا کرتا نہیں لیکن کر سکتا ہے کیونکہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔ (خالد محمود صاحب نے یہی لکھا ہے)

الجواب: دیکھیا! نظیر کو محال بھی مانا اور عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کے بہانے سے ممکن بھی مان لیا۔ محال تو ممکن کی ضد ہے۔ دونوں کا مجتمع ہونا کسی طرح ممکن نہیں۔ کیا کوئی ایسا محال ہے جو کسی طریقہ سے کسی وقت ممکن ہو جائے۔

.... دوسرے یہ بات ذہن میں رکھئے کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور ذاتِ نبوی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ التحیۃ والثناء نے متعلق امکانی پیوندکاری قابلِ گرفت ہے مثلاً
یہ بات اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج نہیں کہ اب وہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نظیر نہ بنا سکے۔ تو گویا قدرت خداوندی کی رو سے
آپ امکانِ نظیر کے قائل ہوگئے۔ جب آپ نظیر کے قائل ہوگئے تو
بدیہی بات ہے کہ نظیر میں وہ تمام صفات بھی موجود ہوں گی جو حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہیں۔ پھر تو آپ نے نظیر کو بھی خاتم النبیین تسلیم
کر لیا۔ گو بالفعل کسی کو آپ نے نامزد نہیں کیا کہ فلاں نظیر ہے مگر یہ کہہ کر
کہ "اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے" تسلیم تو کر لیا کہ خاتم النبیین دوسرا ہو سکتا ہے؛
دل میں اس کا امکان تو مان لیا۔ جب "ہو سکتا ہے" کہہ کر آپ
نے امکان مان لیا تو آپ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
خاتم النبیین ہونے کے ڈھکے چھپے نہیں صریح منکر ٹھہرے "خاتم النبیین"
میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی طرح کوئی شریک نہیں جس
طرح اللہ تعالیٰ کی الوہیت و ربوبیت میں اُس کا کوئی شریک نہیں
قدرتِ الٰہیہ کے بہانے دوسرے خاتم النبیین کے امکان کا عقیدہ ختم
نبوت کا صریح انکار ہے، اور خصائصِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
کی مکمل نفی کا بھرپور اظہار ہے۔ نعوذ باللہ من شرورِ الفتنا۔

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی صاحب جو کہتے ہیں کہ خدا ایک آن میں
کروڑوں محمد پیدا کر ڈالے (گویا کروڑوں خاتم النبیین پیدا کر ڈالے) ایسے
عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے۔ قیامت میں قرآن کا بتایا ہوا عقیدہ کام آئے
گا، "تقویۃ الایمان" کا بتایا ہوا نہیں۔ قارئین کو بتاتا چلوں کہ "امکان"
کا معنیٰ ہے عدم اور وجود کا مساوی ہونا یعنی کسی چیز کا ہونا یا نہ ہونا
برابر ہو تو امکانِ نظیرِ مصطفےٰ کے دیوبندی عقیدے کا مطلب یہ ہوا کہ نظیر
موجود ہو تب بھی ایمان سلامت اور نہ ہو تب بھی۔ یا کوئی دوسرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

خاتم النبیین ہو تو پھر بھی ایمان سلامت اور نہ ہو پھر بھی ایمان سلامت، دوسرا خاتم النبیین ہونا، نہ ہونا ان کے لیے برابر ہے۔

کھلا تضاد:۔ ڈاکٹر صاحب ایک ہی عبارت میں ایک جگہ نظیر کو ممکن مانتے ہیں، پھر دوسری جگہ محال۔ پہلے کہتے ہیں:۔

"سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو یہ ممکن بالذات ہوگا؟"

یہاں نظیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ممکن مان لیا۔ لیکن ایک ہی سطر بعد اس کے برعکس کہتے ہیں:۔

"ان دلائل قطعیہ کی وجہ سے حضور کی نظیر محال ہے۔"

یہاں نظیر کو محال کہہ دیا۔ اب تو علامہ صاحب کا علم ہی یہ گرہ کھول سکتا ہے کہ جو چیز ممکن تھی وہ محال کیسے ہو گئی؟ اور جو چیز محال ہو وہ پھر ممکن کیسے ہو جائے گی؟ ممکن ہے کہ علامہ صاحب کہہ دیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے۔ لیکن پہلے ہی تو دیکھنا پڑے گا کہ محال قدرت کے دائرے میں آتا بھی ہے یا نہیں۔ تو اس کے لیے آپ کو واپس اپنے گھر لیے چلتے ہیں۔

معتبر و مستند دیوبندی عالم مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ ٹھیک ہے کہ قدرت کا تعلق ممکن سے ہے نہ کہ واجب اور محال سے۔"[1]

اب تو علامہ جی کا یہ حیلہ اور سوال بھی دم توڑ گیا کہ "کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہیں؟" یا "کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا؟"۔ جب "کر سکنے" اور "قدرت" کا تعلق ممکن سے ہے محال سے نہیں اور علامہ جی خود کہتے ہیں کہ "حضور کی نظیر محال ہے" تو اب انہوں نے جو لکھا ہے کہ "آپ جیسی

[1] تنقید متین صفحہ ۱۳۷

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی اور مخلوق ہو یہ ممکن بالذات ہوگا۔" یہ قطعی طور پر غلط اور اپنے ہی عقیدے کا کھلا تضاد ثابت ہوگیا۔ ممکن بالذات کا مطلب ہی یہ ہے کہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسی دوسری مخلوق ہو سکتی ہے۔ جب ہو سکتی ہے تو محال کیسے ہوگئی؟ دیوبندیوں کے عقیدے کا یہ تضاد یہیں تک محدود نہیں بلکہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ ان کے تمام عقائد ایسے ہی تضادات کا مجموعہ ہیں۔

اب امام احمد رضا کی صداقت ان دو علاموں سے ثابت ہوگئی یہاں محمود صاحب کہتے ہیں "حضور کی نظیر محال ہے" اور جناب سرفراز گکھڑوی صاحب فرماتے ہیں۔ "قدرت کا تعلق ممکن سے ہے نہ کہ واجب اور محال سے نتیجہ یہ نکلا کہ جو محال ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت نہیں۔ اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے یعنی یہی فرمایا کہ "تحت قدرت ہی نہیں" لہٰذا ان پر الزام تراشی کرنا اپنے نامۂ اعمال میں سیئات کا اضافہ کرنا ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کے ماننے والے عجیب مشکل میں مبتلا ہیں۔ نانوتوی صاحب تحذیر الناس میں کروڑوں خاتم فرض کر کے فضیلتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مانتے ہیں ورنہ نہیں۔ اور مولوی اسماعیل صاحب کروڑوں نظیریں مان کر قدرتِ خداوندی کے قائل ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں نے یہ دروازہ ضرور کھلا رکھا ہے تاکہ مذہب نانوتوی و دہلوی پر کسی قسم کی کوئی ضرب نہ پڑنے پائے۔ ایک اور دلیل محال یعنی تحتِ قدرت نہ ہونے کے بارے میں ملاحظہ فرمائیے:۔

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی آیت لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (پ۱۷، سورۂ انبیاء آیت ۲۲)[1] کے تحت لکھتے ہیں:۔

---

[1] ترجمہ: اگر ہوتے ان دونوں میں اور معبود سوائے اللہ کے تو دونوں خراب ہو جاتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

"ضروری ہے کہ خدا کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہو، نہ وہ کسی حیثیت سے ناقص ہو نہ بیکار، نہ عاجز ہو نہ مغلوب، نہ کسی دوسرے سے دبے نہ کوئی اُس کے کام میں روک ٹوک کر سکے۔ اب اگر فرض کیجئے آسمان و زمین میں دو خدا ہوں تو دونوں اسی شان کے ہوں گے۔ اُس وقت دیکھنا یہ ہے کہ عالم کی تخلیق اور علویات و سفلیات (کمال و زوال) کی تدبیر دونوں کے کلی اتفاق سے ہوتی ہے یا گاہ بگاہ باہم اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ اتفاق کی صورت میں دو احتمال ہیں۔ یا تو اکیلے ایک سے کام نہیں چل سکتا تھا اس لیے دونوں نے مل کر انتظام کیا۔ تو معلوم ہوا کہ دونوں میں سے ایک بھی کامل قدرت والا نہیں اور اگر تنہا ایک سارے عالم کا کام پوری طرح انجام کر سکتا تھا تو دوسرا بیکار ٹھہرا۔ حالانکہ خدا کا وجود اسی لیے ماننا پڑا ہے کہ اُس کے مانے بدون (مانے بغیر) چارہ ہی نہیں ہو سکتا اور اگر اختلاف کی صورت فرض کریں تو لامحالہ مقابلہ میں یا ایک مغلوب ہو کر اپنے ارادہ اور تجویز کو چھوڑ بیٹھے گا، وہ خدا نہ رہا اور یا دونوں بالکل مساوی و متوازی طاقت سے ایک دوسرے کے خلاف اپنے ارادہ اور تجویز کو عمل میں لانا چاہیں گے۔ اوّل تو (معاذ اللہ) خداؤں کی اس رسّہ کشی میں سرے سے کوئی چیز موجود ہی نہ ہو سکے گی اور موجود چیز پر زور آزمائی ہونے لگی تو اس کش مکش میں ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہو جائے گی۔ یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر آسمان و زمین میں دو خدا ہوتے تو آسمان و زمین کا یہ نظام کبھی کا درہم برہم ہو جاتا ورنہ ایک خدا کا بیکار یا ناقص و عاجز ہونا لازم آتا ہے جو خلافِ مفروض ہے (یعنی خلافِ واجب ہے یا دوسرا خلاف فرض کرنا بھی صحیح نہیں۔)" [1]

[1] تفسیر عثمانی سورۂ انبیاء آیت ۲۲ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس عبارت سے چند امور ثابت ہوئے۔

(۱) دوسرا خدا ہونا محال بالذات ہے۔

(۲) دوسرے خدا کا تصور باعثِ فساد ہے۔

(۳) دوسرا خدا مان لینے سے جمع الضدین (دو ضدوں کا ایک ساتھ ہونا) لازم ہوں گی۔

(۴) محال عقلی ہے۔

(۵) حتیٰ کہ دوسرا خدا فرض کرنا بھی باعثِ جرم ہے۔

جس طرح دوسرا خدا فرض بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اس سے کئی طرح اعتقادی مفاسد لازم آتے ہیں اسی طرح نظیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مفروض تک ماننا بھی باعث بد اعتقادی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہاں میں ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی دوسری مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اگر وہ بعد میں پیدا کر سکتا ہے تو علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ بھی ہوا کہ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری دورِ حیات میں بھی آپ جیسی دوسری مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ظاہر ہے بقول علمائے دیوبند جو خدا بعد میں پیدا کر سکتا ہے وہ پہلے پیدا کرنے سے کس طرح عاجز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں بھی دوسرا محمد ہو سکتا تھا اور یہ قدرتِ خداوندی سے خارج نہیں۔ لہٰذا اب ایک ہی زمانہ میں دو خاتم النبیین کا ہونا قدرتِ خداوندی کے حوالے سے دیوبندی عقیدہ ٹھہرا۔ لیجئے مولوی شبیر احمد عثمانی صاحب کی عبارت کی طرز پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کی نظیر پر گفتگو کریں تو عبارت کچھ یوں ہوگی:۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ضروری ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک بنائی گئی ہو، نہ وہ کسی حیثیت سے ناقص ہو نہ بیکار، نہ کسی مخلوق سے عاجز اور نہ مخلوق سے مغلوب، نہ کوئی اور اوّل الخلق ہو اور نہ کوئی خاتم النبیین ــــــ اب اگر فرض کیجئے کہ آسمان و زمین میں دو خاتم النبیین ہوں تو دونوں اسی شان کے ہوں گے۔ دونوں کا مرتبہ ایک جیسا ہوگا اور دونوں ایک ہی صفات کے حامل ہوں گے۔ اس وقت دیکھنا یہ ہے کہ عالم کی ہدایت و تبلیغ کا کام دونوں کے اتفاق سے چلتا ہے یا گاہ بگاہ اختلاف بھی ہو جاتا ہے۔ اتفاق کی صورت میں دو احتمال ہیں۔ یا تو اکیلے ایک خاتم النبیین سے کام نہیں چل سکتا تھا اس لیے دونوں نے مل کر انتظام کیا۔ تو معلوم ہوا کہ دونوں میں سے ایک بھی مکمل ختم نبوت کی عظمتوں کا مالک نہیں (معاذ اللہ) یعنی دونوں کی حیثیت ناقص ہو گئی (معاذ اللہ) اور اگر تنہا ایک سارے عالم کا ایک ہی خاتم النبیین یہ کام سر انجام دے سکتا تھا تو دوسرا بیکار ٹھہرا۔ حالانکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اسی لیے مانا جا رہا ہے کہ اس کے ملنے بغیر چارہ ہی نہیں ہو سکتا اور اگر اختلاف کی صورت فرض کریں تو لا محالہ مقابلہ میں یا ایک مغلوب ہو کر اپنے ارادہ اور تجویز کو چھوڑ بیٹھے گا وہ خاتم النبیین نہ رہا اور یہ دونوں بالکل مساوی و متوازی طاقت سے ایک دوسرے کے خلاف اپنے ارادہ اور تجویز کو عمل میں لانا چاہیں گے۔ اوّل تو (معاذ اللہ) ان دونوں کے اس اختلاف سے ہدایت و تبلیغ کا کام سرے سے ہی ٹھپ ہو جائے گا اور اگر کچھ ہوگا بھی تو وہ بھی نامکمل اور ادھورا رہ جائے گا۔ یہاں سے یہ نتیجہ نکلا کہ اگر آسمان و زمین میں دو خاتم النبیین ہوتے تو ہدایت و تبلیغ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نظام درہم برہم ہو جاتا ورنہ ایک خاتم النبیین کا بیکار یا ناقص ہونا لازم آتا ہے جو خلافِ مفروض ہے۔

یہاں بھی بعینہٖ وہی امور ثابت ہوتے کہ :۔

(١) دوسرا خاتم النبیین ہونا محال بالذات ہے (جبکہ ڈاکٹر صاحب تحتِ قدرت کی راہ سے ممکن مانتے ہیں)

(٢) دوسرے خاتم النبیین کا تعدد باعثِ فساد ہے۔

(٣) دوسرا خاتم النبیین مان لینے سے جمع الضدین لازم ہوں گی۔

(٤) محال عقلی ہے۔

(٥) حتیٰ کہ دوسرا خاتم النبیین فرض کرنا بھی باعثِ جرم ہے۔

دوسرا [illegible] اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے" یا "پیدا کرنے پر قادر ہے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ شے جس کے بارے میں گفتگو ہو رہی ہے وہ ممکن ہے محال نہیں۔ اگر نظیر کے بارے میں کوئی یہ کہے گا کہ "اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے" تو معنی یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تمام صفاتِ مقدسہ اور دیگر کمالات و محاسن اور خصائص و فضائل کسی دوسرے شخص میں ممکن ہیں۔ اس صورت میں عقیدہ ختمِ نبوت کا انکار اور عقیدہ کذبِ الٰہی لازم آیا کہ ایک تو کسی دوسرے انسان کو خاتم النبیین ہونے کے امکان کو مانا اور دوسرے آیتِ کریمہ و خاتم النبیین کو سچ نہ جانا۔ اور اگر کوئی "علامہ" یہ کہہ ڈالے کہ ہم دیوبندی نظیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو محال جانتے ہیں تو پھر آپ قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے۔ اس لیے کہ دوسرے لفظوں میں خدا ایسا نہیں کر سکتا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ آپ محال کو تحتِ قدرت ثابت کریں کہ محال قدرتِ خداوندی سے خارج نہیں، اور اگر بے بس ہیں اور واقعی بے بس ہیں تو پھر یہ اسلامی عقیدہ تسلیم کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لیکن کہ نظیرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق قدرتِ الٰہیہ سے ہرگز نہیں۔ البتہ یہ بار بار کہنا کوئی اچھی بات نہیں کہ "خدا ایسا نہیں کر سکتا" یہ ذوقِ سلیم پہ گراں گزرتا ہے۔ یوں کہنا مناسب ہے کہ نظیرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز ممکن نہیں اور قدرتِ خداوندی سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ بالفاظِ دیگر نظیرِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محال ہے اور محال تحتِ قدرت نہیں۔ کیونکہ دیوبندی مذہب کے علامہ خالد محمود صاحب محال کو بھی تحتِ قدرت ہی سمجھتے ہیں اس لیے وہ کسی دوسرے خدا کے ہونے کے بھی قائل ہوں گے کہ وہ بھی محال سے ہے اور اگر نہیں تو پھر قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے۔ اس چیلنج کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:-

"قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنا اگر کفر نہیں تو کون سا ایمان ہے۔"[1]

بجا فرمائیے ڈاکٹر صاحب! کون سی راہ اختیار کریں گے۔ نظیر کو محال مانا تو قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے، یہ بھی کفر اور نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختمِ نبوت کے منکر اور کذبِ الٰہیہ کے قائل ٹھہرے اور یہ بھی کفر ہے

دوگونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلٰے و فرقتِ لیلٰے

نیا پینترا:— علامہ صاحب اس مقام پر ایک نیا پینترا بدل سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ محال بالذات تو صرف خدا تعالٰی کی نظیر کو جانتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو ممکن بالذات کہتے ہیں اور ظاہر ہے ممکن پر قدرت ہے محال پر نہیں لہٰذا قدرتِ خداوندی کو چیلنج نہ ہوا۔ اس نئے پینترے کا جواب ملاحظہ فرمائیے:-

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۶۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

پہلے علمائے اسلام کے حوالہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ نظیر مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محال بالذات ہے جس میں کسی ایچ پیچ کی گنجائش نہیں۔ پھر تحت القدرت یا امکانی صورت سے تاویل بیکار ہے اس لیے کہ تحت القدرۃ بھی ایک امکانی امر ہے اور بقول امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ "محال کی طرف پہنچانے والا امر بھی محال ہے۔"

مولوی اسماعیل دہلوی نے جو لکھا ہے کہ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی و ولی، جن و فرشتے، جبریل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔"
(تقویۃ الایمان)

مگر امام المفسرین علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
"کیف یکون کذلک لیس ممکن لطے لمراد ممکنات پر قدرت ہے۔"[1]

اور پھر اہل علم سے مخفی نہیں کہ خداوند قدوس کی قدرت کاملہ کی تین اقسام ہیں اور انہیں کو مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مخالفین کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن لکھتے ہیں:

"امر سوئم قابل لحاظ یہ ہے کہ آئمہ نقل (محدثین و مفسرین و فقہاء) و علماء عقل (متکلمین) کے نزدیک جملہ صفات باری کی تین قسمیں ہیں۔"[2]

بہرحال صفات باری یا قدرت خداوندی کی اقسام ثلثہ کی مختصر تشریح یوں ہے:

(۱) خدا تعالیٰ اسنے خبر دی کہ میں نے فلاں چیز کے بنانے کا ارادہ کیا ہے۔
(۲) اپنے ارادے سے ہمیں مطلع نہیں فرمایا۔
(۳) ہمیں خبر دی کہ میں فلاں چیز کے بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

---

[1] تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ [2] الجہد المقل جلد اوّل صفحہ ۱۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ان اقسامِ ثلثہ کی تشریحات سے قبل یہ اصول یاد رکھیں کہ قدرتِ خداوندی، ارادۂ خداوندی کا دوسرا نام ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیے اقسامِ ثلثہ کی توجیہات :۔

قدرت کی پہلی قسم جس چیز کی ہمیں خبر دی کہ فلاں ارادہ رکھتا ہوں فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ جس کو چاہے ہدایت سے نواز دے اور جس سے چاہے گمراہی کے مہیب اندھیروں میں پھینک دے، وہ اس پر کامل قدرت رکھتا ہے اور یہ امر ممکن ہے اور اس کی قدرت میں قیل و قال کرنے والا بے شک قدرتِ خداوندی کو چیلنج کرنے والا ہے۔ (آیت کریمہ منقولہ میں کلمہ "یشآء" مضارع کا صیغہ ہے مگر جب ذات باری کی طرف مضاف ہوگا تو ازلی ابدی ارادہ [illegible] خداوندی [illegible] زمان و مکان سے پاک ہے)

قدرت کی دوسری قسم چیزوں کا ارادہ تو فرما چکا مگر ہمیں ان کا علم نہیں اور اسی بارے میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہ بے شک وہ تمام (ممکنات) پر قادر ہے۔ لفظ "کل" اور "قدیر" پر تو بحث ہو چکی۔ اب لفظ شے کی طرف توجہ فرمائیے۔ علامہ ابو محمد عبدالحق حقانی کا حوالہ گزر چکا ہے۔ پھر ملاحظہ فرمائیں :۔

"شے کے لفظ میں علماء نے بہت کلام کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں لفظ کے لحاظ سے شے ممکن کو کہتے ہیں جس سے واجب اور ممتنع خارج ہیں۔ اس لیے اُس کو اپنی ذات پر قادر مان کر یہ خیال کرنا کہ وہ اپنے آپ کو یا اپنی صفات کو یا اپنی نیست کر سکتا ہے، غلط خیال ہے۔ کس لیے، کہ وہ اور اس کی صفات واجب ہیں۔ ممکن نہیں۔ اور ممکن نہیں تو شے کا اطلاق بھی ان پر جائز نہیں۔ اسی طرح محالاتِ عقلیہ بھی کہ اپنے جیسا دوسرا پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کر سکتا ہے وغیرہ قدرت کے تحت میں نہیں اس لیے کہ ان میں مقدور ہونے کی صلاحیت ہی نہیں۔ اُس کی قدرت میں کوئی قصور نہیں۔"[1] نیز یہ کہ لفظ "شی" بھی مقید ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے:-

(اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ) شاءہ (قَدِیْرٌ)"

یعنی "شیٔ" کے معنی چاہنا، ارادہ کرنا۔ مطلب یہ ہوگا کہ اُس نے ازل سے جس کا ارادہ کیا، جس کو چاہا اس پر قدرت ہے۔ تو اب خودساختہ علامہ صاحب بتائیں کہ اللہ رب العزت نے (معاذ اللہ) دو مصطفےٰ یا کروڑوں مصطفےٰ اور خاتم النبیین ازل سے چاہے تھے یا ایک؟ اسی طرح عارف باللہ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

"اِنَّ الشَّیْءَ هُوَ الْمَوْجُوْدُ یعنی بے شک شے وہ ہے جو موجود ہو[2]۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

مخالفین بتائیں کیا نظیر مصطفوی علیہ التحیۃ والثناء ازل سے موجود تھی؟ جو اسے "شے" کے تقاضے پر پورا کہا جا سکے؟ اور پھر یہی محقق علامہ صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

"الارادۃ لا تتعلق الا بالممکن فکذا القدرۃ فخرجت ذات اللہ وصفاتہ فلا تعلق بھما للقدرۃ یعنی ارادہ کا تعلق صرف ممکن سے ہے پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی ذات اور اس کی صفات قدرت سے خارج ہیں، پس ان کا قدرت کے ساتھ تعلق نہیں[3]۔"

معلوم ہوا کہ ممکنات پر قدرت کاملہ ہے، اور محالات پر "قدرت

---

[1] تفسیر حقانی پارہ ۲۹ سورۃ الملک [2] الصاوی علی جلالین جلد اوّل صفحہ ۱۲ مطبوعہ مصر قدیم نسخہ [3] ایضاً جلد اوّل صفحہ ۱۲ ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نہیں" کا مطلب یہ ہے کہ ان کا قدرت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں جس سے معاذ اللہ عجز کا شائبہ تک بھی ہو۔

امام المحققین القاضی ناصر الدین ابی سعید عبداللہ ابن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی علیہ الرحمۃ لفظ شیٔ کی تحقیق میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ای شیٔ وجودہ فما شاء اللہ وجودہ فھو موجود فی الجملۃ وعلیہ قولہ تعالٰی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ اللہ خالق کل شیٔ فھما علی عمومھا بلا مثنویۃ والمعتزلۃ لما قالوا الشیٔ ما یصح ان یوجد وھو یعم الواجب الممکن او ما یصح ان یعلم ویخبر عنہ ویعم الممتنع ایضا لزمھم التخصیص فی الموضعین بدلیل العقل۔

یعنی شیٔ وہ ہے جس کا وجود اللہ نے چاہا ہو اور اللہ تعالٰی جس چیز کو پیدا کرنا چاہے وہ تین زمانوں میں کسی زمانہ میں موجود پائی جاتی ہے اس لیے اللہ رب العزت فرماتا ہے ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔ اللہ خالق ہے کل شے کا۔ اور اسی معنی پر "شی" کا لفظ اپنے عموم پر رہتا ہے (بخلاف) معتزلہ کے، انہوں نے شی کا معنی کیا جس کا ہونا صحیح ہو، اور یہ واجب کو بھی شامل ہے یا انہوں نے اس کا معنی کیا جس کا جاننا صحیح ہو اور یہ ممتنع کو بھی شامل ہے۔ پس دونوں آیتوں میں معتزلہ کو شی میں ممکن کے ساتھ تخصیص کرنا پڑی"[1]

اسی تفسیر بیضاوی کے محشی علامہ ابی الفضل القرشی الصدیقی الخطیب المشہور بالکازرونی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا تحقیق

[1] تفسیر بیضاوی ج ۱ صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مصر

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کی تائید فرمائی۔ ان مذکورہ ٹھوس دلائل و حوالہ جات سے مسلک اہل سنت بریلوی کی مکمل تائید ہوتی ہے۔ امام المتکلمین ابوالفضل محمد بن محمد بن محمد بمعروف برہان الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

" والمعدوم لیس بشئ معدوم کوئی چیز نہیں "[1]

یعنی غیر موجود " شے " نہیں۔ جو شے ہے وہ موجود ہے، معدوم نہیں۔ علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

" المعدوم لیس بشئ ان ارید بالشئ الثابت المتحقق علی ما ذھب الیہ المحققون من ان الشیئیۃ لتساوق الوجود والثبوت والعدم یرادف النفی فھذا حکم ضروری لم ینازع فیہ الا معتزلۃ۔ یعنی معدوم کوئی چیز نہیں اگرچہ شے سے ثابت و متحقق کا ارادہ کیا جائے [illegible] محققین کا مذہب ہے۔ شیئیۃ (یعنی نفس شی ہونا) وجود و ثبوت کو متلازم ہے اور عدم نفی کے مترادف ہے یہ حکم بدیہی ضروری ہے بلکہ حکم اولی اس میں کسی کو نزاع نہیں سوائے معتزلہ کے۔ "[2]

مسلک مذکورہ بالا بقول علامہ تفتازانی محققین کا ہے۔ جماعت محققین یعنی اشاعرہ، ماتریدیہ، حنابلہ اور حکما کا یہی مسلک منقول ہے حتی کہ معتزلہ میں ابوالحسین بصری، ابوالہذیل علاف اور کعبی کا بھی یہی مسلک ہے۔ ان کے علاوہ بقیہ معتزلہ اس مسلک مبارکہ سے الگ ہیں اور علمائے دیوبند نے بھی انہیں معتزلہ کا مسلک اپنایا ہے جو جماعت محققین سے الگ ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ، جنہیں دیوبندیوں کے معتبر مولوی

---

[1] عقائد النسفیہ صفحہ ۱۰ [2] شرح العقائد صفحہ ۱۰ عربی مطبوعہ کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سرفراز گکھڑوی نے "تنقیدِ متین" اور "تبرید النواظر" میں بیہقی او قت مانا ہے، تحریر فرماتے ہیں :-

"یعنی شیٔ بمعنی مشیٔ (ہے) مشیٔ سے مراد وہ چیز جس کا وجود مطلوب ہو۔ اس استعمال کے موافق لفظ شیٔ ممکن ہی کو شامل ہوگا، ثابت ہوا کہ جو شے ہے وہ ممکن ہے۔ اور کلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سے تمام ممکنات پر قدرت کا ہونا ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لفظ شے کی تحقیق میں فرماتے ہیں :-

"المشیئة فی الاصل ایجاد الشیٔ واصابته وان کان قد یستعمل فی التعارف موضع الارادة فالمشیئة من الله تعالٰی هی الایجاد ومن الناس هی الاصابة قال والمشیئة من الله تقتضی وجود الشیٔ ولذٰلك ماشاء الله کان ومالم یشأ لم یکن۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ترجمہ: مشیئت کے اصل معنی کسی چیز کی ایجاد یا کسی چیز کو پا لینے کے ہیں۔ اگرچہ عرف میں مشیئت ارادہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے پس اللہ تعالٰی کی مشیئت کے معنی اشیاء کو موجود کرنے کے ہیں اور لوگوں کی مشیئت کے معنی کسی چیز کو پا لینے کے ہیں۔ پھر اللہ تعالٰی کا کسی چیز کو چاہنا چونکہ اس کے وجود کو مقتضی ہوتا ہے اسی بنا پر کہا جاتا ہے جو اللہ چاہے وہی ہوتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا۔"[2]

نوٹ :- یہ حوالہ "مفردات" سے لیا گیا ہے۔ اس کتاب کے

---

[1] تفسیرِ مظہری جلد اوّل صفحہ ۵۔ [2] المفردات صفحہ ۲۷۳ طبع کراچی۔

نوٹ :- مولوی سرفراز گکھڑوی نے "تنقیدِ متین" صفحہ ۶۰ پر شرح العقائد کو مستند کتاب شمار کیا ہے اور صفحہ ۱۶۳ پر علامہ تفتازانی کو امام عقائد لکھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

متعلق مفتی محمد شفیع دیو بندی مصنف معارف القرآن لکھتے ہیں :۔

"یہ کتاب امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ کی وہ عجیب تصنیف ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتی، خاص کر قرآن کے لغات کو نہایت عجیب انداز سے بیان فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے اتقان میں فرمایا ہے کہ لغات قرآن میں اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی" ۔ [1]

اس میں جو امام راغب نے فرمایا ہے کہ "جو نہ چاہے نہیں ہوتا" تو اللہ تعالیٰ نے ازل سے صرف ایک ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہا جس کا ثبوت آیت کریمہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہے، دوسرا چاہا ہی نہیں۔ جب دوسرا نہیں چاہا تو اب نظیر کا امکان بھی باقی نہ رہا۔ [illegible] کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ مشیت اور ارادہ، قدرت ہی کا دوسرا نام ہے اور جو چیز چاہی نہیں گئی، اس کا تعلق بھی قدرت سے نہ رہا۔ لہٰذا نظیر کو ممکن بالذات ماننے والا ختم نبوت کا منکر اور کذب الٰہیہ کا قائل ٹھہرا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی تفسیر معتمد مفسرین قرآن کے حوالوں سے آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ ثابت ہوا کہ اس آیت کریمہ سے یہی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس کی تفسیر یہی فرمائی جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ہوتے ہوئے امت کے معتبر افراد اور مستند ہستیوں کی وساطت سے آج ہم تک پہنچی۔ اس کے علاوہ جو تفسیر ہوگی وہ اپنی رائے سے ہوگی۔

---

[1] ختم نبوت حصہ اول صفحہ ۲۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دورِ حاضر کے متعصب معتبر دیوبندی مولوی محمد سرفراز خان گکھڑوی لکھتے ہیں :۔

" ترجمہ و تفسیر وہی معتبر ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک مستند مفسرین کرام نے اس کو بیان کیا ہے " لہ

کاش کہ خود ساختہ علامہ خالد محمود صاحب دیوبندی ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر نقل کرنے کے بعد اپنے گرو (گکھڑوی) کے اصول پر قائم رہ کر چند عباراتِ مفسرین کرام ہی نقل فرما دیتے، مگر وہ جانتے تھے کہ اگر یہ غلطی کی تو اپنے مذہب دیوبند کا بیڑہ غرق ہو جائے گا۔

اب [illegible] صاحب [illegible] کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر (معاذ اللہ) ممکن یا محال ہے۔ ماضی اور حال میں کہیں پائی گئی ہے یا آئندہ "تقویۃ الایمان" اور "تحذیر الناس" کی برکتوں سے پامال ہو کر کسی نئے قادیانی کے انتظار میں ہیں۔ کل "تحذیر الناس" کے بل بوتے پر اور اس کی کفریہ عبارات کو بنیاد بنا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کھینچ مارا، آج اگر آپ کی کتاب "مطالعۂ بریلویت" پڑھ کر کوئی نظیرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دعویٰ کر بیٹھے تو آپ کے پاس پھر کون سے ایسے مانع دلائل موجود ہیں جو اُس کی راہ روک سکیں۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہی کہہ سکیں گے کہ "حضور کی نظیر محال ہے" مگر وہ شاطر آدمی جواباً اگر یہ کہہ دے کہ اے دیوبندیو! کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہیں کہ مجھے نظیرِ مصطفیٰ بنا دے؟ (معاذ اللہ) بتلیئے

لہ تنقید متین صفحہ ۲۲ ؂

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ اُسے کیا جواب دیں گے؟ پھر بھی یہی کہیں گے کہ خدا نظیر بنانے پر قادر ہے مگر بنائے گا نہیں۔ وہ پوچھ بیٹھے خدا کے ارادوں کا تمہیں کیسے پتہ چل گیا؟ وہ خالق و قادر ہے، علیٰ کل شیٔ قدیر ہے، کیا تم خدا سے بھی بڑھ گئے ہو جو اس کے ارادوں کو بھی جان لیا ہے، کیا تم خدا سے بھی علم میں بڑھ گئے ہو؟ اور کہے کہ اے دیوبندیو! تم نے خود جو لکھا ہے کہ قادر خلاق ہے وہ ایسا کر سکتا ہے۔ جب کر سکتا ہے تو بس ٹھیک ہے، اُس نے ایسا کر دیا ہے، کیا اب تم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بھی انکار کرنے لگ گئے ہو؟

اس کی راہ روکنے کے لیے یہی راستہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو محال بالذات مانا جائے۔ اور علمائے اسلام کی عبارات سے بتایا جائے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شئ پر قادر ہے مگر نظیر کا تعلق قدرت خداوندی سے ہرگز نہیں جب تک علمائے اہل سنت کی تصریحات کے مطابق محال بالذات والا عقیدہ نہ اپنایا جائے گا کوئی دیوبندی کسی کاذب مدعی نظیر مصطفےٰ کی راہ نہیں روک سکتا بلکہ ان حالات میں یہ طبقہ اس کا ممد و معاون ثابت ہوگا۔

بہر حال یہ ڈاکٹر صاحب سے پوچھ رہا تھا کیا کسی زمانہ میں نظیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پائی گئی ہے یا آئندہ پائی جائے گی؟ اور کیا خدا تعالیٰ نے کہیں نظیر مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی خبر دی ہے؟ اور شئ تو موجود کو کہتے ہیں، کیا نظیر موجود ہے؟ کیا اللہ رب العزت نے آپ کی نظیر چاہی ہے؟ شرح العقائد کے حوالے سے گزرا کہ شئ کو وجود اور ثبوت لازم ہے، کیا نظیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود و ثبوت علمائے دیوبند پیش کر سکتے ہیں؟

امام صاوی کے حوالے سے گزرا شئ موجود کو کہتے ہیں کیا نظیر موجود ہے یا ہوگی؟ مفردات راغب کے حوالے سے گزرا مشیت خداوندی یہ ہے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

شئ موجود ہو یا اس کے معنی موجود کرنے کے ہیں کیا خدا تعالیٰ نے کسی وقت نظیرِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موجود کیا ہے یا آئندہ کرے گا؟ "مفرداتِ راغب" جس کی تعریف میں مفتی محمد شفیع دیوبندی بے حد رطب اللسان ہیں، اس میں یہ ہے کہ مشیت یہ ہے کہ شئے موجود ہو یا اس کے معنی موجود کرنے کے ہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا

"جو چیزیں اس کی مشیت میں ہوئیں ان پر بھی اور جو چیزیں مشیت میں مقدر نہ ہوئیں ان پر بھی وہ قادر ہے۔"[۱]

کا مطلب یہ ہوگا کہ نظیر کا تعلق قدرتِ الٰہیہ سے ہے، چاہے یا نہ چاہے، جب قدرت سے تعلق ہوا تو نظیر محال نہ رہی، محال نہ رہی تو ممکن ہوئی اور ممکن کا تحقق ہونا دونوں میں سے کسی ایک زمانہ میں پایا جانا ضروری ہوا۔ بتائیے وہ زمانہ کون سا ہوگا؟

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF THE SUNNAT WAL JAMAAT

اس قدر صریح حوالہ جات کے باوجود نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تحتِ قدرت کہہ کر قدرت سے تعلق پیدا کرنا یعنی عقیدۂ امکانِ نظیر رکھنا کھلی بد اعتقادی نہیں تو اور کیا ہے۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر کی تفسیر اپنی رائے سے نہیں تو اور کیا ہے۔ الغرض عباراتِ اہلِ سنت سے جو کچھ بیان ہوا اس کا حاصل یہ ہے کہ شئ، جس کو اللہ رب العزت کی قدرت میں داخل کریں گے وہ فی الحقیقت موجود ہوگی یا موجود کی جائے گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر چونکہ کسی زمانے میں بھی ممکن نہیں لہٰذا یہ قدرتِ خداوندی سے خارج ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ممکنات پر ہے، اب جو یہ خودساختہ علامہ صاحب امکانِ نظیر پیدا کر رہے ہیں یہ

---

[۱] مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ ۲۶۴۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کہہ کر کہ "سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو یہ ممکن بالذات ہوگا۔" آیت کریمہ وخاتم النبیین کی معنوی تحریف کا واضح ثبوت ہے۔ یہ بیان تھا قدرت کی دوسری قسم کا۔ اب قدرت کی تیسری قسم کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

قدرت کی تیسری قسم

جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے خبر دی کہ میں فلاں چیز کو بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ تو اب اس کے خلاف ہرگز نہ ہوگا۔ اور اسی چیز میں ہی دراصل امتناع النظیر ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ[1]

نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ (ترجمہ مفتی محمد شفیع دیوبندی)

یعنی اللہ رب العزت کی قدرت، مشیئت وارادہ تو یہی تھا جو اس نے ظاہر فرما دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا آپ ہی خاتم الانبیاء ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ[2]

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جس کے لیے آسمانوں اور زمین کا ملک ہے (ترجمہ

[1] سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ آیت ۴۰ [2] سورۃ الاعراف پارہ ۹ آیت ۱۵۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مفتی محمد شفیع دیوبندی)

نیز ارشادِ گرامی ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ لہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر۔

اس مذکورہ آیتِ کریمہ کی شرح میں مفتی محمد شفیع صاحب دیو بندی لکھتے ہیں:۔

"ان دونوں آیتوں اور ان کی امثال اور چند آیتوں میں بھی صاف اعلان فرما دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے تمام انسانوں کے لیے رسول ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان انسانوں سے صرف وہ انسان مراد ہیں جو آپ کے زمانہ مبارک میں تھے یا آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس میں شامل ہیں۔ پہلی صورت میں تو یہ لازم آتا ہے کہ صرف صحابہ ہی کے رسول ہیں، اور بس، اور آپ کی رسالت و نبوت صرف صحابہ میں ختم ہو گئی، اور یہ ایک ایسا گستاخانہ کلمہ ہے کہ کوئی مسلمان اس کو گوارا نہیں کر سکتا۔" ٢

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر تمام عالم والوں کے لیے۔" (ترجمہ مفتی محمد شفیع دیو بندی)

"عالمین" کے بارے میں یہی مفتی صاحب رقمطراز ہیں:۔

لہ سورۂ سبا پارہ ۲۲ آیت ۲۸۔

٢ ختم نبوت حصہ اول صفحہ ۷۷، ۷۸ ادارۃ المعارف کراچی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"جس طرح کہ باتفاق دنیا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ میں عالمین سے تمام عالم بلا کسی تخصیص کے مراد ہیں اسی طرح اس جگہ بھی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ہے۔" [1]

جناب علامہ صاحب اپنے مفتی صاحب کی عبارات پڑھ کر بتائیے کہ جب ارادہ و مشیئتِ خداوندی یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علاوہ آپ جیسے کسی اور کی ضرورت نہیں تو پھر نظیر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قدرت کی پیوندکاری تحریف نہیں تو اور کیا ہے۔ گویا آپ سو فیصد اس پر یقین نہیں رکھتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں، اور تمام انسانوں کے لیے رسول ہیں، اور تمام عالمین کے لیے رحمت ہیں بلکہ نعوذ باللہ سو فیصد یقین رکھ کر ایک فی صد اس کا بھی امکان مانتے ہیں کہ کوئی دوسرا بھی خاتم النبیین ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا بھی تمام انسانوں کے لیے رسول ہو سکتا ہے اور کوئی دوسرا بھی تمام عالمین کے لیے رحمت ہو سکتا ہے۔

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

خوب یاد رکھیے اور خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ "اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ دوسرا خاتم النبیین ہو سکتا ہے، کوئی دوسرا بھی تمام انسانوں کے لیے رسول ہو سکتا ہے اور کوئی دوسرا بھی تمام عالمین کے لیے رحمت ہو سکتا ہے۔ آپ حضرات دیوبند ایک امکانِ نظیر کو تسلیم کر کے بہ رضا و رغبت یہ سب مفاسد تسلیم کیے بیٹھے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ، ایسے برے عقیدے سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

اصول :- (۱) ایک ہے خدا کی قدرت۔

---

[1] ختم نبوت حصہ اوّل صفحہ ۷۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۲) اور ایک ہے خدا تعالیٰ کا قانون۔

قدرت یہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرما دیا اور مبعوث فرما دیا ______ قانون یہ ہے کہ آپ جیسا اور کوئی نہ ہو۔ (دلائل گزر چکے ہیں) اب اگر نظیر پر قدرت مانی جائے تو خلاف قانون ہوگا اور قانونِ خداوندی میں یعنی وعدۂ خداوندی میں خلف لازم آئے گا۔ اور اگر خلف لازم آئے تو کیا ہوتا ہے، ملاحظہ فرمائیے:۔

دیوبندیوں کے قطب الارشاد، قطب الاقطاب و قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں:۔

"بداء وعدے میں نہیں ہو سکتا کہ مختلف وعدہ اور کذب حق تعالیٰ ثابت ہوتا ہے اور حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ"[1] ۵۳

بداء اہل تشیع کا عقیدہ ہے۔ جو باطل ہے۔ اس کے متعلق قاضی مظہر حسین دیوبندی آف چکوال کے والد مکرم حضرت مولانا محمد کرم الدین صاحب دبیر (جنہوں نے "الصوارم الہندیہ" کتاب میں چند عبارات دیوبندیہ پر کفر کا فتویٰ دیا ہے) فرماتے ہیں:۔

"رہی یہ بات کہ بداء کیا چیز ہے۔ سو اس کے متعلق کتب لغت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ کتب لغت میں لکھا ہے بَدَا لَہٗ اَیْ ظَھَرَ لَہٗ مَا لَمْ یَظْھَرْ (فلاں شخص کو بداء ہوا یعنی وہ چیز معلوم ہوئی جو پہلے معلوم نہ تھی)"[2]

وعدۂ خداوندی، قانونِ خداوندی ہے، جب اُس نے قرآن کریم میں صاف صاف فرما دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی خاتم النبیین ہیں اور آپ ہی تمام عالمین کے رسول اور رحمت ہیں۔ اس منصب کا

---

[1] ہدایۃ الشیعہ صفحہ ۵۳ ملحق تالیفاتِ رشیدیہ [2] آفتاب ہدایت صفحہ ۱۷۸۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا تو اب یہ کہنا "سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو یہ ممکن بالذات ہوگا" یعنی دوسرا خاتم النبیین ہو سکتا ہے یا بالفاظِ دیگر امکانِ نظیر کو تسلیم کر لینا درحقیقت تخلفِ وعدۂ الٰہیہ اور کذبِ حق تعالیٰ کو ثابت کرنا ہے اور عقیدۂ بدا ء کا قائل ہو کر قرآنی آیتوں کو صاف جھٹلانا ہے۔

معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر محال ہے اور محال کا قدرتِ خداوندی سے کوئی تعلق نہیں البتہ مسلک اہلِ سنّت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ تمام مخلوق سے جس کو چاہتا خاتم النبیین بنا دیتا۔ وہ اس بات پر قادر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے منصبِ نبوت یہ کس کو عطا فرمانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ و مشیت ازلی کے مطابق اس منصب ختم نبوت کا تاج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا فرما دیا۔ تو یہ قانون مکمل ہو گیا۔ اب اس کے خلاف دراصل اپنے قانون کے خلاف ہے اور یہ بتایا جا چکا ہے کہ نظیر کا وقوع مانا جائے یا کسی بھی امر سے نظیر کا امکان مانا جائے، دونوں باتیں ایک ہی زمرے میں آئیں گی۔
یعنی نظیر کی مکمل نفی نہیں کی گئی بلکہ قدرتِ خداوندی کے تحت اس کا ہونا بھی مان لیا گیا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین بنا چکا اور خاتم النبیین بنانے کا ارادہ ازل سے فرما چکا کہ خاتم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حبیبنا محمد مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہوں اب اگر مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے ماننے والوں کے مطابق (معاذ اللہ) کروڑوں محمد (یعنی خاتم النبیین) بنانے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت مانی جائے تو ماننا پڑے گا کہ

NAFSEISLAM
THE NATIONAL ENCYCLOPEDIA OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ ازل سے ہی دو مختلف ارادے رکھتا تھا کہ کروڑوں خاتم النبیین ایک دوسرے کا مقابلہ کر سکیں اور ایک دوسرے کی شریعت کو منسوخ کریں وغیرہ وغیرہ۔ دیوبندی کہتے ہیں وہ قادر ہے، ایسا کر سکتا ہے، "کر سکتا ہے" کا مطلب ہی یہی ہے کہ یہ اس کے ارادے میں تھا، یا اس نے چاہا۔ تو کیا نظیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ارادے میں تھا یا نظیر کو اس نے چاہا؟ اسی لیے ہم اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر محال بالذات ہے جبکہ علامہ ڈاکٹر صاحب اس کو ممکن بتلاتے ہیں گویا امکانِ نظیر کے قائل ہیں۔

مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند ایک ہندو کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں

WWW.NAFSEISLAM.COM

"محال اگر بوسیلہ قدرت ظہور میں نہیں آتا تو قدرت خداوندی کا اور اس کی قادریت کا قصور نہیں ہوتا محال میں مقدوریت نہیں ہوتی۔" ؎۱

آسان مطلب یہ ہے کہ جو چیز محال ہے وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بھی وجود میں نہیں آتی تو اس میں اللہ تعالیٰ کی قادریت کا کوئی قصور نہیں۔

نانوتوی صاحب کہتے ہیں کہ محال کا وجود و ظہور میں نہ آنا قدرتِ خداوندی کو کم نہیں کرتا۔ جب ڈاکٹر خالد محمود صاحب خود بھی اسے محال مانتے ہیں یعنی کہتے ہیں:۔

"ان دلائل قطعیہ کی وجہ سے حضور کی نظیر محال ہے۔" ؎۲

؎۱ انتصار الاسلام صفحہ ۱۱ طبع دیوبند ؎۲ مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۷۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تو پھر بقول نانوتوی صاحب یہ محال ظہور میں نہ آئے تو اس میں قدرتِ خداوندی کا کیا قصور یا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز لکھیں کہ "تحتِ قدرت ہی نہیں" تو بتائیے ڈاکٹر صاحب! قدرتِ خداوندی کو چیلنج کیسا؟ ڈاکٹر صاحب جیسے پچاس علامے اور بھی بیٹھ جائیں تو قیامت تک انشاء اللہ العزیز اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ امام احمد رضا بریلوی پہ آپ کا الزام آپ لوگوں کے شدید تعصب اور جہالت وضلالت کے باعث کھلا افتراء ثابت ہوا۔

بانیٔ دارالعلوم دیوبند نانوتوی صاحب کی مزید سنیئے:۔

"سو پنڈت جی کے اس اعتراض سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ہنوز اس فرق کی خبر نہیں۔ موت خداوندی مقدور نہیں کیونکہ محال ہے، مگر اس سے خدا کی [illegible] میں کیا فرق [illegible] اس کو قادرِ مطلق نہیں کہتے"[1]

مذہبِ دیوبندیہ کے امام قاسم العلوم والخیرات اور حجۃ الاسلام والمسلمین کے منقولہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب مذکورہ امور کو تحت القدرۃ تسلیم نہیں کرتے نیز اس کی توضیح یہ کرتے ہیں کہ ان پر قدرت کا اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ نظیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محال ہے اور محال پر قدرت کا اطلاق وتعلق نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے جب اس پر قدرت کا اطلاق وتعلق ہی نہیں تو پھر "قدرتِ خداوندی کو چیلنج" کے آوازے کسنا صریحاً جہالت ہے ——۔

نوٹ:۔ جس طرح ڈاکٹر خالد محمود صاحب نظیر کو محال بھی

[1] انتصار الاسلام صفحہ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مانتے ہیں ور ممکن بھی۔ اسی طرح یہ تضاد ان کے ہر مولوی کی عبارتوں میں ملے گا۔ خود نانوتوی صاحب نے یہاں محال لکھا اور تحذیر الناس میں بے شمار خاتم النبیین تسلیم کر ڈالے اور لکھا کہ "اگر بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"

ان تضادات سے ان کی کتب بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ــــــ۔

سلف صالحین پر الزام تراشی

ڈاکٹر صاحب چونکہ ابن عبدالوہاب نجدی کے پیر وہی ہیں جو بقول حسین احمد ٹانڈوی مصنف "شہاب ثاقب" سلف صالحین کی شان میں گستاخ [illegible] صاحب بھی سنت نجدی کی ادائیگی میں کسی قسم کی گستاخی روا نہیں رکھتے۔ لکھتے ہیں :-

"ہر کوئی چیز جو ممتنع بالذات نہیں وہ اس کی قدرت سے خارج نہیں۔ حضور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ممکن بالذات۔ سو یہ بات کہ آپ جیسی کوئی اور مخلوق ہو، یہ ممکن بالذات ہوگا ممتنع بالذات نہیں ورنہ حضور کا دائرۂ امکان میں آنا کسی طرح سمجھ میں نہ آسکے گا۔"[1]

ڈاکٹر صاحب کا مطلب یہ ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مخلوق ہیں اور موجود ہیں تو آپ جیسی کوئی اور مخلوق کس طرح اللہ تعالیٰ کی قدرت سے باہر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ایک بنا سکتا ہے تو دوسرا کیوں نہیں بنا سکتا۔

(ک) جواب کے لیے اس موضوع پر لکھی گئی ابتدائی سطور کو دوبارہ

---

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۶ ؛

WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

بغور پڑھ لیجئے۔ مختصراً عرض ہے کہ یہ تصور ہی غلط ہے کہ جب ایک شے ممکن ہے تو اس کی نظیر کس لیے محال ہے اور وہ کیونکر ممکن نہ ہوگی۔ ممکن جب ناقابلِ تقسیم مقام پر فائز ہو تو اس جگہ دوسرا فائز ہو ہی نہیں سکتا۔ نہ وقوعاً نہ امکاناً۔ مثلاً ایک خاتم النبیین کا ہونا ممکن تھا۔ اب اس ممکن میں کیا کوئی دوسرا شریک ہو سکتا ہے؟ اگر علامہ صاحب کہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے، کرتا نہیں۔ "تو کر سکتا ہے" سے مطلب یہ ہوگا کہ وہ اپنے ہی وعدے کے خلاف کر سکتا ہے اور اس کا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ کہنا غلط ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) کیونکہ دوسرے خاتم النبیین کا امکان پہلے سے موجود واقع خاتم النبیین کو جھٹلانے کے مترادف ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا آیاتِ الٰہیہ کو جھٹلانا ہے۔ بات یہاں بھی قدرت اور قانون کی ہے۔ قدرت یہی تھی کہ آپ کو پیدا اور مبعوث فرمایا۔ قانون یہ بنا دیا کہ آپ جیسا دوسرا کوئی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اب اس کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا، دوسرے لفظوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر محال ہے۔ ممکن کہنا قانونِ خداوندی کا انکار کرنا ہے۔ جب قانون بن گیا کہ آپ جیسی کوئی دوسری مخلوق نہ ہو تو پھر آپ جیسی دوسری مخلوق یعنی نظیر کے امکان کو تسلیم کرنا آیاتِ کریمہ سے کھُلم کھُلا بغاوت ہے۔

★ یاد رکھیے! کہ اگر ممکن ہے تو پھر ممکن کا کسی نہ کسی زمانے میں پایا جانا ضروری ہے یا پھر کسی ایسی ممکن شے کی نشاندہی کیجیے جو ممکن بھی ہو اور کسی زمانہ میں پائی بھی نہ جائے گی۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(ب) ڈاکٹر صاحب اپنے حلقہ میں نہ صرف علامہ بلکہ مؤرخ و متکلم اور مناظر بھی مانے جاتے ہیں۔ اس عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے تسلیم فرمالیا کہ ممتنع بالذات تحت القدرۃ نہیں ہوتا اور جملہ اہل سنت و جماعت یعنی تمام مفسرین کرام وغیرہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو محال بالذات مانتے ہیں جو کہ تحتِ قدرت نہیں تو قدرتِ خداوندی کو چیلنج کیا؟

(ج) ڈاکٹر صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ اہل سنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر ممتنع بالذات مانتے ہیں اور اسی پر انہوں نے بحث بھی کی ہے کہ ممتنع بالذات دائرۂ امکان سے باہر ہے۔ لہٰذا حضور کو جب تک ممکن بالذات نہ مانا جائے اُن پر مخلوق کا اطلاق نہیں ہوگا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

لامحالہ ان کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی واجب ہوں گے کہ جو چیز دائرہ امکان میں نہیں وہ دائرہ وجوب میں ہو گی۔ اب سلف صالحین پر الزام آتا ہے یہ حقیقت ہے کہ تمام مفسرین کرام اہل سنت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظیر کو ممتنع بالذات مانتے ہیں جیسا کہ سابقہ سطور میں ٹھوس دلائل سے ثابت کیا جا چکا ہے تو علامہ صاحب کے ان فرضی اصول و قواعد کے مطابق لازم آئے گا کہ یہ سلف صالحین (معاذ اللہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واجب الوجود مانتے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

ختمِ نبوت کا انکار

ممکن ہے ڈاکٹر صاحب کہہ دیں کہ ہم حضور کی نظیر کو جو محال کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وقوع محال ہے امکان محال نہیں۔ جواباً گزارش ہے کہ اس طرح بھی ختمِ نبوت کا انکار لازم آتا ہے ڈاکٹر صاحب کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے:۔

"یہ بات دلائل قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضور کی نظیر ہرگز نہ ہوگی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ان دلائل قطعیہ کی وجہ سے حضور کی نظیر محال ہے اور حضور کے بعد کسی کو نبوت ملے یہ بھی ممکن نہیں۔ مگر یہ بات کہ اب خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے، اس کی قدرت کو کھلا چیلنج دینا ہے، نہ کرنے اور نہ کر سکنے میں بڑا فرق ہے۔" [1]

میں آپ کو بہت خوبصورت نکتے پہ پہنچانا چاہتا ہوں، شاید اچھی طرح نہ سمجھا سکوں، خود سمجھنے کی کوشش فرمائیے گا۔ ڈاکٹر صاحب اگر نظیر کے وقوع کو محال جانتے ہیں امکان کو نہیں تو صد مبارک باد ہو کہ ڈاکٹر صاحب اس عبارت میں نظیر مصطفےٰ کے امکان کو بھی محال مان چکے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے:۔

"حضور کے بعد کسی کو نبوت ملے یہ بھی ممکن نہیں۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

یعنی یہ امکان محال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہو۔ جب کسی دوسرے کا نبی ہونا اب محال ہے تو نظیر بھی تو نبی ہی ہوگا کہ نبی بعد ہو، تو نظیر کیا ہے؟ لہٰذا نظیر کا امکان بھی باقی نہ رہا۔ نظیر میں نبوت کا پایا جانا یقینی امر ہے اور جب آپ کے بعد نبوت کا امکان بھی محال ہے تو بدیہی بات ہے کہ نظیر کا امکان بھی محال ہے۔ سو جناب علامہ صاحب نے یہاں نظیر مصطفےٰ کے وقوع ہی کو نہیں بلکہ امکان کو بھی محال مان لیا۔ جب دونوں طرح سے محال مان لیا اور مکمل محال مان لیا تو اب اس کا تعلق قدرت الٰہیہ سے بھی نہ رہا۔ اور ان کا امام احمد رضا پر یہ الزام افترا ہوا کہ انہوں نے قدرت خداوندی کو چیلنج کیا ہے۔ امام احمد رضا کا یہ کہنا کہ "تحت قدرت ہی نہیں" کا معنیٰ ہی یہ ہے کہ اس کا قدرت الٰہیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی مطلب "نہ کر سکنے" کا سمجھ لیجئے۔ گو ایسا کہنا نہیں

---

[1] مطالعۂ بریلویت جلد دوم صفحہ ۲۶۰۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

چاہیے کہ وجدان پہ گراں گزرتا ہے یعنی یوں نہ کہا جائے کہ "اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرسکتا" بلکہ اس طرح کہنا زیادہ مناسب ہے کہ اس کا تعلق قدرتِ خداوندی سے نہیں یا تحتِ قدرت نہیں لے

اب ڈاکٹر صاحب ایک طرف کہتے ہیں:۔ "حضور کی نظیر محال ہے" دوسری جانب کہتے ہیں:۔ "مگر یہ بات کہ اب خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے"

تو انہوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدرت کا اطلاق محالات پر بھی ہوتا ہے (جبکہ جماعتِ محققین اس کے خلاف ہے) ڈاکٹر صاحب کے اس عقیدہ سے ختمِ نبوت کے انکار کے علاوہ یہ فساد بھی لازم آیا کہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے خدا کو پیدا کرنا بھی اس کی قدرت کے تحت ہے اور قدرت سے خارج نہیں۔ یعنی نظیر خدا بھی ممکن ہے کیونکہ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر کو محال مانتے ہیں اور محال مان کر محصور قدرت بھی مانتے ہیں تو نظیر خدا بھی محال و ممتنع ہے اور ڈاکٹر صاحب کے قاعدہ کے مطابق اس محال پر بھی کہا جائے گا:۔ "مگر یہ بات کہ اب خدا کی قدرت میں ہی نہیں کہ ایسا کر سکے اس کی قدرت کو کھلا چیلنج ہے" (۲۶۵) اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک محال کو تحتِ قدرت مانا جائے اور دوسرے محال کو قدرت سے خارج کر دیا جائے۔ تو اس طرح نظیر خدا پر بھی اللہ تعالیٰ کو قادر ماننا پڑے گا۔ (معاذ اللہ)

ختمِ نبوت کا انکار یوں ہوا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظیر ممکن ہے تو پھر یہ ارادہ خداوندی ہوا جس کا تفسیر بیضاوی

لے ممکن ہے کوئی اجہل یہ کہہ دے کہ ایسا عقیدہ ہی کیوں رکھا (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کے مطابق کسی نہ کسی زمانے میں پایا جانا ضروری ہے اور ارادہ کا تعلق ممکن سے ہے جیسا کہ علامہ مناوی کی عبارت گزر چکی ہے اور مشیتِ خداوندی کے معنی امام راغب کے مطابق اشیاء کو موجود کرنے کے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ قدرتِ خداوندی، ارادۂ خداوندی ہے اس کا تعلق ممکنات سے ہے۔ جب ڈاکٹر صاحب کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسی دوسری مخلوق پیدا کرنے پر قادر ہے تو ثابت ہوا کہ اس ذریعہ و وسیلہ سے آپ کی نظیر ممکن ہے۔ جب نظیر ممکن ہے تو یہ بات محتاجِ دلیل ہی نہ رہی کہ دوسرا خاتم النبیین ممکن ہے (ورنہ نظیر نہیں) جب دوسرا خاتم النبیین مان لیا (تحتِ قدرت مانا دوسرا خاتم النبیین ماننا ہی تو ہے) تو صریحاً ختمِ نبوت کا انکار لازم ہے ہے کہ پہلا خاتم جو حضور ﷺ کا

نوٹ: جب وہ خاتم رہا تو نظیر نہ رہا بلکہ درجہ میں بڑھ گیا۔
اس کی بحث ان شاء اللہ آگے آئے گی

آیاتِ کریمہ سے استدلال

ڈاکٹر صاحب نے اپنی علمیت کا سکہ بٹھانے کے لیے اپنی بات کی تائید میں وہ آیاتِ کریمہ سے بھی استدلال کیا ہے۔ لکھتے ہیں:
"وہ اگر چاہتا ـــــ تو حضور کو وحی کی دولت دے کر کیا پھر

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) جائے جو وجدان پر گراں گزرے تو جواب یہ ہے کہ متکلمین نے کتبِ عقائد میں تصریح فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خالقِ کل شئ تو کہا جائے مگر خالقِ کلاب والخنازیر نہ کہا جائے۔ حالانکہ وہ ان کا بھی خالق ہے اور سب کا عقیدہ بھی ہے۔
اسی بناء پر یہاں یہ فقرہ [illegible] لکھا گیا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLES

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اسے آپ سے سلب کرنے پر قادر نہ تھا۔ گو اُس نے ایسا نہ چاہا کہ یہ اُس کی شان کے لائق نہ تھا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اس کی قدرت کے تحت تھا یا نہیں؟ قرآن کریم اس موضوع پر دامخ روشنی ڈالتا ہے:۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ (پ ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۸۷)

ترجمہ:۔ "اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر آپ پر وحی بھیجی ہے سب واپس لے لیں۔ پھر اسے لینے کے لیے آپ کو ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی نہ ملے مگر یہ آپ کے رب کی رحمت ہے بے شک آپ پر اس کا بڑا فضل ہے۔"

WWW.NAFSEISLAM.COM

یعنی یہ کہ خدا نے ایسا نہ کیا یہ اس کی رحمت ہے یہ نہ سمجھنا کہ یہ اُس کے تحت قدرت ہی نہ تھی یہ بات کہ وہ آپ کو وحی سے محروم کر دے۔ یہ بات اس کی مشیت میں نہ تھی۔ لیکن اس میں کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسے تحت القدرت بتلایا ہے۔" [۱]

الجواب:۔ پہلے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت قدیم ہے۔ اُس کی قدرت، اُس کا ارادہ، اُس کی مشیت اور اُس کا چاہنا سب قدیم ہیں۔ ایسا نہیں کہ کوئی صفت پہلے موجود نہیں تھی بعد میں پیدا ہو گئی۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔ "وہ اگر چاہتا" اور جو آیت کریمہ کا

[۱] مطالعۂ بریلویت ج دوم صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترجمہ کیا اُس میں بھی یہی لکھا :-
" اور اگر ہم چاہیں " مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اگر اس طرح
چاہتا۔ ایسا ہرگز نہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا اور اب وہ اس کو
اپنے ارادہ میں شامل فرمالے گا بلکہ اُس نے ایسا چاہا ہی نہیں۔ اُس نے
ایسا ارادہ ہی نہیں فرمایا۔ جب ارادہ اور چاہنا پایا جائے گا تو پھر اُن چیزوں
کا تعلق بھی قدرتِ الٰہیہ سے ہوگا لیکن جب ارادہ اور چاہنا نہیں پایا جائے
گا تو پھر وہ ممکنات سے خارج ہوں گی۔ وہ محالات کا قدرت الٰہیہ
سے کوئی تعلق نہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ایسا کیوں نہ چاہا۔ اس کے
بارے میں ڈاکٹر صاحب خود کہتے ہیں :- " کہ یہ اُس کی شان کے
لائق نہ تھا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

جناب علامہ صاحب! جو بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق
نہ ہو۔ اُس میں لازماً کوئی نقص ہوگا یا کوئی عیب ہوگا۔ جبھی تو وہ
اُس کی شان کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اُس کی صفت ہے
کُلِّ شَیٔ" قَدِیْرٌ اُس کی صفت ہے۔ اب اگر حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وحی سلب کرنا تحتِ قدرت ہے تو معلوم
ہوا کہ اس کا تعلق قدرتِ الٰہیہ سے پایا جاتا ہے۔ اور جس کا تعلق قدرت
سے پایا جائے وہ اُس کی شان کے لائق ٹھہری۔ یا پھر ایسا بھی نہیں کہ
ایک بات پہلے تو اُس کی شان کے لائق نہ تھی وہ اب لائق ہو جائے
یہ بھی ممکن نہیں۔ جو پہلے شان کے لائق نہ تھی وہ اب بھی نہیں اور
نہ آئندہ ہوگی۔

ڈاکٹر صاحب کی اپنی ہی عبارت میں اب تو ایک عجیب تضاد ثابت
ہوگیا۔ مثلاً جھوٹ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں کیونکہ جھوٹ
عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ اب اگر اسے تحتِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

قدرت مانا جائے (اور یہ دیوبندیوں کا عقیدہ ڈنکے کی چوٹ پہ ہے) تو تحتِ قدرت ماننے سے اس جھوٹ کا تعلق قدرت سے پایا جانا ضروری ہے۔ جب تعلق پیدا ہوگیا تو پھر یہ جھوٹ (معاذ اللہ) اُس کی صفت میں داخل ہو کر اُس کی شان کے لائق ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب یہاں خوب پھنسے ہیں کہ ایک بات کا تعلق اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بھی بتاتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ یہ اُس کی شان کے لائق بھی نہیں۔ بھلے آدمی جو بات اُس کی شان کے لائق نہیں اُس کا تعلق بھی پھر اُس کی قدرت سے رہا۔ جیسے موت ہے کہ یہ نہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے چاہی اور نہ اُس کی شان کے لائق۔ تو بقول مولوی محمد قاسم نانوتوی :

"موت خداوندی مقدور نہیں کیونکہ محال ہے مگر اس سے خدا کی [illegible] نہیں کہتے۔" [1]

تو وہی مطلب کہ اگر اس کی شان کے لائق نہیں تو پھر اس کا تعلق بھی قدرت سے نہ رہا اور اس کے لئے خدا کی قادریت میں بھی کچھ فرق اور نقصان نہ آیا۔ ڈاکٹر صاحب اگر کہیں کہ موت کو ہم ممتنع بالذات مانتے ہیں تو بندہ بھی بار بار عرض کر چکا ہے کہ تمام علمائے اسلام یعنی سلف صالحین نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ممتنع بالذات ہی مانتے ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک ہر معیوب بات جو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں، فی الواقع اُس کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پایا جانا ضروری ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تو ڈاکٹر صاحب نے جس کو تحت القدرت بتایا وہ تو اس کی شان کے لائق ہی نہیں لہٰذا اصل گستاخ تو آپ ٹھہرے۔

[1] انتصار الاسلام صفحہ ۱۲ مطبوعہ دیوبند۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اب ڈاکٹر صاحب کی خود ساختہ تفسیر سے باہر نکل آئیے اس لیے کہ اُن کے اپنے بزرگ مفتی محمد شفیع دیو بندی لکھتے ہیں :-

"آج جو شخص کسی آیت کی تفسیر معلوم کرنا چاہے اس کے لیے نہایت سہل اور سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ وہ سلف صالحین، صحابہ و تابعین کی تفاسیر کو اپنے قدوہ بنا کر ان کی اختیار کردہ تفسیر کو قرآن کی مراد سمجھے اور جو کوئی معنی جمہور صحابہ و تابعین اور اسلاف اُمت کے خلاف سمجھ میں آئیں ان کو اپنی غلط فہمی اور قصورِ علم کا نتیجہ سمجھے۔" سلہ

چنانچہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"آخر زمانے میں ایک سرخ ہوا چلے گی، شام کی طرف سے یہ اُٹھے گی، اُس وقت قرآن کے ورق سے اور حفاظ کے دلوں سے قرآن سلب ہو جائے گا، ایک حرف بھی باقی نہیں رہے گا۔ پھر آپ نے اسی آیت یعنی وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْ اَوْحَیْنَا... الخ کی تلاوت کی۔" سلہ

معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی آیت کریمہ نمبر ۸۶، ۸۷ کا مطلب محض یہی ہے کہ قربِ قیامت یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ اپنی طرف اُٹھا لے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سلبِ وحی کا یہاں کوئی تصور نہیں اس لیے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت و مشیت چاہنے پر مبنی ہے اور اُس نے چاہا کیا ہے۔ وہ خود فرماتا ہے۔ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ (یعنی میری رحمت ہے کہ میں نے وحی کو آپ سے سلب نہیں فرمایا ــــ اور یہ رحمت مقامِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی واضح دلیل ہے کہ وحی

سلہ ختم نبوت جلد اول ص ۲۳ مطبوعہ دیو بند صفحہ ۳۴ مطبوعہ کراچی۔
سلہ تفسیر ابن کثیر ج ۳ صفحہ ۶۲ عربی مطبوعہ مصر؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

آپ سے سلب کرنے کی بجائے اس اُمت سے اُٹھا لی جائے۔ مگر کم فہموں نے اس آیت کریمہ کو اپنے مقام سے ہٹا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جفاکاری کا ثبوت دے ڈالا۔

ڈاکٹر صاحب اگر اپنے شمس العلماء مولوی نذیر احمد دہلوی کے صرف ترجمہ پر ہی نظر کر لیتے تو اس آیت کریمہ سے سلب وحی کا استدلال ہرگز نہ کرتے۔ مولوی نذیر احمد کا لفظ بہ لفظ ترجمہ یہ ہے:۔

"اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا ہے اس کو (دنیا کے پردے سے) اُٹھا لے جائیں"

دیکھ لیا! آپ کے شمس العلماء نے بھی سلب وحی کی نسبت دُنیا کی طرف کی۔ مگر آپ [illegible] اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان دکھلانے کے لیے شان رسالت میں گستاخی کو اپنے لازم قرار دے ڈالا ہے۔

★ جو دیوبندی ایسا سا توحید میں نکھار پیدا کر سکیں گے جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور وہ تمام افعال قبیحہ پر قدرت رکھتا ہے۔ اس سے متعلق ایک مضمون "ضیاء القاسمی دیوبندی کا پُرفریب چیلنج قبول" کے عنوان سے بندہ انہیں صفحات پر جون ۱۹۹۳ء میں شائع کروا چکا ہے۔ دیوبندی آج تک مہر بلب ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی کے مطابق سہل اور سلامتی کے راستے کو اختیار کرتے ہوئے صاحب معالم التنزیل کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل کی ان آیات سے متعلق کہ یہ کس طرح سلب ہوگا، فرماتے ہیں:۔

"قیل المراد محوہ من المصاحف واذھاب ما فی الصدور۔ وقال عبداللہ بن مسعود اقرأ القرآن قبل ان یرفع فانہ لاتقوم الساعۃ حتی یرفع قیل ھذہ المصاحف ترفع فکیف بما فی صدور الناس۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترجمہ: (صاحب معالم التنزیل الامام الہمام الحافظ محیی السنۃ ابن محمد الحسین بن مسعود البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ) طلب کرنے دیا لے جانے سے) مراد اوراق سے لے جانا ہے اور لوگوں کے سینوں سے (اور اس پر دلیل یہ ہے کہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پڑھو قرآن، اس سے قبل کہ وہ رفع ہو جائے (یعنی اُٹھ جائے) کیونکہ قیامت نہیں برپا ہو گی یہاں تک کہ رفع ہو جائے قرآن مصاحف سے۔ جب مصاحف سے رفع ہو جائے گا تو پھر سینوں میں کیسے رہے گا۔" [1]

ڈاکٹر صاحب مزید فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عالمگیر ہے، ہر خطہ و علاقہ اور ہر شہر و قریہ کو شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اب ہر ہر قریہ میں علیحدہ علیحدہ نبی آئے۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا۔ اب آپ کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ذرا یہ بھی سوچیے کہ اللہ رب العزت اپنی ان چاہی چیزوں پر قادر ہے یا نہیں؟ جو چیزیں اس کی مشیت میں نہیں ان پر اُسے قدرت ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب قرآن کریم میں یہ ملتا ہے:۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ۝ صلے

(پ ۱۹ سورۂ الفرقان آیت ۵۱)

ترجمہ: "اور اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ایک ڈرانے والا بھیجتے۔" [2]

اس آیتِ کریمہ میں تین لفظ قابلِ غور ہیں:۔

---

[1] تفسیر معالم التنزیل مطبع یحییٰ صافی ؛ [2] مطالعۂ بریلویت ج ۲ ص ۲۶۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

① لَوْ (اگر)
② شِئْنَا (چاہنا)
③ نَذِیرًا (ڈرانے والا)

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں :-

"لو قیل هو لامتناع الشئ لامتناع غیرہ ویتضمن معنی الشرط۔ یعنی کہا گیا ہے کہ یہ امتناع الشئ لامتناع غیرہ کے لیے آتا ہے (یعنی ایک چیز کا دوسری کے امتناع کے سبب ناممکن ہونا) اور معنی شرط کو مُتَضَمِّن (شامل) ہوتا ہے۔"[1]

معلوم ہوا کہ لفظ لَوْ شرطیہ ہے اور معنی منفی کے پیدا کرتا ہے اور لفظ شِئْنَا واضح ہے جس سے احسن طور پر روشن ہوگیا کہ نہ تو خدا تعالیٰ نے ایسا اعلان کیا تھا کہ اس کا تعلق ازل یا عدم سے ہے (جیساکہ سابقہ اوراق میں دلائل نقل کئے گئے ہیں) خلف اللہ رب العزت اپنے اس چاہنے کی نفی خود فرما رہا ہے تو اس کا اس کی قدرت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ہاں قدرت کے ساتھ تعلق تھا اگر وہ ازل سے چاہتا مگر اُس نے نہ چاہا اور اپنے قانون سے ہمیں مطلع فرما دیا اور یہ قدرت کی وہ قسم ہے جو سابقہ سطور میں تیسرے نمبر پر بیان ہوئی ہے یعنی "ہمیں خبر دی کہ میں فلاں چیز کے بنانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔" اور ان تین اقسام قدرت کو مولوی محمود الحسن صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جو تفسیر کبیر سے امام رازی علیہ الرحمۃ کا حوالہ نقل کیا ہے اس کا بھی مطلب یہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ازل سے چاہتا تو اس پر قادر تھا کہ وہ ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیجتا مگر اس نے

[1] المفردات جلد ۲ صفحہ ۳۷۴ :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ایسا نہ چاہا اور ڈاکٹر صاحب کے خود نقل کردہ الفاظ بھی یہ ہیں :-

"لفظ اگر بتلا رہا ہے کہ وہ ذاتِ پاک ایسا ہرگز نہ کرے گی "

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اس کا ارادہ اور اس کا چاہنا، یہ سب ایک ہی مفہوم ادا کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ان چاہی چیزوں پر بھی قدرت حاصل ہے۔ یعنی اس نے یہ نہ چاہا کہ دوسرا کوئی اور خاتم النبیین ہو مگر وہ یہ نہ چاہ کر بھی (معاذ اللہ) اپنا قانون بدل کر اس کے خلاف کر سکتا ہے۔ اور کوئی دوسرا خاتم النبیین پیدا فرما کر ان اللہ لا یخلف المیعاد اور لا تبدیل لکلمت اللہ کے خلاف کر سکتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں قدرتِ خداوندی کی راہ سے دوسرے خاتم النبیین کا عقیدہ ثابت ہو رہا ہے اسی کو عقیدہ امکانِ نظیر کہا جاتا ہے اور تمام علمائے دیوبند اس کے قائل ہیں۔ اور یہیں سے علمائے دیوبند یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یعنی کذب تحتِ قدرت باری تعالیٰ ہے (فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ)

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے تو اس محال کی طرف پہنچانے والا کوئی امر کیونکر محال نہ ہوگا یہ تو جمع الضدین ہے کہ

(الف) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے۔

(ب) البتہ یہ بات تحتِ قدرت ہے کہ وہ ہر بستی میں ایک ایک نبی بھیج دے۔

یہ (الف)، (ب) ایک ہی جگہ ہے اور اس ایک جملے میں سخت تضاد واقع ہو رہا ہے پہلے حصہ میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا محال یعنی ناممکن ہے۔ (اور دوسرے حصے میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(۱۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہے (تحتِ قدرت کا یہی معنیٰ ہے)

جملے کا دوسرا حصّہ مان لینے سے پہلے حصّہ کی خود بخود نفی ہو جاتی ہے اور ختم نبوّت کا انکار ضرور لازم آتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب محال پر بھی قدرتِ خداوندی کا اطلاق کرتے ہیں یعنی "حضور کی نظیر محال ہے" کہہ کر بھی اسے تحتِ قدرت بتلاتے ہیں۔

ایک استفسار

ڈاکٹر صاحب نے جو دو آیاتِ کریمہ سے استدلال کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجی گئی وحی طلب کر لے۔ یہ امکانِ سلبِ وحی کا عقیدہ ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتا۔ یہ بقول علامہ صاحب امکانِ نظیر کا عقیدہ ہوا کہ وہ اب بھی، آج بھی اور آئندہ بھی کسی نبی کو بھیجنے پر قادر ہے۔ یعنی بھیج سکتا ہے بھیجا نہیں

ڈاکٹر صاحب کا کہنا یہ بھی ہے کہ ان چاہی چیزوں کو بھی اور جو اس کی مشیّت و ارادے میں نہیں اُن پر بھی وہ قادر ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب قرآن کریم کی یہ آیتِ مقدسہ ملاحظہ فرمائیں اور پھر جواب مرحمت فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَلَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ" (زمر پ ۲۳)

ترجمہ:۔ اگر خدا کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا۔" (مولوی نذیر احمد خاں)

بتلائیے اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا ہونا ممکن ہے یا محال؟

بتلائیے کیا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ مخلوق میں سے کسی کو پسند کر کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اپنا بیٹا بنا لے ؟

بتائیے جب اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا کہ وہ کسی کو اپنی فرزندی میں لے تو کیا اب وہ مخلوق میں سے کسی کو اپنا بیٹا بنانے پر قادر ہے ؟

آپ کا جواب تو آپ کے قاعدے اور قانون کے مطابق یہ ہونا چاہیئے کہ :۔

اگر اُس نے نہیں بھی چاہا تب بھی وہ مخلوق میں سے کسی کو اپنا بیٹا بنانے پر قادر ہے۔ جب قادر ہے تو اس قدرت کا تعلق ممکن سے ہے یعنی آپ کا عقیدہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ یہاں امکانِ نظیرِ مصطفےٰ کی طرح امکان ابن اللہ کا عقیدہ نکل آیا۔ اُس کی مشیت میں بقول آپ کے اگر نہیں بھی اور اس نے نہیں بھی چاہا تب بھی اُس کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ یہاں آپ نے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا انکار کر دیا [illegible] انکار بلکہ اللہ تعالیٰ کو بھی (معاذ اللہ) کاذب ٹھہرا دیا

OF AHLESUNNAT WAL JAMA

پہلی صورت :۔ اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنانا اُس کی مشیت میں ہے (مشیت میں ہے تو پھر بنانا لازم لہٰذا قائل دائرہ ایمان سے خارج)

دوسری صورت :۔ اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنانا اُس کی مشیت میں نہیں مگر بنا سکتا ہے (لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا انکار ہو گیا لہٰذا قائل دائرہ ایمان سے خارج)

آپ نے سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۷ اور سورۂ الفرقان آیت ۵۱ سے جو استدلال کیا ہے وہ اسی لیے کیا ہے کہ ان کو بھی تحتِ قدرت آنا جانیے۔ ذرا اپنے جملے ملاحظہ فرمائیے جو آپ نے خود ہی ترجمہ کیے ہیں :۔

① اور اگر ہم چاہیں تو جس قدر آپ پر وحی بھیجی ہے سب واپس لے لیں۔ (سلبِ وحی تحتِ قدرت)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

(ii) اور اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ایک ڈرانے والا بھیجتے (نئے نبی کا آنا تحت قدرت)

اب اس احقر کی طرف سے پیش کردہ اس آیت کریمہ کے بارے میں کیا خیال ہے :۔

(iii) اگر خدا کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا (بیٹا ــــ تحت قدرت)

یہ آپ کا عقیدہ ہوا یا نہ؟ اگر آپ تحت قدرت نہیں مانیں گے تو اپنے قول کے مطابق قدرت خداوندی کو چیلنج کرنے والے ہوئے اس کے بارے میں آپ خود فرماتے ہیں :۔

"قدرت خداوندی کو چیلنج کرنا اگر کفر نہیں تو کون سا ایمان

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور اگر تحت قدرت مانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہونا ممکن ہے حالانکہ جس کا ظہور و وجود کسی زمانے میں ہونا فرد ہے،

یوں بھی دائرۂ ایمان سے خارج ــــ لہذا سے

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

طرفہ تماشا

ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ پر الزام تراشی کرتے ہوئے عنوان دیا ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی قدرت کو کھلا چیلنج"[1]

اور خود فتویٰ بھی دیا ہے کہ "یہ کفر نہیں تو کون سا ایمان ہے"

گویا ڈاکٹر صاحب اعلیٰ حضرت کی تکفیر کے قائل ہیں (معاذ اللہ)

[1] مطالعۂ بریلویت ج دوم صفحہ ۲۹۶ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

جبکہ یہی خود ساختہ علامہ صاحب لکھتے ہیں :۔

"ہم اس مفتری (امام احمد رضا بریلوی) کو کافر نہیں کہتے"۔[1]

"تقدیس الوکیل" مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ اور دیگر علمائے حرمین شریفین اور علمائے ہند کی بھی تصدیقات ہیں۔ اس میں مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

"علامۃ العلماء و قطب الاولیاء امام توربشتی نے اپنی کتاب "معتمد فی المعتقد" میں قائل امکان مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفیر کی ہے۔"[2]

معلوم ہوا کہ دیوبندی جن کو اپنا اکابر تسلیم کرتے ہیں وہ نظیرِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائلین کو کافر کہتے ہیں۔

"THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

علامہ فضلِ حق خیرآبادی کا ردِّ امکانِ نظیر

مجاہدِ آزادی، امام حکمت و کلام علامہ محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہٗ العزیز نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب "تحقیق الفتویٰ" میں عقیدۂ امکانِ نظیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھرپور رد فرمایا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے فرمایا ہے۔ امکانِ نظیر کا مطلب بیان کرتے ہوئے

[1] مطالعۂ بریلویت جلد اوّل صفحہ ۲۷۸ مطبوعہ لاہور۔
[2] تقدیس الوکیل مطبوعہ قصور طبع ۱۳۱۴ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

امام حکمت فرماتے ہیں :-

"قائل کی مراد وہ فرد ہے جو اس ذاتِ اقدس کے ساتھ ماہیت (یعنی حقیقت واصل) اور ان تمام اوصافِ کاملہ میں شریک ہو جو اس ذاتِ قدسی صفات، مرودِ کائنات، مفخرِ ممکنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موجود ہیں۔" ؎۱

امتناعِ نظیر (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل اور نظیر نہ ہونے) سے متعلق آپ فرماتے ہیں :-

"اس (امکانِ نظیر کے) قائل کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ حضور سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام کمالات میں برابر کروڑوں اشخاص کے تکوین (یعنی پیدا ہونے) کا تعلق صحیح ہے۔

جو شخص اردو سے تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتا ہے، اس عبارت سے اس معنی کے متبادر (فوراً کسی معنی کی طرف انتقالِ ذہن) ہونے میں شک نہیں کر سکے گا۔ حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات سے تمام اوصاف و کمالات میں برابری رکھنے والے ایک شخص سے بھی تکوین کے تعلق کا صحیح ہونا باطل ہے کیونکہ ایسا ایک شخص بھی موجود ہو تو نصِ قرآنی کا کذب لازم آئے گا اور اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور جسے محال بالذات لازم ہو اس سے تکوین کا تعلق صحیح نہیں ہوتا (منطقی انداز میں) اس قیاس (اقترانی حملی) کی ترتیب یوں ہوگی :

(۱) کمالات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کا موجود ہونا محال بالذات کو مستلزم ہے۔

(۲) اور جو محال بالذات کو مستلزم ہو اس سے تکوین کا تعلق

WWW.NAFSEISLAM.COM

؎۱ تحقیق الفتویٰ صفحہ ۱۵۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صحیح نہیں ہے یا (بصورتِ قیاس استثنائی اتصالی) کہا جائے۔

اگر کمالات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر سے تکوین کا تعلق صحیح ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا کذب بھی صحیح ہوتا لیکن تالی (اللہ تعالیٰ کا کذب) باطل ہے لہٰذا مقدم (کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سے تکوین کے تعلق کا صحیح ہونا) بھی باطل ہوگا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کا موجود ہونا کذبِ الٰہی کو مستلزم ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر نبی کے سوا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد (نئے) نبی کے موجود ہونے سے نصِ قرآنی کا کذب لازم آتا ہے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم جمیع انبیاء ہونا نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لہٰذا اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر کا تکوین کے تحت داخل ہونا صحیح ہو تو اس نصِ صریح کا کذب صحیح ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ من ذالک۔"[1]

علامہ محمد فضل خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ منطقی انداز سے عقیدۂ نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

صغریٰ کا بیان دو طریقے سے ہے

طریق اوّل:۔ یہ قضیہ سالبہ کلیہ دائمہ صادق ہے۔ کسی وقت کوئی ممکن ذاتی کمالات میں سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مساوی نہیں ہے (یہ اصل قضیہ ہے)

[1] تحقیق الفتویٰ صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

لہذا اس کا عکس ضرور صادق آئے گا۔
اوصاف و کمالات میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مساوی کسی وقت ممکن ذاتی نہیں ہے (یہ عکس ہے) اصل قضیہ کے صدق کا بیان یہ ہے کہ اگر ہمارا یہ قول :-
"کسی وقت کوئی ممکن ذات، کمالات میں سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مساوی نہیں ہے۔"
صادق نہ ہو تو اس کی نقیض ضرور صادق ہوگی کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے اور اس کی نقیض موجبہ جزئیہ مطلقہ عامہ ہے اور وہ یہ ہے :-
"بعض ممکن ذاتی، سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالفعل (یعنی تینوں زمانوں ماضی، مستقبل، حال) میں سے ایک زمانے میں مساوی ہیں"
اور یہ مطلقہ عامہ موجبہ جزئیہ ہر مسلمان کے نزدیک باطل ہے (لہذا اصل صادق ہوا) اور جب اصل صادق ہوا تو اس کا عکس یقیناً صادق ہوگا۔ لہذا ثابت ہوا کہ کمالات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مساوی، ممکن ذاتی نہیں ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں کہ وہ مساوی واجب بالذات ہو۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ یا ممتنع بالذات ہو۔ پہلی صورت بالبداہتہ باطل ہے۔ لہذا متعین ہوگیا کہ وہ مساوی ممتنع بالذات ہے اور یہی ہمارا مطلوب ہے۔
طریق ثانی :- یہ کہنا کہ تمام کمالات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر شخص کا وجود ممکن ہے، اجتماع نقیضین کے امکان کو تسلیم کرنا ہے اور وہ تو باطل ہے (لہذا اس مساوی کا امکان بھی باطل ہے)" (تحقیق الفتویٰ صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵)

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ:۔ اجتماعِ نقیضین کا مطلب ہے کہ دو مخالف چیزوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔ مثلاً دن اور رات کا جمع ہونا، اجتماعِ نقیضین ہے۔ نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحتِ قدرت کہنا اجتماعِ نقیضین کے امکان کو تسلیم کرنا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ وہ نظیر یعنی وہ شخص یا خاتم الانبیاء ہوگا یا خاتم الانبیاء نہیں ہوگا۔ دونوں صورتوں میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہیں ہوگا۔ پہلی صورت میں وہ (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ جائے گا کیونکہ لامحالہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے زمرے میں داخل ہوں گے جن کا وہ خاتم ہوگا۔ اس طرح وہ درجہ میں بلند ہوگیا۔ دوسری صورت میں وہ خاتم الانبیاء نہیں ہے تو چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں لہٰذا وہ مرتبہ میں کم ہوگیا لہٰذا نظیر کا ان دونوں صورتوں میں مساوات فرض کرلینے کے باوجود اس کا مساوی نہ ہونا لازم آیا۔ ثابت ہوا کہ جمیع کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر شخص کا موجود ہونا اس امر کو مستلزم ہے کہ وہ شخص تمام کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہ ہو۔ لہٰذا واضح ہوگیا کہ تمام کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر شخص کا قول کرنا یا اس برابر کا قدرتِ خداوندی سے تعلق جوڑنا اجتماعِ نقیضین کے امکان کا قول کرنا ہے اور وہ تو محال بالذات ہے۔ پس نظیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محال بالذات ہے۔ جب محال بالذات ہوا تو اس کا قدرتِ خداوندی سے بھی کوئی تعلق نہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تعلق ممکنات سے ہے محالات سے نہیں۔ اسی طرح تمام کمالات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر شخص کا وجود اس کے عدم کو مستلزم ہے اور جس کا وجود اس کے عدم کو مستلزم ہو وہ محال بالذات ہے۔ (ملخصاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تحقیق الفتوی صفحہ ۱۶۶)

امکانِ نظیر کے ہر شبے کا جواب علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے بھرپور طریقے سے دیا ہے لہٰذا مزید تفصیل جاننے کے شائقین ان کی کتاب "تحقیق الفتوی" اور "امتناع النظیر" سے رجوع فرمائیں۔

ممکنہ حد تک تو ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کو مسئلہ سمجھا دیا گیا ہے مگر جس کا کام ہی شانِ خداوندی اور شانِ رسالت کی گستاخی، بے باکی اور دریدہ دہنی ہو وہ بھلا کس طرح اسے قبولیت کا درجہ عطا کرے گا۔ لہٰذا انہیں مفت مشورہ یہ ہے کہ وہ قلم سے صفحۂ قرطاس پر گستاخیوں اور دریدہ دہنیوں کا کانٹے بکھیرنے کی بجائے اُسے اتار بند ڈالنے کا کام لیا کریں تاکہ قلم کی حرمت سلامت رہ جائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۱۳) جوڑ توڑ اور فتنہ کاری کا نقطۂ عروج

چونکہ ڈاکٹر صاحب نے جھوٹ اور فریب کو مرکز مان کر "مطالعۂ بریلویت" ترتیب دی ہے اس لیے وہ ہر طرف سے گھوم پھر کر واپس اپنے محور کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ جی تو چاہتا ہے کہ سطر سطر کا پول کھولا جائے مگر یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ جو کچھ بطور نمونہ پیش کیا گیا حق و باطل میں امتیاز کے لیے کافی ہے اور نہ ماننے والوں کے لیے دفتر کے دفتر بیکار ہیں۔ ہمارا کام منوانا نہیں محض حق کو ظاہر کر دینا ہے۔ ہم رُوسیاہ ہیں، گناہگار ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول محمد عربی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اُمتی ہیں اور فقط انہیں کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ وہی ہمارا مرکز و محور ہیں اور انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/ Ataunnabi.com

کی شفاعت کے اُمیدوار ہیں۔ لہٰذا آیت فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰٓ اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا۔ ؎ پڑھ کر دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔ ہماری بھائیوں کو کوئی ماننے یا نہ ماننے، اُس کا اپنا ایمان۔ ہم نے وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پہ عمل کرنا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

بہرحال جب دماغ میں خنّاس گھس جائے تو دل کی گلیاں تاریک ہو جاتی ہیں، نیت میں فتور آجاتا ہے اور قلم ایسی گستاخیوں پر اُتر آتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کی حرمت بچنے نہیں پاتی۔ اُسی گستاخ قلم سے جناب ڈاکٹر صاحب "فیضِ محبت سے نبی بننے کا تصور" کا عنوان دے کر فرماتے ہیں

مولانا احمد رضا خان ایک جگہ لکھتے ہیں

"قریب تھا کہ ساری کی ساری اُمت نبی ہو جائے۔"

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد

وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

(فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۳۲)

اعلیٰ حضرت نے یہ نہ سوچا کہ اگر ساری کی ساری اُمت نبی ہو جائے تو ان نبیوں کے لیے پھر آخر اُمتیں کہاں سے آئیں گی، اگر نبی ہی نبی دُنیا میں ہوں اور اُمت کوئی نہ ہو تو پھر اس عنصری دنیا اور فرشتوں کی دُنیا میں کیا فرق رہے گا۔ افسوس کہ خان صاحب نے کچھ نہ سوچا اور جنون کے فیضِ صحبت سے ملنے کا ایہام پیدا کر دیا۔ مرزا غلام احمد نے بھی تو اپنی نبوت کی اساس اسی پر کھڑی کی تھی"۔ ؎۲

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATIONAL DIRECTORY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

؎۱ الکہف: ۶ ؎۲ مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ڈاکٹر صاحب! آپ بھول رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت کی اساس "تحذیر الناس" پر کھڑی کی تھی جس کے مصنف مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند ہیں۔ آپ نے بغیر ثبوت کے بات کی ہے اور میں ٹھوس دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ خود مرزائیوں کی کتب میں لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا جو معنیٰ نانوتوی صاحب نے کیا ہے، ہم اُسی کو تسلیم کرتے ہیں اور اس عقیدہ میں نانوتوی صاحب ہمارے امام ہیں۔ حوالے ضرورت ہوں تو پیش کئے جا سکتے ہیں۔

جس جوڑ توڑ اور فریب کاری کا ثبوت آپ نے امام احمد رضا کے اس حوالہ میں دیا ہے یہ شاید فریب کاری اور آپ کی دھوکہ بازیوں کا نقطۂ عروج ہے اور دجل و تلبیس کی دنیا میں اس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ جب دل و دماغ اور نوکِ قلم پر شیطان کا تسلط ہو تو پھر ایسی ہی وارداتیں سرزد ہوتی ہیں۔ ان فریب کاریوں کی خلش اہلِ ایمان کو مدتوں محسوس ہوتی رہے گی۔

دیکھئے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے "فتاویٰ افریقہ" میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث پاک درج کی۔ ملاحظہ فرمائیے۔

امام احمد و ابن ماجہ و ابو داؤد طیالسی و ابو یعلیٰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

انہ لم یکن نبی الا لہ دعوۃ قد تنجزہا فی الدنیا وانی قد اختبأت دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد آدم یوم القیٰمۃ ولا فخر وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر وبیدی لواء الحمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ولا فخر آدم فمن دونه تحت لوائی ولا فخر
(ثم ساق حدیث الشفاعة الی ان قال) فاذا
اراد الله ان یصدع بین خلقه نادی منادا این
احمد وامته فنحن الآخرون الاولون نحن آخر الامم
واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا
فنمضی غرا محجلین من اثر الطهور فیقول الامم کادت
هذه الامة ان تکون انبیاء کلها الحدیث یعنی ہر نبی
کے واسطے ایک دُعا تھی کہ وہ دُنیا میں کر چکا اور میں نے اپنی دُعا
روزِ قیامت کے لیے چھپا رکھی ہے وہ شفاعت ہے میری اُمّت کے
واسطے اور میں قیامت میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور کچھ فخر مقصود
نہیں اور اوّل میں مرقدِ اطہر سے اٹھوں گا اور کچھ فخر مقصود نہیں اور
میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور کچھ افتخار نہیں۔ آدم اور ان
کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیرِ نشان ہوں گے اور کچھ تفاخر نہیں۔
جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا۔ ایک منادی پکارے
گا کہاں ہیں احمد اور ان کی اُمّت۔ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اوّل ہیں۔
ہم سب اُمّتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام اُمّتیں
ہمارے لیے راستہ دیں گی، ہم چلیں گے، اثرِ وضو سے درخشندہ رُخ
وتابندہ اعضاء، سب اُمّتیں کہیں گی قریب تھا کہ یہ اُمّت تو ساری
کی ساری انبیاء ہو جائے۔ ؎

جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد [1]
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

[1] فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۳۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نوٹ :- فتاویٰ افریقہ صفحہ ۱۳۲ کا فوٹو سٹیٹ بھی مضمون کے آخر میں دیا جا رہا ہے ملاحظہ فرما لیجئے۔ پہلی بات یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے جو عبارت کا ایک ٹکڑا لیا ہے وہ دراصل پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث مبارک ہے۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب کا نشانہ درحقیقت عظمتِ مصطفےٰ ہے اس لیے امام احمد رضا کی تو محض آڑ ہے۔ یعنی کہوں بیٹی کو اور سناؤں بہو کو۔ بلا تشبیہ ڈاکٹر صاحب کے گستاخ قلم کا رُخ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک کی طرف ہے۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس محبوب مشغلہ کا دل کھول کر مظاہرہ کیا ہے۔

بہرکیف یہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں اور سند ساتھ موجود ہے۔

دوسری بات یہ کہ یہ بات بالاتفاق [illegible] اس موجودہ دنیا کی نہیں جبکہ ڈاکٹر صاحب اپنی جماعت دیوبند کو یہ احساس دلا رہے ہیں کہ اگر اتنے نبی ہو جاتے تو پھر اس عنصری دنیا اور فرشتوں کی دنیا میں کچھ فرق نہ آئے گا اور یہ کہ اتنی اُمتیں پھر کہاں سے آئیں گی۔ دیکھا! دماغ میں گھسے ہوئے خناس کا تماشہ، کیسے کھیل کھلاتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ "فیضِ محبت سے نبی بننے کے تصوّر" کی بات اس حدیثِ پاک میں کہیں بھی نہیں۔ چونکہ "فیضِ محبت سے نبی بننے کے تصور" کا عقیدہ کفر ہے اس لیے یہ بات جب جوڑ توڑ کی عنایت سے ڈاکٹر صاحب نے حدیث سے نکال لی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ یہ عقیدہ حضور کا بتا رہے ہیں اور ایسا عقیدہ حضور کی طرف نسبت کرنا کھلا کفر ہے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

چوتھی بات یہ کہ "قریب تھا کہ یہ اُمت تو ساری کی ساری انبیاء ہو جائے" یہ بات احمد رضا نہیں کہہ رہے بلکہ میدانِ حشر میں دیگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اُمتیں اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اثرِ وضو سے درخشندہ وتابندہ اعضاء کو دیکھ کر کہیں گی۔ بات اگلی دُنیا کی تھی، ڈاکٹر صاحب نے اِس دُنیا کی بنادی، کہنے والی سابقہ اُمتیں ہیں، ڈاکٹر صاحب نے امام احمد رضا کے ذمہ لگادی۔ بتلائیے دشمنی احمد رضا سے ہوئی یا اللہ اور اُس کے رسول سے ہوئی۔ بس خوفِ خدا سے بے پرواہ ہو کر قرآن وحدیث کو بگاڑتے چلے آ رہے ہیں، بے ادبی، بے حرمتی، گستاخی، تضحیک کی جا رہی ہے مگر کچھ شرم نہیں۔

ع بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

ڈاکٹر صاحب نے جو آخر میں فرمایا ہے کہ "مرزا غلام احمد نے بھی تو اپنی نبوت کی اساس اسی پر کھڑی کی تھی"، چونکہ ڈاکٹر صاحب فی الحقیقت مرزا کی نبوت کھڑی کر رہے ہیں وہ تو حدیث پاک میں موجود ہی نہیں تھی "فیض صحبت سے نبی بننے کا تصور"۔ اس لیے جھوٹے پر ہزار ہزار لعنت۔ اور معاذ اللہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اگر ڈاکٹر صاحب سچے ہیں تو پھر یہ حدیثِ پاک کے الفاظ ہوئے جس پر مرزا غلام احمد نے نبوت کی بنیاد رکھی اس لحاظ سے پھر ڈاکٹر صاحب کے عقیدے کے مطابق مرزا سچا ٹھہرا۔ اور یہ بھی کفر۔ اگر ڈاکٹر صاحب زور دیتے ہیں کہ میری بات سچی ہے تو مرزا غلط نہیں ہو سکتا کہ اُس نے حدیث پر عمل کیا ہے، یہ بھی کفر ہے۔ اور اگر حدیث کو دیکھا جائے تو ڈاکٹر صاحب غلط کہ حدیث میں کہیں بھی یہ الفاظ نہیں اور نہ ایسا عقیدہ بیان کیا گیا ہے، یہ ڈاکٹر صاحب کا براہِ راست ذاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہتان ہوا۔ اور یہ بھی کفر ہے:

مجنون ہے گرفتارِ بلا دونوں طرح سے
وہ محبتِ لیلیٰ ہو کہ ہو فرقتِ لیلیٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بتلائیے کہ حوالہ لیتے وقت کیا ڈاکٹر صاحب کی پورے صفحے پر نظر نہیں تھی؟ کیا انہیں حدیث پاک کے الفاظ مع سند دکھائی نہیں دے رہے تھے؟ مگر ڈاکٹر صاحب چونکہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ کا عملی نمونہ بن چکے تھے اس لیے سب کچھ سامنے ہوتے ہوئے بھی انہیں کچھ نظر نہیں آسکا۔
جس شخص کی ہمدردیاں ولید بن مغیرہ کے ساتھ ہوں وہ امام احمد رضا سے عداوت و دشمنی نہیں تو کیا دوستی رکھے گا؟

منشیات کا دھندہ کرنے والوں میں ایسے ظالم، بے ایمان اور شقی القلب بھی ہیں جو قرآن و حدیث کے صفحات کاٹ کر اندر سے خالی کر کے چرس، افیم اور ہیروئن وغیرہ بھر لیتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ پکڑے جا چکے ہیں اور ان کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ یعنی تقدس و پاکیزگی کی آڑ میں مکروہ کاروبار کرتے ہیں۔

THE NATURAL DIRECTORY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

ڈاکٹر صاحب بھی علامہ کہلاتے ہیں، قرآن و حدیث کے عالم فاضل بنتے ہیں مگر جو مکروہ رویہ انہوں نے قرآن و حدیث کی آڑ میں اپنایا ہے یہ سب ان کی علمی و دینی شخصیت کا بھانڈا پھوڑنے کے لیے کافی ہے۔ جب ٹھوس دلائل سے صفحے کے صفحے بھر دیئے ہیں اور ساتھ اصل کتب کے فوٹو سٹیٹ بھی دے دیئے ہیں تو اب میری عبارت پڑھ کر ناک بھوں چڑھانے والے بھی اپنے انجام پر ایک نظر ضرور کر لیں۔ "مطالعۂ بریلویت" کو سینے سے لگا کر رکھنے والو! توبہ کر لو۔ ابھی وقت ہے ——————

ع پھر نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

⑭ اکابرینِ دیوبند کے باغی

ڈاکٹر صاحب "مطالعۂ بریلویت" جلد دوم کے آخری صفحات میں عوام الناس کو اہلِ سنت و جماعت سے کیوں متنفر کرتے ہیں کہ بریلوی مکہ کی باجماعت نمازوں اور مسجد الحرام کی نمازِ جمعہ سے محروم واپس لوٹتے ہیں اور لکھتے ہیں :۔

"یہ برطانوی استبداد کا کڑوا پھل ہے جو قوم کو چکھنا پڑا اور دیکھتے دیکھتے بریلوی مذہب مکہ و مدینہ کی ان گستاخیوں سے ترتیب پاگیا"[1]

WWW.NAFSEISLAM.COM

جواباً عرض ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مقدس مقامات ہیں، اُن کی بے حرمتی کرانے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رہا معاملہ وہاں کے رہنے والوں کا، جو اس وقت سعودی خاندان کے افراد وغیرہ ہیں، تو ان سے کسی مسئلے میں اختلاف کرنے سے کسی بنیادی عقیدے پر زد نہیں پڑتی اور نہ اسلام ہی ہاتھ سے جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب! جب دارالعلوم دیوبند کے معتبر عالم اور آپ کے فخر المحدثین مولوی خلیل احمد انبیٹھوی سہارنپوری نے "المہند" لکھ کر نجدیوں کو خارجی قرار دیا اور دیگر علمائے دیوبند یعنی آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، شیخ الہند مولوی محمود الحسن، شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مصنف شہاب ثاقب، شیخ الحدیث

[1] مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۳۹۵ ؎

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مولوی انور شاہ کشمیری (فیض الباری)، مفتی کفایت اللہ، سہارنپوری، عاشق الٰہی میرٹھی، قاری محمد طیب، مفتی محمد شفیع دیوبندی، مفتی ظفر احمد عثمانی، مولوی عبد الحق اکوڑہ خٹک، مفتی جمیل احمد تھانوی (بقید حیات) لاہور، سید حامد میاں لاہور، مولوی عبد الستار تونسوی، محمد سرفراز گکھڑوی اور قاضی عبد اللطیف جہلمی وغیرہ بے شمار علمائے دیوبند نے "المہند" کی بھرپور تصدیق فرمادی، تو اب جو دیوبندی وہاں جاکر اُن کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں تو یہ اپنے اکابرین کے باغی ہوئے۔ کیونکہ خود دیوبند کے نامور علماء جو کہ دیوبندیت کے ستون ہیں اور جن کے دم خم سے یہ عمارت قائم ہے اگر وہی کہتے ہیں کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا گروہ خارجیوں کا گروہ تھا (خارجیوں کے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب یہ فتوی دیتے ہیں کہ جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر کہتے ہیں (فتاوی رشیدیہ ص)

محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تاجر ظالم و خونخوار اور باغی و سرکش تھا، محمد بن عبد الوہاب نجدی نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ کیا، ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا، اُن کے قتل کو (قرآنی آیات سے بغاوت کرتے ہوئے) مباح سمجھا، اُن کے اموال کو خوب لوٹا اور حلال جانا اور علمائے دیوبند نے مزید لکھا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا تھا جو اُس کے عقیدے کا نہ ہو، اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والوں کو کافر و مشرک قرار دیتا تھا (کفر کا حکم ایک طرف مزدور لوٹتا ہے۔ حدیث)

اور لکھا کہ یہ وہابی کہتے ہیں کہ بعد از وفات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے کہ ہم اسے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور سرورِ کائنات سے اب یہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

نہیں کر سکتے۔ نقل کفر کفر نباشد (شہاب ثاقب)۔

آپ لوگ اپنے اکابرین سے باغی ہو کر ایسے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں تو سو بار پڑھیں۔ اختلافات کی یہ عبارات "المہند" اور "شہاب ثاقب" میں موجود ہیں یا نہیں۔ اور زندہ و مُردہ معتبر مذکورہ علمائے دیوبند کی تصدیق بھی "المہند" پر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ کیا فرماتے ہیں ڈاکٹر صاحب کہ علمائے دیوبند کا یہ اختلاف برطانیہ میں رہنے والے کسی انگریز سے تھا یا عرب شریف کے رہنے والے ایک عربی سے، جب آپ کے علمائے دیوبند عرب شریف کے رہنے والوں سے اختلاف کر کے آپ کے نزدیک سچے پکے مسلمان کے مسلمان ہیں تو بریلویوں کا اختلاف [illegible] کر بیٹھے گا۔ اور شہاب ثاقب میں مولوی حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی صاحب نے وہابیہ کی طرف یہ کفریہ عقیدہ جو منسوب کیا ہے یعنی بعد از وفات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اپنی لاٹھی کو زیادہ نفع مند ہونے کا وہابیہ عقیدہ درج کرنے سے پہلے دوبارہ معاذ اللہ معاذ اللہ اور نقل کفر کفر نباشد تحریر کیا ہے۔ اگر یہ کفریہ عقیدہ نہ ہوتا تو نقل کفر کفر نباشد کیوں لکھتے۔ اور اگر کچھ لوگ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنا مقتداء و پیشوا قرار دیں تو وہ یہ بتائیں کہ جب محمد بن عبد الوہاب نجدی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا تو وہاں وہ کس کو تہہ تیغ کرتا رہا۔ اور یہ تو اس کے ماننے والے بھی اقرار کرتے ہیں کہ اس نے ہزاروں باشندگان مکہ و مدینہ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اگر وہ کفار تھے تو اس علاقہ پر ان کا قبضہ ثابت ہوا اور اگر مسلمان تھے تو محمد بن عبد الوہاب نجدی انہیں قتل کر کے قرآنی آیت وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِيهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيمًا ○ لہ کی سزا کا مستحق ٹھہرا۔ چہ جائیکہ اُسے مقتدا و پیشوا مانا جائے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ دونوں طرح سے گئے، نہ مسجد کے رہے نہ مے خانے کے ــــ یہ تو آپ کا انتہائی منافقانہ رویہ ہے کہ ایک طرف نجدیوں سے اتنا شدید اختلاف اور دوسری طرف بہ خاطر مال و ریال پکا گٹھ جوڑ۔

دیوبندی شیخ الاسلام مدنی صاحب نے شہاب ثاقب میں نجدیوں کے رد میں چھبیس صفحے سیاہ کر دیئے ہیں اور جی بھر کر انہیں برا بھلا کہا ہے، وہاں خبیث لکھ لکھ کر قلم کی نوک گھسا دی ہے، "المہند" میں اُنہے خارجیوں کا گروہ کہا گیا مگر [illegible] وغیرہ کے متبعین آج اُسی نجدی اور اُس کے پیروکاروں کے گیت گاتے پھرتے ہیں۔

مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی سرپرست سپاہ صحابہ موجودہ سعودی عرب کے مذہبی لٹریچر اور نصاب تعلیم سے متعلق لکھتے ہیں :-

"شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب آج عرب کے ماتھے کا جھومر اور گمراہی کی تاریک راہوں میں تعلیم و تربیت کا ستارہ ہے، ان کی کتابیں سعودی عرب کے نصاب تعلیم کی زینت ہیں" ؎

سعودی عرب کے رہنے والے تمام لوگ نجدی ہرگز نہیں۔ اُن میں

لہ (ترجمہ) جس کسی نے قتل کیا مسلمان کو جان بوجھ کر تو اس کی سزا جہنم ہے، پڑا رہے اس میں، اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے بڑا عذاب تیار کیا (پ ۵ سورہ النساء آیت ۹۳) ؎ فیصل اک روشن ستارہ صفحہ ۱۰۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی وغیرہ بھی ہیں۔ ہم بریلوی علمائے دیوبند کی المہند کے اُس حصے کی تصدیق کرتے ہیں جس میں نجدیوں کی خبر لی گئی ہے لہٰذا ہم نجدیوں کے خلاف ہیں، تمام اہلِ حجاز کے نہیں۔
سرپرست سپاہِ صحابہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب کی سند دیوبندیوں کے لیے معتبر حیثیت رکھتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ سعودی عرب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے افکار وخیالات کی ترقی ہو رہی ہے اور اُسی کی کتابیں سرکاری طور پر نصابِ تعلیم میں شامل ہیں تو ڈاکٹر صاحب بتائیے کہ جب آپ کے بزرگ تمام اصاغر و اکابر "المہند" میں علامہ شامی علیہ الرحمۃ کے حوالے سے اس قدر شدید وکثیر الزام عائد کر رہے ہیں تو پھر ایسے بدعقیدہ شخص کے متبعین کے پیچھے کون سی دلیل شرعی سے نماز ہو جاتی ہے؟

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE SPIRITUAL ... OF AHLESUNNAT WAL JAMAT

بخدا آج اس سعودی خاندان کی حکومت اگر ختم ہو جائے اور اس کی بجائے وہی پہلے والے اہلِ سنت وجماعت سربراہ ہو جائیں تو آپ اُن کے قدموں پر گر کر کہیں گے کہ جلالۃ الملک! حضور والا! ہم تو محمد بن عبدالوہاب نجدی کو فاسق وفاجر، ظالم و سرکش اور باغی وخونخوار کہتے چلے آئے ہیں۔ یہ دیکھیے ہماری "المہند"، نصف صدی سے زیادہ عرصہ کی گواہ ہے اور یہ دیکھیے ہمارے پاکستان کے کامل ولی سرکارِ گولڑہ شریف حضرت سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "سیفِ چشتیائی"، جو پہلی بار مرزا غلام احمد قادیانی کے جواب میں ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔ اس میں حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔
"پس اگر ان پیش گوئیوں کو خارج میں مطابق کر کے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں جنہوں نے اپنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو نبی سمجھا۔" [1]

یعنی دیوبندیوں نے آنے والے خطرات کے پیشِ نظر پہلے سے ہی "پیش بندی" کر رکھی ہے کہ دونوں طرح سے اپنا کام چلتا رہے۔ یاد رہے کہ دیوبندی حضرات قبلہ پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ کا بے حد احترام کرتے ہیں مگر یہ صرف ظاہری احترام ہے جو دھوکہ ہے، فریب ہے۔ اُن کے عقائد کو نہیں مانتے۔ بالکل اسی طرح جیسے مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے مرید مولوی صادق الیقین سے کہا تھا کہ میاں! تم ہمارے مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ملنے تو جا رہے ہو مگر اُن کے افعال و اعمال دیکھ کر اُن کے نہ ہو جانا کہ زمین و آسمان کا فرق ہے (تذکرۃ الرشید) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور پیر مہر علی شاہ گیارھویں شریف کو منانے والے، یہ مرید یا اُن کے جانشین ہونے والے؟ وہ میلاد و قیام کے عاشق، یہ انہیں بدعت قرار دینے والے؟ وہ نجدیوں کے خلاف، یہ نجدیوں کی جوتیوں میں پانی پینے والے؟ وہ عطائی علم غیب، استمداد و استعانت اور زیارتِ قبور کے قائل، یہ ان عقائد کو شرک سے تعبیر کرنے والے، مرشدین اور مریدین کا کہیں اتفاق نہیں۔ مگر پوچھے تو آداب و القاب کے ڈھیر لگا دیں گے۔ کیسی چالاکیاں ہیں اور کیا چال بازیاں ہیں!

تو بات ہو رہی تھی ڈاکٹر صاحب کی اُس عبارت کی جو انہوں نے

---

[1] سیف چشتیائی صفحہ ۹۷۔

ضروری نوٹ:۔ ۱۹۸۱ء کی شائع کردہ "سیف چشتیائی" میں محمد بن عبد الوہاب کا نام خارج کر دیا گیا ہے۔ جس کی وضاحت اسی ایڈیشن کے آخر "اصلاح نامہ" میں کی گئی ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سُنی بریلویوں کے خلاف لکھی ہے کہ یہ لوگ وہاں جاکر اُن کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے۔ نمازیں اس لیے نہیں پڑھتے کہ وہاں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں کی تعلیم ہے۔ اور اس شیخ نجدی کی کتابوں سے متعلق سید پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کے سوانح نگار لکھتے ہیں :-

" محمد بن عبدالوہاب کا جو رسالہ علمائے مکہ کی طرف بطور دعوت وحجت بھیجا گیا تھا اُس میں تحریر تھا کہ :-

" جو شخص نبی کو اپنا ولی اور شفیع سمجھتا ہے وہ اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں، جو شخص اپنی حاجت کے وقت یا محمد کہتا ہے اگرچہ ان کے متعلق سب باتوں میں منشاءِ عاجز ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو تو ایسا مشرک ہوجاتا ہے کہ ملت سے ان باتوں میں ہمارا شیخ ابن تیمیہ بس ہے۔ اور یہ ثابت ہوچکا ہے کہ محمد کی قبر اور مشاہد اور مساجد اور آثار کی طرف سفر کرنے جانا شرک اکبر ہے "

اسی رسالہ میں مزید تحریر ہے :-

" اَمَّا السَّابِقُوْنَ فَاللّٰتُ وَالسُّوَاعُ وَالْعُزّٰی وَاَمَّا اللَّاحِقُوْنَ مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَعَبْدُ الْقَادِرِ ـــــ

(معاذاللہ) پچھلے بُت لات اور سُوآع اور عُزّٰی تھے اور پچھلے بُت محمد اور علی اور عبدالقادر ہیں۔ "[1]

چند سطور بعد لکھا ہے :-

" پس عرب معاصرین نے کچھ غلط نہیں کہا تھا کہ ابن عبدالوہاب نے علم کی کسی صنعت میں بھی تکمیل نہیں کی تھی اور طالب علمی کے ایام میں

[1] مہر منیر صفحہ ۲۶۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

محض مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی (جھوٹے مدعی نبوت) کے سوانحات ہی پڑھتا رہتا تھا۔" لے

بتائیے اگولڑہ شریف والوں کا آپ حکم کیوں نہیں مانتے۔ انہیں رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں اور تمام عقائد میں اُن سے اختلاف بھی کرتے ہیں کہ جو وجہ نزاع بنے ہوئے ہیں۔ یہ دو رنگی کس لیے اور کیونکر ہے؟

تو ڈاکٹر صاحب! اب بتائیے آپ نے بھی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بطریق ادب و احترام اپنی اس کتاب کے صفحہ ۲۴۴ پر بطور سند پیش کیا ہے۔ ان کے خیالات آپ نے ملاحظہ فرما لیے اور نجدی شیخ کا عقیدہ بھی آپ نے پڑھ لیا۔ کیا ایسے بدعقیدہ شخص کے متعلق بھی [illegible] نماز [illegible] تو پڑھ ہی لیں گے اور پڑھتے بھی ہیں کیونکہ آپ کے مولوی رشید احمد گنگوہی کے مطابق شیخ نجدی عمدہ عقائد کا مالک تھا۔ (فتاوی رشیدیہ)

ایک خبیث عقیدہ تو آپ نے سوانح پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ میں پڑھ لیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس زمانے کے بت کہا (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور اس کے باقی عقائد پڑھنے ہوں تو "گنبدِ خضرا" از مولانا محمد معراج الاسلام اور "تاریخ نجد و حجاز" از مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ملاحظہ فرما لیجئے۔ رہی بات اُن حجاجِ کرام کی جو وہاں جاکر نجدی آئمہ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور اگر آپ سوال کریں کہ اُن کی نماز پھر کیسے ہو جاتی ہے تو اس کے لیے علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کے مضمون "بدعقیدہ

لے مہر منیر صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳ ÷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم" کی طرف رجوع کیا جائے جو کہ "مقالاتِ کاظمی" حصہ سوم صفحہ ۳۱۸ پر موجود ہے۔ انشاء اللہ العزیز تسلی ہو جائے گی۔

شورش کاشمیری کے تاثرات

وہ دیوبندی علماء و مناظر جو سُنّی بریلویوں کے خلاف ہمہ وقت زہر اُگلنے میں مصروف رہتے ہیں، اپنی تقریر میں وزن پیدا کرنے کے لیے شورش کاشمیری دیوبندی کے اشعار ضرور پڑھتے ہیں جو انہوں نے ہمارے خلاف لکھے ہیں۔ یہ اشعار سُن کر دیوبندی بڑے اُچھل کُود کرتے ہیں۔ حالانکہ شاعر گھر کا ہو تو پھر اُچھل کُود چہ معنی دارد۔ بہرحال شورش کاشمیری نے شاہ فیصل کے دورِ حکومت میں ۱۹۶۸ء میں سعودی عرب میں چالیس دن گزارے اور ان تاثرات کو اپنی مشہور کتاب "شب جائے کہ من بودم" میں لکھ دیا۔ شورش کاشمیری مسلکِ دیوبند کے معروف نقیب ہونے کے ساتھ ساتھ مشہور اہلِ قلم اور صحافیوں میں شمار ہوتے تھے۔ تاثر و مشاہد اس طرح بیان کرتے ہیں :-

سعودی حکومت نے عہدِ رسالت کے آثار، صحابہ کرام کے مظاہر اور اہلِ بیت کے شواہد اس طرح مٹا دیئے ہیں کہ جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہیے تھیں، وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی قبر یا نشان نہیں، لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں۔ حکومت کے نزدیک ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے، سنتِ رسول کے خلاف ہے، لیکن عصرِ حاضر کی ہر بدعت، جدہ ہی میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے بلکہ بڑھ کر پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

اس پر نہیں ہوتا ؟ شاہ فیصل کی تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں انہیں حکومت نے خود مہیا کیا ہے، ایئر پورٹ پر اترتے ہی شاہ فیصل کی تصویر پر نظر پڑتی ہے، قہوہ خانوں اور ریستورانوں میں ان تصویروں کی بہتات ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں۔ بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے۔" ؎١

ڈاکٹر خالد محمود صاحب! آپ نے برطانوی استبداد کے کڑوے پھل کا ذکر کیا تھا، ذرا شورش صاحب کی بھی سنیے :-

"آل سعود کی حکومت یورپ کی ہر چیز سے متمتع ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ طبیعت نوجوان رکھنے کا یہ سامان یہاں موجود ہے..... لیکن ہم تاریخ کی اس دولت سے جو سرور کونین کے سوانح و افکار پر روشنی ڈالتی ہے اور عظیم المرتبت صحابہ کے حالات [illegible] سے آگاہ کرتی ہے، ایک ایسا برتاؤ کر رہے ہیں کہ اس پر اغماض و استبداد و چشم پوشی اور ظلم و قہر دونوں کا اطلاق ہوتا ہے۔" ؎٢

مزید لکھتے ہیں :-

"حضرت خدیجہ کی قبر پر نگاہ کی، امّ المؤمنین کا مزار ـــــ ؟ میں کانپ اٹھا۔ میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ مسلمانوں نے اپنی بیویوں کے تاج محل بنا ڈالے، لیکن جس عورت کو پیغمبر آخر الزمان کی پہلی شریک حیات ہونے کا شرف حاصل ہوا، جو فاطمۃ الزہراء کی ماں تھیں، وہ ایک قبر ویران میں پڑی ہیں، میں اپنے تئیں ضبط نہ کر سکا، آنکھوں میں بدلیاں آ گئیں۔ میں نے کہا ..... کیا خدیجۃ الکبریٰ مکی زندگی نہیں گزار رہیں۔ حضور کو بعثت سے پہلے گیارہ سال ستایا گیا، امّ المؤمنین

؎١ شب جائے کہ من بودم صفحہ ۲۳ ملخصاً ؎٢ ایضاً صفحہ ۶۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کو اب ستایا جا رہا ہے...... جو لوگ اس کا نام قرآن و سنت رکھتے ہیں، وہ خود کس منہ سے تاج شاہی پہنتے ہیں، اونچے اونچے محل بناتے ہیں، محمد عربی کی دولت سمیٹتے اور اس کا نام خزانہ شاہی رکھتے ہیں۔ جس ذاتِ اقدس کے صدقہ میں عزتیں پائی ہیں، اس کے آثارِ اقدس کی یہ بے حرمتی! یہ قرآن و سنت نہیں، اہانت اور صریح اہانت ہے۔" ؎۱

آثار و مقابر کی تباہی و بربادی اور خستہ حالی کا جو نقشہ اور جن الفاظ میں شورش کاشمیری نے پیش کیا ہے، ایک مسلمان کا کلیجہ اسے پڑھ کر منہ کو آنے لگتا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:۔

"جنت البقیع اُجڑ گیا، مدینہ میں نبی کی آخری آرامگاہ ہے لیکن [illegible] رسول اللہ کے اہلِ بیت، رسول کی اولادیں، رسول کے ساتھی، رسول کے جاں نثار، رسول کے جانشین، رسول کے [illegible] رسول کو گود میں کھلانے والی حلیمہ سعدیہ یہاں اس طرح لیٹی ہوئی ہیں، جس طرح گمنام ادیبوں کے ادھورے مسودوں پر عبارتیں، قلم کی کتر بیونت سے دم توڑ دیتی ہیں...... آہ حمزہ کا رونے والا کوئی نہیں! ہندہ نے تو حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا، لیکن انہوں نے حمزہ کی قبر چبا ڈالی ہے۔" ؎۲

شورش کاشمیری نے آثار و مقابر کے ساتھ سعودی حکمرانوں کے وحشیانہ سلوک پر زبردست احتجاج کیا ہے۔ شورش واپس پاکستان آتا ہے، جنت البقیع میں مزارات کی ویرانی و خستگی اس کے دل کا خون نچوڑے ہوئے ہے، مگر سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ

؎۱ شب جائے کہ من بودم صفحہ ۲۷۰،۲۷۱ ؎۲ ایضاً صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۹ ملخصاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

علیہ وآلہٖ وسلم کے جگر کے ٹکڑے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مزار کی بے حرمتی اُسے سراپا درد بنائے ہوئے ہے، اُس کے ذہن میں غم و اندوہ کے طوفان ہیں، روح افسردگی کی بھٹی میں جل رہی ہے۔ آخر اُس کا یہ درد اور یہ غم و اندوہ روشنائی کی صورت میں قلم سے ٹپکنے لگتا ہے اور صفحۂ قرطاس پر بکھر کر فریاد کرنے لگتا ہے:۔

فاطمۃ الزہراء کے مزار پر

جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے، پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جا رہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں۔ جس پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا، اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے، جہاں قبروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی "ہدایت" پر یاروں نے محض عبرت کے لئے خط بنا رکھے ہیں، گویا اسلاف کی قبروں پر سنت پر عمل نافذ ہے لیکن نواب زادوں کی قبریں سنگ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ اقدس پر میرے اشکبار دل کی، جو حالت ہوئی، عرض کرنا مشکل ہے، ایک ویرانہ میں ماں پڑی سوتی ہیں، ذرا ہٹ کے امام حسن، امام زین العابدین، امام جعفر صادق اور امام باقر آرام کر رہے ہیں۔ ان کی جڑواں قبروں کے رُو برُو حضور کے چچا حضرت عباس ابن عبدالمطلب کی قبر ہے۔

ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں۔ شورش کاشمیری۔

اس صاعقے سے گنبدِ خضریٰ ہے پُر ملال
لختِ دلِ رسول کی تربت ہے خستہ حال

دل میں کھٹک گیا کہ نظر میں سمٹ گیا
اس جنت البقیع کی تعظیم کا خیال

طیبہ میں بھی ہے آلِ پیمبر پہ ابتلا
اس ابتلا سے خاطرِ کونین ہے نڈھال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سوئے ہوئے ہیں ماں کی لحد کے آس پاس
پورِ خلیل، سبطِ پیمبر، علی کے لال

اُڑتی ہے دھول مرقدِ آلِ رسول پر
ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال

افتادگانِ خواب میں آلِ ابوتراب
اب تک وہی ہے گردشِ دوراں کی چال ڈھال

فرزشہنی رولتا ہے پیمبر کے دین میں
لیکن حرام شئے ہے مقابر کی دیکھ بھال

اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی
تیرا غضب کہاں ہے خداوندِ ذوالجلال

توندیں بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے
محلوں کی آب و تاب ہے حکام پر حلال

جس کی نگاہ میں بنتِ نبی کی حیا نہ ہو
اُس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال

پھٹتی ہے پو، تو صبح کی آتی ہے بالضرور
پھرتے ہیں روز و شب، تو پلٹتے ہیں ماہ و سال

کب تک لُٹے گی آلِ پیمبر لُٹی پِٹی
کب تک رہیں گے جعفر و باقر گرفتہ حال

از بسکہ ہوں غلام غلامانِ اہلبیت
ہر لحظہ ان کی ذات پہ قربان جان و مال

کیا تو نہیں ... [illegible] ... پامال

فیصل کی سلطنت سے ہے شورش مرا سوال [1]

جن نجدیوں کے عقائد پر علمائے دیوبند بھی برس رہے ہیں اور عقیدہ لکھنے سے قبل نقل کفر کفر نباشد کے الفاظ لاتے ہیں اور مقدس مقامات اور مزارات کی ویرانیوں اور بربادیوں سے متعلق سراپا فریاد بن کر کہتے ہیں کہ اے خداوندِ کریم! تیرا غضب اور قہر کہاں ہے جو سعودی حکمرانوں پر نہیں پڑ رہا اور اُس کے زوال کی دُعا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی نگاہ میں عصمتِ نبی کی حیا تک نہیں۔ اور آج جو امریکیوں کو انہوں نے اپنے سر کا تاج بنا رکھا ہے، یہودی عیسائیوں سے المدد المدد پکار رہے ہیں۔ بے دینوں سے دوستی و یارانہ گانٹھ رکھا ہے۔ گھر میں بُلا کر شراب و شباب کی اجازت دے رکھی ہے۔ سُور کا گوشت منگوایا جا رہا ہے، یہودی عورتیں ننگ دھڑنگ

[1] ہفت روزہ چٹان لاہور بابت ۹ مارچ سنہ ۱۹۷۰ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ڈنڈناتی پھرتی ہیں، ساری دولت یہودیوں کے قبضہ میں دے رکھی ہے، شخصی حکومت قائم ہے، عیش و عشرت کے جام لنڈھائے جا رہے ہیں، ستر ستر عورتیں گھر میں بٹھا رکھی ہیں طلاقوں پہ طلاقیں دے دے کر نوجوان لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جا رہا ہے، لہو و لعب اور کھیل تماشوں میں زندگی بسر کی جا رہی ہے، آثار و مقابر پہلے سے زیادہ ویران کر دیئے گئے ہیں، جنت البقیع کو کھنڈر بنا دیا گیا ہے جبکہ اپنے محلات میلوں پھیلتے چلے جا رہے ہیں، بقول شورش کاشمیری ۱۹۶۹ء میں اگر اسلام اپنے مولد و منشا یعنی مکہ اور مدینہ میں اجنبی تھا تو آج چوبیس سال بعد اس کی حالت کیا ہو گی جن کے عقائد و اعمال کا یہ حال ہو کیا ایسے آئمہ کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

دیوبندی حضرات کے سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ المہند اور شہاب ثاقب اپنے سامنے اور ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے آگے رکھیں اور اُن کے مندرجات پڑھ کر پوچھیں کہ ابن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کے پیچھے شرعاً نماز ہو سکتی ہے؟

اور ہاں اپنے علماء کو یہ ضرور بتانا کہ "شہاب ثاقب" کے مصنف تک تو شیخ نجدی سے متعلق معلومات صحیح نہیں پہنچ سکیں اور جو کچھ کسی نے خبر دی، اُس کے خلاف لکھ ڈالا لیکن یہ اور درجنوں معتبر و مستند دیوبندی مُصَدِّقِینِ اَلْمُہَنَّد کی "تصدیقات" میں مارے گئے۔

نتیجہ:۔ اگر آپ کے بزرگوں کو سچا مانا جائے تو آپ جھوٹے ٹھہرے جو نجدیوں کے پاؤں دھو دھو کر پی رہے ہیں اور اگر نجدیوں کے عقائد کو برحق مانا جائے تو آپ کے بزرگ جھوٹے، جنہوں نے کفریہ عقیدے اُن کی طرف منسوب کئے۔ آپ تو اپنے بزرگوں سے بھی مخلص نہیں۔ کچھ مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مالی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فائدے کی خاطر اپنے بزرگوں کے خلاف کھلی بغاوت کر کے نجدیوں کے چرنوں پہ سر ٹیک دیئے۔

پورا دین نہ مکہ میں نہ مدینہ میں

آپ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں :۔

"(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے) فرمایا کہ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ نیک لوگ مکہ سے چلے جاویں گے، یہ وہی زمانہ ہے، اس زمانہ میں پورا دین نہ مکہ میں ہے نہ مدینہ میں۔ اس زمانہ میں [illegible] پہاڑ پر جا [illegible] ہو۔" ؎

یہی بات اگر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا لکھتے تو آپ کی مطالعۂ بریلویت میں ایک اور عنوان کا اضافہ ہو جاتا "پہاڑوں کو مکے مدینے پر فضیلت" اور تبصرہ فرماتے کہ احمد رضا کے دل میں اگر مکہ معظمہ کی قدر و منزلت ہوتی تو یہ نہ لکھتے کہ نیک لوگ مکہ سے چلے جاویں گے اور خدا جانے کن کن الزامات کی بوچھاڑ کی جاتی۔ اب فرمان حضرت حاجی صاحب کا تشہیر کرنے والے حکیم الامت تھانوی صاحب، ہے کوئی انصاف پسند دیوبندی جو ڈاکٹر صاحب کی گردن کو اوپر سے پکڑ کر اس عبارت کی وضاحت طلب کرے کہ دینداری کی لذت مکہ میں رہ کر ہے یا دور پہاڑوں پر؟

دارالعلوم دیوبند کی کعبۃ اللہ سے افضلیت

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

مسجد دارالعلوم دیوبند کی نورانیت اور تقدس کا حرم کعبہ کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے "مبشرات" کا مصنف لکھتا ہے :۔

"مکہ معظمہ کے مشہور مجاوِر (خادم) بزرگ جن کا نام محب الدین تھا، دارالعلوم (دیوبند) میں جب تشریف لائے تھے تو یہاں کی جماعت (نماز) میں شریک ہوکر اپنی کشفی احساس یہ ظاہر کرتے تھے کہ جس کیفیت کی یافت (فائدہ اور آمد) یہاں کی جماعت میں ہوتی ہے اب تو حرم کی جماعت میں بھی اس کیفیت کو نہیں پاتا"۔ ؎

جناب یہ ہے برطانوی استبداد کا کڑوا پھل جو ساری سُنیت کو چکھنا پڑ رہا ہے اور دیکھتے دیکھتے دیوبندی مذہب مکہ و مدینہ کی ایسی ہی گستاخیوں سے تیقب پاگیا ہے کوئی صاحب انصاف دیوبندی بتلائے اگر صاحب کمال بزرگ حرم کعبہ اب حرم کی جماعت میں بھی اس کیفیت کو نہیں پاتا ہے تو مطلب کیا ہے اور بیت اللہ سے زیادہ لذت و یافت دارالعلوم دیوبند میں کس طرح آگئی؟

حرم پاک میں علیحدہ جماعت

آج ہمیں بڑے دھوم دھڑکے سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ "امام کعبہ" کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے مگر بے چارہ ں کو اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ساری دُنیا اس حقیقت سے باخبر ہے کہ سعودی نجدی خاندان سے قبل وہاں اہل سُنت و جماعت کا دَور دورہ تھا، جن کا عقیدہ آج کے بریلویوں کی طرح تھا اور جن کو محمد بن عبدالوہاب نے سعودی خاندان سے مل کر مشرک قرار دے کر صفحۂ ہستی سے اُڑانے کی کوششیں

(حاشیہ صفحۂ سابقہ) ؎ امداد المشتاق صفحہ ۸۵ مکتبہ اسلامیہ بلال گنج لاہور۔
(حاشیہ صفحۂ موجودہ) ؎ مبشرات دارالعلوم صفحہ ۳۲۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کرتا رہا اگرچہ وہ اپنے اس ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا سوائے اقتدار حاصل کرنے کے۔ اسی دور میں امام الوہابیہ ہند مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے مرشد سید احمد صاحب بریلوی وہابیت کے رنگ میں رنگے رنگائے بغرضِ حج مکہ پہنچے۔ جب وہاں پہنچے تو اپنی جماعت الگ کرانے لگے۔ ان سے متعلق دیوبندیوں کے معتبر عالم مولوی سید ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں :-

"مشورہ سے طے پایا کہ جب تک لوگ حرم میں تراویح پڑھیں، آپ یہاں لوگوں کا قصّہ کان سُنیں۔ مشورہ بند ہونے کے بعد مطاف میں اپنی جماعت علیحدہ کی جائے۔"[1]

اسی طرح معروف دیوبندی مؤرخ غلام رسول مہر بھی لکھتے ہیں کہ سید صاحب نے اپنے مریدوں کو حکم دیا :-

"جب دوسرے لوگ فارغ ہو جائیں تو اپنی جماعت کھڑی ہو۔"[2]

ڈاکٹر صاحب! وہ دوسرے لوگ کون تھے۔ مسلمان تھے یا کافر؟ (معاذ اللہ) مسلمان تھے تو آپ کے امام الوہابیہ نے اُن کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھی اور اگر معاذ اللہ مشرک تھے تو پھر اُن کا قبضہ ثابت ہوا۔

حرم کا مؤذن مردود

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سعودی حکومت سے پہلے وہاں اہلِ سُنّت کا دَور دَورہ تھا اس لیے سید احمد صاحب کے ایک مرید مولوی عبدالحی نیوتنوی جو کہ کم علم مگر تیز مزاج تھے، حرم پاک میں پڑھے جانے والے درود و سلام سے بہت چڑتے تھے۔ مولانا عبدالفتاح گلشن آبادی لکھتے ہیں :-

[1] سیرت سید احمد شہید صفحہ ۲۶۶ بحوالہ "دنیائے اسلام کے اسباب و زوال" [2] سید احمد شہید ص ۲۴۷

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

"صبح کی اذان کے اوّل حرم محترم کے اطراف کے میناروں پر مؤذن چڑھ کر درود اور سلام باآواز بلند پڑھتے ہیں، (مولوی عبدالحق) اس کو رجیم (یعنی مردود) کہتے ہیں۔" [1]

اہلِ حرمین بدعتی

سید احمد نے پنجتار سے روانگی کے وقت اپنی ازواج کے بارے میں وصیت کی کہ اگر میں مارا گیا تو تم حرمین شریفین چلی جانا۔

پھر فرماتے ہیں:-

"وہی سرزمین ہے جہاں دین خلل سے محفوظ رہے گا اگرچہ بدعات سے وہ ملک بھی خالی نہیں۔" [2]

ڈاکٹر صاحب [illegible]

THE NATURAL PHILOSOPHY OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

آپ نے اپنی کتاب مطالعہ بریلویت جلد دوم میں لکھا ہے:-

"وہ کون سے مسلمان ہیں جو حرمین شریفین کے علماء پر طعن کریں اور ان کے عقائد قرآن و حدیث کے خلاف تصور کریں۔" [3]

آپ کا یہ کلیہ صرف سعودی خاندان کے حکومتی دور کے لیے مخصوص ہے یا اس کا اطلاق ہر زمانے کے علمائے حرمین کے لیے ہے۔ اگر سعودی خاندان کے حکومتی دور تک ہی مخصوص ہے تو آپ کا یہ عقیدہ ہو گیا کہ اس سے قبل یا بعد کے کسی زمانے میں قرآن و حدیث کے خلاف بھی عقائد رکھنے والے علماء موجود تھے یا ہو سکتے ہیں، یوں آپ ہمارے مؤقف کے

---

[1] تحفہ محمدیہ صفحہ ۱۱۸ بحوالہ حقائق تحریک بالاکوٹ صـ۹۲۔

[2] سید احمد شہید صفحہ ۳۰۷ از غلام رسول مہر۔

[3] مطالعہ بریلویت ج ۲ صفحہ ۲۹۵

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ متفق نظر آتے ہیں اور آپ کا ہم پر مذکورہ بالا اعتراض قطعی بیجا ہے۔ اور اگر آپ کے اس کلیے کا اطلاق ہر زمانہ کے علمائے حرمین کے لیے ہے تو پھر بھی آپ کی اس دلیل کی بساط الٹ گئی، اس لیے کہ آپ کے "مرشد برحق" اور مصلح و مقتدا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے علمائے حرمین طیبین پر نہ صرف طعن کیا بلکہ مشرک سمجھ کر سینکڑوں علماء کی گردنیں اڑا دیں اور اُن کے ہزاروں معتقدین کے خون کی ندیاں بہا کر صحرائے عرب کو رنگین بنا دیا۔ اب آپ اپنی عبارت پھر سے ایک بار پڑھیں اور بتائیں کہ شیخ نجدی نے سعودی امراء سے مل کر علمائے حرمین کو کس لیے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اگر علمائے حرمین پر صرف طعن کرنے والے مسلمان نہیں تو علمائے حرمین کو مشرک سمجھ کر قتل کرنے والے اور اُن کے قاتلین کو اپنا مقتدا و پیشوا ماننے والے کس طرح توحید کے ٹھیکیدار بن سکتے ہیں۔

THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

اور اب تو آپ خود بھی اعتراض کے قابل نہیں ہے کہ بریلوی "امام کعبہ" کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کیونکہ آپ نہ صرف اپنے اکابرین کے باغی ہیں بلکہ اپنی تحریروں کے بھی باغی ہیں۔ دیکھیے اوپر کی اپنی عبارت کہ

"وہ کون سے مسلمان ہیں جو حرمین شریفین کے علماء پر طعن کریں"۔

اگر محمد بن عبدالوہاب نجدی علمائے حرمین کو تہہ تیغ نہ کرتا اور موجودہ سعودی خاندان اور سرکاری آئمہ بقول فاروقی صاحب شیخ نجدی کے پیرو نہ ہوتے تو ہم بریلوی ضرور نماز پڑھتے۔ چونکہ انہوں نے یہ کام کیا ہے اس لیے ہم آپ کی زبان میں کہہ سکتے ہیں کہ

"وہ کون سے مسلمان ہیں جو سینکڑوں علمائے حرمین کے عقائد کو مشرکانہ سمجھ کر اُن کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ لیں"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کیا ایسے لوگوں یا ایسے لوگوں کے ماننے والوں کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے۔ اب تو آپ کی اپنی عبارت کے مطابق شیخ نجدی اسلام سے گیا اور اُس کے متبعین کا بیڑا بھی آپ نے غرق کر دیا۔ کیونکہ اُس کا علمائے حرمین کو شہید کرنا آپ کی اپنی کتابوں سے ثابت ہے۔ آپ تو اپنی عبارت کے بھی مخالف ٹھہرے کہ وہاں جا کر اُن کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو اُس قاتل کے اوّل درجے کے پیروکار ہیں۔ بنا بریں اگر محض طعن کرنے پر ہم گستاخ ہوئے تو آپ مکہ مدینہ کے بدرجۂ اولیٰ گستاخ ہوئے۔

کعبہ حقیقی بیت اللہ نہیں | یہی عنوان ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۴۰۴ پر ہمارے خلاف باندھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:۔

اور بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ کعبہ شریف حقیقی بیت اللہ نہیں، مولوی محمد یار صاحب لکھتے ہیں:۔ "بیت اللہ شریف دو ہیں ایک مجازی اور دوسرا حقیقی، بیت اللہ شریف مجازی تو کعبہ شریف ہے اور بیت اللہ حقیقی انسانِ کامل، اس لیے فرمایا کہ مجاز حقیقت سے رخصت ہو رہا ہے۔"
(شرح دیوانِ فریدیہ ص۳)۱؎

ڈاکٹر صاحب نے اس پر مزید تبصرہ نہیں فرمایا البتہ آگے دو چار عنوان کعبے کی عظمت سے اور دے کر ایسے ایسے جھوٹ کے پلندے گھڑے ہیں کہ ایک دینی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان قرآنی آیت لعنۃ اللہ علی الکذبین پڑھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رہا مولانا محمد یار صاحب کا یہ کہنا کہ کعبہ حقیقی بیت اللہ نہیں، یہ بس تھوڑی سی سمجھنے کی بات ہے۔ جب حضور

۱؎ مطالعۂ بریلویت ج ۲ صفحہ ۴۰۴ ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ رُخِ انور بیت المقدس کی طرف کر کے نماز پڑھیں تو سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس قبلہ رہا۔ عین اس وقت اگر کوئی حضور کا طریقہ چھوڑ کر مکہ میں بیت اللہ کی طرف مُنہ کرتا تو اسلام سے خارج ہو جاتا۔ پھر جب بیت المقدس سے ہٹا کر دوبارہ بیت اللہ کی طرف مُنہ کرنے کا حکم دورانِ نماز آگیا تو تمام صحابہ کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پھر گئے۔ اب صورتحال یہ بن گئی کہ چند لمحے قبل جو بیت المقدس قبلہ اور ایمان کی علامت تھا، اب اگر کوئی اُدھر مُنہ کر کے نماز پڑھتا تو اسلام سے فوراً نکل جاتا۔

معلوم ہوا کہ قبلہ سمتوں کا نام نہیں بلکہ اصل قبلہ تو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل واکمل اپنی ذات ہے۔ حقیقی قبلہ تو میرے آقا محمد مصطفیٰ علیہ [illegible] ذات ہے۔ مولانا محمد یار صاحب کا یہی مطلب تھا کہ ہدایت تو انسان سے ہی ملتی ہے، ورنہ کعبۃ اللہ تو اس وقت بھی موجود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اسی لیے مبعوث فرمائے کہ وہ لوگوں کو گمراہی سے نکالیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد اولیائے کرام یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ گویا کعبے کا احترام بھی کسی کامل انسان کی رہنمائی ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

گھر کی شہادت

میری فطرتِ ثانیہ ہے کہ مخالف کو شکست و مبہوت کرنے کے لیے دلیل بفضلِ خدا اُس کے گھر سے لاتا ہوں اور دلیل بھی ایسی کہ مخالف صُمٌّ بُکمٌ کی عملی تصویر بن جائے۔ دیوبندیوں کے جامع المجددین اور حکیم الامّت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب بھی حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کے مُرید ہیں۔ مگر پیر کا اور رنگ اور ہے مرید کا رنگ اور۔ بہرحال تھانوی صاحب اپنے پیر حضرت حاجی صاحب سے متعلق بیان کرتے ہیں :-

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

"(حاجی صاحب نے) ارشاد فرمایا کہ شریف (شریف مکہ) یا اور کوئی حاکم میرا کیا کر سکتے ہیں، بہت سے بہت اتنا کر سکتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے مجھ کو جلا وطن کر دیں۔ سو یاد رکھو کہ میں جہاں بیٹھ جاؤں گا، میرا وہی مکہ اور وہی مدینہ ہے اور حقیقت مکہ کی فلاں مقام ہے، اس ظاہری مکہ اور مدینہ پر کچھ موقوف نہیں۔ یہاں تک تو حضرت صاحب کو جوش تھا، پھر سنبھل کر ارشاد فرمایا کہ البتہ جو لوگ جامع ہیں وہ حقیقت کے ساتھ صورت کی بھی رعایت رکھتے ہیں اور ظاہری مکہ و مدینہ کو بھی نہیں چھوڑتے ہیں۔"

ڈاکٹر صاحب! اگر آپ اوندھے منہ گر جانے سے بچ ہی نکلے ہیں تو پیشانی سے عرقِ ندامت پونچھ کر اپنے حکیم الامت تھانوی صاحب کی عبارت بار بار پڑھیں، بلکہ بار بار پڑھیں اور بغور مطالعہ فرماتے جائیے یہی عبارت تھانوی صاحب کی بجائے کسی سُنّی عالم کے قلم سے نکلی ہوتی تو آپ طعن و تشنیع کے تیروں سے اس کا جگر چھلنی کر دیتے اور خدا جانے کیسے کیسے تبصرے چھانٹ کر لاتے۔ اب جبکہ یہ "سانحہ" گھر میں رونما ہو چکا ہے تو دیکھیے ڈاکٹر صاحب کس طرح تحفظ فرماتے ہیں۔ ہاں یہ خیال رکھیے گا کہ جوش کے بعد ہوش آنے پر بھی، جبکہ حاجی صاحب سنبھل چکے تھے، اُس وقت بھی فرماتے ہیں کہ جامع لوگ حقیقت کے ساتھ صورت کی بھی رعایت رکھتے ہیں۔ ثابت ہوا کعبۃ اللہ کی حقیقت اور ہے، اور ظاہری صورت اور۔ مگر آپ مخاطب ہیں تو اب یہی آیت کریمہ تلاوت کی جا سکتی ہے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَمَنْ کَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ٥

چھوٹے میاں سبحان اللہ	بڑے میاں نے دھوکے، دجل، فریب، تلبیس اور جوڑ توڑ کی جو

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کاری گری اور جو کارنامے دکھائے وہ تو آپ ملاحظہ کر چکے، اب ایک ایسی کاریگری ذرا چھوٹے میاں کی بھی دیکھتے جائیے۔ "مطالعۂ بریلویت" کے مرتب فاضل جامعہ رشیدیہ ساہیوال، جناب حافظ محمد اسلم صاحب ہیں جنہوں نے ڈنکا سٹر (انگلینڈ) کو اپنا مسکن بنا رکھا ہے۔ وہ کتاب کے شروع کے صفحات میں لکھتے ہیں:-

"اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھنا چاہیں تو وہ اس کتاب کو متن بنا کر ساتھ ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔ کتاب ہذا کے لفظ لفظ کو سامنے لائے بغیر اس کا جواب ناکافی اور ناقابلِ اعتناء سمجھا جائے گا"[۲]

حافظ صاحب کا یہی اعلان وانتباہ اگر کوئی قادیانی، رافضی، عیسائی، پرویزی، غیر مقلد وغیرہ ان پر پلٹ دے تو کیا حافظ صاحب کے بزرگوں کی لکھی گئی [illegible] مذاہب کے خلاف [illegible] ناکافی و بے کار سمجھی جائیں گی؟ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ مذکورہ مذاہب کے رد میں لکھی گئی تمام کتابیں [illegible] کیا جائے اور قابلِ اعتناء نہ جانا جائے۔ پھر تو دنیا کی کوئی بھی کتاب جو کسی کتاب کے جواب میں کسی مسلمان عالم نے لکھی ہو، قابلِ اعتبار نہیں رہے گی۔ حافظ صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اپنا اعلان وانتباہ واپس لے لیں ورنہ اس اصول اور ضابطے کے مطابق وہ اپنا بھٹہ خود بٹھا لیں گے۔ دیندار مصنفین کا وطیرہ یہ رہا ہے کہ جواب دیتے وقت مخالف کی وہی عبارت لیتے ہیں جو اُن کے مدعا کو پوری کرتی ہو۔ پوری کتاب کی کتاب کبھی نقل نہیں کی گئی۔ آپ لوگوں کی عبارات لیتے وقت ہم نے کوئی دھوکہ کیا ہو تو آگاہ فرمائیے۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ) [۱] کرامات امدادیہ صفحہ ۱۹، ۲۰ مکتبہ فرقان گولنڈی لاہور

(حاشیہ صفحہ موجودہ) [۲] مطالعہ بریلویت ج ۲ صفحہ ۱۹ ÷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

عربوں کی برطانوی حمایت

جناب عبداللطیف بیٹھی اپنے مضمون "فلسطین کا مسئلہ" میں رقمطراز ہیں :-

"چونکہ عربوں نے ترکوں سے بغاوت کر دی تھی، اس شکست سے دنیا میں اسلامی سلطنت کے حصے بخرے ہوگئے۔ تاریخ نے ریکارڈ کیا ہے کہ عربوں کی بغاوت ہر لحاظ سے غیر اسلامی تھی اور اس بغاوت کے نتیجے میں آسمان کی اس نیلی چھت کے نیچے اسلامیوں کی خوب رسوائی ہوئی اور اس ٹریجڈی کے سب سے بڑے فعال اکثر عرب تھے، اور اقبال اس پرخون کے آنسو رویا ہ

متاعِ قافلۂ ما حجازیاں بردند
اگرچہ باب نکشاید کہ یار ما عرب ست

یعنی ہمارے قافلہ کا مال متاع حجازیوں نے لوٹ لیا لیکن ہم زبان نہیں کھول سکتے کہ ہم اپنے دین کے لیے جس کے نام لیوا ہیں وہ عرب تھا۔

اگر عرب بغاوت نہ کرتے تو ترک جس فارم میں (انگریزوں کے خلاف) میدانِ عمل میں آچکے تھے انہیں شکست نہ ہو سکتی تھی۔ اس کا ایک خطرناک نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان پر انگریزوں کا قبضہ اور بھی مضبوط ہوگیا اور دس کروڑ مسلمان محکومی کی زنجیروں میں جکڑ گئے اور اس سے نوآبادی نظام ایسا مضبوط ہوگیا کہ انگریزوں کی سلطنت پر سورج نے غروب ہونا چھوڑ دیا۔ ہندوستان کی محکومی کے ساتھ مصر بھی محکوم افرنگ اور دوسرے چھوٹے بڑے اسلامی ممالک بھی انگریز کے زیر نگیں ہوگئے اس سے اہلِ اسلام کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ ہ

قصہ ہے دردناک بھی اور دلخراش بھی
آئے کہاں سے دل کہ دیا جائے اس کو طول

NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL DIMENSION OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/

سارا ہی مشرق انگریزی استبداد (یعنی ظلم و قہر) کے زیرِ اثر ہو گیا"۔[1]

یاد رہے کہ پہلی جنگِ عظیم میں ترکی برطانیہ کے خلاف تھا اور حجاز وغیرہ یہ سب ترکوں کے قبضے میں تھے۔ سعودی خاندان جو مذہباً محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو تھا کئی بار حجاز کو قبضہ لینے کی کوشش کر چکا تھا چونکہ سعودی قبیلہ مذہباً ترکوں سے شدید اختلاف رکھتا تھا اس لیے وہ ترکوں سے بغاوت کر کے برطانیہ کی حمایت میں لگ گیا کہ انگریز انہیں بادشاہ بنانے کا لالچ دے چکا تھا۔ اسی تناظر میں جناب عبداللطیف سیٹھی اپنے مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"برطانوی امپریلزم کی حمایت کر کے عربوں نے اسلام کی بے حرمتی کر دی، جسے محسوس کیا گیا اور اس کے نتائج ملتِ اسلامیہ کے حق میں بالخصوص خطرناک نکلے [illegible] ہو گئیں [illegible]۔ بعد میں جو کچھ عربوں کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ بہت کچھ ان کے ساتھ ہونا ہی تھا کیونکہ اسلام کی تعلیمات کی پرواہ نہ کی گئی صرف عربیت [illegible] پر زور دیا گیا اور عرب، غیر عرب کی تمیز فسادِ آدمیت ہے اس لیے اسلام میں ممنوع ہے۔ اس کے بعد ان چھوٹی چھوٹی [illegible] میں قیصر و کسریٰ طرز کی بادشاہتیں اور سلطانیاں قائم ہو گئیں لیکن اسلام غریب الدیار ہو گیا"۔[2]

اس دردناک پس منظر کی، جھلک فلسطین میں بھی محسوس کی گئی۔ مضمون کے مصنف نے مرحوم مفتی اعظم فلسطین حضرت امین الحسینی کی کتاب سے ایک اقتباس پیش کیا ہے، ملاحظہ فرمائیے:۔

"عربوں نے کسی معاملہ پر بھی سیاسی تدبر کا ثبوت نہ دیا۔ ان کی اکثریت استعمار کی آلۂ کار بن گئی تھی اور استعمار نے یہودی مؤقف کی دامے درمے سخنے مدد کی اور قدرت کی طرف سے اس طرح عربوں کو سزا ملی کہ فلسطین ان کے ہاتھوں

[1] روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ملی ایڈیشن مورخہ ۸ نومبر ۹۳ء [2] ایضاً

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

سے نکل گیا اور یہودی جن پر خدا کی پھٹکار پڑی ہوئی تھی انہیں موقعہ مل گیا اور اسلام کے سب سے بڑے دینی مرکز پر قابض ہو گئے اور سپر طاقت پکڑتے چلے گئے اور پھر ایک سپر طاقت کی امداد لینے میں کامیاب ہو گئے اور اب وہ اس قدر کامیاب ہیں کہ عربوں کو ملیامیٹ کر دینے کے لیے وہ ہر لحاظ سے مسلح ہیں اور ان کے مقابلہ میں عرب تو ناخواندہ اور ہر لحاظ سے پسماندہ لوگ ہیں۔ تیل کی دولت تعیش میں صرف کرنے میں دنیا کی سب قوموں کے عیش و عشرت کے ریکارڈ مات کر رہے ہیں۔"[1]

یہ ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات کا اثر اور نتیجہ جو بقول ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب سعودی عرب کے ماتھے کا جھومر بنا ہوا ہے۔

اختتام: ڈاکٹر خالد محمود صاحب! آپ کو جوڑ توڑ کی اس بھیانک کالی پر تلنے والے انتہائی لوگوں کی قسم ہے اگر آپ کو اپنی علمیت کا دعویٰ ہے تو میرا یہ مضمون یعنی مطالعہ بریلویت جلد دوم کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے اسے غلط ثابت کر دکھائیے یا جو ہمت آپ کی جماعت میں آیات و احادیث سے بے بہرہ ملّا بیٹھے ہیں، انہیں پھر آواز دے کے بلا لیجئے ہے کوئی آپ علاموں میں ایسا مائی کا لال کہ جو کچھ میں نے اپنے اس مضمون میں پیش کیا ہے اس کی تغلیط میں قلم اٹھا سکے یا کسی حوالہ میں جوڑ توڑ ثابت کر سکے، ہے کسی میں جرأت؟ انشاء اللہ العزیز یہ جرأت کسی میں نہیں ؎

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار اُن سے ٭ یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

---

[1] روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی۔ ملی ایڈیشن مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۷۳ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سے قطع تعلق

WWW.NAFSEISLAM.COM
THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT

از قلم : مناظر اسلام حضرت علامہ محمد عبد الرشید قادری رضوی سمندری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

درسِ قرآن

خدا جل شانہٗ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخوں سے قطع تعلق کی تاکید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞[1]

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے

---

[1] سورہ مجادلہ آخری آیت ؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔[1]

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی زندگی اس آیت کی جیتی جاگتی تفسیر ہے جو کبھی بدل نہیں سکتی۔ ابو عبیدہ ابن جراح نے اُحد میں اپنے باپ جراح کو، حضرت علی مرتضیٰ نے بدر میں عتبہ ابن ربیعہ کو قتل کیا، حضرت عمر نے اپنے ماموں عاص ابن ہشام کو، مصعب ابن عمیر نے اپنے بھائی عبداللہ ابن عمیر کو بدر میں قتل کیا، ابوبکر صدیق نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو پکارا کہ آ باپ بیٹے کے دو ہاتھ ہو جائیں۔ مگر حضور نے منع کیا بعد میں عبدالرحمٰن ایمان لے آئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) (نور العرفان)

گستاخوں کو چھوڑنے والے کو سات انعامات

پہلا انعام:۔ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم قدرت کے ساتھ ایمان لکھ دیا۔

دوسرا انعام:۔ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

[1] کنز الایمان؛

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

تیسرا انعام :۔ وَیُدۡخِلُھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

چوتھا انعام :۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا ــــــــ

پانچواں انعام :۔ وَرَضُوۡا عَنۡہُ۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے ــــــــ

چھٹا انعام :۔ اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے ــــــــ

ساتواں انعام :۔ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ھُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ۔ خبردار! سن لو بے شک اللہ کی جماعت کامیاب ہے۔

گستاخوں سے دوستی کرنیوالے کو سات دُرّے

پہلا دُرّہ :۔ اس کے دل میں ایمان نہیں لکھا جائے گا۔

دُوسرا دُرّہ :۔ اس کی رب تعالیٰ امداد نہیں فرمائے گا۔

تیسرا دُرّہ :۔ وہ جنتوں میں کبھی نہیں جا سکتا۔

چوتھا دُرّہ :۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب ہوگا۔

پانچواں دُرّہ :۔ وہ اللہ تعالیٰ سے راضی نہیں ہوں گے۔

چھٹا دُرّہ :۔ وہ شیطان کا ٹولہ ہے۔

ساتواں دُرّہ :۔ وہ شیطان کا ٹولہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ (اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ الشَّیۡطٰنِ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ؎۱

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے۔ بیر (دشمنی) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔ ؎۲

WWW.NAFSEISLAM.COM

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ ؎۳

ترجمہ:۔ خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے ؎۴

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ؎۵

؎۱ پ ۴ ع ۳ ؎۲ کنزالایمان ؎۳ پ ۵ ع ۱۷
؎۴ کنزالایمان ؎۵ پ ۳ ع ۱۱ ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترجمہ: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا۔[1]

کافروں سے اتحاد کرنیوالے بحکم قرآن کافر ہیں[2]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط[3]

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔[4]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ط[5]

ترجمہ: اے ایمان والو! جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں۔[6]

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝[7]

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا

---

[1] کنزالایمان۔ [2] رسائل رضویہ ج ۲ ص ۱۵۲۔
[3] پ ۶ ع ۱۲۔ [4] کنزالایمان [5] پ ۱۱ ع ۵۔
[6] کنزالایمان۔ [7] پ ۲۱ ع ۲۰۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com
https://ataunnabi.blogspot.com/

جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام ۱؎

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۲؎

ترجمہ:- اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو ۳؎

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۴؎

ترجمہ:- اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئے گی ۵؎

NAFSEISLAM.COM
ما علینا الا البلاغ المبین
"THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT"

۱؎ کنزالایمان ____ ۲؎ پ ۷ ع ۱۴ ____
۳؎ کنزالایمان ____ ۴؎ پ ۱۲ ع ۱۰ ____
۵؎ کنزالایمان ____ پ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

درسِ حدیث

از: جناب حافظ اسلام حضرت مولانا محمد عبدالرشید قادری رضوی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:—

(۱) اذا رایتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع[۱]

ترجمہ: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے پیش آؤ اس لیے کہ خدا تعالٰی ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے—

(۲) لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صومًا ولا صلاۃً ولا صدقۃً ولا حجًا ولا عمرۃً ولا جھادًا ولا صرفًا ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین[۲]

ترجمہ: خدائے تعالٰی کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض۔ بدمذہب دینِ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

[۱] ابن عساکر [۲] ابن ماجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

③ اهل البدع کلاب اهل النار۔ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ [1]

ترجمہ:۔ بد مذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔

④ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ [2]

ترجمہ: جس نے کسی بد مذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

⑤ اذا مدح الفاسق غضب الرب واھتز لذلك العرش۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ترجمہ: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی ہل جاتا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

⑥ نھی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او یرحب بھم۔ (عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فی ابو نعیم حلیۃ الاولیا)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشرکوں سے مصافحہ کیا جائے یا انہیں کنیت سے ذکر کریں یا آتے وقت مرحبا کہیں۔

⑦ ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ [3]

---

[1] دار قطنی ــــ [2] مشکوٰۃ ــــ
[3] بیہقی ــــ [4] مشکوٰۃ ــــ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

ترجمہ :۔ ان ردہابیہ دیوبندیہ سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

(۸) ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [1]

ترجمہ :۔ بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کی جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

فتویٰ :۔ لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر لان تبجیل الکافر کفر [2]

ترجمہ :۔ اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے کافر ہو جائے گا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

ذمی نرم درجے کا کافر ہے تو اس کی تعظیم کرنے والا کافر ہے تو جو ہزار درجے کے سخت کافر ہوں ان کی تعظیم کیونکر

[1] مسلم [2] فتاویٰ ظہیریہ۔ اشباہ والنظائر، تنویر الابصار، درمختار

WWW.NAFSEISLAM.COM
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

کفر نہ ہو گی ۔

فتویٰ :۔ لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلاً کفر (فتاوی امام ظہیر الدین ۔ اشباہ درمختار)

ترجمہ :۔ اگر مجوسی کو بطور تعظیم استاذ کہے کافر ہو جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

فیضان مدینہ پبلیکیشنز کی [redacted] اہم پیشکش

WWW.NAFSEISLAM.COM

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت و نورانیت

تالیف : محمد نعیم اللہ خان قادری

بی ایس سی ۔ بی ایڈ

ایم اے اردو ۔ پنجابی ۔ تاریخ

چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہے

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کامونکے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

https://ataunnabi.blogspot.com/
Ataunnabi.com

فیضان مدینہ پبلیکیشنز کی لاجواب کتب

- شرک کی حقیقت
- غیر مقلدین کو دعوت انصاف (اول) (مطبوعہ)
- غیر مقلدین کو دعوت انصاف (دوم) (مطبوعہ)
- غیر مقلدین کو دعوت انصاف (سوم) (مطبوعہ)
- غیر مقلدین کو دعوت انصاف (چہارم)
- مجموعہ تصانیف حضرت علامہ محمد اسماعیل نقشبندی علیہ الرحمۃ
- دیو بند کا نیا دین
- سرور کونین علیہ السلام کی بشریت و نورانیت
- دیو بندیوں سے لاجواب سوالات
- مجموعہ رسائل مفتی محمد شفیع جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: فیضان مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کاموکی

WWW.NAFSEISLAM.COM
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar